

چون چرخ بکین و مکا، فضل خلا از وزان

بفضلہ تعالیٰ کتاب فیض انتساب شرح معانی نظم و شعر کتاب شبستان الیوم

شبستان
۶۰۳
شبستان

بایستام با بونو ہر لال بجار گو سپر نعلین

مطبع فشتی نوکشور لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو بجا یہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اور کتاب کے ٹٹیل پر لکھے معنی صریح و سادہ ہیں انہیں بعض کتب لفظ و تصوف اردو کی طرح کہتے ہیں تاکہ جس فن کی کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ بن جائے۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اردو		کی پیک و فضل اول و آخر کا ترجمہ	
اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی۔		تذیب اخلاق میں فضائل و اہم صاحب	۹۷
قدیم مستند تصنیف مغوث الاعظم حضرت		رقعات عزیز می۔ از سید غلام محمد	۲
شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ کا حال و سیرت		ترجمہ عوارف المعارف۔ کاظمی	
اردو ترجمہ عربی و فارسی ترجمہ میں		دو جلدیں مترجمہ مولانا ابوالحسن	
مقامین ایک مین عربی عبارت اسبقہ		فرید آبادی مرحوم۔	۴
اردو ترجمہ اردو سرے کالم میں اردو ترجمہ		تخریضہ دانش۔ ہوشمند کی تعلیم	
جدید الترمیم و اس قدر قبول ہوا		از مولوی کریم بخش۔	۳
اردو ترجمہ اردو زمانہ ہوا اور پڑھیں		معدن تہذیب مصنفہ مرزا	
اردو ترجمہ کاغذ و غم و کل امور		حبیب حسین صاحب بی۔ اسے مجلد	
اردو ترجمہ اول سے بمرتبہ ہائے عمدہ ہیں	۱۰ روپے	خوشنما جلد پارچہ۔	۱۰ روپے
ایضاً۔ کاغذ زرد۔	۱۰ روپے	تخرن الفصاحت۔ معروف بہ	
ایضاً۔ کاغذ درجہ دوم۔	۱۰ روپے	مدرس آخر۔	۲
سیرت محمدیہ۔ مطبوعہ غیر۔	۱۰ روپے	بستان تہذیب۔ جامع اخلاق	
جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی	۵ روپے	و آداب مرتبہ نواب حاجی محمد علی	
دانش مولفہ مولوی محمد کریم بخش	۲	خان بہادر فیروز جنگ مطبوعہ نظامی	
ذخیرہ سعادت۔ ترجمہ جامی کی		آب حیات۔ اخلاق و موعظت میں	

چون که میسر شود و کما فی فضل خلا از دوران
پیش از این که درین دن و درین قمرین

بفضله تعالی کتاب فیض انساب شرح معانی نظم و شعر کتاب شهبان

شرح انساب
۶۰۳
شهبان

با اهتمام بابو منوهر الی بجا آرگو سپهر شهنشاه

مطبع فشتی نوکشور کهنه مین به طبع



<p> حمد کر اُسکی حمد ادب سے مطلع مقطع سب ہوا قطع بے نقص و بے عیب وہی ہی دو حرفون سے ہو گئے سارے قہر سے اُسکے گلشن گلشن بلغ ارم شہاد کی نازش ہی اُسکے ہی نور سے روشن اُسکے قابل اُنکو چھانٹا حسن مطلع مطلع وحدت صلے اللہ علیہ وسلم حور و جنت غلمان رضوان آگسور فرق رفرف لایا </p>	<p> کہہ سبحان رب الان علی حمد اُسکی جسکی نہو مطلع اللہ اللہ اللہ اللہ ارض و سما و نجم و ستارے اُسکے قلم کی ہی گلکاری دیکھو تو نمروہ کی آتش ساری خلقت اُن واپس تک نذر کو اپنے اُسے بانٹا ثانی اول خود لا ثانی حضرت احمد سرور عالم اُنکی ہر وہ بات کیں تھی اُسکو خلد سے مرکب آیا </p>	<p> رکھ خامہ سجدے میں سر اپنا جان و زبان و کان و لب کیسا ہی قدوس و منترہ عالم ظاہر و غیب وہی ہی دو نون عالم کی پھلوا ری ہر سے اُسکے گلشن گلشن عرش برین سے فرش زمین تک وہ بھی قدر روزن سوزن دو عالم کے ہیں جو بانی آئینہ رحمت شانِ رافت مرسلیمان زیر نگین تھی اُسکے ہو سے ہیں تاج فرمان </p>
---	--	--

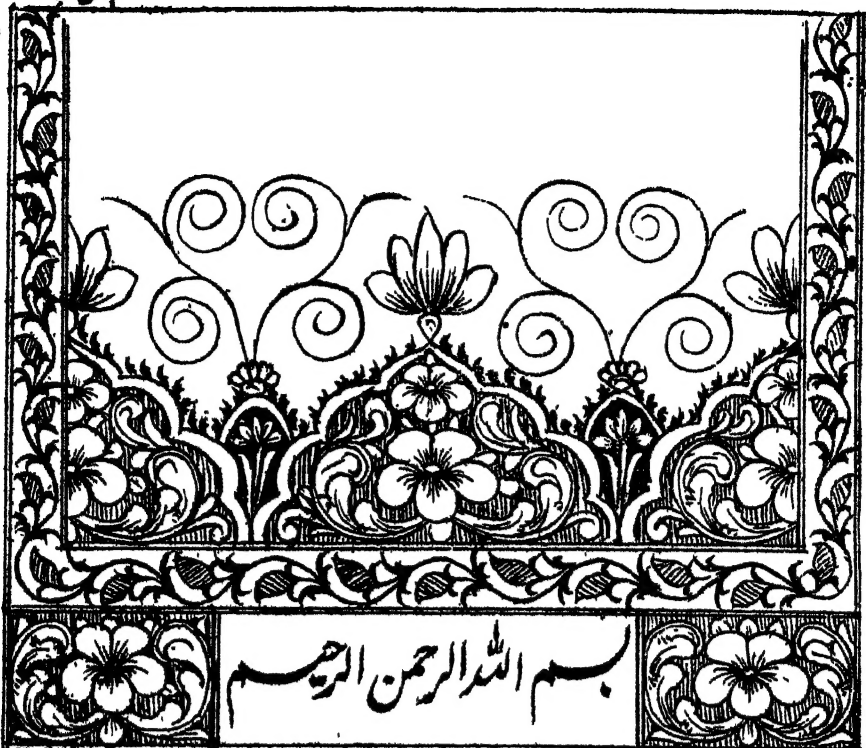
کسکی کنش سے عرش پر کہہ رہا آمدن مہدی آمدن مہدی	تھے دم کس سے بیکس میں کسکو نہ اتھی یہ بے یقینی	کسکے رکاب میں روح اعظم پارکھا تھا منت رکھ کر
شہر آشور اٹھا بس چاروں زمین آپ کے چار اصحاب ہند	کسکو جمال پاک دکھایا جیسے چار ملک میں مقرب	کسکو کلام خاص سنایا ہیں یہ فضل احمد کی بدین
چار فضایل چار مفضل آپ و گل کیا جان دول میں	حیدر صفدر شیر نردان ایک تھے باہم آب گل میں	صدق و فاروق و عثمان ہر اک میں ایک ایک سے فضل
پایہ انھوں نے اُسے پایا اللہ اللہ فی اصحابی	کیسے عالی پایہ تھے یہ فرماتے ہا صد خوشحالی	سائے حق کے سایہ تھے یہ جنکا نہ تھا کوئی ہم پایہ
سایہ سے انکے سایہ پائے ہر اعلیٰ سے اعلیٰ اعلیٰ	دامن ترکا پھر کیا جھگڑا وہ حضرت حسنینؓ و زہراؓ	آل کا جس نے دامن پکڑا سایہ سایہ جنت جائے
حق کا سلام و درود و جنت رضی اللہ عنہم اجمع	اور حسنینؓ آنکھوں کی تکی اور توابع اشرف و ارفع	زیر بارہ انکے جگر کی پوچھے اور نیز تابقیامت

اب بعد اسکے کہتا رہی یہ ناچیز بے تمیز ذرہ نشان عبد المجید جان ولد عبد الرحیم خان سالار افغان
عرف سبلی بھیت کہ یہ کتاب عالی نصاب بیضہ شہستان نکات جو آئندہ شروع ہوتی رہی مع متن
شرح کے ایسی عجیب و غریب کتاب قابل پسند مشکل پسندوں کے ہر جسکی تعریف و توصیف
حد بیان سے باہر رہی پس جو کوئی اسکو بنظر غور و شوق دیکھے گا وہی دیکھیکا جو کچھ دیکھکا لیکن
بسبب نزاکت نکتوں اور باریکی محمول کے ہر کسی کی سمجھ سے دور تھی بقول حضرت نظامی رح
شعر اگر نخل خرما نباشد بلند نہ ز تاراج ہر طفل یا بد گزند اکثر لوگ اسکی حسن و خوبی کیا منے
نام سے بھی واقف نہیں اور یہ مثل مشک خطاے بظنا اور نافرمان چمن غبار گین کے نان کتاب
میں رنجان اور پنهان لہذا میں نے چاہا کہ جوئے خوش اسکی منتشر ہوئے اور مشام جہان کا مطر
بس سلسلہ ہجری مقدسہ میں شیخ اسکی اردو میں لکھی اور حتی الامکان نکات اور سمات
اسکے آسان کیے بعد ختم حسب الطلب مطبع منشی نو لکھنور صاحب اودھ اخبار لکھنؤ بھی
اس سبب سے کہ وہاں دو کتابیں میری اور بھی بیخے شرح سکندر نامہ اردو اور شرح تہذیب

اوردو چپ چکی تھیں چنانچہ نومبر ۱۹۳۵ء کو بعد جٹری بسبیل ڈاک میں نے ابلاغ کی اور ۲۵
نومبر ۱۹۳۵ء کو رسید کتاب کی مطبع موصوفہ سے میرے پاس آئی کہ معر رسید جٹری میرے
پاس موجود اب انتظار طبع میں اتنا عرصہ گزرا طبع ہوئی تو مطبع سے کچھ جواب آتا ہوا باخط بھیجے
معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کسی نے چورالی یا اور کسی صورت سے تلف ہو گئی غرض میری اس
طویل لطاویل سے ایک انتباہ ہے کہ مبادا اس کتاب کو میری کسی زمانہ میں کوئی اپنے
نام سے جاری کرے کہ وہ میری ہی ہوگی اور وہ شخص میرا سارق چاہے پیرایہ فارسی میں
کیونکہ بدل دے اقصیٰ پھر میں نے اسکو تازہ کیا اور دوبارہ لکھا تا باوصف ایسی خوبون
بے اندازہ کے پردہ خفا میں مخفی و متوازی نہ رہے اور مشہور و سراوازا ہو جائے اگرچہ میری
یہ خیال نہیں کہ دعویٰ اسکی شرح نویسی کا زبان پر لاؤن ع بال خفاش کجا چشمہ خورشید کجا
تاہم حکم کا پلار دے کھلا دیتا ہے کہ رطب یا بس جو کچھ ممکن ہو اسی کو اچھا جان
کہ جہل شو کہ علم شے اچھا ہوتا ہے اور جو یہ کتاب فیض الغاب اسرار دین و ایمان اور پند و
نصائح میں زیادہ ہے اور سن ۱۳۳۵ھ میں ختم ہو گئی تھی لہذا تاریخ اسکی اور نیز نام اسکا وہی پہلا
چراغ ایمان مقرر کیا گیا رہا ہی ہوں خاک ہواے سر نشینی کسی نہ نقش کف پا کو اوج بینی
کیسی، خود خامہ ہی میرا حسن اصلاح طلب نہ پھر کیسی کی خورده چینی کیسی بد اصلاح
اصلاح خیر و صلاح اسلایہ فلاح و نجات کی اس ترتیب و تہذیب پر سمجھی کہ اول نکتہ متن کا ہو
پھر لغات متن بعد متن کی شرح و نظم بعد اسکے معنی مہلے شروطنم پھر محسنات کلام پھر اختلا
ر اسے جو میرا اور شارح سابق کا ہے واللہ المستعان وعلیہ السلام

حق را معین میسرانم

سبق غیر خواندہ میخوانم



نکتہ حمد خدا اگر کہ چشمہ میم حمدش دریائیت در حد کمال کرم و دائرہ میم نعمتش سفرہ ایست
 و نعمت نوال قدم شعر عین نعم چشمہ ایست در نیم دریائے اود میم درم حلقہ ایست بر در آلک اوق
 اللغات حمد ستودن و ستایش اصطلاحاً تعریف خاص خدا تعالی کی تعریف حمد کے معنی معیت
 میں یہ کہ شاکر ناکسی کی کسی خوبیوں اختیاری پر اسکی تعظیم جتنا نیکو جیسے کہ میں نیکو شنوئیں
 ہی اور اصطلاح میں وہ فعل کہ خبر دے تعظیم معنی سے خواہ بزرگان ہو خواہ بدل خواہ بدست
 اور براج شاکر کرنا اس خوبی کے ساتھ جو اختیاری ہو جیسے کہ میں زید حسین ہی اور نہایت
 توبہ میں بعض کے نزدیک دو نون مراد ہیں بلا شرط اختیاری و غیر اختیاری کے خدا الفتح
 والتشدید جائل میان دو چیز و نہایت و کنارہ ہر جنہ کمال تمام اور تمام ہونا کرم بتحقیق جو انوری
 و مردی و عزیزی و بزرگواری اور بخشندہ ہونا داسرہ بکسر ہمزہ خط گرد و گردش زمانہ و نام ساز و
 حلقہ مجلس نعمت و ترس و مال و روزی و ناز و آسائش کثرت بالفتح تعریف اور وصف کرنا
 لیکن استعمال اسکا مطلق شنائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم میں ہو اور اس میں فاعل
 اور اسم مفعول کے معنی میں اور نیز صفت مشبہ کے بھی آتا ہے آگاہ بالہ نعمت جامع آل بالفصح

معنی ترکیبی شریفہ جہ خاص اُس خداوند تبارک و تعالیٰ کو سزاوار ہو جسکی میم حمد کا چشمہ ایک دریا ہو کہ حد کمال کہ میں واقع ہو ایسے جو شخص اُسکی حمد و ثناء سے عزربان ہوتا ہو کمال کرم کی حمد کو پہونچتا ہو میم کو چشمہ بقدور چشمہ وار لکھے جانے کے کہا ہو جیسا کہ خط نسخ میں لکھتے ہیں اور وہ خدا ایسا نعم حقیقی ہو کہ ادنیٰ دائرہ اُسکی میم نعمت کا ایک سفرہ ہی جو نعمت ذال قدم میں بچھا ہوا ہو ایسے نعمتین اُسکی صفت بخشش قدم کے ساتھ موصوف ہیں کہ ظاہر و باطن ہمیشہ ہمیشہ سب پر جاری و ساری ہیں شعر ادیم زمین سفرہ عام دوست + برین خوانینا چہ دشمن چہ دوست معنی ترکیبی شعر یعنی میں نعم کا ایک چشمہ ہو اُسکے دریا کی غم میں اور ہم درم کا ایک حلقہ ہو اُسکی نعمتوں کے دروازے پر یعنی جتنی نعمتیں جو سمجھی جاتی ہیں اُسکی دریائے نعمت کے غم کے مقابل میں سب ایک ادنیٰ چشمہ ہیں اور درم و دینار کہ یہ بھی منجملہ غم کے ہیں اُسکے نعمت خانہ کے دروازہ کے ایک حلقہ ہیں جنکے مثل حلقہ در کی کچھ پرکشش ہی نہیں معنی محاسن شریح کا اول آخر حمد ہو اور کرم کی حد میم جب یہ میم حمد میں چشمہ بنے گا تو ہو جائیگا نعمت کا اول آخر نعمت ہی میم ذال قدم کا ایسے نعمت حاصل ہوگا معنی محاسن شعر غم کے نون میم لینے سے غم ہوتا ہو اور غم میں میں لانے سے غم درم کا جز اول در ہی اور در کا حلقہ جب میم بینگا درم ہو جائیگا محسنات کلام حرف میم کیا ہی خوب واقع ہو کہ لفظ تم آمین موجود ہو اور جو با کو اوپر کی میم کے ساتھ قلب کریں تب بھی میم ہی مناسب چشمہ اور دریا کہ ایسی ہو کمال میں لفظ با معنی آب بہین کے لفظ میں ابہام میں چشمہ غم دریا سب مناسب ایک دیکر۔

نکتہ کاغذ شکرش بندہ ماحط ہے ست در میان شر و اندیشہ شمشکوش راے باطلیست در قلب شک شعر تاعلم با عین صنع رحمت اودم زده + شکر انعامش بناے شرک را بر ہم زده اللغات شکر یا لغم سپاس و ثنا کرنا معنی کا بسبب حصول نعمت کے چنانچہ تعریف شکر کی یہ ہو کہ وہ ایک فعل ہو کہ ولالت کہے تعظیم منع پر بسبب اُسکے انعام کے چاہے وہ فعل زبان سے ہو چاہے دل سے چاہے ہاتھ پاؤں سے حاجب بکشم میم دربان و پردہ دار و چوہ دار قلب بافتح اکتا اور ٹوٹا ہوا اور دل اور میان ہر چیز کے باطن

پیدا کرنا اور کام کرنا اور نیکی کرنا کسی پر دم زدن سخن گفتن معنی ترکیبی شرمندہ رحمت کہتے ہیں شرک
میں جو کاف ہی یہ بندہ کے اور شرکے درمیان میں ایک حاجب ہی یعنی دربان کہ اُسکو ہر شر
و بدی سے بچائے رہتا ہی اور جو اُسکے ساتھ شرک کرتا ہی اور کسی کو اُسکا شریک ٹھہراتا ہی
یہ لے اور اندیشہ اُسکا محض باطل ہی جو اُسکے شک کے قلب میں پیدا ہوا ہو کہ اُسکی
وجدانیت اور مالک مطلق ہونیکا خاص الخاص یقین نہیں رکھتا معنی ترکیبی شرمندہ
یعنی جب سے وہ اپنی رحمت عام سے عدم کو اس عین صنع کے ساتھ جیسے کہ ظاہر میں ظہور
میں لایا ہی اور تیسری نے اس خوبی کے ساتھ ہستی سے دم مارا ہی اسیوقت سے اُسکے شرک
نے بنائے شرک کو لوٹ پوٹ کر دیا ہی اور وہی قابل اس شرک گزاری کے ہی کہ ہمکو اور
ہر شرکو اُسینے ہمارے واسطے پیدا کیا جیسے کہ فوائد اُسکے ظاہر ہوا ہی ذات پر مرتب ہو رہا
ہیں دوسرے کو یہ قدرت کہ ان شعر بآزان منت ہستی نہ آمد کہ ہست او نیست را
ہستی وہ آمد معنی معماے شرفظ شرکے درمیان میں اگر کاف حاجب بنے گا شرک ہو جائیگا
شرک کے اول خسے شک حاصل ہوتا ہی اور جب راسے باطل شک اسکا قلب نے گی
شرک ہو جائیگا معنی معماے شعر عدم میں لفظ دم کا موجود جب عین اُسکے ساتھ لگائی جائیگی
عدم ہو گا شرک کہ شتین را کاف سے بنا ہی جب یہ بنا اُسکے برہم ہوگی شرک ہو جائے گا
محسناات کلام شرک میں کاف کو حاجب کہنا کیسا لطف ہی کہ دو آدمیوں کے درمیان
میں ہوتا ہی ایسے ہی عدم اور دم زدہ کہ دونین میں لفظ دم کا ہی اور عین صنع کہ عین اُسمین
ہی بھی اور نیز وہ معنی جو مقصود ہیں اور سوائے فاعل۔

نکتہ آئے ہوئے ہویت لاہوتش در دل لات ہو اگندہ و جمیع جلوہ ہائے جمال و جلال جبروتش
از دون جہت رو نمودہ قطع ہر کہ در تشنگی مزج آمال نیافت از غم کہ مش آب حیات
غم دیدہ شین شمن شمن از رحمت عاشق من بردہ صا و چشم صنم از گریہ خوش نم دیدہ
اللغات نکتہ سخن پاکیزہ کہ پوشیدہ ہو جو ہر کوئی اُسکو بخانے اور نقطہ کے معنی میں بھی
ہی ہو جو او معروف خوف و اسم ذات باری تعالیٰ ہویت بغض اول و کسر دا و دیارے شدہ
مفتوح مرتبہ وحدت و ذات باری تعالیٰ ولا ہوت لا ہوت عالم ذات الہی کہ سالک کو

اس مقام میں فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہے بقول بعض لا ہوت اصل میں لا ہوا لا ہو
ہوا و صرف تازا نہ موافق قاعدہ عرب کے ہو کہ جو کلمات مطلق بولتے ہیں کچھ حذف کرتے ہیں
کچھ بڑھا دیتے ہیں تو نامحرم اسکی حقیقت سے محروم رہیں پس لا ہوا یعنی ہوا یعنی طالبہ افراد سے
کسی کو بجلی صفات کی نہیں ہو مگر بجلی ذات حق پس ہوا اسم ذات ہوا درحقیقہ یہ ہو کہ لا ہوت اصل
لغت میں مصدر ہے فعلوت کے وزن پر لاہ سے کہ اصل لفظ اللہ کی ہے یا خود لیس سے یعنی پوشیدن
و درپردہ رفتن جیسے رجوت و رجوت لات بت کہ حضرت شعیبؑ کی قوم اسکو پوجتی تھی جبروت
بفقتہین عظمت و بزرگی و فکر اور عالم عظمت و جلال اسماء صفات الہی و مرتبہ وحدت کہ حقیقت
محمدیؐ ہی مطلق برترہ صفات اور ملکوت بفتحتین پادشاہی و پروردگاری و قنوت و عالم
فرشتگان و عالم معنی یعنی عالم ارواح بقول بعض ملکوت عالم عبادت فرشتگان کہ بے تصور
و بے قیور حاصل ہونا سوت عالم اجسام جو دنیا ہی مجازا شریعت و عبادت ظاہری ہی حجت
بالکسب و کاہن و ساحر و سحر اور سوا خدا کے جسکی پوجا کہ بن آمال جمع امل امید عام بفتح
سحاب شین بفتح رشتی و عیب مذہب شمن بفتح شمت پرست من بفتح و تشدید تون
نعت دنیا و ترنجبین و کز انگبین اور جو طوبست شیرین کہ بعض و جنونہ عجباتی ہی مثل بی بی
اور شیخ خشت اور وہ تنہا جو قوم موٹے پر برسی تھی معنی ترکسبی شریعت ذات اسکی کہ لا ہوت
ہی اور ہویت اسکی ظاہر کہ سوا اسکے کوئی نہیں ہے اس ہو کی ہائے لات کے دل میں کہ
ابراہیمؑ و غیر خلسے ہو ہو رکھا ہو کہ جب لا ہوت کو دیکھ تو جانے اور ڈرے کہ اسکے سوا کوئی
نہیں ہو وہی وہی ہی غیر کوئی چیز نہیں اور جیم جلوہ ان اسکے صفات جلال و جمال جبروت
کا کہ عالم عظمت و جلال اسماء صفات الہی اور حقیقت محمدیؐ کا ہی درون جہت سے رونما ہو
رہا ہو کہ جہت کوئی شے نہیں ہے سارے جلوے جلانی و جمالی اسی کی ذات پاک صفات
کے ہیں معنی ترکسبی قطعہ جسے خزاعہ آمال کا بویا اور امیدین لگا ئیں اگر اسکی بے پرواہی
نے اسکی تشنگی و آرزو مندی پر نظر نہ کیے کہ غلام کرم یعنی ابر کرم کی آب عنایت سے
آبیاری نہ کی تو اسے محروم ہو کرم دیکھا جو محرومی کو لازم ہے اور رحمت عام ایسی کہ شین
شمن یعنی بت پرست یا و صنف شین و رشتی کے من و احسان لے گیا اور صاحب شتم منہ لے

ہر سکے گریہ خوف سے غم دیکھا اس شعر میں یہ دونوں مضمون بنظر من شبن اور غم صنم کے بطا ہر لکھ میں
اور بحقیقت یہ ہی کہ مقبول مردود کرنا اسی کے اختیار میں ہی بفعل اللہ مایشتاء و یتقار معنی
معماے نظر لاہوت کے اول اخراجات ہی اور لالت کے دل میں ہو جانے سے
لاہوت ہو جائیگا ایسے ہی جیوت میں لفظ جبت کا ہی جب جبت کے درون سے لفظ رونا ہر ہوگا جبت
حاصل ہوگا معنی معماے قطعہ غم میں لفظ ما بجی آب کے ہی اگر یہ نہوگا غم رہیگا شبن کے
کے ساتھ شبن میں من موجہ صنم میں صا چشم ہی اور اس چشم سے غم لگا ہوا ہر محسنات
کلام ہائے ہوہیت لاہوت لالت ایسے ہی جیم جلوہ جمال جیوت جبت اور شبن میں
شبن اور صا صنم غم سب لفظ ایسے ہیں اگر سرریکا ایک ہی سے حرف ہیں شبن شبن تہنیت نام
اور سوال کیے۔

نکتہ - از عین عقل تا نون نفس پیاچہ گیت عنایت اوست و از پشت افلاک تا زوے تختہ خاک
شطری از حد و مملکت او قطعہ چرخ را بر فاک رخ در ساحت اوج جلالت + ماہ را بر چہو آب
از چشم ہائے بہاش + بنید از زوے ریالیش کاف و بای سنگون + ہر کہ آرد کبر حرف ندانے
کیر یالیش + اللغات عقل بالفتح و التث اودہ ایک قوت ہی جس سے انسان تمیز و فانی
انسیا کا کرتا ہی حکم کے اصطلاح میں ایک فرشتہ ہی دس فرشتوں سے جو انکے نزدیک معین
ہیں نفس بالفتح جان و روح و حقیقہ شی اور ہستی اہل لقون کے نزدیک وہ تین قسم ہی
ایک آثارہ بدی کا حکم کرنے والا دوسرا الوانہ کہ بدی کر کے آپکو نہایت علامت بھی کرے تیسرے
مظاہرہ کہ صفات ذمینیہ سے پاک ہو کے قرب الہی سے اطمینان پایا ہوا ہی بعض کے نزدیک
چار ہیں ایک ملہ اور ہی جس سے ارادت مختلفہ دل میں گذرتے ہیں دوسرا چہ بیائے جہول
وجیم فارسی ایک قسم کی طراش شبن اور خطبہ کتاب بعض کے نزدیک بیائے معروف و جیم
عربی لفظ ہی بمعنی چہرہ و روئے و رخسار خطبہ کتاب کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ بمنزلہ کتاب
کتاب کے ہی خطرا بالفتح نصف ہر شی و پارہ چہرے و جانب و طرف جلا بالفتح وطن سے نکالینا
و بالکسر سرمدہ اور ایک سرمدہ مخصوص اور رنگ پاک کرنا اور روشن کرنا ہا بالفتح روشن
کبریا بالکسر بزرگی کا بالفتح حوا کرنا پاک کرنا صنم کے بل کرنا معنی تر لکشی شرمہ رح

کہتے ہیں کہ حیوانات میں عقل سے نون نفس تک یعنی ذوی العقول وغیر ذوی العقول
یہ سب اسکی آیت عنایت کے ایک وسیعہ ہیں یعنی ادنیٰ جزا و رشتہ افلاک سے روئے تختہ
خاک تک کہ تمامی ماسوا میں ہی یہ جملہ اسکی مملکت عظمیٰ کے ایک جانب اور ایک گوشہ ہی
بے قلیل و اندک معنی ترکیبی قطعہ یعنی چرخ جو خمیدہ ہو رہا ہی اس کے میدان جلا کی خاک پر
اپنا رخ رکھے ہوئے اور کیسا جلا پائے محلا و مصفا ہوا ہی کہ آٹھون آسمان کے تلے دکھاتا ہی اور ماہ
کے چہرہ پر جو آب ہوا اور نور تاب آتھی کے چشمہ بہا سے ہی اور اسی کی روشنی سے روشن اور
جو کوئی اسکی نڈے کبریا ئی پر کبر لائے گا تو کان و با سے جو کب بچے سزنگون کے ہی اور رو سے
ریا سے کبر دیکھا معنی معمارے شرعین عقل اور نون نفس اور آیت عنایت تینوں کے
جمع ہونے سے عنایت ہوتا ہی رشتہ افلاک کے تا ہی اور رو سے خاک خا اور حد مملکت کی تہ کہ
مجموع سب کا تختہ ہوا معنی معمارے قطعہ چرخ کے لفظ میں لفظ رخ موجود جس کے اوج پر جم جلا کا
جو حرف جیم فارسی ہی رکھا ہوا ہی اور ماہ کے چہرہ پر جو آب ہی مدور لفظ مارکھا ہوا ہی کہ بمعنی آب
کے ہی کبریا میں حرف یا موجود اور کان و با سے کب ہوا اور کب سے جب رار یا کی لگائی
جہانگیری کبر ہوگا اور یہ کبر جب نڈے کے یا پر لایا جائیگا کبر یا ہوگا۔

نکتہ حشر را بنیاد ہر آب از انست کہ چشم ہر شمعین عطائے او نہادہ و کرتی را شئی پایہ نازان
وست دادہ کہ سایہ کریم بے پایان او بر سرش افتادہ مشغولی حشر نذر انیست از نورش
جہی بعش اوزینہ و عظیم ست و بخیرہ داغ شوقش داد و کرتی را نسق بذات او سرگشتہ
بین در داغ حق اللغات عرش بالفتح عرش حق تعالی کہتے ہیں کہ یا قوت سرخ سے ہی
کہ نور خدایے تعالیٰ سے روشن ہی و تخت و سقف خانہ رش بالفتح فارسی میں ایک قسم
جامدہ بر نشی و بازو و بشندید نشین ٹیکنا آب و اشک کا اور چھڑکاؤ اور باران اندک
میں بالفتح آفتاب و چشمہ و ابر و دینار سرخ و زرد و مترو برگزیدہ و ذات شئی کرتی بالفہم
تخت کو چمک و فلک ہشتم و کرتی خط برابر ہونا خطا کا و کرتی مکان بلند کی مکان و دست
و ادین میسر ہونا بیعت کبریا جمید بزرگوار و گرامی حشر بالفہم آشیانہ مرغ جو شاخ درخت
پر کھڑکیوں کا ہوا اور جو دیوار میں ہو اسکو دک کہتے ہیں اور جو زمین میں ہو اسکو افحوص و

اوجی رخید بفتح خوش عیش و نعت نسق نفعتین روش اور دستور و ترتیب دینا معنی ترکیبی نشر
معم فرماتے ہیں کہ عرش اعظم کی بنیاد پانے پر بیسا کہ فرمایا ہو گا ان عرشہ علی العالم اس بنا پر
ہی کہ عرش نے آنکھ اپنی اسکے باران ابرین عطا پر لگائی ہی اور کسی کو جو فلک ہشتم ہی
سارے ثوابت و اشکال اسی پر واقع ہئی پائے جو ہاتھ آئے یہ سبب ہی کہ اسکے کرم بے پایاں
نے سایہ اپنا اسکے سر پر ڈالا ہو اس سبب سے اسکے فضل ہوا اور نہ تخت و کرسی کے
چار پائے ہوتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ عرش کی رائے جو اسکے نور پاک سے بزرگ و گراہی
ہو رہی ہی یعنی اسی کی مروجبت میں مشغوف ہو اسی سبب سے عرش افسکاینے آشیانہ بزرگ
و عظیم ہی اور خاطر خواہ حسب مرضی اور حسب خوشی رکھا ہوا اور کسی نے جو اسکے حشمت میں داغ
شوق لگا کھایا ہو اس داغ نے اسکی ترتیب و روش کو درست کر دیا اور اپنے داغ میں سرگشتہ
فرمایا معنی معمار نے عرش میں طاہرین عطا کی رش پر رکھے ہوئے ہی کرسی میں لفظ سی
موجود اور کرم بے پایاں کہ جب کرسی پر سایہ ڈالے گا کرسی حاصل ہوگا معنی معمار نے قطعہ
عرش کا اول آخر عرش ہو جب رائے نور آئی کی اسمین داخل ہو کے عرش ہو جائیگا کرسی کے اول آخر
کیے ہی یعنی داغ رہا رہے اور سین یہ مقلوب کرنے سے سر ہوتا ہی جو اسی کی میں کشتہ ہو رہا ہی
بس کرسی میں کے اور سر دو معنی نکالے ہیں اور سر کے ساتھ کشتہ کہ رے دشین کشتہ یعنی
مقلوب ہوتا ہی محسنات کلام اب رش عین عطا کرم اور اسکے ساتھ بے پایاں اور کرسی
اور سی اور سوائے اسکے اور سب صنایع سے خالی نہیں ہیں۔

نکتہ برقی قریش لامحیست کہ عالمی ہم بزدہ اوست و جبل المتین طاقتش رشتہ ایست کہ
فرشتہ سرافگندہ اوست قطعہ ہر کو بزیرقاف بلا شد اسیر قمر + کرہ بردیانب انعام او
رہا ست بدنام فرشتہ از تہ فرش عبادتش + چون آفتاب بر سر ما ہم سر سما ست +
اللغات لامع روشن و درخشان جبل المتین یعنی رسن استوار و اکثر مراد قرآن مجید
سے ہوتی ہی رشتہ مارو سلک مرورید و رسن فرشتہ بکسر تین اصل میں فرستہ تھا تین
حکم مفعول فرستادن سے پھر سین حکم کو شین مجہ سے بدل کیا اور یہ ترجمہ ملک کا ہی الوکتر
سے یعنی فرستادن انعام بالکسر نعمت دینا اور نازک کرنا اور زیادہ ہونا بفتح جمع نمر

زبان نطق خلاص یافتہ فرش بالفتح بساط کردن انگلستان انداختن کشیدن کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی ما
 بجھے آب سما بجھے آسمان اور سما ما خود سمو سے ہی کہ بجھے بلند کیے ہی علم نجوم میں علامت
 آفتاب کی سین ہی کہ حرف آخر اسکا ہی معنی ترکیبی شرمضہ فرتاے ہیں کہ برق اسکے قمر
 کی ایک روشنی اور لامع ہی جسکا ایک عالم برہم اور لوٹ پوٹ کیا ہوا ہی اور رسی مضبوط
 اسکی بندگی و طاعت کی ایک رشتہ ہی کہ فرشتہ جس سے سرافکندہ ہی یعنی گردن شادہ یا حجاب
 یا سبب قہور کو تا ہی کے پشیمان معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی تان بلا کے نیچے دب کر اسیر
 اسکے قمر کا ہوا یعنی اسکے قمر و غضب کے سبب سے کسی بلا میں پڑ گیا اگر اس حال میں اسکے
 انعام و احسان کی طرف راہ لے گیا اور شاکی نہوا اور یہ خیال کیا کہ کیسی کیسی اور نعمتیں عطا کی ہیں
 اگر ایک بلا ہو تو ہی بس فوٹا اس بلا سے وہ رہا ہی کچھ قمر سپر نہیں رہتا ایسا حلیم و رحیم ہی
 اور فرشتہ کا نام اگرچہ فرش عبادت کی تہ میں چھپا ہوا تھا اور وہ عبادت ہی کے واسطے
 مخلوق ہوا ہی لیکن آفتاب کی طرح ہمارے سر پر بھی ہی اور سما کے سر پر بھی ایسا اتق فرش
 کی پڑی چیز کو نئے علو و عروج بخشا ہی معنی معالجے شریعت کو برہم کرنے سے عالم ہوتا ہی
 فرشتہ کا سرفراہی انگیزہ کرنے سے رشتہ یہیگا معنی معالجے قطعہ ہر کے لفظ پر جو قاف ایگا
 قمر ہوگا رہ کا لفظ جو انعام کی طرف راہ لیجائے گا الف ضم ہونے سے رہا ہو جائے گا فرشتہ میں
 فرش اور تہ دونوں معنی آفتاب سرک پر ظاہر کہ جزا خیر اسکا ہی اور اول آخر آفتاب سے
 بنی آب حاصل ہوتا ہی سما میں سین علامت آفتاب کی ہی اور وہ لفظ پر واقع محسنات
 کلام سوالے مناہج دیگر کے برعکس اور ہم سر ہا کیسا لطف باریک ہی کہ آفتاب ہمارے
 سر پر بھی ہی اور آسمان کے سر پر بھی اور دونوں میں بر سر آب ہی جو لفظ ما ہی۔

نکتہ نیلے دلکشائے سما ازخروں اسم اور فیض سبت و فضائے ارض از ترکیب ارض
 او وسیع خلقی الف اسم و است بر سر سم + تیغ افسونگر سوم ستم + شرف سین اسم او دل
 و شرف آفتاب و دل ماست + الف آمد زبان و دندان سین + یم نیز از زبان نمونہ میں +
 چون بود اسم و اوقات بیان + سینے جز با اسم او توان + اللغات رقیع شریف و بلند بلند
 آواز لقا بکسر خوشنودی و نفع و خوشنود ہونا اور رضی تھا بے الہی پر ہونا و وسیع فراخ

فنام آب شرفہ بالفہم نکرہ شرفہ بفتح تین بزرگی و شرف آفتاب ادا ت کہ حصول کسی چیز کا اور
 مستحیا رکا رگیرون کے اور اصطلاح علمی میں حرف کہ اسم و فعل کے مقابلہ میں ہی معنی
 ترکیبی شرف معنی یہ کہ بنا دلکشا سما یعنی آسمان کے جو پیش نظر ہی اُسکے نام پاک کی بدولت
 رفیع و بلند ہی اس واسطے کہ حروف اُسکے اسم کے سما میں شامل ہیں اور فضا زمین کا جو
 اس قدر وسیع و وسیع ہی جیسا کہ دیکھتے ہو اسی کی ترکیب رضاء وسیع ہو رہا ہی چنانچہ ارض
 میں اُسکے رضاء داخل معنی ترکیبی قنوی یعنی الف اُسکے نام کا سترم پر واقع
 ہوا گویا ایک اشارہ اس بات کا ہی کہ یہ الف تیغ ہی واسطے قطع قنوی گری سموم سترم
 کے یعنی سترم کا محافظ اور رکھنے والا ہی اور جو اس میں سین سین ہی یہ ایک بڑا شرفہ بلند ہی اور محل شرف
 آفتاب ہمارے دل کا کہ اس شرفہ میں اُسکو شرف ہوتا ہی اور مخفی نہ ہے کہ لفظ اسم میں الف
 تو مثل زبان کے ہی اور سین ایسا جیسے دندان اور میم جو اسم میں ہی وہ نمونہ وہاں کا بس ہر گز
 کہ ثابت ہوا اسم اُسکا ادا ت یعنی آلہ بیان سے ہی تو ضرور ہی کہ سو اُسکے نام کے کوئی سخن ہی
 معنی سے نہ نکالے ورنہ وضع شی کی غیر محل میں ہوگی معنی معما شرفہ کی بنیاد آخیرین
 الف واقع ہوا ہی جب اسکو رفیع کرینگے اسم ہوگا اور ارض کی ترکیب میں رضاء موجود مرکب
 ہی معنی معما قنوی سم پر تیغ الف کے آنے سے اسم حاصل ہوتا ہی سین اسم کو
 شرفہ لحاظ دندانہ دار ہونے کے بنا ہی اسم کا سین آفتاب ہی اسلئے کہ علامات نجم میں
 سین علامات آفتاب کی ہی اور سین کے ادر الف ہی ادر معجما دل یعنی قلب ماہوا
 موافق اسل یا کے جو دل ما کہہا ہی الف زبان اور سین دندان اور میم دہان کے جمع کیسے
 ہی اسم حاصل ہوتا ہی محسنات کلام سما سموم سترم اور نیز اسم سب میں سین شرفہ
 شرف آفتاب اور بنا و فضا وسیع و رفیع مناسب یکدیگر۔

مکتہ خیاط منشاء اطلس فلک را اس و رچیب و دامن گرفته تا ظل بیکر انش را نوشیدہ
 و فیاض ہر ش چشمہ آفتاب را آب از پیرامین نمودہ تا لث دلش را پوشیدہ رباعی را یافتہ
 شوق شوقش از پیرامین + شوق کردہ شوق بہر چیب و دامن + خم شد سر و پایے خاتم حج کہن +
 ناگشت نگین از زہر ش روشن + اللغات خیاط بفتح و تشدید یا درزی و بکفر تخفیف

سوزن و نیز رشتہ تنگ کاریگری اور پیدا کرنا اور کسی سے نیکی کرنا اطللس بالفق درم بے سکھ اور
بے نقش اور جامہ ابریشمی سادہ اور سطح مقعر فلک نیم بیضی اسکی گہرائیکی جگہ جسکی سطح مخرب
کو عرش کہتے ہیں کہ مثل درم بے نقش کے کو اکب سے سادہ ہی فلک بفتحین آسمان و چرخ
رسمان و منظم و کردار ہر چیز و موج بحر و دریاگ تودہ گرد و مادہ زمین کرد و بلند برآمدہ و آب
متموج اس بہرہ حرکت و تشہور بغم و تشہید بنیاد و اصل ہر چیز حبیب بالفق سینہ و دل
و گریبان پیراہن و بالکسر نام شام کے دو قلعون کا فلک بفتح و تشہید لام باران نرم و تری
شبنم رطل بالفق آدم سیر و بکسر ہیز و دوست و جوان نحیف و پیمانہ شراب بقدر آدم سیر
و مطلق پیمانہ شراب عقل بغم و نختین مرد بے زر و بے مال و بے ادب و مکان بیزہ و مرد
بے سلاح وزن بے پیرایہ و اسب و شتر بیدار بفتحین بزرگ جثہ ہونا اور بیزار ہونا
عورت کا و شخص و قامت و کردار اور خوشہ خرم کران بفتح کنار و انتہا سے ہر چیز فیاض
جو بے پرکب و جو انمردو بسیار بخشش و آب بسیار جو اطراف سے بہ چلے تہر بالکسر محبت
و آفتاب و نام ماہ کا تک جو شمسی ہی آفتاب معروف اور دھوپ اور شراب اور حلقہ تار
و قرص خورشید پیراہن بیاضے مجہول و ضمیم مخفف و بالفق بر وزن پیراہن گرداگرد کسی چیز
تف بالفق بخار و گرمی و بالفق آب دہن دل معروف و مجازاً قلب بیضے نوٹنا شق بالکسر و التثانیہ
بالکسر کسی چیز کا اور کرانہ کوہ و برابر و دوست و بالفق شکان و شگافتن اور کسی پرکام شکل
پڑ جاننا شفق معروف سہنجی صبح و شام خاتم بفتح تا و کسر نیز انگشتہ مگر فتح مختار ہی اور یہ ذریعہ فاعل
بعضی مایفعل بکے ہی جیسے خاتم یعنی مایختم بہ یعنی جس سے مرکب جاتی ہی ختم ہر گول چیز
اور کھارون کا چاک اور چرخ چاہ اور آسمان اور ہر گھومنے والی شی و دامن قبا وغیرہ اور کھارون
ابریشمی جسکو اطللس خرنجی کہتے ہیں اور مکان سخت و رقص و گریبان پیراہن مٹھے ترکیبی شتر
بیضے خاتم صنعت اکی نے اطللس فلک کے حبیب و دامن مین کہ مراد اسکے سراپا سے ہی
ایک ٹاکا اور نگاہ جو عبارت اسکی شدت استحکام سے ہی بموجب و یکنیناً فوقہ مستبع
مشکلاً اذا توطل بیکر ان بے نہایت اسکا پیا اور سیراب ہوا یعنی کمال عزت و عظمت پاک
اور چشمہ آفتاب جو کمال لغت و حرارت عشق کی اپنے دل میں رکھتا تھا اس سبب سے

اسکی فیاض ہونے گرد آفتاب کے اب ظاہر کیا تو قلب دل کو چھپایا اور بچایا یعنی رباعی
 جب سے شفق نے شوق بیٹھے ٹکڑا جو مراد اقل سے ہی اس کے شوق کا اپنے گرد مین پایا ہی بسبب
 استیلا سے شوق و بیہوشی کے جیب و دامن کو چاک کیا جیسے کہ عادت عشاق شوریدہ سر
 کی ہی اور جب خاتم چرخ کنن کا سرو پایا اسکی طاعت مین خم ہوا جیسی کہ صورت خاتم
 کی ہوتی ہی اور حال کنن سالون کا تب اسکی ہر سے نگینہ اسکا روشن ہوا اور نگین خاتم
 چرخ کا آفتاب جس سے سارے نگین عالم کے پر آب و رنگ بہن معنے معمارے شتر
 اطلس کے جیب و دامن یعنی اقل تر سے اس حاصل ہوتا ہی اور جو اطلس کو بیکراں گرد
 کہ وہ کنارے الف اور سین بہن تو طل نکلتا ہی آفتاب کے گرد اب ہی یعنی اول الف
 اور آخر اب جس سے آب پیدا ہوتا ہی قلب کا دل یعنی قلب فت جب فت کو آب مین
 لائینگے آفتاب ہو جائیگا معنے معمارے رباعی شفق کے گرد سے شوق حاصل ہوتا ہی
 اور ایسے ہی شوق سے سراپا خاتم کا خاومیم جس سے خم ہوا اور جو تاشکست کہا ہی اس
 سے ایما قلب تا کا ہی جوات ہو اجبات کو خم مین لائینگے خاتم ہو جائیگا محسوسات شعریات
 و اطلس اور جیب و دامن اور فلک و نیز خیاط بکسر و تخفیف یعنی رشتہ و سوزن و مہر و چشمہ
 و آفتاب و آب و فیاض و قلب باہم مناسبات اور شوق بکسر و شوق بانفتح خمیس تام ایسے ہی
 ہر اور ہر و اور شوق اور شوق اور شوق اور شوق کے اول آخر شین و قاف ایسے ہی خم و خاتم
 سرکہ خا اور خا اور تا کہ حروف نجی سے بھی نہیں اور نگین و روشن سب حسن کلام سے
 بہن اور تاشکست کس خوبی کے ساتھ ہی الاختلاف شرح مین بجائے طل کے رطل و حطل
 بھی دو سننے لگے بہن کہ بیکراں کہنے سے طل رہتے بہن ظاہر کہ مصرعہ بنے ایک لفظ جو غیر
 کیا ہو گا پھر خاص وہ لفظ مصرعہ کا یعنی اطلس جہین سے طل نکلا لای چھوڑ کے اور لفظون
 کی طرف جانا خلافت راہ مصرعہ کے ہی اور یوں تو اکثر لفظ ایسے ملینگے جو بیکراں کہنے
 سے طل رہ جائینگے جیسے سطل اور بطل اور علی ہذا اور جب ہر طرح لفظ طل مقصود ہی
 اور وہ مصرعہ کے لفظ مین موجود تو اس تحصیل حاصل للطایل سے کیا نتیجہ دوسرے
 شارح نے لکھا ہی کہ آفتاب مین ایک آب نصف ہی یعنی لفظ الف اقل کا اور دوسرا

آب پورا جو بعد تاکے ہو اور اسکی تاویل یہ کہ کہ آب کا اوپر کی کل زمین پر محیط نہیں ہے
 ربع سکون کھلی ہو اور نیچے کی کل زمین پر محیط ہو وہ پورا آب ہی اول تو صرف الف بمغنی
 آب کے کیسے سمجھا جائے دوسرے مصلیٰ نے آب از پیرامن کہا ہی جس سے وہی اول
 کا الف اور آخر کی با سمجھی جاتی ہو ورنہ دو آب کہتے بلکہ اس معلوم ہوتا ہی کہ آخر آفتاب
 میں جو آب حاصل ہوتا ہی اشارات معانی رو سے اسپر مصر کی نظر نہیں ہی اگرچہ صفت
 سے خالی نہیں اور لفظ پیرامن پر اکتفا کیا کہ ادھر ادھر سے گھرے ہوئے ہی اور موافق
 ایام مصر کے بھی بس بہتر ہی مع قدم در حد خویش باید نہاد +

نکتہ فلک دوار اجازہ ہر انور اور چرخ آوردہ دریاب کہ چون فلک را در چرخ آوردند
 کلف شود یعنی دایع و شفق بود و کوکب سیار چون سپر کوکب پر قہر زنگار ہدف آثار
 اقدار اوست ہنگر کہ چون نجم را بگردانند جن شود قطعہ کو نیست دل کوکب گردیدہ نہان
 در کب + تا ساختہ گردانش چو گان قضاے او شد دامن اختر تر بر روے سما چون دیدند
 دندانہ سین سبز بر آب عطاے او + اللغات دوار بر وزن غفار بہت پھر نیوالا
 اور گھومنے والا اجازہ تاثیر و کشش اور ایک قوت ہی احصا میں کہ مفید و مناسب
 کو جذب کرتی ہی در چرخ آوردن رقص میں لانا اور گھومانا کلف بالفتح حلیں شیفۃ ہونا
 و بفتحین جہانن و نوع حلیں اور حلیں ہونا شفق بالفتح شدت محبت و بفتحین پردہ دل
 تک پہنچنا محبت کا اور پلٹنا کسی چیز کا کسی چیز کو اور شیفۃ کرنا کوکب ستارہ روشن
 و بزرگ ہر چیز کوکب بفتح میم و ہر دوکان عربی ستارہ دار کی ہوئی کوئی چیز اور زمین
 چاندی سونے کی کیلین لگی ہوئی قہر بنائے کو جیسے گنبد اور مثل اسکے جیسے قہر سپر
 اور قہر عاری کبھی اس سے مراد ہوتی ہی چتر اور خیمہ اور لنگرہ اور کلس سے و قہر ہر عرب
 کہ قہر آب اسکی جمع آثار جمع اثر بفتحین نشان و نشان زخم و سنت رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم اور کوئی کام شروع کرنا اور ارادہ کرنا اقدار جمع قدر بالفتح و بفتحین اندازہ
 خدا و حق پر بندہ مراد حق تقدیر و حکم الہی کئی محل تجن بکسر میم و فتح جیم و تشدید نون
 سپر کوکب بالفتح و تشدید شخ کے بل کرنا اور گولہ رسیمان کا بنانا کہ حرف الف فیصل یعنی صاف

واکبار و تازہ و پاکیزہ جیسے گوہر تر و اختر تر و بوسہ تر اور سوا اسکے تمام آسمان و سقف خانہ و صائبان
 و ابرو باران سبزہ اسب و گیاه و نام اسے منہ ترکیبی شریفی فلک و وار کہ ہر وقت گردش
 اور چرخ میں ہی امیسی تاثیر و کشش ہر و محبت انوار سے اسکو اس چرخ میں ڈالا ہو قدق اسکا
 کہ جب فلک کو چرخ میں لیتے ہیں یعنی گھماتے ہیں تو کلف ہوتا ہے جسکے معنی شدت محبت کے
 ہیں اور شغف کے جو محبت پر وہ دل تک پہنچی ہوئی کو کہتے ہیں جیسا کہ زلیخا کی صفت
 محبت میں آیا ہو قد شغفھا لہجھا اور کوکب سیار جبکو نجومی باعث خیر و شر اور خوش و
 سعادت کا جانتے ہیں انکا یہ حال کہ فلک پر جو بصورت قبہ زرنگار یعنی خیمہ اور گنبد کے ہو
 سر کوکب کی طرح خود نشانہ اسکے تیر آثار را قدر یعنی نشانوں تقدیر و قدر کے ہو رہے ہیں
 و کیونکہ کسی سچی بات ہو کہ جب نجم کو گردش میں لیتے ہیں تو جنم ہوتا ہے جو بمنی سپر کے ہو جسپر
 تیغ و تیر و گتے ہیں کما قال اللہ تعالیٰ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَبِّحَاتٌ لِّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 معنی ترکیبی قطعہ پھر مصرع کہتے ہیں کہ کوکب کا تو اسکی اطاعت و فرمانبرداری میں یہ حال
 کو دل الکا ایک گیند بزرگ چوگان قضا سے سرنگون غلطان ہی اور ایسا سرنگون کہ سرنگونی میں چپ
 گیا ہی یعنی حد و سرنگون اور جیسا اسکے حکم نے سرگردان کیا ہو ویسا ہی سرگردان کیا تھا
 کہ سر و تصور کہ ہے چنانچہ فرمایا وَسَخَّحَ لَكُمُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ دَائِمَيْنِ اور اختر کی کیفیت
 کہ جب سے انہوں نے دنیا نے زمین سبزہ کے روئے سما پر بیدار کیا ہے ہیں مطلب یہ کہ سما
 پر نمود ہوئے اور اسکو اس صورت سے دیکھا ہی تب ہی سے انکا دامن بھی اس آب
 عطا سے تر ہوا ہی یعنی صاف و آبدار اور تازہ و پاکیزہ جیسا کہ ظاہر ہی چنانچہ فرمایا وَجَعَلْنَا
 سَبَّحًا وَقَدْحًا وامن اختراعات اختر بقائے فرعی ستین سبزہ کی فلک انصاف کو اختلاف میں
 لکھو نگا معنی معاملے شرف فلک کو چرخ میں لائے کلف ہوتا ہی دھار کا الف حذف ہو جانے
 سے وہ رہتا ہی ہے میں جب الف کہ بصورت تیر کے ہو گیا جائے گا سپار ہوگا اور چون پے
 اوپے معامین ایک ہیں نظر صورت کے نجم کو گردش دینے سے جنم ہوتا ہی معنی معاملے
 قطعہ کوکب کا دل واد اور کاٹ ہی جب قلب گرینے کو ہوگا کسو اسطے دل کوکب سے
 آیا قلب کا ہو اور کاف فارسی و عربی معامین یکسان کب رہ جائے گا جسین گوہان میں

اگرچہ لفظ کوکب کے اول میں بھی ہی لیکن معامین مقصود زمین اسلئے کہ نہ دل کوکب ہی نہ
 نہان و رکب دامن اختر کا ظاہر تر سما میں سین سبزہ کا لفظ پابہ جو بمعنی آب کے ہی موجود
 سین سبزہ سے فقط سین مقصود ہی جو عربی میں رسم خط اسکا دندانوں کے ساتھ مخصوص
 ہی اور سما لفظ عربی جیسے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْاَلْبَیْضِ ایسے ہی ہر جگہ بدندانہ لکھا جاتا ہی
 محسنات کلام فلک ہر انوار چرخ کوکب کوکب قہ ہدف تیر نجم سپر مجن زنگار گوے
 چوگان اختر تر آب یہ سب مناسب یکدیگر دیوار سیار انوار وغیرہ ہوزن سیار و سپر
 دونوں کا سر کلمہ سین علی ہذا سما و سین و سبزہ و دندانہ ہر وقبہ میں ایہام بھی ہی اور
 اخیر شعر میں جو ہی بروے سما چون دید دندانہ سین سبزہ تہمایت ظاہر سبزہ کہ اسپ کے
 مضے میں بھی ہی جیسے خنک وابق وغیرہ مراد آسمان سے ہوتی ہی اس سے بھی بس اس صورت
 میں چون دید دندانہ کہ اکثر گھوڑے کے دانت بھی دیکھتے ہیں اور اختر اسکے سوار جیسے تفرانہ
 نے لکھا ہی چون انجم سوار نیلہ و کیودان افلاک یہ رعایت بھی سمجھی جاتی ہی لیکن معنی میں کچھ
 دخل نہیں الاختلاف شارح نے کوکب سیار میں بڑی بحث کی ہی اور تاویلین لکھی
 ہیں اول یہ کہ کوکب سیار سیارہ سبعہ مگر بطور ثقیل نہ شخصیں دوم یہ کہ مطلق کوکب اسلئے
 کہ اگرچہ سوا سے سبعہ سیارات کے سب ثابتات کہلاتے ہیں لیکن حکمانے انہیں بھی حرکت
 بطی ثابت کی ہی اور بسبب بطی الحکمتی کے ثابتات کہلاتے ہیں تیسرے مجموع کو سیار کہنا باعتبار
 بعض کے ہو کہ یہ شارح ہی چوتھے سیار صفت کوکب کی نہو بلکہ سیار سے مراد آسمان ہیں کوکب
 سیار کہنا ایسا ہی جیسے کوکب آسمان کہا آپ شارح کہتے ہیں کہ ان ملاحظات میں دو وجہ
 تخفیف کی بھی بیان کرنا لازم ہیں ایک یہ کہ کوکب کو آسمان سے کیون نسبت دی دوسرے
 آسمان کو سیار سے کیون تعبیر کی پہلی وجہ یہ کہ تصریح کرنا عزت و بزرگی کوکب کا ہی جو آسمان
 سے نسبت دی کہ نہایت بزرگ ہی دوسرے آسمان کو سیار کہنا اس واسطے ہی کہ آسمان
 ہدف ہی اور متحرک اور ہدف جنبا کہ ہدف ہی متحرک ہی بعد اسکے فرمایا ہر تفرقہ یہ مراد یہی
 کہ حکیم کو تہ اندیش خیر و شر عالم کو سیار کوکب سے نسبت دیتے ہیں اور یہ غلط ہی انتہی تابین
 اس ساری ترکی کو دو باتوں میں قائم کروں کہ جب خود شارح لکھتے ہیں کہ حکما خیر و شر

کو سیر کو اکب سے منسوب کرتے ہیں کہ غلط ہے کیس بتائیں کہ سوائے سابعہ سیارہ کے کون سے ستارے ہیں جنکی سیر سے خیر و شر لگتی ہے یا ہے بطی الحمر کہ ہوں چاہئے سرج الحمر کہ ہوں اگرین کچھ کسی سے غرض نہیں اور یہ ساتوں بالاتفاق سیار پھر کیا و اہیات اور جھگڑا ہی تمام نجوم میں ہی ساتوں ملا خیر و شر کے ٹھہرا رکھے ہیں اور بس پھر شایع نے لکھا ہی کوکب میں حرف میم کو یا ایک تیر ہی کوکب میں چھپا ہوا یہ تو کوئی تشبیہ ٹھیک نہیں میم و تیر کی کیا مشابہت یہ تو ایسا ہی جیسے کہا ہی ابن ہم یہ شیر ست تیر تو وہی الف تھا جو سیر میں لگنے سے سیار ہوا ہی اور لکھتے ہیں کہ اختر سیار کہ چراگاہ اسکی آسمان ہی دامن اسکا اس سبب سے تر ہوا کہ دندانے سین سبزہ کے اسکی آب عطا پر دیکھے ہیں اور دامن ترکنا ہوا ہونا آب عطاے حق سے کہ چشم اسکی آب عطاے حق پر پڑی ہی پھر خود لکھتے ہیں کہ یہ احتمال مستبعد ہی اسوا سٹے کہ یہ جب ہو کہ اضافت سین کی سبزہ کی طرف ہو جسکی گنجائش نہیں میں کتا ہوں کہ اختر کی حرف نسبت چرا کی کیسے شاید شایع کو یہ سبز باغ سبزہ نے دکھایا اور اسکے سوا مٹے بھی جو کچھ ہیں وہ ہیں احتمال خود دلیل عجز و عدم محنت کی ہی جیسا کہ لکھا یہ احتمال مستبعد ہی اور سین سبزہ میں فک اضافت جائز اسوا سٹے کہ اس میں مردہ کے بعد نون ہی جیسا کہ حضرت جامی نے فرمایا ع ز شیرینی دہان شان در شکر خند و شیر غنیمت ع کنیزان کا فری آمادہ کار و دوسرا احتمال انکاسیے کہ دامن اختہ تر ہوا ہی جسے پھر لفظ سما پر دندانے سین کو سبز دیکھا ہی بروے آب عطا کہ وہ کلمہ کا ہی سما میں تیسرا احتمال سیماے سما میں سبزہ دندانے سین کے دیکھے ہیں جو سبزہ نو و میدہ کو دندانے سین سے مناسبت ہی ہر ایک کو ایک دوسرے سے نسبت دے سکتے ہو پھر کہتے ہیں کہ اندرون احتمالون میں وہ وجہ جس سے دامن اختر کا تر ہونا اور دندانے سین کو سبزہ دیکھنا یا عکس اسکا پایا جائے خاطر میں نہیں گذرتے سوا اسی علت کے جو اول احتمال میں مذکور ہوئی ای حضرت گستاخی معاف غ خورشید چہ کہہ کر کہ نہ خواہد کرد۔

مگرتہ پردہ گلگون شفق از تازگی رنگ ہر او گوی شفا یعنی پردہ تنگیست بر قلہ قان کشیدہ
 و اطللس سبز رنگ فلک از تازگی آب فیض او پنداری طل یعنی شبنم نیست در میان

درخت اس چکیدہ بیت زانوے آس آسمان عالیست از احسان او + کز سرورے
اسم او نیست در بیان او و اللغات پردہ حجاب و پردہ سرور و غیر و حبسکی ہندی سنی
ہی و مقامی از دوازده مقام موسیقی جیسے پردہ عشاق و پردہ خراسان و غیر ہم مگر تحقیق
یہ ہی کہ مقامات دوازده گانہ جدا ہیں اور پردہ اور شعبہ جدا گلوں سرخ رنگ و نام اسپ
شیرین مجاز اس پر اسپ بہتر کوئی مجاز یا مجھے تشبیہ و تشک شرف کی تفسیر خود معروض نے
کردی ہی تنک بفتشین و کاف عربی باریک و کم و اندک و لطیف قلبہ بالفہم و تشدید لام
سرکوبہ اور بالائے سر پر خیز و خم و سیوے بزرگ اور خم و وہ جبین تین سومن پانی سماے
قاف نام کوہ کہ گرد عالم کے ہی کہتے ہیں زمرد کا ہی آس بالحد ایک درخت ہی حبسکی فارسی
مور و ہی آس بالفہم و تشدید بنیاد و اصل شریوے بوا و معروف چہرہ و سبب و طاقت
و امید اور کانسی آسمان مرکب آس مجھے چکی اور مان مرخم مانند ہے مانند چکی اس واسطے
کہ بلاد شمالی میں گردش اسکی بلحاظ گردش آفتاب کے مثل چکی کے ہی نہ دولا بی یا یہ کہ
مثل چکی کے نصف معلوم ہوتا ہی آن طرز واداد اور وہ کیفیت جو حسن معشوق میں ہوتی
ہی میان بالفہم بناے خانہ معنی ترکیبی شریعت پردہ سرخ رنگ شفق کا اسکی ہر و
محبت کے رنگ میں ڈوبا ہوا نازک و لطیف کہ گویا شرف یعنی تنک اور سبک اسکو کہیں
کیسا چوٹی قاف پر تنہا ہوا ہی اور اطلس سبز فلک اسکے آب فیض سے تازگی پائی ہوئی
ایسی جانی جاتی ہی کہ ایک ظل ہی یعنی شبنم جو تازگی و رونق بخشتے والی اور ونکی ہی درخت
آس میں شکی ہی جس سے یہ سبز ہو رہی ہی معنی ترکیبی شعر یعنی اصل و بنسبیا
آسمان کی اسکے احسان سے اس سبب سے عالی و بلند ہی کہ اسکے اسم کی سروری
سے ایک آن واداد اسکی بنیاد میں موجود ہی معنی معملے شرف شرف کو جب
قاف کے سر پر لکھینگے شفق حاصل ہوگا اطلس کے اول آخر سے اس حاصل ہوئی
اور اسکے بیچ میں ظل ہی جس سے اطلس ہوا چکیدہ سے یہ اشارہ کہ اس چکیدہ
نکلتا ہی یعنی بدون مدد آس میں بالحد ہی اور مد بعض درختوں سے ٹپکتا ہے
معنی معملے شعر آس شعر میں لفظ آسمان مادہ معما کا ہی مع اشارات چنانچہ

مرفوع آسمان اس ظاہر اور عالی کے یہ بتایا کہ آسمان کا اس عالی پر یعنی یا لہ پر چھا ہوا اور
یہ بالقصر اور سروری اسم سے یہ مراد کہ آسمان کا سرفراہی اور اللہ کے اول بھی اللہ جس کا
ایک عدد ہی ترجمہ اور لفظ اسم بھی موجود اور آخر میں جو بنیاد آسمان کی ہو لفظ آن
لہو جس کو آن نیست کہ یہ بتایا ہی کہ وہ مہر وہ نہیں نکلتا ہی بلکہ مقصورہ جس کو نقش کہتے
ہیں یعنی صورت کہ معامین صورت ہی کافی ہوتی ہی پس اس اور اسم اور آن تینوں نقش
ہیں اس لیے کہ معامین مفرق کلام ہوتی ہی نہ گنجائش محسنات کلام گلگون سبب شفق ہر مع
ایہام یعنی آفتاب تازگی نازکی نوے تجنیس رنگ قلعہ قاف کہ دونوں میں سر کھ قاف ہی
اطلس شبنم آب ظل اور شبنم مع ایہام کہ کپڑا بھی ہوتا ہی باعتبار اطلس اس اس
نوے از تجنیس احسان بنیان کہ دونوں سے لفظ آن نکلتا ہی بلکہ احسان سے اس
بھی اسم و عالی برعایت معنوی کہ اسم مشتق سمو سے ہی معنی علو الاختلاف
بجائے بنیان کے پیمان بھی نسخہ ہی لیکن بنظر اس کے ٹھیک نہیں اور شارح نے اس
اس کو اس بھی گمان کیا ہی نہ معلوم ان کے حصہ میں یقین بھی ہی یا نہیں۔

انگشتہ دوریم شمس در میان سی صد و شصت درجہ فلک حلقہ کند مشیب اوست
کہ از یک جانب شمس حیات بذرات کائنات میرساند و از دیگر جانب مس جسود و
ترابحات می افکند و با سعی در قطع امید بندہ از غیر خدا + کردارہ صفت سین سما بر سر
در قلب سما دورہ نور ساخت چویم + پس رو بگردانہ برود و سمایا اللغات دورہ
بالفتح گھومنا و دوریم حلقہ میم کہ رسم خط عربی میں گول لکھا جاتا ہی درجہ بفتح اول و دوم و
سوم رتبہ اور تین سو ساٹھواں حصہ فلک کا جانتا چاہیے کہ آسمان کے بارہ حصے
کیے ہیں جو بارہ جینے سال کے ہیں انہیں کو برج کہتے ہیں اور ہر برج کے تیس تیس
حصے ہر حصے کو درجہ کہتے ہیں اور یہ تیس تیس دن ہر جینے کے ہیں اور ہر درجہ کے
ساتھ ساٹھ ٹکڑے ہر ٹکڑے کا نام دقیقہ کہ یہ ساٹھ ساٹھ نظر بیان رات دن کی ہیں
اور ہر دقیقہ کے ساٹھ ساٹھ حصے جنگو ثانیہ کہتے ہیں جو پل اور منڈ کہلاتے ہیں ملی ہوا
مثال کے رابعہ حلقہ دائرہ مشیت بروزن طبیعت خواہش مگر وہ خواہش جو شخص برضی

حق تعالیٰ ہی اس میں مستعمل ہو اور ارادہ الہی بعض کے نزدیک مشیت خاص ہی ارادہ سے کہ انبیاء اولیا کو بعض ارادوں سے اس کی خبر ہوتی ہی اور مشیت سے نہیں ہوتی شہم بالفتح و تشدید سو گنا اور بے خوش مس بالفتح و تشدید ملنا اور چھونا یا تھ سے اور جماع کرنا جلد و پوست سے حیوانات تراب بالضم خاک خشک حیات بفتح مرگ بندہ مرکب ہی بندہ و نسبت سے بے منسوب بہ بندس اصل وضع اسکے واسطے غلام چھو کرے کی ہی کہ بندہ میں ملتا ہیں اور پیچھے ہیں پھر تمام نوع انسان پر اسکا اطلاق ہو گیا اس صورت میں مضاف طرف حق تعالیٰ کے ہو گا اس مس بالفتح و یروز مساشام کہ نہ بفتح اول و نون کنارہ ہر چیز معنی ترکیبی نشر مضر ح کہتے ہیں شمس جو تین سو ساٹھ درجون میں فلک کے دور کرتا ہی کچھ اس کی عادت و خلقت سے نہیں ہی بلکہ اس کی کم میں جو حلقہ میم کا ہی یہ حلقہ کند مشیت حضرت خالق برحق کا ہی کہ اسکو اندر جون میں کیچے کھینچے پھرتا ہی اور فائدہ اسکا یہ کہ ایک جانب سے تو بحیات کی تمامی ذرات کائنات کو پہنچاتا ہی کہ وہ جانب دن ہی اس واسطے کہ بموجب التَّوْمِ اٰخِرُ الْمَوْتِ کے رات کے مرے ہوے صبح ہوتے ہی زندہ ہو جاتے ہیں اور دوسری جانب سے مس وحس کو جو حیوانات کی جلد و غنیم ہی خاک مرگ پر ڈال دیتا ہی جیسا کہ رات کو جملہ حیوانات بے مس وحس ہو کر خاک مرگ پر پڑ رہتے ہیں کہَا قَالَ اللهُ مَكَرًا وَجَلَّ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا خیر نصیحتی اسکی معنی معامے سے حاصل ہوگی معنی ترکیبی رباعی یعنی خالق مطلق نے جو سین سما کا ارہ کی طرح دندانہ دار یا اگر موافق رسم خط فارسی کے سین کشش کا ہو تب بھی خود موت ارہ کی ظاہر ہمارے سر پر رکھا ہی مشعر اس بات پر ہی کہ بندہ کو سولے مالک حقیقی کے سب سے قطع امید کرنا چاہیے ورنہ یہ ارہ ہی اور اسکا سر ہی اور اسی خالق ارض و سما نے دن بھر دورہ آفتاب کا سیم کی طرح قلب سما میں رکھا ہی کہ روز روشن رہتا ہی اور وہی پھر کتاہ کی طرف لیجاتا ہی جس سے مسایعہ شام ہو جاتی ہی معنی معامے نشر شمس میں شین و میم لینے سے شہم ہوتا ہی اور نیم و سین سے مس اور شین کے تین ہون عدد ہیں اور سین کے ساٹھ اٹھین سے تین سو ساٹھ درجہ مراد ہیں اور میم کہ اندرون

کے درمیان میں ہی دور اسکا آفتاب کہ عربی میں میم مدور لکھا جاتا ہے بصورت حلقہ کے معنی
 معمارے رباعی سین سما کا دندانہ دار ہو خواہ کشش والا بصورت ارہ کے ظاہر اور یہ سین
 ما کے سر پہ ہی بر سر ما کس لطف و خوبی کے ساتھ ہی جسکے معنی ہمارے سر پر اور نیز سما میں
 جو ما ہی اسکے سر پہ سما کا قلب میم ہی اور اس معنی رز اور جب یہ سمایا اس اپنا مونہ
 جو سین ہی یا الف ہی کنارہ کی طرف ایجا نیگا مسا ہو جائیگا محسنات کلام دور میم شمس
 فلک درجہ حلقہ کند میم شمس حیات ذرات مس مات بندہ خدا قطع ارہ قلب رو و غیر ہم
 اور اکثر اس نکتہ میں لفظ میم دار ہیں الاختلاف شارح نے اگرچہ اس نکتہ کے معنی لکھے
 ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر میں ہر چند حرکات اجرام علویہ کو بقا و فنا ذرات کائنات
 میں موثر جانتے ہیں اور اسی سے نسبت دیدیتے لیکن اہل باطن جو کہ عالم سفلی میں
 گذشتا ہی خواہ خیر و شر خواہ بقا و فنا سب کو اسی کے قبضہ تصرف میں سمجھتے ہیں اور اسی
 سے منسوب کرتے ہیں ایسی ہی رباعی کے معنی خیر و شر نکالی ہی میری دانست میں ہے
 معنی عبارت مصرح سے ایسے دور ہیں جیسے عالم سفلی سے عالم علوی مصرح نے
 صرف شمس کو لکھا ہے کہ اسکا دورہ اور گردش اسکی مشیت سے ہی نہ بذات خود نہ
 باختیار خود جسکا نتیجہ رات و دن ہے کہ نمونہ حیات و موات کے ہیں روزمرہ مرنے جینے سے
 متنبہ کرتے ہیں نہ رباعی میں کچھ خیر و شر سے مطلب ہی اس واسطے کہ آفتاب کی گردش خیر و شر
 سے خالی ہی ایسے کہ آفتاب نہ سعد ہی نہ نحس بخلاف اور سیاروں کے کہ کوئی سعد ہی
 کوئی نحس اور معنی وہی ہونا چاہی میں جو متن چاہے بہت سی بے میل باتوں سے سوائے
 فضولی کے اور کیا حاصل و موصول جسکا جی چاہے شرح دیے۔

نکتہ اگر عناصر دراصل ناصحون و عنایت اونداشتی سرما یہ ایشان عین عنا بودی و
 موالید اگر در میان والی ولایت اوندودی اول و آخر ایشان را از محال اہمال نمودی
 قطعہ بردہ راے کج از قلب عناصر بکشا + تادر آئینہ او جلوه صانع بینی + وزرہ لفظ
 موالید دینی بردار + ماموالی قضا جملہ متابع بینی + اللغات عناصر جمع خضر بھم عین و
 صا در اصل اور بنیاد اور اطبا کے نزدیک منجملہ آب و آتش باد و خاک کی ایک شے کوئی ہو

عنوان بالفتح یاری و مددگاری تختایت بفتح و بکسر قصد کرنا اور اہتمام رکھنا کسی چیز کا اور بفتح
 اٹھانا دوسرے کے واسطے سرمایہ میں سرزاندہ یہ مایہ اصل و مادہ و مقدار نیز و ضد نثر
 و نام کا وجسے فریون کو دو دم پلایا تھا عین ذات شی و چشمہ و آفتاب و حرف و غنائ بفتح
 موالید بفتح فرزندان جمع مولود اور نباتات و حیوانات جمادات کہ بچے عناصر افلاک کے ہیں
 والی دوست محکم و مالک و خویش و قریب و ولایت بکسر ایک ملک پادشاہ کا ہفت
 ولایت سے وزمین آباد اور متکفل کسی کے کام کا ہونا اور دوستی و تقرب و حکومت
 و امارت سلطان اور تقرب بندہ نیک کا خدای تعالیٰ سے و بفتح مدد دینا و صداقت و مدد
 بالفتح کشتش و افزونی و درازی اور نظر کرنا کسی چیز کی طرف اور مدالاف اور مدح حساب جمال
 بضم امرنا بوزنی جسکا ہونا ممکن نہو بفتح بابائی فردا آمدن و جابائی کشادن و مطلق جاو بکسر
 مکرو حیلہ اجمال چھوڑ دینا کسی چیز کو جو در تک دلیل و دال بچنے راہ پر تارے فکر و حرف
 معروف کہ عربی میں بیڑھی لکھی جاتی ہے قلب دل و میانہ ہر چیز اور لوٹنا ہر چیز کا اور یہ دو
 قسم ہوتا ہے مستوی و غیر مستوی جلوہ بالکسر ایک خاص طور سے آپکھوٹا ہر کرنا موائے
 یاران و خداوندان و حق مولیٰ یعنی غلام متابع بضم اول و کسر یا پیروی کرنے والا و یہ بھی
 چاہئے واللہ معنی ترکیبی شرمہ رح فرماتے ہیں کہ عناصر جو حکما کے نزدیک آب و آتش و خاک
 و باد ہیں اور ہر شئی انہیں و بنیاد اگر عناصر کے عنوان و عنایت کا ان عناصر کی اصل میں
 نہوتا تو یہ تیرے انکا تین عناصر ہوتے تھے تن بفتح و تعب بذات خود لئے کیا ہو سکتا گو کیسی
 ہی جان مارے اور بفتح اٹھانے اور جو الید جو نباتات و حیوانات و جمادات ہیں اگر ان
 عناصر کے درمیان میں وانی اسکی ولایت کا لیئے مددگار اسکی مدد کار نہ پڑتا انکے
 اول آخر سے مدد جمال اجمال کی صورت ظاہر نہوتی لیئے انکا اپنے حال پر رہ جاتا اور
 بیکار ہونا جمال نہوتا جسے ترکیبی قطعہ لیئے تیری رائے کی پردہ تیرے اور عناصر کے
 قلب میں جو میانہ شی ہی پڑا اس سبب سے تو عناصر کو اصل و بنیاد اشیاء کی
 جانتا ہی اگر اس پردہ کو کھول لئے اور دور کر دے تو اسی عناصر کے آئینہ سے بطور خاص
 جلوہ صانع کا دیکھے جیسے آئینہ کا پردہ ہٹانے سے صورت نظر آتی ہے اور موالید کی راہ

میں جو دلیل حکما کی ہو کہ آباء علی و اراخات سفلی کی حرکت و آمیزش سے وجود موالید کا
 ہو گیا یہ انکے بچے ہیں اسی سبب سے انکو موالید کہتے ہیں یعنی موالید جمع موالود کی اور مولود
 بمعنی بچے کے اس دلیل کو انکی راہ سے دور کرا دینے دلیل حرف دال ہی موالید کا ہم معنی
 دلیل اسلیے کہ دونوں اسم فاعل ہیں بمعنی راہبر و رہنما کے جب اس دلیل کو دور کر کے گا
 تب دیکھیں گے کہ یہ سب موالی و متابع حکم قضا کے ہیں بغیر کے وہ جس راہ چلاتا ہی اسی راہ
 چلتے ہیں معنی معمارے شہر خمار کی اصل میں نام موجود اور اول میں عین عنانہ کہ جس سے
 ارادہ کل کا ہی جیسے کان کن و قاف قلم یعنی خود عنان موالید کے درمیان میں والی اور
 اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہی معنی معمارے قطعہ خمار کی راہ دور کرنے اور اس کے قلب
 کرنے سے صانع ظاہر ہوتا ہی اور موالید کی دال اٹھا لینے سے موالی رہتا ہی محسنات کلام
 عنانہ ناصر دال اصل کس لطف کے ساتھ ہی کہ ناصر اس کلمہ کی جڑ ہی اسلیے کہ آخر میں ہی ایسے
 ہی عنانہ کے اول بھی اور عون اور عنایت کے اول بھی عین بلکہ عنایت میں پورا لفظ عنان کا
 موجود کہ آتا ہی عین عنان کس خوبی کے ساتھ ہی کہ عنان میں عین ہی بھی اور ذات عنان بھی کہہ
 سکتے ہیں ایسے ہی سرورایہ عین عنان کہ عنان کی مایہ کا سر عین ہی موالید میان مد محال سب کا
 سر کلمہ میم سرور عین بمعنی چشم اولدو با ہم مناسب والی ولایت دونوں کا سر کلمہ واو
 محال اب محال دونوں ہوزن لائے میں ایہام ہی جو بمعنی فکر اور حرف را کے ہی اسکی
 جو اسکی صفت واقع ہوا کس ادا کے ساتھ ہی کہ فکر اور حرف را دونوں کے مناسب جو
 عربی میں طیر ہی لکھی جاتی ہی بدین صورت سر قلب وکی با ہم مناسب ایسے ہی آئینہ
 اور جلوہ کہ عروس و داماد میں بھی ہوتا ہی اور راہ اور دلیل و دال مناسب یکدیگر اور
 علی ہذا موالی و متابع لفظ موالید کو خیال کرنے سے ایسی ہی صورت سمجھ میں آتی ہی جیسی
 مصرع نے ٹھہرائی ہی یعنی حرف دال آگے آگے گویا پیر ہی اور موالی مثل مردم کے اسکی
 پیچھے الاختلاف اس مد میں کیا لکھوں شایع کی شرح دیکھ کر یہ مصرع یاد آیا بس اس
 پر پس کروں ع سمجھا ہوں میں کچھ اور وہ سمجھائے ہی کچھ اور
 لکھتے نون نارو ہاے ہوا ویم ما و تاے تراب رونماے شمت یعنی حرص و ہمت و ناک و نعمت

اوست و جیم چادو توں نہات و حاسے حیوانات نشان سرفرازی جنج یعنی کثمت لطف و احسان
اوست ششوی ز نورش صورت انس ارندیدی + کے آتش در سناے دل رسیدی نہ
دلیلش گرنہ بخشند از دم خویش + نیار د پانہادن باد پریش + ز آب رحمتش تا جستمہ مرغی +
ہی ہی ز سرعت آب راپا + شراب آغشته بین از فیض وہاب + وجود او بین تیر بر سر آب +
اللغات آثار آتش ہو آباد + آب تراب خاک کہ اربع عناصر ہیں نعمت کے لئے خود معطر
نے لکھ دیے ماندہ خوان پر طعام و نعمت جنج با کسر (سکی تفسیر یہی معہرح نے کر دی) ہی کثمت
بفتمین پناہ و جانب وبال مرغ احاطت گھیرنا اور جاننا انس خوب پانا اور آرام پانا ناسی
چیز سے سناہا قصر و فتح روشنی و بالہ بلندی و بلند قدم بالفتح نفس و جود آب اور یاروں
کی دھونکنی اور بنیاد مضارح یا رشتن سے یعنی تو النستن مرغی فتح چہ آگاہ و گیارہ سب
آغشته آغشتن سے بفتح غین ملانا ترکنا آلودہ کرنا وہاب ہر وزن قرار سب یا بخش زہ
معنی ترکیبی شرمہرح فرماتے ہیں کہ یہ عناصر اربع جنگو مایہ اور مادہ حلالہ شیا کا سمجھ
رہے ہیں چاروں کی صورت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ انکو نہایت ہی نعمت یعنی حرم
و خواہش دلی اسکے ماندہ پر ماندہ نعمت بے حد و پایاں میں ہے کہ مثل حرمین کے یہ
حرمین ہوتے اور بس زمین کرتے جب تو کارخانہ انکا بنانے کب سے جاری چلا آتا ہے و
کب تک جاری رہیگا پس اسی کے خوان احسان سے حاصل کر کے اپنا نام جاری کرے
ہیں ایسے ہی موالید ثلاثہ کہ انکو سرفرازی اور نشانمندی اسکے نشان جنج پہنے ہی یعنی
پناہ لطف و احاطت سے کہ سب کو گھیرے ہوئے ہی اور سب کی پناہ اور سب کا محافظ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شعی محیط کس جو اسکے احاطہ میں ہی اس پر کس کا احاطہ
ہو سکتا ہے اور وہ اسکے احاطہ اور پناہ کا محتاج ہی معنی ترکیبی ششوی شعی یہ کہ آتش
اگر اسکے نور سے صورت انس کی نہ کیجی اور خوگر نور پلنے کی اس سے نہ توئی تو سناے
دل یعنی روشنی دل کو کب پہونچتی اور روشن دل کیسے ہوتی اور اگر باد کو اپنے دم پاک
سے دلیل نہ بخشتا تو باد کہ اب دم بھر میں کہیں سے کہیں پہونچتی ہی ذرا بھی پانوں آگے
بڑھا سکتی ٹھہری رہتی جیسے وہ ہوا کہ جو فلفک میں نیچے کرہ نازکے ہی اور آب جس سے

بہر گیارہ ترو تازہ ہوتی ہی جب سے اسنے اپنا مرغی یعنی چراگاہ ڈھونڈ لیا ہی کہ وہ اسے
 اب مرحمت ہی تنب سے بے اختیار برابر دھر ہی کو دوڑا چلا جاتا ہی ایسا کہ مارے سرعت
 کے پا پچ کھاتے ہیں اور گڈ بڈ ہوے جاتے ہیں جیسا کہ صورت رفتار اب سے ظاہر
 تر اب بھی اسی وہاب بخشندہ کے فیض سے آلودہ اور تر تر ہی دیکھو وجود اسکا جو تراب
 ہی ہر وقت تراور بر سر اب ہی ایسا فیض اسکا اسپر جاری ہی معنی معانی شہر
 نون نار اور ہائے ہو اور یم ما اور تائے تراب جمع ہونے سے نہمت حاصل ہوتا ہی اور
 جیم جاد اور نون نبات اور حائے حیوانات کا مجموعہ جن جنکے معنی لغات میں تحریر ہوے
 معنی معانی شہر آتش آتش آتش تصحیف یکدیکر سنا کا دل ہے قلب انس دلیل سے
 ارادہ دال کا ہی اسیلے کہ ہم معنی ہیں دم کا اول دال اور باد کا پانوں دال باد میں جو
 با ہی تصحیف پا کہ معانی با اور پا ایک ہیں پا کو پچدینے سے اب ہوتا ہی تراب میں تراب
 کے سر پر ظاہر وہاب محسنات کل اہم اول فقرہ میں رونما کیا ہی خوب واقع ہو اکنا رو
 ہو اور ما و تراب چارونک اور نون و ما اور یم و تا ہی ایسے ہی دوسرے فقرہ میں سرحدی
 کہ جاد و نباتات و حیوانات تینوں جیم و نون و ما سے سرفراز باقی الفاظ دونوں فقروں
 کے مناسب یکدیکر علی ہذا طور آتش سنا صورت دل دلیل دم درپیش تینوں میں
 سرکہ دال باد درپیش میں کیا ہی خوبی ہی کہ باد کا پانوں دال ہی اور درپیش میں دال
 آگے یعنی پیش میں پانوں نہ کہ سکے اب رحمت اے باران اسکو مرغی اب کا کنا کیسا
 لطف ہی کہ اب اب رحمت سے قوت در پاتا ہی گویا اسکی قوت کا ٹھکانا ہی ایسے ہی
 ہی پی کہ جلدی میں روندہ کا پانوں پانوں میں کبھی الجھ بھی جاتا ہی اور پانیکا پانوں
 تو الجھنا ہر دم ظاہر تراب آہستہ کیا خوب کہا ہی کہ سر سے پانوں تک تراور ہم ہی
 اسواستے ہیں کیکے اسکو جتا یا ہی تراب اور وہاب اور بر سر اب سب میں لفظ اب
 موجود اور انکے سوا قائل الاختلاف تشریح لکھتے ہیں کہ یہ فقرہ قطع نظر معنی معانی
 کے معنی ترکیبی سے بالکل خالی ہی اور اہل معانی خواہ یہ کتاب ہو خواہ دیگر کتب خالی ہونا
 عبارت کا معنی ترکیبی سے عند الضرورت جائز رکھا ہی اور اس جواز کے قائل ہیں کہ میں معانی

میں جائز ہوا انتہی اول تو شارح نے این فقرہ لکھ کے وہ فقرہ نہیں لکھا جو معنی ترکیبی سے خالی ہو میری سمجھ میں تو دونوں فقرے معنی ترکیبی سے لمبا لب ہیں سمجھ میں نہ آتا اور میری بات مہرح ایسے شخص عاجز معلوم نہیں ہوتے کہ یہ نقص چھوڑتے بلکہ استاد کامل کہ ساری کتاب معانی و محسنات سے بھری ہو اور شارح کی سمجھ تو انکی معانی سے جو اس نکتہ کے لئے ہیں ظاہر خصوص تیسرے شعر کے معنی جو جوہ لکھے ہیں جسکا ترجمہ مجنسہ لکھتا ہوں اول یہ کہ طلب کرنا آب کا چراگاہ کو اس سبب سے ہی کہ قدر و قیمت چراگاہ میں بہت ظاہر ہوتی ہی اور ہر کوئی طالب عزت کا ہی اور یہی موقع ہی کہ معشوق طالب عاشق کا ہوتا ہی دوسرے یہ کہ آب طالب مرعی باین معنی کہ اپنے مرعی کا طالب ہے اسوقت میں مرعی آب اس جگہ سے اشارہ ہی جہان جریان آب کا بہت ہو تیسرے لکھتے ہیں ہو سکتا ہی کہ مصداق اس معنی کا بھی وہی مرعی مطلق ہو یا سوا اسکے تم کلام اللہ اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہی خوشن خشین دولر کیا ان معاویہ کی تھیں فقط اور یہ جو شارح نے لکھا ہی کہ بعض شارح نے اس نکتہ کی شبوی سے اِنِّی الدَّسْتُ نَارًا یہ معامی نکالا ہی اور اسکے نکالنے کی صورت لکھی ہی ہیں اسکو کا عدم جانتا ہوں چاہے خود انھیں شارح نے نکالا ہو چاہے اور ورنے میں اپنی کتاب میں وہ بھرتی نہیں بھرتا جو خلاف مہرح کے ہی اس آیت کریمہ کے نکالنے کی کونسی صورت بیان کی ہی اور کونسی اشارے ہیں جنکے ہیں وہ موجود باقی سب خلاف مقصود ایک لفظ نار اور انسٹ سے لفظ انس پر لحاظ کرنے سے انسٹ نار تو پیدا کر لیا آب و باد و خاک جنکا ذکر ابیات میں ہی یہ کہا ان جائینگے انسٹ نار ان سب پر کب حاوی ہو گا میرا عمل مہرح کی عبارت و اشارات پر ہی نہ باد ہوا ئی باتوں پر جو مفت کی خاک اڑائی ہی اور آگ لگا کے شارح پانی کو دوڑے ہیں کہ آخر میں خود لکھا کہ استخراج اس معام کا مقارن بعض خلاف ہی اور یہ جب کہ پانچویں مصرعہ میں بجائے تامرعی بتا کے تامرعی بنون کہا جائے کہ اسی پر بنا اس معام کی ہی والا فلا اور تامرعی سے معنی ترکیبی بگڑے جاتے ہیں شاید اسی معام کی خاطر اوپر بندش باندھی ہی کہ معنی ترکیبی سے

عبارت کا خالی ہونا ارباب مجملے جائز رکھا ہی القصہ میں نے تو اسکو ترک کر کے قول حضرت نظامی زح کا اختیار کیا شعر مشونہ پسندیدہ را پیش باز + کہ در پردہ کا کج بنیابند ساز +

نکستہ از کاف کا لبد تا نون جان عنایتش از دو حرف کن پیدا کردہ و از قاف قول تا لام مقول ہدایتش بدو حرف قل گویا ساختہ قطعہ دل دہ ہمالے کہ کلامش شفا لے جانست + تا بدو حرف او بنہادہ بنائے گل + میم دہان و دو قلم زان سخنورست + کاوردہ بر سر از خط فرمائش امر قل + اللغات از ابتدائیہ ہی اولتا انتہائیہ کا لبد نظام موقوف و با مضموم و مفتوح نیز قالب ہر چیز اور بدن آدمی و حیوانات عنایت قصید و اہتمام کن امر ہی کان کیون سے جسکے منے ہو جا قول بالفتح گفتار مقول بصیغہ کثر زبان و بفتح صیغہ مفعول بجنے گفتہ شدہ قل بصیغہ امر بمعنی بکوا اور ترکی میں بمعنی غلام شفا لے اول و ہمزہ صحت و تندرستی بعد از مرض و بفتح و ہمزہ آخر و کنارہ عمر تائید تا علت کا ہی گل بضم و تشدید لام بمعنی ہمہ و جمیع اور یہ لفظ مفرد ہی بمعنی جمع کے معنی ترکیبی نشر امر صرح کہتے ہیں کہ کا لبد سے جان تک نہ یہ کہ فقط کا لبد یا فقط جان کہ کسی کو اس نے پیدا کیا ہو کسی کو اور نے بلکہ سب کو اسی کے قصد نے پیدا کیا اور ظاہر کہ عامی موجودات میں کوئی شے ایسی نہیں کہ بے قالب ہو یا بیجان لیکن اسکے قصد کو انکے موجود کرنے میں کچھ ایسا بڑا اہتمام بھی نہیں کرنا پڑا صرف دو حرف کن کے ساتھ امر فرمایا کہ سب کچھ موجود ہو گیا ایسے ہی اس موجودات میں جننے کہ گویا ہیں اور ناطق ان سب کو قول سے مقول یعنی کلام سے زبان تک اسی کی ہدایت نے دو حرف قبل سے گویا کیا نہ کلام کسی کا پیدا کیا ہوا ہی نہ زبان کسی کی گویا کی ہوئی معنی ترکیبی قطعہ مقررہ فرماتے ہیں کہ ہر شے سے اپنے دل کو چھڑا کے اس مالک کی ملک کر دے بسکا کلام شفا لے جان ہی جیسا کہ فرمایا ایتھا انشاءم قد جاءکم موعظۃ من ربکم و شفاء لکم فی اللہ و فیہ اور وہ مالک جسے بنا کل کی اپنے دو حرف امر یعنی کن پر رکھی ہی پھر کیا سبب جو کل کا جز ہو کے اس مالک سے تو الگ ہوے اور وہ مالک کہ جس سے میم دہان اور دو قلم کا

اپنے سر پر اس کے خط فرمان سے امر قل کا لائے ہیں یعنی وہی حکم قل کا ان کے پاس موجود ہی
جو بولتے ہیں اور گویا ہیں اگر اس حکم کو ان کے سر سے اٹھالے کیا مقدور جو بول نسکین معنی
معناے نشر کا لہد کے کا ف اور جان کا نون جمع کرنے سے کن پیدا ہوتا ہی اور قل کے
قاف اور مقول کے لام سے قل حاصل ہوتا ہی معنی معناے قطعہ مالک کا دل
یعنی قلب کلام ہی اور اسی کی بنا میں کل رکھا ہوا ہی یعنی بنا لفظ مالک کے لام و کاف
ہیں جنکا قلب کل قلم کے سر پر قل موجود اور نیز دہن کی جو میم ہی دور قلم کا قاف جو در
لکھا جاتا ہی اور دہن کو میم کہنا شروع اور زل ہی محسنات کلام کا ف نون قاف لام حرق
کا لہد جان قول مقول قل گویا کہ مقول میں بھی قول موجود ہی سب باہم مناسب یکدیگر
پہلے فقرے میں عنایت دوسرے میں ہدایت کیسے موافق مضامین فقر و ن کے ہیں مالک
کلام کل تینوں لفظوں میں کاف کیسا خوب واقع ہوا اور وہ برسر کس خوبی کے ساتھ ہی
کہ سوائے معنی معناے کے تعظیم خط فرمان کے ہی جاتا ہی اور سوائے فاعل الاختلاف
شرح میں بجائے قول کے قلب بھی نسخہ ہی لیکن ٹھیک نہیں اسیلئے کہ قول سے تو مراد
کلام ہی قلب سے کیسے ہو سکیگی اور شارح نے ایک نسخہ اور لکھا ہی یعنی عقل بجائے مقول
کے میری دانست میں اگر عقل کو کام فرماتے تو نا کام ہونا عقل کا معلوم ہو جاتا بس اتنا
ہو تو کہ عقل کے آخر لام ہی لیکن مقول تو بصیغہ آ لہ زبان کے معنی میں ہی مناسب بکلام جو
مفہوم قول کا ہی جیسے ہی شارح نے لفظ کن اور کلام نفسی و لفظی کی بہت سی بحث
و تقریر لکھ کے میری دانست میں ناحق ریشم کی گرہ پر پائی ڈالا ہی اسیلئے کہ ایک تو خود یہ
کتاب از بس دقیق و ادق دوسرے خارجی بحث غیر ضروری اس میں شامل کرنا
طالب معنی کو چکر میں ڈالنا اور نفس مطلب بگاڑنا کیا فائدہ شرح تو عام فہم
ہونا چاہیئے نہ کہ خاص مطلب کی تو خبر نہیں خارج کی باتیں بھر دیں اس سے کیا ہوتا ہی
مگر ٹروں کی بڑی بات کون کے میں تو نفس عبارت اور نفس مطلب سے مطلب کہتا ہوں
تایہ ہو جائے شعر گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے +
نہ خدا ہی ملائے وصال صغیر نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے + والہ العاقبتہ بالہ العاقبتہ۔

حکمت اور ہرچیز در کتاب مبین رقم حرمت بر آن کشیدہ در طے آن آیت رحمت نمودہ
 از قسمت او ہر نعمت کہ در ضیافت خانہ قسمت شمرده در نشر آن مانکہ عصمت کشودہ در سیاب کہ
 در کتاب حرمت او منشور رحمت ست و در حساب قسمت او قسم عصمت قطعہ نقد ہستی خود
 میرسد تلافی آفت + اگر نہ بودے دہرے رافت و امش + انا م را کر مش عین زان عطا فرمود +
 کز ان کنند تا شاہ جمال انعامش بہ اللغات حکمت بالکسر و دانش اور جاننا حقیقت ہر چیز کا
 عدل و علم و علم و نبوت و قرآن و انجیل و راست گشتاری و درست کرداری کتاب مبین
 قرآن مجید حرمت بالضم و منتہین وہ چیز ہیکہ کرنا ناروا ہو اور ناشایستگی حتی بالفتح و تشدید
 پانوں پینا اور لپیٹ تحت ہر بابی کرنا منت بالکسر و تشدید لون مفتوح نیکی اور احسان کرنا
 کسی سے اور نعمت دینا اور اپنی نیکی بیان کرنا کسی پر نعمت بالکسر ناز و اسایش ضیافت
 بالکسر کسی کا دھان بننا قسمت بالکسر بخشش نشر بالفتح بوی خوش گیاه خشک بختہین پر آگندہ
 و پر آگندگان مفرد جمع ہر دو عصمت بالکسر باز رکھنا گناہ سے کتاب بکسر نوشتہ و نامہ و حکم و
 اندازہ و فرض کردہ و تقدیر نمودن اور آزاد کرنا غلام کا عوض مال کے منشور پر آگندہ کردہ
 شدہ و فرمان قسم بالکسر بہرہ و بخش چیزے نقد بالفتح دینا اور کرنا درم و دینار کا ہستی
 وجود ذات آفت آسیب و رحمت رفتادان سامنے آنا رافت ہر بابی انا م بالفتح جمع
 آفریدگان جن و انس و بالذہن عین بالفتح چشم تا شاہا ہم پیادہ چلنا و عرف میں بعضی سیر
 اس واسطے کہ سیر کو اکثر با ہم پیادہ جاتے ہیں معنی ترکیبی نشر مصرح کہتے ہیں کہ حکمت حکیم
 برحق نے جو ہر شی کی حقیقت و ماہیت سے ماہر ہی اور ہر چیز کا نفع و ضرر اس پر ظاہر اپنی
 کتاب مبین میں جس شی پر رقم حرمت کی پیچنی ہی اور حرام ٹھہرایا ہی اسکے طے لینے اس
 راہ پر چلنے میں آیت رحمت کی بھی ظاہر کی ہی اور اسکے میزان منت و احسان نے جو
 منت کہ ضیافت خانہ قسمت میں کہ اسکا ہر کوئی دھان ہو جسکے واسطے کہتے ہیں کہ یہ یہ ملنا چاہیے اسکے چیلنا نہیں
 خواہ عصمت کا بھی کھلا ہو کہ یکم و کاست ملتی ہو کیا ممکن کہ نہ متجاوز ہو اور تقدیر اس دعویٰ کو چاہیے
 تو انہیں دونوں فقروں میں پائے گا کہ کتاب حرمت میں منشور رحمت کا ہی اور حساب
 قسمت میں حصہ عصمت کا کہ یہ بات معنی معانی میں کھل جائیگی معنی ترکیبی قطعہ

مصلح فرماتے ہیں تو جو اپنی نقد ہستی کو کامل اور جید سمجھ رہا ہو محض خیال فاسد ہی یہ تو
 اسی کی رائے رافت عام سے رویافتہ ہو جسکی مدد سے تو روان ہو رہا ہو اگر اسکی رافت
 نہ تو ابھی بکون خود اسی نقد سے آٹا فانا میں آفت پہنچے ذرا بھی دیر نہ لگے اور آنکھیں
 کھول کے دیکھ کہ انام یعنی مخلوق کو جو اسنے اپنے کرم سے عین عطا کی ہو جسکی مدد سے ہر شی کو
 دیکھتے ہیں محض اسی واسطے کہ اسنے تماشائے سکے جمال انعام کا کرین جو ہر وقت انچاری ہو
 معنی معمارے شر حرمت کو طے کرنے سے رحمت ہوتا ہو دوسرے فقرہ میں یہ کہ قسمت
 و عصمت دونوں ایک حساب میں ہیں یعنی ہم عدد کہ دونوں کے چار سو ساٹھ عدد ہیں
 معنی معمارے قطعہ رافت کارورا ہو اگر یہ رارودہ اسکی نہوگی آفت رہ جائیگا انام میں
 عین اللہ سے انعام حاصل ہو گا محسنات کلام حکمت حرمت آیت رحمت منت
 نعمت منیافت قسمت عصمت رافت آفت سب ہوزن کتاب رقم آیت حکمت
 نعمت منیافت خانہ قسمت ماندہ نشر منشور حساب قسم سب مناسک یکدیگر راے
 رافت رود ہر کس خوبی کے ساتھ ہو کہ سبکارورا ہو اور دونوں میں پورا لفظ را عام میں
 عطائینوں میں سرکہ عین را میں ایہام بھی ہو اور علاوہ اسکے غور و تعمق کے جنادیشے
 کو اتنا بھی ہو کہ سوچے سمجھے الاختلاف بعض کتب متن میں آیت رحمت و ماندہ عمتے بیا
 لکھا ہو میری دانست میں بیا غلط ہو بے یا کے صحیح اسواسطے کہ اس یا کے نہونے سے
 معنی ترکیبی میں تو فعل نہیں اور معنی معمارے کی رو سے محل معنی اسکے کہ رحمت صرف
 حرمت کا طے ہو اور عصمت فقط حساب قسمت میں پھر یا محض فضول و زیادہ چنانچہ ظاہر ہو

فی نعمت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

مکتہ سین سنت حضرت نبوی دندانه ایست کہ از عظمیٰ اعلیٰ یالگو احد سخن میگوید
 ہر کرا سر فرازی آن سین نہ باشد جز تن سرنگون نہ بیند و القہارے او امر مصطفوے
 مرقایست کہ اندر وہ معانی الکاموس و اشارت افہام نشان میدہد ہر کرا سر بلندی آن
 القہار نہ باشد چون مور پریشان و پا کال و زبون شود تنوی ہر کرا قرب ایزدی طلبست
 سنت خواہ صورت سبب ست ۴۱ آتش شد نفع در قیمت ۴۲ جمع بین در حروف امت مت ۴۳

کہ تشدید بر زمین و تاب بر عین نفع تاج بین + در امور و نواہی آنکہ تشدید سرازو
 تن بہ امور و اہی و ید + اللغات سنت بانضم و تشدید لون مفتوح راہ و روش و عادت
 اور جسم پیغمبر اور صحابہ نے عمل کیا ہوا اور وہ امر جو پیغمبر نے ہمیشہ کیا ہو مع ترک دو ایک بار
 حضرت کا یہ تنظیم کا ہی اوامر جمع امور مرقات بالکسر نزدبان و زینہ ذرہ بالفہم و بالکسر
 کوہ و بالکسر سرگودہ اور کسی چیز کا اونچے سے اونچا ٹھکانا بفتح وہاے ہو ز خطا معالی
 بفتح بلند یا جمع معالی بالفتح مصدر میبھی بمعنی علواً شراف بالکسر بلند ہونا اور بلندی پر
 جانا اور کسی چیز کے سر پر کھڑا ہونا اور واقف ہونا کسی چیز سے اور کسی چیز پر آمادہ ہونا
 اور اوپر دیکھنا خواجہ خداوند القاب سادات و مالک و وزیر و خواجہ سرکہ ہندوستان
 میں الف حذف کیے کہ خواجہ کہتے ہیں تا عزیز لوگوں سے تمیز ہو جائے امت بضم اول تشدید
 میم مفتوح کردہ انسان اور پیروانہا کی تاب طاقت و توانائی و رونق و روشنی امور جمع امر
 نواہی حج نمی و اہی بفتح و اوست و از ہم افتادہ و گمراہ معنی ترکیبی شریفین سین
 جو سنت میں رسول مقبول کے واقع ہوا اور وہ ایسا ہی جیسے دندانے کہ حدیث
 عضو علیہ بالذو اجذ سے سخن کہتا ہی اور یہ حکم کر رہا ہو کہ فرمایا آنحضرت نے پکڑو
 میری سنت کو دانتوں کی جڑ سے یعنی بر غبت تمام اور خواہش مالاکلام بسجس تن
 کو سرفرازی اس سین کی ہوگی اسکا تن سوائے سرنگونی کے اور کچھ نہیں دیکھیں گے
 جیسا کہ سعدی رحمتہ لہا ہی شعر کسانیکہ زین راہ برگشتہ اندہ برقتند و بسیار برگشتہ اندہ
 ایسے ہی الف اوامر مصطفیٰ کے ایک مرقات یعنی سیڑھی ہیں کہ بلندی اعلیٰ علو اور
 بلندی بالاتر سے جو قرب الہی اور وصول الے اللہ ہی نشان دیتے ہیں جو کوئی
 اس اوامر کی سیڑھی پر چڑھا نور عظیم کو فائز ہوا اور جسکو سر بلندی ان الفون کی
 نصیب نہوئی مورنا چیر کی طرح پریشان اور پامال و ناچیرای رہا جیسا کہ فرمایا صغر
 محالست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز بہ پے مصطفیٰ + معنی ترکیبی شنوی
 یعنی جسکو طلب اس بات کی ہی کہ مجھ کو قرب الہی حاصل ہو تو اس حصول کی واسطے
 سنت آنحضرت کی سبب ہی اگر اس سبب کو اختیار کرے گا ضرور مسبب تک پہنچے گا

اور وہ خواجہ ایسے ہیں کہ انکے طفیل اُمت انکی سب نبیوں کی اُمت میں رفیع القدر
 ہوا ہے بہترین کما قال اللہ عز و جل مَنَّ عَلَيْنَا مَا يَشَاءُ اللَّهُ لَنَا هُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ
 نے پائی کسی نے نہیں پائی اسی سبب سے قیمت کا جزا خیر مت ہی اور یہ اُمت
 بھی سب اُمتوں میں اخیر لفظ مت اسمین جمع ہی اور جسکو خدا تعالیٰ نے نور یقین کا
 بخشا اور اس یقین کے ساتھ انکا تابع اور پیرو ہوا اسکی عین و ذات خود نور قاب
 ہو گئی مثل آفتاب کے اس واسطے کہ عین بمعنی آفتاب کے بھی ہی اور جس نے انکے امور
 و فوارہ سے سرکشی کی اور انکی قید سے سر نکال لیا اپنے تن و شخص کو موہ کبطح سست
 و ناجیز دیکھا معنی معمارے شر اگر سنت کے سر پر سین ہو گا تن سرنگون جونت
 ہی رہیگا اور امر کے الف دور ہونے سے موہ پریشان نکلیگا یعنی کہیں میم کہیں واو کہیں
 را معنی معمارے فتنوی سنت و سبب تصحیف یکدیگر قیمت میں مت ہی اُمت
 میں بھی مت تابع میں لفظ تاب عین پر ظاہر امور و فوارہ ہی کا سر الف اور فون ہی
 اگر یہ سرکشی جاسے تو موہ و اہی باقی رہ جائے گا محسنات کلام سنت سخن سرافراز
 سرنگون سر بلند جسکا سر کلمہ سین اور نیز سرافراز و سرنگون متضاد لفظ دندانہ مناسب
 سین اور عضو اور فواہ جیکے معنی کاٹنے اور بن دندان کے ہیں علی ہذا تن و سر و امر
 کے الفون سے کیسی صورت سیڑھی کی نکالی ہی و امر کے آخر مر اور مرقات کے اول کیا ہی
 خوب واقع ہوا کہ جب و امر پوری کیے گا مرقات سامنے موجود ہی الفوا اور و امر
 اور اشرفا یتون میں دو دوالف موجود اور سر بلندی الف کی عیان ذرہ معالی الشرف
 ہم معنی امور میں بھی لفظ موہ موجود پریشان پامال زہون مناسب موہ خواجہ بمعنی وزیر
 کے بھی ہی پس مناسب بایز و کہ سلطان السلاطین ہی سنت کا سبب ٹھہرانا کیسا
 اللطف ہی کہ عالم اسباب میں ہر شے کے واسطے سبب ہی تابع میں لفظ تاب عین پر
 کیا ہی خوب ہی کہ عین پر بھی ہی اور عین بمعنی آفتاب بھی جس میں تاب ہی غرض غور کرو
 تو کوئی لفظ بکار نہیں الا اختلاف شراح نے مت کے معنی رفیع کے لئے ہیں اگرچہ
 مناسب ہیں لیکن میں نے مت اور نت دونوں کو منتخب اور غیاث میں دیکھا کجاو

نہیں ملے شاید شراح نے لفظ رفع پر قیاس کر لیا ہو و اما علم بالصواب
 نگتہ راے رسول اندیشہ ایست کہ چون عقل کل بر سر رسول ایفے ملتمس بہکان ہا لیاختہ
 و ازین روے ہر شک ملائت کہ برائے متین اور سیدہ شکر یقین شدہ و تون نہی ماہی
 ست بلکہ کشتی ست کہ پے بدریائے حقیقت بروہ آزین راہ خل یعنی طریق ضلالت
 کہ بدال دین او پوسستہ خلد برین گشتہ قطعہ نروح بوسے او موجود شد روح + ز نوروی
 او شد منقشہ لوح + شیخ را دل بعیش جان وسیع ست کہ ذیل لطف سے دروی شفیق ست
 اللغات راے فکر و اندیشہ و حرف معروہ رسول کوئی پیغمبر پیغمبروں سے اور پیغمبروں کا
 پیغمبر اور قاصد مفرد بھی ہی جمع بھی عقل کل حضرت جبریل و نور محمدی و عرش اعظم محل بالضم
 و فتح و او خواستہ شدہ و سوال یعنی خواستن ملتمس در خواستہ آزین روازین سبب
 ملائت بفتح اند و ہناک ہونا اور کسی چیز سے عاجز آنا متین محکم و استوار تون ماہی
 و دوات و تیزی تیغ و شب و چاہ و حرف معروہ نبی خبر دہندہ و پیغمبر و مشرف بر خلق
 آزین راہ ازین سبب پے نشان قدم و دنبال و عقب و کمر و طاقت و پے بردن
 کسی کا کھوج لگانا خل راہ میان ریگ ضلالت بفتح گمراہی دال بالفتح رہ نما و حرف
 معلوم خلد ہمیشگی و نام بہشت روج بالفتح آسائش و نسیم و رحمت و بوسے خوش و
 بالضم جان و قرآن و وحی و جبریل و عیسیٰ اور ایک فرشتہ ہی بصورت انسان و جسم
 بچہ فرشتہ و حکم خدا و وحی کوئی چیز دل میں ڈالنا اور پیغام کسی کا کسی کے پاس پہنچانا اور
 پیغام خدا اور کتاب اور سخن بہان منتشر پر آگندہ تیغ بالضم آفتاب شیخ بالکسر و فتح
 ابتداء و انصار و گروہ عیش بالفتح زندگانی و وسیع بفتح فراخ شفیق سفارشی ذیل بالفتح
 دامن چڑھانا اور آخر ہر چیز اور زمین پر دامن کڈھنا یعنی تر کبھی شرارے رسول
 ایسا ایک عالی اندیشہ ہی جسے عقل کل کی طرح سب کے سول یعنی ملتمس پر سایہ ڈالنا ہی
 اور سب پر محیط جیسے عقل کل کا فیض سب پر سایہ گستر و محیط ہی اسی سبب سے
 جو شک ملائت کا کہ تکلیفات شرعی میں تھا جب وہ آنکی راے متین کو پہنچا یقین
 ہو جانا کیا منے شکر یقین ہو گیا کہ خود یقین اسکا شکر گزار ہی حاصل یہ کہ نہ کوئی شکر

تکلیف مالا یطاق جیسا کہ فرمایا **اَلْجَنَابِلُ نِسَاءٌ فِی الْاِسْلَامِ** یعنی رہبانیت اسلام میں نہیں ہی
 اسلئے کہ رہبان سخت مصیبتیں آٹھاتے تھے اور انکے مذہب میں بڑی سختیاں تھیں اور جو تشبیہ
 رائے رسول کی عقل کل سے کی ہو حال یہ ہو کہ عقل کل تین چیزوں سے مراد لیتے ہیں نوکری
 جس سے سب کچھ پیدا ہوا عرش اعظم کہ فلک الافلاک ہی جسکی گردش سے آسمان اور سیار
 و ثوابت کو گردش اور شب و روز اور زمانہ موجود ہوتا ہی اور اپنے زمانہ پر ہر شے وجود پاتی ہی
 اور حضرت جبریل جو واسطہ بواسطہ موافق قول حکماء کے خالق عقول تسعہ کے کہ وہ خالق افلاک
 اور مجملہ موجودات عالم کے ہیں انکی سایہ گسری و فیض رسائی بھی عیان اور نون نبی کا
 ایک ہی عظیم بلکہ ایک کشتی بزرگ ہی جو دریائے حقیقت کی پی بردہ ہی اور قدم نہادہ
 بس اسی راہ سے جو نخل کہ وہ طریق گمراہی ہی انکے دین کی دال سے ملا خود خلد برین ہو گیا
 نہ واسطہ خلد کے پہنچنے کا کہ وہ اسکے مقابل کیا چیز ہی مغضے ترکیبی قطعہ یعنی انھیں کی
 روح و بوسے روح موجود ہوئی دراصل جان جان اور جان جہان وہی ہیں اور وہ وحی و
 کتاب روشن اور نورانی انکو عطا ہوئی ہی جسکی ضو اور ضیا سے لوح یعنی آفتاب بھی شہ
 اور پریشان ہی اور جو انکی شیع اور گروہ ہیں انکا دل عیش جاودان سے وسیع ہی اسلئے کہ
 دامن انکے لطف کا انکا شیع ہی کہ انکی شفاعت سے بخشے جائینگے اور نہایت عیش و عشرت
 کو فائز ہونگے مغضے معامے شرار کو لفظ سول بالفہم پر جو نقش سول بفہم اول و فتح ثانی کا
 ہی لانے سے رسول ہوتا ہی عقل اور راہ دونوں ہم مدد یعنی دونوں کے دو دوسد کہ ایک
 وجہ یہ بھی تشبیہ رائے رسول کی عقل کل سے ہی شک جب رائے متین کو پہنچا گا شک ہو گا
 دوسرے فقرہ میں نون نبی تو از روئے نعت ظاہر ماہی ہی اور پے اس ماہی کا بے ہودہ
 و بے معروف مصحف بے لفتح ہائے فارسی کا اسوا سٹے کہ معامین بے اور پے اور تے
 جو کشتی میں ہی اور معروف و مجهول یکساں ہوتے ہیں اور جو بدریا کہا ہی احترام نہ ہی
 اس سے کہ یہ تینوں حروف بے تے پے کہلاتے بھی ہیں اور یہی انکا نام ہی بس بدریا
 کے جتایا کہ وہ بے اور پے اور تے جو یا میں ہیں یعنی ب پ ت کہ انکے ساتھ یا ہی اور
 لفظ نخل کو جب دال دین سے ملائی گے خلد اور جب دال نخل جائے گی باقی ماندہ پر

کہ یانوں ہی بدین شکل بن جو بر لاٹینگے خلد برین ہو جائیگا اور بر لائے کا یہ لفظ بردہ میں ہے جسکو بردہ بفتح اول بھی حسب طریق تفسیر کہہ سکتے ہیں جسکا ترجمہ ہوا فہم پر اور وہ دس عدد والی یا ہی جو بعد حذف دال بدین سرکہمہ باقی ماندہ کی ہی معنی معما سے قطعہ روح و روح تصحیف یکد گیر یوح پر آگندہ وحی ہی جسکے وا و کمین یا کمین جا کمین ہی شیع کو لوٹنے سے عیش ہوتا ہی جسکا اشارہ دل ہی اور جب شیع میں دامن لطف کا لایا جائیگا شفیق ہوگا اور دامن لطف کا فہم محسنات کلام رائے رسول رو سیہ سب میں سرکہمہ را ایسے ہی سر رسول سایہ شک یقین اور ضلالت اور دین متضاد رائے عقل اندیشہ راہ طریق حل رسول نبی عقل کل روح و بودل اور جان ماہی کشتی ماہی روح بوسب مناسب یکد گیر ایسی ہی مناسبیت حروف تہجی میں جیسے را نون نبی میں بے کشتی میں تے اور پے ماہی میں ہے اور دال کہ یہ سب معنی معما میں بیابے محمول ٹھہرے ہیں وسیع میں بھی صورت شیع کی موجودہ رائے رسول کی اضافت کیسی لطف ہی کہ فکر کے معنی بھی اور رسول میں را ہی بھی دال میں ابہام ہی بنظر معنی رہنما لفظ منتشر میں بلحاظ انتشار دھوپ کے جو جگہ جگہ ہوتی ہی اور اصلی معنی بھی آفتاب کے دھوپ کیا ہی خوبی ہی سوا انکے اور بہت لطائف میں نے یہ بنظر تخریب ہر غور کے لکھ دئے ہیں آئندہ سر خود و سوزائے خود الاختلاف اصل کتاب میں کسی نے قطعہ کے دوسرے شعر میں لفظ جان مٹا کے او بنادیا ہی نہ معلوم مرجع او کا کون ہی اگر آنحضرت تو معنی عیش او کے کیا یعنی معنی ترکیبی اچھے نہیں ہوتے اور عیش جان سے مراد عیش جاودان اس واسطے کہ جان کو فنا نہیں ہی یا عیش جان وہ عیش جس سے جان کو لطف و آرام ملے متہذا مناسب دل کے آب کیفیت شج اور شارح کی لکھوں کہ اس نکتہ میں حکمت کی بحث اور احتمال و خدشے اور اضافت کے جھگڑے اور سوا انکے ایسی باتیں تو بہت لکھی ہیں اور بہت سے رد و کد خلد برین کے معامین لیکن نہ صاف صاف معنی ترکیبی معلوم ہوتے ہیں نہ خلد برین کا معما نہ کوئی احتمال و خدشہ صحیح اور قطع نظر اسکے شرح عام فہم ہونا چاہیے نہ کہ

من سے بھی مشکل تر تانہ کہ میں رع ذل کو روؤں و یا جگر کو میں۔

مکتبہ میم اول محمد لو اے حمد ست مرا مت را و حائے او مطلع حیات ست حمد طت را ویم
ثانی اود اسطہ ایست صورت مجد و عظمت را و دال راہ نمائندہ است متقرب نعمت
و راحت را نظم چار کن محمد ہر آسمان سر سود + ز چار حرف محمد کز و نقاب کشود + ہوا کہ
مصطفیٰ مصفا دال + کہ روے طاہرہ در و جمال نمود + یگانہ کہ در ہشت خلد در چل سال +
بچار حد جهان باز کرد احمد بود + اللغات لو اے حمد وہ نشان جو آپکے سر پہوگا اور نیک
لوگ اُمت کے اسکے سایہ میں ہونگے مطلع بالفتح و کسر لام جگہ ستاروں کے نکلنے کی اور پہلی
بیت غزل اور قصیدہ کی حمد و کفندہ ملت بکسر میم و فتح لام مشددین و گروہ و مذہب شریعت
و اسطہ در میانی تجر بالفتح بزرگی اور بزرگوار شدن عظمت ہر سہ حرف مفتوح بزرگی و قدر و بسکون
خائے مجہ و ضم خطا چار کن چار ارکان کہہ کہ منار شامی و یامنی و عراقی و حجاز سود ہین
محمد لفتح اول و کسر میم ثانی جمع محمد لایق چیزین اور نیک حادثین سر ہر آسمان سودن کنایہ
فخر و علو جتانے سے ہی نقاب بکسر پردہ جو مونہ پر یا کسی نفیس چیز پر ڈالین بفتح ذن خطا
طہ نام سورہ قرآن و نام آنحضرت جس سے اشارہ ہی یا طاہر ایسے ہی لیس سے
اشارہ یا سید ہشت خلد و السلام دارا اقرار عدن جنت المادی نعیم علیین فردوس خلد
چار حد شرق غرب جنوب شمال احمد ستودہ ترجمہ ستودہ شدہ ہر دو نام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دا تھا ابد افعیٰ ترکیبی شرم فرماتے ہین کہ محمد میں جو چار حرف ہین چارونہین
ایک خوبی جدا گانہ ہی پہلا میم تو لو اے حمد ہی کہ حشر کے دن آپکے سر پہوگا اور اس کتاب
حشر میں امتی اسکے سایہ میں امن و آسائش پائینگے لو امیم کو اس سبب سے کہ ام سر پر
نام محمد کے ہی اولو ابی سر پر ہوتا ہی اور میم کو قدرے کچھ بھی لیتے ہین کہ گو نہ صورت لو ا
کے ہو جاتا ہی تب میم کے حاشل مطلع کے ہی کہ مطلع حیات آن لوگوں کی ہی جو حمد طت و دین
کے ہین کہ دین کی راہ میں اپنی جانین فدا کر کے حیات جاودان کو فائز ہوے ہین جیسا کہ
فرمایا بے اَحْیَاءُ عِنْدَ دِیْمِ دوسرا میم صورت مجد و عظمت کا در میانی ہی کہ طالب مجد کو
صورت حصول مجر کے بتاتا ہی رہی دال وہ رہنا ہی اسکی جو تقرب نعمت و راحت کا دھندہ

کہ وہ بہشت کی نعمتیں اور سب سے بڑھ کے دیدار الہی ہی باقی خوبیاں ہیں اسکے معنی
 معنائے میں کلمہ ہائیکلی فاضلہ معنی ترکیبی نظم تیسے کعبہ کے جو چار ارکان محامدا و ر
 خوبی والون کا سر آسمان سے جالگا اور سر فرازی ہوئی یہ محمد ہی کے چار حرف کا
 طفیل ہی کہ انکے نام نے ان چاروں محامد کے نقاب سے منہ دکھایا اور چہرہ کشائی
 کی ہو اور واقعی پہلے قبلہ بیت المقدس تھا آپکے وقت سے کعبہ قبلہ ہوا مصفا صفت
 آئینہ مصفا و آن متعلق مصرعہ دوم کا ف حسبک بیان تیسے برگزیدگی کا جو آئینہ
 برگزیدہ اور مصفا ہی اسکے نور سے جان لے کہ آئینہ روطا ہر کا جلوہ نما ہی خلاصہ یہ کہ
 وہ سب میں برگزیدہ اور چھٹے ہوئے ہیں اور وہ یگانہ بے مثل سوائے احمد کے کون
 ہی کہ جس نے چالیس برس میں جو مدت نبوت کی ہی بہشت بہشت کا دروازہ
 چار حد جہان پر کھول دیا ہو ان اشعار کی خوبیاں بھی قریب کمال جائیکلی معنی
 معنائے شریف کی پہلی میم کو لو اکھا ہی حسبکی وجہ معنی ترکیبی میں تحریر ہوئی تو اب
 حمد ہا جس سے لوے حمد حاصل حمد کا مطلع حایات کا مطلع بھی حامد کے دونوں
 میم شدہ بھی جتا دیے میم ثانی واسطہ صورت حمد کا بدین صورت کہ اگر یہ بیچ میں
 نہ تو صورت حمد کی ظاہر اور صورت باعتبار نقش کے کہا ہی جو حمد ہی جائے خطی
 وال رہنما تقرب نعمت و راحت کی جو ہر نعمت سے بڑھ کے دیدار ہی معنی معنائے نظم
 ان تینوں شعروں میں بھی نام آپکے نکلے ہیں پہلے سے محمد یعنی حامد نے جو سر آسمان
 پر لگایا کہ حامد میں بھی سر الف ہی اور سر آسمان بھی الف اگر الف محامد کا سر سودہ ہو
 باشارہ سر سودہ کے محمد باقی رہیگا دوسرے شعر میں مطلق طہ کا روطا ہی جب طا
 مصفا میں جمال اپنا دکھائیکلی مصفا ہوگا تیسرے شعر میں احمد اور کس خوبی و ترتیب
 کے ساتھ کہ اللہ و اللہ قل یعنی یگانہ لکے الف ارادہ کیا ہی حسبک عدد ایک ہی بہشت
 خلد سے حاجو کلمہ عدد رکھی ہی چل سال سے میم حسبکے چالیس عدد ہیں چار حمد سے
 دال جو چار عدد والی ہی اور ان سب حرفوں کے مجموعے سے احمد حاصل محسنات کلام
 محمد میم مطلع حمد مدت حمد متقرب حامد مصفا مصفا سب کا سر کلمہ میم ایسے ہی حامد حمد

و جہاں حیات و طاعے طاہر و طہ امت ملت علمت نعمت راحت ہمزین نور آئینہ مصفا
 روحال نقاب مناسب یکدیگر دال مرادف دلیل و راہ نمایندہ بر آسمان سر سودین
 ایسا لکھتے ہیں کہ برابر ہی کرنا اور رٹھو ہو جانا دونوں میں ہیں تمام میں الف کو نقاب
 کہا ہے اس خاک سے کہ لفظ محمد چھپا ہے تفسیر کے شعر میں سیاقہ الاعداد کہ یگانہ یک ہے
 اور ہشت اور چل اور چار اور تینوں شعرون میں محمد اور مصطفیٰ اور احمد نام بھی لے دئے
 ہیں کہ انیس بلاغت ہے اور نیز طہ اور طاہر کہ یہ بھی آپ کے نام ہیں اور چار رکن کعبہ اور
 چار حرف محمد حق ہر نکتہ صنائع بدائع سے بھر اہی ایسے ہی کلام کو کلام کہتے ہیں لاجرم
 بقول حافظہ شعر گریہ خوان جہان جملہ ادائے دارندہ بندہ طلعت آن باش کہ
 آئے دارندہ اختلاف شائع نے دال محمد کے بیان میں لکھا ہے کہ بعد دال کے
 محمد بہتر ہے بعد والی کے تو کچھ بھی نہیں رہتا البتہ قبل دال کے محمد ہی مگر کچھ اسکے مضے
 نہیں لکھے اور جو چار رکن محمد کے حامد محمود محمود علیہ محمود بہ ٹھہرائے ہیں یہ رکن کب
 جو تہمت ہیں جو سہارا کے مضے میں ہی علاوہ اسکے محمود علیہ محمود بہ خود محمود ہی ہی
 نہ کوئی جہاں کسی نہ کسی سے محمود ہو چکر لکھتے ہیں کہ احتمال ہی چاہے کن محمد کے چار حرف
 محمد کے ہوں سوائے الف کے کہ چاروں حرفوں نے آسمان پہ جاکے سر آسمان کا
 کہا اور الف حاصل کر لیا یہ بھی ظاہر کہ الف جو سر آسمان کا ہے آسمان میں موجود بلکہ اپنا
 سر کہا تو لفظ محمد اس سے پیدا ہوا دوسری بیت کے مضے لکھے کہ نور آئینہ مصطفیٰ کو مصفا
 جان لیتے اگر انکا نور عالم میں نہ تھا کوئی کسی کو مصفا نہ دیکھتا اور بہت بائین ہیں بائین
 شعر سپردم تو مایہ خویش را لہ تو دانی حساب کم و بیش را +

نکتہ یقین عین عرفات از قدم شہر عش چہتم حیات ست کہ رفات غلام را احیا میکند
 و قہ نگینہ میلہ ست بر سر الف ایضاً زوار و دال دیدہ نظار الفوار کہ در دال را
 می پوشد شعر شدہ سپہرہ نینہ منظرین در طورہ دور میم کہ جری بر کہ رحمت ز نورہ
 الفات عین بالفتح ذات و نفس و چشمہ و چاہ و آفتاب و چشم و ابر و نام شہر در
 میں وجہ روان شدن آب عرفات بفتوحات ایک محراب فراخ ہے کہ مغلیہ سے لوگوں

کہ وہاں حاجی لوگ حج کے دن کھڑے ہوتے ہیں اور لبیک و دعا پڑھتے ہیں اور نماز پڑھ کر
 عصر کی شرع راہ با ست اور گھر کا دروازہ راہ پر کھولتا اور وہ راہ جو خداے تعالیٰ نے
 بندوں کے واسطے مقرر کی ہے جس پر حکم کئے جانے ہیں رفات بالفم پرزہ پرزہ عظام
 بالکسر استخوان عظم جمع و نیز جمع عظیم اور ایک موضع ہے شام میں احیا بالکسر زندہ کرنا اور
 فراخ نعمتی میں ہونا اور بارش میں ہونا قبہ بالفم و تشدید یا تباے مدور مثل گنبد کے
 اور ہر مثل گنبد جیسے قبہ سپر و قبہ عماری وغیرہ و کلس گنبد میلاد بالکسر مکان و زمان ولادت
 میل بالکسر قدر مد نظر جہاں تک زمین پر پہنچے اور سلاخی سرمہ کی اور جراحون اور گھالوں کی
 البصار جمع بصر بالکسر دیکھنا دکھانا اور آنکھیں اور بینائیاں زوار بالفتح زیارت کنندہ و بالفم
 جمع اسے زیارت کنندگان نظار بالفم جمع ناظر در درواہ مخفف اسکا مہ چاندرا و رحیمہ شہر
 ظاہر کرنا اور تلوار میان سے نکالنا اور لہلال و قمر جو قریب بکمال ہوں مدینہ ہر شہر و شہر خاص
 آنحضرت اور مدینہ مکہ نام شہر کہ بالکسر حوض آب و بالفم مرغابی بزرگ سفید رنگ
 و بالفتح درون سینہ و نیز بالکسر سینہ و بیرون سینہ کہ مخفف کوہ معنی ترکیبی شہر
 مہرح فرماتے ہیں کہ عین عرفات کی زمین جو گزرگاہ مشرکون کی تھی جب سے انکی
 شرع نے قدم اپنا اسپر رکھا ہے چشمہ حیات کی بہور ہی ہے کہ رفات عظام یعنی بوسیدہ
 ہڈیوں کو زندہ کرتی ہے جیسے آب حیات زندہ کرتا ہے کہ مراد فراخ نعمتی اور باران رحمت
 میں ہوتا ہے اور کلس گنبد میلاد شریف کا جبین میل آہنی ضرور ہوتی ہے وہ الف
 میلاد کا ہے جو میل سرمہ کی طرح زوار یعنی زیارت کنندہ کی البصار و بینائیوں پر
 رکھا ہے جس سے آنکی آنکھیں روشن ہوتی ہیں اور بال رہنما ہی ناظرین انوار کی جو درد
 دل کو چھپاتی ہے یعنی تسکین بخشی ہے تا عاشق اور شائق اس کے درد دل سے شور و فغان
 میں آئیں اس لیے کہ ادب عشق کے خلاف ہے معنی ترکیبی شہر یعنی آنحضرت شہر مدینہ
 کے ماہ ہیں جن کا ظہور منظر دین الہی ہے اور اسی ماہ سے دین الہی نے ظہور کیا ہے عیسا
 فرمایا محمد بنی آو سئل رسولہ بالہمد علی دین الحق لیطمہ علی المدین کے لیے
 اور اسی ماہ مدینہ کے نور سے دوریم مکہ کا کہ مدور بصورت آفتاب کے ہی مہر کوہ رحمت

بنائے کوہِ رحمت پر چکا اور کوہِ رحمت مکہ میں ایک پہاڑ ہی جسکو جبل الرحمتہ کہتے ہیں باقی
 اور خوبیان اسکی قریب معنی معامے و محسنات کلام میں لکھوں گا معنی معامے شتر
 قدم شرع کا عین ہی کہ عرفات میں ظاہر اور عرفات میں عین کے بعد رفات کہ عین رفات
 کے واسطے چشمہ حیات کا میلاد کا الف بصورت میل سرمہ کے انصار پر حیان بعد الف
 کے دال بس میل اور الف اور دال ملنے سے میلاد ہوگا اور الف و دال سے ادھامل
 ہوتا ہی جسکا دل یعنی قلب دا ہی یعنی درجہ اسمین چھپا ہوا ہی ان دونوں فقروں
 میں دو و صورت پر معانہ کا لاہی معنی معامے شعر مدینہ کے اول آخر سے مہ
 حاصل اور پچھین اسکے دین موجود مکہ کے دور یعنی ادھر ادھر سے بھی نہ نکلتا ہی
 اور مکہ کو کوہِ رحمت پہلے جانے سے کہ وہ سہ ہی حمر حاصل ہوتا ہی جیسا کہ ایما ہی حمرے
 پر کہ رحمت یعنی مہ ہی اور رے کوہِ رحمت پر دوسری صورت یہ کہ میم کہ پر لانے سے مکہ
 حاصل ہوتا ہی محسنات کلام عین عرفات عظام میں سرکھمہ عین ایسے ہی میلاد
 میل میم مدینہ مہ منظر مکہ مہ کا سرکھمہ میم عین و عظام کہ نام شہروں کے بھی ہیں ایہام
 ہی اور یہی مناسب شہر و مدینہ و مکہ اور ماہ و شہران میں بھی ایہام باعتبار معنی
 کے ہی حیا و حیات باہدگر مراد کوہِ رحمت مناسب بلکہ ابصار و انظار انوار و عوز
 لفظ نور و ماہ دونوں کے مناسب حمرے میں کیسا لطیف ایما ہی اوپر بھی میں نے
 لکھ دیا ہی اب پھر جتاؤں کہ حمرے میں دو جز ہیں ایک مہ دوسرا سہ کہ حرف ہی پر کہ رحمت
 کس خوبی کے ساتھ ہی کہ جسکے اوپر سے ہی اور طے ہذا القیاس بہت خوبیان کہ خواہان
 خور و تامل کی ہیں فاصل الاختلاف شائع نے رفات عظام را احیا میکند اسکی وجہ
 میں لکھا کہ اہل غفلت جو مردوں کی طرح عمر غفلت میں بسر کرتے ہیں اور اکثر یہی ہیں
 کہ جنم کا مشیت استخوان معلوم ہوتا ہی باوجود اسحال کے زیارت حرمین شریفین
 اور وقوف عرفات سے وہ بیوقوف زندگی جاوید حاصل کرتے ہیں اور تازی پالتی ہیں
 اس سبب سے اس موضع کو بدین صفت موصوف کیا ہی یہ بات تودل کی بنائی ہوئی
 سی معلوم ہوتی ہی اور میں نے جو معنی ترکیبی میں وجہ اسکی لکھی ہی وہ موافق معنی حیا کے

جولفت سے ثابت ہوا اسکے غفلت و پیری و بیوقوفی پالفاظ بھی ٹھیک اور مناسب نہیں دوسرے
مصرعہ میں شعر کی شرح اور متن میں ہر ہر کہ رحمت ز نور لکھا ہو یعنی ہر کہ بالکسر مجھے حوصلہ
آپ اسکے معنی تو مطلق راست درست نہیں ہوتے نہ ترکیبی نہ معنائی اور شالوح
نے ہر کہ رحمت بھی لکھا کہ مخفف کوہ یہ بالکل غلط بدینو جہ کہ بحر حرف استعمال ہے جو
مضاف الیہ ہو نہیں سکتا اور ہر کہ مخفف کاہ بعضی وقت اسمین بھی وہی ہر مضاف
حرف کی طرف ہوگا کہ محتج ہی اور بے معنی بھی تیری دانست میں ع دور میم مکہ ہر
ہر کہ رحمت ز نور + یوں صحیح معلوم ہوتا ہے کہ دور میم مکہ باضافت بیانی خود مکہ ہو چسین ہم
ہر کہ اسکی کہ رحمت پر جیسا کہ عبارت مصر کی صاف بتا رہی ہے۔

نکتہ از کثرت نشر نفحات اخلاقش اجزائے طیب بر او سے ہواے طیبہ میتوان یافت
و انعامیت صفاے عین شریعتش جمال ملائکہ از ہر لائے کہ درون مکہ باشد میتوان یافت
قنوی تا سپاہش در تمامہ زدوا + شد دل ماہ از تہ اور و نما + کردہ تا جاوید شیش
در حجاز + خود قطع کاقران ناظران ساز + یافتہ از نوکان شیع حسب + روشنی قرب رب
عین عرب + اللغات نشر بالفتح بوجہ خوش اور بچھانا اور فاش کرنا بفتحین پر اگندہ
ہونا اور پر اگندگان اور پر اگندہ جمع واحد کیسان نفحات نفحات بوجہ خوش طیب
بالکسر بوجہ خوش و خوشی و خوش طبعی اور پاک ہونا طیبہ بفتح اول دسکون یا و فتح مدینہ
منورہ شریعت جوے بزرگ اور پانی کا کنارہ جہان سے مخلوق پانی پین اور راہ
پیدا کی ہوئی خداے تعالیٰ کے بندوں میں اور دین محمدی عبادات و معاملات میں
لکے کل تیرہ تہ حوض جوے آب اور کا دشراب کی و تاے جامہ تھا مکہ معظمہ
تھا از نام ایک ملک کا عرب سے کہ مکہ و مدینہ و طائف وغیرہ وہ شہر کہ غور و بخبر کے
در میان میں ہیں ما خود حجاز سے جسکے معنی دو چیز کے در میان میں ہونا اور یہ ملک بھی
ما بین نجد و غور کے ہی و نام مقام موسیقی حزقشید بریدن ساز سامان اور با جہ
مثل دف و چنگ وغیرہ و ترکیب و سلاح جنگ و اسباب و جہانی و موافق
و چاق و توانا و ساز و آواز و کرم و حیلہ و مانند و نفع و رسن باز حسب بفتحین اندازہ اور

شمار کسی چیز کا و شرف و بزرگی مال و جاہ و دین کی و بمعنی موافق اور یہ لفظ کبھی نسب کے
 ساتھ مستقل ہوتا ہے جو بالفتح شمر دن اور موافق اور مثل اور بسند اور مقدار کے معنی
 میں ہے معنی یہ کہ یہی شمار اکثر اخلاق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہیں اس واسطے کہ دونوں چیزیں
 مفرح اور مقوی دل و دماغ کے ہیں بس مضر و مہر بھی آنحضرت کے اخلاق عظیم کی صفت
 میں کہتے ہیں کہ ایسی خوشبوئیں آپ کے خلق کی بکثرت پھیلی ہوئی ہیں کہ طیبہ طیبہ میں روئے
 ہوا پر جو مراد جانب بالاسے ہی ہر جوینہ اجزائے طیب کے پا سکتا ہے اس قدر چھانچھا ہوا
 اور ثبوت اس دعویٰ کا معنی معانی میں ڈھونڈنا چاہیے اور ایسا چشمہ صاف و روشن
 عین شریعت کا اسمین بیا ہوا کہ جو لائے اور کیچڑ کہ مکہ کے اندر ہی باوجود تیرہ و تار یک
 ہونے کے ایسی مصفا اور مجلا ہو رہی ہے کہ جال ملا لکھ کا اسمین دیکھ سکتے ہیں اور ظاہر
 کہ جہاں چشمہ بہتا ہے وہاں کیچڑ بھی ہوتی ہے حاصل یہ کہ چشمہ شریعت کو ایسا صاف کیا ہے
 جسکی کیچڑ اس رتبہ کو پہنچی ہے کہ ملا لکھ جنکو کوئی نہیں دیکھ سکتا انکا جال اسمین مرنی
 ہوتا ہے اسکا لطف بھی معنی معانی میں حاصل ہوگا معنی ترکیبی مثنوی سے
 جب انکی سپاہ نے تہامہ یعنی زمین مکہ میں اپنا نشان نصب کیا تب دل ماہ کا اسی تہامہ
 کی تہ سے رونما ہوا یعنی ماہ تہامہ سے کہ ذات آنسور کی ہی تہامہ روشن ہوا اور جب سے
 انکے لشکر نے حجاز میں اپنی جا اور جگہ دیکھی قطع برید کا فروں کا ادھر ادھر حجاز سے ساز کیا
 اور درست و آراستہ اور آنحضرت یہ ایک عالی ذات پاک صفات شمع حسب کے ہیں جس
 سے مراد شرف اور بزرگی مال و جاہ اور دین کی ہے کہ اسی شمع کے نور سے عین عرب کو
 خواہ ملک عرب ہو خواہ شرفائے عرب سب کو قرب رب کا حاصل ہوا ہے معنی
 معانی سے شریعت کی ہائے ہوا پر اجزائے طیب کہ حروف اسکے ہیں موجود جسکا اشارہ
 بر روئے ہوا تھا مکہ کے اندر لائے آنے سے ملا لکھ مرنی ہوتا ہے جو بالاسے درون مکہ
 سے فرمایا ہے معنی معانی تہامہ کا لوالف ہی راست بصورت نشان اول
 جز تہامہ کا تہ دوسرا تہامہ جب کا دل ماہ بس رونما ہے ماہ کی تہ تہامہ سے روشن حجاز
 کے درمیان میں لفظ جہاں موجود اور ادھر ادھر سے اسکے جز حاصل ہوتا ہے جسکا مجموع

حجاز لفظ رب سے جو قرب عین کا ہو گا عرب ہو جائے گا محسنات کلام طیبہ مکہ تمامہ حجاز
عرب باہم مناسب ساز و حجاز و لون مین ایام و تناسب ایسے ہی شریعت اور
عین صفا اور لائے متفناد ایسے ہی روا و درون سپاہ اور خیل اور لوا باہم مناسب
عین ہذا شمع اور نور اور روشنی حسب رب عرب تینوں ہوزن اور بہت باتین ہیں کم
ہو انظار الاختلاف شاعر نے قطع نظر تعلق سے ترکیبی نشرو شنوی کے ایک معما
اپنا ایسا لکھا ہی تمامہ کا کہ مصرح کا معما تو حل ہو گیا انکا معما کہ دریا کا سا پھیر ہی کچھ سمجھ میں
نہیں آتا لگتے ہیں کہ لفظ تا سپا ہش تین جز سے تحلیل ہوا تا س و پا و ہش لفظ تا س
کو کہ اسکا پائون سین مسماے ہی لفظ یا پیش ہوا اور حرف شین لفظ ہش میں شین
ضمیر راجع بحرف ہا کہ کلمہ تمامہ مین ہی ردوا سے اشارہ اس کے استقرار و استحکام کا ہو یعنی
ہا کا بس معنی یہ ہوے کہ حرف ہاے تمامہ مین مستقر ہوے دل کا لفظ ہا کا ام ہی کہ تمامہ
سے زونا ہوا بس لفظ نام مطروف لفظ تہ اور ہاے مسماے کا ہو گا تمامہ موجود ہو جائیگا
انتہی یہ ترکی تو انھیں نے سمجھی ہو گی جنھوں نے ماہ کے لفظ سے جو عبارت شرح میں مل
اخلاص سرشت کے بعد تھا ہا اور نسبت کے بعد سے باب کے باد و لون کو مٹا کے ما
اور بار کھا ہی اسلئے کہ آخر کل ہی سمجھا ہو گا جب تو جز مین تصرف کیا اور مین تو سوا
عبارت اور اشارات مضر رحمۃ اللہ علیہ کے نہ اور کو سمجھوں نہ مانوں مقصر ح نے
تمامہ مین جو معما نکالا ہی اس کے اشارات شعر مین صاف صاف موجود دھو
ال کافی۔

نکتہ زیر سنائے سینان سپا ہش قامت گردون لون گشتہ و در سائے عبا ی عبادش
قد ابدال دال شد و قطعہ پیش پیش تنخ خیل نسری + مازہ اندازہ سیرے کفار فارہ
بچرخ یارخ از اشفاق او + گشتہ باہم زمرہ اخبار یار + ہر کہ برستہ کبکین او میان +
دید چون شمع از تہ زار نارہ اللغات سنا بالفق روشنی سنان بالکسر فسان و سرترہ
و عصا و تیری کسی چیز کی تہ گشتہ اسے خمیدہ عبا بالفق کلیم و پوشش لپشی عرب
عباد بالفم و موصدہ مشدہ یہ ستم ترکان خدا ابدال بالفق ایک گروہ ہی اولیائے

کہ حق تعالیٰ زمین کو انکی برکت سے قائم رکھتا ہی اور یہ نشتر آدمی ہیں چالیس شام
 میں تیس اور چھون میں اور جو جاتا ہی دوسرا اسکی جگہ قائم ہوتا ہی دال شدہ
 یعنی کچن سرے سردار و سرداری فارجمع فارہ یعنی موشان اور ایک مرض ہی
 جس سے شتر لنگڑا ہوجاتا ہی آخر بالفق برادر یا مددگار اشتقاق بالکسر تہربانی کرنا
 اور ڈرانا بالفق جمع شفقت اختیار نیکوان و نیکو کاران زنا ر بالفم و تشدید لون وہ
 ڈوراجو جس وغیرہ کم پر رکھتے ہیں خیل بالفق سواران و اسبان زمرہ بالفم گروہ
 معنی ترکیبی شتر پہلے فقرہ میں مقدر شتر سناے سنان یعنی چمک دیک نیزون لشکر
 آنحضرت کی فرماتے ہیں کہ گردون ہر چند بڑا متحمل بار گران بلکہ معنای خود انکہ جبرقیل کا
 ہی کہ ہر وہ ماہ اور سیارہ و ثابت بشمار اٹھائے پھر تا ہی تاہم جب شعاع و روشنی ان
 نیزون کی اسکے پار ہوئی اور انکی سنا کے نیچے دبا تو قامت اسکا آخر لون کی طرح خم گشتہ کیا ہی
 خود لون ہی ہو گیا اور پار ہونا و روشنی کا اجرام مہض سے ظاہر اور روشن دوسرے فقرہ
 میں صفت آپکے امت کی عابدون کی ہی کہ اپنی عبا یعنی مکمل کے سایہ میں ایسے عظمت
 و اجلال کے ساتھ بیٹھے ہیں کہ اس عبا کے سایہ کے نیچے قدا بادل کا جو اخص بندگان
 خدا سے ہیں اور انکی برکت سے زمین قائم دال ہوا ای دو تا و کچ خواہ بوجہ تعظیم خواہ
 بار عظمت سایہ سے حال آنکہ سایہ ہر شے کا کیسی ہی گران ہو گران نہیں ہوتا معنی
 ترکیبی قطعہ یعنی پیش پیش تیغ زہر آلود غازیان لشکر آئندہ ور کے کفار ناہنجار بھیڑ کے
 فارہ گئے یعنی موشون کی طرح بھاگتے اور سوراخون میں گھستے پھرتے تھے اور ایسی
 شفقت پوری آپکی آپر تھی کہ جملہ اخبار لشکر باہم ایسے یار و مددگار ایک دوسرے
 کے تھے جیسے ارخ یا ران کا لینے بھائی کا بھائی کہ بھائی کے بدلے اپنی جان دیدیتا ہی اور
 جسے انکی جنگ و کینہ پر کمربانڈھی اور مطیع فرمان نہوان اپنے کفر سے باز آیا اس کا فر
 ناری کی شمع کی طرح اپنے زنا رہی کی تہ سے نار اٹھی کہ اس نار میں جل کے روسیاہ
 ہوا معنی معماے شتر سنان میں سنا کے نیچے لون موجود ایسے ہی عبا دین عبا کے
 سایہ میں دال ہی معنی معماے قطعہ کفار کو بھیڑ کرنے سے فار ہوتا ہی ارخ یا ران

اول جز کو دوسرے جز کے ملانے سے اختیار حاصل ہوتا ہی اور دوسرے کو تیسرے سے ملاؤ تو
یا بلخ ہو اور چو یا بلخ کو قلب کے طور پر ملاؤ تب بھی اختیار ہی زنا کی تہ میں نار موجود
محسنات کلام مصرح نے اس نکتہ میں کیسی خوبیاں بھری ہیں سنا سنان سپاہ
سایہ سرے سب کا سر کلمہ سین ایسے ہی عباد عباد کا عین نون سنا و سنان مناسب
نون گردون ایسے ہی دال عباد و قذو ابدال بلکہ ابدال میں پوری دال ہی پیش نش
تجنیس نام سر می بسیر می متفنا دا اور بسیر می میں یہ لطف بھی کہ وہ بے سرو پا تھے ای
بے اصل و بنیاد کفار کا کاف تیغ کی صورت اور اسکے آگے فار کس خوبی کے ساتھ
ہی اور نیز نیش کے لفظ سے زہر بھی مفوم ہوتا ہی جس سے چوہے بھاگتے ہیں کفار
فار اور اختیار یا را اور زنا زنا نوعی تجنیس مطرف برا و میان باہم مناسب تہ زنا کیسا
لطیف ہی کہ زنا تہ دار ہوتا ہی یعنی بٹا ہو اگوا اپنی تہ میں اُسے نار انکے لیے چھوڑ دیا
ہی اور تشبیہ سے کیا ہی خوب ہی کہ اپنے زنا ہی سے جلتی ہی اور اس سارے
نکتہ میں رعایت تجنیس مطرف کی مرعی ہی الاختلاف شارح نے معنی ترکیبی جو اس
نکتہ میں لکھے وہ لکھے طرہ یہ کہ تیسرے مصرع میں اختیار کی جگہ اختیار بھی لگا دیا باوجود
موجود ہونے ان یا بلخ کے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہ حرف خا و غین قریب لہجہ میں مخا
میں ایسا فرق کم ہی شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا + خیرہ ام در چشم بندے خدا +
نکتہ شب معراج با سب فلک پا در آورده و اسباب قرب را حیا ساختہ و در شام
دعوت بکا سہ ماہ دست آورده و ماندہ معجزے انداختہ بنو می رہنما دید شکل نون
بایا + قاب تو سین یافتہ زندے + ماندہ زو باز جبرئیل برہ + سدرہ دید پیش از سرہ
کردہ مصفا ساعدش ز جہاد + میم ماہ از الف دو چشمہ صا در + برج بدر صورت یادداشت
گر صفا راے + تمام نکوست + اللغات معراج الہ عروج کہ نردبان ہی دعوت بالفتح
کسی کو کھانا کھانے کو بلانا + قنیر بالفم و کسر جیم عاجز کرنے والا اور خرق عادت اور کلمات
سے قاب تو سین مقدار و کمان ایک لغت میں کہ موسوم بہ شمس اللغات تھا لکھا تھا
کہ یہ لفظ مقلوب اصل میں قابین قوس ہی یعنی دو گوشے ایک کمان کے دسے لے لے

بخنے نزدیک سد بفتح و دال مشدومائع و حائل میان دو چیز سدرہ درخت کنار آسمان
 ہنقم پر کہ حد سائی جبریل کی ہی متصام بالفتح شمشیر بران ساعد بکسر عین بازو اور
 پونچا جہاد بکسر اول جنگ با کفار بعد بالفتح ماہ تمام اور وہ جگہ جہان آنحضرت کے زمانہ میں
 لڑائی ہوئی تھی اور ماہ تمام کو اس سبب سے یاد رکھتے ہیں کہ بعد غروب آفتاب کے
 سبب اشکال و کوکب سے پہلے طلوع کرتا ہی یکر بالفتح و تخفیف دال دست و نعمت
 و دولت و نیکی و ملک و منت و قوت و قدرت و خواری معنی ترکیبی شریک فقرہ
 میں بیان شب معراج کا ہی معنی یہ کہ شب معراج آنحضرت نے اس پ فلک پر جو براق تھا
 پائے مبارک رکھا اور معاً اسباب قرب الہی کا مہیا کر لیا یعنی پاؤں رکھتے ہی قرب الہی میں
 فائز ہو گئے دوسرے فقرہ میں ذکر معجزہ شق القمر کا ہی یعنی شام دعوت اسلام میں
 کا سہ ماہ میں ہاتھ لیجاتے ہی مائدہ معجزہ کا معاً لگا دیا یعنی قمر کو دو ٹکڑے کر دیا نہ وہ بعد
 مسافت با سح ہوئے نہ یہ دوری ماہ کی مانع دونوں فقرہ میں واو معیت کی ہے
 معنی ترکیبی تنوئی پہلا شعر مقتبس ہی آیت کریمہ تَقَرَّبْ إِلَى فِتْنَةٍ قَابِ قَوْسَيْنِ
 أَوْ أَقْدَبْ سے تینے جب حضرت مقام دنی میں جو مراد قرب الہی سے ہی ہوئے رحمت الہی نے
 لطف خاص سے رہنمائی کر کے قاب قوسین میں ہو پنا یا یعنی ایسا قرب حاصل ہوا
 کہ انہیں اور خداے تعالیٰ میں فرق ایک کمان کے دو گوشوں کا رہا یا اس سے بھی بہت
 کم دوسرے شعر کے یہ معنی کہ حضرت جبریل جو اس راہ میں انکے ہمراہ تھے باوصف
 اس قرب و منزلت کے ان سے پہچے رہ گئے سدرہ جو انکی حد ہی انکا سدرہ ہوا
 کہ مجال آگے بڑھنے کی نہ تھی تیسرے شعر میں پھر معجزہ شق القمر کا ذکر ہی یعنی وقت
 جنگ کفار کے کہ خواہاں معجزہ کے تھے انکی مصاصم صاعد نے ماہ کے بیچ میں پڑ کے
 میم ماہ کو دو چشمہ صا د اے صا دو چشمہ بنادیا جیسا کہ خوشنویس ہنگام اصلاح حروف
 بنا دیتے ہیں کہ سب نے اسکو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور نیم خط نسخ میں جمال
 سب خطوں کی ہی مدور لکھا جاتا ہی چوتھے شعر کے یہ معنی کہ وہ بدر جسکو آپ نے شق
 کیا تھا ہمیشہ اس کے رخ زیبایہ نور پر انکا ید رحمت رہتا ہی جیسے سبب سے اسکی راے

صاف ہمتن اور بالتمام نیک ہی تہرگی اور تاریکی سے دور سے معامے شر اسب میں
 جو نالائیکے اسباب حاصل ہوگا اور ماہ جو مدور بصورت کا سمہ کے ہی جب اس میں یہ جو بھنے
 دست کے ہی لہجائیکے مائدہ موجود ہوگا اور فن معامین باد پاکسیان ہیں معامے
 قنومی رہ نما سے مراد ادا ہو اور یہ جب شکل نون کی پاکے ساتھ دیکھے گا دنی ہو جائے گا
 اور نون بابا سے شکل نغذنی کی بھی مرئی ہوتی ہو کہ کے سامنے سید آنے سے سدرہ
 ہو جاتا ہی ہم کے دور میں الف تیغ کا ہونے سے صادر چشمہ حاصل ہوتا ہی ہر کے رخ
 پر صورت یدکی ظاہر جب اسے صفا اس سے منعم ہوگی بدر ہو جائیگا محسنات کلام
 شب شام معراج دعوت پادست کا سمہ ماہ مائدہ معجزہ سب باہم مناسب سدرہ سدرہ
 تجنیس تمام ایسے ہی مائدہ مائدہ شکل رخ صورت باہم مراد دست ید ساعد مراد
 یکدگیر اور جو حرف تہجی ہیں اور سوا ان کے کہ لا ینفی الا حلاوت شارح نے لکھا اس
 فلک خواہ براق خواہ فلک میں کتا ہوں بلاق کا آتا تو ثابت و مروی ہی بروایات
 صحیحہ اور اسب فلک تو ایک مجاز دوسرے فن والوں کا ٹھہرایا ہوا پھر اس اصل حقیقی
 کے سامنے اس مجازی مستعار کی کیا حقیقت جو یہ بھی شمار کیا جائے اور جو کچھ تقریر ہی
 اسکو وہی جانیں۔

نکستہ عین نفل براق در زیر پائے براق اور براق جمال افلاک طے کردہ و عکس آن
 در دیدہ کج نظر ان عقارب گشتہ و الف انگشت مبارکش ترکیب مراد و نیمہ کردہ و از
 میان خاتم جلالت بہت ختم رسالت انگشت نما شدہ شعر ملک النبوتہ میمہ کا خاتمہ
 لک ختمہ یا افکار العالم ۱۰ اللغات براقی بفتح و تشدید راے حملہ جو چیز کہ فخر ابرک
 اور سنگ سرمہ کے چکتی ہوئی ہو براق جمع برقعہ پردہ منعم اور کل جسم کا عکس یا بفتح
 ایشا کرنا اور وہ جو آب و آئینہ اور انکی امثال میں پیدا ہوتا ہی عقارب ختم جمع عقرب
 بھنے گزدم خاتم بفتح و کسر تائے فوقانی ہر وانگشتی اور سوا اسکے جس سے ہر کرین
 بعضی یا ختم بہ جلالت بزرگ ہونا اور بزرگی انگشت کا کامل و مشہور تر و رسوا
 نبوت بضم تین و تشدید و اخبرینا اور پیغمبری لک اے برائے تو افکار بالکسر فخر کرنا

و ما بالفرح عالم بفتح لام ما یعلم به الصنائع معنی ترکیبی شریک فقرہ میں صفت اُنکے براق
 برقی رفتار کی ہی نیلے براق کے پانوں کے نیچے جو نفل شفاف و براق تھا اُسکی عین نے
 برقع یعنی برقعے جمال افلاک کے طے کیے اور سب کا جمال تمام و کمال دکھا اور سب
 کی سیر کی اور پھر ااور حال یہ کہ عکس اُسکا یعنی براق کا نہ کھولنا کی نظروں کی آنکھوں میں
 عقارب ہو گیا یعنی سخت دشوار و ناگوار دوسرے فقرہ میں دوسری صورت پر
 پھر بیان شق القمر کا ہے کہ اُنکی انگشت الف نے ترکیب ماہ کو دو نیمہ کیا اے دو ٹکڑے
 اور یہی الف خاتم جلالت میں سے ختم رسالت کو انگشت سے بتانے لگا کہ بیشک
 خاتم ختم رسالت کی اُنکی انگشت میں ہی زیادہ توضیح معما میں ہوگی معنی ترکیبی
 شعر عربی تھے ملک نبوت کہ اُسکا میم جو مثل خاتم کے ہی جسکے زیر نگین ملک اور جگہ
 اشیا اُسکی ہوتی اے افتخار عالم خاص تمھارے ہی واسطے ختم خاتم نبوت کا ہی
 کہ تمھیں پر نبوت ختم ہوئی جیسا کہ فرمایا لا ینتی بکین جی معنی معما کے شریک میں
 حرف عین جو عین نفل ہی براق کے زیر پا موجود اور عکس مستوی اُسکا عقارب
 مہ کے بیچ میں الف انگشت لےنے سے ماہ ہوتا ہی اور مہ کے دو ٹکڑے الف کے
 ادمہ ادمہ موجود کہ دستور مہ ہی چنانچہ عیان معنی معما کے شعر لک کے اول
 میم لےنے سے ملک ہوتا ہی اور ختم میں انگشت الف کے داخل ہونے سے خاتم
 محسنات شعر و شریاق براق براق تینوں میں لفظ متجانس موجود ہیں ایسے ہی
 برعایت الف انگشت کے مبارک خاتم جلالت رسالت افتخار عالم سب ایسے لفظ
 مذکور فرمائے ہیں جنکے درمیان الف ہی مثل ماہ کے نیمہ چائے دو نیم کے اسواسطے کہا ہی
 کہ اسمیں بھی مہ موجود ہی اور سوائے۔

نکستہ ہر کہ صا دشتم بر حب محب او نہادہ صورت صحت امور اعتقاد یہ یافتہ و تہک و لای
 اولاد او در دل ہفتہ اڈیئے داہیم ہنسا دار وے کنارہ گرفتہ قطعہ بین در آخر اصحاب
 خواجہ بے و بدان کہ عاقبت بد و کون از بدی اصحاب اند و لیل آخر اولاد ہم بین کا نشان
 پر پیشوائی دال دیانت اولاد اللغات حب بالفہم والتشیرید و ستی و خم محب بالفہم

جمع اصحاب بمعنی یاران صحب بالکسر تندرستی بے عیبی ولّا بالکسر دوستی رکھنا اور دوستی و آہیہ
 سختی و بلا اصحاب جمع صحیح اولّا بالفتح صواب تر و سزاوار تر و نیر بمعنی والی معنی ترکیبی
 نشر اس نکتہ میں صفت اصحاب و اولاد کی ہی چنانچہ فرمایا کہ جس نے اپنی صا دشتم کو
 انکی صحب کی حب و محبت پر رکھا اور محب انکا بنا اسنے صورت صحت امور اعتقاد دے
 دین کی پائی اسی کا اعتقاد صحیح و بے عیب ہوا اور جس نے دوستی انکی اولاد کی
 دل میں چھپائی اسنے اڈ سے کنارہ پکڑا یعنی داہیہ فساد سے جو بلا و سختی رہی ہو گیا
 اور محفوظ رہا معنی ترکیبی قطعہ یعنی دیکھ کہ آخر اصحاب کے بے ہی بس جان کے
 کہ آخر کار دونوں جہان میں ہر بدی و برائی سے یہی اصحاب ہیں یعنی ہر بدی و برائی
 سے صحیح و بے عیب اور اولاد کے آخر کی دال کو دیکھ اور سمجھ لے جو لوگ رہنما دینداری
 کے ہیں انکی پیشوائی کو یہی اولاد ہیں یعنی پیشواؤں کے پیشوا یہی ہیں معنی
 معماے شر صا دشتم کو جب حب پر رکھینگے صحب ہوگا اور اس سے صورت صحت
 کی بھی ہویدا ہی اولاد کا دل ولا ہی اور کناروں سے اسکے احاصل ہوتا ہی معنی
 معماے قطعہ صواب کے آخر بے لانے سے اصحاب اور اولاد کے آخر دال لانے سے
 اولاد ہوتا ہی محسّات کلام صا دشتم صورت صحت سب کا سرکلمہ صا دآیہ ہی
 بے بدان بد و بدی آور وہ کلمات جن میں حروف ایک جنس کے جمع ہیں جیسے اد
 داہیہ فساد دال دلیل دیانت اولاد خالی صنائع سے نہیں بد و کون مشور اس اشارہ
 کے ساتھ ہی کہ اصحاب میں بے کے دو عدد ہیں اور نیز اولاد میں دال کے چار جو چار حد
 عالم ہی اور سوا انکے دیکھو غور کرو کہ معنی جَدَّ و جَدَّ فرمایا ہی اختلاف حاشیہ پر شرح
 کے بجائے دیانت مشغہ دلالت کا لکھا ہی میری دانست میں دیانت بہتر ہی اسلیے کہ پہلی
 دینداری کی ٹھیک و بے تکلف ہی اور رہنمائے رہ نمائی بکلف -

فی المناجات

نکتہ الٰہی خط غفو تو رو پوش خطاے ماست و آہ ماد انگیر گناہ مادر معصیت چون نیم و عین
 دل و دیدہ بر مصیت رحمت تو کشا دہ ایم و در شققت قاف قلب پر منعت قبول تو نہا دہ

شعر بسیار گشت گرچہ سراپاے جرم ما + در دل زراے رحمت آمد و صد صد اللغات
 آگهی بخون حروف ندا منادی آله مضان بیایے متکلم یعنی اے مہبود من عفو بالفتح گناہ
 معاف کرنا اور عذاب نہ کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹانا اور عطا خط بفتح و تشدید ط
 نوشتہ و نوشتن اور خط کھینچنا واسطے فال کے معصیت گناہ معصیت آوازہ و ذکر خبر
 منصت بفتح و تشدید صا دجملہ عروس و بالکسر کوئی بلند چیز جس پر عروس کو بٹھائیں قبول
 بالفتح پذیرفتن جم بالفتح و تشدید میم چیز بسیار اور پانی جمع شدہ دریاہ و بالکسر شیطان
 و بالفتح صدق جرم بالضم گناہ صد البفتحتین آواز کوہ و گنبد رحمت ہر بابی کرنا معنی
 ترکیبی شریف یعنی اے مہبود میرے تیرا خط عفو ہماری خطا کا رو پوش ہی یعنی خطا کا
 منہ چھپائے ہوئے جیسا کہ خطا کے منہ پر ظاہر ہی اور ہماری آہ گناہ کی دامگیر یعنی
 اس کے ساتھ ہے لگی کہ یہ بھی عیان اگرچہ معصیت کا رہیں لیکن دل و دیدہ کو تیری
 رحمت کی معصیت و آوازہ پر لگائے ہوئے تک رہے ہیں اور ہر چند منقصت شعرا ہیں
 مگر قاف قلب کو تیری ہی منصت قبول پر رکھے ہوئے ہیں معنی ترکیبی شعر یعنی
 اگرچہ سراپا جرم ہماری کا بسیار ہوا یعنی جرم ہمارے بہت ہی بہت ہیں لیکن اسی
 جرم میں سے تیری راے رحمت سے دوسے صدائیں بھی میرے دل میں آ رہی ہیں
 کہ سیکراون اُمیدین دلاتی ہیں معنی معافے نہر خطا کے منہ پر لفظ خط کا موجود
 گناہ کے لفظ میں لفظ آہ کا لگا ہوا ہی معصیت پر میم و عین لگانے سے جو مشار بہل و ضم
 کے ہیں معصیت ہو جاتا ہی اور منصت میں قاف قلب کا رکھنے سے منقصت ہو جاتا
 معنی معافے شعر جرم کا سراپا جم ہی یعنی بسیار اور دل جرم کا را جس کے عدد دوسے
 ہیں اور راے رحمت سے ارع کیا ہی محسنات کلام رو پوشی خطا کی خط سے اور خط سے
 رو کی کیسی الطف ہی اور دامن گیری آہ گناہ سے اور گناہ میں دامگیر ہونا ہی عادت
 ہی تشبیہ میم کی دل سے اور عین کی دیدہ سے کہ بعض دیدہ کے ہی بھی کیسی بانٹ ہے
 علی ہذا قاف قلب اور مثل اسکے صد صد تھنیس زائد ع بہر زیر بر گے شتابندہ بیت
 الاختلاف کسی نے بسیار گشت اگرچہ کا بسیار اگرچہ گشت اصل کتاب میں بنا دیا

میری دانست میں تو اس تقدیم اگرچہ سے تو وہی تاخیر اچھی تھی آئندہ اپنی رائے
 نکلتے آئی اگر مغفرت وزی زین ستر تو نباشد تا ونون تن ما از برہنگی محشر نگوں
 ورسوا ماندو اگر خط حفظ و من من تو نباشد فا ونون فن ما در میزان قیامت بے بہرہ
 و بے وزن باشد شعر زاشتگی جرم گرچہ تو شد حاصل چون ہم ترا صوت تجست شرم و شند
 اللغات مغفرا لکسر خود آہنی مغفرت چھپا ناخشنا نہی بالکسر جانبہ زین بالکسر راستہ
 کرنا ستر بالفتح پوشیدن بالکسر پردہ و پوشش بفتحین سپر من بفتح و تشدید نون و زن
 معروف و ترنجبین اور نعمت دینا اور احسان رکھنا فن بالفتح و تشدید نون حال و گونہ و نوع
 از جزی رجم سنگسار کرنا اور زفرین اور عیب و تہمت کرنا رجم بالفتح و الغم خشنا و مہربانی کرنا
 معنی ترکیبی شریفی آئی اگر ہنگامہ محشر میں مغفرت تیری مغفرت کا ہمارے سر پر
 اور زین ستر یعنی لباس آراستہ تیری پردہ پوشی کا ہمارے تن میں ہو تو اس مجمع
 میں شرم برہنگی سے تا ونون ہمارے تن کو سوائے ستر نگوئی کے کیا حاصل ہو آخر شرمندہ
 اور رسوا ہی رہے اور اگر تیری حفظ اور من من سے خط و حصہ نہائیں تو فا ونون ہمارے
 فن یعنی مال و اعمال کی میزان قیامت میں بے بہرہ اور بے وزن ہو جائے کوئی نتیجہ
 اس پر نتیجہ نہ ہو معنی ترکیبی شعر مہر فرماتے ہیں کہ بر تقدیر میرے جرم کی آشتی
 سے اگر تیرا جرم حاصل ہوا یعنی تعذیب و سنگساری تب بھی میں خوشدل ہوں نہ
 بیدل اس واسطے کہ رجم و رجم کی ایک صورت ہی پس امید کہ رجم نہورجم ہی ہو معنی
 معمارے شرم مغفرت سے مغفرا وزین سے زی حاصل ہونے کے بعد مغفرت کی تے
 اور زین کا ونون رہا جسکا مجموع تن اور اسکا ستر نگوں ہونے سے نت جو مصحف نث
 کا ہی معنی فاش جس سے مراد رسوا ہی ایسے ہی حفظ کے اول آخر سے جب خط لے لیا
 توفی رہی اور من سے جو من اخذ کر لیا تو ونون رہا اسکے جمع ہوئے فن حاصل ہوگا
 معنی معمارے شعر جرم کے آشتی ہونے سے رجم ہوتا ہی اور رجم و رجم تصحیف
 یکدیگر محسنات کلام مغفرا و مغفرت تجنیس زائد زنی میں ایہام ہی یعنی حرف
 زی و لباس مغفرت زنی ستر مناسب یکدیگر کہ سب اشیاء پوشش سے ہیں

اور ستر کی رعایت سے برہنگی خط حفظ من من و میزان سب کا سرکہ ایک جنس کے
حروف ہیں ایسے حروف تہجی باہم مناسب من من من میزان وزن ان میں کیسے نون
جمع کیے ہیں سوا اسکے اور جو قابل غور ہیں الاختلاف شارج نے لکھا کہ تا و نون سے
یہ مطلب کہ تاسے مراد جوانی ہی اور نون سے پیری اور یہی دو وقت آدمی کے ہیں
میں تو اسکو جب معتبر جانتا کہ دوسرے فقرہ میں فا و نون سے بھی کوئی ایسی بات
پیدا کی ہوتی واذلیس فلیس مقررہ نے دونوں فقرے نکتہ کے قولے جوے رکھے ہیں
اگر یہ مطلب تا و نون سے ہوتا تو فا و نون میں بھی کوئی بات ضرور ہوتی اور ستر کی
و معائے نکتہ کے جیسے ہیں ویسے ہیں۔

نکتہ آئی اگرچہ نقد طاعت ما کم ست اماراے کرم تو در دل بازار امید با گرم میدار
ولاف عفاف ماین یفہ دروغست امار عین میانہ عفو تو معین ماست فشنوی
عمر ما شد فوت در جہل و جفا + عین عفو نمی فکون برفوت ما + لے بیاد از قہر تو عین مباد
چشم مارا سر ہویت گشتہ شاد + بولے لطف تاج چشم جان رسید + چو شمعش روشنی شد
بر مریکہ چشم تا دید ست از تو نقش خشم + می سز فکر دم خون آید بچشم + عین انعام تو
در قلب انام + می نماید بحر دل از رجب و کام + عین مارا بر سر مالکست + در غافل
تو دیدہ غاست + عین مالک روے عفت پاک ساز + تا قرار از لقت دل یا بیم باز +
الغاث عفاف بفتح پارسانی و پرہیزگاری عین بالفتح دروغ و دروغ گفتن معین بالفتح و
کسین جاری و روان و بضم کسین بازیگاہندہ و بفتح و تشدید مخصوص ہر کیا ہوا قوت بالفتح گذر جانا اور کیا ہوا قوت
چو اسکی اصلی اور اگرچہ مصدر ہی لیکن فائت کے مضے میں مستعمل ہی جفا بالفتح و بے ہمزہ
ستم جمع بالفتح اشک اور وہ بیماری جس سے پانی آنکھوں سے نکلتا ہی و بفتح تین نیز
رجب فراح ہونا عافیت و تخفیف گمراہی و کوری و ابر سطر و غلیظ و ابر تنک و رقیق مانند
دو دلف بالفتح بخار و گرمی و بالفم آب دہن مضے تر گنی تر مہر زج فرمائے ہیں
باز خدا یا اگرچہ نقد بیماری طاعت و بندگی کا بہت ہی کم ہی بلکہ کچھ ہی نہیں جو خریداری
استماع ثواب اخروی کی کر سکیں لیکن رائے تیرے کرم کی دل میں بازار امید کا گرم کیے ہو کہی

لینے دل ہی کہہ رہا ہو کہ گو کم ہی گروہ ضرور ہی کرم کر گیا اور ای معبود میرے ہر چند لاوت
 عفا کا ہمارا محض مین اور بالکل دروغ ہی لیکن عین عفو تیری کا جو درمیان میں پڑ جاتا ہے
 تو وہ البتہ معین یا متعین لینے مددگار ہو جاتا ہے جسے ترک کیسی سنوئی لینے عمر ہماری
 بالکل جہل و جفا میں فوت ہوئی اور گزری لینے ہمیشہ زادان ہی بنے رہے اور اپنے
 اوپر جو رجفہا ہی کرتے رہے جیسا کہ تو ہی نے ہنگو ظلوم و جہول فرمایا ہے لیکن کیا عجب
 کہ تو اپنے فضل سے عین عفو کی ہماری فوت پر ڈالے رہے دوسرا شعرا اپنے مابعد سے
 مربوط معلوم ہوتا ہی جذف منادی لینے ای معبود میرے اگر تو قمر کرے تو عین عباد
 جو ذات عباد کی ہی برباد ہو کے باد ہی رہ جاے ای بے مزہ افسانہ اور ہمارے چشم
 کا سہ تیرے ہی لطف کی بو سے شاد ہی لینے تیری ہی امید و پوسہ ہم نے آنکھ کھولی ہی
 جیسے تیرے لطف کی بو چشم جان میں پہنچی ہی شمع کی طرح روشنی اٹکی دو بالا ہو گئی
 اس رو بالا ہونے کی کیفیت لینے معاس سے روشن ہو جائیگی چہرہ نہایا چشم نے
 جیسے مغل تیرے نقوش کے نقش چشم کو دیکھا ہی زار و گریان ہی اور یہ بات ہی بھی
 سزاوار لائق کس واسطے کہ چشم تیرا ایسا نہیں کہ اسکو دیکھے اور اشک خونی چشم میں
 نہ لکین اور یہ جو انعام میں تیری عین انعام کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساری
 مخلوق پر تیرا انعام عام جاری ہی یہ ضرور میرے بھر دل کو رجب و فراخی بخشا ہو جس دل
 مقصد کہ بتا رہا ہی اور ہماری عین کو جو آنکھ ہی اور وہ عاسے ہمارے سروے کہ غلے
 سبب سے جو کوری و گرا ہی ہی تیری نعمتیں اسکو نہیں سو جھتین تو آنکھوں و دماغ کے
 اس واسطے کہ نامین تیرے نفا دیدہ ناہین لینے تو چاہتا ہی تو اپنی نعمتوں کو آپ نہ
 دنا کر دیتا ہی اور سوچا دیتا ہی اور کبھی ہماری عین کو دے عفت پر نہ پڑنے دے
 اس سے دور و پاک رکھتا یہ زعم نہو کہ ہم اپنی عفت سے پاک ہونگے کہ یہ بالکل توف
 ہی لینے گرمی دل کی بس اگر یہ گرمی دل کی جاتی رہیگی تو دل کو قمر ہو جائیگا جسے
 معالجے شرم کا دل اگر لے کرم کی پٹکے کریم ہو جائیگا اور میں کے بیچ عین حسین
 عفو کی پڑگی معین ہو جائیگا جسے معالجے سنوئی لفظ فوت پر جو عین ڈلی جائیگی

عفت حاصل ہوگا عبادت سے جو عین بباد کی جاگیگی باورہیگا سرچشم کا جیم ہی جب اسکو
 شمع پر جوا یا بوسے ہی لائیگی شمع ہو جائیگا بومرادف شمع اور چشم مرادف عین جب شمع
 عین پر پوچھیگی شمع حاصل ہوگا شمع نقش چشم دم عین دم یعنی خون و عین یعنی
 چشم پس دم کو عین پر لانے سے دم ہوتا ہی انام کا قلب اگر عین ہوگا انام
 ہو جائے گا اور بھر کے دل یعنی لوستے سے رجب حاصل ہوتا ہی ماکے سر پر
 عین ہونے سے عا اور نما عین دافل ہونے سے نما ہو جاتا ہی عفت کا روعین
 ہی جب اس سے عین اٹھا لینگے فت رہیگا جسکا دل تف ہی محسنات کلام کرم
 اور گرم نوعی تھیںس راے کرم کیسا خوب واقع ہوا ہی کہ حرف اور فکر دونوں کو
 شامل ملاف میں دسوغ باہم مناسب ایسے ہی نقد و بازار عین اور معین و عاکہ عین
 یعنی چشمہ اور معین آب روان اور ما یعنی آب کے ہی کیسے الطف ہیں اور سوا انکے
 سارے نکتہ میں صنائع اور خوبیان بھری ہیں متفقین پر خود پوشیدہ نہیں جو میں
 ظاہر کروں الاختلاف شائع نے دوسرے فقرہ میں جو معین ماست ہی اسکو مرف
 معین بالفہم یاری دہندہ کے ہفتے میں لکھا ہی اور میں نے اگرچہ ما معین بالفہم اور
 معین بالفہم دونوں لکھے ہیں مگر تیسرے نزدیک پہلا مرج ہی اسوا سطر کے عین و ما ہی
 اسکے مناسب ایراد کیے ہیں اور معین بفہم کے مناسب کوئی اور لفظ نہیں سوا اسکے
 یہ مناسب ہی کہ پانی دھونے والا ہرشی کا ہی اور عفو مٹا نیوالی گناہ کی اور جو معین
 شائع کے بعض بعض اشعار کے ہیں یہ انکی راے ہی محکو اسکے حسن و قبح سے کیا غرض
 عیسائی بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نکتہ آئی اگرچہ قاف قبر کو ہیست در پیش بر قیامت اگر پریشانی قبر مارا بقرب خود
 رسائی چون برق ازان توان گذشت و ہر چند حلقہ میم مرگ داغیست بر سر مرگ
 زندگانی اگر نشان مرگ مارا بکرم منقلب گردانی از فقرہ مگر شیطان توان رست
 چشمی از کف تودل اگر دم زندہ تن کفن از شوق تو بہم زندہ و بود از گردہت
 ہمزی خاک شود کز دل از خرمی + اللغات خاف کوہ اگر دزدین قبر گور

اور گور میں گزنا بر بالفتح بیابان منقلب بالضم و کسر لام پھر نیوالا و بفتح لام پھر اہوا اور جگہ پھر نیکی
کشف بفتح تین کتارہ وجانب و پناہ و حمایت اور بال مرغ معنی ترکیبی نشر مصرح کتبہ ہیں کہ
ای معبود میرے اگرچہ قاف ہماری قبر کا خود ایک ہمارے ہمارے سر پر اور سامنے اُسکے بیابان
ہو لٹاک قیامت پھر کیسی پریشانی کی یہ بات ہو لیکن اگر اس پریشانی قبر کو اپنے فضل و کرم
سے اپنے قرب کو پہنچائے تو ہم برق کی طرح اُس سے گذر سکتے ہیں اور ہر خد علقہ میم مرگ
مدور بصورت درخ زنگ زندگانی کے سر پر رکھا ہو مگر تو اس نشان مرگ کو ہمارے اپنے گرم
سے اگر منقلب کر دے تو بیشک تفرقہ مکر شیطان سے ہم نجات پاسکتے ہیں معنی ترکیبی قنوی
تیرے کف و پناہ سے اگر دل دم مارے بیٹے دعوے یا بیان کرے تو تن ہمارا تیرے شوق
سے کفن کو درہم درہم کر ڈالے اور اگر تیری راہ کی گرد کہ افتادہ ہوئی ہو میری ہمدی
کرے تو کلخ بلند میرے دل کا اسکی خاک ہو جائے بیٹے نہایت ہی مطیع و منقاد معنی
معنائی نشر قبر میں لفظ برکات پیش قاف ظاہر پریشانی قبر سے قرب حاصل ہوتا ہو اور
قرب میں قاف لفظ رب سے لگا ہوا ہو جسکا اشارہ قرب خود ہو اور یہی قرب برق
بھی ہو سکتا ہو جسکا اشارہ چون برق ہی لفظ مرگ میں میم مرگ پر بر ملا رکھا ہو اگر اس
مرگ کو منقلب کرینگے کرم ہو جائے گا نشان اس واسطے کہا کہ معما میں کاف تازی و
فارسی ایک ہیں اور کرم میں تفرقہ ہونے سے مکر ہوگا معنی معنائی قنوی کفر کے
درہم ہونے سے کشف ہوتا ہو اسکی خاک کا دل کلخ اور کلخ کا خاک ہی محسنات کلام میم مرگ
کو داغ زنگ زندگانی کہنا کیسا خوب ہو کہ یہ داغ اسکے ساتھ لگا ہوا ہو قبر کی پریشانی کیسی
الطف ہو کہ وہ ہوتی ہی ہو ایسے بکرم منقلب گرداتی قرب خود کہ قرب میں لفظ رب
موجود ہو عجب لطف رکھتا ہو غرض کہ ممکن خوب بیان کلام مصرح کی بیان کی جائیں اہل فہم
و ذکا خود دریافت کر لینگے متن نے شیعہ نمونہ واسطے توجہ خاطر شائقین کے لکھ رکھے
تاخو فرمائیں اور دریافت کریں الاختلاف شارح نے معارب کا نہیں لکھا اور
بقرب خود خود رسائی پر لحاظ نہ فرمایا شاید اُنکے نزدیک نہو یا خیال ہی نہ کیا خیر
اودانہ و کارا و۔

گفتہ آئی در اساعت کہ چون الف خریان و بے بضاعت سر از میان طین بر آریم و طیان
خوان احسان تو باشیم دندان امید ما را چون سین بر سر سفرہ مرحمت نعمت فرہ روزی اسان
و در اندم کہ صدائے چشمہ صا و ضریرین سمع سم ریزد و ما را از عین عطش چشم طین
یعنی باران فیض ندائے ندائے تو باشد از سج آب سیاح غفران دل ناز ما را ریان
گردان قطعہ گرہ بے آبی آمد بطش قہر تو دلیل نیستیم نو مید کا خرد دار دار باران نشان
ورچہ ہمید مذابت ز آتش آمد ہم ختم کا دل او چشمہ و آخر آب آمد در بیان اللغات
ساعت نجومیوں کے نزدیک دعائی گماری و بعضی قیامت و اندک زمان حال طین ہاں
گل اور خاک مٹاک طیان بالفق و تشدید یا گر سنہ اور پچہ اور کھار قرہ بروزن کہ ہ
زیادتی و غلبہ و سبقت و فخر و زیادہ و افزون عطش نفعین تشنگی ندا بکسر آواز کرنا و بفتح تری
و غم غفران بالفق غم بخش ناگزیر سوزندہ ریان بفتح و یاء مشد سیراب و تروتازہ سمج بفتح
و حاء مشد آب روان و رختن آب بطش بالفق سخت پکڑنا اور حملہ کرنا تشدید دھکنا
ڈکانا معنی ترکیبی شرمسار فرماتے ہیں کہ اے معبود میرے اس ساعت میں کہ
ہم الف کی طرح خریان ادا بے بضاعت کہ نہ احاب رکھتا ہی نہ کوئی نقطہ طین یعنی
خاک سے سرنگا لیں جیسا کہ قیامت کے دن ہوگا کہ سب دوبارہ زندہ ہونگے
خاک گور سے ننگے بھوکے سرنگا لینگے اور طیان ای گر سنہ تیرے خوان احسان کے
ہونگے اسوقت میں تو ہمارے دندان امید کو مانند سین کے جو تیرے سفرہ مرحمت
نعمت پر دانت جمائے ہوئے ہی فرہ اور افزونی روزی کی پہونچا کیو اور اسوقت
میں کہ مداد صا و چشمہ صوری جو قیامت کے دن پھونکا جائیگا عین سمع پر جمع ہی ہی
سم ٹولے یعنی جسکے کان میں پہونچے وہ مرجائے اور اس شدت عطش و تشنگی
میں ہماری چشم تیری لمش یعنی باران فیض ندائے ندائے ہم ہی اس پہونچو تو ہمارے
دل ناز کو سوزان کو یعنی ریزش آب سیاح اور بر غفران و بخشش سے ریان اور
سیراب کھچو معنی ترکیبی قطعہ یعنی روز قیامت اگرچہ تیرے قہر و غضب
اور مواخذہ محاسبہ کا دن ہی اور بطش و سخت گیری تیرے قہر کی جاتی ہی کہ ہم

بے آب و تشنہ ہی رہیں لیکن ہم نومید نہیں ہیں کہ آخر طش میں بھی نشان تیرے باران کا موجود ہو کہ وہ طش ہی یعنی باران پھر بے آبی کا کیا غم اور ہر چند تہدید تیرے عذاب کی آتش سے ہی یعنی نارِ جہنم سے مگر ہم پھر بھی خوش ہیں کہ خود عذاب کے اول چشمہ ہی اور آخر آب کہ دونوں کشندہ آتش کے ہیں لہذا کچھ پروا نہیں معنی معافی تشریطین سے جو الف سر کا لیکھا طیان ہوگا اور فرہ پر سین لسنے سے سفرہ سمع میں عین پر لفظ سم موجود طش پر عین رکھنے سے عطش ہوتا ہے ترکیب سم اور آب سے سحاب حاصل ہوتا ہے یا نثر کا دل ریان ظاہر معنی معافی قطعہ طش کے آخر میں طش جو نشان طش کا ہے یعنی باران موجود عذاب کے اول عین بجھے چشمہ اور آخر آب ظاہر محسنات کلام یہ نکتہ بھی سرا سر خوبون سے بھرا ہے پہلے فقرہ میں ساحت دوسرے میں دم کہ پہلے کے معنی قیامت اور دوسرے کے پھونکنے کے بھی ہیں دونوں میں ایہام ہی الف کی حریانی و بے بضاحتی جسکا بیان گذرا کیا ہی خوب ہے اور نیز الف کے ساتھ بے بضاحتی کی بے اور طین و طیان میں سر کلمہ طایسے ہی سین و سر و سفرہ اور صا صا د مور اور سم اور سم اور سوا انکی نذا و نذا جنیس تام چون سین بر سر سفرہ اور عین سم اور عین عطش اور سم آب اور دل نائر وغیرہم غرض جہان تک خور کر کوئی لفظ بیکار نہیں ہی طبع فہم خود سمجھ لیگی الاختلاف شارح نے لکھا کہ اگر دندان امید کی جگہ مصدندان طبع کتنے تو الیق تھا طبع کے معنی زیادہ حرص کے ہیں بس پاس موقع پر امید و طبع کے معنوں کا فرق ذہن مستقیم پر پوشیدہ نہیں ہی لفظ کی نشست بھی کوئی چیز کے مقررہ نے خوب سمجھ لیا ہوگا کسی کی اصلاح کی حاجت نہیں ہی اور خود ذاب کے معنی آب خوشگوار کے لکھے ہیں حالانکہ غیاث اللغات میں ذاب کے معنی بجا الہ متوب اور لطائف کے حبیب اور سخت تشنہ جسکے پاس کے مارے لب خشک ہو گئے ہوں اور بجھے گداختہ کے لکھا ہی انھوں نے لفظ عذاب کے معانی میں عین کو چشمہ ٹھہرانے سے جو ذاب بچتا ہی اسی کو آب خوشگوار لکھ دیا اور مقررہ کے معنی کو خیال نہ کیا جو فرمایا ہو کہ اول اس کے چشمہ ہی اور آخر

اسکے آب ذال سے کچھ فرض نہیں اول آخر سے مطلب ہی حسب تصریح مصرح ہے چنانچہ
 طبع کو کیسے البقی سمجھا جائے ع تو بدرون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی +
 کلمتہ آئی از تشکی عین حقوت چون الف خفیف و عریانم مارا از میان عذاب بدرون
 آورد تا آتش عذاب بشریت عذاب مبدل شود و در ثوب مغفرت جائے دہ ناجلت
 ثواب مشرف شویم قطعہ عین العذاب بنور العفو اذ طلعت + فی اللحد یکشف
 الواجین اسباباً + قد ذاب جرم الجرم تحت سنا + ان العذاب للعین یقہی ذایہ
 اللغات یخفف لا غروراً عذاب بالفتح آب شیرین و خوشگوار و خوش مزہ و خوردنی و
 نوشیدنی خوشگوار ثوب بالفتح جامہ و لباس ثواب بفتح فرد و اجر و جزاے خیر جو آخرت
 میں ملے مشرف بضم میم و تشدید راے مفتوح بزرگی یافتہ و خلعت یافتہ راہی بکسر
 جبیر امیدوار اجین جمع ذاب گداختہ شدہ جرم بالضم گناہ و ہالکسر جشتہ و تن اور
 اطلاق اسکا اکثر فلکیات و سفلیات و معدنیات پر کرتے ہیں جیسے جرم کوہ اور جرم قمر
 اور جرم گوہر سنا بالفتح روشنی تحت عند فوق یعنی زیر و پست معنی ترکیبی شہ
 المصنوع یعنی ای معبود میرے تیرے عین عفو یعنی چشمہ عفو کی تشکی و شوق کے سبب سے
 ہم مثل الف کے جو جمع حروف علت میں اخف والین ہی خفیف و عریان ہو رہے ہیں
 ہکو میانہ عذاب سے نکال نو آتش عذاب کی شہرت عذاب ای شیرین و خوشگوار سے
 بدل جائے اور اپنے ثوب مغفرت میں جو پوشش کے معنی میں بھی ہی جگہ دے تا
 خلعت ثواب سے ہم مشرف ہوئیں معنی ترکیبی قطعہ عین عذاب یعنی آفتاب
 عذاب کا جب نور عفو کے ساتھ طلوع کرتا ہی تو خلد کے امیدوار و ن کو خلد میں اسباب
 نجات کے کھل جاتے ہیں کہ یہ اسباب نجات سے ہکو حاصل ہوئے اور تحقیق کل
 جاتے ہیں جرم جرموں کے اسکی روشنی کے نیچے جیسے برف وغیرہ گل جاتا ہے
 اور کچھ شک نہیں کہ عذاب بدین عین کے نیچے ذاب ہی معنی معسانی نشر
 عذاب میں سے جب الف کو نکال کے ثوب میں داخل کرینگے تو عذاب عذاب
 یعنی آب خوشگوار رہ جائیگا اور ثوب ثواب ہو جائیگا معنی معانی قطعہ

دوسرے شعر میں بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ سین کے تحت میں جو یعنی آفتاب کے ہو کلمہ
ذائب کا لگا ہوا ہے کہ مجھے گداختہ کے ہی محسنات کلام ثوب مغفرت کیسا لطیف ہے
کہ مغفرت یعنی پوشیدن کے بھی یہی اور اسی کی رعایت سے خلعت اور مشرف یعنی
خلعت یافتہ جرم و جرم تجنیس تام وغیرہ ذلک الاختلاف شارح نے عذاب کے معنی
آب خوش کے لئے ہیں اور ذاب کے معنی یہاں کیسے گداختہ کے لئے بخلاف نکتہ صدر

فی سبب تالیف الکتاب و تعریف ما فی الابیواب

نکتہ بندہ فتاحی کہ پیش ہر زندہ دے از نام خود صورت فنا نموده در حضرت اکابر گم
دورے دل بل پاک می نمایند می نماید کہ درین دور کہ ہلال زرین علم علم لام فلک و
میم آسمان را بودہ و اجزائے ایشان را تک و آسان نموده قامت الف اشعار
شعار رفعت در برگرفتن و بجا ذہب کمر گیسوے خوانی معانی سر شعر از زیر بالاشدہ یعنی
از وقت موی گشتہ و عین او چون چشم فتان بتان از میان شر سر برد آورده کوی
قیام قیامت و غایت کہ صورت شعر چون اہل کذب دیدہ در میان سرست
نہ منہ کہ عین شعر آفتابست کہ از قلب رش علیہم من نورہ طالع و منور ست
قطعه بحر شعر از آب رخ ابیات آن سحر ست کہ طبع آورده بر سر عین طبع از و
بساطا ہر رباعی صورت با غیبت در سیرانی ہر گل و بقاف قافیہ سخنان قصائد
صائد دہا و اللغات فتاحی تخلص مصرع فنا گذر جانا اور نیست ہونا صوفیوں کی
اصطلاح میں حدوث و قدم کی تمیز و تفرقہ کا زائل ہو جانا فتاحی بالفتح زندہ و نام حقا
اور جمع کرنا اور گھیر لینا اکابر جمع اکبر بزرگان راے عقل و فکر و حرف و معرفت را
می نمایند نمودن سے ظاہر کرنا دور بالفتح گھومنا ہلال بکسر ماہ و تاسہ شب پھر قمر
کسلاتا ہی و سر نیزہ دو شاخہ علم بفتح بین نشان شکر اور بوٹہ کپڑے کا کوہ و نشان
و بالکسر آگاہ ہونا و دانش فک بالفتح و تشدید کاف جدا کرنا و جنہ ہم در شدہ کا
اور قیدی کا چھوڑنا اشعار بالفتح جمع شعر بالکسر و موہاج شعر بالفتح اشعار بالکسر و
کپڑا جو نیچے ہوا اور اوپر کا دثار اور نشان اہل حرب بچمت شناخت یکدیگر رفعت

بالکسر بلندی قدر اور بلند قدر ہونا در بر گرفتار ہونا پنا ناخوانی جمع غانیہ وہ عورت
 کہ حسن و جمال میں اپنے شوہر کے سوا اور مردوں سے بے نیاز ہوا وزن جوان
 حقیقہ و مستورہ جسکو خواہش مرد کی نہ خواہ اسکا مرد ہو یا نہو شعر بالفتح مو و بالکسر
 شعر دقت بالکسر و تشدید قاف باریکی اور باریک ہونا قفان بالفتح و تشدید تا چور
 اور شیطان اور فتنہ انگیز قیام کھڑا ہونا ریش بالفتح و تشدید پانی ٹپکنا یا خون یا مثل
 اسکے اور باران اندک طالع بالکسر لام برآمدہ و صبح کا ذب و ماہ نوا اور وہ برج کہ
 کنارہ افق کے ہو ہنگام تولد مولود یا سوال مسائل کے جس سے حساب شروع ہو
 جگر بالفتح سمندر و جوے بزرگ و وزن شعر بلحاظ تشبیہ سخن با انواع جواہر و نباتات
 مثل دریا یا جیسے دریا میں پکے حیران و سرگردان ہوتے ہیں ایسے ہی انہیں پڑے کے
 آدمی سرگردان ہوتا ہی اور یہ انہیں بھرن ہیں طویل مدید بسیط وافر کامل پنج رجز
 اصل مفسرچ مہذاب مقتضی محبت سرخ جدید قریب خفیف مشاغل متقارب
 متدارک طلب ہر سہ کت بخشی و نرمی و سحر و جادو کی قصائد و جمع قصیدہ متاید
 شکا گندہ معنی ترکیبی شرم راح آپکو غائب کر کے کہتے ہیں کہ بندہ فتاحی
 جسے ہر بندہ کے سامنے اپنے نام سے صورت فنا کی ظاہر کی ہی زندہ سے مراد
 سخنوران متقدمین و زمانہ خود اپنے زمانہ والوں کا زندہ ہونا تو مخفی نہیں مگر متقدمین
 کا اس نظر سے کہ انکا نام انکے کلام سے چلا جاتا ہی گویا وہ زندہ ہیں نہ مردہ اور
 صورت فنا کی ظاہر کرنے سے یہ مراد کہ ان سخنورون کے مقابل آپکو بے بود و بے نمود
 جانتا ہی کہ یہ امر مستحی برعجز و کسر نفسی ہی جو اکابر و بزرگوار ایسے ہیں کہ جنکے
 دل راسے روشن پر نور سے انکا دل پاک نمایان ہی تھے انکی راسے دیکھنے سے
 انکے دل پاک کی پاکیزگی و لطافت ظاہر ہوتی ہی غرض سخن انکا آئینہ انکے باطن
 کا ہی وہ فتاحی ان اکابر کے حضور میں ظاہر کرتا ہی کہ اس دور میں ایسا ہلال زرین
 علم علم کا نمود ہوا جسے لام فلک اور میم آسمان کا چھلک کے دونوں کو فک و آسمان
 کر دیا ہلال کا زرین ہونا خود روشن اور عربی میں سرعین کا جو یہاں مقصود ہی ہے

ہلائی لکھا جاتا ہی یہاں سرعین علم کو ہلال ٹھہرایا ہی اور جزو سے ارادہ کل کا حاصل یہ کہ اس ہلال نے ایسا اوج و عروج پایا ہی کہ فلک و آسمان دو نون کی رفعت و بلندی چھین لی اور انکے اجزا کو فک و آسان بنا دیا اب یہ حال ہی کہ الف اشعار کا جو بصورت قامت ہی شعائر رفعت کا بغل میں دبائے اور پہنے ہوئے ہی اور سر شعر کا جو بموجب الشَّعْرُ اسْفَلَ الْكُلُومِ کے نچا ہو رہا تھا بھر دجا ذبہ کند کیسے غوانی یعنی حسنین عقیفہ مستورہ معانی کے زیر سے بالا ہوا اور باریکی و باریک بینی سے بال بن گیا عین اسکی گویا چشم فتنہ انگیز معشوقوں کی ہی جس نے شعر میں سے سر نکالا ہی یہ حال دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قیامت معانی کی برپا ہوئی جب تو صورت شعر کی آنکھ اہل کذب کی طرح سر میں نکالے ہی جیسے کاذبون کی آنکھیں اُس روز سر میں ہونگی اور شعر بھی اہل کذب سے ہی جیسا کہ کہا ہی اَلَّذِي هُوَ أَحْسَنُ مَا جُوَّهَ اسْمِینَ نوعی مذمت شعر کی تھی لہذا اُسکے تدارک میں بتا کہ و تکرار فرمایا کہ نہیں یہ بات نہیں ہی بلکہ عین شعر کا ایک آفتاب ہی کہ شمس عظیم ہے چرخِ فخر کے قلب سے طالع اور منور ہی یعنی ٹپکا اُنپر اُسکے نور سے معنی سر گیتی قطعہ بحر و کو آب رخ ابیات سے وہ سحر و جادو حاصل ہوا ہی کہ عین طبع کی کہ یہ عین بعضی چشمہ کے ہی طب کو جو سحر و ساحری ہی ان بحر سے نکلا لکرا اور سر پر لا کر کناروں پر لائی ہی اور ڈھیر لگا دئے ہیں رباعی کو رباعی کیسے کہ وہ تو صورت ایک بلغ کی ہی جس میں اقسام گل سیراب وریان ہو رہے ہیں اور قافیہ سونچے قصائد کا کیا بیان کہ اُنکا قاف کیسا صائد دلون کا ہو رہا ہی اور شکار کرتا ہی قاف کی صورت پھندے کی سی ہی چنانچہ ظاہر معنی محسوس کی تر فتاحی میں صورت فتاحی کی کے سامنے ظاہر اور دونوں نصیف ایک دوسرے کی اسی لیے صورت کہا ہی را کا دل آہی پاک کا دل کا جب کا ب دل کا دل کا بے کا کا بر ہوگا سرعین علم کا ہلال جب یہ ہلال لام فلک اور میم آسمان کو یوں لگا علم ہوگا اور فلک و آسمان فک و آسان رہ جائینگے اور لام و میم ملنے سے لم بھی

ہوتا ہے۔ فک کے ایماتے سمجھا جاتا ہے مراد فکلم کا ہے یعنی نفی الف اشعار کے بغل میں
 شعار موجود شعر کا شین ہی اور مکسور یعنی کلام موزون جب زیر سے بالا ہو گا یعنی
 مکسور سے مفتوح شعر یعنی مو کے ہو جائیگا جسکا اشارہ موکثہ سے کیا ہے اور شعر
 کا اول آخر شری اور شر کے درمیان میں عین کہ اس شعر میں سرنکال کے شعر ہو اری
 شعر کے اول آخر بطور تصحیف کے سر بھی ہے اور عین اس سر میں مثل دیدہ کے قلب ریں
 کا شعر اور جب آفتاب عین کا اس عین سے طلوع کرے گا شعر حاصل ہو گا معنی معانی +
 قطعہ ابیات کے رخ پر آب ظاہر موجود طب کو عین پر لانے سے طبع ہو جائیگا رباعی
 میں باغی تصحیف باغی کے رہی رہے اسکا ایما سیرابی سے کیا ہے کہ رے یعنی سیراب
 وریان کے ہے تصاید میں قاف کے بعد صاید لگا ہوا ہے محسنات کلام جی نمایند
 جی نمایند مراد یکدیگر و تجنیس زائد علم علم تجنیس تام دبیر گرفتہ کیا ہے خوب ہے
 کہ شعار الف کے بغل میں ہی ایسے ہی زیر بالا جیسے کسر اور فتح بھی مراد ہے قیام و
 قیامت صفت اشتقاق دیدہ و سر کیسا اللطف ہے کہ سر میں ہوتے ہی ہین بھر ابیات
 طبع طب بحر ساحل شعر کذب سب باہم مناسب رباعی کی رہے کو سیرابی سے
 کیا ہے بتایا ہے قافیہ سے پورا حرف قاف نکلتا ہے اور بہت سوا اسکے کہ ذہن
 سلیم پر مخفی تر سینگے الاختلاف شارح نے اس نکتہ کی شرح میں ایسی طول طویل
 تقریر رنگ برنگ لکھی ہے اور تاویلین تسو لین گونا گوں کی ہیں کہ شاید طالب
 و شائق کو نفس مطلب کے بھی لالے پڑ جائیں اور ہر خدیا سے فکر میں آئے آئے
 آئے ہو جائیں تب بھی خار خلجان کا خاطر سے نہ نکلے لہذا میں تو یہی کہوں گے
 کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں بو نہیں +

فی ذکر شعراء الماضیہ

مکتبہ فردوسی از فردوسی ست در میدان فرسی و دودلا و رست کہ اولاً در نظر
 فروجی آید و سی در آخری نماید شعر فردوسی از شعر بیسی سال فردز بیست +
 چون رفت فرد عاقبت نام او دوسی ست + اللغات قریب الفتح و تخفیف

نشان و شوکت و نور و پرتو و زیبا و فرسی منسوب بفرس بالضم فائس کے لوگ فردوس ہوا
 و فرس ہندی تیس دوسے ساٹھ عاقبت فرزند و آخر و انجام کار معنی ترکیبی شری
 معنی ہے کہ مصرح نے بیان سبب تالیف کتاب کا شروع کیا ہی اسی سبب سے
 لکھنے والا میں جملہ کچھ صفت سخن اور سخور و نگہ کی آب بیان سے بفرس اسما ہر ایک
 کے پھر فرس کا چھیڑا بس یہ تذکرہ شعرا کا بطور جملہ معترفہ کے ہی بعد ان فراغ اسکے پھر
 اصل مقصود کی طرف رجوع کی ہی کہا اسے بھی چنانچہ پہلے ذکر فردوسی سے شروع
 کر کے فرمایا کہ فردوسی ایسی فر اور شان و شوکت سخن کی رکھتا ہی کہ میدان فرسی
 میں اور فرسی تو ایک سی رکھتے ہیں یہ دوسری والا ہی یعنی سب سے دونوں اور المضاعف
 اور نیز دو دل والا کہ اول نظر میں تو فرد معلوم ہوتا ہی اور آخر میں شہی ظاہر کرتا ہی گویا
 معرکہ سخن کا یکہ تاز بھی ہی اور نیز کیل برابر تیس کے معنی ترکیبی شعر مصرح کہتے ہیں
 کہ فردوسی اس عالم فانی میں تیس برس فرو ہو کے جیا فرد خواہ اسوجہ سے کہ اپنا مثل
 نہیں بگھنٹا تھا خواہ بدین لحاظ کہ بے تعلق و بے فرزند تھا اور جب پہلے اسکی عمر کا پتہ
 ہوا تو فرد ہی عالم باقی کو گیا لیکن کچھ مضائقہ نہیں اس واسطے کہ دوسری اپنے نام
 زیادہ گار کے واسطے چھوڑ گیا کہ وہ کتاب شاہنامہ ہی جسکے ساٹھ ہزار شعر بتاتے ہیں
 آورکتے ہیں کہ تیس برس میں لکھے ہیں اور دوسری کے ساٹھ ہجڑے میں نے فرزند
 عاقبت کے معنی سے اخذ کیا ہی اور بعض قریبے بھی جیسے فردیت و نام اور کچھ مضائقہ
 نہیں یہ جزا ہی مخدوف جو زلفت کی معنی معالجے شرف فردوسی کا اول جز فردوسرا
 دوسری ظاہر اور اول آخر کے جز لے لینے سے فرسی حاصل ہوتا ہی اور فرسی کے
 میدان میں دو گودل کرنے سے فردوسی ہو جاتا ہی اور فردوسی کا پہلا جز فردی دوسرا
 دوسری کہ انکے امتزاج سے بھی فردوسی ہو جاتا ہی گو دوسری میں معنی کی رو سے واحد و
 عطف کا ہی اور سی یعنی تیس علیہ معنی معالجے شعر فردوسی کے نام کا ظاہر
 آغاز لفظ فردوسی اور انجام اسکا دوسری پر چنانچہ مصرح نے عاقبت نام سے ایسا کیا ہی
 بس چھو سکتا ہی کہ آغاز کی رو سے فرد کو لے گیا اور عاقبت کی رو سے پھر وال کو ملا کہ

دوسری کر لیا اور ایک حرف دو دفعہ لے لینا متنع نہیں ہے محسنات کلام فردوسی
 قمری فردسب کا سر کلمہ فا اور فردو شعر مناسب یکدیگر و من و دای خلاف الاختلاف
 شایع ہے معاف فرسی کا نہیں لکھا اور اسکے بدلہ میں بڑی بڑی تقریریں کہ ہم جیسے ناظم
 اسکو لایینی و بمعنی جانتے ہیں لکھی ہیں ہم تو ایسی عبارت معنیش فی بطن قاع علی
 کے قائل نہیں ع نگہ دار مارا زراہ خطا +

نکتہ آن سخن از الف و نون انوری آفتاب دار بر سروری دلیل روشن سبت
 کسے الف دیا ہے اور قمریت کہ در حسن مطلع و منزل نور سلامت سخن سبت شعر
 اطراف لفظ انوری از معنی نوشد حاصل + نور در میان آری بین از نام شیرینش شل +
 اللغات انوری نام شاعر آن طور و انداز اور وہ ادا جو حسن معشوق میں ہوتی ہی
 وڑ ایک کلمہ ہے کہ معنی فاعلیت کے دیتا ہے جیسے کہ سروری میں ہو اور
 یا مفید معنی مہدوری اور سین علامت آفتاب کہ اہل تخم کے نزدیک
 آخر حرف سبع سیارات کا علامت اس سیارہ کی ہے اور شمس کا آخر
 حرف سین ہے اسی ترکیب میں ماہ کو کہتے ہیں سلاست نرم و ہموار
 ہونا و روانی اور اصطلاحاً دادے کلمات بسہولت و آسانی کہ الفاظ ثقیل نون انوری
 بفتح کینہ ورا و شہد کہ ناز نور کا اور شہداری السحاب باران مثل بفتحین مانند
 و صفت حال و داستان وقفہ مشہور شدہ معنی ترکیبی شراس نکتہ میں صفت
 انوری کی فرمائی ہے کہتے ہیں کہ آن واد سخن کی الف و نون انوری سے آفتاب
 کی طرح سروری پر دلیل روشن ہے یعنی انوری کے سخن میں وہ آن واد ہی کہ آفتاب
 کی طرح وری سخن کی اس سے ظاہر و باہر ہو ا و الف وری انوری کی گویا ایک
 قمر ہے کہ حسن و خوبی میں مطلع اور منزل نور سلاست سخن کا ہے یعنی نور سلاست سخن
 کا اسی قمر سے طلوع کرتا ہے اور اس میں اسکی منزل ہے معنی ترکیبی شعر مرقم کہتے ہیں
 کہ انوری وہ شیرین کلام ہے جسکے نام کا لفظ معنی نو کی کمال شیرینی سے ادھر ادھر
 کے شہد ہو رہا ہے تو لفظ انوری میں لفظ نو کو لکے دیکھ تو اسکے نام شیرین سے یہ

مثال ہی کہ نہیں اور انوری شیرین کلام اس میں ہی کہ نہیں ہی معنی معامے سے نشر
الف و نون سے آن حاصل ہوتا ہی اور اس آن کو جووری کی سر پر لائی گئے انوری
ہو جائیگا اول و آخر انوری سے آی حاصل ہوتا ہی بجے ماہ جب یہ ماہ مطلع اور
منزل نور کا ہوگا انوری بن جائیگا محدودہ مقصورہ کا لحاظ معامین نہیں ہوتا تا نکھا جا
کہ آن و آے کا الف محدودہ ہی اور انوری کا مقصورہ معنی معامے سے شعر اطراف
لفظ انوری سے اری حاصل ہوتا ہی بجے شہد جب اری میں لفظ نو داخل ہوگا
انوری حاصل ہوگا محسنات کلام لفظ سروری کیا ہی خوب واقع ہو اس سروری
اور سروروری سب کو شامل اور سرین سین کہ علامت شمس کی ہی حسن کے
قریب مطلع کا لفظ جس سے حسن مطلع بھی سمجھا جاتا ہی منزل اور مطلع اور آفتاب
وماہ نور اور حمل اور شیر اور شہد سب مناسب یکدیگر الغرض کہاں تک کہوں غ
حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + الاختلاف شارح نے ایک بھرتی سوا
اپنی بھرتی کے اور ناجی کی بھرتی ہی کہ بعض نے یہ توجیہ کی ہی الف حساب میں
کی ہی اور ویکلی کے چالیس عدد اور نون کے پچاس بس یہ سب نوے ہوئے
اور نوے سے حرف صا دا را دہ کیا اور صا دے چشم اور چشم سے عین اور عین سے
آفتاب انتہی یہ تو لڑے لڑ خوب ملائی ہی لیکن کیا کیجئے کمر رح کا کلام و عبارت
اپنی آن واد میں اس سے جدا اور نرالا ہی اور کہتا ہی غ پیش کسے رو کہ طلب گار
نست + شارح کا قول ہی بر سروری را ہونا چاہیے تا معنی معامے درست ہوں میری
وانست میں تو را ایسا ہی جیسے اور معنی انکے اضافت جو ہی وہی کافی ہی۔
مکتبہ بلبل طبع سنائے در حدیقہ سخن آراے نقش ستائی می نماید کہ کوئی سینای
در درون دارد و عطا عین عرفان از طارم بیکران دقایق چنان نور افشان است
کہ بر توے عطاے او بروے قمر تابان میرسد قطعہ لفظ سنائست ہی در سنی
رای + کا ندر میان لفظ سنے آمدست آے + و ز بسکہ یافت پایہ طیب بیان بلبل
عطار ہیں بہ فرق عطار نہادہ پایے + اللغات سنائی نام ایک ولی کا حکمت

و شاعری میں بڑے عالی رتبہ تھے حدیقہ سنائی انکی کتاب ہی فی جسکو بجاتے ہیں و گلو
 حلقوم حدیقہ وہ بلخ جسکے گرد دیوار خواہ لکڑی خواہ خار سے احاطہ ہو ستانام ایک
 لجن کا ہو موسیقی سے اور مہجورہ سہ تارہ و مخفف ستار اور تین پیالہ شراب کے
 جو نہایت پیٹے ہیں اور ایک قسم چادر کہ اُسکو شامیانہ بھی کہتے ہیں عطار خوشبو فروش
 مشہور دوا فروش مگر اسمین کرانت ہی اور نام ایک ولی کا کہ شاعر بھی تھے طارم بہرہ
 حرکت رہا لافانہ اور خانہ بلندا اور خانہ چوہین و قایق جمع دقیقہ و آرد باریک اور چہر
 باریک و اندک حرف را اہل تنجیم کے نزدیک علامت قمر کی ہی ایسے ہی دال علامت عطار
 کی سنائی پر وزن فعیل رفیع و بلند و روشن و تابان نیز آسے معنی ماہ طیب بالکسر
 بمعے خوش و خوشی اور پاک ہونا اور خوش طبعی معنی ترکیبی نشر آس نکتہ میں دو
 شاعروں کی صفت ہی حکیم سنائی اور فرید الدین عطار چنانچہ فرمایا کہ طبیعت حکیم سنائی
 کی کہ ایک ببل خوش الحان ہی سخن آرائی کے حدیقہ میں اور نقش ستا کا دکھاتی
 ہی جو ایک لجن ہی موسیقی لجنوں سے اور ستا کیا گویا سینا اسکے گلوے درون میں ہیں
 یعنی قسم قسم کے الحان اور عطار عرفان شعار وہ شخص ہی کہ اُسکے عرفان کے عین
 طارم بیکران دقیقوں اور باریکیوں سے ایسا نور پور رہی ہی کہ اُسکی عطا کا پر تو
 قمر تابان کے منہ پر پہونچا ہی جیسے آفتاب سے نور قمر کو پہونچتا ہی اور اوپر عین کہا ہی
 ہی جو آفتاب کے منے میں ہی معنی ترکیبی قطعہ لفظ سنائی اپنے منہ سے یعنی روشنی
 و بلندی رانی میں ایک ماہ ہی کہ وہ آئی ہی معنی ماہ جو سنائی میں موجود اور عطار
 نے جو نہایت علوم مرتبہ طیب کا بیان میں پایا ہی اور بڑے اوج کو پہونچا ہی لہذا لکھو
 تو کیسا پانوں عطار دے سر پر رکھا ہی حالانکہ وہ منشی و دبیر فلک کہلاتا ہے
 معنی معمارے نشر سنائی و ستائی تصحیف یکدیگر سنائی کے اول آخر سے سی
 حاصل ہوتا ہی اور دل اسکا نای ظاہر ایسے ہی سینا کا اول جز سے اور دوسرا ہی طارم
 کا کنارہ نیم ہی بیکران ہونیسے طارم تھا ہی عین عرفان کا آئیے عطار ہوا جانیگا اور جب عطار کو قمر
 کہ آئی عطا ہو گیا کتب ہی عطار ہوا جانیگا معنی معمارے قطعہ سنائی کے درمیان عین آئی آئی سنائی

حاصل ہوتا ہی علامت عطار دکی وال ہی جب عطار اسکے سر پر پاؤں رکھے گا کہ عطار کا پاؤں سے ہی عطار د ہو جائیگا محسنات کلام سنائی ستائی سینائی تینوں ہم وزن اور تینوں کا سر کلمہ سین اور نیز تینیس تمام وزائد ایسے ہی عطار عین عرفان عطا عطار کا سر کلمہ عین نور پر توتا بان سنے ماہ قمر اور بلبل حدیقہ طبع نقش روپا و فرق طیب و طار سب با ہم مناسب یکدیگر الحاصل کوئی نکتہ نکتہ کا نکتہ سے خالی نہیں و هو الظاهر علی المتفطن الاختلاف شایع نے قمر کی سے کو جو علامت اسکی ہی نہیں لکھا شاید تحریر تقریر میں اپنی نحو ہو کے بھول گئے یا خیال ہی نہ کیا۔

نکتہ نقطہ ہاے حروف خاقانی خال بیکران ست بروی شرح گرویان بیان چشمہ طیر ویدہ اطفال بدایع مقال ست در آغوش طیر بے دایہ فصل و افضل قطعہ خورشید خاقانی نگر تابندہ اناطیج ہنس + ازخافقان آوردہ بہام شرف پادہ اثر + جان طیر ارشد زتن زدہ ست جانی ہر سخن + گمرخت از ظاہر کی در لفظ او بین دہ دگر + اللغات نقطہ بالغہ معروف اور اہل حکمت کی اصطلاح میں ختمائے خط قانی ہمینی سرخ خال وہ نشان سیاہ جو چہرہ و بدن پر انسان کے ہوتے ہیں ہندی تل بیان بفتح روشن و ظاہر بات کہنا اور روشن اور ظاہر بات خاقانی نام شاعر کہ حکیم بھی تھا نظم نام شاعر جسکو نظمیر فارابی کہتے ہیں اطفال جمع طفل بالکسر خرد اور ہر چیز نوزادہ و بالفتح نازک و تازہ از ہر چیز بدایع جمع بدیع کوئی چیز نو پیدا شدہ مجازاً عجائبات مقال بفتح گفتگو طیر بالکسر ولیم یہ لفظ مہور عین ہی لیکن ایسی ہمزہ کا ابدال یا سے بھی جائزہ فی خافقان مشرق و مغرب شرف بزرگی اور وہ بزرگی جو سیاروں کو برج معین میں ہوتی ہی مناجم شرف آفتاب کا محل میں اور ماہ کا نور عطار کا سنبلہ زہرہ کا حوت قمریخ کا جدی مشتری کا سرطان زحل کا میزان میں ہوتا ہی اور بعض کنے لیے دود و برج بھی مقرر ہیں معنی ترکیبی شراس نکتہ میں بھی دو شاعروں کے کلام کی صفت ہی جتنیچہ فرمایا کہ نقطہ جو حروف خاقانی کے ہیں گویا یہ خیال بیکران ہیں روئے سرخ گرویان بیان پر یعنی جیسے خوبی و خوشنمائی چہرہ خوبون کی خال سے ہوتی ہی اسکے نقطوں سے

گلروپوں بیان کی ہی اور چشمے ہی ظہیر کے آنکھیں ہیں اطفال بدیع مقال کے جو مراد ہی
نوزادوں تازہ سے کہ وہ مضامین تازہ غیر دست سودہ نہیں کہ آغوش ظہیر یعنی دایہ
فضل و افضال میں اپنی عجیب اور مزہ دار باتوں سے ہر ایک کا دل خوش کرتے
ہیں۔ معنی ترکیبی قطعہ یعنی خورشید خاقانی کو کہ وہ خود خاقانی ہی ہی ذرا دیکھ تو
کیسا اوج پھر سے تابان اور رخشان ہو رہا ہی جسے خافقان یعنی مشرق مغرب سے
بام شرف پر پانوں رکھا ہی اور مشرق مغرب میں اسکے شرف کا کوئی مقابل نہیں
اور کیسا پانوں شرف پر رکھا ہی جہیں دس اتر ہیں جو مراد کثرت سے ہی تعدد میں ہیں
آفتاب کے شرف میں اسکے اثر سے بہا رہوتی ہی اسمیں ایسے اثر بکثرت ہیں اور
ظہیر اگرچہ جان اسکے تن سے گئی لیکن ہر سخن میں اسکی جوجان اسنے ڈال دی ہی
بدستور باقی ہی وہ معدوم نہیں ہوتی بس اگرچہ ظاہر کی دوسے تو ایک کیا لیکن
اسکے لفظ میں تو دس اور موجود ہیں اس دس سے بھی کثرت مراد ہی یعنی بکثرت
سخن جاندار اسکا موجود جس سے نام اسکا زندہ ہی پھر کیسے اسکو مردہ کہا جائے
معنی معامے شرف خال بیکران خاوی اور خاقانی یعنی شرح جب یہ خاقانی پر واقع ہوگا
خود خاقانی ظاہر ہو جائیگا اور جب ظہیر کے آغوش میں ہا ہونگے ظہیر حاصل ہو جائیگا
معنی معامے قطعہ خافقان میں علامت شرف کی فایہ جب اس فایہ پانوں
رکھ کر یا مال کر دینگے خاقان رہ جائیگا اور موافق اشارہ پادہ اثر کے چوہا کہ یا ویا معامہ
میں ایک ہی یا کو خاقان کا پانوں بنائینگے خاقانی ہو جائیگا اور ظاہر سے جو ایک
جائیگا کہ وہ الف ہی اور اسمیں جب وہ دیکھینگے کہ وہ یا ہی دس عدد والے ظہیر
ہو جائیگا محسنات کلام خال بیکران کیسا خوب ہی دوست والا اقد برعایت
خاقانی سرخ و گلرویان کہ روکی مناسب خال ایسے ہی چشم و چشمہ ویدہ خال اطفال
مقال افضال سب ہوزن از ظاہر نیکی کا لطف بھی ظاہر اور علیٰ ہذا القیاس ہر
لفظ قابل غور و لحاظ کے ہی الا اختلاف شارح نے خافقان کو مولد حکیم خاقانی
کا لکھا ہی کہ ایک موضع ہی شرفان سے میں نے تولفت میں سوائے مشرق مغرب کے

اور کوئی معنی اسکے نہیں پائے اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہو کہ بجائے بام کے نام اختیار کیا ہی
ظاہر تو قرینہ بام ہی کے ہیں جیسے اوج و شرف اور دوسرا معما جو شعر ثانی میں لفظ ظاہر
سے ظاہر ہو اسکو چھوڑ دیا اُنکی رائے لیکن توسع بکار خودیشتن ہشیا ربیاباش + اور وہ
فقرہ میں میری سمجھ میں چشمہ ہائے نیکہ مقابل نقطہ ہائے خاقانی کے بہتر ہی نہ چشم ہائے
ظہیر اور جو ایک معما شارح کا شراح نے لکھا ہی اور خود ہی اُسکو مجروح کہا اُس سے
کیا سروکار۔

نکتہ سین سعدی ارہ ایست بر سر عدی یعنی دشمنان سخن را نمی وین او دیدہ
استاد حاذق است در سدی یعنی تار دیباہی معانی و دال اور اہ نامیست در سعی
کعبہ تحقیق و یائے توسیست در تدقیق یعنی محل سعدا کہ توفیق و گوہر نظم نظامی
در مخزن شیرین کلامی نقش نظامی دارد کہ کوئے در میان ہر نظم الف الف الماس والہ
سورخ کردہ بلکہ از گوہری کہ مکنون بحر ضمیر دوست در ہر نظم کئی ظاہر کردہ رہا بھی
دراہ سخن کردہاں شدی پے + سعدی کہ باندہ دیدہ حیران دروے + تشبہ بہ نے
کلک نظامیست فرق + بنگلہ نظامی متفرق در نے + اللغات تعدی بضم و کسر
دشمنان حاذق زیرک و استاد کار سدی با کفہم والفتح تار جامعہ غلاف سعی دوڑنا اور
کوشش کرنا تحقیق راست درست کرنا قوس بالفتح کمان و گزرو نام برج خانہ
مشتہری تدقیق باریک کرنا اور اچھا کہنا سعدا کہ مشتری کہ علامت اسکی تخیم میں بیاب
توفیق مدد کرنا کسی کی کسی کام میں نظم بالفتح اسپین مل جانا اور جو اہر پروانا اور
وزن و ترتیب سخن کی اور شعر اور رشتہ اور پیدا و روہ میں ستارے جو جوڑا ہے
سدی بضم و تشدید دال نام ایک دانشمند کا کہ کوفہ کی مسجد کے قریب حجرہ چٹا تھا
فرق بکسر فتح راجع فقرہ گر وہ مردم پے پیٹھ کہ کمان وغیرہ پر نہیٹے ہیں و بعضی رکے
وہا و نشان قدم و عقب و کمر و مروت و تاب و طاقت نظامی بفتح تین تشنہ ہونا اور
نہنہ تشنگان متفرق پریشان و جدا کردہ معنی ترکیبی شراس نکتہ میں سعدی نظامی
وو کا ذکر ہوا اور سعدی کے ہر حرف سے ایک صفت عمدہ نکالی ہو چنانچہ فرمایا کہ

سین سعدی کا ایک اثرہ ہی سر پر عدی یعنی دشمنوں سخن رانی کے کیا مجال جو سر پر کھاسکین اور عین اسکی دیدہ ہی سعدی یعنی دیباے سانی کا کہ تار تار موٹا مہین خوب دیکھا بچھا ہوا اور دال اسکی بڑی رہنا ہی سعی کعبہ تحقیق کی یعنی تحقیق میں انکی بڑی سعی اور کوشش کو بتاتی ہی اور یا اسکی ایک قوس ہی تحقیق کی کہ خانہ ہی سعد اکبر کے مشتری جسکی تنجیم مہین یا ہی علامت بھی ہی اور یا بے ترکی میں کمان کو بھی کہتے ہیں اور خوشنویسوں کی اصطلاح میں بھی ایک یا قوسی ہوتی ہی جسکو کھینچ کے لگتے ہیں اور خواجہ نظامی اپنے گوہر نظم کے مخزن شیرین کلامی میں ایسا نقش و نظام رکھتے ہیں چنانچہ انکے کلام میں پیوستگی اور نظم ظاہر ہی اس نظم و پیوستگی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ الف الف الف کے الماس سے سوراخ کیا ہوا اور ہر گوہر نظم میں الف و پیوستگی کر دی ہی بلکہ ہر گوہر سے جو انکی بحر ضمیر میں مکون تھا ہر ایک نظم میں ایک نم ظاہر کر دی ہی یعنی سیرانی و شادابی اس سے ظاہر و باہر ہی معنی ترکیبی رباعی یعنی راہ سخن میں ایسی ایک دیوار و سد جہان نے بنادی ہی کہ دیکھنے والو انکی آنکھیں اسکو دیکھ کے حیران ہیں کہ سعدی کے سخن سے سخن کی حد ہی اور سخن سعدی کے واسطے ہی اور فرقہ کے فرقہ تشنہ ذلک نظامی کے ہیں دیکھ تو اس کلک میں کیسا طما پھیلا ہوا ہی کہ دلیل ثبوت دعوی تشنگی عام کی ہی معنی معامے نثر سعدی میں سین عدی پر اور عین سعدی میں اور دال سعی میں لانے سے سعد ہوتا ہی اور سعد کا قوس میں فل پونے سے جو یا ہی خواہ علامت مشتری کہ خود اسی سے مراد ہی پایا بے معنی کمان سعدی ہوتا ہی اور جو سین عین دال یا کو جو جدا جدا کیے ہیں جمع کرہ میں تب بھی سعدی ہی اگر لفظ نظم میں الف الف الف کا سوراخ کرے گا نظام ہو گا نظامی بیابے معروف کا نقش نظامے بیابے مجہول ہی اور نظامی کے اول آخر سے نم بھی ظاہر اور ظاہر کردہ سے یہ اشارہ کہ نے بیابے مجہول حاصل ہوتا ہی نہ فقط نم اور یا مفید ہی معنی ترکیبی میں لیکن یہ بھی صورت نظامی کی نمی کی ہی اور معما میں صورت کا اعتبار ہی معنی معامے رباعی سعدی میں دیدہ یعنی میں لانے سے سعدی ہوتا ہی

نظام کو متفرق کرنے سے نظام ہوتا ہی اور نے میں پھیلانے سے نظامی محسنات کلام
 نسخہ ہی کے حرفوں کو متفرق اور جمع کر کے کیا ہی لطف سے سعدی نکالا ہی مخزن
 کا لفظ کہ نظامی کی تفسیف ہی اور نیز برعایت نگہ کہ انکا مسکن ہی کیسا خوب ہے
 قوس اور بیاض سے سعد اکبر مناسبت یکدہ لکیر الف انفت الماس سب میں سرکہ
 صرف واہجہ ہی گوہر بحر کنون نظم ہی برعایت یکدہ لکیر تحقیق تدقیق توفیق تینوں کے
 ایک اور (ن) سے ہیں اور علی ہذا الاختلاف شایع لکھتے ہیں کہ سعد اکبر توفیق راہ
 ساختہ یہ مصراع کی عبارت میں کہان ہی شایع نے لکھ دیا انکی خوشی اقبال ہی
 کہ کوئی مانے گا نہیں بلکہ محل سعد اکبر کہا ہی کہ فی الواقع اسکا خانہ ہی ہر نقش نظامی
 دارا اسمین پیچہ جھگڑا حضرت نظام الدین اولیا کا لکھ کر آپ ہی طے کیا ہی احمد مدد
 رسید بود بلانے دی خیر گذشتہ جاتے ایسے لکھنے سے کیا فائدہ اور نقش کو نفس
 بمعنی دم کے بھی ٹھہرایا ہی اور اعراض کیا ہی مہر زہنے تو نقش واسطے بجا و لفظ نظامی
 بیاضے معروف کے اور نظامی بیاضے مجہول کے کہا ہی نہ نظام الدین اولیا جیسے در
 ہر نظمے نئی ظاہر کردہ فرمایا ہی کہ اسمین بھی معروف و مجہول کا لحاظ کر کے ظاہر کردہ
 کہا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلیل۔

نظم غزل بہت سخن کمال آہست کہ در دل ہمہ جا دارد و عکس لین آب در ہر کلین
 افسانہ کا طے سربراوردہ شعر بوستانہ خیال از سخن عذب کمال + دیم
 آب روانست از انست کم آل + اللغات غزوت خوش مزہ ہونا پانی کا اور
 شیرینی اور چیزوں کے سوائے پانی کی مجاز ہی کمال تخلص شاعر ہمہ ترجمہ کل کا عذب
 بانقہ آب شیرین و خوشگوار و نیز خوردنی و نوشیدنی خوشگوار آل فلانسی میں جمنے
 رنگ شیش و اسپ اور ایک قسم سراب و چوب و خیمہ اور ایک بیخ ہو کہ اس سے
 کپڑے نکلتے ہیں معنی ترکیبی شریف کمال کا سخن ایسا ایک آب شیرین اور
 خوشگوار ہی کہ جسکی سب کے دلون میں جگہ ہی اور یہ وصف رکھتا ہی کہ جس
 گلزمین پر اسکا عکس پڑ گیا وہاں سے ایک کامل نے ظہور کیا ایسا اثر و فیض

اس آب کا ہی معنی ترکیبی شعر یعنی جتنے بوستان خیال کے ہیں سب میں سخن شیرین کمال سے آب روان روان ہی اور اس کے فیض سے سرسبز وریان اسی سبب سے اس کے سخن میں سراب یعنی دھوکا آب کا مطلق نہیں ہی آب ہی آب ہی معنی معانی کے شرکاء کے اول آخر سے کل ہوتا ہی لفظ واجب اس کا دل پہنچا کمال حاصل ہوگا اور اس کے عکس غی مستوی سے کامل نکلتا ہی معنی معانی کے شعر اس میں بس یہی کہ کم اور ال کی ترکیب سے کمال حاصل ہوتا ہی تحسنات کلام گلزار میں کیسا خوب ہی کہ کل و گل دونوں ہمدرد ہیں در دل ہمہ جادار دیکھا ہی نہیں واقع ہوا کہ سب مخلوق اور دل کل دونوں شامل ہی اقتدار اور سر پر آوردہ متضاد عذوبت اور آب اور عکس و روان سب مناسب یکدیگر خیال کمال ال تینوں ہوتے ہیں اور کہ صاحب غم پر پویشیدہ نہیں الا شتلافت شارح نے کم و آل کے معنی میں لکھا ہی کہ لغت ترکی میں اس کے معنی کم گیر کہ ہیں اور مطلب یہ لکھا کہ تمام زمینیں دونوں کی آب سخن کمال سے بہرہ ور ہیں بس ہر صاحب کو چاہیے کہ اس آب سے تھوڑا سا سب کو فیض ہونے اور کسی چیز کے منہ کو نہ بین لفظ ترکی بہت مفید رہا اس سے اس کے معنی کم و آل ترکی کے الفاظ میں لکھ بہت آب لینے سے منع فرمایا ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ایک فرشتہ نے چفدیک لفظ ترکی لکھا کہ جب خطاب کیا فوراً جنت سے نکل کھڑے ہوئے ورنہ لکھ نہیں تھے شارح کو یہ تحقیق معنی لغت ترکی کی اور ایسا موثر و مفید ہونا انکا منہ کرنے سے معاملہ میں اور سمجھنا اور جاننا زبان ترکی حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کا کہیں ثابت ہوا ہوگا جب تو لکھا ہم تو ظاہر یہ جانتے ہیں کہ مصر رحلے عذوبت و روانی آب سخن کمال سے نکتہ کو بھر دیا ہی بلکہ خود شارح اپنے معنی کو دیکھیں پھر کم گیری کیسی و علیٰ ہذا باقی تقریر الحاصل ہر کس بہ خیال خویش خطے دار و مضمون نے اپنے معنی لکھے ہیں نے اپنے لکھے و لکھ الخیار۔

نکتہ الف خواجہ نخلبند از عذوبت الفاظ و روانی معانی در میان نقش دو چہ

نخل گفتگو انگینختہ و عین عمارت سے دام دل از سلسل بیان آب روان در شمر آرد
 قطعہ از رشک سرو بہستان پہچون ہزار دستان + دارد نخل خواجو سر جوش آفرخ
 دل + وز خامہ عمارت برار چہ کشتہ دایم + بر روے دیدہ بنگر ستر عمارت حاصل +
 اللغات خواجہ نام شاعر غلبند باغبان نخل درخت خرماء دام شاعر سلسل آب شیرین
 خوشگوار و صاف عمارت کسہ چاہ قدیم اور چشمہ چکا آب روان منقطع نہوا کہ نثر اور بسیاری کسی تہی
 و بالفتح گنتی اور گنتا شمر غنیمتین جوش و تالاب و سر شہیر جوش جوش اول جسمین روغن و غیر ہوتا
 آفرخ بفتح واو آہ و افسوس و کلمہ تعجب دایم آسویا نیوالاعمال غنیمتین اندھا ہونا اور گہری و اظہار
 و ابر رشک رقیق مانند دود معنی ترکیبی شریف خواجہ غلبند سخن کے الف نے نہایت شریفی الفاظ
 و روانی معانی سے در میان نقش دو جو کے نخل گفتگو کا بلند کیا ہے یعنی جیسے نخل خر
 رطب بارہ و پر برگ و شاخ اور بلند ہوتا ہے ایسے ہی نخل اسکی گفتگو کا بلند و پر بارہو
 اور عمارت کے عین کہ ذات اسکی ہی واسطے دل دام کے سلسل بیان کے آب روان
 سے آب شمر میں لائے یعنی تالاب و حوض کے آب میں اس کے سلسل بیان سے
 آب ہو گئے معنی ترکیبی قطعہ یعنی رشک نخل خواجو سے سرو بہستان مثل
 ببل ہزار دستان کے سر جوش آفرخ یعنی آہ و افسوس دل کا رکھتا ہے کہ ایسی بات
 و درستی افسوس مجھ میں نہیں ہے اور عمارت کے قلم کا باران دیکھ کر اگر چہ واقع ہوا
 یعنی شرم و حسرت سے روئے لگا لیکن عمارت کے روے دیدہ پر ستر عمارت حاصل ہے
 اس طرح مترشح ہے کہ عمارت بنا ہے اور کور معنی معمار کے نثر خواجو میں پہلا خواجہ
 نقش جو ہے دوسرا خود جو اور دونوں کے بیچ میں الف کے سے خواجو حاصل
 ہوگا دام دل ماد ہو جب ماد پر عین عمارت ہو جائیگا عمارت کے اول آخر
 سے عمارت ہوتا ہے اور ما اسمین لانے سے بھی جو بعضی آب کے ہی عمارت ہو جاتا ہے
 معنی معمار قطعہ آفرخ کا دل خواہو اسمین سر جوش کا جو جو ہی ترکیب
 دینے سے خواجو ہو جاتا ہے اور ہر گاہ لفظ عمارت کے روے دیدہ پر جو مال ہی لائینگے
 عمارت ہوگا عمارت کے کشتہ ہونے سے دایم ہوتا ہے عمارت کا معما نظم و نثر دونوں میں

وود و دفعہ پیدا کیا ہی اور خواجہ کا ایک ایک صورت پر محسنات کلام عدد کا لفظ جو
 عہد سے نکلتا ہی کیسیا لطف رکھتا ہی کہ اگر بالکسر کہیں تو مناسب ما و شمر کے ہوگا
 جو بمعنی آب اور شیمہ اور تالاب کے ہی جیسا کہ عدد کے معنی میں لکھی گئی اور اگر بفتح
 کہیں تو بمعنی کنتی کے مناسب شمر کہ امر شمر دن کا ہو سکتا ہی ایسے ہی سر جوش جو
 دو معنی دیتا ہی اور روے دیدہ سوا ان کے اور رعایات و مناسبات دیگر کہا ہوا الظاہر
 علی فہم الفہم الاختلاف شارح نے تین قسم کے معنی آب روان در شمر آورده
 کے لکھے تینوں میں لفظ شمار کا بجائے شمر کے اخذ کیا ہی بلکہ لغات کے معنی جو لکھے ہیں
 انہیں بھی لکھا ہی شمر بمعنی عدد و شمارہ اور لغت میں جو معنی شمر کے ہیں میں نے لکھ دیے
 شارح کا یہ حال ع درمیکدہ زینعہ اصلا خبری نیست + ایسے ستر عاش حاصل
 میں بڑی توجہ میں اور نقش و جو میں کافیہ اور عبد الغفور سب کو جمع کیا ہی اور
 طول طویل شویلیں خارج از ماخن فیہ بھر کے کاغذ سیاہ کیا ہی اور سر جوش میں
 بجلا خطہ معنہ معماے شین ضمیر کا ٹھہرایا ہی اچھی شرح لکھی طالب معنی جو رجوع کرے
 کہ معنی متن کے معلوم کروں کہ صحیح کیا ہیں تو بے ساختہ کہ اٹھے روزے بخشوائے
 آئے تھے اٹے نماز گئے پڑی۔

نکتہ سر سبزی حرف اول خسرو طوطی شکر خاے ہندست کہ بر سر سرور استی طبع بلند
 آشیان دارد و شیرینی مطلع حسن علاوہ حلاوت سخن کہ بدندان فی قلم پیوستہ شدہ
 قطعہ شد نظم خسرو بھر ہند آب و سوادا و نگر + طوطی کلک اوزی آورده خسرو
 نگر + از حسن شاعر تر حسن آورده در کف بھر با + حسن بر سر نون قلم ز اواز موج او نگر
 اللغات خسرو نام شاعر طوطی ہند لقب انکا حسن نام شاعر مطلع انکا مشہور ہی
 علاوہ بکسر و بارہ جو کسی بار پر رکھیں اور جو چیز کہ کسی چیز پر بڑھائیں فارسی میں
 اسکو سر بار کہتے ہیں بفتح خطا ہی حلاوت شیرینی شبن بالکسر و تشدید نون دندان
 سواد بفتح سیاہی رنگ و حوالی شہر و نواحی و ملکہ و ذہن خسرو بفتح خا شاک
 و کاہ و پچماے بار یک اور ایک گیارہو شہود اردو تخم کا ہو و بخیل و نا کس کف بفتح

و تشدید پنجم دست و کف دست و کف پا اور جھاک جیسے کف دریا اور کف صابون و خستہ
چٹھماق حسن با کسر و تشدید نون جاننا اور آگاہ ہونا اور معلوم کر لینا و آواز نرم
نون ماہی و شمشیر و دوات و سیاہی و شب و چاہ و زخمان معنی ترمیمی شتر حضرت
خسر و کہ طوطی شکر خا ہندوستان کے ہیں انکا حرف اول جو خا ہی سرور راستی
طبع بلند کے سر پر آشیان رکھتی ہی اسی سبب سے ہمیشہ بہارا اور مثل سرو کے
خزان سے بے آزار ہی اور مطلع حسن کی شیرینی علاوہ حلاوت سخن کے ہی کہ انکی
نق قلم کے دندان سے گھلی ملی ہوئی ہی اسوجہ سے گو سخن انکا شیرینی سے پر بار ہی
لیکن شیرینی مطلع کی اس بار پر علاوہ اور زیادہ ہی معنی ترمیمی قطعہ مقرر
کہتے ہیں کہ نظم خسر کی ایک بحر بند ہی ذرا اُسکے آب و سواد کو دیکھ کیسا طول عرض
اور قعر و عمق رکھتا ہی اور اُسکی طوطی کلک کو دیکھ کیسی نے سے خس رو پر لائی ہی
یعنی با وصف اسکے کہ کلک اُسکی نو سے ہی خوشک ہوتی ہی لیکن یہ خس یعنی
گیاہ سبز و خوشبو طور میں لائی ہی اور حسن اپنے شعر تر کے حسن سے ہر بحر کو اپنے
کف میں لایا ہی یعنی قبضہ قدرت میں اور اسکے نون قلم کے سر پر حسن لگا پھر آواز
اسکے موج کی دیکھ کہ وہ صریر کلک ہی جو اس سے موج مار رہی ہی بحر و کف
دونوں میں ایہام ہی یعنی دریا و بحر شعر ایسے ہی کف یعنی ہاتھ اور جھاک اور دونوں
کے موافق معنی ہو سکتے ہیں یعنی دریا و جوش حسرت سے جھاک منہ میں بھرے
ہوے ہی معنی معماے شتر سرو کے سر پر خا آنے سے خسر و حاصل ہوتا ہی
علاوہ کا علاوہ حا ہی اور دندان مراد سن جب حا علاوہ سن کے ہوگی حسن ہو جائیگا
معنی معماے قطعہ لفظ خس جب لفظ رو پر آئیگا خسر و ہو جائیگا اور لفظ حسن
نون پر آنے سے حسن ہو جائیگا محسنات کلام سر سبزی طوطی شکر خا ہند سر سرو
راستی بلند آشیان شیرینی حلاوت بحر آب تر کف موج سبب با ہر دیگر مینا سبب
حسن حسن تجنیس تمام خس حسن تصحیف آورده در کف بحر کیسا الطف ہی
یعنی دریا کف میں لا

یا شعر کی بحرین کف میں لایا اسکی رعایت سے کف جو ایک قسم زحاف سے ہی یاد دیا
 کو جوش مسرت سے کف میں لایا سواد کیسا خوب ہی کہ بحر اسود بحر ہند ہی باقی اور
 جو ہیں تامل تامل پر چھوڑتا ہوں الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ خسرو کا سر کلمہ
 تھا ہی اور خسرو کا بھی اور خسرو یعنی رنگ سبز اس واسطے سر سبزی حروف اول خسرو ص
 نے کہا ہی یا نا لیکن سواے سر سبزی کے کہ وہ مناسب طوطی کے بھی ہی اور بڑے
 لطف کے ساتھ کہ اسکا سر سبز ہونا بھی ہی اور کوئی اشارہ مصرح کیطرون سے خسرو
 کا نہیں ہی پھر کیسے یقین کیا جائے شعر دیا کوہ در رہ و من خستہ و غریب + ای خسرو
 نے خستہ مدوکن بہتم +

مکتبہ سواد ترکیب جلال در دیدہ نظم جلاے مردم ست و آوحدن طوطی بلاغت
 بیان اوحدی ست کہ شمع الف قلمش بر سواد وحی دلیے دار در باغی در باغ سخن
 ببلستان بمقال + لال ست بہ پیش غنچہ جیم جلال + او جیست مصورا و حد
 را کہ گرفت + در سایہ او چو تیر و بر جیس مال + اللغات سواد سیاہی و ملکہ
 ذہن و مسودہ ترکیب ایک چیز کو دوسری چیز میں ملانا اور رکھنا ایسا کہ وصل ہو جا
 جیسے نگین و خاتم نظم سخن کہنا جلا بفتح در آخر ہمزہ اور محاورہ فارسی میں بے ہمزہ
 خانمان سے کسی کو نکال دینا یا خود ترک وطن کرنا بالکسر سہریا یعنی مخصوص اور رنگ سے
 صاف کرنا کہ روشن ہو جائے جلال و اوحدی ہر دو نام شاعر بلاغت جوان ہونا
 اور چونچنا کمال اور فتنہا کو اور لانا کلام نہایت مقتضائے مقام کے وحی بالفتح انفا
 الہام و کتاب و پیغام خدا اور سخن پنهان کہنا اور سخن پنهان اور لکھنا دلیل دال
 ہر دو معنی را ہنما بمقال کی با توقیت کی ہی لال سخ و گنگ آوج بلندی ضد حنیض
 تیر عطار کہ علامت اسکی نجوم میں دال ہی بر جیس مشتری جسکی علامت یا ہی
 مال بدر ہمزہ بروزن مقال جائے رجوع و بازگشت و انجام کار معنی ترکیب شعر
 مصرح کہتے ہیں وہ سواد یعنی تحریر جسکو جلال نے دیدہ نظم میں ترکیب کیا ہی
 ایک جلا ہی چشم مردم کے واسطے کہ چاہے اسکو سرمہ عام سمجھو چاہے سرمہ مخصوص

چاہیے صفا اوحدی اُسکے بلاغت بیان کی طوطی اُس حد ہو کہ شمع جو اسکے الف قلم کی پو
تلف الف قلم سے جو شمع روشن کرتا ہی سوادوحی پر ایک دال و دلیل رکھتا ہی گویا
کلام اسکا الفا و الہام ہی ہی کہ عالم غیب سے اسکے دل میں گذرتا پڑتا ہی
معنی ترکیبی رباعی جلال حسوکت کہ باغ سخن میں گفتگو و مقال کرتا ہی سبیل
اسکے جیم کے سامنے کہ گل آبی کلی کی طرح ہی لال و گنگ ہو جاتی ہی مجال مقال
کی نہیں رکھتی اور اوحدی ایسا مہر با اوج ہی جسکے سایہ میں تیرے عطار کہ شہ
فلک ہی اور مشتری قاضی فلک دونوں اپنی بازگشت اور جاسے ربیع رکھتے ہی
استقرار بند اور روشن کلام ہی معنی معمارے شعر لفظ جلا کو جب کلم کے دیدہ
لائیے جو لام ہی جلال حاصل ہوگا اوحدیت سے خود پورا اوحدی اُٹکتا ہی اور
الف جسکا اُشاہ شمع الف قلم کے ساتھ ہی سوادوحی پر لائیے اور دلیل اسکی دال
ہوگی تب بھی اوحدی ہو جائیگا معنی معمارے رباعی جیم کے سامنے لال رہے
سے جلال بجاتا ہی اوج و اوج با ہم تصحیف جب اوج کے سایہ میں دال عطار
اور مشتری کی آئینگی اوحدی ہوگا محسنات کلام اوحدیت کیا الطیف ہی
جو ضمیر اور حدی کو بھی شامل ہی اور پورے نام شاعر کو غنیمت جیم کیا خوب کہا ہے کہ
خوشنویس بصورت غنیمت کے لکھتے ہیں اور نسبت خموشی کے اسکی یعنی غنیمت کی طرف
کرتے ہیں اور برعایت اسکے لفظ لال آئیے ہی دلیلے دارد کہ وہ دال ہی مرادف
دلیل اور سایہ اور مال کہ اوحدی میں گویا دال عطار اور مشتری کی اسکے سایہ
میں ہی اور سواد اور ترکیب اور دیدہ اور جلال اور مردم وغیرہ سب برعایت یکدیگر
اور علاوہ انکے کیسے مرعایات و مناسبات بھرے ہیں کہ ذہن و سا پر سب عیان
ہیں و عیان راہ بیان الاختلاف شائع کی فکر متفرعہ کو اس نکتہ میں بھی احتمال
شاخ در شاخ ہیں اور مجکو تو نپند سعدی رح کی یاد ہی شعر ثباتے بدست آراے
بے ثبات کہ بر سنگ گردان نر وید ثبات + سوائے احتمال دیگر کے کہتے ہیں
کہ دیدہ کلم معقد ہا نہیں ہی نہ معنی ترکیبی میں نہ معنی معمارے میں میری دانست میں

دیرہ تک لام ہی حسب اصطلاح اہل معما کہ کاف چشمہ دار بھی اسمین لگا ہوا ہی بس معنی تھا
 میں کیا غلط ہے اور اسے ترکیبی تو باید و شاید موجود چنانچہ لکھے گئے ہاں شارح نے جو
 معما لکھا ہے اور مردم کے لفظ سے مرکوز لام ٹھہرایا ہے اور لفظ دم کو دم نام جلال کی کہ وہ
 لام ہی قرار دیا ہے یہ بیشک غلط سے پاک اور موافق معنی ترکیبی و معما کے ہی
 مرلام کے معنی کمان ہی البتہ لام کے انواع اختصاص و تملیک وغیرہ سے ہی نہ خود
 بمعنی لام اور مصرع ایسے شخص نہیں ہیں کہ جلال کے نام میں دم لگا کے مورد جرح
 اور قرح کے ہوتے طرح جلال کی کہتے ہیں نہ مذمت و قرح اور ہمت باتین ہیں جسکا
 جی چاہے انکی شرح دیکھے میں کیوں کاغذ سیاہ اور اپنی اوقات تباہ کروں اپنی ہی
 تحریکی خیر مانگوں خدا نہ کرے مے ضحکے ضحکے میں داخل ہوں اللہ اعلم
 حقیقتاً۔

نکتہ ناصر در آتش بیان از چشمہ صادقین حیوان ظاہر کردہ و بیک نقطہ کہ از رشحات
 اقلام برچمن حروف نامے ریختہ ناصر شدہ شعر بنار عشق سراپا سے یافتہ ناصر
 بافتہ اول سامع ازان بود ناصر اللغات ناصر نام شاعر آتش بیان شاعر فیض بیان
 عین حیوان چشمہ حیوان رشحات جمع رشوم یعنی قطرات و چکیدگی نقطہ ریختن کنایہ
 فال رمل سے دیکھنا سراپا خلعت و تمام اندام و تمام ہر چیز اول سے آخر تک
 و وصف تمام اندام معشوق ناصر تازہ و نہایت سبز و نہایت سرخ و نہایت زرد
 و جامہ خوک معنی ترکیبی نثر ناصر کیسا عجوبہ کار ہے جسے بیان کی آگ میں صادر کے
 چشمہ سے چشمہ حیوان کا ظاہر کیا ہے یعنی جاتا ہے کہ میں آگ میں چشمہ بہاتا ہوں
 اور وہ بھی چشمہ حیوان و نہ آگ میں چشمہ کمان یہ اسی کا حق و حصہ ہے اور جس
 نام کے چمن حروف میں ایک نقطہ بھی اسکی قلموں کی چکیدگی کا ٹپک گیا وہ سرایا
 ناصر ہو گیا اسے تازہ و تر اور سرسبز سبز ایسا فیض اسکی قلموں کا ہے معنی
 ترکیبی شعر یعنی ناصر نے آتش عشق سے سراپا خلعت پایا ہے یعنی عشق سے
 معزز و ممتاز ہوا ہے اسی سبب سے دل سامع کا اس سے ایک نقطہ میں تازہ

اور ناضر ہو جاتا ہی یعنی نہایت ہی تازہ اور سبز یا سرخ و پرفروغ مثل آتش کے یا زرد
 بزرنگ عاشقان اسلئے کہ وہ خود بھی عاشق ہی معنی معامے نثر نار میں چشمہ صاد کا ظاہر
 ہونے سے ناضر ہوتا ہی اور ناضر پر ایک نقطہ ٹپکا دینے سے ناضر ہو جاتا ہی اور محل نقطہ کا
 سوائے صاد کے اور کوئی نہیں ہی معنی معامے شعر ناضر کا سرایا نار ہی اور اس پر
 نقطہ ہونے سے ناضر محسنات کلام آتش اور چشمہ صاد عین نقطہ قلم جن حروف
 وغیرہ سب مراعات یکدگر الاختلاف اصل کتاب میں اگرچہ بلفظ اول الخ
 لکھا ہی لیکن میری دانشت میں شاید بلفظ کی جگہ بنقطہ اور ہو۔

نکتہ چشمہ معیم سلمان بالف مای محیط معانی ست تہی بینی کہ سل کہ کشتی ست بزرگوار
 و نون کہ ماہست دزیر شعر حروف اول سلمان سل ست و آخر مان کہ فن شعر
 از و پرس دیگر یلمان + اللغات سلمان نام شاعر محیط سمندر و کتاب فقہ سل معنی
 مصرح نے خود لکھ دیے اور نیز بینی پرس کہ امر ہی سال لیسال سے تون کی تفسیر بھی
 مصرح نے کر دی مان بھی امر ہی ماندن سے جسکے معنی چھوڑنا ہیں اور رہنا معنی
 ترکیبی نثر معیم سلمان کا چشمہ مع الف کے ایک مای محیط یعنی سمندر معانی کا ہی
 تو کیا خیال نہیں کرتا کہ سل جو کشتی ہی اپنے اوپر رکھے ہوئے ہی اور نون کہ چھلی ہی اپنے
 نیچے رکھتا ہی پھر سمندر میں اور اسمین کیا فرق ہی یعنی اسکے نام سے ظاہر ہی کہ یہ شخص
 بھی اسباب و متاع گرانمایہ سخن کے کشتی کی طرح لادے ہوئے ہی اور خور معانی کو بھی
 بخوبی مثل ماہی کے پہونچا ہوا ہی معنی ترکیبی شعر حروف اول سلمان کے سل
 ہیں اور آخر کے مان پس ای مخاطب خود اسمین لفظوں سے یہ اشارہ ہی کہ فن شعر
 میں جو کچھ پوچھے تو سلمان سے پوچھ اور سب کو چھوڑ دے کوئی اس قابل نہیں ہی
 معنی معامے نثر سلمان میں اول سل از بیج میں ما اور آخر میں نون خود
 اسکے نام سے ظاہر معنی معامے شعر سل مراد پرس اور مان دونوں کی
 ترکیب سے بھی سلمان حاصل ہوتا ہی محسنات کلام برعایت لفظ ما سلمان کے
 معانی اور ما ہی اور مان سب ما والے لفظ لائے ہیں ایسے ہی ما اور محیط و کشتی

و نوں سب مناسب یکدیگر زیر و زبر متضاد و متضاد علیٰ ہذا محیط معانی تینوں کا سر کلمہ
سین **الاختلاف** شارح نے مصرح کے چشمہ میم بالف کہنے میں کچھ سوال و جواب
لکھے ہیں تیسری سمجھ میں یہ ہے کہ اگر پورا لفظ ماکتہ لفظ چشمہ کا جو میم کے لیے ضرور تھا
رہ جاتا اور جو چشمہ میم ہی کہہ کے چھوڑ دیتے تو ما حاصل نہیں ہوتا اور یہ کچھ ضرور نہیں
کہ میم کو چشمہ کہا تھا الف کو بھی خواہی خواہی کچھ کہتے مقصود سے مقصود ہوتا ہی اور سے
کیا غرض۔

مکتہ اگرچہ الف و فاء حافظ از ملامت و طعن کلمہ ملال ست در خط اہل طرب
آما در نظرتیز بنیان حلے او شکل پیکان ست بر الف تیر پیکر فشانندہ تا ہر فط غلیظ طبع
را در پایے افکند شعر طبع حافظ ہست حالا لافطے مانند تیغ + بر ظرافت حاف رافت
ریختہ او بید ریغ + اللغات آن بالضم ملامت و طعن خط بالفتح و تشدید بہرہ نصیب
و در فارسی خوشی و خرمی فط بالفتح و تشدید بد خو و سخت دل و درشت سخن غلیظ سبط و
درشت حذر دقیق و ناپاک اس معنی میں بہت مشہور ہی حافظ معروف فارسی والے
قوال و مطرب کے معنی میں لاتے ہیں لافطہ مرد لافطہ ظرافت خوش طبعی والا حاف گھیر پولا
اور مہربان رافت مہربانی معنی ترکیبی شرعاً فط جو قوال کو بھی کہتے ہیں برعایت اسکے
مصرح کہتے ہیں کہ حافظ کے نام میں الف و فاء کہ مجموعہ اسکا الف ہی معنی طعن و ملامت
اگرچہ اہل طرب کے خط و حصہ خوشی میں پڑی ہی لیکن کیا ہوا جو تیر بین ہیں وہ خوب
سمجھ رہے ہیں کہ حافظ کے نام میں ایک پیکان ہی الف تیر پیکر پر چڑھے ہوئے
تا ہر فط غلیظ طبع کو کرا کے اپنے پائون پر ڈالے اور سرزنش سے آپکو بجائے چنانچہ
ظاہر نام حافظ سے یہ بات ظاہر معنی ترکیبی شعر یعنی حالا طبیعت حافظ کی ایسی
لافت اور پائون ہی مثل تیغ کے جسے ظرافت پر حاف رافت کا بید ریغ بٹویا ہی یعنی
بڑی ظرافت و رافت والی طبیعت ہی معنی معماے شرعاً فط میں الف و فاء
ان اور اسکے اول و آخر سے خط حاصل ہوتا ہی جب خط کے درمیان میں ان آئینگا
حافظ ہو جائیگا جامع الف بصورت تیر مع پیکان کے ہی اور پائون کا الف بصورت

یا جب فظ اسکے زیر پا ہو گا تب بھی حافظ حاصل ہو گا معنی معامے شعر حال کی جا
 جسکی لاکو دوسری لاسے لاکیا ہی فظ پر لانے سے حافظ ہو جاتا ہی اور جب حافظ کو ظرافت
 سے رافت کو ریختہ کر کے لفظ حافظ کا ظاہر لائینگے کہ ظاہر ہی رہیگی پھر بھی حافظ ہو جائیگا
 محسنات کلام اہل طب خط ریختہ بنظر حافظ کیسا خوب ہی ایسے ہی پیکان اور تیر
 اور تیغ مناسب یکدگر تیر تیر نصیف حال لافظی کہ پہلی لاکو دوسری لاسے لاکیا یعنی
 حال لاکا لائین ہی نہ لافظ کالای کہ اسکی نفی پہلے سے کی ہی اور لافظی مین یا وحدت کی جو
 بتاتی ہو کہ ایک فظ یعنی فقط فظ کیسے الطف ایماہن کہ مدد المص ایسے ہی حافظ رافت
 ریختہ اور انکے علاوہ غور کرنے سے مل سکتے طبع سلیم کو متوجہ کرنے کے واسطے بھی کافی ہیں
 الاختلاف اصل کتاب مین پہلے فقرہ مین بجائے ملامت کے ملامت بھی نسخہ ہی
 لیکن لا طائل ملامت ہی ٹھیک ہی اور شارح کے معنی اپنے رنگ کے ہیں محکو
 اسے کیا۔

مکتبہ عرالس نفالس انفاس شیخ خجندی راضیست کہ پری دروی حیران ست
 و بساط انبساط بساطی بسطے دارو کہ منصوبہ قلب معانی دروی قائم ست و اسب
 تخلیل بہر کوے کہ باز گردانیدہ پیشش طے آمدہ قطعہ از خامہ مرغ و ش خای
 خجندی شد رقم + در ترکنا از مضوی جندی بریرش از حشم + طاس فلک گردان
 در پے چوہرہ ہر کجا + طبع بساطے خواند خوش نقشے بساطے از قلم + اللغات
 عرالس جمع عروس زن و مرد نو کہ خدا نفالس بفتح اول و کسر ہمزہ جمع نفیسہ بمعنی شے
 عمدہ نفالس جمع نفس نفیحتین دم کہ وہ ہوا کا کھینچنا ہی ناک کی راہ سے راحت قلب
 کے واسطے اور پھر اسی راہ سے دفع بخار کا ہی اور دونوں حرکتیں مل کے مجموعہ ایک
 نفس ہوتا ہی خجند نام شہر وہاں کے شیخ خجند ایک شاعر ہیں خدا بفتح و تشدید و
 تحفیف رخسار جن بالکسر پری یہ اسم جنس ہی کہ قلیل و کثیر سب پر صادق آتا ہی
 بساط بکسر فرش و عرصہ و شطرنج و فراخی و میدان و دسترس و متاع و سفرہ چرمی
 بساط بفتح فراخی و انبساط و گستاخی و کشادہ ہونا مجازاً خوشی بساطے تخلص شاعر

منصوبہ کوئی چیز قائم کی ہوئی و تدبیر کاروباری شطرنج قلب بالفتح دل و میانہ ہر چیز و
 لشکر قائم باصطلاح شطرنج بازوں کی بازی برابر تخیل خیال کرنا طے بالفتح نام قبیلہ
 و گرسنگی اور لیٹنا اور لیٹ کسی چیز کا علامت مرتخ خاہی ترک تاز لوٹ و تاخت ترکانہ
 جند بالفہم لشکر معنی ترکیبی شریخ خجندی وہ شخص ہے جسکے عرو سین نفیسہ انفاس
 کلام کے ایسے خد و خساں تابان اور پرفورغ رکتی ہیں کہ پری جو حسن و خوبی میں
 اور وکی حیران کرنے والی ہی خود حیران ہو رہی ہے اور بساطی کا بساط انبساط سخن
 ایسی بسط و فراخی رکھتا ہے کہ منصوبہ قلب معانی کا اُس مین بسط معانی سے کبھی خالی نہیں
 اول سے اسب تخیل کا جس گنبد کی طرف پھیرا فوراً طے اس کے سامنے آیا یعنی اسکو
 لپیٹ گیا اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو اس کے نام ہی سے یہ بات ظاہر ہے معنی ترکیبی قطعہ
 جب قلم مرتخ صفت سے خا خجندی کی کہ خود خجندی مراد ہے لکھی گئی تو ترک تاز معانی کے
 واسطے لشکر کے لشکر اسکی تحت میں پائے گئے اور ایسے کہ مرتخ صفت خوزیر کہ دشمن
 سخن کا دم نہ مار سکے اور بساطی کا وہ کلام ہے کہ اسکی طبع نے جہان کہیں اپنے
 قلم سے نقش نشاطی لکھا طاس فلک گردان کا جہرہ کی طرح شوق و وجد سے گونجتا
 ہوا دیے ہوا کہ جہان کہیں کلام اسکا پڑھا جائے میں سنوں معنی معانی شری
 خجندی کے اول آخوسے خد جو یعنی رخسار کے ہو حاصل اور درمیان میں اس کے
 جن کہ پری کے معنی میں ہی موجود بسطے میں قلب معانی کو جو الف ہی قائم کرنے
 سے بساطی ہوتا ہے اسب کو پھیرنے سے بسا ہوتا ہے جب بسا کے سامنے طے آئیگا
 بساطی حاصل ہوگا معنی معانی قطعہ خجندی خا کے نیچے جند موجود طاس کو
 غلب کرنے سے ساط ہوتا ہے اور ساط کو بے مین گردان کرنے سے بساطی ہو جاتا ہے
 یے اور بے مین یکسان ہیں بساطے نشاطے تعصیف و نقش یکدیگر محسنات
 کلام عرائس نفائس ہوزن انفاس بھی نفائس کا ہم مادہ بساطے بسط انبساط
 سب میں صنعت اشتقاق منصوبہ قلم قائم اسب کو طے مراعات شطرنج و
 گوئے بازی باز گردانیدہ کیسا خوب ہے کہ کوئے بازی کی لوثانے اور قلب و لوثانے

شامل ہی ایسے ہی طے پیش آمدہ کہ بساطی کے سامنے بھی موجود اور دوسرے معنی میں بھی اور سعایت چوگان بازی کی بھی کہ اُس میں طے وہ ہوتا ہی کہ گیند لینے میں سبقت کے میدان چوگان بازی کو طے کر جاتا ہی طاس فلک گردان کہ گردان اُسکی صفت بھی ہی اور نیز اشارہ بہ قلب اور طاس کی مناسبت سے مہرہ اور خوبیان بہت ہیں کہ غور فکر یا سکتا ہی **الاختلاف** شارح کی دہی احتمال و طول تقریر ہی میں تو مطلب سے مطلب رکھتا ہوں۔

نکتہ تین عصمت چشمہ السیت از سلاست زبان و عذوبت بیان کہ در عقبش اہل خبرت راجحہ مت حاصل نیست و کاف کلک کا تے بر آیت یعنی برد معانی نقشے اور کہ مشتری جنگ متابعت در دامن او میرند قطع عصمت دلش از نور ذکا بود منور + تا آمدہ از موضع دلش چہرہ در افشان + وز کا تے آنرا کہ شدہ نور بیان جمع + کہ در دلش از نور بستان پریشان + **اللفات** عصمت بالکسر پاکد امنی سلاست بفتح نرم و آسان و ہوا عذوبت شیرینی عقب بالفتح رفتار اور کسی کے پیچھے آنا خبرت بالکسر آزمائش و دانستگی صمت بالفتح خاموش ہونا آیت علامت و نشان آید بالکسر و مکتور مجھے زیادہ کن برد بالضم ایک قسم جامہ مخطوط اور نوعی بازی شطرنج مشتری ستارہ معروف جسکی علامت نجوم میں یا ہر ذکا بضم اول آفتاب و بفتح دانش و تیزی و طبع و زیرکی و شعلہ مہرہ بالفتح درخشیدن برقی معنی ترکیبی شرف عصمت نام شاعر اور وہ ایسا سخنور پاکد امن عیب و نقص سے ہی اور اسم بامسمیٰ جسکی عین کہ فوات جسکی ہی ایک چشمہ سلاست زبان اور عذوبت بیان کا ہی کہ اُسکے پیچھے اہل خبرت کو سوائے صمت اور خاموشی کے کچھ حاصل نہیں ہی یعنی روبرو تو کسی کو جمال گفتگو کی کب ہی پیچھے بھی سوائے خاموشی کے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا ورنہ پیچھے ہوئے نہ ہوئے ہر کسی کے غیب بیان کرتے ہیں اور کا تے کہ یہ بھی ایک شاعر ہی اسکی کلک کا کاف اتب یعنی برد معانی پر ایسا نقشہ طور میں لایا ہی کہ مشتری جو سعد اکبر ہی جنگ متابعت و پیروی کا اسکے دامن میں مارتا ہی تا سعادت

حاصل کرے اور وہ مشتری یا کاہتی کی ہو دامن اسکا پکڑے ہوئے معنی معالجے بشر
عین کے پیچھے صمت آنے سے عصمت ہوتا ہی اور حرف کا ف جب اتب پر آئے گا
اور یا جو علامت مشتری کی ہی اسکا دامن پکڑے گی کاہتی ہو جائیگا معنی معالجے قطعہ
مصحح کا مقلوب عصم ہوا اور جب تا جسکا ایما تا آمدہ ہی عصم کے آخر آئیگی عصمت
ہو جائیگا اور کے میں جب تاب پریشان ہوگی کاہتی حاصل ہوگا محسنات کلام
عصمت سلاست عذوبت خبرت صمت سب ہوزن کا ف کلک کاہتی تینون کا
سرکلمہ کا ف برد نقش مشتری نور کا منور مصحح مہر تاب شمع جمع پریشان سب
مناسبت یکدگر تیا آمدہ کیسا خوب ہی کہ علت اور حرف تا دونو نکو شامل ہی اور علی
نذالقیاس اور بھی۔

نکتہ القصہ شہسواران میدان بیان چندان تباہی تخیل خیل معانی راجولان دادہ
کہ سم سمند افہام خوردہ بینان سودہ تانہ یعنی ہمتاے ایشان یافتہ اندو کشا
عماں معا چنان بسر موی چشمہ آندار کشادہ اند کہ کف کفایت او ہام فر سودہ تا
بایت بجا رضمیر ایشان رسیدہ نظم میدان نظم از کلام تخیل + ز سرخ مضے بر آوردہ
ہزبل + زحل معا و شرح سخنہا + بنمائے بید رسیدہ دہن ہا + اللغات القصہ کلمہ
حصہ کا ہو تخیل بروزن تامل خیال میں لانا تخیل بالفتح سوار و گروہ مردم و گلہ اسپان
و بعضی بسیار و کم افہام جمع فہم خوردہ بالفہم ریزہ ہر چیز و نکتہ و حیب و اخروا و او اور
بے وا و دونوں طرح اسکا لکھنا جائز ہی نہ بالکسر و تشدید مانند و ہمتا و نظیر نام ثبت
آشنا شننا و روشنا و ری عماں ایک شہر ہی بین میں کنارے بحر اعظم کے اسی واسطے
اس بحر کو بحر عمان کہتے ہیں کف بالفتح پنجہ و کف دست اور بند کرنا کسی کو کسی کام
سے اور جھاگ دی یا کی کفایت بکسر کافی ہونا اور بس ہونا اور سود حاصل کرنا
او ہام بالفتح جمع و ہم بجا بکسر جمع بحر تخیل خیال کردہ شدت بالفہم و التشدید مغز سر
و مغز استخوان مجازا خلاصہ یل بفتح پہلوان نعمتا بالفتح در آخر ہمزہ نعمت اور یہ ہم ہنس
ہو و بقول بعض باسم جمع اور اسم جمع وہ کہ معنی جمع کے ہوں لیکن وزن جمع کا نہ ہوتا

معنی ترکیبی شراس نکتہ میں بطور حصر بیان اہل سخن کا ہو جو مذکور ہوے چنانچہ فرمایا کہ ان تک تعریف و توصیف ان لوگوں کی کروں مختصر یہ ہے کہ یہ سب شہسوار میدان سخن کے گذرے ہیں سب نے تاخیل یعنی معانی انکے خیال میں لا کر جو تلاش انکے فضل اور فائق کی کی ہو اور پانک کہ سم سمند فہم باریک بینیوں کی اس تلاش میں جس گئی جب بھی اگر پایا ہو تو انکا ندینے ہوتا و نظیر ہی پایا ہی نہ بہتر و فائق اور جو پیر نیوالے عیان معاکے تھے ایسے کہ ہر سر مو سے انھوں نے چشمے آبدار کھولے ہیں ہر جہانکے انکے اوہام کی کف انایت یعنی جہاننگ انکا بس چلا گھس گئیں پھر بھی ان دریا دلوں کی آیت یعنی ایک نشان منیر منیر کو پہونچے ہیں پورے پورے نہیں پہونچے کف گھسنا اس سبب سے کہ انکا اکثر مطالعہ کیوقت کتاب دیکھنے والے ہتھیلیاں بھی ٹیک دیتے ہیں معنی ترکیبی نظم یہ لوگ ایسے یل اور پہلوان میدان نظم کے تھے جنھوں نے اپنے سرون سے مغز و مخ کلام خیل یعنی پر خیال کا نکالا ہو اور ایسے معاملے ہیں اور ہر سخن کی شرح اور بسط کی ہو جس سے جملہ دہن نغماے بید کو پہونچے ہیں یعنی بید و حساب لطف و مزے انکے پائے ہیں معنی معاکے شکر کلمہ خیل کو جو حرف تا سے جولان کرینگے تخیل حاصل ہوگا اور جولان سے اشارہ تحرک یا می تخیل کا بھی ہو ورنہ خیل کی یا ساکن ہو کلمہ سمند میں لفظ سم کا موجود جب یہ گھس جائیگا ندباتی رہیگا سر مو سے ارادہ میم کا ہو اور چشمہ مرادف عین کا اور آبدار سے اشارہ بلفظ ما کہ انکے مجموع سے بھی معاکا مل ہوتا ہو کفایت میں لفظ کف ظاہر جب کف گھس جائیگا آیت رہیگا معنی معاکے نظم یل کا لفظ جب مخ ظاہر کریگا تخیل ہوگا نغما کی حدوں ہی جب بید ہوگا عمار رہیگا اور کہ ہیں کہ فعل تشبیہ میم ہی عمار کو جو نغماے بید ہی ہو چو گیا معاکا ہو جائیگا محسنات کلام شہسوار میدان خیل جولان تخیل کہ اس میں بھی لفظ خیل موجود ہو سم سمند آشناعمان چشمہ آبدار کف بخار یل سر مخ صل شرح معا سخن سب مناسب یکدیگر ایسے ہی افہام اوہام کف کفایت میں سر کلمہ کا ف ایسے ہی سر اور موا اور بہت ناظرین خیال فطرت

الاختلاف شارح نے لکھا کہ بعض دہنہا سے دویم ارادہ کرتے ہیں تا معاطھیک ہو
ورنہ عا میں میم مشدد نہیں ہی اور اسکی بعض نے تردید کی ہے کہ دویم کا لنا دہنہا
سے کچھ ضرور نہیں ہی ایک میم عا پر آنے سے معا ہو جائیگا پھر شارح کہتے ہیں یہی نہیں ضعیف
ہی عا میں تین میم ہیں تعجب ہے کہ میم میں تو شارح یا اوروں نے جھگڑا ڈالا خیل اور
تخیل اور پیل اور خیل کے پانوں میں جھگڑا نہ کیا کہ کو تھیں اور کی ہو گئیں بس مل
یہ ہے کہ معا میں صورت معتبر ہی۔

نکتہ این ضعیف باوجود آنکہ چون مورد میان غوم مغوم ست و در زیر دندان افنی
سموم ہوم موم شعر بطنہ خاوی و فلس تحتہ + یدعی صد لاکیم المفلس اللغا
غوم جمع غم مغوم بالفتح اندو گین اور چھپایا ہوا افنی ایک قسم مار کہ نہایت زہرناک
ہوتا ہے جسکے دیکھنے سے آدمی مر جاتا ہے اور یہ زہر دے اندھا ہو جاتا ہے سموم بالفتح
باگم کشندہ و بالفم زہر ہا و سوراخا ہوم بالفم جمع ہم و بالفتح چاہ آب خاوی بغنی خالی
فلس پشیر درم زبون تحت بالفتح صد فوق یدعی صیغہ مضارع اے دعوے میکند
صدر بالانشین و اول ہر چیز و سینہ و بالائے ہر چیز معنی ترکیبی شرمسار بعد
تعریف و توصیف شعراے ماضیہ کے مفصل و مجمل اب استیفا فار جوع طرز تفسیف
کتاب کے کر کے اپنا حال بیان کرتے ہیں کہ میں غوم میں ایسا مبتلا ہوں کہ گل
گل کے مو کی طرح زار و خیف ہو گیا ہوں اور نیچے دندان افنی زہرناک سموم ہوم
کے موم کہ جسکا زہر مشہور و معروف ہے معنی ترکیبی شعر اور یہ حال کہ پیٹ خالی ہے
اور بخت میں ایک پیسہ پشیر بالین ہمہ مثل میم مفلس کے دعوی صدارت و
بالانشینی کا معنی معاے شرمو کا لفظ کلیمہ غوم و مغوم دونوں میں موجود دندان
سے ارادہ سین کے ہی سموم میں سین کے بعد موم ہی اور ہوم سے بھی موم نکلتا
لیکن اسکا کوئی اشارہ معاے نہیں ہی معنی معاے شعر مفلس میں میم صدر
کلیمہ ظاہر اور اسکے تحت میں فلس موجود اور بطن مفلس کا لام اور وہ خالی ہی
یعنی بے نقطہ محسنات کلام سموم غوم ہوم مغوم موم موم سب کے آخر

میم اور ہوزن۔

نکتہ پیوستہ از غایت ہم حلقہ کند میم ہم بذروہ عالم علوی پیوستہ تا عالم ابداع ہر
طبائع جلوہ نماید و اختر اختراع بر افق سماء اسماع بر آید نظم جلوہ ہائے فیض نور از راس
من + نور خورشید ست براوج سخن + ہر کہ زین خورشید گشتش نور و شید + ہجو مہر
تہر رے اور سید اللغات ہم بکسر با و فتح میم ہتا و قصد با جمع ہمت عالم علوی
عالم بالا عالم بفتح میم و کسر لام عالم و جان اسوا سطر کہ جمع معلوم صیغہ الہی ہی یعنی علامت
اور یہ جہان علامت اپنے صانع کا ہی اسوا سطر عالم جہان کو کہتے ہیں ابدال بالکسر
کوئی نئی چیز پیدا کرنا اور ایک قسم صنایع شعرا سے طبائع بکسر اول سرشت و خوی
مردم کہ زایل نہیں ہوتی وہ تشدید با صاحب طبیعت ذکی و کوزہ گرا اختراع بالکسر
ایسی چیز پیدا کرنا کہ اُس سے پہلے مثل اُسکے نہ ہوئی ہو اسماع بالکسر سنو انا اور گانا
و بالفتح گوشہ محور بالضم آفتاب شید بکسر و یاے مجہول بعضی روشنی و آفتاب
و بکسر و یاے معروف گچ و غیرہ جس سے دیوار لیسین مگر خورشید میں یاے معروف
کے ساتھ فصیح لکھا ہی ہے ترکیبی شمر صرح کہتے ہیں کہ ہر خدہ ہم و غم مفلسی میں
جیسا کہ شعر عربی کا مفہوم ہی مبتلا ہوں لیکن ہمیشہ نہایت ہم سے حلقہ میم کند کا
ذروہ عالم علوی پر لگائے ہی رہا سواے بلندی کے ہمت اپنی کسی طرف مصروف
نہ کی نہ مائل پستی کا ہوا اس خیال سے کہ عالم ابدال کے بطیاع پر جلوہ نما ہوں
یعنے جہان کے جہان تھے اور تازہ باتوں کے میری طبع پر جلوہ نما ہوں اور یہ اختر
اختراع کے افق سماء اسماع سے نکلیں یعنی یہ نئی نئی باتیں مختراع میری سماع مردم
میں جو پہلے ایسی دیکھی سنی نہ ہوں پوچھیں معنی ترکیبی نظر اب مصرح موافق
سنت شعرا کے فخر یہ کہتے ہیں کہ میری وہ رے روشن ہی کہ نور جو جلوے فیض
کے دکھا رہا ہی اسی کے فیض سے ہیں اور اوج سخن پر رے میری ایسی ہے
جیسے لوح فلک پر خورشید منور کہ سب اُسکو جانتے ہیں اور جسکو میری
رے سے نور و شید حاصل رہوا ای روشنی بر روشنی اُسکی رے ماہی طرح ہر کو

پہنچی یعنی مقابل اور طرف ہر کے ہوئی معنی معامے نشر حلقہ میم کا جو غایت ہم سے
پیوستہ ہوگا ہم ہو جائیگا اختراع میں آخر موجود اور اسماع میں سماطا ہر ہی جب سما
کے دونوں افق پر کہ الف اور عین ہی یہ اختر چمکے گا اختر حاصل ہوگا معنی معامے
نظم پیدا شعہ کے دوسرے مصرعہ میں سخن کے لفظ میں یہ معلوم ہوتا ہی یا یاے نور
خورشید کے کہ سخن میں سین علامت شمس کی ہی اور خورشید کی اور لون نور کا
جس سے سخن حاصل ہوتا ہی اور لفظ مہ کا جب را کو پہنچیا مہر ہو جائیگا محسنات
کلام پیوستہ پیوستہ دونوں تجنیس تمام ابداع طباع اختراع اسماع ایسے ہی
ہم ہم عالم عالم کیسے بنجیدہ اور الطف ہیں اختراق سما جلوہ نور خورشید اوج و
خورشید و ماہ و نور حلقہ کند میم سب مناسب یکدیگر اور بہت شایقین ناظرین
خورفراکین خطا ٹھائیں اختلاف شارح نے احتمال و دغدرغے تو لکھے لیکن مع سخن کا
نہیں لکھا شاید انکی رائے میں نہ ہو واللہ اعلم۔

نکتہ گا ہی کلک پاکشیدہ گل رخسارم از رشحات عین معانی چشمہ در قلب مانی
چنان بیناید کہ ہلوے دفتر تر میشود و گاہ از الف خانہ سر بریدہ مہ فرسایم از تصویر
بتان بیان چہرہ از بردارنگونہ میکشاید کہ طبق ازرق فلک را درون پر زخمی گردد
شعر چون ز نور لب کشد طار دکلاک تیر من + عین عطار د آورد از فلک ضمیر من +
الفاظ کلک بالکسر فریم و گو و قلم خصوصاً عین چشمہ اور آفتاب اور زرافات
مانی نام مصور جسے دعوی نبوت کا کیا تھا اور اپنی نقاشی کو معجزہ ٹھہرایا تھا دفتر
بالفتح مجموعہ حساب یہ لفظ فارسی ہی تر شدن شرمندہ اور منفعل ہونا لقویہ
صورت بنانا از نام حضرت ابراہیم کے باپ یا چچا کا جو بت تراش تھے چہرہ کشا
تصویر بنانا اور شگفتہ کرنا ازرق بتقدیم ز ابراہیم کے حملہ کہود و نیلگون و آب صاف
طار دکسر را شکار کنندہ تیر معروف و عطار دکہ دبیر فلک ہی معنی ترکیبی نشر
پاکشیدہ گل رخسار صفت کلک کی ہی یعنی نافذ و در سے پاؤں پھیلائے ہوئے ہی
اور گل رخسار باعتبار سرخ رنگی قلم یا سرخ روشنائی کے بس مہر دم کہتے ہیں

کہ کبھی یہ کلک موصوف بصفات مذکورہ میری رشحات عین پینے چشمہ معانی سے
ایسا چشمہ قلب مانی بین غایان کرتی ہو کہ پہلو اسکے دفتر کا تر ہو جاتا ہو اور شرمندہ
و منفعل یعنی مانی میرے معانی کی حسن و نزاکت دیکھ کر شرم سے پانی پانی بہتا
ہو کہ میری ارزنگ میں اس آب و رنگ کا کوئی نقش و نگار نہیں اور مثل اسی فقرہ
کے دوسرے فقرہ میں سر بریدہ مہ فرسا صفت خامہ کی سر بریدہ ہونا خام
کا قطذنی سے ظاہر اور مہ فرسائے باعتبار بلندرتبگی کے لینے بھی تو میری کلک کا
وہ حال ہی جو مذکور ہوا اور کبھی یہ حال کہ خامہ سر بریدہ مہ فرسا میرا جب بتان بیان
کی صورت بناتا ہو تو از بہت تراش کو ایسا شگفتہ اور مثل زند کے تازہ رو کر دیتا ہو
کہ اسکی تازہ روئی کی ند سے طبق ارق فلک کا درون زر سے بھر جاتا ہو یہ نکتہ
بھی اپنے کلام کے حسن و خوبی میں لکھا ہو اور باقی معنی اسکے معنی معانی میں
ظاہر ہونگے معنی ترکیبی شعر مصرح کہتے ہیں کہ میری کلک تیر صفات کا طارد
جب زر خور بجائے سیاہی کے اپنے سر پر رکھے اور زر خور مبالغہ ہو کہ جو
زر پیدا ہوتا ہو محلول کر کے اسکے زر سے لکھے و مراد از حرف عین تو عین
عطارد جو ذات عطارد ہی فاص اپنے فلک صغیر سے جسمین وہ عروج پار ہا ہو نکلے
تحریر اور انشا اسکی کیا چیز ہو مطلب یہ کہ جو لکھون وہ عطارد ہی ہو جو دیر فلک
کہلاتا ہو معنی معانی کے شرک کلک میں کاف جو بصورت پاکشیدہ کے ہو کشیدہ
یعنی سا قہ کرنے سے کل باقی رہتا ہو جسکو رخسار اور پاکلک کا کہا ہو مانی کے
قلب میں عین لاسنے سے جو بمعنی چشمہ کے ہو معانی حاصل ہوتا ہو دفتر کے پہلو میں
لفظ تر ظاہر موجود خامہ کا سر خابے الف ہو جب یہ سر کاٹا جائیگا امہ رہیگا اور جب
مہ الف باقی ماندہ خامہ کو گسیگا مہ رہ جائیگا بتان بیان مصحف یکدیگر چہرہ آزر کا
الف ہو جب چہرہ اسکا کھولا جائیگا یعنی الف سا قہ ہوگا زر باقی رہیگا ایسے ہی
ارزق ظاہر ہو کہ اسکے درون میں زر موجود ہو معنی معانی کے شعر طارد جب
عین جو بمعنی زر کے ہو سر پر لائیگا عطارد ہو جائیگا محضات کلام کلک پاکشیدہ

گل خسار اور پرہیزگار فخر اور خامہ سر بریدہ فرسایا ہی خوب واقع ہوئے کہ معنی ترکیبی و معنائی دونوں اچھی صورت سے حاصل ہوتے ہیں جو مذکور ہوئے یا خیر یا رشتات عین چشمہ تر سر تصور بہت چہرہ مانی آرزو رطب اذرق فلک خور کلک خامہ تیر عطار دمنہ سب مناسب یکدیگر اور علی ہذا القیاس اور لطائف الاختلا شائع لکھتے ہیں کہ کلک تو بدون پاکشیدہ کہنے کے بھی گل خسار ہی اگر پاکشیدہ نہ ہو تو بہتر ہی اس واسطے آخر ساقط کرنے سے کل رہتا ہی انتہی اگر پاکشیدہ نہ کہتے تو معنی معنائی میں کاف نکال دینے کا ایما ہی کیا ہوتا یا یہ کہ ہر کوئی جو چاہے نکال دے جو چاہے بڑھالے محکوم ایک شہسہ ہوتا ہی کہ کتاب میں پہلے فقرہ میں گاہے کلک پاکشیدہ ہی صرف اور دوسرے فقرہ میں ازالف خامہ سر بریدہ بس بنظر ملاحظت وہاں کاف کلک پاکشیدہ کہا ہو تو عجب نہیں لیکن کتاب میں نہیں آیا لہذا بدستور رہنے دیا۔

نکتہ دور یا بود کہ ازل شکستہ آفتاب و ارا میں مہر سر بریدہ کہ از نظم و نثر نظم و نثر کہ انشاء و آشنائے دل دوستان و خطا و نقش خط پھکانان با شد قطعہ چمن دل نذیرہ و رصف او + قصد فہم کسے جو پائے صفا + فکر بیدل ز فر اور روشن + طیب بید ز طے او پیدا + اللغات دور گردگو مناسرت بر دن ظاہر ہونا نظم جو اہر پر و نا اور طلائع اور سخن کو وزن و ترتیب دینا نثر پر لگنا و پر لگنا کرنا نثر بالغم نوشتہ شدہ انشاء پر لگنا نثر شروع کرنا اور آپسے کوئی چیز کرنا خط بالفتح و تشدید طالعنا و نوشتہ خط بالفتح بہرہ و نخت و بہرہ مند شدن طیب بالفتح لذیذ و پاک ہونا کسی چیز کا وبالکسر خوشبو معنی ترکیبی نثر بہت دور ہو گئے اور مدت گذری جب سے میرے دل شکستہ آفتاب و ارا میں کہ شکستگی اسکی بسبب غم و ہم مفلسی کے ہی جیسے کہ اگلے نکتوں سے ظاہر ہو گئی اور آفتاب بسبب نورانیت کے یہ نور آرزو و مٹھتی رہی ہی کہ کوئی نسخہ نظم و نثر سے ایسا لکھوں کہ انشاء اسکی آشنادان و متون اسکی اور خط اسکا خط سب کے دلون کا ہوئے یعنی اس کے معنی اور لفظ سے ہر کوئی حسب

حیثیت و استعداد بہرہ یاب ہوے جیسا کہ اس کتاب میں ظاہر منے ترکیبی بھی عمدہ
 ہیں اور خفیہ منے معنائی بھی موجود منے ترکیبی قطعہ مصرع اسی نسخہ کو ایک چمن
 کہ جس میں اقسام انواع گل رنگین مضامین و معانی کے شگفتہ ہوں ٹھہرا کہتے ہیں
 کہ اس چمن نے کسی کے فہم کے قصد کا پائون اپنی صفت میں نہ دیکھا ہو مثل صفا کے اگر
 ہو تو اسکی صفت میں صفا کا پائون ہو والا اور کا مقدور نہیں جو اس میں قدم رکھ سکے
 اور ایسا چمن کہ فکر کیسی ہی بیدل اور گھبرائی ہوئی ہو اسکے فرد زیبا ئی سے روشن
 ہو جائے اور اسکے طے کرنے اور نقشے لے ایسی طیب بیدار نے خوشی و پاکیزگی و خوشبو
 پیدا ہونے یعنی لطافت ہی لطافت کہ جسکے لوٹ پوٹ کرنے سے نہایت ہی خوش ہو
 معنی معنائے شراشا کا دل آشنا ہوتا ہی خط و خط باہم نقش معنی معنائے
 قطعہ صفت میں پائون صفا کا جو الف ہی آئے سے صفا حاصل ہو گا فکر کا دل کاف
 ہی بیدل ہونے سے فرہنگ طیب کی حد باہی بیدار کرنے سے طے رہیگا محسنات کلام
 دور آفتاب مہر نظم نثر نسخہ انشا خط نقش خط قناسب ہیں۔

نکتہ درہنگام اختتام کتاب حسن اول کہ مطلع و مطلع حل دقایق عشق بازی
 و غایت فحوی آن حاوی لغت سید عالم علیہ السلام بود شے دل را کہ از
 غایت شگاف کاف می نمود برے عرض استکانت دران آستانہ احتکاف و دادم
 دیدم کہ از ان عتبہ خانہ چشم بنیاد تبہ را راہ نمائے نوردل از اجزائے درون
 روشن شد چشمہائے ہجوم معنائی با انقلاب موج چندان در منظوم بر کنار سینہ مکدر
 ریخت کہ آنرا از کثرت دل رد کم توانستی کرد در مطلع شب بی پایان سودائے آن از
 سواد الفاظ و معانی معاشیستانی دیدم پر ایکا بدایع کہ چون پری بر روی چنان آن
 حسن می نمود و چون پردہ از روی آن شبستان برداشتم بستانی دیدم کہ در دوش در
 محبت یعنی درود روی روح نمود و ریحان گلستان را ہم بر زدہ حیران می ساخت با دل
 متفکر سرا گندہ گفتم بیت عربی اللیل حبلی یا لیلک و لیلکنا + یا لیلک
 یا لیلکنا لیلکنا فیض را در یاب و از بن دریا ورے بر سر آب آ ر

قطعہ کہ کشتی دامن آخر زمان + زما یادگاری بود در جهان + وزین آسمان آفتابے
 برآرد + کہ ماند سنی اسم تو در امان + قطعہ روضہ نور دلش از رہ عیان + گشتہ برگ کرب
 دل زوہر گران + مینی اندر تن زعکس او توان + یابی از معنیش از جا نہا جہان +
 اللغات فحاشی بفتح اول جمع فحوی کی کو مضامین حاوی احاطہ کنندہ استکانست
 فروتنی و عجز و حقارت کاٹ مخفف شگاف کا احتکاف گوشہ نشینی عتبہ بضم عین حملہ
 دہلیہ سودا سیاہ و خال سودا سیاہی ابا بفتح اول جمع بکر کی زن و مرد نا پسیدہ
 ورد بفتح گل و ذ بضم وا و دال مشد و محبت و داد خزان بفتح دل و بکسر جمع جنت کی
 معنی ترکیبی شریف و رح فرماتے ہیں کہ وقت اختتام کتاب حسن و دل کے
 جسکا مطلع اور مقطع صل و قالیق عشق بازی کا تھا اور غرض و غایت اُسکے مضامین
 کی حاوی لغت سید عالم مسلم کی تھی ایک رات میں نے دل کو کہ نہایت شگاف و کاوش
 سے کاف و زنجی معلوم ہوا تھا اظہار فروتنی اور عجز کے واسطے اُس کتابستانہ رسالتاب
 میں مراتب اور گوشہ گیر کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس عتبہ سے خانہ چشم بیا و تبہ میر کیا
 ایک راہ نماینے نور دل اجزائے درون سے روشن ہوا پھر تو چشمہ ہائے ہجوم معانی
 نے بوجہ انقلاب و تلاطم موج کے اسقدر در منظوم سینہ مکر پر بیٹھئے کہ اُنکو بسبب
 کثرت کے دل زد نہ کر سکا اور مطلع شب بے پایاں خیال اُسکی میں سیاہی الفاظ
 اور معانی معما سے میں نے ایک شبستان دیکھا ایسے صنایع بدایع ابا و ز
 اچھوتوں سے پراور آگندہ کہ جنبہ دست فہم کسی ذی فہم کا نہیں پہونچا تھا اور پری کے
 مانند میرے روئے دل سرا دا اپنے حسن کی ظاہر کرتے تھے پھر جب اُس شبستان کے
 شمع نے پردہ اٹھایا تو ایک بستان نظر آیا کہ جسکا وردائے گل و د محبت میں رخ
 روح اور تازگی کا دکھاتا تھا حاصل یہ کہ اُن گلوں کے دیکھنے سے محبت تازہ ہوتی تھی اور
 دل کو فحرت و تازگی پہونچتی تھی۔ اور حال یہ تھا کہ ریحان گلستان کو درہم برہم کر کے
 حیران کرتا تھا۔ اُس وقت دل متفکر سے سراقندہ ہو کر میں نے کہا معنی ترکیبی بہت
 عریض رات حاملہ ہی عموماً مخطوطہ کے ساتھ اور بیماری رات خصوصاً حاملہ ہی اُس محبت کی

کہ حاصل کرے ہمارا مقصد مغنیہ ترکیبی جملہ اہل بیت و اہل بیتان فیضان حضرت ہے جو
تو نے دیکھا ہے فیض حاصل کرے ہر اہل بیت سے ایک در کمال مغنیہ ترکیبی جملہ
کہ یہی در زین سفینہ دامن آخر زمان کا ہو گا یعنی لوگ زمان مابعد کے اپنے فیض
و امن میں یہ در رکھینگے اور جسے جہان میں ایک یادگار رہیگا۔ اب اسی دریائے
فیض کو آسمان قرار دیکر فرماتے ہیں کہ اس آسمان سے ایک آفتاب بر لاکھ ہفت
صد تک تیرا نام امن و امان میں رہے۔ یہاں در اور آفتاب دونوں سے مراد
سخن ہوا اور ظاہر ہو کہ آفتاب سخن اپنی منیاے معانی سے سخندان مغنیہ ترکیبی
دونوں کو تاقیامت منور اور روشن رکھیگا اور نام اہل سخن کا اپنے در سخن کی بدولت
صفحہ ہستی پر نشینی و فنا سے تا ابدالہر محفوظ و مامون رہیگا۔ پھر جبکہ مرکز فیضان
کا جسکا ذکر نکتہ بالا میں فرمایا ہے برکت فیض توجہ روح پاک حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان غیب سے لوح خاطر پر منقوش ہوا اور وہ تردد و
تفکر جو باعث خلیان خاطر اور کرب دل کا تھا دور ہوا تو اب فرماتے ہیں مغنیہ
ترکیبی قطعہ دیگر کہ وہ در اور آفتاب جسکے نکالنے کو کہتا ہوں ایک ایسا روضہ
ہے کہ رہ و روش اسکی پر وضو و وضیاء سے ہوا اور اسکی رہ سے روشنی قلب عیان
ہوتی ہے اور اسی کی لطافت و نفاذت کے سبب سے سامان کرب دل کا بطرف
ہو گیا۔ وہ ایسا مقوی اور جان بخش ہے کہ محض عکس الفاظ سے اپنے تین میں تو
تو دیکھتا ہے اور جب اسکے معنی اور حقیقت کو غور کرتا ہے تو جانوں کی جان پاتا ہے
مغنیہ معانی شریح حسن و دل کا مطلع یعنی پہلا حرف ح اور مقطع یعنی اخیر حرف
ل دونوں کا مجموعہ حل ہوا قح آی کی غایت حاوی شگاف کی نہایت کاف اور
افکاف کی انتہا بھی کاف پر چشم کی مراد و عین حنی کو تہ پر رکھنے سے عتبہ ہوتا ہے
اجزائے درون سے دال حنی نکال کر باقی کو لوٹو تو لوڈ ہوگا۔ تجرم کی پاس حنی کو
جدا کر کے منقلب کرو تو موج ہو گا مگر کے آخر در اور در کو لوٹو تو رہو گا شہستان میں
شہستان شین کے پردہ میں روپوش ہی تیرے روح کا و در میں لانے سے ورد ہو گا

نیجان کے درہم بہم کرنے سے چران ہوتا ہی درباب میں ایک درہم سر آب ہی اور لفظ دریا میں بھی درہم ہی معنی معامے قطعہ کشتی کا مراد و سفینہ اور سفینہ کا مراد و بیاض کتاب ہی اور آسمان سے حرف سین حسب قاعدہ رموز شمس جو مراد و آفتاب کا ہی نکالنے سے امان ہوگا اور آسمان میں اسم کے ساتھ امان موجود ہی روضہ میں لفظ منقلب مراد و نور کا ہی جو رہ کے اندر ہی برگ کا منقلب کر ہی اور ثن میں او کا عکس والالنے سے توان ہوگا محسنات کلام کتاب مطلع مقطع فحوی و حاوی + اعتکاف کا ف عقبہ تہہ آستانہ خانہ بنیاد + چشمہ موج درہ شب سودا سودا + شبستان پری جنان + بستان گلستان + فیض دریا آب در کشتی + آسمان آفتاب + روضہ رہ برگ یہ سب باہم متناسب و حس و حسن میں تجنیس ہی واضح ہو کہ مصنف رحمہ منجلہ کا ملین سے ہیں اور حجب صادق و واثق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کچھ انکو فیضان ہوا ہی وہ بطفیل روح مبارک نبی علیہ السلام کے ہی جیسا کہ نکتہ ہذا و آئندہ میں ذکر فرمایا ہی۔

نکتہ آرزو حات نبوی بوی بدرون دل از پافتادہ رسید و قبول طرح این نسخہ بر آیت روایت رونود و طرنا میں تحفہ بطور جدید و بخت سعید بدست آورد و این سوادرا شبستان نکات و گلستان لغات نام نہاد قطعہ گلستانی از جہر شریف و راہبر + شبستان از روح دل حور راجان + جمال معانی نہان زیر حروف + چو لفظ بتان و میان شبستان + اللغات روحت بالفتح جمع روح کی بمعنی بوبائے خوش و باد ہائے خنک آسایہ شاہ و خوشیہا روح بالفتح جان رحمت و قرآن و نام حضرت عیسیٰ و نام جبریل علیہما السلام قبول بالفتح اول پذیرفتن و بختمین پیش آمدن طرح بالفتح انداختن و دور یافتن و قائم کردن بنائے مکان و نمونہ عمارت نو و نقاشی و کنارہ گرفتن از کالے آیت نشان و علامت روایت بکسر نقل کردن سخن جدید بالکسر نوی و تازگی و بخت جہر نہر گس معنی ترکیبی نشر فرماتے ہیں کہ خوشبختی روح نبوی صلعم سے

ایک ہومیرے دل ازیا فتادہ و در ماندہ میں پہونچی اور قبول بنیاد اس نسخہ کی نقل
 سخن کی علامت پر منجھ دکھایا یعنی نقل سخن اور بیان کتاب نے بنیاد قبول کی اور محکو
 متوجہ نقل و بیان سخن پر کیا۔ اور طرز اس تحفہ کا نئی انداز اور مبارک نصیب ہے
 ہاتھ آیا اور نام اس مسودہ کا شبستان نکات اور گلستان لغات رکھا ہے
 ترکیبی قطعہ یہ نسخہ ایک گلستان ہے جسکی جہر آنکہ کو بہرہ بخشی ہے اور ایک
 شبستان ہے جسکی آسائش و فرحت اور تازگی و ٹھنڈک اور خوشبو کے سبب سے
 حور و جان ملتی ہے اور جمال معانی کا حرفوں کی تحت میں ایسا پوشیدہ ہے جیسے
 بتان کا لفظ شبستان میں معنی معمارے نشر دل ازیا فتادہ میں دل کا مراد
 قلب ہے اور قلب کو ازیا فتادہ کیا یعنی بگرائی تو قل ہوا اسکے اندر پہونچنے
 سے قبول ہوتا ہے روایت کی آیت پر رومو جو ہے جہر کا عین مراد ف دیرہ کا
 ہے جدید میں بخت کا مراد ف جدا و دست کا مراد ف یہ ہے جو کوید پر لٹنے سے
 جدید ہوگا روح کے قلب سے حور ہوگا شبستان میں بتان کا لفظ روپوش
 ہے محسنات کلام روغات و روح میں صنعت اشتقاق ہے جہر اور
 دیدہ میں مشابہت مغوی ہے اور جان میں ابرہام ہے حور و جان کیا خوب
 مناسب ہیں۔

نکتہ ابواب حدود حریم این شبستان چون لفظ حریم بہشت بہشت افتادہ
 و رے صافی بردیایے معانی کشاد تا ازین بہشت باب چون حباب
 صورت جناب عرضہ دیہد و الف کلک انتساخ احباب بر سر وی بنایا اندازد
 اللغات حریم احاطہ گرداگر دغانہ حباب بالفتح گند آب ہندی بیولہ و بکسر
 دوستی کردن و بالضم دوستی و مار و دیو جناب بالفتح درگاہ و آستانہ و گرداگرد
 سرے قرصہ بالفتح یکبارہ ظاہر کردن چیزی را بکسے و آشکارا کردن و عرض نمودن
 و بالضم ہمت و حیلہ و در میان انداختہ شدہ و پیش آوردہ شدہ و انجمن کشش
 کشیدہ شود و سپر انتساخ بالکسر نسخہ گرفتن معنی ترکیبی نشر فرماتے ہیں کہ

ابواب حدود حریم اس شبستان کے مثل لفظ حریم بہشت کے کہ آٹھ ہیں بہشت
 پر واقع ہوئے جیسے بہشت میں بہشت کا لفظ ہی اور بہشت کے دروازے بھی
 آٹھ ہی ہیں ایسے ہی اس شبستان کے باب بھی آٹھ رکھے تماشہ اور مشبہ بہ
 میں مناسبت تمام رہے اور رے صافی کو دریاے معانی پر کشادہ کیا یعنی
 تیرا یا تو کہ اس بہشت باب چون حباب سے کہ پیشتر سے اپنی معدومیت اور پھر
 دفعۃً ایک صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ موجود ہونے میں مثل حباب کے تھے
 صورت حباب کی پیدا اور ظاہر کرے اور آلف قلم نسخہ گیری احباب کو اسی حباب
 کے سر پر سایہ انداز کرے۔ مشابہت بہشت باب کی حباب سے یہ کہ ح کے
 آٹھ عدد ہیں جو ہر سر باب ہی پس بہشت باب اور حباب پنجہنس اور ہم معنی ٹھہرے
 اور چونکہ حباب کو فنا بھی بہت جلد ہوتی ہی تو شبہ ہوتا تھا کہ کہیں یہ باب بھی حباب
 کی طرح جلد فنا نہ جائیں تو اسی کے دفع دخل میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی
 رے صاف کو جب دریاے معانی پر تیرا یا تو بہشت باب چون حباب کو حباب
 کی صورت یعنی ایک درگاہ پدیدار پایا۔ اس واسطے کہ الف کلمہ انتسلاخ احباب
 کو اسی حباب کے سر پر سایہ انداز کیا ہی جس سے اسکا سکون واستحکام کامل
 متصور ہی پس اب یہ بہشت باب ہجون حباب جناب ہو گئے اور بنا بھی انکی بوجہ
 قلم نسخہ گیری احباب کے پائدار و مستحکم نہو گئی اور جو خدشہ کہ انکی معدومیت کا تھا
 وہ بھی مٹ گیا تو اب آگے تفصیل ابواب و نقل سخن میں مصروف ہو تو احباب
 بھی بلا وسواس نقل پرداز ہوں اور یہی صورت اسکی پائنداری کی ہی ہے
 صحابے شرف بہشت میں بہشت اور حباب میں باب کے سر پر ح
 جسکے آٹھ عدد ہیں پس معنی یہ بہشت باب بہشت ہی ہیں حباب کے سر پر
 الف لانے سے احباب ہوگا اور دریا میں رے موجود ہی محسنات کلام
 شبستان ابواب حدود حریم بہت مناسب ہیں بہشت بہشت میں پنجہنس
 خطی بہشت باب اور حباب منہ سراد و جناب اور حباب اور احباب میں

تجنیس ناکند۔

باب اول ازالہ تالیف اسلام سلام می گوید و بر نون ایمان کہ ہلال فلک اول امن و امان ست ایمانی نماید اللغات تالیف دو چیز یا چند چیز کو جمع کرنا اور باہم ربط دینا ترتیب و ارار اس جگہ استعارۃ لفظ اسلام اور معنا اجتماع حروف اسلام سے مراد ہی سلام بفتح اول گردن نہادن و بے گزندگی و بے عیبی و سلام گفتن ایمان بالفتح قوت و تدبیر است ہائے راست و سگندہا و بالکسر گرویدن و امان دادن ایما بالکسر اشارہ معنی ترکیبی فقرہ اولے فرماتے ہیں کہ یہ پہلا باب الف تالیف اسلام کی طرف سے مسلمان کو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ ای مسلمان تو لفظ سلام کے معنی اگرچہ سلامتی اور بے گزندگی کے ہیں مگر واقعہ میں اطلاق اور حصول و وصول اس معنی کا بدون اسلام کے محال ہی جب ہم سلام پر الف لاؤ تو تمہارا اسلام پورا ہووے اس لیے تم پر واجب اور لازم ہو کہ اسلام کے جملہ ارکان و احکام بہ ترتیب اپنی ذات میں جمع کرو اور اپنے جان و دل سے کار بند ہو تو اعمال شرع میں بے عیب اور عذاب آخرت سے سلامت اور بے گزند رہو گے اور مصداق سلام علیکم صبر فاد خلواھا خالدین کے بنجاؤ کے معنی آتہ سلامتی ہو تم کو اور خوشخبری پس رہو تم ہمیشہ بہشت میں معنی ترکیبی فقرہ ثانی اور وہی الف نون ایمان پر کہ ہم شکل ہلال فلک اول کے ہی ایما و اشارہ کرتا ہی کہ ای مومنو خدا اور رسول پر صدقہا سے ایمان لاؤ اور مومن کامل بنجاؤ کیونکہ اسمین تم کو امن و امان کے فلک کا ہلال دکھائی دیا جس کو روز بروز ترقی ہی مثل ہلال فلک کے یعنی ایمان دار کو روز افزون امن و امان ہی معنی معامے ہر دو فقرہ تالیف سے الف ظاہر ہی اور سلام پر الف لانے سے اسلام ہوتا ہی اور اسلام کا پہلا الف دور کرنے سے سلام ہوگا۔ نون خط نسخ میں مشابہ ہلال کے ہی ایمان میں امن و امان دونوں موجود ہیں۔ ایمان کا نون دور کرنے سے ایما ہوتا ہی اور تہائی والف ثانی

دور کرو تو امن اور فقط تحتانی دور کرو تو امان اور الف ثانی دور کرو تو امن یعنی پگڑ
محسنات کلام الف اسلام اور ایمان کا باعتبار اپنے عدد کے مناسب باب اول
کے ہی اور تالیف والف اور اسلام و سیلام اور ایمان و امن و امان میں صنعت
اشتقاق ہی اور ہلال و فلک اول و ایمان بہت مناسب ہیں۔

باب دوم بارگاہ ملوکیت کی ست کہ در دولت راجون والی مسند دوم از عطاے
عدل و سیاست دو تخت میگردد اند اللغات فانی مسند و م حضرت عماد الدین
کہ خلیفہ دوم ہیں و عدل و سیاست ترکیب مقلوب اے سیاست روندہ عدل
تخت بمعنی پارہ و جز معنی ترکیبی یہ باب دوسرا بارگاہ ایسے بادشاہوں کی ہے
کہ جو اپنے در دولت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بسبب عطا ہونے سیاست
عدل روکے جو انکو بادشاہ حقیقی کی جانب سے ملی ہی دو ٹکڑے کرتے ہیں
اور اصلاحادہ عدل سے قدم باہر نہیں رکھتے یعنی نہ تو کسی غیر نفس پر ظلم کرتے
ہیں نہ اپنی ذات کو بغیر سزا کیے چھوڑتے ہیں حتیٰ کہ اگر اُسے کوئی حرکت ایسی
سرزد ہو جو قانون عدل میں قابل استیصال مکان ہو تو اپنے آپ ہی اپنے
ہاتھ سے اپنے در دولت کی بچ کنی کر ڈالیں گے جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند
ابو شعمہ کو بغیر شراب خواری وزنا اپنے ہی ہاتھ سے حد شرع جاری کر کے شربت
مرگ پلا دیا معنی معماے دیکھو در دولت کے در اور دولت دو ٹکڑے ہیں
محسنات کلام دوم اور دو برعایت باب دوم ہو بارگاہ ملوک در دولت
والی مسند عدل سیاست مناسب باب کے ہیں اس باب کو بارگاہ سلطانی
اس واسطے فرمایا ہو کہ اسمین ذکر سلاطین ہو اور نیز با ہم متناسب۔

باب سوم از مثلث طیب اخلاق علماء کہ بواسطہ سہ انگشت قلم جیم جدال
از روی دلیل کمال چون مثلث ذہرہ بر فلک سوم چنگ می کشاید اللغات
مثلث نام خوشبوی کہ قرص اُسکے سہ گوشہ بناتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ
مشک وزعفران اور کاغذ کے ہوتے ہیں طیب بالکسر بے خوش و خوشی و

و پاک شدن و خوش طبعی و واسطہ ذریعہ و وسیلہ زہرہ بالغم نام ستارہ معروف
 کہ فلک سوم پہری اور نام ایک عورت کا جس پر ہاروت و ماروت فرشتے
 فرغیتہ ہو کر چاہ بابل میں مقید ہیں جدال بالکسی جنگ خصوصیت کردن جنگ
 بالفتح پنجہ دست و نام ساز و ہر چیز خمیدہ دال پرند شکاری جس کو عقاب کہتے
 ہیں مثلث زہرہ ستار یا جنگ اسکا واضح ہو کہ اخلاق علما تین قسم کے ہیں
 ایک خاص خدا کے ساتھ یعنی عبادت پر یا دوسرے عام مخلوق کے ساتھ
 یعنی معاملات و مقالات و ملاقات وغیرہ تیسرے مشترک ساتھ خالق و مخلوق
 کے مثل درس و تدریس و عطا و پندار شاد و ہدایت وغیرہ کے اور یہ مشتمل ہی
 عبادت خالق و نفع خلق پر اس واسطے اخلاق علما کو مثلث فرمایا ہی جدال
 علما مناظرہ اور مباحثہ اور یہ اکثر تحریری بھی ہوتا ہی سہ انگشت قلم و انگشت
 جسے قلم پکارتے ہیں لکھنے کے وقت معنی ترکیبی یہ تیسرا باب ان علما کے اخلاق
 خوشبو میں سے ایک خوشبو ہی جبکہ سہ انگشت قلم کے وسیلہ سے جیم جدال
 جو وقت مباحثہ تحریری کے بجواب حریف و مقابل چیز تحریر میں آیا ہی اور اسے
 دلیل کمال و تمام کے کہ وہی وسیلہ سہ انگشت علما کا ہی مثل مثلث یعنی جنگ
 زہرہ کے فلک سوم پر اپنا جنگ کھولتا ہی یعنی کسی عالم نے اپنے حریف کی تحریر
 مجادلہ کا جواب لکھا تو اس حسن اخلاق سے لکھا کہ اس کے مضامین دلائل و برہان
 سے طرف ثانی تو نرم و ملایم ہو ہی گیا جیم جدال بھی جو جنگ و جدل میں سراپا
 جنگ عقاب تھا ایسا نرم ہو گیا کہ مثل زہرہ مطربہ رقاصہ فلک کے فلک
 سوم پر خوشی کے مارے جنگ نوازی کرنے لگا اور زبان حال سے گویا ہو کہ
 گو میں سر جنگ و جدال ہوں لیکن مجھ کو تو علما کی انگلیوں سے پکڑے ہوئے
 قلم نے بنایا ہی جو ہمہ تن اخلاق ہیں اب میرا رتبہ فلک سوم تک پہنچ گیا
 اور زہرہ کا ہمسرہ ہو گیا ہوں اب میں اس مناظرہ اور مباحثہ کی جنگ جدل
 سے باز آیا ہوں اپنا جنگ بجاؤں گا اور خوشی کی گیت گاؤں گا میرے جنگ کو

چنگ جدال نہ سمجھو چنگ ساز تصور کرو فلک سوم پر جیم جدال کا ہونا اس تقریر سے بھی ثابت ہے کہ دال حرفی اصطلاح تقدیم میں علامت برج اسد اور عطارد کی ہی ہر حال دحرفی سے مطلق فلک مفوم ہوا اور چونکہ دال اسمی میں تین حرف ہیں پس بادئی ملا بست لفظ دال سہ فلک ہو گیا پھر حسب قاعدے عمل انتقاد کے دفلک سوم الف حرفی فلک دوم ل حرفی فلک اول ہو گیا اب دال اسمی پر جیم حرفی لگائیں تو وہی جیم جدال فلک سوم پر ہو جائیگا۔ جیم کا چنگ باعتبار خیدگی سر اور تین عدد کے ہے۔ ترکیبی دلیل سے جب دحرفی کو اسمی لکھیں اور اس پر جیم حرفی لگائیں تو جدال ہوگا محسنات کلام مثلث طیب باہم مناسب علما قلم جیم دلیل کمال جدال چنگ زہرہ فلک سوم چنگ متناسب اور چنگ میں ایہام ہی مثلث سہ جیم باعتبار سہ عدد کے فلک سوم ہر عایت باب سوم کے ہے۔

باب چہارم بر رباع مشایخ و عباد کہ عباسی بر روی چار حد جاریہ دنیا را رابعہ و آرا از خانہ انداختہ اند و بہ پیشواے دال و رایت رایت مرقع بر فلک رابع افرختہ اللغات عباد بالکسر بندہ ہاے خدا جمع عبدکی و بالفم اول و تشدید موصد جمع عابد کی عباد بفتح کلیم و نام پوششی جاریہ حرف چہارم تختانی کشتی و سفینہ و آفتاب و کنیزک و دختر و آب روان رابعہ بکسر موصدہ و فتح عین محلہ خبر چہارم و نام زنے زاہدہ کہ پیر خود را دختر چہارم بود در بھرہ و رایت بکسر اول عقل و دانش و دانش رایت علم لشکر و کتبہ محبت و آفتاب و رتبہ بالفم راء سکون موصدہ منزل و سرے و رباع جمع اسکی رباع مشایخ منازل اربعہ صوفیہ کہ شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت ہیں یا وہ طریقہ کہ چار زانو بیٹھکر یاد الہی کرتے ہیں معنی ترکیبی یہ باب چہارم ان مشایخ اور عباد کے منازل اور مراتب پر شامل ہے جنہوں نے چار اطراف کنیز دنیا پر اپنی ملی یا عباد ڈال اور اسکی گھڑی باندھ کر مانند اربعہ بھری کے گھر سے باہر اٹھکو پھینک دیا ہے اور اسکی محبت کو ناچیز جان کر

اپنے سینے سے باہر کر دیا ہی اور پہنچاؤ اور رہ نائی عقل و فراست کے جھنڈا محبت لگی
 کا فلک چارم پر بلند کیا ہی نقل ہی کہ حضرت رابعہ موصوفہ کو ایک بار ایام سروا میں
 مکمل کی ضرورت ہوئی فوراً حکم خدا ایک فرشتہ بصورت انسان کچھ روپے لیکر حاضر ہوا
 اور عرض کیا کہ جیسا پسند ہو مکمل لے لیجئے پس روپے تو لے لیے پر خیال کیا کہ مکمل کیسا
 خریدوں سیہ یا سفید یا کبراجب و سو اس زیادہ پیدا ہوے تو وہ روپے دریا میں
 پھینک دیے جو پیش حجرہ ہوتا تھا اور فرمایا کہ اگر بھیجنا تھا تو مکمل ہی کیوں نہ بھیجی جیسا
 ہوتا ویسا اوڑھ لیتی جو اس روپے کی بدولت یہ ضحیان پیدا ہوا اس سے لو
 میں یونہی خوش ہوں **معنی محامے** روے دنیا پر عبلا لانے سے عباد ہوا
 اور دنیا کی ایک حد یعنی کنارہ ہی جسکے عدد چار ہیں پس چار حد ہو گئی اور و کو
 رایت کا پیشوا یعنی مقدم کرد و دور ایت ہوگا محسنات کلام رباع مشایخ عباد
 عباد رابعہ پیشوا حرق متناسب ہیں عباد اور عبادین منعت اشتقاق ببا عباد
 رابعہ فلک رابع برعایت باب چارم ہی اور مرین ایہام۔

باب پنجم نیچے ایست کہ در زاویہ ہدایت پنج حس را زیر ہائے ہیبت حسن اخلاق
 چون نیچہ شیر بیشہ پنجم بت بدی اخلاق شکند اللغات زاویہ کج و گوشہ ہر چہ
 حسن کسری حلی و تشدید کسین معلہ قوت عضوی کہ پانچ ہیں سامعہ ہامرہ شامہ ذائقہ
 لامسہ ہیبت بالکسر ہائے ہوز و فتح موجدہ بخشش و بخشیدن اخلاق بالکسر و بین
 بمعجم غرق کردن و مکان سخت کشیدن شیر بیشہ پنجم مجازاً سیارہ مریخ کہ وہ جلا د
 فلک ہی اور فلک پنجم بر شمشیر بکف معنی ترکیبی یہ کہ باب پنجم ایک نیچہ مشدہ
 شمشیر ہدایت بکف مریخ کے مانند درانیو الابلت پرستان حواس خمسہ کا گوشہ ہدایت
 اور رہنمائی میں نیچے ہائے ہیبت حسن اخلاق کے اپنی سیر اور غور کر نیوالون کے
 پنج حس بت بدی اخلاق کو توڑتا ہی اور انکے اوصاف و ذمیمہ کی اصلاح کرتا ہی
 طاعن ہی کہ شکستگی حواس خمسہ کی جو بت کے مانند ہیں اہل اسلام پر واسطے
 اثبات ذات واحد مطلق اور حصول اسکی قربت کی مثل شکستگی اعصاب باطلہ

کے واجب و لازم ہی اور یہ بدون توجہ اور ہیبت کسی ہادی کامل کے کہ وہ جب تک حسن اغراق نہ بخشے غیر ممکن ہی۔ جب کوئی مرشد گوشہ ہدایت میں بیٹھ کر ہدایت کرنے اور یہ خود بھی اسکی ہدایت بموجب بوقت خاص دریاے تامل و تفکر میں تہ دل سے غوطہ زن ہو تو اس شخص کے حق میں وہ ہدایت اُن اوصافِ رذیلہ کے قلع و قمع میں ایک پنچہ ہوگی مثل پنچہ مرغ کے کہ وہ بھی فلک پنچہ پر سے اپنی شمشیر دکھا کر جلادی و خونریزی جتا تا ہی اور کہتا ہی کہ جس کسی نے اطمینان اللہ و اطمینان الرسول سے قدم باہر رکھا اسی کا سر اڑا دیا جائیگا۔ چونکہ یہ باب اپنے مضامین مندرجہ کی ناظرین سے صفاتِ ذمیمہ دور کرنے اور اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے میں خاصہ پنچہ مرشد کا رکھتا ہی تو بمنزلہ مرشد ہی کے ہی کہ وہ بھی اپنے مریدوں کے سر پر ہدایت یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تلقین و اصلاح نفس کرتا ہی معنی معاملے ہدایت کا زاویہ جسکے پانچ عدد ہیں پنچ حس پر دلالت ہی اور وہ ہیبت کی جو بت پر ہی وہی ایک پنچہ مرشد کا ہی جو بت کے سر کو پکڑے اور دبائے ہوئے ہی کہ اٹھائے نہیں دیتا محسنات کلام زاویہ ہدایت پنچ حس اغراق متناسب اور حسن و بدی متضاد۔ شیر و بیشہ متناسب ہیں۔

باب ششم منصوبہ ایست کہ از جہات ستہ فاردان خانہ گیر حرفت را کہ از سعادت مشتری بر بساط ششم دہ ہزار بردارند از قید ششدر حریف اعلیٰ طویل کشاد می بخشد اللغات منصوبہ چیری بر پا کردہ شدہ و تدبیر کار و بازی شطرنج و نام بازی ہفتم از ہفت بازی نرد فاردان جمع فارد کی بمعنی یگانہ زمانہ و جدا خانہ گیر نام بازی چہارم از ہفت بازی نرد کہ فارد زیاد ستارہ خانہ گیر طویل ہزاران منصوبہ حرفت بالکسر کسب و پیشہ مشتری بائع و خریدار و نام سیارہ فلک ششم کہ سعد اکبری اور اسی کو قاضی سپہر کہتے ہیں بساط بکسر فرس و عرصہ شطرنج و فراخی میدان برد بالعم نام بازی شطرنج کہ سب ہرے حریف کے کٹ جائیں اور بادشاہ رہ جائے تو یہ نصف مات حریف پر ہوتا ہی ششدر وہ

مقام ہی کہ رہائی اُس سے دشوار ہوا اور عاجز و متحیر و حیران اور شبنش خانہ کہ بازی میں
 نرد کے ہوتے ہیں حریف ہم پیشہ دھکار آمل امید طویل دراز کشاد فراخی و فراخ اور
 تیرکمان سے چھوڑنا و ناخوشی معنی تیرکمانی باب ششم ایک منصوبہ ہی کہ یکتا یا زمانہ
 خانہ گیر حرفہ کو کہ مشتری بساط فلک ششم کی طرف سے ہزاروں بردہ کرتے ہیں قید شدہ
 حریف امید کی سے بڑی کشاد اور خوشی بخشا ہی اور ایک تدبیر کار ہو کہ شش جہت
 عالم میں انکو ناامیدی و مایوسی کی فکر سے آزاد کرتی ہی اور جو اپنے پیشہ اور حرفہ میں
 یکتاے زمانہ اور فرد ہیں کہ گھر بیٹھے اپنے کسب و ہنر کی بدولت بامداد مشتری کہ
 وہاں بیٹھا ہوا اپنی سعادت سے انکی مدد کر رہا ہی بہ نسبت بے ہنرون اور غیہ پیشہ
 کے بہت سی جیت میں ہیں مصنف رحمے جو کہ مضمون اس باب کا اہل حرفہ
 کے بیان میں بتلازمہ شطرنج اور نرد کے لکھا ہی امدا سکوا ایک منصوبہ اور تدبیر کا
 قرار دیا جسکے معنی بازی قایم کی گئی کے ہیں اور اہل حرفہ کو شطرنج باز اور نرد باز کہ
 فارادان سے تعبیر کیا ہی یعنی بازی کھیلنے والے اور حرفہ کو فاراد اور خانہ گیر اور ہزاروں
 کہ یہ بازی میں نرد کی ہیں اندامید کو حریف اس واسطے کہ مشکل سے بر آتی ہی اور اُسی کی
 تردد و فکر کو ششدر پھر جو کہ اہل حرفہ کی کوئی امید اپنے پیشہ کی بدولت بستم
 نہیں رہتی بدین وجہ انکے حصول امید و مقصود کو نرد و کشاد فرمایا کہ یہ الفاظ
 وقت نامت کے حریف پر بولے جاتے ہیں علی ہذا مشتری کو بھی ایک شطرنج باز
 مقرر کیا اور اُسکے فلک کو بساط چونکہ یہ سیارہ سعد اکبر اور اُسکا حریف زحل
 نحس اکبر ہی اور بازیان انکی تاثیرات جو زمین اور اہل زمین پر سعد و نحس
 واقع ہوتی ہیں سعادت کا اثر فراخی و کشاد و نحوست کی تاثیر خرابی و بربادی
 مخلوق متذکرہ بالا اُسکی بجان و دل طلبکار اور اُسکے نام سے گریزان و نیزار
 ہوتی ہی پس وہ پہلے اس مخلوق کے حق میں بردہ اور وہ دوسری اسپر مات ہی
 المختصر اہل حرفہ کی فراخی و کشاد مشتری کی سعادت سے بخوبی ظاہر ہوئے معنی
 معاشے ندارد محسنات کلام جہات ستہ فلک ششم ششدر بر رعایت باب

و دیگر الفاظ بہ عبادت شطرنج۔

باب ہفتم درگاہیست از درگاہ سببہ ابواب صفات سباعی شہوات کہ ہفت
عضو را چون ہفت از رنگ از تفرقہ زائے زلزلت علت میرساند و چون
خارس زندان ہفتم سیارہ رومی نخست میدہد اللغات درگاہ بفتح اول
و ثانی و ثالث طبقہ و نزع و پایہ زیرین سببہ ابواب سعادت دروازے مجازاً ہفت
دو نزع سابع بالکسر جمع بعضی درندگان شہوات بالفتح جمع شہوت کی معنی آرزو و شوق
نفس کا طرف حصول لذت و منفعت کے ہفت عضو چشم گوش زبان بطن فرج
دست پا ہفت اورنگ ہفت ستارے بنات النعش کہ ہمیشہ گرد قطب کے
گوش کرتے ہیں زلزلت بالفتح و تشدید لام و بالکسر لغزش و لغزیدن کثرت بالفتح زدن
و کوفتن و پارہ علت بکسر و تشدید ثانی بیماری و وجہ و سبب چیزی خارس زندان
ہفتم نگہبان و دار و در ہفتم فلک کا مجازاً سیارہ زحل کہ خمس الکبریٰ معنی ترکیبی
یہ باب ایک طبقہ ہی ہفت طبقات و نزع صفات سباعی شہوات میں سے کہ
ہفت عضو کو مانند بنات النعش کے جدا کرنے سے زائے زلزلت کے لت و کوب
علت پر پہنچاتے ہیں اور دار و در فلک ہفتم یعنی زحل کی طرح رو سیارہ ہی نخست
کی دیتے ہیں حاصل یہ کہ شہوات و لذات نفسانی کہ دیکھنے سننے ذائقہ شکر پری
مباشرت کی طرح چھوٹے چھوٹے پھرنے سے حاصل ہوتے ہیں در حقیقت صفات حیوانی
ہیں جب ذات انسان میں یہ غالب ہو جاتے ہیں تو جانورون کے مانند دین
و ایمان خوف و رجا عبادت و ریاضت وغیرہ سے بے بہرہ اور بے خبر اور نیک پر
سے بے تمیز کر دیتے ہیں تو ان ساتون عضو کو زلزلت و لغزش یعنی طغیان و
عصیان میں مبتلا کرتے ہیں پھر زلزلت سے جدا کر کے کسی علت و مضر میں پھنساتے
ہیں یعنی تو وقتاً فوقتاً غلبہ شہوت کے سبب سے اپنی ذات پر صادر ہوتی
جائے کہ شامت سے عشتین لاحق ہو جاتی ہیں مثل بنات النعش
کی علت سے اسی مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے کہ ایک

جنازہ اپنے سر پر رکھے ہوئے ہمیشہ گرد قطب کے گھومتی ہی اور تاقیامت یہ علت
 اسکے سر سے دوزخوگی اور زلت سے علت یعنی مرض سوزاک و آتشک و غیرہ ضرور
 ہو جاتے ہیں اور بالفرض اگر کوئی مبتلاے ہلائے جسمانی نہ ہو تو بھی یہ علت آخرت
 میں بیشک کسی طبقہ دوزخ میں لیجائیگی اور کالائتم کہ یہی لغو ذبا اللہ منہا
 یہاں شہوات نفسانی کو جو سباع یعنی درندوں سے تشبیہ دی ہی وہ اس واسطے
 کہ جیسے درندے انسان کو چیر پھاڑ کر ہلاکت کو پہنچاتے ہیں اسی طرح یہ شہوات
 بھی آدمی کو ہلاک کرتی ہیں بلکہ اُسے بڑھکر بہن کیونکہ درندوں کی گرفت سے
 اول تو چھوٹ بھی سکتا ہی اور بر تقدیر نہ بھی چھوٹا تو یہ تکلیف یہیں تک تھی۔ اور
 سباع نفسانی کی ایسی ہلاکت ہو کہ اسکے عذاب سے تاقیامت رہائی نہیں بلکہ
 ابراہیمؑ کا دنگ دوزخ میں رہنا پڑیگا اور چونکہ شہوات نفسانی علت اور سبب
 دوزخ میں جانے کا ہیں لہذا اُنھیں کو سبب ابواب اور دوزخ فرمایا پس قبیل تسمیہ
 مسبب بر سبب ہوا اور باب کو دوزخ سے اس واسطے تعبیر کیا کہ اس میں ذکر شہوات
 ہی اور شہوتیان نفس کا مقام دوزخ ہی۔ مولانا محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کہ دوزخ اور بہشت کیا ہی لینے اعمال حسنہ و سیئہ انسان کے ہیں جو قیامت
 میں دوزخ اور بہشت کی صورت ہو کر ہر ایک کو گھیر لینگے معنی محالے زلت
 سے جدا کی تولد ہوا اور علت میں بھی زلت ہی محسنات کلام درگم سبب ابواب
 بہشت عضو بہشت اور نگ زندان بہتم بر عایت باب ہیں زلت و زلت صفت
 اشتقاق و تینیس زائد ہی۔

باب ہشتم چون فلک ثامن باجماع ثوابت فوائد متفرقہ در کشایدہ غلڈن
 ست و از ختم ابواب این شبستان کہ بر حرف حاست امید حیات برہائے صبح
 خارج و فلح باشد بیت در کشاد این شبستانم امید غلڈگشت + ختم ابوالہش از ان
 بہمچون بہشت آمد بہشت + اللغات فلک ثامن آٹھواں آسمان کہ محل ثوابت
 کا ہی ثوابت بفتح اول و ہائے موحدہ مکسور جمع ثابت کی معنی ستارے غیر متحرک خلد ثمن

آٹھواں ہشت جبکہ فردوس کتے ہیں صبح بفتح صبح و خوب و جیل و بہ تشدید موصوفہ
 صاحب حسن و شعلہ و قندیل و نام مردے فروز نجات بفتح رستگاری و فیروزی و ولایت
 حاجت فلاح بفتح رستگاری و فیروزی و بقا و ماندن و ذخیر و نیکی و بفتح و تشدید لام
 کشا و ز و بزرگتر معنی ترکیبی فرماتے ہیں کہ یہ باب ہشتم مثل فلک ہشتم کے جمع
 ثوابت نواید متفرقہ کا ہی اور درکشائے ہشت ہشتم کا اور بسبب ختم ہونے ابواب
 اس شبستان کے کہ شمار میں مطابق اعداد حرف حاکے ہیں چکو امید اپنی
 حیات کی حاکے صبح یعنی خوبی نجات و فلاح و بہبود پر ہی معنی ترکیبی بیت
 اس شبستان کی کشادگی میں چکو امید خدا کی ہوئی اس سبب سے کہ اسکے
 ابواب کا ختم ہشت کی طرح ہشت پر ہوا کیونکہ نواید متفرقہ اسکے بحیثیت
 تفرق اور انوار معانی کے مثل ثوابت فلک ہشتم کے پر انوار ہیں فلک تو فقط
 محل انوار ثوابت ہی ہی مگر یہ باب بوجہ اندراج انھیں اپنے نواید متفرقہ کے
 کشائندہ در ہشت ہشتم ہی کسوا سطرے کہ پابندی و کار بندگی اسکے مضامین کی
 مومن کامل و صالح بنانے والی ہی بخلاف فلک ہشتم کے اور مومنین صالحین
 ہی کے واسطے اسد پاک نے فرمایا ہر ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات
 كانت لهم جنات الفردوس تکا خالداً دین فیہا یعنی جو لوگ ایمان
 لائے اور انھوں نے کام کیے نیک انھیں کے واسطے جنت فردوس ہی سینگے
 وہ احمین ہمیشہ۔ اب بطور خاتمہ ابواب و کتاب کے فرماتے ہیں کہ ختم اس
 شبستان کا مطابق عدد حاکے آٹھ باب پر ہوا اس سبب سے چکو امید ہی
 کہ میری حیات حاکے فلاح و نجات پر ہوا و جب حیات فلاح و نجات پر ہوئی
 تو ضرور ہی کہ خاتمہ حیات کا اسی پر ہوگا پس نتیجہ امید یہ ہی کہ میری حیات اول
 خاتمہ حیات کا دونوں فلاح و نجات پر ہونگے اور یہی بہودی دارین ہی اور
 اسی کا نام خاتمہ بالخیر ہی لطف یہ کہ یہ دونوں لفظ خود مختتم حرف حا پر ہیں جسکے
 عدد آٹھ ہیں اور انحصار ہشت کا بھی آٹھ ہی پر ہی پس یہ سبب مطابق ہیں

اور یہ مطابقت مصنف کے واسطے ایک فال مبارک ہی بنا بر حصول بہشت کے جسکی اُمید رکھتے تھے حاصل معنی بہت یہ کہ تصنیف و تحریر میں اس شبستان کے محکوم اُمید ظہر کی ہوئی اس واسطے کہ اصول اسکے بنی احکام شریعہ اور مسائل فقہیہ اور امور دینیہ اور کار صوفیہ اور فواید بہیہ پر ہیں اور اس قسم کی تصنیفات موجب رضا مندی خدا و رسول کے ہوتی ہیں جو ذریعہ حصول بہشت کی ہیں معنی معامی بہشت کی ب اگر دور کر تو بہشت ہوگا یعنی بہشت بہشت باب ہی کی ہی جو بہشت میں ہی جس سے کچھ مغایرت بہشت اول بہشت باب میں نہیں ہے محسنات کلام ثامن ثمن اور حرف ما اور بہشت بہ مناسبت باب ہشتم کے ہیں اور فلک ثامن اور ثوابت و درکشایں رہ شبستان و بہشت متناسب اور بہشت و بہشت میں تصحیف اور بہشت و بہشت میں صنعت اشتقاق ہے۔

لکھنے اُمید بہ فضل افاضل و کرم اکارم آنکہ از عین رضا چشم بر میم مکارم دارند تا عجم کارم نیکو شود و از میم جرم این شبستان عین عفو دور اندازند تا حرم و معفو گردد و قلم سیاح را الف و ا و بر سر صلح بکشند تا اصلاح یا بد فتنوی در غم کلکم جو کشند کن الف + بخت مرا نام شود و مولف + چشم کشادہ دلم از قلب واد + تار سداش از دل پاکان دعا + از بے جذب و کشش مرج بال + نقش خیال سختم بین خیال + بہست درین ماے گداز اقرار + تا ز دلش خلق بر دیا دگار اللغات رضا با کسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن مکارم بالفتح میم و کسر راے محلہ نواز شہ و بزرگوار بہ جامع مکرمیت کی ہی عجم تمام و ہمہ را فر اگر بندہ بحر بالضم و تشدید ازاد ضد غلام سیاح بالفتح و تشدید بسیار سیر کنندہ صلاح بالفتح نیکی ضد فساد و بکسر آشتی و مصالح مولف جو گرفتہ شونہ و ساز دار آئندہ دا یعنی درد مرج بفتح تین و جیم تازی آشفتنکی و تباہی و فساد بال یعنی دل خیال بفتح پندار و صورتیکہ در خواب دیدہ شود یا در بیداری تصور کردہ آید

یاد رکھو کہ آئینہ دیدہ شود جہاں بالکسر جمع جبل کی بھنی رسن و مجازاً استحکام و مستحکم معنی ترکیبی فرماتے ہیں کہ محکوفات صلوٰۃ اور بزرگوں کے فضل و کرم سے پیر امید ہی کہ عین رضا اور خوشی سے نظر و چشم میم مکارم اور نوازشات اپنی پر رکھیں تو عام و تمام کام میرے نیک اور بہتر ہو جائیں اور میم جرم اس شبستان کی سے عین عضو و در نہ رکھیں تو یہ شبستان اپنے نقص و قصور سے آزاد اور معاف کی گئی ہو یعنی جو جرم و خطا اور سہو کہ مجھے اس شبستان میں واقع ہوئی ہو اُس سے وہ پاک و صاف ہو جائے اور وہی بزرگ اپنے قلم سیاح و روان ترکو سر پر صلاح کے الف کے مانند لائیں تو وہ اصلاح پائے معنی ترکیبی قنوی نم یعنی میرے قلم کے نوشتہ میں وہ بزرگ اگر ایک حرف الف ہی اپنی صلاح و سداد کی رو سے کھینچیں یعنی اُس سے قباحت فرار کریں تو وہی الف اصلاح کا ہو جائیگا میرے نوشتہ کی خوبی و صلاح پر۔ اور میرے بخت و نصیب کا نام موقوف ہو جائیگا اور میں جانو گا کہ میرا بخت میرا کیا ہو گا اور ساز دار اور الفت پذیر ہو گیا۔ میرا دل بسبب درد و پریشانی اپنی کے چشم کشادہ اور منظر اس بات کا ہو کہ یا کون کے دل سے اُسکو دعا پونے واسطے جذب و کشش مزارع اور دفعہ آشفگی و تباہی دل کے نقش خیال سخن میرے کو جہاں دیکھ اسی مخاطب یعنی سخن میرا جو مثل خیال و خواب کے ہی بے اصل و بے بنیاد۔ اسی حیران و ناپنی نظر عنایت سے اُسکو جہاں یعنی مضبوط اور مستحکم جان اور دیکھ اور کوئی چیز نہ تھکے اُسکی بے بنیادی و بے اصلی کے باعث سے جو میرے دل میں ایک آشفگی و پریشانی ہی وہ سب جاتی رہے اور اطمینان و تسکین خاطر ہو چوتھے بیت اخیر میں ایک مدعاے خاص کا اظہار ہے کہ مہنفہ رحم عجز و انکسار کی رو سے اپنے آپ کو گدا قرار دیکر فرماتے ہیں کہ اب اس گدا کو ستون و قرار اس راے میں ہی کہ اپنے دل سے مخلوق کی یادگار فراموش اور محو کرے اور اس کے ذکر و اس میں جگہ دے

معنی معامے شش چشم کی مراد دین حنفی کو میم اول مکارم اسمی سے ملائین تو
میم ہوگا اور اسی میم کے جدا کرنے سے کارم ہوگا اور عفو کو جرم کی میم سے ملائین تو معفو
ہوگا اور باقی نقش جاریہ جائیگا اور الف حنفی کو سر پر اصلاح کے لانے سے اصلاح
ہوگا معنی معامے ششوی نم کے اندر الف حنفی لاؤ تو نام ہوگا اور چشم کے
مراد دین حنفی کو درد کے مراد دین میں لانے سے دعا ہوتا ہو اور خیال و خیال
ہم نقش ہیں یادگار کو معکوس کر کے دیکھو تو راے میں گدا کو قرار گیر پاؤ گے غنا
کلام امید و فضل و کرم متناسب ہیں عین و چشم مراد حرم اور شبستان
اور حر اور معفو متناسب اور عفو و معفو اور صلاح و اصلاح اور بال و حبال
میں اشتقاق اور خیال و حبال میں تجنیس خطی اور تصحیف ہو نم اور نام میں
اشتقاق اور دا اور دما میں اشتقاق۔

الباب الاول فی الایمان والاسلام وفیه فصول

فصل فی میا من الایمان وسلامت الاسلام

مکملہ الف اول ایمان تیر کشتی نجات ست بر سر بیان سینے دو دریائے غیب و شہادت و الفت ثانی
توحید ست دروادی ایمن سعادت فرد بر سر ایمان الف زان میکشہ تیغ ایمان
تا کنڈ زین دار قطع ماسوا از زمین آن با اللغات ایمان بالفتح سو گندہا و دستہا
راست و قوتہا و بکسر گرویدن و امان دادن تیر بالکسر چوب راست سقف و
کشتی و طاقت و قوت و عطار دو معنی معروف خیب بالفتح پوشیدہ شہادت
ظاہر ہونا اور گواہی دینا وحدانیت خداے تعالیٰ پر اور رسالت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر شجرہ بالفتح درخت و نسب نامہ مشایخ ان شقیبہ بالضم
طائفہ از ہر خیز و شاخ درخت اور وہ نغمہ ہوا و نغمون سے نکالیا ہو وادی
ایمن عبارت ہوا شجہاں سے کہ حضرت موسیٰ کو اول معراج وہاں ہوئی اور تجلی

نور الہی کی ایک درخت پر دیکھی اور یہ وادی کوہ طور سے جانب دست راست کے واقع
 ہو اس واسطے وادی امین کہتے ہیں ایمان ایک ملک ہی مشہور داہنی طرف کعبہ کے
 تیغ وہاں کی مشہور ہی ماسوا بکسین حملہ جو کچھ سوا ذات حق تعالیٰ کے ہی کہ وہ سب
 مخلوقات و موجودات ہی یمن بالضم نجستہ و مبارک معنی ترکیبی شعر مہرح فرماتے ہیں
 نکتہ صفت ایمان میں لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو لفظ ایمان کا ہی گویا تیسرے
 کشتی نجات کا ہی جس سے مضبوطی اور استحکام کشتی کا ہوتا ہو اور یہ الف سرور
 ایمان یعنی دودریا کے واقع ہو اور وہ دودریا غیب و شہادت ہیں مطلب یہ کہ جو
 امور غیب میں ہیں اور پوشیدہ انکو بھی بدل مانے اور جو شہادت میں ہیں اور
 ظاہر انکو بھی حق جانے مثلاً غیب میں ذات پاک خداے تعالیٰ کی ہی اور فرشتے
 اور قیامت اور دوزخ بہشت وغیرہم اور انبیاء سابق اور انکی کتب جو ان
 نازل ہوئیں اور شہادت میں جو اپنے زمانہ کا نبی ہو اور اسکی کتاب اور احکام
 شریعت اور سوا انکے چنانچہ سورہ بقرہ کے آغاز میں یومنون بالغیب سے
 یہ قنون تک یہ سب مراتب مذکور ہیں اور انکے ساتھ ہی بشارت ہدایت و
 فلاح کی ہی یعنی اولئک علی ہدی من ربہم والئک ھو المفلحون
 اور اسی کے مطابق مہرح فرماتے ہیں کہ دوسرا الف جو لفظ ایمان کا ہی وہ ایک
 درخت و شاخ ہو وادی امین میں جس پر انوار تجلیات الہی جلوہ فرماتے اور
 حضرت موسیٰ نے سعادت دیدار الہی اور اسکی برکت سے مشرف ہو کھسیا کچھ
 رتبہ پایا سب جانتے ہیں اور غیب و شہادت کے ضمن میں اشارہ اقرارسانی
 اور تصدیق قلب کا بھی ہی معنی ترکیبی شعر مہرح فرماتے ہیں کچھ جانتے ہو
 ایمان کے اول جو الف ہی یہ کیا بات ہی یہ ایک تیغ یا نئی کشیدہ ہی تا اس تیغ
 ایمانی سے اس دارنا پائدار میں قطع تعلق ماسوا کا کرے جو حملہ موجودات و مخلوقات
 ہی اور یکسوئی کے ساتھ اسکی طرف رجوع لائے تب ایمان کامل ہوئے اور
 جب یہ اسکا یعنی خدا کا ہو جائیگا تو پھر ماسوا کیا چیز ہی جیسا کہ فرمایا ہی

ع چون از کشتی بہ چیز از تو گشت معنی معانی نشر حب الف یان کے سر پر آئیگا
ایمان ہو جائیگا اور ایمین کے درمیان مین الف آنے سے بھی ایمان حاصل ہوتا ہی
معنی معانی شاعرین مین ان کا لفظ ملائے اور مین کا نوں قطع کرنے سے
جو اشارہ قطع ماسوا کا ہی یان حاصل ہوتا ہی اور پھر یان کے سر پر الف آنے سے
وہی ایمان حاصل ہو جائیگا اور منائرت دونوں مین یہ ہوگی کہ پہلا یان بمعنی دیم
کے ہی اور دوسرا یان بمعنی ایک ملک کے جو مین مین ہی بس دونوں مین
فرق بین ہی اور معاجدا محسنات کلام تیر مین ایہام ہی کہ بمعنی کشتی کے
بھی ہی ایمان یان ایمین مین سب مین اشتقاق یان اول اور یان مصرعہ ثانی
مین تجنیس شعبہ مناسب شجرہ اور شجرہ برعایت وادی ایمین غیب و شہادت
متضاد تیغ و دار و قطع سب مناسب یکدیگر و قس علی ہذا الاختلاف شارح نے
اول تو وادی ایمین اور حضرت موسیٰ کے قصہ سے ایک ورق سیاہ کیا ہی بعد کو
شعر کے معنی مین لکھا کہ یان مین احتمال ہو کہ ترکی ہو بمعنی بد کے کہ مصر رح کبھی
لفظ ترکی بھی لاتے ہیں اور صفت تیغ کی بدی کے ساتھ کنایہ اسکی خوبی سے
ہی جیسا کہ یہ طریقہ مشہور ہی اور کہتے ہیں کہ فلان بد کیسیست یا آنکہ بدست بطوریکہ
جو کچھ اسکے مشرب مین بد ہی ہمارے مذاق مین خوب ہی اور شعر کے معامین صرف
اسی قدر کہ مین مین اجزا ایمان سے ہیں فقط کیا کہنا ہی ان قیاسوں کا اور ان تھانوں
اور ان اختصاروں کی غفلت گرچہ شدید پیر تاہم ندید +

نکتہ حروف خمسہ اسلام کہ نبی اکا اسلام علی خمس مبین آنت الف اول
اشارات ست بانگشت شہادت کہ از الف اشہدان لا الہ الا اللہ خبر میدہد
وسین کہ مقدمہ سلام ست از ادائے صلوة ملا میزند و لام کہ جامع و مقلوب
مال ست در بیان زکوٰۃ لن تنالوا البر میخواند و الف ثانی از سر استطاعت طریق
چراہ راست میناید و دائرہ میم دہن بستہ و در سپر الصوم جنتہ می آید
مشنوی جز و مومن بہ ست شش در دین + حرف او نیز شش نمونہ ہیں

میم مالک ملک تعالیٰ دان + مبدع مامہین منان + واد وحی کتب زواہب گیر
 بازیم از ملک نشان و نظیر + لون نشان از نبوت رسل ست + بے زبعت
 حساب جزو کل ست + ہے ہمہ چیز دانی از تقدیر + خیرہ شہبہ بن بفسیر +
اللغات خمسہ پنج مرد اور خمس پنج زن و پنج انگشت بنی الاسلام علی
 خمس بنا کیا گیا اسلام پانچ بنائے ہیں ظاہر کرنے والا اور بیان کرنے والا انگشت
 شہادت سبابہ اشہدان لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے اللہ
 کے کوئی معبود نہیں ہے مقدمہ پیش روزہ یا کوئی مطلب جو پہلے کہیں واسطے
 سہل سمجھ میں آجائے دوسرے مطلب کے سلام بفتح مطیع ہونا سلام کرنا اور
 تحیت و گزیدگی دیا کی از عینہا صلوة دعا و رحمت و آمرزش خواستن و نماز صلوة
 جمع صلا و از طعام و انعام زکوٰۃ ایک حصہ مال سے جو راہ خداے تعالیٰ میں دین
 لیا تھا لوالہد ہرگز پناہ نہ پاؤ گے تم نیکی و خوبی کو لام زہ ہالامہ واحد جامع اسکو
 اس سبب سے کہا کہ اس میں معنی جمع کے ہیں استطاعت قدرت و مقدور و دسترس
 حج بالفتح و تشدید حیم کسی چیز کا قصد کرنا اور قصد طواف کعبہ بہ نیت عبادت اور
 بجالانا اسکا الصوم جنت روزہ فہاں ہی آتش دوزخ کا مومن بہ یعنی جو ایمان لائے
 کی چیزیں ہیں اور پیرایمان لانا فرض ہی مبدع نئی طرح شعر کہنے والا اور نئی بات
 پیدا کرنے والا ہمیں گواہ و رقیب و نگہبان و مہربان منان بفتح و تشدید لون بضمغہ
 مبالغہ انعام کنندہ و منت نندہ و آہب بخشنده بفتح بر انگشتن اور پیدا کرنا
 اور لشکر خیرہ و شرہ یعنی خیر بھی اسی کی ہی اور شر بھی اسی کی ہی جس سے مراد تقدیر
 الہی ہے ترجمے کی شریہ نکتہ مہرح نے تعریف اسلام میں لکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ
 حروف خمسہ اسلام کے جیسے کہ لفظ اسلام سے ظاہر ہے کہ پانچ حرف رکھتا ہے
 موافق بنی الاسلام علی خمس کے اس بات کے مبین ہیں کہ جیسے لفظ اسلام
 کے پانچ حرف ہیں ایسے ہی پانچ بنائے بھی اسلام کی ہیں کہ وہ کلمہ شہادت ہی
 اور نماز و زکوٰۃ اور حج اور روزہ اور ہر حرف اسلام سے مہرح نے ہر پنج بنا کو

پیدا کیا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی یہ اشارت ہی طرف انگشت شہادت کے کہ الف اشہد ان لا الہ الا اللہ سے خبر دیتا ہی جیسا کہ معمول ہی کہ وقت شہرہ کے ہازمین انگشت شہادت اٹھاتے ہیں اور اشارت کرتے ہیں دوسری بنا اسلام کی صلوٰۃ ہی اور اسلام کا دوسرا حرف سین کہ مقدمہ سلام کا ہی کہ یہ ادائے صلوٰۃ کی صلا کرتا ہی کہ آؤ اور برگزیدگی و پاکی حاصل کرو اور خلوص و حضور قلب نماز ادا کرو اس واسطے کہ سلام ختم نماز کے وقت ہوتا ہی جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تیسری بنا اسلام کی زکوٰۃ ہی اور اسلام کا تیسرا حرف لام کہ جامع ہی اور مقلوب مال کا جو بیان زکوٰۃ میں لن تنالوا البر پڑھتا ہی کہ در صورت جمع ہونے مال کے اگر زکوٰۃ نہ دو گے تو برگزینی نہ پاؤ گے چوتھی بنا اسلام کی حج ہی اور اسلام کا چوتھا حرف الف ثانی کہ یہ الف سر استطاعت سے یعنی مقدمہ والیکو سیدھی راہ حج کی بتاتا ہی کہ اگر مقدور راہ کا رکھتا ہی تو حج کے پانچویں بنا اسلام کی روزہ ہی اور پانچواں حرف میم کہ دائرہ دہن بستہ روزہ دار سے دور سپر الصوم جنت کو راستہ کرتا ہی اور سنوارتا ہی دہن کی تشبیہ اکثر میم سے کرتے ہیں اور کبھی میم دہن بستہ بھی لکھا جاتا ہی اور دور سپر بھی مشابہ بدور میم یعنی دہن بستہ روزہ دار کا یہی سپر آتش دوزخ کی ہی کہ روزہ سے اپنے بچاؤ کے لیے درست کرے معنی ترکیبی تنوی اب مہر حر ان چیزوں کا بیان فرماتے ہیں جو دین میں مومن بہ ہیں یعنی جنہ ایمان لانا واجب و لازم ہی اور وہ چھ چیزیں ہیں اور چھ حرف مومن بہ کے بھی ہیں کہ یہ نمونہ اُس کے ہیں اور چھون حرفون میں جز ان اشیا مومن بہ کا موجود اول میم سے تو مالک ملک تعالیٰ کہ جان اور اُس پر ایمان لاکہ وہ مبدع ہمارا ہی اور ہمیں و منان ہی یعنی پیدا کرنے والا ہمارا اور بڑا جہربان اور احسان کر نیوالا ہی دوسرا حرف واو ہی اس سے اُسکی وحی اور کتابوں کو جو نبیوں پر نازل کی ہیں مان اور گرویدہ ہو کہ اُسی واجب کی عطا کی ہوئی ہیں دوسرا میم جو ہی اُس سے نشان ملک کا اور نظیر اُنکی جو کروبی اور

حورو غلمان بہن قبول کر اور انکو بھی مان اور حق جان اور نون جو اسمین ہی یہ نشان
 نبوت رسولوں کا ہی اور بے علامت بعث کی کہ بعد مر جانے کے قیامت کے دن
 پھر اٹھائے جائینگے اور حساب جزو کل کا ہو گا یہ دونوں چیزیں بہن انہو بھی ایمان
 لانا ضرور و واجب آپ رہی ہے اس سے اشارہ یہ ہی کہ ہر چیز کو تقدیر سے جانے
 اور اپنے دل میں یقین کامل سمجھے رہے کہ خیر و شر دونوں آپ کی تقدیر سے
 بہن ان سب باتوں پر ایمان لانا بتصدیق قلبی و اقرار لسانی فرض و واجب
 ہی گویا یہ مراتب مستنہط امنت باللہ و لا اکتہ و کتبہ و دسلہ و الیوم الاخر
 والقد ر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ و البعث بعد الموت سے بہن
 معنی معافیٰ نشر اس نشر میں معافیٰ کہ الف اشہد اور سین سلام اور لام
 لن تنالوا اور الف ثانی استطاعت اور میم صوم سب سے ملکر اسلام حاصل
 ہوتا ہی معنی معافیٰ شنوی میم مالک فا و وحی میم ملک نون نبوت بے
 بعث ہے ہمہ چیز سب کے جمع ہونے سے مومن بہ ہو جائیگا محسنات کلام
 حروف خمسہ اسلام اور بنائے خمس اسلام میں مہر رح نے کیا ہی عمدہ بات
 نکالی ہی کیسے ہی تشبیہ الف کی انگشت شہادت سے جو بصورت الف کے ہی
 اور اسکے ساتھ اشارت اور الف اشہد کیا ہی خوب ہی اور سلام جس پر
 خاتمہ نماز کا بھی ہی اور بعد نماز سلام رخصت بھی ہوتا ہی لام کے واسطے اختیار
 آئیہ لن تنالوا کہ دونوں لفظوں میں لام ہی اور پھر الف ثانی کہ استطاعت کے
 سر پر ہی الف ہی راہ راست ہنما سبت الف کے کیسا لطف ہی کہ خود بھی الف
 رکھتی ہی اور دہن صایم کی تشبیہ میم دہن بستہ سے کہ اکثر بے چشمہ بھی لکھا جاتا ہی
 صلوٰۃ و سلامین تجنیس نائد اور سر کلہ صداد ایسے ہی مبدع مامین منان میں میم
 وحی و اہب میں فا و اور ہے ہمہ اور خیرہ شرہ کی ہاضمیر کی رعایت سے لفظ
 ضمیر کیسا لطف ہی الاختلاف شایع نے لکھا ہی کہ مہر رح سے یہ بیتیں جو اس
 نکتہ میں مذکور ہوئیں اگر ذکر ایمان کے ذیل میں پوتیں تو بہتر ہوتا انتہی میری

دانست میں ہمیں بہترین اس واسطے کہ اس نکتہ میں ذکر اسلام کا ہو اور اسلام بدون ایمان ان امور مومن بہ کے صحیح نہیں ہوتا صرف اسلام کی تعریف سے کیا ہوتا بیان ملازمات کا بھی موزر لازم تھا متن مطبوعہ میں مقدمہ سلام کو مقدمہ اسلام لکھا ہی اور صلوة کے بعد صلا نہیں لکھا اور میرنڈ کی جگہ میرزند سپر کو سربے کو بے غلط لکھا ہی۔

نکتہ ہائے دو چشمہ شہادت و ودیدہ ایست کہ بدان دو عالم را مشاہدہ نمایند و الف صورت زبانیکہ راستی توحید بکشایند ہر گراہا و الف شہادت بدرستی و راستی گواہی نذہر بواسطہ آنکہ ہا و الف برائے گرفتاری موضوع ست در میان شدت گرفتار ماند شعر صدق الشہادت قد یدہی الی الجمع + لہو کا توسطہا فمنہا المشت + اللغات شہادت خبر در سبت و گواہی راست مشاہدہ دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہیں حاضر ہونا توحید ایک جاننا خدائے عزوجل کا ہا بے ہمزہ بمعنی بغیر شدت بالکسر و تشدید دال سختی اور ایک بار حملہ لیجنا بصدق بالکسر راستی خلاف کذب جمع بالفتح ہمہ و گروہ مردم و نخل بسیار بار توسطہا بیانی گری یا و ہدایت کنندہ شت بالفتح و تشدید پر آگندہ ہونا معنی ترکیبی شرمسار مکتے ہیں شہادت میں جو ہا ہی ہا نہیں ہی بلکہ وودیدے ہیں اور ایسے دیدے جسے دو عالم کا مشاہدہ کریں یہ جو دیدے ہیں اسے تو پورا پورا ایک عالم بھی نہیں دیکھ سکتے اور الف جو شہادت میں صورت زبان کے ہی جیسے کہ اسکو راستی توحید کے ساتھ کھولیں اور سچا سچا اقرار خداعزوجل کے واقعہ مطلق ہونیکا کریں بس ہا و الف اگر راستی و درستی کی شہادت ندین تو اس سبب سے کہ ہا واسطے گرفتاری کے بھی موضوع ہی شدت ہی میں گرفتار ہینگا نجات نہیں پائیگا معنی ترکیبی شعر یعنی جو شخص صدق کے ساتھ شہادت بجالائے گا صدق ہی اُسکا ہا دینے رہنا ہوگا طرف جن کے جو بعضی نخل بسیار بار کے ہی لینے بہت ہی بہت بیشمار اُسکا پھل پائیگا اور اگر اُسکے توسط میں یہ رہنا ہوگا تو اُسے

شہادت سے مثبت و پریشانی بیدار تھا لینگا اور جمعیت کو نہ پہونچکا معنی معافی
 شہد مہرح نے لفظ شہادت میں دو صورت پر تصرف کیا ہی ایک یہ کہ ہا کو دیدہ
 الف کو زبان ٹھہرایا بس اگر یہ ہا مع الف اس میں برستی و درستی نہ تو شدت رہیگا
 دوسرے یہ کہ شہادت کا اول آخر شدت ہی اور میان میں اسکے ہا جو بمعنی گیر کے
 ہی یعنی شہادت میں در صورت ناراستی ناراستی شدت کے سوا گرفتاری بھی
 بھری ہی معنی معافی شعر شہادت میں شین و تا سے شدت حاصل ہوتا ہی
 اور ہیچ میں اسکے ہا وہی بمعنی رہنا محسنات کلام دو چشمہ دو عالم دو دیدہ کیا
 خوب ہی اور دیدہ کے واسطے چشمہ شدت جمع مقنا دیدہ سے اشارہ ہا دکا کیا
 ہی لطیف ہی الاختلاف دوسرا مصرعہ شعر کا اصل کتاب میں یون لکھا ہی
 لوکا توسطہا فمہا شدۃ اور لوکا و جمعہا الشدت بہ نسخہ حاشیہ پر ہی میری
 و انت میں یہ نسخہ ہی صحیح ہی مگر بجائے جمعہا فمہا ہونا چاہیے اس واسطے کہ جب
 شہادت سے ہا ذکل جائیگا تو شدت باقی رہیگا نہ شدۃ اور شدۃ کا معانی میں نکال
 چکے ہیں پھر مکر کیوں لاتے کہ شان مہرح سے بعید ہی شائع نے لکھا ہی کہ مہرح
 نے جو ہا دو چشمہ کہا ہی یہ ایک امر مبتذل ہی سب ایسے ہی کہتے آئے ہیں کوئی
 نئی بات کہنا چاہیے تھی اور لکھا کہ مہرح کا یہ کلام کہ بواسطہ آنکہ ہا و الف کبرائے
 گرفتاری موضوع ست معلوم نہیں ہوتا اس سے کیا فقہ کیا ہی اس سے یہی
 فقہ ہی کہ الف اور ہا جدا جدا مقصود ہی جسکا مجموعہ ہا ہی بمعنی بگیر یعنی الف جو مراد
 زبان سے ہی اور ہا دو چشمی اگر گواہی ناراست دینگے تو وہ ہا ہی جو بگیر کے معنی میں ہی
 خارج سے لانا نہیں ٹہری ورنہ ہا تو شہادت میں بھی موجود ہی جدا جدا لانے کی کیا ضرورت
 ہوتی اور پہلی بات کہ ہا کو دو چشمی کہنا مبتذل بتاتے ہیں کوئی لفظ اپنا بھی اسکی
 جگہ نہیں لکھ دیتا یا محترم مبتذل سے معلوم ہو جاتا اور ہا کو دو چشمہ ٹھہرانا تو کوئی
 مبتذل بات نہیں اسکے سوا اور کچھ اپنی منطق صرف کر کے لکھا ہی کہ یون کہتے
 چاہیے تھا بجائے گرفتاری موضوع ست کے سبب خلاصی از شدت شدہ است

اسکو آپ ہی سمجھیں ہم بخانین نہ مانیں اور متن مطبوعہ میں جو بجائے دو چشمہ کے دو چشم اور گواہی نذید کے نذیدہ لکھا ہی غلط معلوم ہوتا ہے۔

نکتہ اے درویش ہر چہ راے ترا از آخرت منع کند کفرست در لفظ کفر بنگر کہ کف منع است بروی راہی آخرت و ہر چہ دست دلت را بہ تیغ تجرید از علایق کوتاہ کند دین الہ در کلمہ دین بنگر کہ دست دلت بنوں یعنی تیغ منقطع یافتہ رباعی در مذہب عشقان غم جان کفرست + وز نعمت وصل دوست کفران کفرست + از تفرقہ فکر خوشترین را با آزار + کز روی لغت فکر پریشان کفرست + اللغات منع بالفتح باز رکھنا کفر بالضم ناگزیدن و ناسپاسی و بالفتح پوشیدگی و کوزہ و بزرگ تجرید بہ ہنہ کرنا کسی چیز کو زوائد سے جو اسمیں ہوں اور آراستہ کرنا کفران بالضم ناسپاسی معنی ترکیبی نشر مصرح کہتے ہیں اے درویش جو چیز تیری راے کو فکر آخرت سے روکے جان لے کہ یہی کفر ہی دیکھ تو کفر میں لفظ کف جو بمعنی منع کے ہی راے آخرت رو پر ہی یا نہیں اور جو چیز تیرے دل کے ہاتھ کو علایق دنیا کے فضول وزوائد سے بہ تیغ تجرید کوتاہ کرے اسی کو جان لے کہ یہی دین خدا کا ہی خور کر کلمہ دین کو کیسے تیرے دست دل نے نون سے تیغ منقطع پائی ہی اور نون بمعنی تیغ کے ہے معنی ترکیبی رباعی عاشقوں کا مذہب تو یہ ہی کہ جو کوئی غم اپنی جان کا کرے اور جان بچائے وہ کافر ہی اس واسطے کہ جان جانے میں تو بڑی نعمت عظمیٰ وصل دوست کی حاصل ہوتی ہی بس اسکو چھوڑ کے جان کا خیال کرنا کفران نعمت ہی اور یہ کفر تو دنیا کے علایق سے اور اُنکے تفرقوں اور پریشانیوں سے آپ کو بچا کے یکسوئی حاصل کر دیکھ تو از روے اصل کے کہ اگر فکر کو پریشان کرنا کفر یا نیگا معنی معافی نشر را پر لفظ کف آنے سے کفر ہو جاتا ہی اور لفظ دین میں جو دی ہی اسکا دل ید اور یہ ید ظاہر نون پر جو بمعنی تیغ کے ہی رکھا ہوا ہی بس لفظ دین حاصل معنی معافی رباعی رباعی میں صرف ایک ہی معافی یعنی فکر کو پریشان کرنے سے کفر ہو جاتا ہی محسنات کلام

فکر پریشان کیا خوب واقع ہوا کہ صفت کی صفت اور معما کا معما ایسے ہی دستِ دل کہ مضاف مضاف الیہ بھی اور معما بھی اور سوا اسکے الاختلاف شائع نے اس نکتہ میں کفر حقیقی و اصطلاحی کی بہت بحث لکھی ہے ہو میری دانست میں تو یہ نکتہ معما نے موافق مذاق عاشقوں کے لکھا ہی اسی واسطے لفظ درویش سے مصدر کیا اور اسی کے مناسب الفاظ جیسے تجریدِ علیق اور مذہبِ عاشقان اور وصل اور دوست و غیر ہم ایراد فرمائے اور ان لوگوں کا مذاق اور مشرب اور ہی اہل شریعت کا مذہب اور چنانچہ سعدی رح نے فرمایا شعر اگر یار سے از خوشنم دم مزن + کہ کفرست بایار و باخوشتن + شریعت والے بھلا خدا تعالیٰ کو یار کہہ سکتے ہیں۔

نکتہ اسے درویش کہتے ہیں کلمہ توحید از الف زبان و پنج نوبت نماز بخونج جو ہے جنان و سی روزہ ماہ رمضان باتلاوت سی سپارہ قرآن مفتوح وان تا در زمرہ اہل اللہ داخل گردی در حروف اہل اللہ بحکم انتباہ نگاہ کن تا در عددیکی و پنج و سی شتم یا بی قطعہ یک شہادت با صلوة خمس و سی روز صیام + در زمرہ زرارہ بہت شغال مضاب + ہر کرا جمع این عدد ہا نیست گرفتار زند و نوح + ہا نہ آید در خطابش لیس من اھلک خطاب + اللغات حضور اصفیاء میں مسند ہے ہا نہ ہونا عند غیبت کی اور نیز کلمہ تعظیم کہ ذاتِ محذوم و ہر اطلاق کرتے ہیں جنان بفتح بمعنی دل و بکسر جمع جنت زمرہ بالضم گروہ مردم و انتباہ آگاہ کرنا اور خبردار ہونا اور آگاہی شغال بالکسر نام وزن کہ ہا ہے ہا مائے ہوتا ہے تضاب بکسر نون اس قدر مال جیسے زکوۃ واجب ہو کہ اقل اسکا چاندی سے دوسو درم ہو اور سونے سے بیس شغال اور اکثر کی کچھ حد مقرر نہیں ہے غرض چالیسواں حصہ مال کا زکوۃ ہی بعد سال بھر کے اور مال و زر اور سرمایہ کے لئے میں بھی مستعمل ہوتا ہے لیس من اھلک یعنی نہیں ہے وہ تیرے اہل و اولاد سے خطاب بکسر کسی سے روبرو بات کہنا اور لقب حمین میں ہے

اور ضد غیبت اور یعنی عتاب نیز منہ تر کیسی شرمہا کہتے ہیں یہ امور جو ذیل میں ہیں
 کرتا ہوں انکے بجا لانے کو غیبت جان اور کما حقہ بجا لاتے تو اہل اہل امین داخل
 ہوگا اور جب اس گروہ باشکوہ میں داخل ہوا تو کچھ خوف و خطر ہے واسطے نہیں
 ہی چنانچہ انہیں سے کلمہ توحید ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ اسکو الف
 زبان سے ادا کرے مع تصدیق اسکی یکتائی و وحدانیت کے اور نماز پوچھا نہ ہی
 کہ وہ بھی بجز قلب و خلوص دل یا نچون حواس دل کے جمع کر کے بجا لائے اور
 تیس روزے ماہ رمضان کے مع تلاوت سی سی بار قرآن کے بس اس صورت
 میں تو اہل اللہ سے شمار کیا جائیگا اور ان میں داخل ہوگا ذرا چشم آگاری سے
 نظر کرتا تجھ کو معلوم ہو کہ خود لفظ اہل اللہ ایک اور پانچ اور تیس عدد کو مشتمل ہی
 بس ہی اسکی تصدیق ہی منہ تر کیسی قطعہ پھر تائید و تائید کلام مدد کے
 فرماتے ہیں کہ ایک شہادت اور پانچ وقت کی نماز اور تیس روزے ماہ رمضان
 کے اور بیس منتقال زر سے زکوٰۃ اگر آتش شہادت کے ساتھ یہ سب عدد پانچ میں
 ہیں تو بالافرض گو فرزند حضرت نوح کا ہی اور پیغمبر زادہ اس کے خطاب میں بھی نہیں
 من اہلک کا خطاب آئیگا اور اس اہل سے خارج کیا جائیگا ایسے ہی یہ زمرہ اہل اللہ
 سے خارج کیا جائیگا مخفی رہے جب کنگان میں حضرت نوح کا ٹوبہ لگا آپ نے
 اسکی نجات چاہی اور کہا رب ان ابنی من اہل خطاب ہوا لیس من اہلک
 اند عمل غیر صالح منہ معامے شرف اور ہے اور لام سے اہل ہوتا ہی
 جسکا اشارہ مصرح نے ایک اور پانچ اور تیس کے ساتھ کیا ہی کہ ہی انکے عدد ہیں
 منہ معامے قطعہ اسمین مادہ تھا کا اہلک موافق شر کے کہ الف اور ہا
 اور لام اور کاف جمع ہونے سے اہلک ہوتا ہی جیسا کہ ایک اور خمس اور سی
 بست کے ساتھ اشارت کی کہ انکے ہی عدد ہیں اور جو اس قطعہ میں شر سے زیادہ
 زکوٰۃ اور بڑھائی ہی اس واسطے ایسا لفظ مذکور کیا جیسا کہ کاف بھی بیس عدد و لا
 شامل ہو محسنات کلام لفظ اہل اللہ کے ساتھ اللہ کا لفظ کیسا پاکیزہ لائے ہیں

کہ لفظ اہل حسین موجود ہی قلب ایسے ہی اہلک کا لفظ کہ کیسے تلاش عالی مصرح
 ہوا وی ہی اور شرو قطعہ دونوں مشتمل سیاقۃ الاعداد اور جو کچھ خوبیان عبارت کی ہیں خوا
 نما ہر ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + الاختلاف شارح نے اللہ کے
 لفظ میں بھی قلب بعض کر کے اہل کا لفظ نکالا ہے اور ایک لام کو بحوالہ قاعدہ معما
 کے معتر نہیں رکھا پھر لکھا رمضان کے تیس روزے اُسکے ساتھ تلاوت تیس
 سیپاروں کی تو دوسرے ہونا چاہیں اس صورت میں دونوں لام محسوب ہونگے
 پھر بھی ایک الف اللہ کا اور رہا کہ اہل میں ایک ہی درکارا اور اللہ میں دوسری
 نسبت لکھا کہ صورت کتابی اللہ کی ایک الف کے ساتھ ہی ایسے ہی اہلک سے
 ہلاک بطریقہ قلب بعض جو کہ مصرح کی جانب سے ان باتوں کا کوئی ایما و اشارہ نہیں
 ہے میرے نزدیک سب پایہ اعتبار سے ساقط ہیں اور مصرح کے معما کی رو سے نیز نظر
 نہیں ہاں خوبی ایراد ایسے الفاظ میں کلام نہیں گویا القاعے غیبی ہی اسکے سوا شارح
 نے اتنی کتاب لکھی یہ اب تک نہ جانا کہ مصرح نشر و نظم دونوں میں ملحوظ رکھتے ہیں
 کہ جن قاعدوں سے ایک فقرہ میں معما نکالتے ہیں اُسی قاعدہ سے دوسرے
 فقرہ میں ایسے ہی نظم کی ابیات میں نہ یہ کہ یک اور پنج اور سی کے ساتھ قلب
 بعض اور قلب کل اور کسی حرف سے اعراض اور کسی کا اختیار ایسے شش پنج
 میں ٹپین طریق استادوں کا مل کا نہیں البتہ ہم سے کچے بکے لوگ ضرور بھٹکتے
 پھرتے ہیں اس سے انکو کیا غرض اگر انکی راہ پر نہ چلے تو وہ کیا کریں وہی مثل ہی
 ع چشمہ آفتاب را چہ گناہ +

نکتہ ایدرویش حرف نفی در اسم خود کش کہ اسلام حقیقی آنست و بنائے امانی را
 بر ہم زن کہ ایمان را این نشان ست فتویٰ پایہ در عدت راہ فنا + از عبادت
 گری جوئی سنا + چشم بر پایے اخلائی الہ + دارا گر میخو اہی از اخلاص جاہ +
 اللغات حرف نفی حرف لا امانی بفتح اول و کسر نون و تشدید تحتانی بمعنی آرزو
 جمع انہیہ بالضم بمعنی آرزو عدت ہر وزن مدت طیار ی و آمادگی کسی چیز کی اور

ساخت اور ساز رف حاجات سنا بفتح روشنی اخلا بفتح اور کسر خاے معجمه و لام مشدود جمع
خلیل بمعنی دوست صادق معنی ترکیبی شرمصرح فرماتے ہیں ایدرویش اپنے
نام میں حرف نفی کا لگا دے اور آپکو ذات مطلق میں فنا کر دے کہ اسلام حقیقی ہی
ہی نہ یہ اسلام ظاہری اور بنیاد امانی کو لوٹ پوٹ کر دے کہ نشان ایمان کا یہ ہی
یعنی ہوائے نفسانی اور مستلذات جسمانی سب کی بنیاد خراب و تباہ کر دے معنی
ترکیبی مثنوی یعنی راہ فنا کا جو ساز و سامان ہی اسکی طیاری و آمادگی کی راہ میں
چل یعنی قبل فنا ہونے کے آپکو فنا کرتے اپنی عبادت سے سنا و بہا ڈھونڈھ
بدون اسکے اُس میں سنا و روشنی نہ پائے گا دوسری بات یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے
خلیل و دوست صادق ہیں انکے قدموں پر آنکھیں رکھے رہ تو تجو جاہ اخلاص کا
حاصل ہو جس اخلاص کی صفت میں کہا ہے شعر عبادت باخلاص نیت نکوست
وگر نہ چہ آید ز بے مغر پوست + معنی معامے شریف اسم میں حرف لا لائے سے
اسلام ہو جاتا ہے اور امانی کو برہم کرنے سے ایمان کا نشان ملتا ہے معنی معامے
مثنوی عدت میں پار کھنے سے جو باہی اور قاعدہ معامے میں پا و با ایک ہیں
عبادت حاصل ہوتا ہے چشم سے ارادہ صاد اخلاص کا ہے جب صاد کو اخلا
کے پانوں پر رکھینگے اخلاص ہو جائے گا محسنات کلام اسم و اسلام
امانی ایمان آن این سب کا سر کلمہ الف ایسے ہی اخلا الہ اگر اخلاص
اور سوا انکے -

نکتہ اے درویش الف اسلام اشارت ست بذات حضرت احدی و حسین
عبادت ست از سیادت سرمدی سدرہ محمدی و لآم کہ از دے نفت جامع ست
دلیل ست بر جبرئیل کہ رسانندہ جامع کلم فیض وحی خدا نیست بہ میم دہان مبارک
مصطفیٰ و الف و میم آخر بر معنی ہر دو شعر ست میم متابعت حضرت محمدی را سلمان
صفت تلج فرق سرفرازی را دان تا سلمان باشی رباعی چون عزو و کون بین
پیغمبر راست + کار ہمہ شد ز دین پیغمبر راست + پیدا شدہ روی راستی از قدس +

دین روی قدم در اسم پیغمبر راست + اللغات سیادت بکسر بزرگی و سرداری
 و سرمدی ہمیشہ و دایم سندرہ بنم و تشدید ال آستانہ جوامع الکلم بفتح کاف و کسر لام
 قرآن مجید و چند احادیث کہ ہر ایک عبارت و الفاظ مختصر میں مطالب کثیر کو شامل
 ہیں مسلمان نام ایک صحابی کا کہ انکو مسلمان فارسی کہتے ہیں اور نیز نام شاعر اسکو
 مسلمان ساوجبی کہتے ہیں معنی ترکیبی نہ صرف مصرح لفظ اسلام میں دوسری طرح
 تصرف کر کے فرماتے ہیں ایدرویش لفظ اسلام کی یہ کیفیت ہی کہ پہلا الف جو اسلام
 کا ہی اس سے تو اشارہ ہی طرف ذات پاک احدی کے بدین مناسبت کہ الف
 خود بھی فرد ہی نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب اور اسکا عدد بھی ایک اور خداے تعالیٰ
 کی ذات بھی واحد اور سین سے ایما ہی جانب سرداری و بزرگی آستانہ محمدی
 کے جسکی سیادت دایم و سرمدی ہی یعنی اس آستانہ پر سر رکھے رہے اور اطاعت
 کرے اور لام کہ یہ جامع ہی یعنی زرہ پاک کے دلیل ہی حضرت جبرئیلؑ پر کہ جوامع الکلم
 جو قرآن مجید ہی کہ تھوڑی لفظوں عبارت میں بہت سے معنی بھرے ہیں بقول شاعر
 شعر جمیع العلم فی القرآن لکن + تقاصر عنہم افہام الرجال +
 کے اس جوامع کلم کو میم دہن مضطرب میں پہونچانے والے ہیں اور وہ بھی فیض
 وحی سے جیسے کہ خداے تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تانہ گمان ہو کہ اپنی طرف سے انکے
 معنی میں پہونچائے اب رہا الف و میم تانہ شبہ ہو کہ لام کے ذکر میں پورا لام لے لیا تھا
 بس الف شعر اسی معنی پر ہی کہ وہ جوامع الکلم خداے تعالیٰ کی طرف سے تھے
 اور میم دہن آنحضرتؐ میں پہونچائے گئے یا میم سے میم متابعت آنحضرت
 مقصود ہی کہ مسلمان کی طرح اسکو تاج سرفرازی کا جانے رہ تب تو مسلمان ہوگا
 معنی ترکیبی رباعی پہلا را بننے برای گے ہی یعنی دونوں جہان کی عزت و
 بزرگی خاص واسطے دین پیغمبر کے ہی کہ دین راست و حق ہی ہی موافق اکملت
 لکم دینکم کے اور اسی دین پیغمبر سے سب کے کام راست و درست
 ہو گئے اور سابق جو کج روی و گمراہی پھیلی ہوئی تھی سب نیست و نابود ہو گئی

اور اُنکے قدم مبارک سے صورت راستی کی پیدا ہوئی اسی سبب سے اسم پیغمبر کا قدم
 راہی یعنی راست و سیدھا ہے کہ راستی اُنکے قدم پر منہ رکھے ہوئے ہی اور اُنکے
 قدموں سے لگی رہی معنی معامے شر اس نکتہ میں بھی الف احد اور سین سده
 اور لام دلیل اور میم دہن سے اسلام کا لفظ حاصل ہوتا ہے اور میم متابعت تلج
 سرسلطان ہونے سے مسلمان ہو جاتا ہے معنی معامے رباعی اس رباعی میں تین
 جگہ لفظ راست آیا ہے چکار و جو را ہے پیغمبر کا قدم ہے کہ وہ بھی را ہے ایسے ہی راستی
 کا روا اور پیغمبر کا قدم را محسنات کلام الف اسلام اشارت احدی اور سین
 سیادت سرمدی سده اور لام دلیل جبریل اور میم مبارک مصطفیٰ معنی مشعر
 متابعت محمدی سبب میں حرف مناسب تیکر اور سرکہ سلمان مسلمان تھنیں نہ اُنکے
 راست راست جو تین جگہ ہے تھنیں تام لیکن کچھ مہرہ میں کیسی خوبی کے ساتھ
 ہی غور کرنا چاہیے الاختلاف شارح کی تقریر خوب صاف صاف نہیں سمجھ میں آتی
 نکتہ تلج میخا ہد کہ بفلک شرک رقم نفی در کلام حضرت احدی کشد بنگر کہ در الحاد
 حرف نفی یعنی لا در کلمہ احد کشیدہ و فلسفی میکوشد کہ بہ قلب عقل خود رخنہ در حد و د
 دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سیف اللہ دست آورد بنین کہ در لفظ فلسفہ فل
 کہ رخنہ کرد دست بر سفسہ نہادہ است قطعہ ملحد آوردہ است مل در پیش از
 مست و جبل + می نہ بنید حدت حد شریعت از قفا + فلسفہ را فلسفہ از عقل است
 پس بر حرف طرف + خلق را را ندید ان از گنج شرع مصطفیٰ اللغات ملحد بفر
 میم و کسر فاراہ حق سے پھر نیوالا اور فاسق و بیدین الحاد بالکسر اسکا مصدر فلسفی
 حکیم فلاسفہ جمع اسکی حد بالفتح والتشدید منراے شرعی جیسے جلد و قطع وغیرہ حدود
 جمع شریف بالفتح شمشیر بران قل کے معنی خود مہر رح نے لکھ دیے سقہ بفتح تین وہاں
 ماقوط سبکی عقل و نادانی مل بضم میم شراب حدت کبر اول و فتح ثانی تیزی و
 تندہی اور تنہا ہونا فلس بالفتح ہندی پس یہ حرف طرف فے اور معنی اسکے سوائے
 ظرفیت کے سایہ بعد از زوال اور زوال لینے دوپہر سے قبل ظل اور خراج و غنیمت

و باز گذشتن و جماع مگر ظرفیت کے معنی میں بکسر ہوا اور معنی میں بفتح یہاں نے سے طرف
 ہی مقصود ہی معنی ترکیبی شریک چاہتا ہے کہ کلک شرک سے رقم نفی کی جولا ہی کلام
 احدیت میں کھنچے اور الحاد و بیدینی سے اُسکو نیست و باطل کرے اسلیے کہ صفت الحاد
 کی جو رکھتا ہے وہ خود مقتضی اسی بات کی ہے دیکھ لو الحاد میں حرف نفی یعنی لاکلمہ احد
 میں کھنچا ہوا ہے اور فلسفی کوشش کرتا ہے کہ اپنی عقل کی کوٹائی و نقص سے دین
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود میں کہ وہ دین بجا خود ایک ننگی شمشیر قاطع اور بران
 ہے جسکے سامنے اسکی عقل ناقص ٹھہر نہیں سکتی رخنے لاوے اور پیدا کرے اسواسطے
 کہ اُسکی سفاہت و حماقت اصلی اسی بات پر آمادہ کرتی ہے چنانچہ ذرا غور تو کر کے دیکھو
 کیسا لفظ فل جو مفید معنی رخنے کا ہے لفظ سفہ پر رکھا ہوا ہے جسکے معنی بیوقوفی و نادانی
 ہیں معنی ترکیبی قطعہ مقرر کرتے ہیں ذرا غور کو تو دیکھو کیسا مستی و جہالت کے
 سبب سے مل اپنے سامنے رکھے ہوئے ہے اور ہر وقت اُسکے نشہ اور مستی میں ہزار
 اور یہ اُسکو نہیں سوچتا کہ کیسی تیزی و تندی حدت حد شریعت کی اُسکے پیچھے ہر وقت
 لگی ہوئی ہے اور فلسفی کہ ایک فلسفے پیسہ بھر عقل رکھتا ہے سو بھی نہایت اقل ظرف
 پر جو نے سے ارادہ کیا ہے پس حاصل یہ کہ عقل و ظرف دونوں اُسکی نہایت ہی اقل
 و کمتر ہیں اور اس عقل و ظرف سے چاہتا ہے کہ خلق کو کج شریعت مصطفیٰ سے بہکا دون
 بہرہ یاب نہولے دون بھلا کہاں کج شرع اور کہاں اُسکے پیسہ بھر عقل کیسا بیوقوف
 و کم ظرف ہے کہ پیسہ بھر عقل کے بھی سائی نہوئی جو کج بے پایاں سے بھڑتا ہے معنی معامے
 شر احد کے درمیان میں لالائے سے الحاد ہوتا ہے اور فل کو سفہ پر رکھنے سے فلسفہ
 ہوتا ہے جو بمعنی حکیم و دانشمند کے ہے معنی معامے قطعہ طر کے سامنے مل ہو جو
 اور پیچھے اُسکے حد لگی ہوئی ظاہر فلسفے کا پہلا جز فلس ہے اور دوسرے حرف ظرف
 محسنات کلام لفظ کلام کیسا خوب ہے کہ اسمین بھی لا موجود کلک رقم کلام حرف
 نفی کلمہ سب مناسب با ہم حدت میں حد نفی میں بھی فی موجود اور علیٰ هذا القیاس
 الاختلاف شراح نے بڑی بڑی توجہ میں نکالی ہیں امشوس انکو صفائی کے ساتھ

لکھ بھی دیتے کہ قریب الفہم کسی کے ہوتین۔

تکلمتہ کبریا خاصیت اعتقاد شغویہ چنان درظاہر اثر کردہ کہ اتینیت در مراتب حروف
نامش ظاہرست شعر شد از توحید حق غافل مجوسی + چوداری یک خدا ایدل مجوسی +
اللغات کبریا الفتح آتش پرست تنویہ دو ہونا علی ہذا اتینیت مراتب اعداد کے
چار ہین اعداد عشرات مات الوون توحید ایک جاننا خداے عزوجل کا مجوسی فسوب
بہ مجوس بمعنی آتش پرست کہ آتش اور ماہ اور آفتاب کو پوجتے ہین اور نیز مجوسی
مغرب منجوش یعنی خورد گوش جو واضع دین مجوس کا مرد خود گوش تھا اس واسطے
یہ کہا ہی معنی ترکیبی شریعہ کبر کو جو اعتقاد دو خدا ہونیکا ہی ایک یزدان فاعل
خیر ایک اہرمن فاعل شر اس دو ہونے کی خاصیت اسکے نام کے جو حروف
ہین انکے مراتب تک پہنچی ہی اُنسے بھی اتینیت ظاہر ہی چنانچہ معامین یہ بات
کھل جائیگی معنی ترکیبی شعر توحید حق سے مجوسی غافل ہو ابھی ماہ و آفتاب
کو معبود ٹھہرایا کہین آتش کو اور سوا انکے کہ سب کفر و شرک ہی لہذا اپنے دل سے
مخاطب ہو کے کہتے ہین کہ ایدل تو ایک ہی خدا رکھتا ہی تو بہت سے خدامت
ڈھونڈھ کہ سرمایہ کفر و ضلالت ہی معنی معامے شرکبر میں کان کے بیس عدم
ہین کہ عشرات میں دو ہین اور باکے دو کہ درجہ احاد کا ہی اور را کے دو سو کہ مرتبہ
مات کا ہی جسکے از روے ہندسہ کے یہ صورت ہی ۲۲۲ معنی معامے شعر حفظ
سی پر جب لفظ جو آئیگا مجوسی ہو جائیگا محسنات کلام مجوسی مجوسی تجنیس نام
اور کس ادا کے ساتھ الاختلاف شاہ نے ایک راہ یہ پیدا کی ہی کہ کبریا لفظ
اسکو یون کہین کہ کان بارا یعنی کان کو را سے مقارن کرین تو کا فر حاصل
ہوتا ہی لیکن مصرح سے اسکا کچھ اشارہ نہیں ستوا اسکے کا فر ایک لفظ عام
ہی اور کبر خاص کہ جسکی تنویت کا بیان فرمایا ہی یہ عبارت کسکی گریبان گیر ہوگی
حکایت والی بود کہ براہل ذمہ چون میم ذمہ بہ تشدید و زجر دہان کشادی و
اہل کتاب را چون حروف کتاب زیر شکوہ کان خطاب تاب دادی گفتندش

ایہیں ملائین کہ در عین مذلت مدام چشم بر قدم ملاء ملت اسلام دارند چه حاجت کہ
جز یہ بھرب حرب ستانی گفت معین ست کہ تا جو در او چشم از سر بر نہ کنی صورت خود
نہ نمایند و ترسا تا حدیکہ تیغ از قفانہ بیند ترسان نشود و قطعہ بیگانہ را چو خانہ تیر ست
با چشم و پیکان تو نیز از رخ بیگانہ و اگیر ترسا سپر برو کشد از ترس پیش تیغ بر ہم
کشد جو در تیغ از سم پیش تیر و اللغات والی حاکم اہل ذمہ اہل کتاب جیسے یہود
نصاری کہ عہد امان کے ساتھ دارا اسلام میں داخل ہوں ذمہ بکسر و تشدید
میں عہد امان تشدید استوار کرنا اور حرف کو مشدود کرنا اور کسی پر سختی کرنا تا جبر
بالفتح باز رکھنا کتاب بکسر نوشتہ و نامہ اور آزاد کرنا غلام و کینرک کا عوض مال
کے شکنجہ عذاب و نوعی از تعذیب و آگہ جلد گران تاب دادن امیٹھا ملائین بفتح
میم و کسر عین جمع ملعون ملا بفتح میم و در آخر الف آشکارا و عبارت از انجمن و در
آخر کزہ گروہ مردم اشرف و بزرگ جزیرہ بالکسر جو کچھ ذمی کفار کے ذمہ سال بھر
میں مقرر کریں حربہ بالفتح آگہ حرب و چوبدستی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر
کیا ہوا ترسا بالفتح نصاریٰ و آتش پرست بیگانہ غیر و نا آشنا و نادانیز ترس
بالضم سہرسم تیر کمان سے چھوٹا ہوا فارسی میں بمعنی بیم و خوف جہود بمعنی یہود
معنی ترس کنی ترش ایک حاکم تھا کہ اہل ذمہ پر بیٹھے جو کافر ذمی جزیرہ گذارتھے
مثل میم ذمہ کے تشدید و زجر کے ساتھ دہن کھولتا تھا مطلب یہ کہ بڑی سختی
کرتا تھا اور جب منہ کھولتا تھا گھر کی چٹری کرتا تھا اور اہل کتاب کو کہ وہ بھی یہود
و نصاریٰ تھے مثل حروف کتاب کے شکنجہ عذاب کے نیچے کاف خطاب کی طرح
کہ اکثر معکوس امیٹھا ہوا بھی لکھا جاتا تیر تاب دیتا تھا اور اپٹھتا تھا غرض جزیرہ
کے وقت بڑی ایذا و تکلیف دیتا تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ یہ ملائین تو عین
ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ چشم شرفا اور ملاء ملت اسلام کے بالون پر
رکھی رہتی ہیں اور نہایت عجز و اطاعت بجالاتے ہیں پھر کیا حاجت ہے کہ تو جزیرہ
لئے ضرب حرب سے لیتا ہے اور دو کو ب کرتا ہے کہا کہ معین اور معمولی بات ہے

کہ ہر گز بے تنبیہ سخت کے نہیں دیتا ایسے ہی ترسا جب تک اپنے سمجھے تیغ نہیں دیکھتا ترسان نہیں ہوتا معنی ترکیبی قطعہ ہاکی صورت آنکھ کی ہو اور نیز ہا کی قسم سنبل کے جو خانہ عطار دکا ہی جسکو تیر کہتے ہیں پس مصرع کہتے ہیں کہ جب ہا خانہ تیر کا ہی اور بیگانہ جو اپنے دین سے غیر ہی اسکے ہی آنکھ کی بھی خانہ تیر ہی یعنی اپنے غیروں کی طرف جب دیکھتا ہی تو ایسی نگاہ سے دیکھتا ہی گویا تیر ہا را بس تو بھی اسکے منہ پر تیر ہر سائے جا رو کے مت وارندے کہ وہ تجھ پر لگا سکے اور ترسا تلوار کے سامنے خوف و ترس سے سپر منہ پر لگاتا ہی اور جو دیر کے سامنے ڈرے منہ بگاڑتا ہی ورنہ دل سے یہ کیا مانتے ہیں اور کب سمجھتے ہیں معنی معمارے شر ذمہ ذمہ دونوں جنہیں تمام اور کیسی تشبیہ کامل ہی لفظ کتاب میں بعد کاف کے لفظ تاب موجود جسوقت میں زیر قدم ملا کے آئیگا ملا عین ہو جائیگا جو دیر کی دو آنکھیں دو چشمے ہاے جب یہ آنکھیں اسکے سر سے نکال لینے جو درہ جائیگا ترسا کے پیچھے لون لگانے سے جو یعنی تیغ کے ہی ترسان ہو جاتا ہی معنی معمارے قطعہ لفظ خانہ سے اشارہ ہو کہ خانہ میں باقی ماندہ پر پیکان آنے سے پیکانہ حاصل ہوگا ترسا میں الف بصورت تیغ کے ہو اور اسکے منہ پر ترس یعنی سپر ہوگا منہ بگڑنے سے وجہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے سامنے تیر جو دال ہی رقم عطار کی موجود محسنات کلام میم کے لیے دہان شادان کیسا خوب ایسے ہی میم ذمہ اور تشدید شکنجہ اور کاف خطاب کہ واقعی خطاب کہ واسطے ہوتا ہی اور خطاب بمعنی عتاب کے بھی ہی اور شکنجہ کی رعایت سے وہ کاف جو معکوس اینٹھا ہوا لگتے ہیں کیسا مناسب محل کے ہی چیز یہ حربہ تصحیف ایسے ہی پیکانہ پیکان مبہم میں ابہام ترس ترس جنہیں نام ترسا جنہیں زائد عین کہ بمعنی نہایت اور چشم کے ہی اور نیز لفظ چشم مراد ف اسکے کیسا خوب ہی اور سوا انکے خوب بیان بہت ہیں میں نے اتنی بنظر اشتغالک جسو شتا یقین کے لکھ دی ہیں الاختلاف شائع نے جانے یہ کیا لکھ دیا ہی کہ مذمت کے حاصل ہونے میں کلمہ ذمہ کا مشدد

درکار ہوتا تھا لفظ تشدید بھی معنی معامے میں مفید تھا لیکن وہ جو ضروری ہی ہم
 مخفف ہو انتہی اصل کتاب میں مذمت کو نسخہ کر کے لکھا ہی میری دانست میں
 بجائے مذمت کے ذمت صحیح ہی شتمیہ تجنیس تام متن مطبوعہ میں بجائے یہ حاجت
 کہ حاجت اور جود کی جگہ خود اور قفا کے بجائے قفات کیسی غلطیاں ہیں وائے مطبع
 و مصحح۔

حکایت یکے از اہل تسلیم با جمعی از اہل اسلام احرام غزا بستہ بود و چون لفظ
 اسلام بزرگ الف حسام سلام خود دانستہ از قضا چون فائے کفرہ در گھر کند ایشان
 اسیر گشت و چون قاف قید با صد سختی دستگیر و اسیر شد یکے از دونان تیغ چون الف
 اُس پر سر و برافراشت و او چون سین اسلام در میان آلام دندان اہتسام
 کشادہ داشت یکے از سہایلان ہدم چون الف دندان سیلان دم زبان کشیدہ
 و خندہ را سبب پر سیدہ گفت ندانستہ کہ ثبات شہادت مومن آن باشد
 کہ چون شمع منہ پیش تیغ تقدیر خندان باشد و این معنی در لفظ مومن روشن افتادہ
 کہ شمع ست در حد تیغ نہادہ قطعہ از سر شادی دل مشرک اگر خندان شود + پوچھ
 شین بیند حرف مرگ در گردش نشان + در دل مومن ز حمل جود بینی کشتہ ہو +
 من حق بیند محیط خویش تن از ہر گران + اللغات تسلیم سپرد کرنا اور سلام کرنا
 اور گردن رکھنا احرام قصد و نیت اور احرام باندھنا غزا بفتح دشمن دین ہے
 لہذا حسام بضم شمشیر سلام کردن نہادن اور سلام کردن او بے عیبی اور بے گزری
 کفرہ بفتح تین جمع کافر دستگیر بمعنی گرفتار آلام جمع الم و کھر و رنج اہتسام اندک
 خندہ کرنا سیلان بفتح تام جزیرہ اور جاری ہونا آب و خون کا دم بفتح خون
 فارسی میں بمعنی نفس و سخن و تیزی شمشیر و ہنگام و وقت من بہ تشدید لغت نہادنا
 اور احسان کرنا اور ترجیحین بمعنی ترک کیسی شرم منہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہ
 اہل تسلیم سے تھا یعنی رضاے الہی پر گردن نہاد ایک گرفتہ اہل اسلام کے ساتھ
 احرام غزا کا باندھا تھا مطلب یہ کہ قصد غزا کا کیا تھا اور الف اسلام کی طرح الف حسام

کے نیچے سلام اپنا جانا ہی بے عیبی اور بے گزندگی کہ اگر شہید ہوں گا ہر وبال و غلب
سے پاک ہو جاؤں گا اتفاقاً فی کفرہ کی طرح کمند کفار کی گرہ میں اسیر ہو ایسے کفار
نے اسکو گرفتار کر لیا اور مانند قاف قید کے سو سختی کے ساتھ دستگیر و مقید ہو گیا
ایک نے دونوں یعنی کفار سے تیغ مثل الف اس کے سر پر اٹھائی اُس نے
سین اسلام کی طرح درمیان آلام کے دانت ابتسام کے کھولے یعنی مسکرایا
ہر خیزدہ درجہ رنج و آلام کا وقت تھا کہ جان جاتی تھی ایک نے سایلون ہمد سے
مثل الف کے اس سیلان دم میں زبان کھینچنے سبب خندہ کا پونچھا کہ اب کوئی
دم میں خون بہایا جاتا ہی پھر تو ہنسنا کیون ہی کہتا تو نہیں جانتا کہ مومن کا شہادت
میں ثبات و استقلال یہ ہی کہ سامنے تیغ تقدیر کے شمع روشن کی طرح خندان ہے
چنانچہ یہ بات لفظ مومن سے روشن ہی کہ ایک شمع ہی حد تیغ میں رکھی ہوئی
مطلب یہ کہ مومن مثل شمع خندان کے ہی اور تیغ اس کے ساتھ لگی ہوئی کہ تیغ
سے زیادہ روشن ہوے جیسے شمع تیغ سے زیادہ روشن ہوتی ہی معنی ترکیبی قطعہ
اگر سر شادی سے دل مشرک کا خندان ہوئے تو کیا ہوتا ہی کسو اسطے کہ یہ شین جو
سر شادی کا دل میں مشرک کے ہی اسکو تو حرف مرگ کے ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے
اور اسکی مرگ کا نشان بتاتے ہیں پھر خوشی کیسی اور اگر دل مومن کا جو اٹھاتے اٹھاتے
زار و نحیف مثل موکے ہو جائے تو کیا غم اسوا اسطے کہ یہ اپنے ہر کنارہ سے من حق
کو محیط دیکھے گا بس اسکو کیا پروا معنی محامیے شر اسلام کا الف بصورت
تیغ ظاہر اور اسکے نیچے لفظ سلام موجود کفرہ کی فے ظاہر کرہ میں ہی کہ کرہ میں
فے لانے سے کفرہ ہوتا ہی قید کی لفظ سے دو امر نکالے ہیں ایک قاف جسکے سو
عدد ہیں دوسرے یہ بمعنی دست جنکا اشارہ بعد سختی و دستگیری ہی سر پر
تیغ الف کے لانے سے اسر حاصل ہوتا ہی جو جمع اسیر کی ہی اسلام میں سین
بمنزلہ دندان کے ہی اور درمیان آلام کے واقع سیلان میں الف چھیننے سے
سایلان ہوتا ہی لفظ مومن کے اول موم جو بمعنی شمع کے ہی موجود اور اسکے

سامنے نون رکھا ہوا ہے اور نون بمعنی شمشیر معنی معامے قطعہ لفظ مشرک میں سرشاهی کا شین ہی باقی حرفون سے لفظ مرگ کا حاصل ہوتا ہے جو اس شین کو گھیرے لفظ مومن کا دل موہی قلب یعنی دوسرا میم اور واو اور اول آخر سے مومن کے من حاصل ہوتا ہے جو مومن پر محیط ہے محسنات کلام اسلام احرام حجام سلام آلام اتسام کیسے ہوزن لفظ ہین اور منجملہ انھین کے تسلیم از قضا کا لفظ اس موقع موت پر کیسا بر محل ہی علی ہذا دستگیر بر عایت بد اور اسیر مناسبت قیدر سایلان ہدم میں ہدم کہ سب کے خون بہانے کا قصد تھا اور اسپمین دوست بھی تھے دم زبان شمع منیر تیغ خندان روشن موم سب مناسبت یکدگر اور علی ہذا نشان اس سبب سے کہا ہے کہ مشرک سے لفظ مرگ بکاف عربی نکلتا ہے اور چاہیے بکاف فارسی الاختلاف اصل کتاب اور نیز شراح نے چون الف اسیر بر سر الخ لکھا ہے بلکہ شراح نے جو معنی لغت کے لکھے ہیں یہی اسیر بمعنی اسیر کردن کے لکھا ہے اور معاجون کا لہری اسپمین بھی لکھا کہ لفظ اسیر کہ الف ہمزنگ شمشیر ست بر بالائے کلمہ سر واقع شدہ انتہی اب یہ بتائیں کہ بالائے سر واقع ہوا یا بالائے سیر پھر معانی کیسے ہو امین نے تو اس اسیر کو اسیر یعنی جمع اسیر کے بنا دیا جیسے رغف جمع رغیف کی اور نذر جمع نذیر کی اور قدر جمع قدر کی تا معاسر کا بھی صحیح نکلے اور معنی میں بھی مناسب ہو کہ وہ اسیر بھی ایک جماعت تھی اور متن مطبوعہ میں بھی اسیر ہی لکھا ہے۔

فصل فی الصلوٰۃ و ما یناسبہا نکتہ سید عالم علیہ السلام نماز را
 بجوے آب تشبیہ فرمودہ اند و فیض این معنی در لفظ نماز پیداست کہ در افراش
 ترو میانش ماسبت شعر نماز آتش حرص و ہوا نشانند بازو ازان نماز نم آمد بلفظ
 بر سر آرزو اللغات تر بالفح و تشدید زاتر و تازی وجوی آب مابینے آب آزانہ
 ہواے مجہب معنی حرص معنی ترکیبی شریف حضرت سید عالم علیہ السلام و سلم
 نے نماز کو جوے آب سے تشبیہ فرمایا ہے کیسا راست درست ہے کہ انکے فرمانے
 کے فیض نے لفظ نماز میں اثر کیا اور یہ فیض اُس سے ظاہر ہے دیکھو لفظ نماز کو نثر

یعنی تروتازگی ادھر ادھر سے گھیرے ہی اور درمیان میں بھی اسکے مابو یعنی آب کے ہی
 معنی ترکیبی شعر نماز وہ چیز ہے کہ آتش حرص و ہوا کو بالکل دبا بجا دیتی ہے دیکھو
 لفظ نماز کو کہ آرزو کے سر پر ہر وقت نم رکھا ہوا ہے جو اسکو گلالتا رہتا ہے معنی معامے
 شعر نماز کے اول آخر سے نہ حاصل ہوتا ہے اور درمیان میں اسکے مابو موجود معنی
 معامے شعر نماز کے دو جز ہیں پہلا نم دوسرا آرزو جسکا مجموع نماز ہی متن مطبوعہ
 میں بجائے در اطر افش نزع کے ترا و شعر میں بلفظ و بر بعطف غلط لکھا ہے۔
 نمکتنہ شستن و پاک کردن و در وضو موجب دیدن نور و تازہ روی و عیال
 ست در باب کہ چون روا وضو پاک کنی ضویابی و قلال لمحیہ را بتخلیل خالی شدن
 سبب یافتن تراوت رش سحاب مغفرت ست بنگر کہ چون ریش را خالی سازی
 رش یا بی شعر محاکرۃ الملحق سن مشطہ + و من ثم تدعو الی بالمحاسن +
 اللغات وضو بھمتین مصدر ہی منعم دھونا محارز امتح اور ہاتھ پاؤں دھونا نماز
 کے واسطے بفتح اول وہ پانی جس سے وضو کرین وضو بفتح روشنی آفتاب خلال
 بکسر در میان و فاصلہ دو چیز اور وہ لکڑی جس سے دانٹ کریدتے ہیں دائرہ
 کا خلال انگلیان کہ دائرہ میں وضو کے وقت کرتے ہیں رش بفتح و تشدید شین
 چکیدگی آب و اشک اور چھڑکنا اور باران اندک قیاضیغہ ماضی کا ہی تحامیجہ سے
 تحو بفتح مثلاً دینا کسی چیز کا اور چھیلڈ الناحون و نقش کا تختی وغیرہ سے کہیت بالفہم
 اندوہ ملتی صاحب لمحیہ یعنی دائرہ والاسن بکسر و تشدید یون دندان مشط بالفہم
 و بالکسر شانہ جسکو بالون وغیرہ میں کرتے ہیں من نم بنا برین تدعو صیغہ مضارع کا
 دعا یا دعوی سے بھنے میخوانی لحنی یعنی ریش و علی ہذا محاسن ریش مردان و بمعنی نکو بہا
 جمع حسن خلاف قیاس معنی ترکیبی شعر نماز کہتے ہیں کہ وضو میں جو منعم
 دھوتے پاک کرتے ہیں اسکا نتیجہ نور و تازہ روی و نون عالم کا دیکھنا ہی ہے
 میں تجکو بتاؤں کہ جب رو وضو سے پاک کرے گا وضو دیکھے گا کہ یہاں بھی روشن
 پائیگا اور وہاں بھی مثل آفتاب کے چمکتا نظر آئیگا اور خلال ریش کا تخلیل سے

خالی کنایہ سبب اس امر کا ہے کہ تجکو طراوت چمکی گی اگر مغفرت سے حاصل ہو یعنی مغفرت
 تجھ پر سے دیکھ لے اگر ریش کو خالی کرے گارش پائینگا مغفرت کی یہی شعر مثلاً دیتی ہیں
 داڑھی والے کے اندوہ کو اسکی گنگھی کی دانتی یعنی جیسے گنگھی سے داڑھی کھل جاتی ہے
 ایسے ہی اسکا دل کھل جاتا ہے اسی سبب سے داڑھی کو محاسن کہتے ہیں جو بعضی
 لنگوٹیوں کے بھی ہے مغفرت معامے نشر اس نشر کی معانہ خود مصرح نے قتادی ہیں
 کہ وضو کا منہ پاک کرنے سے جو اوہی منور ہوتا ہے اور ریش کو خالی کرنے سے ریش
 رہتا ہے مغفرت معامے شعر محاسن کے دو جز ہیں ایک محادوسر اسن دونوں
 کے جمع ہونے سے محاسن ہوتا ہے محسنات کلام پاک کردن رودر وضو کیسا
 پاک و شستہ ہے کہ وضو کا رووا ہے تازہ روے دو عالم آگے بھی ظاہر کہ وضو سے
 نقشہ تازہ ہو ہی جاتا ہے اور گویا خشک منہ لوٹ کے تازہ ہو جاتا ہے محاسن ہی محاسن سب
 میں حائے خطی ظلال تخیل خالی ان سب میں خاصن و مشط و محاسن سب مناسب
 یکدیگر متن مطبوعہ میں محاکرت کی جگہ محاکرہ اور من ثم کے بجائے من ثم ہی پھر پتہ
 یعنی کا کیسے چلے۔

نکتہ ستائے بایکی از قہقران ماورالنہر ماجرا سیکرد کہ بروایت ینابیع و محیط چکر لکھ
 وہ در درہ کز گریان دارد حکم آب دریا بران جبریان دارد گفت غور این مغفرت آشنای
 ہر چو یاب نیست کہ داند کہ در درہ از روی شمر در یاست قطعہ بوزن دو صد و
 پنجہ من آب استادہ و چو طرف جو شمر پاک شافعی در درہ و دلیل پاکی گشتار او بچو
 و بیاب و شمار دو صد و پنجاہ از کنارہ نہر و اللغات مجمر در بسیار علم ماورالنہر
 مخفف ماورالنہر وہ چیز جو اس پار نہر کے ہو جو ملک توران کا ایران سے
 اُس پار نہر جیون کے ہے اس واسطے ملک توران کو ایرانی عربی دان ماورالنہر
 کہتے ہیں ینابیع جمع ینبوع چشمہ ہائے بزرگ و فراخ محیط نام کتاب از امام محمد
 در فقہ حرمہ بالکسر حوض آب کران بفتح اول کنارہ چیز و انتہای چیز جبریان بفتح
 روان شدن آب وغیرہ غور یا فتح عمیق و قعر بہر چیز و نور فتن و فایدہ رسانیدن

شعر فقہتین حوض کوہک و تالاب و سر شیر آب استاده جو جاری نوز معنی ترکیبی شتر
ایک سایل مادر النہر کے علمائے ایک عالم قہر سے کہتا تھا کہ بیابان اور محیط کی روایت
میں کہ مراد اس سے بند پانی اور بہتا پانی ہی اُس پر کہہ پرچودہ درہ گز کنارہ رکھتا ہی
حکم آب دریا کا کیون جاری کیا ہی کہتا اُس بات میں غور و فکر اُس جو بندہ کی آشنا
ہی جو جانتا ہی کہ وہ درہ درہ اندر سے تالاب کے دریا ہی دس عدد دیا کے ہیں جب
درہ دریا کہا جائیگا یعنی در حروف یا خود دریا ہی ہوگا معنی ترکیبی قطعہ یعنی
دو سو پچاس من جو عربی میں سیر کو کہتے ہیں اگر بند پانی ہو تو اسکو شافعی مثل
کنارہ نہر جاری کے پاک کہتے ہیں جہاں کہیں زمانہ میں ہو اور اس گفتار پاکیزہ
کی دلیل میں تجکو بتاؤں تو اسکو ڈھونڈا اور لے وہ یہ ہی کہ کنارہ نہر سے دو سو
پچاس گن لے موجود ہیں معنی معامے شتر شتر میں وہی معادہ درہ کا ہی یعنی
وہ کو درہ کو مطلب یہ کہ یا کوہ سمجھ اور جب درہ کہا جائیگا ای دریا خود دریا حاصل ہوگا
معنی معامے قطعہ نہر کا ایک کنارہ نون ہی جسکے پچاس عدد ہیں اور ایک
کنارہ را جسکے دو سو ہیں پس دو سو پچاس ہو گئے نہ ہی پانہر کی اُس سے کچھ غرض
نہیں اسلئے کہ مہر رح نے کنارہ نہر کہا ہی نہ لفظ نہر محسنات کلام کہتے اس نکتہ
میں برعایت ذکر مسئلہ آب کے لطایف و صنایع بھرے ہیں اول سایل کہ بمعنی
جاری ہونے والے کے ہی پھر قہر جس میں لفظ بحر کا ہی اور ماور النہر کہ ما بمعنی آب کے
بھی ہی اور نہر خود نہر ایسے ہی ماجر کہ آب اور جریان کے معنی میں بھی ہی اور بیابان
و محیط اور برکہ و درہ اور کران اور دریا اور غورا ورا شنا جو یا میں لفظ جو
اور شمر اور پاک اور جو میں جو اور دریا میں آب اور شمار و شمر کہ امر شمر دن کا بھی ہی
اور ان کے سوا کہ کوئی لفظ بیکار نہیں ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں اجرا برکہ کہ
وہ درہ گز کران دار حکم اتنی عبارت نہیں ہی افسوس معصم کیا ہوئے۔

نکتہ بعنی از دست نشینان چون بر غم آمد دست سرید بشویند چار فتن
وضو بر نیت بچویند این نکتہ را از دست مدہ کہ چون سرید بشوئے دال بما نذر کہ

دلیل چارہست و بعضے کہ چون از سر دست دست باز دارند فرائض وضو شش شمارند
 این دستاویز بدست آر کہ اگر سر دست بشوی ست مانند کہ شش در شمار ست
 قطعہ گفت نعمان فرض امر چارہ امر اندر وضو + الاجرم ترکیب لفظ امر از امر ست و چارہ
 شش شش فرض گفت و شش شش جهت را نور داد + در وضو شش شش حروف وضو
 تو ہنگر آشکارہ اللغات دست معروف و مسند و صدر آبدست بمعنی وضو و استنجی
 از دست دادن چو نذرینا کسی چیز کا بدست آوردن حاصل کرنا کسی چیز کا دست بکسر
 سین و تا مشد شش نعمان یا نعم نام امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ امر دبا فتح بے ریش
 و سادہ نرخ وضو فتح اول روشنی آفتاب معنی ترکیبی نشر مقرر فرماتے ہیں کہ بعض
 صدر نشین یعنی علمائے ذیشان بقصد آبدست کے جو وضو ہی سرید کا دھونے ہیں
 وضو کے چار فرض اپنے ارادہ اور نیت میں سمجھتے ہیں تو بھی اس نکتہ کو ترک مت کر
 کہ جب سرید کا دھونیکا دال رہیگی کہ دلیل در ہما چار کی ہی اور بعض جو سر دست
 سے ہاتھ باز رکھتے ہیں وہ فرض وضو کے چھ گنتے ہیں تجکو بھی یہ دستاویز حاصل ہی
 کہ سر دست دھونے سے ست رہتا ہی جو گنتی میں چھ ہی معنی ترکیبی قطعہ حضرت
 نعمان رحمہ جو امام ابو حنیفہ رحمہ ہیں وضو میں بے ریش و امر کے واسطے چار فرض
 فرماتے ہیں اسی سبب سے امر کی ترکیب امر اور چار سے ہی یعنی دال جسکے چار عدد
 ہیں حضرت شافعی رحمہ نے چھ فرض بتائے اور شش جهت کو روشن کیا کہ وضو میں چھ
 کے ساتھ حروف وضو کے ظاہر ہیں اور لگے ہوئے معنی معامے نشرید کا سر دھونے
 سے دال رہتی ہی جسکے چار عدد ہیں اور دست کے سر سے دست باز نہ کھنے میں
 ست رہتا ہی جو چھ کے معنی میں ہی معنی معامے قطعہ امر کے اول لفظ امر کا
 ہی اور امر کے بعد دال جو چار عدد والی ہی وضو کے اول واو ہی جسکے چھ عدد ہیں اور
 اسکے ساتھ حروف وضو کے مخفی ہیں محسنات کلام اس نکتہ میں برہایت لفظ دست
 کے جو دست نشینان کہا ہی کیسے لفظ ایک قسم کے جمع کیے ہیں جیسے آبدست اور
 از دست مدہ سر دست اور دست باز دارند دستاویز بدست آر کہ بدست میں اب

اور جو بیزمین جو اور انکے سوا بہت باتین ہیں **الاختلاف** اصل کتاب میں معزم
آبدست سردست بشویند لکھا ہوا اور معایر کا بیان کیا ہے لہذا بجائے دست کے بد
صحیح معلوم ہوتا ہے۔

نکتہ عین پوشش است وغشیان ولام شخص انسان و سیدین غسل ارد کہ پوشش و حجاب
جنابت از جناب مقدس حضرت رحمان بآن از بدن انسان منقطع و مرفق می شود
قطعہ خواہی کہ خبت ز جنابت شود حیوان + ریز آب بہر غسل بر اعضاے خود روان +
ور آب نیست کاتش عصیان بدان کشتی + در قلب بین رخاک تیممیت آن +
اللغات عین بالفتح ابر و در وہ ابر کہ آسمان کو چھپا لے و تشنگی و تیرگی غشیان بالکسر
جمع کرنا اور بیہوشی اور بیہوش ہونا جنابت دوری می جانا بمعنی حالت غسل کہ اس میں
بھی دوری طہارت سے ہوتی ہے منقطع بریدہ شدہ مرفق برداشتہ شدہ محبت بروزن
مجیب کشندہ معنی ترکیبی نثر اس نکتہ میں بیان غسل کا ہے چنانچہ فرمایا کہ غین غسل
کی ایک پوشش وغشیان ہے کہ اس سے بھی مراد پوشش ہی اس واسطے کہ بیہوشی
میں بھی آدمی پر پردہ پڑ جاتا ہے جملہ محسوسات غیر محسوس ہو جاتے ہیں اور
غسل والا بھی ظاہر باتوں سے چھپتا اور پوشیدہ ہوتا ہے مثلاً نماز و مسجد کا جانا
اور طواف کعبہ وغیرہ اور لام غسل کا شخص انسان ہی یعنی وجود انسان کہ مشاہد
بصورت لام کے ہے کہ جس پر یہ پوشش وغشیان عارض ہوتا ہے اس واسطے لام
کو غین سے قریب کر دیا ہے اور ذکر سین کا بعد کو فرمایا ہے کہ سین غسل کا ایک آرد
ہو باعتبار وزن سین کے کہ اس پوشش و حجاب جنابت کو جو اسکو حضور پاکین
جناب مقدس حضرت رحمن کے عارض و مانع ہو رہا ہے بذریعہ اس آرد کے
بدن انسان سے بریدہ اور برداشتہ کر دے اور اسکو قابل حضور بارگاہ تقدس
کا بنادے معنی ترکیبی قطعہ اگر چاہتا ہے کہ جنابت سے جنت تھپیڑا ہر ہو جائے
تو آگے غسل کے واسطے فوراً اپنے اعضا پر ہوا اور صو کہ قابل پاک مقدس جگہوں کے
ہو جائیگا اور بر تقدیر اگر آب نہیں ہے کہ جس سے آگ عصیان کی بھائی جائے جو نہایت

لازم آئیگی تو تیمم کمر خاک سے کہ خاک بھی کثندہ اُس آتش کی ہو اور ضرور خاک سے بھی آگ بچھ جاتی ہو اور تیمم سے ہر ناجائز جائز ہو جاتا ہو دیکھ لے قلب تیمم کا محبت ہو یعنی کثندہ معنی معامے شر اس شرمین سوائے محسنات کلام کے کوئی معما معلوم نہیں ہوتا اور جو لفظ غسل کا غین اور لام اور سین سے حاصل ہوتا ہو خود عبارت سے ظاہر معنی معامے قطعہ جنابت میں لفظ آب کا موجود ہے جب یہ بہایا جائیگا جنت رہ جائیگا اور تیمم کا قلب محبت ظاہر محسنات کلام غین غشیان میں سرکھ غین اور غشیان یعنی جماع جس سے جنابت عارض ہوتی ہے حجاب و جنابت جناب و جنت آب اور روان و آتش و خاک وغیرہم سب باہم مناسب الاختلاف شائع لکھتے ہیں کہ غشیان عطف تفسیری ہو اگر پوشش پر اس کا ذکر مصرعہ مقدم کرتے اور پوشش کو عطف تفسیری غشیان کا کرتے تو الیق ہوتا اس واسطے کہ معنی غشیان کے متعدد ہیں اور غیر مشہور اور معنی پوشش کے واحد اور مشہور انتہی یہ اصلاح شائع کی مصرعہ کے کلام میں ٹھیک نہیں ہے اس واسطے کہ پوشش کے دو معنی تو ویسے ہی ظاہر پہنچنا چھپانا اور انواع پوشش کے دونوں معنی کی رو سے بہت اور غشیان کے اول تو پوشش کے خاص معنی نہیں جماع اور بیہوش ہونے کے ہیں باعتبار بیہوشی مجازی معنی پوشش کے لیتے ہیں پھر تقدیم تاخیر کرنے کی کون سی بات ہے ایسے فضول کے بھروسہ مصرعہ کب ہیں متن مطبوعہ میں غین اور غسل دونوں بے نقط لکھے ہیں مصحح کی عین بے التفاتی ہے۔

نکتہ آید ریش تیمم معنوی آنست کہ عاشق واردست رد بر خاکدان دنی زردہ
 پنجہ اختیار از غبار ظلمت نفسانی افشاندہ پے بسر چشمہ محیط حقیقت بری دریاب
 کہ تیمم عاشق ست پی بلب محیط بردہ قطعہ کا شمش نقصان ماء الغسل فی البرکۃ
 اذ کنت فی سفر شقت مرآجلہ + فالختر صعیب او تمم فی تیممہ + ان الیتم
 یوم تم ساحلہ + اللغات دنی بفتح وتشدید یا ناکس و لست فطرت وفلہ
 تیمم بالفتح بندہ لا تخش صیغہ نخی کا ہے خشیت سے برگ جمع برگ شقت صیغہ مونث مشقت سے

ہر اصل بفتح میم و کسر جاننے لیا جمع مرحلہ فآخر صیغہ امر کا ہی اختیار ہے بعد خاک
 و روے زمین تم امر ہی تیمم سے تیمم بالفتح دریا ساحل کنارہ معنی ترکیبی نشر
 مصرح نے تیمم کو دو قسم کیا ہے معنوی اور ظاہری معنوی کو اس شریعت میں ادا فرمایا ہے
 اور ظاہری کو قطعہ میں چنانچہ فرمایا کہ ایدرویش تیمم معنوی وہ ہے کہ عاشق کی طرح
 ہاتھ رکھا اس خاکدان ناچیز پر مار کے اور پنجہ اختیار کا غبار ظلمت نفسانی سے جھاڑ
 کے طرف سرچشمہ محیط حقیقت کے سراغ لیجائے اور اُس کا کھوج لگائے چنانچہ یہ امور
 تیمم ظاہری میں بھی ہوتے ہیں کہ خاک پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو جھاڑتے بھی ہیں اور
 حکم شریعت کی طرف رجوع کرتے ہیں اب تو اس بات کو معلوم کر کہ تیمم عاشق ہی جو
 کنارہ محیط پر سراغ پہنچائے ہوئے ہے معنی ترکیبی قطعہ مت خوف کر اس بات
 کہ پانی غسل کے واسطے برکون میں کم ہی حسب وقت کہ تو سفر میں ہو اور منزلوں کی
 مشقتیں تجھ گزرین اس صورت میں خاک کو اختیار کر اور اُس کو اپنے تیمم میں
 پورا سمجھ بیشک تیمم ہی اور تم اُس کا کنارہ ہی معنی معامے شریعت میں لفظ تیمم
 کنارہ محیط پر جو تیمم ہی پے بردہ ہو رہا ہے اور قدم رکھے ہوئے معنی معامے قطعہ
 تیمم میں دونوں کناروں سے تم حاصل ہوتا ہے بیچ میں اسکے تیمم ہی محسنات کلام
 دست پنجہ پے سرب محیط ماہرک تیمم سب میں مراعات یکدگر اور اور بھی ہیں غور
 فرمائیں مثلاً تیمم تیمم تیمم تیمم دیکھو کیسے لفظ جمع ہیں کہ صفحہ کی رونق ہو جاتی ہے
 الاختلاف شارح نے لکھا کہ اگر مسافر راہ میں بند پانی پائے اور مسافر بحال جب ہو
 اور ڈرے کہ تھوڑا پانی غسل میں صرف کرونگا تو برکہ کے پانی میں نقصان ہوگا پس وہ
 نہ ڈرے اور خاک سے تیمم کرے کہ ضرورت میں خاک خلف آب کی ہی انتہی شارح
 کے پہلے مصرعہ میں جو قول مصرح کا ہے نقصان ماہر الغسل اس نقصان آب کو
 اسپر حمل کیا ہے کہ پانی خرچ کرنے سے کم ہو جائیگا اور میں کہتا ہوں کہ پانی برکہ میں حد
 طہارت سے کم ہے ورنہ موافق قول شارح کے پانی کے ہوتے تیمم درست کب ہوگا
 اور صرف کرنا کیا معنی اگر حد طہارت کے موافق ہی تو اس میں گھس کے کیوں نہ غسل کرے

کہ وہ حکم دریا کا رکھتا ہی جانے شارح نے یہ مسئلہ اسطور پر کیسے حل کر دیا متن مطبوعہ میں بجائے تیم عاشق ست کے نیم عاشق لکھا ہی مصحح کی بے توجہی سے یہ نیم رہ گیا ٹھیک نہوا۔

نکتہ رفع یدین بندہ در تکبیر اول نماز اشارت بدو الف اللہ و اکبر از دستبازی دو الف ایمان مؤید و مکبر قطعہ زان بندہ بر آوردہ تکبیر نماز + دست از تکبیر غفلت و شہوت و آرز + کثر ہر دو جہان دست تہی آمدہ ام + دستم یا رب بندہ خود عالی ساز + اللغات رفع یدین اٹھانا دونوں ہاتھوں کا تکبیر اولے میں اور سوال کے دستبازی مددگاری و صلاح کاری مکبر بزرگی یافتہ شدہ تکبیر کا ف فارسی تفر و عمق تیر با لکسر چاہ معنی ترکیبی نشتر بندہ جو نماز میں تکبیر اولی کے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتا ہو گو یا دونوں ہاتھوں سے اشارت طرف دو الف یعنی الف اللہ اور الف اکبر کے کرتا ہی تا آن دونوں الفون کی دستبازی سے دو الف ایمان کو مدد ملے اور بزرگی حاصل ہوئے معنی ترکیبی قطعہ یعنی بندہ تکبیر غفلت و شہوت و آرز سے اُس سبب سے تکبیر نماز میں ہاتھ اٹھاتا ہی کہ دونوں جہان سے میں ہاتھ خالی آیا ہوں ای رب میرے میرے ہاتھ کو اپنی یاد میں علو و بلندی عطا فرما معنی معامے نشر اس نشر میں صرف یہی معامہ کہ دست مراد فید کا ہی اور مؤید میں یہ موجود معنی معامے قطعہ تکبیر کا اول جز تکبیر ہی اور دوسرا یہ جسکے مجموع سے تکبیر حاصل ہوتا ہی محسنات کلام چھوٹا سا نکتہ جو کچھ خوب بیان ہیں ظاہر ہیں زیادہ تر مرابات بر عایت رفع یدین دست اور لفظ دو کے ہی۔

نکتہ صلا و صلوٰۃ کہ مقدم آمدہ است مشعر بر آن ست کہ در نماز چشم صدق پیش پاے خود باید داشت و لات خیالات فاسدہ را از قضا باید گذاشت و میں کوع نیز کہ در پایان واقع شدہ دلیل روشن ست کہ در حالت رکوع چشم بر قدم باید گذاشت منوی ہر کہ آمد چون الف اندر قیام + شد ز دین قمیش عالی مقام + در رکوع آنگونہ بندہ پشت پا + بستہ بر چشمش رکوع جہل و عما + اللغات لات نام بت کا کہ حضرت تیسرا

کی قوم اسکو بوجھتی تھی قیام بکسر قاف کھڑا ہونا تیم بفتح قاف و تشدید یاءے مسور برپا
 دارندہ جبل بالفتح نادانی عمال بفتح کوری و گمراہی معنی ترکیبی نشر لفظ صلوٰۃ میں صاد
 سب حرفون پر جو مقدم ہوا ہی اس بات کی خبر دیتا ہے کہ نماز میں چشم صدق کی پیش
 رکھنا چاہیے اور بعد صاد کے جولات ہی یعنی غیر خدا کا اسکو چھپھوڑنا چاہیے جیسا کہ
 لفظ صلوٰۃ کا بتاتا ہے اور عین رکوع کی بھی جو اخیر میں واقع ہونی دلیل روشن ہے کہ
 حالت رکوع میں چشم قدم پر جانا چاہیے کیونکہ رکوع کا پانوں عین ہی معنی ترکیبی منہوی
 جو کوئی قیام نماز میں الف کی طرح ماسوا سے مجرد ہو کے داخل نماز ہوا وہ دین تیم سے
 عالی مقام ہوا اور اسے دین میں رتبہ عالی پایا اور جو کوئی رکوع میں اپنے پشت پا
 کو نہیں دیکھتا اسکی آنکھوں کو رکوع سے جبل و عمانے باندھ دیا ہے گویا پی باندھ دی
 ہے اور رکوع کو رکوع رکوک بضم تین لہ وجاہہ کہنہ و مطلق کر پاس اور چادر ایک پا
 کی معنی معمارے نشر صلوٰۃ میں جو سر صاد کا ہی ہی سر صدق کا ہی اور اس سے بعد
 جو بصورت الف بابت کے ہی وہی اسکا پایا ہی جسکو مصرح نے چشم پیش پا بابت
 کیا ہے یہ صاد کے سچھے لفظ لات کا ظاہر ہے رکوع کا قدم عین خود عیان معنی معمارے
 قطعہ تیم بین الف داخل ہونے سے قیام ہو جائیگا کو آنکہ پر باندھنے سے رکوع
 حاصل ہوتا ہے محسنات کلام صاد صلوٰۃ صدق سر کلہ صاد خیالات میں بھی لفظ
 لات موجود قیام قیم مقام صنعت اشتقاق مقدم پیش پا قفا پایاں قدم پشت پا
 رکوع جبل و عمارت مناسب یکدیگر و نیز متفاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ میں
 بھی بہت تاویلین کی ہیں لیکن رکوع کے معنی صریح نہیں لکھے اور کچھ فہمائے ہیں
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حسب قیام قرینہ لگنے لگایے ہیں تحقیق لغت کے موافق
 نہیں ہیں متن مطبوعہ میں لکھا ہے (صاد صلوٰۃ کہ مقدم آمدہ مشعر برانست بدانکہ
 در نماز مشعر برانست اور بدانکہ یہ دونوں لفظ کیسے باہم ٹھیک پڑینگے یہ بات
 بیشک بے توجہی یا بے ملاحظگی مصحح پر مشعر ہے۔

نکتہ سراز سجود برداشتن و بہ قعود نشستن متضمن یا فتن فیض نعمت جو حضرت

واجب الوجود دست بنگر کہ چون سر از سجود برداری چو دیایی و از قعود سر فرو آوردن و باز بسجود رفتن عود و رجوع ست محل قرب و رحمت معبود در یاب کہ چون از قعود سر بنی عود بینی قطعہ بندہ چون سر بر آرد از سجدہ + جدہ خلعت سری یابد + باز چون سر نہاد از قعدہ + عدہ راہ سروری یابد + اللغات سجدہ بالفتح ایک بارہ سر زمین پر رکھنا سجود بضم تین جمع اور نیز سجدہ کرنا قعود بضم تین مطلق بیٹھنا اور بیٹھنا بعد خواب کے حضرت واجب الوجود خداے تعالیٰ عود بالفتح باز گشتن و شترتر پیچیدہ بالکسر و تشدید ال نوشدن و نوی و تازگی قعدہ بالفتح ایک دفعہ بیٹھنا و کبیر نوع از شست عدہ بروزن مدت بمعنی تیاری و آمادگی کسی چیز کی و ساخت و ساز نفع حاجات معنی ترکیبی شرمصرح فرماتے ہیں کہ جو مصلیٰ سر سجود سے اٹھاتا ہی اور قعود میں بیٹھتا ہی جسکو جلسہ کہتے ہیں یہ سر اٹھانا اور بیٹھنا اسکا مقصد فیض پانے نعمت جو حضرت واجب الوجود کا ہی دیکھ بدیہی ہی کہ سجود سے سر اٹھانیکا جو دپائے گا اور قعود کے بعد سر جھکانا اور پھر سجدہ میں جانا عود و رجوع ہی طرف محل قربت و رحمت معبود کے دیکھ اگر قعود سے سر رکھیکا عود دیکھے گا معنی ترکیبی قطعہ بندہ جسوقت سجدہ سے سر اٹھائے جدت خلعت سرداری کی پائے یعنی اُس نے جو کمال عجز سے سزا بنا مالک حقیقی کے سامنے رکھا ہی اسکے انعام میں اُسکو تازہ تازہ نو بنو خلعت تازگی و نوی کا عطا ہوتا ہی کہ وہ سری و سرداری نو اور تازہ ہی اور پھر قعدہ کر کے دوبارہ جو سر رکھتا ہی تو عدت راہ سروری کی پاتا ہی یعنی سارے ساز و سامان راہ سروری کے اُسکو مل جاتے ہیں معنی معامے شرم سجود سے سر اٹھانے کا جو اشارہ ہی سین دور کرنے کا ہی کہ سین دور کرنے سے جو درہتا ہی ایسے ہی قعود کے سر رکھ دینے سے عود حاصل ہوتا ہی معنی معامے قطعہ سجدہ کا سر سین ہی اُسکے اٹھانے سے جدہ رہتا ہی اور قعدہ کا سر قاف اسکے رکھ دینے سے عدہ رہتا ہی رسم خط ان تا کا مدور بصورت ہا کے ہی البتہ جدت و عدت بتائے مستطیل بھی دیکھنے میں آئی محسنات کلام سر سجود سر فرو آوردن

سرمزادن سری سروری سب میں لفظ سر و سر کلمہ سین حضرت واجب الوجودین
 جو دا اور محبوب سے بھی خود نکلتا ہی اور اکثر اسمین الفاظ متضاد بھی ہیں کہ غور سے
 سب معلوم ہو سکتے ہیں الاختلاف شائع کھتے ہیں مخفی نہ رہے کہ سجد سے
 سر اٹھانا بحسب ظاہری ترک سجد ہی پھر ترک سجد میں کیسے جو دکا پا نامرتب ہو سکتا ہے
 اور پھر اسکا جواب لکھا جاتے اسنے ان معنی کے واسطے کہ سجد سے سر اٹھانا ترک سجد
 کرنا ہی کہا ہی کسے ہی اور کون ان معنی کو سنے گا یہاں اسنے غرض ہی کیا ع کس نشود
 یا نشود من گفتگوئے میکم متن مطبوعہ میں حدہ خلعت سرے یا بد لکھا ہی
 جانے کیا سمجھے۔

نکلتے ایدرویش مبداء احرام نماز کلمہ اللہ ست یعنی اللہ اکبر و لمجا و اختتام
 ہم لفظ اللہ ست یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وابتداء بعد از ذکر اللہ لفظ اکبر کو
 و در انتہا پیش از کلمہ اللہ توسل ب رحمت جوی دریاب کہ چون از ابتداتا انتہای نماز
 دل را حاضر و ناظر حضرت بے نیاز یہ نیاز گردانی و مبداء و معاد حضرت مقید اور
 دانی عاقبت از آنحضرت رحمتی استقبال تو نماید کہ در مقابلہ عظمت و کبریا لائق جلالت
 و بہامی او باشد فتویٰ نماز اول الف آخر بود ہا + الف یک ہا بود پنج از عدد ہا +
 بدان حد نماز ازوے در ایام + کہ بس یک قبلہ ات در پنج ہنگام + الف با ہا بود
 آہ اے نکو خواہ + نمیدانی تو ستر این بیان آہ + کہ ہر آہی کہ از صدق و نیاز
 ست + بدین درگاہ شامل بر نماز ست + سر لغ راہ پاکان آہ جانست +
 دل ظاہر ہمہ بر آہ از انست + اللغات مبداء بالفتح صیغہ ظرف جگہ شروع
 کرنے کی اور جگہ آشکارا ہونے کی لمجا و بالفتح جائے پناہ ماخوذ لجا سے بچنے پناہ گرفتن
 معاد بالفتح جائے عود و جائے بازگشت جلالت بفتح بزرگ ہونا معنی ترک تہی نشتر
 مقرر کرتے ہیں کہ ایدرویش مبداء احرام و قصد نماز کا کلمہ اللہ اکبر کا ہی جیسا کہ
 بعد نیت نماز کے اللہ اکبر کہتے ہیں اور لمجا و اختتام کا بھی لفظ اللہ ہی یعنی السلام علیکم
 ورحمۃ اللہ اسواسطے کہ انتہا میں پہلے کلمہ اللہ سے توسل اُسکی رحمت سے دُعا کی جائے

بس جان لے کہ ابتدا سے نماز سے انتہا تک دل کو حاضر ناظر حضرت بے نیاز کی طرف
 نہایت عجز و نیاز سے کرے اور مبداء و معاد اسی کی ذات مقدس کو جانے آخر
 اُسکی درگاہ پاک سے کیسی بڑی رحمت تیرا استقبال کرے گی جو مقابلہ میں اُسکی
 عظمت و بزرگی کے لائق اُسکی بزرگی اور ہما کے ہوگی معنی ترکیبی شنوی نماز
 کے اول الف ہی جسکا ایک عدد ہی جیسے الف اللہ اکبر کا اور آخر نماز کے ہا ہی جسکے
 پانچ عدد ہیں اور وہ ہا ورحمۃ اللہ کی ہی پس اس سے تو خود نماز کی جان کہ پانچ
 وقت کی نماز میں ایک ہی ذات مطلق کو اپنا قبلہ جان اور اُسکی طرف رجوع ہو
 بموجب انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً پھر دوسری طرح
 مصرح اسی الف و ہا کو تعبیر کرتے ہیں کہ الف و ہا ملے آہ بھی ہوتا ہی اور تو ای
 مخاطب اس بیان کا بھید نہیں جانتا اور وہ بھید یہ ہی کہ جو آہ صدق و نیاز کے
 ساتھ کسی کے دل سے اسکے شوق میں نکلتی ہی وہ اُسکی درگاہ والا میں شامل
 بہ نماز ہوتی ہی ظاہر ہی کہ نماز میں بھی خلوص اخلاص شرط ہی اور یہ آہ بھی خلوص
 سے ہی اور یہی آہ سرخ ہی پاکون کی راہ کی کہ اُنکا پتہ بتا دیتی ہی اور نیز اُنکی راہ
 کا کہ پاک لوگون ہی کی جان سے آہ نکلتی ہی دیکھ لے جو دل ظاہر میں بالکل آہ
 سے بھرے ہوئے ہیں معنی معماے شرنشر میں جو کچھ معماے مصرح نے روشن
 کر دیے کچھ حاجت بیان کی نہیں ہی معنی معماے شنوی الف و ہا ملنے سے آہ
 ہوتا ہی ظاہر کے اول طا ہی اور آخر ا اور دل میں اسکے آہ بھری ہی محسنات کلام
 مبداء و احتتام ابتدا انتہا مبداء و معاد باہم متضاد ایسے ہی بے نیاز و بہ نیاز
 آہ نکو خواہ درگاہ و آہ سب میں ہا مدور۔

انگشتہ قلب صلوة کلمہ لا واقع شدہ کہ علامت نیستی و فناست لاجرم مصلی را باید
 کہ در میان فقر و فنا ی خود را حاضر و حضرت لم یزل را ناظر داند تا معنی لاصلوة
 الا بحضور القلب رسیدن تواند قطع لای صلوة را کہ بواو آمدت چشم دانی
 چرا این شود اندر گہ بیان + یعنی نخست نفی کن از شش جهت نظر + و آنگہ ذکر را بدینکتا

کشان زبان + اللغات قلب بالفتح میانہ ہر حرف کا قفا بفتح نیست ہونا اور صوفیوں کے نزدیک جاتا رہنا تفرقہ اور تمیز کا حدوث و قدوم سے پہلے نازی لم یزل ہمیشہ پیاہندہ معنی حدیث نہیں نیک ہی ناز مگر ساتھ حضور دل کے آئند ایک نام ہی خدای تعالیٰ کا اور جو اس نام میں چار حروف ہیں لہذا اسکی ترکیب کو ایسا کہا ہی کہ مدار عالم کا طالع اول اور عاشق اور سابع اور رابع یہ ہو کہ انکو اوتا دار بعمہ کہتے ہیں بس یہ نام بلحاظ اعداد مذکور کے اسطور پر ترکیب کیا گیا کہ الف کا ایک عدد ہی اور یا کے دس اور زا کے سات دال کے چار کہ حاوی ہی مدار عالم کو معنی ترکیبی شریعت کے قلب میں کلمہ لا کا واقع ہو کہ علامت نیستی و فنا کی ہی بس پہلے کو ضرور چاہیے کہ ناز میں اپنی فقر و فنا کو محاضر اور حضرت لم یزل کو اپنے حال کا ناظر جانے تو لا صلوة الا بحضور القلب کے معنی کو پہنچ سکے اور پوری پوری نازی بجالائے معنی ترکیبی قطعہ یعنی صلوة کی لا و او کے ساتھ توتیری آنکھ میں آتی ہی اور بیان کے وقت وہ الف ہو جاتی ہی کچھ جانتا ہی اسکا کیا سبب ہی یہ سبب ہی کہ پہلے تو شش جہت سے کہ واو کے چھ عدد ہیں اپنی نظر کی نفی کر لینے اس شش جہت سے نظر کو اٹھالے پھر ایز دیکھتا کے ذکر میں زبان کھول یہ اشارہ ہی معنی معامے نشر اس شش میں بھی سوا اس کے جسکو مصرح لے واضح کر دیا اور کوئی معام معلوم نہیں ہوتا معنی معامے قطعہ صلوة کے الف کا رسم خط واو کے ساتھ ہی اور واو کے چھ عدد ہیں اور قلب صلوة میں لا اور الف کا ایک عدد ہی محسنات کلام اول تو واو میں قطعہ کے جو کہا ہی ہوا و آمدت بچشم کیسی خوبی پیدا کی ہی کہ للہ دذا المصنّف اور پھر لا و نیستی و فنا اور فقر اور لم یزل میں لم اور لا جزم میں لا اور لا صلوة میں لاے نفی یہ سبب مناسب یکدیگر متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ میں ہوا و آمدت بچشم لکھا ہی آمدت کا الف رہ گیا۔

نکتہ ماموم کہ اگر ہرے ابرو وریا بمسجد رود چون ابرویش غائر در آتش ندامت و لمحات موم شود و امام کہ بطبع دنیا امامت کند چون جماعت پریشان شود جماعت بین قطعہ گوشہ دیوار چو شد منہدم از حصص + نقش نماید خراب خانہ مکین + عاقبتہ

المقتدین حسبہ دین + حظہ المقت حیثما فسد الدین + شعر
گوشتہ محراب چو دید اندام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم
امام کردہ شدہ یعنی مقتدی امام بکسر پیشوا ورشتہ معماران جماعت گرسنگی منہدم
بہنم میم و کسر دال ویران شونده اور عمارت افتادہ از ہم ریختہ اندام مصدر اسکا
تکمین جگہ دنیا اور کسی جگہ قدم رکھنا و بمعنی قدر و وقع مقتدین جمع مقتدی حسبہ
مصدر بمعنی بنیادداشتن و حساب و شمار خط بالفتح و تشدید ظاہرہ و حصہ مقت بالفتح
و دشمنی حیثما بالفتح و ضم ثنائے مثلثہ بمعنی ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شدہ بمعنی
ترکیمی بشرتیجہ وہ ماموم ای مقتدی کہ بخیال حصول آبرو اور ریا کہ کہ لوگ مجھ کو
دیکھیں اور اچھا جانیں مسجد میں جاتا ہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی
بس جب آبرو اُسکی نہیں رہتی تو آتش ندامت و خجالت میں ماموم ہو جاتا ہی اور
گھٹنا رہتا ہی اور جو ماموم بطبع دنیا کے امامت کرتا ہی جب جماعت پریشان ہو جاتی
ہی جماعت دیکھتا ہی اور فاقے مرتا ہی الحاصل ماموم و امام ریا کار اور طامع دونوں کا
انجام یہاں بھی بد ہی و ہاں بھی بد ہی معنی قطع جب گوشتہ دیوار خانہ دل کا
حرص سے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت و تکمین کا ہی یعنی محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب
و ویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ میں
عزت و دشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ منسا دین میں اٹھاتے ہیں اگرچہ ان دونوں
شعروں کے معنی میں نے لکھ دیے اور کتاب میں بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک
اپنے طور پر ٹھیک نہیں ہیں مقررہ کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشتہ محراب چو دید اندام
اور قطع کہ پہلے مصرعہ اور آئین تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی با معنی و معما چنانچہ فرمایا
کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آلہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشتہ
منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سوائے خراب کے اور کیا رہیگا معنی معماے
نشر ماموم کے اول ما ہی بمعنی آب اور بعد اسکے موم جسکا مجموع ماموم ہو اجماعت
نہ کہ پریشان ہونے یعنی میم کو میم پر لانے سے جماعت حاصل ہوتا ہی معنی معماے شعر

المقتدین حسبہ دین + حظہم المقت حیثما فسد الدین + شعر
گوشتہ محراب چو دید اندام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم
امام کردہ شدہ یعنی مقتدی امام بکسر پیشوا ورشتہ معماران جماعت گرسنگی منہدم
بہنم میم و کسر دال ویران شونده اور عمارت افتادہ از ہم ریختہ اندام مصدر اسکا
تکمین جگہ دنیا اور کسی جگہ قدم رکھنا و بمعنی قدر و وقع مقتدین جمع مقتدی حسبہ
مصدر بمعنی بنیادداشتن و حساب و شمار خط بالفتح و تشدید ظاہرہ و حصہ مقت بالفتح
و دشمنی جہتہما بالفتح و ضم ثنائے مثلثہ بمعنی ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شدہ بمعنی
ترکیمی بشرتیجہ وہ ماموم ای مقتدی کہ بخیال حصول آبرو اور ریا کہ کہ لوگ مجھ کو
دیکھیں اور اچھا جانیں مسجد میں جاتا ہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی
بس جب آبرو اُسکی نہیں رہتی تو آتش ندامت و خجالت میں ماموم ہو جاتا ہی اور
پگھلنا رہتا ہی اور جو ماموم بطبع دنیا کے امامت کرتا ہی جب جماعت پریشان ہو جاتی
ہی جماعت دیکھتا ہی اور فاقے مرتا ہی الحاصل ماموم و امام ریا کار اور طامع دونوں کا
انجام یہاں بھی بد ہی و ہاں بھی بد ہی معنی قطع جب گوشتہ دیوار خانہ دل کا
حرص سے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت و تکمین کا ہی یعنی محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب
و ویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ میں
عزت و دشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ منسا دین میں اٹھاتے ہیں اگرچہ ان دونوں
شعروں کے معنی میں نے لکھ دیے اور کتاب میں بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک
اپنے طور پر ٹھیک نہیں ہیں مقررہ کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشتہ محراب چو دید اندام
اور قطع کہ پہلے مصرعہ اور آئین تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی با معنی و معما چنانچہ فرمایا
کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آلہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشتہ
منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سوائے خراب کے اور کیا رہیگا معنی معماے
نشر ماموم کے اول ما ہی بمعنی آب اور بعد اسکے موم جسکا مجموع ماموم ہو اجماعت
سے پریشان ہونے یعنی میم کو میم پر لانے سے جماعت حاصل ہوتا ہی معنی معماے شعر

یعنی اذان اُس پر نہ تو منار ایک مار ہی کہ سوایچ بیچ کے اُس سے کچھ حاصل نہیں اور منار
 میں بیچ بیچ ہوتے بھی ہیں معنی ترکیبی قطعہ منار راست تو ایسا ہی جیسے الف اور
 مسی کے دروازہ کا حلقہ مثل میم کے اور وہ طاق جو محراب میں ہوتا ہی حلقہ نوں کا ہی
 جسکے ان تینوں حرف سے امور دین کے بصلاح و صواب ہوتے ہیں وہی اہل ایمان
 سے ہی اور اُسی کو لشکرِ بلا سے امن و امان حاصل معنی معمارے نثر موت میں لام
 لانے سے صلوٰۃ حاصل ہوتا ہی اذن میں الف لانے سے اذان ہوتا ہی شعب میں
 غنین تصحیف عین جس سے ارادہ دیدہ کا کیا ہی جب یہ دیدہ دل شب میں نسوئیگا
 شب رہیگا اور غنین کے ہزار عدد ہیں اسی واسطے ہزار کہا ہی منار میں میم مشابہ
 بدہان اور بعد میم کے لفظ نار بجئے آتش لفظ منار کو جو نوں سے خالی کرینگے مار
 رہ جائیگا معنی معمارے قطعہ مصرح نے منار کو الف ٹھہرایا ہی اور در مسی کے حلقہ
 کہ میم اور طاق محراب کو نوں کہ مجبور انکا امن ہوا جیسے کہا ہی امن اہل ایمان
 محسنات کلام چون تیر در اذن نشستی کس خوبی کی ادا کے ساتھ ادا کیا بالا
 وزیر یعنی بالائے منار سے نیچے والوں کو آگ بٹوتا ہی کہ نازیر میم ہی بھی میم
 دہن کشادہ کرنے سے اُسکا فتح بھی منظور ہی اور زیر برعایت اُسکے بیچ کا لفظ
 مار و منار کی واسطے کیسا خوب ہی اور اسی کا ہمزون بیچ اور بہت خوبیان ہیں
 الاختلاف مصرح نے صرف یہ کہا ہی در وقت بانگ نماز چون اجزائے اوکریں
 گفتی آگ شایع اس فقرہ کے معنی میں لکھتے ہیں چند نوبت اذان کی تکرار کرتا تھا اور
 اذان سے پہلے آہنگ غزل خوانی کا کرتا تھا انتہی میں تو مصرح کے قول سے
 زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا نہ بار بار اذان نہ غزل خوانی متن مطبوعہ میں و در دل شب
 بلفظ غلط ہی اور بعد بیچ کے بصورت و ادا جانے کیا لکھ دیا ہی۔

فصل فی الزکوٰۃ و ما یناسبہا نکتہ در لفظ صدقہ اجزائے صدق بر حرف ہا

کہ بیچ ست واقع شدہ یعنی صدق دعویٰ ارکان خمسہ اسلام با د اے صدقہ سلمت
 شعر ما صدق بر سر وقت و گراست + چشمے کہ دقیقہ اے دین زان پدید آ

اللغات صدقہ نجات جو کچھ راہ خدا میں فقیر و نکو دین بسکون دال خطا ہی صدق
بالکسر راستی خلاف کذب اور راستی و راست گفتن و نیزہ راست مسلم بضم میم و فتح میں
و تشدید لام باورد اشته شده و سلامت داشته شده و سپردہ شومعنی ترکیبی شریفی لفظ صدقہ میں ظاہر
ہی کہ اجزا صدق کے حرف ہے پہ جسکے پانچ عدد ہیں واقع ہوئے ہیں اس سے
انتباہ یہ ہی کہ جو کوئی دعویٰ ارکان خمسہ اسلام کا کرے تو وہ ادائے صدقہ بھی
بجائے تو دعویٰ اسکا صدق کے ساتھ مسلم ٹھہرے والا فلا معنی ترکیبی شعر صداد
صدقہ کا جو سر دقت پر ہی دل کے واسطے ایک ایسی آنکھ ہی کہ جس سے دقیقہ دین
کے ظاہر میں مگر وقت بھی اختیار کرے معنی معما کے شر صدقہ میں پہلا جو صدقہ ہی
اور دوسرا جو پہا پانچ عدد والی جب ہا پر لفظ صدق کا لائیکے صدقہ ہو جائیگا معنی
معما کے شعر صدقہ میں دقت کے سر پر صداد ہی جسکو چشم قرار دیا ہی محسنات
کلام برعایت ہے کے ارکان خمسہ اسلام کیسا خوب واقع ہوا والا اختلاف
نسخہ مطبوعہ میں کہ ہر حرف ہے واقع ہوا یہ کا ف فضول لکھا ہی۔

نکتہ نصاب زکوٰۃ نہ کہ برکت نہادہ انداز وی لفظ تبرک ست یعنی تبرک ست
و کاف بست ہر کہ درین تبرک قلبے کند کر بت بند شعر التہویۃ المرعہ لوکا داع
رفد فی الاثاء والنصر لوکا و جہنجان لہ فی البد و ضر۔ اللغات نصاب
اسقدر مال جیسر زکوٰۃ واجب ہوا قل درجہ اسکا چاندی سے دوسو درم اور سو
سے بیس مثقال ہی تبرک برکت سے رکھنا اور مبارک پکڑنا اور اسم مفعول کے
معنی میں بھی آتا ہی ای تبرک تہر بالکسر طلاق قلب بالفتح و اثر گون و برگردانیدہ
اور سیم وزر کھونٹا کر بت بالضم اندوہ تب بالفتح و تشدید طاقت ویا لکڑی تر بالفتح مرو
زفد بالکسر و بالفتح کا سہ بزرگ و بخشش اثر بفتح تین نشان پا و نشان زخم و مطلق
نشان و سنت رسول مقبول نصر بالفتح زر و نازہ روے بدو بالفتح ظاہر ہونا و بیان
وصحرا نصر بالفتح و الضم گزند و سختی و بدعالی و لاغری و زیان و نقصان معنی ترکیبی
نصر نصاب زکوٰۃ زر کی جو بیس پہینے بیس مثقال زر پر مقرر کی ہی اندوے لفظ

تبرک کے ہی بیٹے تیر زہی اور کان بیس ہی بس جو کوئی اس تبرک میں قلب اور کھوٹائی
 اگر کا کر بت دیکھیں گے کہ ترکیبی شعر یعنی تیر جو زہی تب و ہلا کی آدمی کے واسطے ہی
 اگر ای ری فرد و بخشش کی اسکے اثر و نشان قدم میں نہیں ہی مطلب یہ کہ اگر بخشش
 و بذل کو اپنی رائے میں نہیں رکھتا ہی تو ہلاک ہوگا اور نصربھی زہی ہی حال اُسکا ہی
 جو وہ بخلان کی ابتدا میں اُسکے ساتھ نہیں ہی تو وہ زرخا ص مزرہی اور گزند و سختی
 معنی معامے تبرک میں تبریع زہی اور کان جسکے بیس عدد ہیں موجود
 چنانچہ مصرحہ نے بیان فرمادیا اور تبرک جو قلب کیا جائیگا تو کر بت ہو جائے گا
 معنی معامے شعر تیر جو یعنی زہی کے ہی اگر رائے فرد کی اسکے ساتھ نہوگی تب
 رہ جائیگا یعنی ہلا کی اور نصربھی زہی اگر اسکی وجہ اور روداری نون بخلان یعنی
 غراخ چستی سے نہوگی نصرب جو یعنی مزرہ کے ہی ہیکہ محسنات کلام تبرک میں کیسا نکتہ پیدا
 کیا ہی اور نیز اُسکے قلب میں نصاب زکوٰۃ زہی قلب وغیرہ سب با ہم مناسب
 از روی تبرک کیسا لطیف ہی کہ تبرک کا رو بھی تبر ہی الاختلاف شائع نے تب
 جو بہا ہی موجدہ ہی یعنی ہلا کی کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو تب جو بخا رہے
 ارادہ کرتے ہیں ٹھہرایا ہی لغات کے جو معنی لکھے ہیں وہاں بھی اور معنی ترکیبی شعر کے جو
 لکھے ہیں اُسہیں بھی مگر وہ شعر عربی کا ہی جسہیں یہ لفظ واقع ہی اب آگے وہ جائیں
 اور سمجھنے والے متن مطبوعہ میں بجائے تبر زہی تیر اور التبر تب المر کے الزیت
 غلط لکھا ہی میری غرض فقط اس سے یہ ہی کہ کوئی شائق پڑھنے والا بخلان
 میں نہ پڑے متنبہ ہو جائے۔

نکتہ حد نصاب زکوٰۃ فقرہ کہ از دو صد یک پنجمت صدقہ است مقبول و
 موافق و لفظ صدقہ بران عدد دلیل ست صادق کہ صاد و دال مرکب صد ست
 وقاف مفرد صد و پانچ عدد قطعہ اگر نگاہ نداری دل فقیر بسیم + نگاہ کن کہ سر کیا
 سیم سم بینی + گذر کن از سر سیم ذخیرہ چون معدن + کہ بر اثر عطاے خدا یہ سیم بینی
 اللغات فقرہ بالفم سیم گداختہ فقیر ویش کہ قوت چند روزہ عیال کا رکھتا ہو اور سیکڑہ

جو کچھ نہ رکھتا ہو ستم بالفتح و تشدید میم زہریم بالفتح و تشدید و تخفیف میم دریا معنی
 ترکیبی نہ شمر صرح فرماتے ہیں کہ چاندی کے نصاب کی حد دو صد میں پانچ ہو گیا ڈھائی
 روپے سیکا ۱۱ اور یہ صدقہ مقبول و موافق ہوا سو اسطے کہ اس دو صد و پانچ پر لفظ
 صدقہ ہی کا دلیل صادق ہی کہ صادر و دال ملے صد ہوتا ہی یعنی صد تو صد ہی ہی
 اور قاف مفرد اصد اور ہے کے پانچ عدد میں بس دوسو کے ساتھ پنچہ زکوۃ کا لگا
 ہوا ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی اگر خدائے تجو سیم عطا کی اور توفیق کے دل کا
 اُس سے خیال نہ کھینکا تو خوب غور کے ساتھ دیکھ لے کہ سراپاے سیم سیم ہی کجگو
 نظر آئیگا اور وہ سیم سیم ہو جائیگی بس لازم ہی کہ سر سیم سے معدن کی طرح گزر جا
 جیسے معدن چھوڑ بیٹھتی ہی جبکہ جی چاہتا ہی لے آتا ہی کسی کو مانع نہیں ہوتی
 تو بھی انھیں نشان قدموں پر اپنے قدم رکھ خدائے تعالیٰ کی عطا کا کم دیکھے گا
 معنی معامے نہ اس ترکیب کے معا کو بھی مصرح نے خود بیان کر دیا ہی کہ صادر و
 دال مرکب صد اور قاف کہ صد عدد رکھتا ہی مفرد صد بس دو صد ہوے اور ہے
 کے پانچ عدد جو مجموع صادر و دال و قاف و ہا کا صدقہ ہوا معنی معامے قطعہ
 اول اخیر سیم کا سیم ہی جب دل فقیر کے جو حرف یا ہی اسمین نگہداشت کیجائیگی
 سیم ہوگا اور سیم کا سر لین جب اسکے سر سے گزر جائیگے یم رہ جائیگا جو اسکے پیچھے
 لگا ہوا ہی محسنات کلام فقیر کے دل کی یا جو سیم کا دل بھی یا ہی کیا اللطف
 لطیفہ ہی گویا فقیر کا دل سیم میں گھسا ہوا ہی جیسا کہ ہوتا ہی اور فقیر کے دل کی خواہش
 پہلے ہی سے سیم میں رکھ دی ہی اور اسکے سوا جو اور ہیں ذہن سلیم پر پوشیدہ
 نہیں ہیں الا اختلاف شارج نے دل فقیر کا کچھ ذکر نہیں کیا فقط سیم و سیم پر معنی
 کو ختم کیا کیسی عمدہ بات چھوڑ دی حالانکہ داخل معانی متن مطبوعہ میں دو صد
 و پانچ ست ہوا و عطف غلط لکھا ہی بلا عطف صحیح ہی۔

نکتہ عین عشر سبز نیست در پیش لشکر شر و الف خراج تیر نیست در قلب خراج
 بہر دفع فتنہ و ضرر قطعہ پادشہ می برد از مال رعیت دہ یک دہہ بودیا و الف

یک بعد نیک بدان + یا کمان ست الف تیر کہ از وی بکشد + تا کند شہ ز سر خلق بدان دفع
 بدان + اللغات عشر بالفتح دسوان حصہ کسی سے لینا و بالفم دسوان حصہ کسی چیز کا
 بفتح تین عدد معروف و شریف و تشدید را بدی خرج بفتح اول محصول زمین و باغ اور
 جو کچھ پادشاہ و حاکم رعایا سے لے اس مضمین کسرہ کے ساتھ خطا ہی بقول بعض
 جو کچھ فروعات ملک سے حاصل ہو خارج ہو اور جو سود اگر ان سے لیا جائے باج ہی
 خرج بالفتح و جیم عربی باہر آنا اور باہر جانا مدخل فارسی والے اُس مال کو کہتے ہیں
 جسکو خرج کہ سکے بکیم فارسی غلطی ہی مگر کثرت استعمال سے چھپ گئی وہ یک ہی دسوان
 حصہ یا کمان تیر اندازی یہ ترکی ہی معنی ترکیبی شریعہ میں عشر کا جو دہ یک ہی
 کہ پادشاہ رعایا سے لیتا ہی ایک سپر زین ہی سامنے لشکر شرکے جس سے شروشن
 کو اپنی ذات اور حال رعایا سے ملتا ہی اور الف خرج کا جو ملک سے پاتا ہی ایک
 تیر ہی قلب خرج میں واسطے دفع فتنہ اور ضرر کے کہ اُسی خرج کو خرج کر کے فتنہ اور
 فساد کا منہ پھیرے رہتا ہی معنی ترکیبی قطعہ بادشاہ جو مال رعیت سے دہ یک
 لیتا ہی در حقیقت حقیقت دہ یک کی یہ ہی کہ لفظ دہ جو دہ یک میں ہی وہ تو یا ہی اور
 یک الف ہی اس واسطے کہ یک دس عدد ہیں اور الف کا ایک بس اسکو خوب جان لے
 کہ وہ یا کمان ہی جیسا کہ ترکی میں کمان کو بھی کہتے ہیں اور الف تیر کہ پادشاہ اس کمان
 سے یہ تیر کھینچے اور سر مخلوق سے اس تیر و کمان کے ساتھ بدی والون کو دور و دفع
 کرتا رہے اور امن و آرام میں رکھے معنی معاشے شریعہ میں جسکو سپر زین کہا ہی
 عشر میں اسکے سامنے لفظ شرکا موجود کہ دونوں کی ترکیب سے عشر حاصل ہوتا ہی
 لفظ خرج میں الف کو داخل کرنے سے خارج ہوتا ہی معنی معاشے قطعہ دہ یک
 میں دہ تو یا ہی جسکے دس عدد ہیں معنی کمان حسب لغات ترکی اور یک الف کہ ایک
 عدد والا ہی تیر کہ دونوں کمان و تیر کی ہم صورت ہیں جیسے کہ یاے معکوس یا عربی کی یا
 کہ نون وغیرہ کی طرح کھینچ دیتے ہیں مصنف نے اُس سے کمان و تیر کا لاپے
 محسنات کلام لفظ بدان جو قطعہ میں تین جگہ واقع ہوا تجنیس نام ہی کہ صورت

ایک مضمے جدا جدا پہلا امر ہی دانستن سے دوسرا مضمے بسبب کن تیسرا جمع بد
 لشکر کے لفظ سے بھی شر نکلتا ہی الاختلاف شارح نے دوسرے فقرہ میں جو لفظ
 خرج کا ہی پیچیم تازی اسکو بحکم فارسی ٹھہرا کے مضمے میں چرخ کے لکھا ہے کہ در دل چرخ ستار
 رسیدہ یہ تو مضمے ترکیبی ہیں اور مضمے معماے میں لکھا کہ قلب چرخ کا خرج ہی اس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی سے در قلب خرج کو در قلب چرخ جانا ہی میری دانست
 میں تو خرج ہو کہ جسکے قلب میں الف لانے سے سیدھا خارج حاصل ہوتا ہی
 نہ چرخ جسکو قلب کر کے خرج بنا میں اول تو خرج غلط دوسرے الف کا خرج میں
 ٹھکانا بتا نیوالا کون ہی جہاں الف کو خرج میں قائم کرین اپنا قرینہ اور ہی
 ایماے معما ہی اور ہی تیسرے خرج رعیت سے پادشاہ لیتا ہی اور نیک و بد
 اور نفع و ضرر رعیت میں خرج کرتا ہی پھر فلک کے دل پر تیر لگنے کی وجہ کیا
 اگر رعیت کے دل پر لگے تو مہنا یقہ نہیں کہ اُسے لیا اور خرج نہ کیا جو وہ فتنہ
 اور ضرر سے محفوظ رہتی کہاں معاملات فلکی کہاں حمات ملکی لیکن شارح کیا کرین
 جب انکی فکر فلک فرسا بھی مانے۔

حکایت گداے بود کہ در تعلق کر دن چون کاف گردن کج کردی و چون دال قامت را
 خم دادی و تبر عصا چون الف تکیہ زدی گاہ سوال دندان بر سر والی شہر فرو بردی
 و وقت التماس برای دیناری روی دنیا را بر ہم زدی زرا و از جیب عجیب بودی
 کہ بر کنار او فتادی و در نام او نادر بودی کہ درے خرج کردی قصار چون رای بد و شب
 شراب افتاد و زریکہ بصورت عصرت حاصل کردہ بود چون عین عشرت در سر شرت شراب
 کرد گفتندش چگونہ بود کہ اول از طمع بر زرطم یعنی افزونی درم میخواستی و اکنون از جود
 جویا با سر دست پیوند نیکیہ گفت مگر این حرف خواندہ آید کہ مستحق کہ حق خود ہرزہ
 باشد بایکہ جز مست نبودہ باشد قطعہ ذات مسکین چون کہ شد بے عاقبت +
 چون سگے افتادہ در می بنگرش + ارمل ارمل آشکارا می کشد + ارہ میاید کشیدن
 بر سرش + اللغات تعلق مکر و خوشامد دندان بخیزی فرو بردن در پے حصول کسی چیز

کے ہونا شب شراب وہ جسمین شراب پین عسرت بالغم دشواری عسرت بالکسر
 بمعنی خوشحالی اور خوش زندگانی کرنا شرت بکسر و تشدید حرص التماس چاہنا
 بہرہم زدن لوٹ پوٹ کرنا ظلم بالفتح و تشدید میم بہت ہونا پانی کا اور بہت ہونا
 کسی چیز کا اور پر ہونا برتن کا ہرزہ بالفتح پوشیدہ ارمل بروزن افضل بے توشہ و
 مسکین و موبے زن و سال کم باران دوسرا ارمل ار مخفف اگر و مل بغم شراب
 معنی ترکیبی شریک گدا تھا کہ وقت سوال کے جو تعلق و چاہو سی کرتا تھا تو
 کاف کی طرح گردن کج اور مثل دال کے قامت خم کرتا تھا اور مثل حصا کے
 الف پر تکیہ لگاتا تھا یعنی گردن ٹیڑھی کر کے اور قامت جھکا کے اور لاٹھی ٹیک کے
 کھڑا ہوتا تھا اور اس ادا سے مانگتا تھا اور ایسا مانگنے والا کہ اگر والی شہر ہوتا تو
 اسکے سر پر بھی دانت سوال کے جاتا غرض ایسا اڑ جاتا کہ بے لیے نہ ملتا اور
 وقت درخواست دینار کے روے دنیا کو پریشان کرتا بخوس منخوس ایسا کہ بڑی
 عجیب بات تھی کہ زر اسکا جیب سے نکل کے کنار میں آئے پھر خرچ کرنا کیسا اور
 اسکے نام میں نادربات تھی کہ کہیں ایک درم کا خرچ نکل آئے اتفاقاً مثل رلے
 بدر کے شراب کی شب میں پڑا یعنی رات کو میخواری کرنے لگا اور اس اندیشہ بد
 سے جو زر کہ صورت عسرت و سختی سے حاصل کیا تھا عین عسرت سے خیال شرت
 شرب یعنی ہوس مینوشی میں لگایا لوگوں نے اُس سے کہا کہ وہ کیا بات تھی کہ تو
 ایسی طمع زر پر رکھتا تھا کہ ہر وقت اسکا ظم ہی چاہتا تھا اور اب کیا حال ہی کہ شرت
 جو دسے ایک جو تیرے سر دست سے پیوند نہیں پکڑتا یعنی ہاتھ میں نہیں ٹھہرتا
 جو ہوتا ہی فوراً خرچ کر ڈالتا ہی کہا گیا کہ یہ حرف نہیں پڑھا کہ مستی جب اپنے
 حق یعنی جمع کردہ کو بیہودہ پریشان کرے تو سوال سکے اور کچھ نہ کرے کہ ہمیشہ
 مست رہا کرے کہ اسکے نام کے مقتضیات سے ہی بس اسم بامسمی ہو جائے
 معنی ترکیبی قطعہ یعنی ذات مسکین کی جب بے عاقبت ہوئی اور عاقبت کا
 اسکو اندیشہ اور تردد نہ رہا تو اسکو ایسا جان لے کہ ایک گتہ ہی شراب میں پڑا ہوا

اوجھیں درخیں اور ارمی ای بے توشہ و محتاج اگر میکشی آشکار کرتا ہی تو اسکے سر پر
 ارہ رکھنا چاہیے کہ باوصف بے توشگی کے ایسی بیہودگی کرتا ہی **معنی معانی** شر
 کاف گردن دال قامت الف عصا تینون حرفون سے گدا حاصل ہوتا ہی دال کا
 مخفف وال بھی ہی کہ قرآن شریف میں آیا ہی مثل واق و باق و ہا و دو تعال و
 متعال کے پس جب سین کہ مانند دندان کے ہی دال کے سر پر دانت جمائے گا
 سوال ہو جائیگا دنیا کا رودن ہی اسکو برہم کرنے سے دنیا حاصل ہوا اور جب
 باشارہ برائے دینار سیکے را اسکے آخرین لائینگے دینار ہو جائیگا عین زر کو
 بھی کہتے ہن جب لفظ عجیب سے عین کنارہ پر پڑے گا جیب رہ جائیگا لفظ نام
 میں جب نام کی جگہ در آئیگا درم ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ ہی نادر سے یعنی نادر ہی
 شب میں جو حرف را واقع ہوگا شراب ہو جائیگا روے عسرت عین ہی اور جب
 عین لفظ شرت پر آئیگا عسرت حاصل ہوگا طمع میں زر عین جب عین کے واسطے
 طم چاہینگے طم ہوگا سر دست دال ہی جو جو اس سے پیوند پکڑے گا جو ہو جائیگا
 مستحق کا دوسرا جز حق ہی اگر یہ پاشیدہ ہو جائیگا مست رہ جائیگا **معنی معانی**
 قطعہ مسکین بے عاقبت کہ عاقبت نون ہی مسکی ہی اور مسکی کے اول آخر
 مے اور بیچ میں اسکے سک افتادہ موجود کاف فارسی عزلی معامین ایک ہی
 کلمہ ارمی میں ار مخفف ارہ کامل یعنی شراب جب یہ ارہ سر پر مل کے آئے گا
 ارمی ہو جائیگا محسنات کلام گردن گردن تجنیس تمام گدا گردن کاف گردن
 کج کردی سب میں سر کلمہ کاف کاف کی کجی دال کا خم الف اور عصا کی راستی
 اور عصا میں الف کا ہونا کیسا خوب ہی برائے دیناری کہ حرف را بھی مراد ہی اور اصل
 معنی بھی جیب و کنارہ باہم مناسب نادر بودی یہ اشارہ کیسا لطف کیا ہی
 کہ نام میں نادر ہی یعنی ناکو لفظ دجا نو شرت شرب تعقیف ارمی ارمی تجنیس اور
 علی ہذا القیاس کہ غور کرنیوالے پر مخفی نہ ہینگے **الاختلاف** شارح نے اس معا
 نو بر سر والی والی پر سین بڑھا کے سوالی نکالا ہی میں نے دال کو مخفف والی ٹھہرا کے

وال پر سین پڑھا کے سوال نکالا ہی اور دیناری کو لکھا کہ خاکہ امالہ دنیا را کا ہی جب
 دنیا کو برہم کرینگے دیناری امالہ کے ساتھ ہو گا یہ دنیا را میں امالہ کر کے دیناری
 مع یا نکالتے ہیں میں نے دیناری کی یا کو یاے وحدت جانا ہی اور را کو علامت
 مفعول اور فقط دینار نکالا ہی براے کے اشارہ سے را لیلی ہی جیسا کہ مرقوم ہوا
 نا امالہ کا ماصرح سے ہی تا میں نے را کو معا میں ملایا تا امالہ کیا شارح نے لکھا کہ
 در لفظ نام ہر گاہ کہ لفظ ناکہ اکثر اجزائے اوست متبدل بلفظ در شود درم بھول
 می انجامد انتہی میں نے حسب ایما اسکے کہ نا در ہی نا کو در ٹھہرایا ہی اور سوال سننے اکثر
 مضامین الکی تقریر جو ہی سو ہی متن مطبوعہ میں در شرت پر نسخہ بہشت کا اور جزیت
 کی جگہ جزیت متن میں اور جز نیست حاشیہ پر نسخہ لکھا ہی۔

فصل فی الحج والعمرة وما یناسبہا

نکتہ سروپاے حاجی بیات طیبات آنگاہ زندہ شود کہ در دل جبارا قلب سازد
 یعنی دل از مرغان و مان بگرداند و چون حاو لام را حلہ در راہ حل نزول کند
 شعر من کان فی عطش الی المیقات ساق را حلہ + والله فی میقات یوم الحشر
 ساق را حلہ + اللغات حج بالفتح و تشدید جیم قصد طواف کعبہ کا بنیت عبادت
 اور بجالانا اسکا اور کسی چیز کا قصد کرنا عمرہ بالضم ایک عبادت ہی حاجیوں کے واسطے
 کہ احرام باندھ کے موضع تنعیم کو کہ مکہ سے تین کوس ہی جاتے ہیں اور وہاں نفل
 ادا کر کے پھر آ کے طواف خانہ کعبہ کا کرتے ہیں خان ومان خان مخفف خانہ ومان
 بعضی رخت را حلہ مستور بارکش و شتر سواری محل بالکسر و تشدید لام رواں ہونا
 احرام سے نکلنا و بالفتح کھولنا اترنا عطش بفتح تین تشنہ ہونا اور تشنگی میقات
 بالکسر وہ جگہ جہاں احرام حج کا باندھیں اور وقت اور ہنگام اور وعدہ گاہ اور
 وہ جگہ جہاں حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا اسی سے میقات موسیٰ
 مراد ہی اور احرام باندھنے کی پانچ جگہ ہیں ذوالحلیفہ وذات عرق و جحفہ و قرن

و بلیلم ساق بھیغہ ماضی سیاق سے بمعنی ہانکا چلا یا شاق اسم فاعل ہی سخت
 سختی اٹھائیو الا ساق یہ بھی اسم فاعل ہی ای ساقی آب و شراب پلانے والا
 راج شاد ہونا اور شراب معنی ترکیبی شرابی گوسرا پاجی ہی ای زندہ مگر زندگی
 حیات طیبات سے اس وقت زندہ ہوگا بمصدق حیوۃ طیبہ کے کہ اپنے دل میں اپنی
 جگہ اور جا کو اٹ ڈالے یعنی محبت گھر بار سے دل کو پھیر دے اور اپنی راحلہ کی طرح
 راہ حلال میں حل کرے یعنی روان ہوئے اور نزول کرے مطلب یہ کہ جو امور
 حلال و غیر ممنوع ہیں انکو اختیار کرے اور حرام و ممنوع سے بچے معنی ترکیبی شر
 اب کو کوئی حالت تشنگی و عطش میں میقات کی طرف چلا اور اپنی راحلہ کو ہانکا اور سختیاں
 اٹھائیں تو خدا کی قسم ہی کہ میقات حشر میں حشر کے دن اس آفتاب محشر اور تشنگی
 کے حال میں اس کے واسطے ساقی ہی کہ اسکو سیراب کریگا یا شراب طور پلانے لگے گا
 معنی معمارے شرابی کا سرہا ہی اور پائون یا جس کا مرکب حی ہو اپنے زندہ
 اور جب جا کو قلب کر کے کہ ارج ہو دل میں جگہ دیگا حاجی ہوگا ایسے ہی راحلہ
 کے اول آخر سے راہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے قلب میں حل کو لانے سے راحلہ
 ہو جاتا ہی کہ اسی سے اشارہ در راہ حل نزول کند ہی معنی معمارے شرع راحلہ
 جو پہلے مصرعہ میں ہی اسی کا محل راج لہ ہی محسنات کلام در دل قلب سازد
 کیسا جید فرمایا ہی کہ رعایت قلب کی دل کے ساتھ بھی ہی اور واژون کرنا بھی پہلے
 فقرہ میں برعایت حیات زندہ شود دوسرے میں برعایت قلب بگرداند کیا ہی
 خوب ہی اگر پہلے ساق کی جگہ شاق بمعنی مشقت کے کہیں ممکن ہی اس صورت
 میں شاق و ساق تصحیف یکدیگر اور در صورت ساق ساق تجنیس تام کہ ایک
 ماضی ہی دوسرا اسم فاعل -

نکتہ حاجی کہ از روے حاجت چون قاف بر سر قافلہ تمکین تمکن و زرد و بروج و راج
 راحلہ چون باد از سر باد یہ بگذرد و بحر حرم رسد شک نیست کہ از عظیم مقبول و
 از جبر حکنناہ و فضول و از صفا صفت ملک رحمت و از منی من حق و نعمت و آزار

عرفات عرف رافت و عطا و آذر مذلفہ مزدلفہ الفات پیشبازش آید قطع
 بر سر قافلہ و راحلہ و بادیمین + اثر قرب خداوند جهان روئے نام مطلع مسجد و طوفش
 نگر و من حجر و مطلع نور نظر ہای الہی ز صفا اللغات قافلہ بکسر فاوہ گروہ جو سفر سے لوین
 ماخوذ ہر قفول سے بچنے از سفر بازگشتن اور قفول کی راہ سے جانوا لون کو بھی کہتے ہیں
 حکمین قائم کرنا کسی کو ممکن جا کر فتن رنج بالفتح آسائیش و نسیم و رحمت راح شاد
 اور شراب بادیمہم احتی بالفتح و تشدید گرام و گرم و زمین سنگلاخ خطیم بروزن نسیم شکستہ
 و سنگ کعبہ مابین رکن و زمزم و دیوار بیرون خانہ کعبہ جانب مغرب کہ وہاں ناوہان
 کعبہ کا ہی حجر بفتحین سنگ و دیوار شمالی خانہ کعبہ صفا پاک و بیغش اور نام کو ہچہ در
 مکہ معظمہ اور ایک اور کو ہچہ ہی کہ مر وہ اسکو کہتے ہیں دونوں میں ٹھکانا دو سو قدم
 کی مسافت ہی حاجی لوگ یہاں دوڑتے ہیں منی بکسر نام مقام در مکہ کہ وہاں بازار
 ہوتا ہی حاجی وہاں قربانی کرتے ہیں عرفات بفتحین نام ایک جگہ کا کہ حاجی وہاں
 کھڑے ہوتے ہیں بروز عرفہ کہ روز حج ہی اور وہ ایک صحرا فراخ ہی نو کوس پر مکہ
 سے کہ حاجی وہاں لبیک کہتے ہیں دعائیں پڑھتے ہیں اور نماز ظہر و عصر کی وہاں
 ادا کر کے مکہ کو لوٹتے ہیں عرف بالفتح بوی خوش و بالفہم شناختگی و نکوئی و احسان
 مزدلفہ بالفہم و بفتح دال و لام مفتوح نام جگہ مکہ معظمہ لطف بالفتح و تشدید فادر
 پچیدین و مجتمع و فراہم آمدہ و جائے انبواہ بسیارے مردم الفا بکسر و بہ فایا فتن پیشباز
 و پیشباز ہر دو یعنی استقبال اور سامنے آنا مس بالفتح و تشدید ہاتھ سے ملنا
 اور چھونا کسی چیز کا مطلع جائے بلند و اشتتن نظر و جائے افتادن معنی ترکیبی
 شرمصرح فرماتے ہیں حاجی کہ از روئے حاجت یعنی در حالت حاجت تافت
 کی طرح قافلہ ملکین کے سر پر قرار و ممکن پکڑے اور ڈگ مگن ہوئے نہ مانگے
 نہ سوال کرے اور روح و رلح اپنی راحلہ کے ساتھ مثل بادیز و تند کے سہر بادیمہ
 سے گذر کے حرم میں پہنچے یعنی خوش خوش بلا اضطراب و اضطراب چست و جلال
 سنگلاخ حرم میں فائز ہو مطلب یہ کہ جب ان صفات سے موصوف ہوگا تو

شک نہیں ہے کہ حلیم مقبول و حجر سے خط کہ معنی صیقل اور صاف کرنے کے ہی گناہ و فضول کا اور صفا سے صف ملک رحمت کے اور مین سے من حق و نعمت اور عرفات سے عرف یعنی خوشبو رافت و عطا کی اور مزدلفہ سے مزد اور لف الف الف الف کا یعنی فراہم ہونا اور حصول ان فوائد کا اسکے سامنے آئے اور اسکی پیشوائی کرے ایسی حرمت و عزت پائے معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں کہ قافلہ اور راحلہ اور بادیدہ ذرا انکی طرف غور تو کر کہ سب کے سر پر نشان قرب خداوند جہان کار و نما ہے اور راہ میں ہی تین چیزیں ہوتی ہیں جسے حاجیوں کو کام پڑتا ہے پھر وہاں پہونچکر مطلع مسجد اور اسکے طوف اور مس حجرا سود کو خیال کر کہ کیسی مطمع نور نظوں آگہی کی ہو رہی ہیں بسبب صفا کے جنہیں وہ نور جھلک رہے ہیں معنی معاف شراس نثر میں مصرع نے برعایت حاجی اور از روے حاجت کے کہ دونوں کا روحا ہی روو سر کلمات سے معنی نکالے ہیں مثلاً قاف قافلہ سے اور طاح راحلہ اور باد بادیدہ و حر حریم اور خط حلیم اور صف صفا اور من منا اور عرف عرفات اور مزد مزدلفہ سے اور نیز الف الف الف کہ یہ سب روا لفاظ مذکورہ کے ہیں معنی معاف قطعہ قافلہ کے قاف راحلہ کی رابادیدہ کی باکہ تینوں سر کلمہ ہیں مرکب کرنے سے قرب حاصل ہوتا ہے ایسے ہی مسجد کا میم اور طوف کی طا اور مس کا میم اور حجر کی حاج جمع کرنے سے مطمح ہو جاتا ہے محسنات کلام تکلیں ممکن تجنیس زائد نعمت میں بھی من اور عرفات میں رافت اور مزدلفہ میں مزد اور لف اور الفت میں بھی لف موجود سرور و نور و صفا وغیرہم سب مناسب یکدیگر ایسے ہی رحمت کہ نام پہاڑ کا بھی ہے الاختلاف شائع نے صف ملک رحمت کی جو بضم میم ہی ترجمہ میں صف ملائکہ رحمت لکھا ہے شاید ملک بالضم کو ملک بفتحین سمجھے ہیں ملک کو ملائکہ کے معنی میں لینا کیسے صحیح ہوگا اگر مصرع کو یہ منظور ہوتا کہ ملائکہ ہی نہ کہتے نظم بھی تو نہیں جو ضرورت ہے جس ہی تصور کر لین بس ملک ہی بالضم ٹھیک ہوتا ہے فافہود الصف

مثن مطبوعہ میں بجائے روح راج کے اوج راج اور بجائے حر حریم کے بحر حرہ اور خط گناہ کی جگہ خط گناہ اور صفا صفت کے ٹھکانے صفات صفت اور مثنی کے بجائے منان اور الفا کے بجائے ایفا لکھا ہے کہ اکثر الفاظ غلط معلوم ہوتے ہیں۔

نکتہ بہرہ خواہد کہ احرام گیر داول باید کہ چون الف مجرد و عریان از حرام کنارہ گرفتہ بر حر ہوئے حرم ثابت و صابر باشد و مس مسی از روئے جد ناید و چون الف احرام بعد از بوسیدن سروپائے حجریم حلقہ کعبہ گیر و شعر الفحائے احرام در دین ستونہاست + و ارکان حج جائے حجاج از وراست + الف احرام بالکسر حرام کر لینا اپنے اوپر بعض حلال و مباح چیزوں کا چند روز قبل زیارت خانہ کعبہ سے کہ اُسکی جگہ میں مقرر ہیں ان روزوں میں حاجی جامہ دوختہ اور استعمال خوشبو اور اصلاح ریش و بروت اور جماعت سب اپنے اوپر حرام جانتے ہیں بس دو چادر نا دوختہ سے ایک کو بجائے تہ بند کے باندھتے ہیں اور ایک اوڑھتے ہیں حر بالفتح و تشدید اگر می و گرم شدن حرم احاطہ گرد اگر دخانہ کعبہ جسمین آدمی اور حیوانات کو قتل کرنا حرام ہے جد بالکسر و تشدید کوشش تجرای حبر اسود حجاج بضم حا و تشدید جیم جمع حاج یعنی حج کنندہ معنی ترک کسی شرمہ رح کہتے ہیں جو کوئی احرام اختیار کرنا چاہے تو لازم ہی کہ اول تو مثل الف کے کہ نہ اعزاب رکھتا ہی نہ نقطہ مجرد و عریان ہو کے حرام سے کنارہ اختیار کرے جیسا کہ الف نے کنارہ کیا ہی اور حرام کے حرفوں سے علیحدہ ہی کسی کے ساتھ ملا نہیں ہی کتابت میں اور اس صفت کے ساتھ حر ہوئے حرم پر ثابت و صابر ہوئے اور مس مسی کا از روئے جد و خلوص کے بجالائے اور پھر مانند الف احرام کے سروپائے حجر کو چوم کے حلقہ در کعبہ کو جو بصورت میم کے ہی پکڑے اور یہ سب یعنی احرام باندھنا اور مس مسی اور حجر کا چومنا اور حلقہ در خانہ کعبہ کا پکڑنا مناسک حج سے ہیں جب انکو اس طور سے

اذا رکعات ج ہوگا الف لفظ حر کے پانوں پر کہ معنی گرمی کے ہو رو سے مسجد میں رہی
 اور بعد اسکے جہد و نون کی ترکیب سے مسجد ہوتا ہی لفظ حجر کا سر جا ہی اور پانوں
 راجب الف اس حا اور را کا سر پانوں جوے گا احرا ہوگا اور جب یہ میم حلقہ در
 کعبہ کو پکڑے گا احرام حاصل ہوگا معنی معاف سے شعرا حرام میں دو نون
 الف ایسے ہیں جیسے ستون اور انھیں دو ستون میں حرم ہی حجاج کے اول
 آخر سے ج حاصل ہوتا ہی اور حج کے بیچ میں جالانے سے جیسا کہ اشارہ ہی
 عباسے حجاج حجاج ہوتا ہی محسنات کلام الف کی تشبیہ احرام میں حرام
 سے کنارہ پکڑنے اور حر کے پانوں پر ہونے میں ایسی خوب ہی ایسے ہی از رو سے
 حجاز کا ن اور احرام کہ دو نون میں دو و الف ہیں کیسے خوب الفاظ ہیں اور
 ان کے علاوہ الاختلاف متن مطبوعہ میں عباسے میم حلقہ کعبہ کے حلقہ میم کعبہ غلطو
 بے معنی ہی۔

نکتہ میقات خمسہ کہ حروف میقات بران دلیل ست حاجی باید کہ چون بوی
 رسد جو اس خمسہ راجح آورد و از تفرقہ قیامت اندیشد شعرا کہ میقات رسی
 و بودت آن یارا ہست میقات تو مرقات معالی یارا اللغات میقات
 کے معنی اور وہ پانچ جگہ ہیں جو میقات کی ہیں کہ حاجی وہاں سے احرام باندھتے
 ہیں اوپر لکھی گئیں اور جو اس خمسہ بھی پہلے مذکور ہو چکے ہیں ظاہری بھی باطنی بھی
 یہاں باطنی مقصود ہیں کہ وہ جس مشترک اور حافظہ اور متفرقہ اور خیال و وہم
 ہیں تفرقہ بروزان تذکرہ دو چیز میں فرق کرنا بفتح فا و سکون را خطا ہی مرقات
 بالکسر زربان و زینہ اس لفظ کو تا و دور سے بھی لکھتے ہیں معالی بفتح بلذریا حج معالی
 بفتح میم و سکون عین مصدر سے معنی ترکیبی شریقات خمسہ جن پر حروف
 خمسہ میقات کے دلیل ہیں یعنی جیسے میقات کے پانچ مقام ہیں لفظ میقات
 کے بھی پانچ حروف ہیں پس حاجی کو بھی چاہیے کہ جب وہاں پہنچے جیسے اسکے
 حروف و معانی میں اتحاد ہی حاجی بھی اپنی ذات و جو اس خمسہ میں اتحاد پیدا کرے

اور پیش روئے دے اور ڈرے کہ قیامت ہے دن چوبی ہر یک ہد
مین جانی و تفرقہ ہو جائیگا گو دنیا میں جھالے تو کیا معنی ترکلمی شعر اگر میقات
مین تو پہونچے اور حال یہ کہ تجکو وہ قوت و قدرت جو بیان کی گئی یعنی یکسوئی دل
نی اور عدم پریشانی حواس کی حاصل ہو تو وہ میقات تیرے حق مین اکیار میقات
و مرد بان بڑے بڑے عالمی درجن کی ہی جانے کہاں تجکو پہونچائیگی معنی معماے شر
نقطہ میقات مین تفرقہ ڈالنے سے قیامت اور قیامت کے تفرقہ سے میقات حاصل
ہوتا ہے معنی ترکلمی شعر میقات کی یا اگر حسب ایامے یارا کے یعنی یارا ہی
راہ کی تو مرقات ہو جائیگا محسنات کلام میقات خمسہ اور حروف خمسہ میقات
اور حواس خمسہ کیسے مناسب یکدیگر ہیں اور جمع اور تفرقہ ایسے ہی یارا یا رارا
کیسی الطفہ تجنیس تام ہے کہ اول بمعنی قوت و قدرت دوم موافق معنی
ترکلمی کے ای یارو با یامے معماے یہ کہ یارا ہی الاختلاف متن مطبوعہ کے
پہلے مصرعہ مین بجائے یارا کے پارا اور بجائے مرقات کے مرفات غلط ہی
ایسے ہی عالی کی جگہ معانی۔

نکلتے ہر کہ در حرم احرام بست و بہ حرم محترم کعبہ پیوست اگر بوسیلہ قربان بقرب
حضرت رحمن نشا بد از ان حریم غیر از حرمان چیزی نیابد آین نکلتہ دریاب کہ حاصل
حریم نجسیت در حساب قطعہ ہر کہ قربان کر داز وی حساب + خوان جشن
خلیدہ و بیدہ رار + و برین برہان طلب داری بین + اینکہ قربان جشن باشد
در شمار + اللغات محترم بالضم و فتح تا حدیث داشتہ شدہ قربان وہ چیز
کہ راہ خدا سے تعالیٰ مین تقدق کی جائے اور اسکو وسیلہ نجات کا جانین اور
اقرب خدا سے تعالیٰ کا ڈھونڈھین حرمان بالکسر نو میدی نخر بالفتح شتر کشتن جشن
بالفتح نور و نور و مجلس شادی و خوشی و کامرانی معنی ترکلمی شعر جس کے حرم
مین احرام باندھا اور حرم محترم کعبہ کو پہونچا اگر بوسیلہ جلیلہ قربان کی طرف قرب
حضرت رحمن کے ندوڑیگا درگاہ رحمن سے سوائے حرمان کے اور کیا پائے گا

اسمین ایک نکتہ ہی اُسکو سمجھ کر حرم اور نحر حساب جل میں ایک ہی ہیں یعنی دونوں کے عدد برابر معنی ترکیبی قطعہ جسے از روے حساب کے جیسا کہ شرعاً مقرر ہے قربان کیا وہ اپنا دار خوان جشن خلد کو پاینگا یعنی جشن خلد کو جم گھا کے اسی کے پاس رہیگا الگ نہوگا اور جو تو اس بات پر طالب برہان و حجت کا ہی تو دیکھ لے قربان اور جشن دونوں ایک شمار میں ہیں اسی ہر عدد معنی معامے شرع حرم اور نحر دونوں ہم عدد ہیں یعنی ہر ایک کے دو سو اٹھاون معنی معامے قطعہ قربان اور جشن ہم عدد ہیں یعنی تین سو تین محسنات کلام حرم احرام حرم محترم سب مناسب یکدیگر و نیز آخر حرف میم قربان میں قرب رحمن میں حرمان اور نحر سب موجود شمار و حساب مراد باہم الاجتلاوت متن مطبوعہ میں بجائے اگر بوسیلمہ کے ابویلیہ یہ شکل لکھی ہے گو خوبی کا تب کی ہو مگر تصحیح پر توبیہ لگے گا اور رحمن کو اس صورت سے کہ رحمان کہ میسلہ کذاب کا نام بھی رحمان تھا اُسکی صورت رسم خط میں ایسی مقرر کی ہی بس غلط اور خطا ہے۔

نکتہ اجزائے ترکیبی حاجی را دلیل بر آنست کہ چون بارائے نیکو کاری بسر برد و برگرد و لقاے رب بنید و ارکان حرم مشعر ست بد آنکہ چون حرم میم مطاف رساند و عود کند مرجعید یا بد قطعہ گری عشق بود و دل محرم کہ نزاد + باز چون گشت مرحم شد و مغفور بدان + هست از غیر حق آزاد دلش و رشد نشاد + از سر جبل بیک نقطہ تواسن خبرم خوان اللغات بر بالفتح و تشدید بیابان و زمین خشک و نام حق تعالی و بالکسر و التشدید نیکو کاری لقا بکسر دیدار مشعر بالفم خبر دہندہ بالفتح جائے قربانی حج و جاے حجامت سر حجابان مطاف بفتح میم طواف کرنا اور جگہ گرد گھومنے کی مرجع بفتح تین سخت شاد ہونا اور تکر کرنا عید بالکسر و جشن مسلمانان اس سبب سے کہ ہر سال لوٹ کے آئی ہی محرم بالفتح و اتفاقاً را اور وہ کہ حرم میں داخل ہو مگر محرم بروزن مکرم رحم کردہ شدہ محرم بالفم گنہگار معنی ترکیبی شرعاً از میں خشک اور بیابان کعبہ کے یہ بات حاجی کو بتاتے ہیں

اور دلیل ہیں اس بات پر کہ جب نیکو کاری کی راہ سے اسکو بسر لیجائیگا اور لوٹیکالقاے رب کیجیگا
 اور ارکان حرم مشعر اسل مر کے ہیں کہ جب حرم کو میم مطاف تک پہنچائیگا یعنی حرو حرات سبکو
 گوارا کر کے مطاف کو پہنچائے اور عود کرے تو مرجعہ کی پائے ای نہایت شادان ہونے کے معنی تشریف
 قطعہ یعنی جو حرم عشق آئی کا ہی اسکے دل میں گرمی عشق کی ہوتی ہی وہ گرمی ذوق
 شوق کے ساتھ اسکو لیجائی ہی اور راہ کے صعوبات اٹھواتی ہی اور جب اس
 راہ سے لوٹتا ہی تو ایسا ہی شخص حرم منفور ہو کے لوٹتا ہی اور یہ اسی صورت
 میں ہی کہ غیر حق سے دل اسکا آزاد ہوا اور اگر جبل کی راہ سے شاد ہوا اور جبل و
 نادانی کی راہ میں چلا ہوا ورج کر لینے پر خوش ہی تو کس کام کا ایک ہی نقطہ میں ہی
 حرم مجرم ہوتا ہی وہی نقطہ جبل کا اسکو یہ کرشمہ دکھائے گا کہ معنی معامے نشر
 را کے سر پر با آنے سے بر ہوتا ہی جیسا کہ ایما باراے بسر برد کا ہی اور برج لوٹیکال
 رب ہوگا اور جب حرم میم مطاف کو پہنچائیگا اور عود کرے گا مرجعہ ہوگا معنی معامے
 قطعہ مجرم اگر لوٹیکال مجرم ہوگا اور اگر نقطہ جبل کا اسپر لگایا جائیگا تو مجرم مجرم ہو جائیگا
 اور حرم کا دل حر ہی یعنی آزاد یا حرم یعنی گرمی بر عایت عشق محسنات کلام بارا
 نکو کاری بسر برد کیا ہی لطیف ہی کہ اس بر کو نکو کاری سے بسر کرے اور اشارہ معامے
 کا یہ کہ باکو را کے سر پر لیجائے تا بر ہو جائے اور اس سے بڑھ کے برگرد دینے پھر جا
 او بر ہو جائے مشعر بفتح ہم صورت مشعر بفتح میم کا بھی ہی کہ ارکان حج سے ہی عود
 وحید با ہم مراد و بر بالفتح میں ایہام کہ بالکسر یعنی نکو کاری کے ہی اور اسکے سوا
 اطلب و ادک متن مطبوعہ میں بجائے بارای نکو کاری بار نکو کاری اور ارکان حرم
 کی جگہ از کان غلط ہی۔

مکتبہ ایدرولیش مندر و ن بیت کعبہ سے ستون الف پیکر مکتون ست کہ سطح مبارک
 آن بدان بر پاست و در لفظ بیت نیز سے ستون الف مضمر و مخزون ست کہ الف
 یا یا تا ست و در اسم قلب کہ بیت اللہ است نیز سے الف مضمن ست
 کہ الف قاف و لام و با ست پس حکم الظاهر عنوان الباطن باید کہ قضای

قلب مومن نیز بسہ الف ایمان و اسلام و احسان مؤلف و مامور باشد تا با تسبیح
 سہ الف اقوال و افعال و احوال مقوم بنیان بیوت و استقامت دعائم شریعت
 و طریقت و حقیقت حاصل کند رباعی دانستن علم دین شریعت باشد و در
 در عمل آوری طریقت باشد و در جمع کئی علم و عمل با اخلاص و در راہ رخصائے حق
 حقیقت باشد و مثنوی بیت کل در کعبہ مثال دل ست + بت بود بیتے کہ از
 دل عاطل ست + یا بود حرف نذا از حق بدان + بیت دہارا ازان معوردان +
 بیت دل زان یا اگر گرد دہتی + تب بودینے ہلاک و گمراہی + سینہ ات کعبہ ست
 و دل از مین و شر + با سواد و سختی اندروی حجر + گر رسد بر مین توزان یا ضیا + یا بد
 آن سنگ از مین اللہ صفا اللغات مکتون پوشیدہ و نہان سطح بالفتح بام خانہ
 و بالائے ہر چیز مقمربیان کردہ شدہ مخزون در خزانہ نہادہ شدہ قلب بالفتح دل و
 میانہ ہر چیز قلب اس سبب سے کہ سینہ مین و اثرون لگا ہوا ہی مضمون معانی
 و جہائے شتران و اسپان اور سوا انکے جو پشت پدر مین ہون اور جب شکم مادر
 مین آجاتے ہین تو ملا قح کہتے ہین عنوان و عنیان بالفعم و الکسر دیباچہ کتاب و
 نشان اور وہ چیز جس سے دوسری چیز سمجھی جائے جیسے سرنامہ خط کا جس سے
 مکتوب الیہ اور کاتب معلوم ہو جاتے ہین فضا بفتح فراخی مکان و زمین اور ایک
 موضع ہی مدینہ مین مؤلف الفت کردہ شدہ مشہور آباد مقوم بالفتح راست دارندہ
 و قیمت کنندہ و عاکم ستونہا شریعت راہ ظاہر و راست اور راہ رکھی ہوئی خدا تعالیٰ
 کی بندوں مین طریقت روش و مذہب و نخل بسیار بلند حقیقت اصل شو مثال
 بالفتح مثال لانا و بکسر پیکر نگاشتہ تماشیل جمع عاطل خالی از پیرایہ تب بالفتح و التشدید
 ہلاکی و گمراہی مین بالفتح دروغ و دروغ گفتن مین دست راست و طرف راست
 و سؤگند و منزلت و قوت و توانائی معنی ترکیبی شرمہ رح فرماتے ہین ایدریش
 اندرون بیت کعبہ کے تین ستون الف پیکر لیتے سیدھے پوشیدہ ہین حریر سیاہ
 سے منڈھے ہوئے کہ سطح مبارک لے بام بیت کعبہ کی اسپر قایم و برپا ہی ایسے ہی مین

ستون الف کے بیت میں پوشیدہ اور خزانہ کی طرح رکھے ہیں جیسے بایا تا اور قلب میں بھی کہ بموجب قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ کے بیت اللہ ہیں الف پنهان ہیں کہ وہ الف قاف و لام اور یا کے ہیں بس بموجب الظاہ عنوان البالغین کے یعنی ظاہر سے حال باطن کا معلوم ہوتا ہے فضا قلب مومن کا بھی تین الف سے الفت یافتہ اور آباد ہوا اور وہ الف ایمان و اسلام و احسان کے ہیں تا ان تینوں الفوں کے اتباع سے اقوال و افعال و احوال اسکی راستی و قوت بنیان بیوت اور استقامت ستون شریعت و طریقت و حقیقت کی حاصل کرے معنی ترکیبی رباعی و مثنوی جانتا علم دین کا تو شریعت ہی اور علم کو عمل میں لانا طریقت ہی اور جب علم و عمل کو راہ رضاے خدا میں اخلاص کے ساتھ جمع کیا تو حقیقت ہی معنی مثنوی کے یعنی وہ بیت کلی جو کعبہ میں ہی اسکی اور دل کی ایک مثال ہی بس جس بیت میں کہ دل نہو چاہے بیت دل چاہے بیت کعبہ وہ بیت بُت ہی اور وہ دل یا ہی جسکے نہونے سے بت رہتا ہی اور یہ یا وہ یا ہی چونکہ واسطے موضوع ہی بمعنی طلب یعنی اگر یا سے جو بمعنی طلب خدا کی جانب سے ہی تو اُن بیت دلون کو معمور و آباد جان کہ جو چیز اس بیت میں مقصود تھی اُس سے بھرا ہوا ہی اور اگر بیت دل کو اُس یا سے خالی دیکھے تو جان لے کہ وہ بیت نہیں ہی بُت و اژگون ہی جو تب ہے بمعنی گمراہی و ہلاکی سینہ تیرا کعبہ اور دل اسمین اگر میں و دروغ اور شر و شرور سے ہی تو ایسا ہی جیسے کعبہ میں حجر اسود سیاہ و سخت جو صفت سنگ کی ہی پھر اگر اُسی یا سے جسکو او پر ندا کا حرف ٹھہرایا ہی اسے دنیا پوچ گئی تو یہ تپھر پین اللہ سے صفا پا کر ایک لعل بے بہا پر ہما ہو جائیگا معنی معمارے شر شر میں مصرح نے برعایت سہ ستون الف پیکر بیت کعبہ کے جو کچھ بطور مما الفاظ لکھے ہیں خود ہی ظاہر و بیان کر دیے ہیں حاجت اعادہ کی نہیں ہی ایسے ہی رباعی میں بھی کوئی خفا نہیں صاف و ظاہر ہی نہ کوئی آئینہ مثنوی میں ہی اُسکو لکھتا ہوں معنی معمارے مثنوی دل لفظ بیت کا

یا ہر اگر بیت یا سے خالی ہوگا بت رہیگا پھر یا کو حرف نذر اٹھ کر کے اشارہ کیا کہ جس بیت
مین یا ہوگی وہ آباد و معمور ہوگا اب کہتے ہیں اگر بیت کو خالی کر دے بت رہیگا اور
بت کا قلب تب بمعنی ہلاکی پھر مین کے سر پر اگر یہی یا ضیا ہو جائے گی مین ہو جائیگا
محسناً کلام برعایت تین ستون بیت کعبہ کے جنگو الف پیکر کہا ہی ایسے الفاظ
جمع کیے ہیں کہ سب مین الف ہیں جیسے بیت مین با یا تا قلب مین قاف لام با
ایسے ہی ایمان اسلام احسانین اور اقوال افعال احوال اور مناسب اس کے
شریعت طریقت حقیقت کہ یہ بھی تین مراتب ہیں اور درون بیت کعبہ کی مراعات
سے مکنون مضمحل و مضمون کہ سب پوشیدہ کے معنے مین ہی اور درونی چیز بھی
پوشیدہ ہوتی ہی بت اور تب تصحیف یکدگر تھے عاقل معمور متضاد نور ضیا صفا
اور علیٰ نالقیاس الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے پیکر بکیر اور مضمحل جگہ محض
وتا یا تابع و اعطف یہ سب غلط ہیں و نیز بت بجائے تب۔

نکتمہ ایدرویش الف و دو لام اللہ نمود از سہ ستون کعبہ حاجات ست و حلقہ ہا بیت
حلقہ دو عندہ مفاتح الغیب لایعلمہا الا ہو شنوی بیت دلت اسے مفتوح
ورگاہ + معمور کن از حرف اللہ + تا بر تو کشاید از نظریہ + ہا سے بیت فتوح دریا + اللغات
نمود علامت و نشان کسی چیز کا اور ظاہر بمعنی رونق و خوبی ظاہری کی و بمعنی وجود
بیرہیت صورت اور ساختہ ہونا مفاتح جمع مفتاح کلید ہا بیت بکسر با و فتح با
بخشنا فتوح بضم تین کشایشہا معنی ترکیبی شریعتی ایدرویش لفظ اللہ مین جو ایک
الف اور دو لام ہیں یہ نمود و نشان تین ستون کعبہ حاجات کے ہیں راست و مستقیم
رہی ہی اللہ کی سویہ ہیت حلقہ ور کے ہی اور عندہ مفاتح الغیب لایعلمہا
الا ہو یعنی اسی کے پاس کنجیان چھپی چیزوں کی ہیں کہ اُس کے سوا انکو کوئی نہیں
جانتا مطلب یہ کہ بست و کشاد جملہ حاجات کی اُس کے قبضہ قدرت مین ہی پھر
جو کچھ چاہے اسی سے چاہ دوسرے کو اُس مین اصلاً اختیار نہیں اور اس پر اسے
مصرح نے ہا کو ہیئت حلقہ کے کہنے آیت شریف کو چسپان کر دیا ہی یعنی کیفیت یہ ہی

کہ اُس حلقہ و کی کنجیان بھی اُسی کے پاس ہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا واللہ یقبض
 ویبسطہ والیر ترجعون **معنی ترکیبی شنوی** مفرح کہتے ہیں کہ ایدر ویش
 اگر تو مقیم درگاہ کا ہی لے بیت کعبہ کا تو اپنے بیت دل کو حروف اللہ سے معمور کر
 کسو اسطے کہ وہ درگاہ بیت اللہ کہلاتی ہی تو بھی اپنے بیت دل کو بیت اللہ بنا تو وہ
 اپنی ہر بانیوں اور نظروں سے ہائے ہیبت کو جو ذات بخشش ہی پتھر کھول دے
 جس سے فتوح دریا تجکو حاصل ہو لینے ہر باب میں فتوح و کشود پائے اور کوئی
 کام بند نہ رہے **معنی معامے شرف اللہ** میں تین ستون اور پے کا بصورت حلقہ در
 کے ہونا ظاہر ہی **معنی معامے شنوی** لفظ بیت کو جب اللہ سے آباد کرینگے تو
 قریب بیت کے ہوگا بیت اللہ ہو جائیگا بیت کا قلب بعض بیت ہی حب ہا اسپر
 یعنی پاپر نظر کھولگی ہیبت حاصل ہوگا محسنات کلام برعایت حروف ہائے تسکون
 حلقہ در کہا ہی ایاد آیت شریف جسمین غنہ اور مفتح و یعلما اور ہو سب میں ہا
 ہیں کیسا خوب ہی ایسے ہی درگاہ اور حروف اور اللہ اور نظر ہا اور ہیبت اور فتوح
 اور در ہا کہ در جامع در اور معنی ہا میں کیسا لطف ہی الاختلاف شارح نے ہیبت
 کے معنی بیداری کے لکھے مجکو تو لغت میں اس لفظ کے یہ معنی ملے نہیں شارح نے
 کہیں دیکھے ہوں اور کئی جگہ اپنے معنی میں عقدہ کا لفظ لائے ہیں مگر نکتہ میں کہیں
 عقدہ کا لفظ نہیں ہی البتہ اصل کتاب میں وعقدہ مفاتح الغیب لکھا ہی جسکو میں نے
 وعقدہ مفاتح الغیب موافق قرآن شریف کے بنا دیا ہی اور غور کیا جائے تو وہ
 عقدہ مفاتح الغیب کا کچھ پتہ سابق لائق سے بھی نہیں چلتا نہ کسی سے مربوط
 ہوتا ہی آگے اپنی بارے ہی متن مطبوعہ میں بجائے نمود از سہ ستون کے نمودہ وعقدہ عقدہ
 الا یعلما کی جگہ لا یعلم بجائے ہیبت ہیبت غلط ہی۔

حکایت دو حاجی در اقصائے حرم میم محبت را بہ ہائے بغض بدل کر دے ہوئے
 و حرب الیئمۃ از سہم سرسان بر روئے ہم میکشیدند و از صدمہ صدمہ شدت
 بردہن ہم میزدند کا ملے ازان فضیحت ہر آشفت و از کمال نصیحت گفت الف نیو

درمیان حرم مکشید کہ حرام است یا از میقات بیرون روید کہ نہ محل مقب و انتقام است
 ثنوی مروہ دان نقش مروہ مروہ در صفا سنی صفا چو در صفا آہ از تکبیر یا گو تکبیر یا
 یا مکن صوت منی را در منی + اللغات اقضا بالفتح کنار جامع قصوی بالفہم بمعنی
 طرف حرب بالفتح کارزار و دشمن جنگی ستم بالفتح تیر و حصہ و نصیب فارسی مین بمعنی
 ترس و خوف مدد بالفتح کو فتن و زدن و چیزی سخت بہ چیزی رسیدن فضیلت رسولی
 مقت بالفتح دشمنی و بیجائی انتقام کسی سے کینہ نکالنا اور بدلہ لینا مروہ اور صفا دو
 بہاڑ خورد ہیں مکہ میں حاجی لوگ وہاں دوڑتے ہیں صوت بالفتح آواز و آواز کرنا
 منا بالکسر ایک جگہ مکہ میں ہی حاجی وہاں قربانی کرتے ہیں اور سر مونڈتے ہیں
 و مخفف منازل اس صورت میں بفتح ہوگا معنی ترکیبی تشریح و حاجیوں نے
 اطراف حرم میں میم محبت کو باے بغض سے بدل کے حرب اٹھائے تھے اور
 بسبب ستم لینے حصے بخرے صدقہ کے جیسا کہ دوسرے فقرہ میں ہی سرسنان کا
 ایک دوسرے پر تانتے تھے اور صدقہ کے مدد کو کوفت سے سو مشقت باہر دگر
 شفعہ پر مارتے تھے ایک کامل یہ رسوائی انکی دیکھ کر شفعہ ہوا اور کمال نصیحت
 سے کہا کہ آلف نیزہ کا حرم میں مست تا نکہ حرام ہی یا میقات سے نکل جاؤ کہ یہ
 محل مقت و انتقام کا نہیں ہے معنی ترکیبی ثنوی مروہ کہ مقام محبت ہی
 ہر مرد کو باہم مروہ کرنا لازم ہے اسلئے کہ مروہ اور مروہ دونوں ہم نقش ہیں اور
 ایک صورت اور جو صفا میں جلسے تو صفا کی تلاش میں سعی کرے پھر اہل صفا
 کی صف میں داخل ہوئے اور اگر تکبیر دل میں بھرا ہوا اور اپنی بزرگی جانتا ہے تو اس
 حال میں تکبیر مست کہ ہو جب مصرع میگوید اند خداے خودی یا منا میں کہ محل
 تکبیر اور اظہار بزرگی خداے تعالیٰ کا ہے صوت و آواز منی کی شفعہ سے مست نکال دیا
 بلکہ خضوع و خشوع اللہ کی بزرگی و کبریائی کو یاد کرتے اندر اکبر کہنے کا نتیجہ پائیگا
 معنی معامے شرا اقضا کہ حرم کا میم ہی اور محبت کا سر میم اور بغض کا سر
 یا جب میم حرم کو باے بغض سے بدلینگے حرب ہوگا اور جب سرسنان کا کہ سین ہی

لفظ ہم پر کھینچینگے سم ہوگا میم کو دہن سے تشبیہ کرتے ہیں جب میم پر لفظ صد کا آئیگا
 عدم حاصل ہوگا صد کے لفظ میں صد موجود اور قاف مشابہ مشیت دہن ہم کا
 باہری اعتبار تدویر پس صد اور قاف اور باجم ہونے سے صد قہء اصل ہوتا ہو کامل
 کے آشفہ ہونے سے کمال ہوتا ہی اگر الف نیزہ کا حرم میں کھینچا جائیگا حرام ہوگا صدقت
 سے جب یا کو نکال لینے مفت رہ جائیگا **معنی معالج** منوئی مردہ مردۃ دونوں
 نقش یکدیکر صفا اور در صف تحلیل تکبیر میں اگر یا نکلی جائیگی جسکا اشارہ ہی یا
 اکتوبر ہیگا ماعند اللہ مانی ہم صورت مانی کا بیایے معروف ہوگا اور عرب اکثر
 امالہ کرتے ہیں محسنات کلام حرم کی میم کو جو محبت کا سر ہی یاے بغض سے
 بدل کے صرب کرنا کیسا خوب ہی کہ یہی محبت بغض سے بدل کے منشاے فساد
 ہوئی سم سر سبز ان تینوں میں سر کلمہ سین عدم صدقہ صد تینوں میں لفظ صد
 اسکے سوا صدقہ کے قاف کے سوا عدم سوہن حصہ کو بھی کہتے ہیں جسکا ہم صورت
 عدم بالفتح ہی مردہ ہن ہم میر دند کیسا لطف رکھتا ہی کہ یکدیکر کے معنی میں بھی ہی
 اور نیز یاے اشارہ بد میں ایسے ہی مشیت کا لفظ برعایت دہن کہ میم کو تشبیہ
 دہن سے کرتے ہیں یا از میقات کیسا بار یک اشارہ ہی کہ حرف تردید بھی اور
 یا نکالنے کا اشارہ بھی مردہ مردۃ مرد صفا سی صف تکبیر مانی بیایے معروف مانی بیایے مہول
 امالہ مناسب یکدیکر اور سر کلمہ ہی حرف یا ہم مخرج صوت سے بننے میں منکر کی خوب
 ہی لینے مقام منا میں خودی کی آواز مت ملاے اور بہت خوبیان ہیں کوئی لفظ
 خالی نہیں ہی الاختلاف شائع نے قطع نظر اپنی تقریر غیر ضروری کے صفا مردہ
 کی نسبت جو پہلے شعر میں ہی معنی معانی میں کچھ نہیں لکھا اور جبکہ تو اس قسم کے
 معالکھدیکے ہیں متن مطبوعہ میں بیایے بغض کی جگہ بیا اور بجائے عدم صدقت
 عدم صدقت اور حرام ست کے بجائے درمیان حرام ست بجائے مردہ مردۃ اور
 صوت معنی کو صوت منا۔

فصل فی الصوم و ہینا سبہ

نگتہ اسم مبارک رمضان رمضانے حق سیت بامن او بر آ میختہ در وزہ روزی بیفایت ست بہاے ہیبت او پیوستہ قطعہ باشد حروف روزہ مقطع زروی لفظ + یعنی کہ روزہ قطع نظر شد زما سوا + آمد بہاے روزہ بہاے ہیبت حق + زمین روی روز روزہ شود مفتی بہا + اللغات رمضان بقوات ماخوذ رمضان سے ہی یعنی سوختن جو رمضان گناہوں کو جلاتا ہی اس واسطے یہ نام رکھایا رمضان بعضی سوختہ شدن پا از گرمی زمین اور ماہ صیام بھی موجب سوختگی و تکلیف کا ہی اور رمضان یعنی سنگ گرم کے بھی ہی اور سنگ گرم سے پاؤں جلتا ہی شاید وقت وضع اس نام کے ایسا ہی موسم ہونے بالفتح و تشدید احسان و نکوئی ہیبت بکسر با و فتح با بخشیدن و بالفتح و التشدید روان ہونا شمشیر و نیزہ کا مضروب ہین اور ساعت اور بعض زمانہ سے و بکسر و فتح با و مشدہ پارہ جاہم ہیبت آنا اور کسی کام پر کھڑا ہونا اور یہی معنی ہیوب بالضم کے ہین مع وزیدن باد و بفتح با و گردانگینہا قیمت و روشنی و خوبی معنی ترکیبی انشائیے رمضان ایسا متبرک ہینہ ہی جسکے اسم مبارک ہی مین رمضان و ند ثقالے کی مع من و احسان کے آ میختہ اور سرشتہ ہی اور روزہ کہ روزی بیفایت ہی اسکے ساتھ با ہیبت خداے تعالیٰ کی پیوستہ اور ملی ہوئی ہی یعنی رمضان اور روزہ دونوں کے ساتھ رضا و من اور ہیبت خدا و ند کریم کی آ میختہ اور پیوستہ ہین گویا لازم ملزوم معنی ترکیبی قطعہ خیال کر کہ حروف روزہ کے سب مقطع ہین ای جد اجد کسی سے طے نہیں جیسا کہ لفظ روزہ سے ظاہر اس سے یہ اشارہ ہی کہ روزہ مین سواے خدا کے جملہ ماسوا کو اپنے خیال و هیان سے الگ کر دے بعد تن اسی کے ساتھ مشغول رہے اور ہر عضو کو اسی کی طرف متوجہ رکھے تب روزہ ہوگا اور بہار روزہ کی خواہ قیمت خواہ خوبی و روشنی خوب جان لے کہ ہاے ہیبت

حق پر ہی بننے موافق حکم خدا کے اس کام پر کھڑا ہونے اور مستعد ہونے اس سبب سے کہ روزہ روزہ کا ہر تمام ہوتا ہی معنی معامے شرط اہر ہی کہ رمضان میں لفظ رضا کا اور من کا دونوں موجود ہیں جنکا مجموعہ رمضان ہی روزے کی غایت یا ہی بنیائیت کرنے سے روزہ ہیگا جب ہا ہیبت کی اس سے پیوستہ ہوگی روزہ ہو جائے گا معنی معامے قطعہ روزہ کے چار حرف ہیں چاروں الگ الگ روزہ میں جب ہا ہیبت لگا لینگے روزہ ہو جائیگا محسنات کلام آیت پیوستہ دونوں فقرہ میں کیسے بر محل ہیں کہ دونوں میں دونوں صفتیں اپنی اپنی لفظوں کے ساتھ ظاہر روزی بنیائیت کیسا خوب کہا ہی کہ روزہ میں روزی وسیع اور نعمت فراخ ہو ہی جاتی ہی اور معنی معامے بھی اور ازین روے اور روز اور روزہ تینوں میں سر کلمہ رو ہا ہا تجنیس تام ایسے ہی مفتی ہا جسکے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ روزہ ایک امر مفتی ہا ہی جسکی ہا ہا ہر ہی اور سو اسکے جدوجدا الاختلاف اول تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ شارح نے ہاے ہیبت لکھا ہی یا کیا لکھا ہی اصل کتاب میں بصورت ہیبت کے لکھا ہی کہ اسکے معنی مناسب محل کے نہیں اور شارح نے معنی لکھے از گناہ گذشتن و روان شدن شمشیر و نیزہ از تن و راست شدن یہ معنی منتخب میں ہیبت کے لکھے ہیں مگر لفظ گناہ کا نہیں ہی فقط بخشیدن ہی میں اس لفظ کو ہیبت سمجھتا ہوں اور معنی بخشیدن کے بلا قید گناہ جو ہیبت کے مشہور مفتی ہا اس ہا کو لکھا کہ ہا اسم الہی ست جل ذکرہ انتہی ہوگا مہرح کا کلام وسیع شارح کا بیان وسیع میں نے تولفت اور بعض کتب میں یہ پایا کہ اللہ اسم ذات ہی اور اپنی اصل پر ہی کوئی تغیر اسمین نہیں جیسے اسکی ذات میں نہیں ہی یہ قول امام اعظم رح کا ہی اور سیبویہ کے دو قول ہیں اللہ ہمزہ کو بقاعدہ لیستل کے حذف کیا اولام کو لام میں با دغام کیا دوسرا قول یہ کہ داصل اللہ تھا ہمزہ خلاف قیاس حذف کے یاہ رہا الف لام عوض میں لا کرا دغام کیا اللہ ہوا اور ہی سیبویہ کے نزدیک لاہ تھا الیہ بالفتح سے بعض پوشیدن و بدر پر وہ رفتن کے پھراہ پر الف لام

لازم غیر عوض داخل کر کے ادغام کیا اللہ ہوا خاص ہا صرف کمین نہیں معلوم ہوا البتہ
تو ہی ع معلوم نشد کہ یا مشغول بکلیست + متن مطبوعہ میں بھی ہوائے ہیئت اور
لکھا ہی میں نے اسکو ہیئت لکھا ہی اور تیسرے مصرعہ میں بہائی ہیئت اور تیسرے
بہائی کہ ہیئت حق + اور میں نے اس موقع پر بہائے ہیئیب دیکھے کون صحیح
ٹھہرے۔

تکلمہ صا و صیام صورت چشمست و آسم یا صورت پا و سماے او اول یہ و آلف ہیئت
قامت و میم بہ شکل مداخل و مخارج بدن یعنی روزہ دار باید کہ تمامی اعضا روزہ دار
تا بصورت و معنی صیام رسیدہ باشند قطعہ جزوالی مساک من الشرب کا لفظ
زا مساک روزہ گر بودت ابرو ہوا + کہ حکم عید چون شود اساک منقلب + میں بدل
بر تو دہد عرض کا س + اللغات صیام بکبر اول جمع صوام یعنی روزہ بند دست
مداخل جمع مدخل گھسنا اور جگہ گھسنے کی مخارج جمع مخرج نکھنا اور جگہ نکھنے کی جز و اصیغہ
جمع مذکر ام حاضر کا ہی جز بجائے حطی مفتوح وزائے معجم مشدد سے یعنی بریدن و
افزون شدن مساک بفتح خیل ہونا اور جگہ پانی کے ٹھہرنے کی شرب ہر حرکت
خوردن آب و مانند آن و بالکسر آب بقول بعض بالفتح مصدر و بالفهم و الکسر اسم
مصدر یعنی خوردنی و آشامیدنی اساک ٹھہر جانا باز رکھنا نگاہ رکھنا چنگل مارنا
آبرو ہوا یعنی ہولے آبرو منقلب بروزن منفعل پھرنے والا و بفتح لام پھرنے کی جگہ
اور پھرا ہوا کا تس بہرہ شراب و جام شراب و مطلق جام کو س جمع ما آب یعنی
تسکینی شراب کہتے ہیں کہ لفظ صیام میں صا بصورت چشم کے ہی آویا اسی یا
اور یہی یا سماے سرید یعنی دست آور پھر آلف ہیئت قامت اور میم بہ شکل
مداخل و مخارج بدن جو دہن و فرج ہیں بلکہ ناک زبان بھی داخل کہ روزہ میں انھیں
سب کی بندش ہی پس حاصل یہ کہ روزہ دار کو چاہیے کہ تمامی اعضا جو آنکھ اور
پا و دست اور قامت اور دہن و فرج ہیں ان سب اعضا کے ساتھ روزہ
رکھے تب معناً اور صورتاً صیام کو پہونچے اور صورت صیام کی معنی بچائے

معنی ترکیبی قطعہ پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ شرط ہے پہلا جزا اپنے اگر اساک روزہ سے
 جو آپ کو خوردنی اور نوشیدنی وغیرہ سے باز رکھتا ہے جو اس آبرو کی ہے کہ میدان قیامت
 میں میری آبرور ہے تو ہر شرب سے طرف مساک کے جو خیال ہوتا ہے افزونی کرتو
 مثل الف کے تو ہوگا یعنی سر بلند ہوگا گسواسطے کہ جب حکم عید سے اساک منقلب
 ہو جائیگا تو عین ہلال عید تیرے سامنے کا س ما یعنی پیالے پانی کے عرض کرے گا
 اور جبکو سیرابی بخشیا گئے معنی محلے سے نثر نثر میں جو امور بطور نما کے تھے مصرح
 نے خود بیان کر دیے حاجت دوبارہ لکھنے کی کیا ہے البتہ یا وپامین تصحیف ہے
 معنی معامے قطعہ مساک میں الف بڑھانے سے اساک حاصل ہوتا ہے
 اساک منقلب کا س ما ہے محسنات کلام پہلا مصرعہ عربی کا محتوی بصفت
 طبع ہے صا صیام صورت میں سرکہ صا صورت ہیئت شکل سب مرادون
 داخل مخارج متضاد چشم دید یا قنات داخل مخارج اعضا بدن مراعات یکدیگر عید
 و منقلب کیسے لطف ہیں کہ عید کے معنی بھی پھرنے کے ہیں اور عین ہلال کہ عین کے
 اکثر معنی ہیں الاختلاف شایع نے الفاظ مصرعہ عربی کی کچھ تصریح نہیں کی
 اکتبہ لکھا نہ معلوم پہلی لفظ مصرعہ کو کیا سمجھے ہیں بجا یا بجا یا بخا اور برا یا برا معنی جو
 برہنہ کرنے کے لکھے ہیں کہ میں لغت میں نہیں ملے میں نے سب حلیوں کے ساتھ
 ڈھونڈھا جبکو بعض معنی کی رو سے مناسب معلوم ہوا وہ میں نے لکھا اور
 نہ معلوم معنی میں میل کا لفظ کس لفظ سے اخذ کیا ہے مساک کا لفظ قوبد ستور
 موجود من مطبوعہ میں صا صیام کی جگہ صا دویم و شکل بعطف اور مخارج کی جگہ
 مدارج اور ابتدا مصرعہ میں جزوانی اور کر حکم عید بجائے کر حکم عید صحیح
 نہیں معلوم ہوتا۔

نکتہ صا داغ ست و ایم مار یعنی صایم آست کہ بہ صا صبر بار شہوت را سو کوفتہ
 و منوع دارد شعر صا غانی خوف القلب من دس + الصوم فی القلب
 اموس من دذا لک و اللغات صا و ایم کے معنی خود مصرح نے لکھ دیے

شہوت بالفتح آرزو و شوق نفس بطرف لذت و منفعت بقول بعض مطلق آرزو خواہ آرزو کا
 طعام خواہ آرزو کے جمیع متنوع بازداشتہ شدہ نقی صیغہ امر حاضر و احد ذکر کا باب تفصیل
 سے پاک صاف کرنا اور پاکی جو ف بالفتح زمین پست و شکم اور اندرون کسی چیز کا
 و تش بفتح دال و فون و سین حملہ در آخر چرک اور چرکناک ہونا اور نجس موص بالضم
 اضمیحت و وصیت کنندہ رذائل جمع رذیلہ ناکس و فرومایہ و زبون و بد از بد معنی
 ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں صایم مین صاد یعنی مانع کے ہی اور ایم مار ہی پس صایم
 وہ ہی کہ صاد صبر سے سمر شہوت کا خواہ طعام کی ہو خواہ جماع کی کچلتا رہے اور
 آپسے اُسکو بجائے رہے ورنہ صایم کب ہوگا معنی ترکیبی شعر یعنی ای صایم اپنے
 دروازہ دل کو دُش سے کہہ بیٹھے چرک کے ہی پاک کر کسوا سٹے کہ خود تیرا موم ہوا تیرے
 قلب مین موص یعنی ناصح اور واعظ ہی کہ مخبور ذائل سے بچائے رو معنی معامے
 شرم ایم کا الف مردودہ ہی جب صاد اسپر لائیگی اور اسکے سر کو جوہ ہی چل دیں گے
 صایم ہو جائیگا معنی معامے شعر لفظ موم کو قلب کرنے سے موم حاصل
 ہوتا ہی محسنات کلام صاد صایم صبر موم سب کا سرکہ صاد قلب قلب
 تجفیس تام وغیرہ ذلک الاختلاف شائع نے جھگڑا منادی کا جو یا صا کا
 ہی کچھ لکھا ہی سیدھی بات یہ ہی کہ جو منادی نکرہ ہوگا منصوب ہوگا جیسے
 یا جلا خذ بیدای بعینہی کلام مصرح کا ہی یا صا یعنی جوف القلب پھر اسکے
 جھگڑے سے کیا حاصل متن مطبوعہ مین یا صا کالمق بیائے نق اور دلسن بیائے
 دُش اور ذائلہ رذائلہ کی جگہ لکھا ہی حیف ہی مصرح سے۔

لکھتے آئے درویش قلب یعنی کہ در شعبان شبان شد خشم بازار شوق دوست + موم اگر
 رمضان نہ بنید شعر پیر کہ در شعبان شبان شد خشم بازار شوق دوست + موم اگر
 کو ہے بود در زیر پیش کشتہ مومست + اللغات شعبان ماہ شب برات جو اس
 ہمینہ مین خیر کثیر اور رزق بندہ دن کے مشعب ہوتے ہیں اور تمام امور مقدور علیہ ہوتا
 کیے جاتے ہیں لہذا یہ نام رکھا گیا تبطلان بالفتح پر شکم رمضان مصدر ہی مرخص ہونا

جیسے نروان و لیان شبان جمع شب جیسے روزان حضرت جامی رح ع بروزان و شبان
 این بود کارش + معنی ترکیبی شرمقار رح کہتے ہیں اے درویش قلب بعض کا جو شعبان
 میں شعبان اور پر شکم ہوئے بیٹھتا ہے اور آمد رمضان کا خیال نہ کر کے عادت کم خور
 و نوشی کی نہیں کرتا رمضان میں دفعۃً تفرقہ آب و طعام سے رمضان اذ مریض ہو جاتا
 ہے معنی ترکیبی شعر جسے شبان شعبان میں شوق دوست سے چشم باز رکھی
 اور شب بیداری کی صوم اگر چہ کیسا ہی بھاری مثل پہاڑ کے ہوا اسکی آنکھ
 کے تل مثل مو کے ہو گیا جسکا بوجھ آنکھوں پر کچھ نہیں ہے معنی معامے شرمقار
 شعبان کا قلب بعض شعبان ہے اور رمضان میں تفرقہ پڑنے سے رمضان
 ہوتا ہے معنی معامے شعر شبان شعبان میں موجود ہے جب عین جو بعض
 چشم کے ہے شبان میں آنکھ کو لیگا شعبان ہو جائیگا صوم میں عادت مشابہ چشم ہے
 اور عادت کے نیچے واو اور میم جب ان دونوں کو قلب کہیں گے موصلاصل ہوگا حسن
 کلام شعبان شعبان رمضان رمضان شبان پانچون ہوزن ہیں دوسرے
 مصرعہ میں کشتہ مو کیسا خوب لائے ہیں کہ روزہ بال سا ہلکا ہو جاتا ہے اور نیز
 برگشتہ ہو کے موبجاتا ہے الاختلاف شارح نے رمضان تشبیہ مرض کا لکھا ہے
 اور یہ شعرا اس دفعہ کی سند میں لائے ہیں شعر رمضان را رمضان گویم ازان
 روز بیمارم و شب پائے گران + ایسے کلام رندانہ قابل و ثوق نہیں ہوتے
 شاعر ہر قسم کی بات کہہ گزرتے ہیں مقارنہ کا یہ مقصود نہیں نہ آنکی طرف سے
 کوئی ایما و مراعات نہ کوئی بیان اوند مریضوں کا صرف رمضان کہا ہے جو مصلحتی تشبیہ
 مرض اور یہ بھی نظر ہدایت کہ شعبان ہی سے عادت ڈالے تا یکبارگی عادت
 بدلنے سے رمضان میں مریض ہو گے روزہ رمضان کی برکتوں سے محروم نہ جائے
 کہ بعد میں پھر یہ حسن و ثواب کہان -

نکتہ سحر خور دن در دنیا موجب شرف و آبرو ہے و نذا نسنت و در آخرت
 وصال حور جان شعر ہے کہ اودندان کشاید در سحر + حر بود در روزہ و ایمن زحر +

اللغات سحر بفتح وہ کھانا جو رمضان میں آخر شب کو کھاتے ہیں علیٰ ہذا سمجھی
 حرب بالفم و تشدید را مرد آزاد و بندہ آزاد شدہ و برگزیدہ و بالفتح و التشدید گرمی اور
 گرم ہونا و زمین سنگلاخ معنی ترکیبی نشر سحر کھانا دنیا میں تو موجب شرف
 اور اگر بدنہان کا ہی اور آخرت میں وصال جو جنان کا دندان تو برعایت سین
 سحر کے کہنا ہی غرض سحر کھانیوالا ہی اور شرف و آبرو بدینوجہ کہ سحر سنت ہی
 پھر بجا آوری سنت کی کیسے شرف ہوگی اور آبرو اسوجہ سے کہ آنحضرت اگر
 کچھ کھانا نہیں ہوتا تھا تو پانی ضروری لیتے تھے اسوقت کو خالی نہیں چھوڑتے تھے
 معنی ترکیبی شعر جو کوئی سحر میں دانت کشادہ کرے یعنی سحر کھائے تو وہ
 حرب و برگزیدہ ہی ہی اور حر یعنی گرمی قیامت و روزی سے ایمن بھی ہوا اسوجہ
 کہ غرض سحر کھانے سے روزہ رکھنا ہی اور روزہ کی نسبت فرمایا جنہ من النار
 یعنی سپردوزخ معنی معماے نشر اول سحر کے سین ہی مشابہ بدنہان اور
 آخر اسکے لفظ حور کہ دونوں مل کے سحر ہوتا ہی معنی معماے شعر لفظ سحر
 میں بھی سین دندان ہی جب یہ کشادہ ہوں گے حر ہیگا کہ بالفم اور بالفتح
 دونوں صورت پر ہو سکتا ہی اور اپنے اپنے معنی محسنات کلام حر
 تجنیس تام مقہور رح نے برعایت دندان کے نشر میں شرف کہا ہی اور شعور
 کشادہ کہ دونوں میں حرف دندانہ دار ہیں اور دندان سے مشابہ اور مناسب
 الاختلاف شایع کہتے ہیں کہ قلیل طعام جو دانتوں کے نیچے اور دانتوں
 کی چڑ میں رہ جاتا ہی اسکی بو خداے تعالیٰ کے نزدیک مشک و زعفران سے
 بموجب حدیث کے بہتر افضل ہی اس سبب سے امام شافعی رحمہم دین و شوکہ
 مکروہ جانتے ہیں انتہی میری دانست میں وہ بوجو مشک و زعفران سے افضل
 فرمائی ہی وہ بو ہی جو روزہ میں گرمی خشکی سے ہو جاتی ہی نہ یہ کہ ریزہ طعام سحر کا
 زیر دندان اور بن دندان میں ہوا سکو تو ضلال اور مضہضہ غرغہ سے صاف
 کر دینا حکم ہی تاکوئی ریزہ ریشہ حلق سے نہ اتر جائے اور روزہ خراب ہو

اور شافعی رحم کے نزدیک تو مسواک بعد زوال کے ممنوع ہی نہ تھی دہن کی حکایت کو دیکھی را دیدند کہ روز عید چون عین عید چشم برید یعنی نعمت یگانہ کشادہ و چون طائے فطر در میان فر فاقہیت تو انگران شکم خالی ماندہ گاہ روے ملائت بر سر زانوے تحسین نادی و تلخ تشستی و گاہ پائے تالم در دامن فراخ کشیدی و عین ایستادی کسی گفتش تو با کونکے کہ دیگران بازی و بازی اند گفتند استم کہ جمیت عید آنکس بکف آورد کہ زبردست دارد شعر عید را گر چه سراپای بود و غم + عی بود گر نبود دال دلایش بدرم + اللغات عید یا لکسر روز جشن مسلمانان اور عید اس سبب سے کہ اس عین فرح اور شادی ہر سال عود کرتی ہی اور جو چیز لوٹ لوٹ کے آئے تھیں بالفتح و تخفیف دال ہاتھ اور نعمت و دولت و نیکی و ملک و قدرت و قوت و خواری فطر بالکسر روزہ کشائی و روزہ کشائندگان مفرد و جمع ہر دو و بالفتح روزہ کھولنا فطر بالفتح شان و شوکت و نور و پر تو و زیبا رقاہت بالفتح تن آسانی اور فراخ عیش ہونا رقاہت بہ تخفیف و تشدید تنہائی بھی آیا ہو تحسین حسرت کھانا تالم درد پانا تفرع ڈرنا اور ونا باکی رونیوالا کی دل و کلمہ استفہام زمانہ بازی معروف و در عربی باز و فریب و دعا بازی بالکسر و التشدید لباس و جامہ عید بالفتح و التشدید شمرن عی بالکسر و تشدید یا در ماندگی کسی کام مین اور سخن مین در ماندہ ہونا معنی ترکیبی شرا یک ایک لڑکے کو دیکھا عید کے دن مثل عین عید کے حالت تہید سنی مین عین یعنی آنکھ اورون کی دید و نعمت پر کھولے مطلب یہ کہ اورون کے ناز و نعم کو دیکھا اور اپنا یہ حال پایا کہ مانند طائے فطر کے خالی شکم تھا اور مقدور والے فرور فاقہیت مین تھے غرض یہ طائے فطر تھا اور وہ فر فطر اس غم سے کبھی مجھے ملائت کا حسرت کے زانو پر رکھتا تھا اور تلخ بیٹھتا تھا یعنی ناخوش اور کبھی پانوں تالم کا تفرع کے دامن مین پھیلاتا تھا کہ دامن تفرع کاہت فراخ ہو رہا تھا یعنی نہایت روتا تھا اور غمگین کھڑا ہوتا تھا ایک شخص نے اس سے کہا کہ تو کب تک روتا رہیگا

یاد ارغ حسرت کھا ئیگا عید کا دن ہی دیکھ تو اور لوگ کیسی بازی و خوشی میں ہیں اور لباس پہنے ہیں لڑکے نے کہا تو نے یہ بات نہیں جانی ہے کہ عید اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو زبرد ہاتھ پر رکھتا ہے معنی ترکیبی شعر عید کا اگرچہ سراپا بدوشا رنگتو کا ہے مگر جمعی کہ دال درم کی اسکی دلیل ہونہیں تو می ہوئے در ماندگی معنی معامے شمعین جب دید پر آئیگی عید ہوگا اور فر کے درمیان میں طائر نے سے جو شکم خالی ہی فطر حاصل ہوتا ہے و ملائت کا میم ہو اور سر زانو کا زبے جب زبے کے سر پر میم ہوگا مر ہوگا جبکہ اشارہ لفظ تلخ ہی اسوا سطرے کہ زبے اور الف معامین ایک ہیں با تو تا کم کا میم ہو اور دامن تفرع کا عین اور عین سے مقصود عین مسماے جب عین میں میم کھینچا جائیگا عین ہوگا اور عین عین بھی معامین ایک ہی باکی تا کی نصف یکدیکر ایسے ہی بازی و بازی بنجیس با ہم عید میں عین یعنی زر کے ہی جب عین دید پر آئیگا عید حاصل ہو جائیگا معنی معامے شعر اول آخر کلمہ عید کا عددی اور اگر عید میں دال درم کی نہ تو می رہتا ہے محسنات کلام بر عایت دید کے دید میں بھی لفظ یہ موجود ہی طائرے فطر کو خالی شکم کہنا کیا خوب ہے کہ خالی بھی ہوتی ہے صورت اور نقطہ بھی نہیں رکھتی باکی تا کی بازی بازی یہ چاروں لفظ کیسے اللف ذو الوجہ ہیں کہ دونوں سے بتغیر تبدیل چند صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں کف دید دست سراپا سب مناسب یکدیکر اور سوا انکے بہت صنائع بھرے ہیں اور قابل غور قابل الاختلاف اصل کتاب میں دامن فراغ تفرع لکھا ہے اور شارح نے بھی لغت کے معنی اور نیز معنی ترکیبی میں فراغ ہی اخذ کیا ہے شاید معامین کی عین کا لحاظ کیا لیکن مصررح نے اوپر کے معامین زانو کی زائے را ارادہ کر کے مر نکا لا ہی مطابق اسی کے تفرع کی عین سے عین ارادہ کر کے عین نکالا ہے سوا اسکے فراغ کے معنی تو چنچتی و بیغی کے ہیں اس لڑکے کو روئے سے بے غمی کب تھی جو فطر تفرع صحیح ہوگا بلکہ دامن فراغ تفرع ایسی جگہ نہایت مناسب ہو اور شارح نے معنی باکی تا کی بازی و بازی کو معنی معامے میں شامل نہیں کیا ہے باکی

سیاہ معروف اور ہاکی بکاف مفتوح کے تصریح کی کہ مرجح کون ہو مگر میں تو دونوں کی کو فتح کا مرجح بانٹا ہوں اور باحرون جار علیہ اور تازمانیہ علیہ مع اور صورتوں کے قوت مضبوط میں بجائے تفرغ تفرغ و بجائے غمین غمین نہایت ہی ایسے ہی ہاکی کے بجائے ہاکی۔

الباب الثاني في ذكر المملوك واعوانه

وفيها فصول

فصل في العدل والرياسة والظلم والسياسة

نکتہ عدل پادشاہ آری بود کہ چشم بردل درویشان دارد و ظلم او آنکہ سایہ
بیمبری بر سر منگیدان اندازد و نداند کہ چون حضور دل درویش رخت بریند
وریش ز قوت شبیب کشادہ یاند کہ دران در الف ورجان را مشاہدہ نماید و
مسکین چوئی ترک سر کند مسکین و قتش در میان باند کہ بدان سر رشته علائق
قطع کند تا لایق حق شود و قطع شدہ بظلم از سرگدا بر دہ حاصل ترک خویش و اسبند
وان غنی کرد غنائش نہد و حال روی غنا غنا بندد و اللغات باب دروازہ و
نام کتاب احوال بالفتح یا ران و مدد گاران فصول جمع فصل بالفتح ایک حصہ کلام
سے اور جدا کہنا عدل بالفتح داودینا اور برابر کرنا و داد و انصاف و داد گری
ظلم بالفتح شتم اور کسی چیز کو غیر محل رکھنا اور تاریکی اور تاریک ہونا رخت بستن
سفر کرنا و از جہان خانہ جنت مسکین کبہ و کسہ کاٹن مشدکارد غنا بکسر تو انگری
و بے نیازی و دولت مند می تھا بالفتح رنج معنی ترکیبی شر عدل بادشاہ کا وہ ہی
کہ آنکہ درویشوں کی دل پر رکھی ہو اور ظلم اسکا یہ ہو کہ مسکینوں کے سر پر
سایہ بیمبری کا ڈالے اور اس بات کو نہ جانے کہ جب حضور دل درویش کا

سفر کرتا ہی یعنی بحضور قلب خداے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہی تو اسکے ظلم سے کچھ نقصان
اپنا نہیں پاتا بلکہ نہایت فائدہ کہ ایک دروازہ فتوح غیب سے اُسکے واسطے کھل
جاتا ہی کہ اُس دروازہ سے الف دار جنان کو دیکھتا ہی اور مسکین جب سر سے درگزر تا
ہی مسکین اُسکے وقت کے درمیان میں رہ جاتی ہی جس سے قطع سر رشتہ علائق کا کرتا ہی
مزالایق حق کے ہو جائے یعنی پادشاہ سے مایوس ہو کے اور قطع علائق کر کے چو کیط
منوجہ ہوتا ہی اور لائق حق کے ہو جاتا ہی اور بڑے فائدے اٹھاتا ہی معنی ترکیبی قطع
بادشاہ ظلم سے اگر سر فقیر کا لنگا تو حاصل اس سپہری کا دوائے درد دیکھ گیا یعنی انجام کار
در درونج میں ٹپریگا اور جس غنی کی روئے غنا پر خال اُسکی عنایت کا ہنوگا غنا ہی دیکھ گیا
یعنی غنا بے عنایت غنا ہو جائیگی اور حکم البخیل عدو اللہ کے دشمنان خدا میں
داخل ہوگا معنی معجائے شرعین بمنے چشم کے ہی جب چشم دل پر رکھی جائیگی
عدل ہوگا سایہ نرجسہ ظل کا ہی اور سر مسکین کا میم جب ظل سیم پر سایہ ڈالے گا ظلم حاصل
ہوگا دل درویش کا وادہ ہو جب داو سفر کر جائیگی دریش رہیگا اور اس درمیں جب الف
جنان کا مشاہدہ کرے گا دار ہوگا مسکین کا سر ترک کرنے سے سکین رہتا ہی اور یہ سکین
جب سر رشتہ علائق کو کہ عین ہی قطع کر لگی لائق رہیگا معنی معجائے قطع گدا کا سر
کاٹنے سے دار ہتا ہی بمنے درد غنا کا روغن ہی خال نقطہ جب یہ خال اسکے منہ پر نہوگا
غنا ہو جائے گا محسنات کلام ظلم کے معنی تاریکی کے بھی ہیں پھر اسکے ساتھ بھری
کیا ہی خوب ہی کہ تاریکی بھری میں ہوتی ہی یعنی غیر موجودی ہر میں عنایت میں
بھی نقطہ غنا کا موجود ہی غنی اور غنا اور عنایت و مناسب مناسب یکدیگر اور انکے واسطے
کے غور پر چھوڑتا ہوں **الاختلاف** متن مطبوعہ میں بجائے دریش و ریش اور لفظ
جنان کی جگہ الف دار دار جنان اور بجائے سکین سنگین اور ار سر گدا از سر گدا اور ابید کا
را عینہ اور دان کا دان لکھا ہی فافہم۔

نکتہ بادشاہ را کہ باد غرور بر سر باشد و آہ مظلوم در عقب او در میان ہچو شین جز
سر شین نباشد قطع کشد چون خسروی در خوسے بد سر + بشکال آن خسروی خست بر

کے آمد شہ اگر سوز دے را بخوان شاہش کہ باشد داغ آن کے + اللغات بادبہنی
غور شین زشتی و عیب مندین سرکشیدن طور کرنا خسر بالغم زیان اور فارسی میں پدر
نرن و پدر شوہر ہندی سر کی شہنشاہ بلند قدر و بھنی دلخ و کلمہ استفہام زمانہ معنی
ترکیبی شرینے اگر ایسا بادشاہ ہو کہ باد غور کی اُسکے سر پہ ہر اور آہ مظلوم کی بچے
تو وہ انکے بیچ میں سوائے اسکے کہ مثل شین سرشین کے جو زشتی و عیب ہو اور کیا ہو
تینے ہم تن زشتی و بُرائی ہو اور بالکل عیب معنی ترکیبی قطعہ جب کوئی خسرو
خوے بد سے سر نکالے اور بد خوئی اُس سے طور میں آئے تو وہ خسروی اُس پر خسر نقصان
ہو کے بادشاہ کو کہتے ہیں اور دلخ کو بھی اگر یہ بادشاہ لوگوں کے دل جلاتا ہو تو اس
کے کو شاہ مت کہ بلکہ دلخ کہ کہ یہ کے داغ ہو معنی معامے شر بادشاہ کے تین جز
ہیں اول باد و سر شین تیسرا آہ کہ سب کا مجموعہ بادشاہ ہوا معنی معامے قطعہ
خسرو کے اول آخر سے خواصل ہوتا ہے جب لفظ سر کا اس محمول سے نہ نکالے گا خسرو
ہو گا خسروی میں لفظ خسرو کا اور بروے کا وے جب خسرو سے ملے گا خسروی ہو گا کیلئے معامہ خود
بیان کرد یا محسنات کلام باد و غور مراد و اور انکے واسطے لفظ سر کیسا مناسب
ہو خسروی کی وی کیواسطے بروے کیسا خوب ایراد فرمایا ہو اور علیٰ ہذا القیاس
عند التأمل الاختلاف شارج نے اس نکتہ میں فقر کی نصیحت و تقید بادشاہ کو
فرمائی ہے معنی ترکیبی میں مصرح کی جانب سے کوئی لفظ و فقرہ و غیرہ مشعر فقر و فنا
نہیں ہو یا شاہ مغرور و ظالم کا بیان ہی متن مطبوعہ میں بجائے خسروست کے خسروست
غلط ہے۔

نکتہ کے بادشاہ باشد و قلب او یک اشارتست بدانکہ بادشاہ باید کہ یک دل
باشد تا عدوی و دلد را با وی محال دوچار شدن نباشد شعر نبود دل شاہ جزیکے
وزیرے جاہ + چون شد دل شاہ دوشہمہ شاہست نہ شاہ + اللغات عدو یعنی دشمن
و تشدید و دشمن دوچار شدن رو برو ہونا شہمہ بکسر اول و سکون موحده و نیز لفظ موحده
باشد و نظیر معنی ترکیبی شر کے بادشاہ کو کہتے ہیں باد قلب کے کا ایک اس سے

اشارہ یہ ہے کہ پادشاہ یک دل ہو تو عدد دو دل والا اُس سے مجال دو چار ہونے کی نہ پائے۔ **معنی** ترکیبی شعر ظاہر شاہ کا دل کہ الف ہی ایک ہی ہے اور اگر جاہ کے واسطے دو دل ہوا یعنی اپنے دل میں فرق ڈالا اور دو ہو گیا تو وہ شہہ شاہ کا ہی نہ شاہ یعنی مثل و نظیر شاہ کا نہ خاص شاہ **معنی** معامے شر پادشاہ کا دل الف ہی جس کا ایک عدد ہی عدد کے آخر سے لفظ دو حاصل ہوتا ہے اس واسطے اُس کو دو دل کہا اور دل عدد کا دال ہی جس کے چار عدد ہیں بس اُس دو کے جو عدد کے آخرین لفظاً اور ان چار کے ٹہنے سے جو دال سے حاصل ہوئے دو چار ہو جائیگا **معنی** معامے شعر شاہ کا دل الف ہی جس کا ایک عدد ہی اور جب یہ دو دل ہو گا تو الف کی جگہ با آئے گی جس کے دو عدد ہیں بس شاہ کا دل جو با کو کرینگے شہہ ہو جائیگا جس کا اول آخر شہہ ہی **محسنات** کلام یک دل اور دو دل اور دو چار ہونا اور لفظ عدد سے دو بھی اور چار بھی لگانا مصرعہ کا حصہ ہے اور اسی پر کیا موقوف سارے نکتے اور ساری کتاب مخزن نو بیون کی ہے اللہم اغفر لہ الاختلاف شایع لکھتے ہیں کہ دل کلمہ عدد کا دال ہی اور وہ کسی حساب سے دو نہیں ہے لیکن اضافہ کر کے عدد دو دل کہا ہے اس سے حرف یا آخر لفظ عدد میں آجاتا ہے اب کہتے ہیں کہ عدد کے واو مخفف و مشد مستعمل ہوتی ہے الغرض ایسے ہی طول مقال کیا ہے اور دال کے چار عدد کا کچھ ذکر نہیں نہ دو چار کا ٹھکانا واد کی تشدید تخفیف کی بڑی فکر میں نے کچھ کچھ بیان لکھ دیا آگے اُنکی شرح موجود ہے۔

نکتم آتیرا کہ می درون باشد شک نیست کہ رے اور ضبط اطراف و اثر گو نہ شود و ملک را کہ مل در سر باشد تین ست کہ دامن ملکش از کان کفایت محبوب شود قطعہ سر نہ بنید عسکرش را پادشاہ + چون پوشید دیدہ اش سکر شراب + وانکہ او مل خورد و برکت تکیہ کرد + بسکہ جوید ملک خود را بہ خواب + اللغات کفایت بکسر بس ہونا اور کافی ہونا اور فائدہ اٹھانا سکر بالفم مستی و نشہ مل بالفم شراب کت بالفم ہندی ہے یعنی چار پائے اسمین تفریس کی ہے ملک بالفم پادشاہی

معنی ترکیبی شراب امیر کے درون میں شراب ہوگی ذرا شک نہیں ہی ضرور رہے
اسکی ضبط اطراف ملک میں اٹلی ہوگی اور جس ملک کے سر میں مل ہوگی یقیناً
کہ دامن اسکے ملک کا کافایت سے محبوب ہو جائے یعنی فائدہ جاتا رہے معنی
ترکیبی قطعہ جب بادشاہ شراب میں مشغول ہوا اور سکر مستی و نشہ سے نہکھین
اسکی مح گئیں تو اسکو عین مستی سے سر عسکر کا کیسے نظر آئیگا اور کب خیال ہوگا
کہ لشکر کمان ہی اور جسے شراب پیکر گھاٹ پر جبکا مفرس کت ہی تکیہ لگایا اور داخل
ہو کے سویا اکثر ایسا ہوا کہ ملک اسکی جاتی رہی اور بیداری میں اسکو نہ پا کر
خواب میں اسکا جویا اور مشلاشی ہوا اسلیے کہ گئی کمی باتوں کو بھی کبھی کبھی آدمی
خواب میں دیکھ لیتا ہی معنی معامے شرف امیر کے درون میں لفظ موجود اور
اطراف سے رائے وارثون حاصل ہوتا ہی جب اس رائے وارثون میں سے
داخل ہوگا امیر ہو جائیگا ملک کا سر مل ہی جب مل کے ساتھ کافایت کا لگانیگا
ملک ہو جائیگا اور یہ کاف جو محبوب ہو جائیگا مل رہیگا معنی معامے شرف عسکر میں بین
ندیدہ ہی جب یہ دیدہ مح جائیگا سکر رہ جائیگا اور اسی سکر کے اول آخر سے سر بھی
نکلتا ہی مل جب کت پر تکیہ کرے گا ملک ہوگا محسنات کلام درون رائے سر دیدہ
خواب سب مناسب یکدیگر شک و یقین متضاد می مل شراب سکر مرادون الاحتمال
جائے خواب کے خواب بھی قطعہ کے اخیر مصرعہ میں نسخہ پایا گیا اور متن مطبوعہ میں بھی ہی
لیکن جدید کے ساتھ اچھے معنی ترکیبی نہیں ہو سکتے گورعایت الفاظ شعر میں دونوں
مکسسان ہیں۔

نکستہ مردم بد خصال دوست والہن و اولوک تیغیست کہ میان دورادونیم میکند
و تربیت ارذل ستم ست و نای ستم رشتہ ایست یکتا کہ اجزائے سم را بهم می پیوندد
قطبہ میان و اولوک را در دست دان بہ بہشت + دودال دولت و دین رہنمائی
از دو طرف + چوبیس باغی راج شود بگراہی + کسیک راستی این الف بباد از کف +
اللغات و بفتح دال چار پایہ درندہ تربیت تعلیم و پرورش تا بحر بی فاک نرم

دینے والا جیسے یکتا و توانا باغی نافرمان و بے اطاعت غی بفتح و تشدید یا گمراہی معنی ترکیبی
 شرمصہ کہتے ہیں کہ مردم بدخصلت انسان زمین ہیں بلکہ حیوان وہ بھی درندے
 جیسے شیر گرگ و غیہ بس بادشاہ کے انصاف کا الف جو مثل تیغ کے ہو اس دو
 کے درمیان میں ضرور ہونا چاہیے کہ انکی کمزوری کوڑے کرے اور اراذل کی پرورش
 ستم ہی ہی دیکھو ستم میں جو تا ہی یہ کیسا ایک رشتہ یکتا ہی کہ اجزائے سم کو ایک دوسرے
 سے پیوند کیے ہوئے ہی معنی ترکیبی قطعہ معصہ فرماتے ہیں خوب جان لے داد کا
 الف سیدھی راہ بہشت کی ہو اور ادھر ادھر جو دوال ہیں داد میں دو نون دولت
 و دین کے رہنا ہیں کہ دولت و دین کو پہنچاتے ہیں اور وہ بائے باغی کی طرح رجوع
 یا گمراہی رہا جسے اس داد کے الف کے راستے چھوڑ دیے الغرض داد گر تو سیدھا بہشت
 کو جائیگا اور باغی گمراہی میں رجوع رہیگا معنی معماے شریف دو بین الف داخل ہونے
 سے داد ہوتا ہی کلمہ میں جب رشتہ تا کا درمیان میں آئیگا ستم ہو جائیگا معنی معماے
 قطعہ داد میں الف ناہ راست کا ہو اور ادھر ادھر اسکے دین دولت کی دو دالین
 موجود باغی میں لفظ بامتنوعہ غی و گمراہی کا ہو ہی رہا ہی محسنات کلام بدرود داد
 دو نیم تیغ تا رشتہ یکتا پیوند ستم ستم اور انکے سوا سب محسنات سے ہیں الاختلاف
 اس نکتہ کے متن مطبوعہ میں دوست اور الف داد ملوک سب بصورت واو کے
 لکھے ہیں اور ہیں دال تنبیہا گذارش کی۔

نکتہ پادشاہ را از خود حساب جمعیت اسباب پادشاہی وقتی مسلم میگردد کہ امر
 سپاہ مرتب و منظم دارد در باب کہ چون پادشاہ را بحساب داری حاصل اتمام
 حبش شماری قطعہ پادشاہ را آورد ملک سلیمانی بدست + بے سپہ چون مور
 گردد پائمال از دست زور و ردیلی بایست بنگر بلفظ پادشاہ + کمتر ازوے شد
 سپہ باقی نماند غیر مور + اللغات جمعیت بفتح جیم و سکون و کسرین و تھانی مشد
 فراہم آنا اور گروہ مردم مسلم بضم میم و تشدید لام یقین کیا گیا اور سلامت داشتہ شد
 اور سپرد کیا ہو حبش بالفتح لشکر و سپاہ معنی ترکیبی شرمصہ کہتے ہیں کہ پادشاہ

کو چاہیے کہ اپنی ذات سے حساب جمعیت اسباب پادشاہی کا اسوقت مسلم اوقیفی
 جانے کہ امر اسکی سپاہ کا مرتب و منظم ہوا آخر شاہ و سپاہ دونوں ایک حساب
 میں ہوں یعنی سب کا ایک حال زر اسپاہ اور پادشاہ کو خیال تو کر دو دونوں
 ایک ہی حساب میں ہیں یعنی عیش و پادشاہ ہم عدد ہیں **معنی ترکیبی قطع**
 پادشاہ بالفرض ملک سلیمان ہی کا پائے اور ایسی سلطنت اسکو مل جائے
 اگر سپاہ نہیں ہوگی تو مور کی طرح کسی ہاتھ کے زور سے پاٹال ہی ہوگا اور جو جگو
 اس پر دلیل کی حاجت ہی تو پادشاہ کے لفظ کو دیکھ کہ جب پادشاہ میں سے سپہ
 کم کی جائیگی تو سوا مور کے کچھ نہیں رہیگا **معنی معالجے** شرح حساب کی رو سے
 پادشاہ کے تین سو تیرہ عدد ہیں اور عیش کے بھی تین سو تیرہ **معنی معالجے قطع**
 پادشاہ کے تو وہی تین سو تیرہ عدد ہیں اور مور کے دو سو چھیالیس اور سپہ کے
معنی معالجے جب پادشاہ کے عدد سے شرح کم کر دینگے تو وہی دو سو چھیالیس عدد مور
 کے رہ جائینگے گویا پادشاہ کیا مور ہو جائیگا محسنات شعر دست زور اور پاٹال
 کیسا پسندیدہ ہی **الاختلاف متن** مطبوعہ میں بجائے پادشاہ ارادہ کے پادشاہ
 ارادہ ہی میری سمجھ میں تو غلط ہے۔

نکتہ در لفظ سیاست یاس کہ نومید لست در میان سین و تا کہ بر شمش دلالت
 میکند واقع شدہ یعنی چون پادشاہ در سیاست یک جہت باشد در شمش جہت
 قاصدان مملکت را از نومیدی حاصل آید **فرمود** سر از شربدان نبرد هیچ کس مگر
 شمشیر شمش کہشہ در میان شمش **اللفات** سیاست نگہبانی رکھنا ملک کی اور
 رعیت پر دباؤ سے حکم چلانا اور ڈرانا لوگوں کا سنت بالکسر و تشدید تاشش
 شمشہ بالفتح چلانا نرمی کے ساتھ **معنی ترکیبی** شرح معراج کہتے ہیں زرا خیال کرو
 کہ لفظ سیاست میں کلمہ یاس کا کہ نومیدی ہی در میان سین و تے کے جو دلالت
 چھ پر کرتے ہیں واقع ہوا اس سے یہ مراد ہے کہ جب پادشاہ یک جہت ہی اور دل سے
 رعیت کی مصالح حال کا خواہان تو اس یک جہت ہونے کے سبب سے شمش جہت

ہیں اسکی ملک کے قصد کرنیوالے اس سے نوید ہو جائینگے اور کوئی ارادہ اسکے ملک کا نہ کریگا معنی ترکیبی شعر بدون کی شر سے کوئی شخص سر نہیں لیجاتا یعنی پانہ میں سکتا سوائے تلوار پادشاہ کے درآخالیکہ شر شر یرون میں آہستہ آہستہ جلتی ہی رہے معنی معمارے شرفظ سیاست کے اول آخر سے ست جو بعضی شش کے ہی حاصل اور درمیان میں اسکے یاں ہی الف گویا یک جہت معنی معمارے شعر شمشیر کے اول شین آخر رہے ہی کہ شر ہوا اور بیچ میں مشی جسکا مجموع شمشیر آ نکٹہ سطح پادشاہ گرم خوافتابے ست برخط استوا ہے ملک کہ روز روشن راے عادل و شب ظالم تیرہ دل درپیش او یکسان ست شعر غضب الملوک نظیر غضب المصادم فی قلب بضع من جواهر حروفہ اللغات سطح بالضم و بضمین و فتحین غصہ اور ناخوش ہونا خط استوا بالکسر و فوقانی نیز مکسور ایک خط ہی موہوم مشرق سے مغرب تک استوا اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب سیر آفتاب کی اسکے محاذی ہوتی ہی رات دن برابر ہوتا ہی عادل برابر کرنے والا اور داد دینے والا اور ضد فاسق جسکی گواہی شرع میں معتبر ہو غضب بالفتح بمعنی قطع و بمعنی تیغ صارم برزہ و تیغ تیغ بالکسر تین سے نو تک جو عدد ہو اسکو بضع کہتے ہیں معنی ترکیبی شعر اس نکٹہ میں صفت غضب پادشاہ کی ہی حیا نہ فرمایا بضع کہتے ہیں گر خوکا ایک خط استوا ہی ملک کا کہ جب آفتاب محاذی اس خط کے آتا ہی رات دن برابر ہوتا ہی ایسے ہی اس گر خوکے آگے روز روشن راے صلح کا اور شب تیرہ دل ظالم کے دونوں یکسان ہیں نہ اسمین کچھ بیشی نہ اسمین کچھ کمی نہ اسمین کچھ بیشی نہ اسمین کمی دونوں برابر معنی ترکیبی شعر غضب پادشاہوں کا ایسا ہی جیسے غضب یعنی کاٹ نیز تلوار کا کہ دو ٹکڑے کرتی ہی دیکھو لفظ بضع کے جواہر حروف کو کہ قلب کرنے سے کیا ہوتا ہی معنی معمارے شعر سطح میں اول سین ہی جو تنجیم میں علامت آفتاب کی ہی اور لفظ خط کے مقابل بس ظاہر کہ جب سین خط کے محاذی ہوگا سطح ہو جائیگا معنی معمارے شعر بضع کو قلب کرنے سے غضب ہوتی ہی

غضب غضب میں تعقیف بھی ہی محسنات کلام آفتاب اور خط استوا اور گرہ مہم
کیا ہی خوب ہی غضب صادم بضع مناسب یکدگر بھی **الاختلاف** سن مطبوعہ میں سر
میں دونوں جگہ غضب غضب لکھا ہی بلکہ پہلا غضب دوسرا غضب ہو۔

نکتہ دوالف پادشاہی اشارت ست بہ تیغ و قلم کہ آن تیغ بدرابدونیم کند و آن قلم
درمیان شہی یعنی آرزوی بردہ نعم تو سطرینما بدشعر ہست کار پادشاہی زمین الفہاتلف
بدشہی باشد کہ شد محروم زمین ہر دوالف + **اللغات** شہی فارسی پادشاہی و داماد
و ہر چیز شیرین و مرغوب اور عربی میں وہ چیز جو آرزو پیدا کرے ہاں بالمد بمعنی بخشش

و بدہ توسط میانہ روی و اعتدال اور واسطہ کرنا متو تلف بروزن مختلف باہم گر آمیزند
معنی ترکیبی شمر صرح کہتے ہیں کہ پادشاہی جو یہ لفظ مشہور ہو اور اسمین دوالف ہین
ایک تو ایسا ہی جیسے تیغ اس سے تو پادشاہ کو چاہیے کہ بدونکو بدونیم کرتا رہے یعنی
دونکڑے اور دوسرا وہ ایسا ہی جیسے قلم اور اسکو شہی کے درمیان میں توسط کرے

جو آرزو کی پیدا کرنیوالی شہی ہو اور توسط بھی ایسا کہ دس نعمتون پر جس سے مراد کثرت
ہی مطلب یہ کہ تیغ تو بدون میں جاری رکھے اور قلم نیکون کے معاملہ میں کہ اچھی
طرح اسے احسان و نیکی سے پیش آئے تب پادشاہ ہی اور اسکی پادشاہی
معنی ترکیبی شعر خوب جان لے کہ سارا کام پادشاہی کا انھیں دونوں الف

کے ساتھ آمیزش یافتہ ہو اور جو ان دوالف سے محروم ہو وہ پادشاہی
نہیں ہی بدشہی ہی چنانچہ ظاہر معنی معماے شعر لفظ بدو تیغ الف سے اگر دو نیم کرینے
باجا حاصل ہوگا اور شہی میں جو الف قلم کا بیچ میں پڑے گا شاہ ہوگا اور ہے اور لے
دس نعمتون پر اسطور سے کہ ہاں بمعنی نعمت کے ہو اور یا کے دس عدد حصین ہاں توسط ہوگا

بس باد اور شاہ اور ہاں اور یا سب کے ملنے سے پادشاہی ہوگا معنی معماے شعر
پادشاہی میں سے اگر دونوں الف نکال ڈالے جائینگے بدشہی رہ جائے گا محسنات
کلام دوالف بد اور بدونیم کہ اسمین لفظ بد موجود ہی اور تیغ و قلم یہ سب اور
سوانکے سب مراعات و مناسبات ہیں **الاختلاف** شارح نے متن میں شہی

آزادی پر وہ غم تو وسط میں مایہ فقرہ قائم تو کیا لیکن اسکی تشریح کچھ نہیں کی کہ پردہ غم
توسط اسکا مطلب کیا ہی حالانکہ لکھنے کی بات تھی متن مطبوعہ میں بجائے بدرآید و نیم
کنہ کے بدرآید و نیم میکنند غلط ہے۔

لکنتہ الف اول امر اشارت ست بہ تیغ سرکشی و جباری و تجبر ریاست و الف
آخر بہ تیغ مراعات حدود سیاست اگر تیغ الف اول بیفکند مرأیاً نہاند کہ ہر مروت دلالت
میکند و اگر الف آخر بنیدارد امر ایشان را ہیج اصلی نہاند و اگر ہر دو نباشد لفظ مرکب
بر تلخی عیش دلیل ست بایشان نہاند فتویٰ تیغ شاہست بر سر امر + در عقب
تیر آہ از فقر + عیش مرشد نصیب آن معشر + کہ میان دو تیغ دارد مر + اللغات
جباری عظمت و بزرگی تجبر بر وزن تکبر گرد کشی کرنا مرأیاً بالغ مرد مجازاً مروت و مردمی
مر یا نصیم و تشدید را عربی میں بمعنی تلخ کے ہی و بالغ گذشتن و رفتن و لفظ حضور حسین
کلام معشر بالغ صیفہ طرف از عشرت بر فوق زندگی کرنا اسی سبب سے دوستوں
اور خلیشوں کو کہتے ہیں معنی ترکیبی شرم رزم فرماتے ہیں امر میں دو الف ہیں
اول الف تو اشارہ ہی سرکشی اور جباری کا اور تجبر ریاست کا جیسے کہ امر میں ہوئی
ہی اور آخر کا الف ایما ہی تیغ مراعات حدود اور سیاست کا کہ دونوں باتیں امر
میں ہونا ضرور ہیں بس اگر پہلے الف کے تیغ کو گردا دین تو مرأیاً رہیگا جو مروت پر
دلالت کرتا ہی یعنی مروت ہی مروت رہیگا اور اگر الف آخر کا گردا دینگے تو امر رہیگا اول
۹ اسکی کچھ اصل نہیں رہیگی بدون تجربہ کے کون مانے گا اور اگر دونوں نہونگے تو بس
لفظ مرکب تلخی عیش پر دلیل ہی ہی انکے پاس رہیگا معنی ترکیبی شعر الف جو
امر کے سر پر ہی پہلا تیغ بادشاہ کی ہی اور جو عقب میں اسکے ایک الف ہی یہ قیر
آہ فقر کا ہی اسکے سجھے گویا سر سے پاتک معرض ہلاک میں ہی بس ایسے گروہ
کو عیش مرا عی زندگی تلخ ہی نصیب ہی جو دو تیغوں کے درمیان میں گذر کرتے
ہیں معنی معمارے شرم رزم نے شرمین امر کی لفظ کو معما ٹھہرایا ہی اور خود
تشریح کر دی ہی کہ پہلا الف نہونے سے مرأیاً رہتا ہی دوسرا نہونے سے امر اور دونوں

نہولنے سے مرعے معما کے شعر امر میں لفظ مر پر تیغ الف کی اور آخرین الف
تیرا فقر کے لانے سے امر حاصل ہوتا ہے محسنات کلام امر ایشیا نرا اصلی نماند کیسا ناز
لطیف ہی ایک یہ کہ امر کی انکی اصل نہ ہے دوسرے یہ کہ امر میں اصل امر کے الف ہی
بھی جو گریا یا بے مراعات میں مرا اور مروت میں مرا اور معشر میں اول آخر سے مر
اور درمیان سے عش جو صیغہ امر حاضر عیش کا ہو سکتا ہے سب موجود ہیں لفظ بیان
کا تیغ کے لیے کیسا خوب ہے اور انکے سوا قائل الاختلاف متن مطبوعہ میں اول
تو بیفکند کی جگہ بیفکند لکھا ہے کہ خلافت بنید ازند کے ہے کہ جمع ہی اور بجائے لفظ مر
کے مرگ خلافت معما۔

نکتمہ الف آہ تیرست و دائرہ ہا دور سپر آن تیر در مقابلہ سپر ہاے دل ہاے
ظالمان ست و این سپر در برابر تیر دیدہ سہگین این کمان شعر آہ دلہا آمد و
براخذ ہا شد مشتمل + یعنی اہل ظلم را آخر بگیرد آہ دل + اللغات سہگین تر سناک
کمان مراد ابرو سے اخذ بالفتح گرفتن ہاے ہمزہ اسم فعل ہی بجئے بگیر اور کلمہ تنبیہ
و ہمزہ بکسر ہمزہ بجئے بخش و بدہ معنی ترکیبی شرمظوم کی آہ کا الف تو تیر ہی اور
ہا مدور اسکی سپر گویا تیر و سپر دونوں موجود اور دونوں اسکے کام میں تیر تو وہ جو
مقابلہ میں سپر دل ظالموں کے ہے کہ اسکے پار ہوتا ہے اور سپر وہ جو برابر دیدہ ڈرونی
اس کمان کے ہے یعنی جو کوئی انکو ڈرونی دیدہ کے کمان سے دیکھے اور تیر نگاہ خشکین آنہ
ڈالے اسکی سپر یہ ہا مدور ہی بس مظلوم ہر طرح محفوظ ہے معنی ترکیبی شعر
مظلوموں کے دل سے جو آہیں نکلتی ہیں وہ لفظ ہا کو اخذ کیے ہوئے ہیں جسکے
معنی بگیر ہیں بس جو اہل ظلم ہیں آخر انکے لیے بگیر ہی یعنی مزور ہی پکڑے
جاویں گے معنی معما کے شرمظور رح نے تشرین لفظ آہ کو معما میں اخذ کیا ہے
اور خود اسکو بیان بھی کر دیا کہ الف تیر ہی اور ہا مدور سپر حانچہ دونوں کی صورت
سے ظاہر اور کمان سے ارادہ مال الف آہ معنی معما کے شعر آہ دل اسکا ہوا ہے
خدا و بگیر کے معنی میں محسنات کلام بہر اخذ ہا شد مشتمل کیسا برجستہ ہے

ایک تو اخذ جامع دوسرے اخذ کلمہ یا اور مراعات و مناسبات قابل غور و انصاف
ہیں الاختلاف شارح نے سپرے دہائے ظالمان کی جگہ ایک بدل اس
عبارت کا یہ لکھا ہے کہ نشر ہائے دہائے ثابت ہوا ہے اور اکثر شارح مدار سخن کا اسی
بدل پر لکھتے ہیں اور محاکمی یہ صورت کہ جب ہا نشر ہوگی آہ ہوگی انتہی شارح ایسی
ناحق الجھنوں میں ٹپیں سیدھی بات تو یہ ہے کہ آہ سپرے دہا قلب کر نیکو کافی ہے
نشر کی کیا حاجت کل جمع میں دو توحرف آہ یا ہا انہیں کیا نشر اور کیا جمع میں تو اس
بدل کو پسند نہیں کرتا۔

ثکنتہ کے درویش الف آہ رسنت و ہا حلقہ خبر تا بدان رسن و چنبر جانہائے
ظالمان را در چنبر حلق بستہ کنند و بآشتوارہ گناہ فی جید ہا جہل من مسبد از
رسن موے صراط در حلقہ چاہ ویل انگند قطعہ از الف یک بین وز ہی نقش صفہ
دہ ز قلب او پیانی در شمر + یعنی از یک آہ کان ظاہر شود + چون ز قلب آید نماید
دہ اثر + اللغات چنبر محیط و دائرہ دون و حلقہ و طوق و بعضی کند پشتوارہ
اسقدر بوجہ جو آدمی پشت پر اٹھا سکے جید بالکسر گردن جبل بالفتح رسن درک
جیسے جبل الورد رگ گردن مسد بفتحین رسی لیف خرما کی اور شتم شتر کی صراط راہ است
اور نام ایک پل کا سر و فزخ پر ہی بال سے زیادہ بار یک تلوار سے زیادہ تیر صفر
بالکسر تھے اور دائرہ چھوٹا اس صورت کا کہ اہل حساب واسطے حفظ مراتب
عدد کے لکھتے ہیں اب بجائے اسکے نقطہ مگر ہندوی میں بدستور ہی ویل بالفتح
عربی میں بمعنی وائے کہ کلمہ فسوس کا ہے و ہلاک و نام وادی و فزخ بعض کا قول
ہے کہ اصل میں وائے تھا بمعنی حزن حرف لام کو زیادہ کر کے پھر اصل کلمہ جان لیا
معنی ترکیبی نشرے درویش الف آہ کا ایک رسی ہے اور ہے اسکی حلقہ چنبر
یعنی کند کا اور یہ رسی و چنبر اسواسطے ہے کہ ظالمون کی جانیں چنبر حلق میں باندھیں
اور مع پشتوارہ گناہ فی جید ہا جہل من مسد کے یعنی اسکی گردن میں رسی لیف
خرما سے ہی رسن پل صراط سے کہ مثل بال کے بار یک ہی حلقہ چاہ ویل میں ڈالیں

فاعل دونوں کے قضا و قدر معنی ترکیبی قطعہ آہ میں جو الف ہی اسکو تو ایک کا
بعد سمجھا رہے جو اسکے بعد ہی اسکو نقش صفر جان اور جو آہ قلب کے ساتھ ہوگی تو برابر
اس الف اور صفر کو دس شمار کر لے اس سے یہ فرض ہے کہ ایک آہ جو ظاہر ہوگی اگر
قلب سے ہی تو دس اثر دکھائیگی معنی معامے نشر اس نشر میں بھی آہ کے معما کا
بیان تھا سو مہر رح نے خود بیان کر دیا معنی معامے قطعہ آہ کے الف کو ایک
کا عدد ٹھہرایا اور با جو الف کے بعد ہی نقش صفر پر قلب او کھکے ایسا اسکے قلب کا کیا ہی
بعد قلب کے ہا مدور آہ کے جو الف کے بائیں طرف تھی داہنی طرف گئی تو وہ الف
آہ کا جو ایک تھا دس ہو گیا اس سبب سکھ ہا بمنزلہ صفر کے ہوگی ہند ا صورتہ ۱۵-
محسبات کلام حلق کو خیر کہنا کیسا بدیع ہے کہ گویا صورت باندھی ہے اس سبب
کہ حلق آدمی کا مدور مثل حلقہ کند کے ہے اور سانس مثل رسن کند کے اور ضرور ہے
کہ مرنے کے وقت سانس گھٹے میں گھٹی ہے جسکو کہا ہے بستہ کنند ایسے ہی قلب کہ
دل اور واژگون کرنے دونوں کا فائدہ دیتا ہے الاختلاف شایع نے کچھ تصریح
قلب ہا کی جسکو صفر ٹھہرایا ہے نہیں کی متن مطبوعہ میں پیارے بدان کے بدامان غلط
لکھا ہے اور افگند کی جگہ افگند۔

حکایت یکے از ملوک را عادت آن بود کہ چون از اغنیائی پیش او آمدی ہزار درم
رعایت نمودی و این را بر تعاقب اعادہ فرمودی و اگر درویشی پیش وے آمدے
چیزے ناقص در دامن او افشاندی یکے از ندما گفتش معدلت آن باشد کہ روے
مسکینان را بر عین اعیان پیش دلت تقدیم در حجان باشد گفت نشاختہ کہ عادل
آن بود کہ ضمیرش الف وار عمود میزان عدل و احسان باشد یعنی از یک جانب
دل و حوصلہ ہر کس در کفہ امتحان می نہد و اندیکہ جانب زور و مقابلہ آن میدہد
شعر عی العادل حد کل احاد + فلول لم یصن حدۃ فھو عا د +
اللغات تعاقب بھا گے ہوے کا پیچھا کرنا اعادہ بکسر لٹانا اور لوط کی
بات کہنا اعیان بالفتح بزرگان و چشمہا و اشیا و ذوات موجودات در خارج

رتجان بالضم و ثانی حاسے حملہ غالب ہونا ترازو کا اور مثل اسکا ایک طرف پر اور دوسری طرف ہونا اور زیادتی و فوقیت نیز عمود بفتح اول و ضم ثانی شاہین ترازو و خیمہ و چوب و گرز و رخی صیغہ ماضی کا ہی رعایت سے آحاد بالمدح جمع احد یعنی ایک لم یضین صیغہ مضارع کا صیانت سے بچنے لگا ہوا اشتقاقاً و نام قوم ہو و علیہ السلام کہ طوفان باد سے ہلاک ہوئی عادی وہ چیز جو کسی کی عادت ہو اور دشمن اور حد سے گزرنے والا اور ظالم معنی ترکیبی شریادشاہوں سے ایک پادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب غنیا یعنی مالداروں سے جو کوئی شخص اُسکے سامنے آتا تھا ہزار درہم دیتا تھا اور اسکو بھی تعاقب پر عادی کرتا تھا کہ پھر آئیو پھر دینگے اور اگر کوئی درویش اُسکے سامنے آتا تھا ناقص شو اُسکے دامن میں ڈالتا تھا یہ حال دیکھکے اُسکے ایک مصاحب نے کہا کہ عدالت تو یہ ہے کہ مسکینوں کے رو کو عین اعیان یعنی بزرگوں کی ذات پر سامنے تیرے دل کے بیشی و فوقیت ہو کہا تو نے اس بات کو نہیں چھپانا ہی عادل وہ ہے کہ الف کی طرح شاہین میزان عدل و احسان کی ہو اسواسطے عادل ایک طرف سے دل اور حوصلہ ہر کسی کا پلہ امتحان میں رکھتا ہو اور دوسری طرف سے نہ اسی کے مقابلہ میں دیتا ہو معنی ترکیبی شعر نگاہ رکھتا ہو اور رعایت کرتا ہو عادل حد کل اُحاد کی یعنی فرد فرد کی کہ اپنی حد سے متجاوز نہ ہو اور جو حد کی صیانت و نگہبانی نہیں کرتا وہی عادی ہے یعنی حد سے گذرا ہوا اور ظالم معنی مخالف کے شر یکے سے قصد الف کا ہی کسواسطے کہ ایک عدد رکھتا ہو اور ہزار سے مقصود نہیں بس الف اور غنیں مل کے لغ اور این کے لغ اور این کے لغ تعاقب سے مراد اُسکا قلب ہی جو نیا ہو پھر لغ اور نیا مل کے لغ نیا حاصل ہوا اور در کو سامنے دی کے کرنے سے دروی جیسا کہ ایما کیا ہے درپیش وے اور چیز ترجمہ شوقا ہی اور شوقا ناقص کرنے سے نقطہ نش رہیگا جب اس شہین کو دامن دروی میں ڈالینگے درویش حاصل ہوگا و مسکین کا مسم عین اعیان پر لانے سے مع ہوا اور اس مع کو عدالت کے سامنے کرنے سے عدالت ہو و عادل میں عمود میزان یعنی شاہین میزان سے عادل ہوتا ہے عادل کے

ووجانب ہین ایک طرف دل ہی جسکا اشارہ دل و حوصلہ الخ ہی دوسرا عا کو جیسے باتا
یا عین جو یعنی نزد کے ہین جسکا ایما ہی نہ بمقابلہ پس عا اور دل کا مجموعہ عادل ہوا معنی
معاملے شعریہ کی لام ہی اور عادل مین بھی لام پس عادل اگر رعایت اس حد
کی نہ کرے گا عاد ہو جائیگا محسنات کلام چیزے ناقص در دامن افشاندی کیسی
خوبی رکھتا ہی کہ چیز ناقص یعنی شے ناقص کے ہی اول تو صفت شے کی با این ہمہ خود بصورت
ناقص کے بھی اگر قصہ دراصل ناقص نہیں ہی بلکہ اجوف و هموز لام ہی لیکن شاعر ادنی
مشابہت اور ملاست دیکھتے ہین اور بالفعل استعمال اسکا فارسی مین شے کے
ساتھ ہی بیرون ہمزہ اور اسکے سوا بہت خوبیان الاختلاف شاعر معاد ویش
کے چکر مین ایسے پڑے کہ نہ کچھ اُسمین حسن و خوبی نکالی نہ معما بلکہ سیدھی راہ چھوڑ کے
جیسے کہ مین نے لکھا ہی اور عبارت مصرع مین دیکھنے والے دیکھ ہی لینگے ناحق
ایچ بیج مین پڑ گئے اور وہ ٹھیک نہ نکل سکا نہ اور جو تھی وہ انکو سوچھی جیسے معلومت
کا اور عدل کا اور عادل کا جو میری تحریر مین موجود ہین اور انکی تحریر مین پستہ
نہین ہی تن مطبوعہ مین بچا کے کفہ کف اور لم یصن لم یفن غلط ہی۔

فصل فی ذکر الوزرای والعمال

نکتہ وزیر آرزوی دل اندا ما بھنے کہ خیال نزد دل دارند وزیر بر سر قلم ایشان میرو
قطعہ وزارت ست ترازوی قلب ازان معنی + کہ ہست مشرق ذلما محل رای وزیر
وزیر باخ ورد از دجا بہت ست ولیک + ز نیش نالہ منظوم زیر پالیش زیر +
اللغات وزیر کسی کا بوجہ اٹھانے مین جو کوئی شریک ہو وزیر اجمع وزارت مصد
وزیر بالکسر گرافی و بار و پشتوارہ و گنا و سلاح جمع اسکی اوزار و جا بہت روشناس ہونا
خوبصورت ہونا و خداوند و بزرگی زیر سیای معروف آواز بار یک مقابل ہم معنی
تقریبی شرف و آرزو دل کی ہین ای نہایت عزیز لوگ لیکن بھنے کہ خیال زر کا
دل مین رکھتے ہین یہ وزیر انکے قلم کے سر پر ہی یعنی بار و گناہ معنی ترکیبی قطعہ

وزارت کیا ایک ترازوے قلب ہی یعنی وزارت کو لٹھنے سے ترازو ہوتا ہی اور اس بات سے ہی کہ لوگوں کے جو مشرقِ دلون کے ہیں محلِ رہائے وزیر کے ہیں کہ وزارت کی ترازو سے نبی تولی بائینِ دلون میں انکے بھرتا رہتا ہی اور انکے نور کا ظہور انکے مشرقِ دل سے ہوتا ہی یعنی اسپر کا رہند ہوتے ہیں اور نیز وزیر کا وجاہت و خوبصورتی سے گورخ و ردینے گلاب کا سا پھول ہو رہا ہی لیکن اگر ظالم ہی تو نیشِ نالہ مظلوم سے اور زمینِ خود اسی کے پانون تلے زیر ہی یعنی ہر گھڑی مظلوم اسکی جان کو اگر روتے ہیں تو ضرور یہ بھی زیر و زرا میں پڑے گا معنی معامے شرفِ زرا کا قلب آرزو ہی اور اسکے دل میں نہ بھی موجود چنانچہ ادھر واو ہی اور الف بیچ میں لفظ نہ اور وزرا کے آخر الف بمنزلہ قلم ہی راست اور اسکے سر پر وزیر موجود معنی معامے قطعہ وزارت کا قلب ترازو ہی و دو وجاہت کا رخ واو وزیر کا رخ بھی واو اور زیر اسکے زیر پا موجود کہ واو وزیر مل کے وزیر ہوتا ہی محسناتِ کلام آرزو می دل اند کیا لطف سے ایراد فرمایا ہی قلم و زرا الف سے کیسا مناسب صادر کیا ہی زیر زیر وزیر وجاہت و رد سب میں سرکہ حرف واحد مناسب لفظ کے اور انکے سوا الاختلاف شائع نے پھر محاز کا جسکا اشارہ خیالِ زرد دل دار نہ ہی نہیں لکھا چاہیے تھا اور معامے کیسا کہ ضرور جتایا ہو امصر ح کا۔

نکتہ الف صورتِ قلم دارد و نون دوات را گویند مردم دیوانے باید کہ باخلاق ملکی آراستہ باشد و گریہ دیوے باشد الف و نون ہمکنار نہادہ منشوی ہست دیوان دین و دانش در میان + ہر کہ دین بگذاشت بیند واے زان + حرف علت در وزارت صدر بین + کا خراز علت کند زارت یقین + در وزارت از الف چون کلک راست + گریبا شد آن الف وزرت بیاست + اللغات دیوان بالکسر عرب دیوان بیایے مجہول جسگہ لوگوں کی جمع ہونے کی مجازاً فقر محاسبہ و کچھری و دارالعدالت و مکان اجلاس ملوک و صاحب عدالت و صاحب مسند و ادفرا و دو ماجرا دیوانی منسوب بدان حرف علت واے زار ضعیف جیسا کہ زار و زرا کہتے ہیں وزارت و زرا کے معنی

اور پہلی کے نکتہ میں لکھے گئے معنی ترکیبی شریعتی کہتے ہیں دیوان میں الف تو مثل قلم کے ہوا و نون دوات کو کہتے ہیں پس چاہیے مردم دیوانی کو جو نون و قلم کہ سورت قرآنی بھی ہیں یہ بیٹھا ہو صفات ملکی سے آراستہ ہو نہیں تو ایک دیواری جسکے الف و نون کنارہ پر رکھا ہوا ہر لینے جب الف و نون سے جو مقصود رہی وہ بجا نہیں لاتا تو گویا انگوں ایک کنارہ رکھے بیٹھا رہی معنی ترکیبی قنوی دیوان کے درمیان میں واقع نے دین و دانش بھی رکھا رہی کہ موافق اس کے دیوانے کو بجا لائے بس جسے اسمین دین چھوڑا وہ اسی سے وائے دیکھنا وزارت کی لفظ میں حرف علت صدر میں واقع ہوا رہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر کسی علت سے تجکو زازار ضرور رہی کر گیا خوب یقین سے جان لے وزارت میں الف جو شل ملک کے راست ہوا کا راست ہی ہونا چاہئے اگر راست نہوگا تو وزارت لینے گناہ تیرے ہی قائم و بر جا رہی اسکو بھی خوب سوج لے معنی معانی شریعتی دیوان میں الف کو قلم نون کو دوات ٹھہرایا رہی اور یہ قلم دوات ظاہر دیو کے سامنے رکھی ہوئی ہے پس مجبوراً دیو اور الف نون کا دیوان ہوتا رہی معنی معانی قنوی دیوان کے لفظ میں لفظ دین رکھا ہوا رہی اور ابھی موجود چنانچہ دال یے نون ملانے سے دین ہوتا رہی اور وائے میں لانے سے دیوان وزارت کے صدر میں وائے حرف علت کا ظاہر اور وزارت دوسرے مصرعہ کا جب وائے اسکے صدر میں آئے گا وزارت ہو جائیگا وزارت میں اگر الف نہوگا وزارت رہیگا محسنات کلام دیوانی و ملکی میں تضاد رہی اور نیز دیکھنا لفظ مناسب ملک کے نون و القلم ایک سورۃ قرآن مجید کی بھی ہے بس نون قلم دوات بھی اور وہ سورۃ بھی جسکے ساتھ نون کے پاس ہی قلم کا لفظ ہی نسخہ مطبوعہ کے دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں یقین کی جگہ ہیں پھر یہ لفظ ایسی محض لغویاتیہ کیسے ہوگا۔

نکته کلک در حساب اینست که هرگاه دست و پایی نیز بفتا اشارت است
بدانکه محاسب باید چنان ترنگی دیده خود بدین بر ملک نگارد و بواسطه او ذخیره
ماصل کند شش کلک است و پدید و بنی خلق از او روشن حساب عالم چون پیش میاید

اللغات کلک بالکسر ہر فی میان خالی عموماً و فی قلم خصوصاً ذخیرہ وہ چیز کہ وقت
 یہ کام آنے کے واسطے بجائی جائے عین چشمہ وذات شہ و آفتاب و ابر کہ قبلہ سے
 آٹھے و زر معنی ترکیبی شکر کلک کے حساب جل میں متعدد ہیں اور عین کے بھی ستر گویا
 کلک حساب عین میں ہی اس سے یہ اشارہ ہی کہ محاسب کو چاہیے کہ ٹرس کی طرح
 دیدہ خوردہ بین کو کلک پر یقین کرے اور اسکے واسطہ سے ذخیرہ حاصل کرے
 اسلئے کہ کلک اور عین دونوں کا ایک حساب ہی اور عین بیان بمعنی زر کے ہی
 معنی ترکیبی شعر کلک عین دیدہ ہی ای خود ذات دیدہ جس سے مخلوق ہلکے
 عالم کا حساب عین کے مثل سیاہی میں روشن دیکھتی اور پاتی ہیں اس میں عین
 آنکھ کے منے میں ہی کہ آنکھ کو بھی سارا جہان سیاہی میں روشن ہی اور دیکھتی ہی
 اور کلک کو بھی سیاہی میں اسکی سیاری ہی حروف و نقوش معنی معانی شہ
 مقرر کرنے خود توضیح کر دی ہی اور عین کو بخیر زر کے ٹھرایا ہی معنی معانی شعر
 شہ کی طرح اسکو بھی واضح کر دیا ہی اور اسمیں عین دیدہ سے مقصود ہی محسنات
 کلام وہی ایک لفظ عین ہی اور کیسی دو خوبیان اور سیاہیان ثابت کی ہیں
 نکتہ اصحاب دیوان اگر از مفرد سرکشند از عمل فرومانند بلکہ ہر کرت کہ ایشان را
 در محاسبہ مفرد کشند ایشان را در ان کشیدن کہ دست فری دیگر در دل پیدا میشود
 قطعہ اگر پیشد از سم مفرد بہ چرخ + نہان تیر افلاک زیر مفرد + دلے آنکہ تشویش
 مفرد ندیدہ + مفرد نشد نزد اہل نظر + اللغات مفرد بالفہم بمعنی تنہا اور اہل دفتر
 کی اصطلاح میں جمع کو کہتے ہیں اس سبب سے کہ قرینہ نہیں رکھتی ہی مگر بالفہم
 کشش و افزونی اور خط دراز جو حساب میں کھینچتے ہیں مفرد بالکسر کیسیہ بزرگ
 و بخشش و بروزن مقدار نیز ہمیں معنی سہم بمعنی ترس و خوف تیر معروف و عطار
 مفرد اسم ظرف جائے کہ بختن معنی ترکیبی شہ اصحاب دیوان اگر حساب مفرد
 سے کہ نہایت سخت و مشکل ہی سر نکالین اور جان بچائیں تو اپنے کام و عمل سے
 فرو ہو جائیں ای جہاد و معزول بلکہ انکو ایسا ہونا چاہیے کہ جس دفعہ کہ انکو

محاسبہ مفرد میں ڈالین تو انکو یہ معلوم ہو کہ اس میں مدہ دوسری قسم کی فردل میں پیدا ہوتی ہے معنی ترکیبی قطعہ مقررہ کہتے ہیں اگرچہ یہ مفرد ایسی مشکل چیز ہے کہ اسکے خون سے عطار دوسرے فلک چنچ پر نیچے مفر کے بھاگ کے چھپا ہے لیکن یہی کہ جسے تشویش مفرد کی ندیکھی اہل نظر و فکر کے نزدیک وہ مفرد سرگز نہیں ہوا اسی قابل عطا و بخشش معنی معامے شرجب کلمہ مفرد کا سرکہ میم ہی کھینچ لینے فرد ہیکا مفرد کا اول آخر مدہ ہی ہر گاہ مد کے دل میں فرسید ہوگا مفرد حاصل ہوگا معنی معامے قطعہ علامت عطار کی دال ہے جب یہ مفر کے نیچے چھپکا مفرد ہوگا اور ہر گاہ لفظ مفرد مشوش ہوگا یعنی قلب غیر مستوی مفرد ہو جائیگا محسنات کلام سم میں ابھام ہے کہ معنی تیر کے ہوا و مرد و تیر مناسب اسکے چنچ و افلاک اور مفرد مفرد سب میں سرکہ میم الاحتلاف شارج نے مفرد کے معنی بہت تفصیل سے لکھے ہیں مگر میں نے توجہ لغت میں پائے وہ لکھ دیے انکو کسی لغت سے معلوم ہوتے ہوں یا سینہ بسینہ گوش بگوش کا حساب ہو۔

نکتہ عملد اگر کہ از نام خود پند بردارد کہ اولش عمل ست و آخرش دار قویہ
 تعالیٰ انی عامل صنوف تعلمون من تكون لہ عاقبت الدار + شعر
 عامل مسکین کہ دایم چشم دارد بر عمل + بنید اول زد و لے آخر طول ست از عمل
 اللغات عملد اوصاحب کام و صاحب عمدہ ایسے ہی عامل دار عربی میں خانہ محل
 و سرے اور فارسی میں مطلق چوب و درخت اور سولی پھانسی کی لکڑی ترجمہ
 آیت بیشک میں عامل ہوں پس جلدی جانو گے تم کون ہی جسکے واسطے دار
 آخرت ہے معنی ترکیبی شرجب کہتے ہیں عملدار کہاں ہی آئے اور اپنے
 نام سے اب بند حاصل کرے کہ اسکے اول میں عمل ہے اور آخر میں دار ہے کہ
 بیان سولی کے معنی میں ہے اور ایراد آیت شریف کا بنظر مناسبات لفظی کے ہے
 کہ آیت شریف فقرہ مقررہ سے بہت مناسب ہے مثلاً عامل اور عاقبت اور
 دار معنی سے کچھ غرض نہیں تا کہ کہا جائے کہ عربی میں دار بمعنی خانہ کے ہے نہ سولی کے

اور بیان مقصود سولی سے ہی معنی ترکیبی شعر عامل مسکین کہ ہمیشہ چشم امل پر دیکھتا ہی اور امید لگائے رہتا ہی اول تو زرد دیکھتا ہی لیکن آخر میں اسی عمل سے اپنے ملول ہوتا ہی اور رنج دیکھتا ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت ناگمانی آپڑتی ہی معنی معما کے شعر عمار میں ظاہر عمار کے اول عمل اور آخر میں دار ہی معنی معما کے شعر عامل میں اول عین ہی یعنی زرا اور عین کے بعد لفظ امل بمعنی امید گویا امل پر یہ چشم رکھے ہوئے ہی الاختلاف شارح نے لکھا مل سیر ہونا کسی چیز سے اور اندوہ پانا کہ ملال سے ماخوذ ہی محبو تو مل شراب کے معنی میں ملال نہ ملال سے ماخوذ اور جب مل فارسی ہی تو مشدد ہو نہیں سکتا پھر ملال کے دو لام کہاں سے آئینگے اور جو معما عامل کا نکال کے لکھ دیا ہی در آخر عامل مل واقع شد کہ مشتق ملال سے ہی انتہی شارح تو چاہتے ہیں کہ تا امکان مل کی لفظ سے ملال پیدا کروں اور معما ہی کے کام میں لاؤں کہ بار بار اس کی فکر ہی لیکن اگر ملال سے مل ماخوذ ہوتا اور مصرح کو یہ بات مد نظر ہوتی کہ دیکھو عین کے بعد مل ہی یعنی نہ کے بعد ملال تو مصرح مصرعہ میں ملول نہ کہتے ملال کہتے بلکہ صرف یہی غرض ہی کہ آخر میں وہ عمل سے ملول ہو گا چنانچہ اکثر عمدہ دار اور کام والے بلا میں پڑتے دیکھتے کہ نہ یہ کہ اسکے آخر میں ملول ہی۔

مکنتہ حال چشم بر مال دار ندنی بنید کہ اول ایشان عا و عاقبت نا دید نست و عاقبت لام کہ مبین علت است شعر قرب عمل اگر چہ بود در نظر شکر و + در قلب لمع برق نماید بگاہ حرف + اللغات عمال بالفم و تشدید میم جمع عامل عا بفتح و تخفیف کوری و گمراہی مبین بالفم میم و کسر موحدا ظاہر کرنیوالا او ظاہر شدہ شکر و بکسر شین و فتح کاف فارسی زیبا و فرخ کع روشنی و درخشندگی و درخشیدن معنی ترکیبی شعر عمال مال پر تو چشم لگائے ہوئے ہیں مگر اینالذی این نہیں دیکھتے کہ اول انکا خود عا و کوری ہی اور انجام کار کو نہ دیکھنا اور آخر میں لام ہی علت ظاہر کرنیوالا کہ سبب و علت کے واسطے مستعمل ہوتا ہی معنی ترکیبی شعر

قرب عمل کا اگرچہ نظرمین زیبا و شگوف معلوم ہوتا ہی لیکن جب یہ عمل قرب لوٹتا اور بدلتا ہی تو بمع برق معلوم ہوتا ہی وقت حرف و تلفظ کے اور بمع برق کے خاصیت معلوم معنے معامے شر مال پر جو آنکھ رکھی جائیگی کہ مراد عین سے ہی حال ہو جائیگا اور عمال کے اول عا اور آخر میں لام بھی ظاہر معنے معامے شعر قرب عمل کو اگر ٹوٹینگے بمع برق ہوگا یعنی عمل کا قلب بمع اور قرب کا برق اور بنظر حصول معنے ترکیبی کے دونوں میں تقدیم تاخیر کردی ہی محسنات کلام عمال عا عا قبتہ علت عمل سر کلمہ سب کا عین عا قبت عا قبتہ تجیس تام چشم اور بنید اور عا اور نایدین سب باہم مراد و مناسب ایسے ہی نظر و نماید۔

نکتنہ الف ساعی تیرہ خفت بر عین سعی اوتا عین اور ابر بایرو بیاس دلش مبتلا گردانہ شعر غماز غم حسد آد زبان دراز نہ بود عجب کہ پیشہ آواز غم ست و آرزو اللغات ساعی کو شذہ و دوندہ و بدگوئی کنندہ سعی اسکا مصدر واسم مصدر غماز بروزن تبار چنل خود معنے ترکیبی شر ساعی کہ بدگوئی دیکھو الف تیر آہ مخلوق کا اسکی عین یعنی آنکھ پر رکھا ہوا ہوا اس تاک میں ہی کہ اسکی عین کو تو لجاؤں اور اسکو ہمیشہ یاس دل میں چھوڑ دوں یعنی آنکھ میں چھوڑ کے نوید میں ڈالوں معنے ترکیبی شعر یعنی غماز کہ حسد کے غم میں مبتلا ہی جسکو دیکھتا ہی جلتا ہی اسی سبب سے زبان اسکی بڑھی ہوئی ہی تو یہ بات کچھ تعجب کی نہیں کسو اسطے کہ یہ پیشہ بدگوئی کا اس سے بسبب غم و آرزو کے ہی معنے معامے شر ساعی میں الف جو بصورت تیر آہ کے ہی عین پر رکھا ہی اور جب عین نہیں رہیگا یہ تیر اڑا دے گا تو ساری رہیگا جسکا دل یاس ہی معنے معامے شعر غماز کا اول جز غم ہی دوسرا آرزو اور دونوں کا مجموعہ غماز محسنات کلام عین سعی کیا خوب لائے ہیں کہ سعی میں عین بھی ہی اور نیز ذات و نہایت سعی از کلام شاعر نے ایسے سیدھے صاف نکتنہ عین جانے کیا کیا تراش تراش نکالے ہیں۔

نکستہ مقرر چاہ کر مینکند و خود می افتد و میم نامش حلقہ آچاہ است کہ راے او در تہ چاہ مقرر دارد شعر مقرر میم و رایش قاف وری مثل عیان دارد کہ در تلخی لفظش سردی عیش نہان دارد و اللغات مقرر بضم میم و کسر راے تقریر کرنے والا جسکو عرض بیگی بھی کہتے ہیں جو سوال و حاجتین کو گوئی پادشاہ تک پہنچاتا ہی مقرر بفتح اسم طرف جائے قرار گرفت عیان ظاہر نہان پوشیدہ معنی ترکیبی شریعتی مقرر کہ چاہ کر کا کھودتا ہی اور آپ ہی اس میں گزرتا ہی اسکے نام میں جو میم ہی وہی چاہ کر کا حلقہ ہی کہ راے مقرر کا اس چاہ کی تہ میں مقرر ہی اور ٹھکانا معنی ترکیبی شعر مقرر کی میم ورے کہ مر ہی قاف ورے کو ظاہر کر رہی ہی جو اسکے دل میں ہی یعنی قریب معنی سردی کہ یہ تلخ گوئی میں سردی غل کی نہان رکھتا ہی عرض تلخی و سردی اسکے ظاہر و باطن میں بھری ہوئی ہی معنی محاکے شعر مقرر کی میم کو چاہ کہا ہی وہ مقرر میں موجود گویا مقرر بذات خود اس چاہ میں ہی اور راے مقرر کا تہ چاہ میں مقرر ہونا یوں کہ پہلے را کو راے ٹھہرایا تو مقرر کے نیچے پہلے را ہیگی معنی محاکے شعر خلاصہ یہ کہ مقرر میں دو صورتیں ہیں اول تو میم ورے سے مر حاصل ہوتا ہی دوسرے قاف ورے سے قمر کہ معنی سردی کے ہی اور مر بمعنی تلخی کے محسنات کلام عیان نہان سردی تلخی کہ اکثر زہر بھی سرد ہوتے ہیں اور سوال اسکے الاختلاف بجائے عیش عیش بھی نسخہ ہی لیکن اس صورت میں عیش نہان صفت موصوف تو ہوگا مگر معنی ترکیبی ٹھیک نہیں ہونگے متن مطبوعہ میں بجائے مقرر کے مقصد نکستہ میں غلط ہی۔

نکستہ ہر کہ دفن رقوم رنج برد صفاے عیش مروق را ہم پر آورد و چون دق قوم برگرداند مقرر گردد شعر تلخی کا دل نامش بت و آخر کی آید و بسوے راستی پیوندا و جستن خی شایدا اللغات مروق بضم میم و تشدید و اوصاف کردہ شراب و مضفا و شراب مقرر تو قیر یافتہ شدہ بتلخی نویسدہ ترکیبی معنی ترکیبی شریعتی جسے فن رقوم میں رنج اٹھایا اپنی زندگی صاف مروق کو گڈ بڈ کر دیا اور جو قی

کو ٹٹائے وہ موقوف ہوئے معنی ترکیبی شعر ترکیبی وہ شخص ہی جسکی مبرا ئی اُسکے نام سے
 ظاہر ہو کہ اول اُسکے بُت ہی سرمایہ کفر اور آخر اُسکے کجی بس ایسے شخص میں یہ دھوڑنا
 کہ کچھ اسکا راستی سے بھی پیوند ملاؤ ہی یا نہیں ہرگز نہیں چاہیئے معنی معانے شر
 رقوم کے گڈ بڈ ہونے سے مروق بنجاتا ہی اور رقوم کو سیدھا پھرنے سے موقوف بھی
 ہوتا ہی معنی معانے شعر اسکا معانی ترکیبی ہی سود و فون جز اُسکے بُت اور کجی
 مضر رح نے بیان کر دیئے محسنات کلام ہم ہم میں لفظ ہم برعایت رنج کیسا اچھا ہی
 رقوم سے بھی ورق نکلتا ہی لعلب۔

حکایت یکے از اعمال را گفتند کہ تا چند بسودای تراش معاش با خلق چون قلمت
 تعلق دل نمائے و تا کے بجانہ سیاہ کردن دہان دوات چون میم مرکب بجمع ورق پریشان
 کشائے و از خرج مفرد اندیشہ نمائے گفت مگر این دفتر نخواہد کہ سین مستوفی
 دندان طبع اوست کہ بدان زندگانی میکند چون آن دندان از روے جدا گردد مستوفی
 شود شعر مستوفیست از طبع خام سر نشین سودای خامش از سرخام نشان پین
 اللغات تراش بالفتح افتخار و آرایش و نفع و طمع و توقع و تعلق و چا پلوسی و خوشامد
 مرکب بضم میم بروزن منور سیاہی لکھنے کی ورق بفتح و کسر ادرم نقرہ و سیم مسکوک
 مستوفی بالضم و تاے فوقانی بکسر تام را فر گیر زده و سر دفتر اہل دیوان کہ از دیگر
 محاسبان حساب گیر مستوفی وفات یافتہ شدہ معنی ترکیبی شر ایک کو عالمون
 سے کہا کہ کب تک اُمید و طمع معاش میں مخلوق کے ساتھ اپنے قلم کی طرح
 تعلق دل کا ظاہر کرے گا اور کب تک اپنا گھر کا لاکر نیکیو دہن دوات کا جو شل میم مرکب
 یعنی سیاہی کے تنگ و سیاہ ہی واسطے جمع کرنے ورق پریشان کے کھولے گا
 ورق درم مسکوک پریشان اسواسطے کہا کہ ورق کے حروف پریشان پین
 اور نیز درم کجی پریشان گھر گھر بس انکے جمع کرنے میں کمال حرص بھی اُسکی نکلتی ہی
 اور کہا کہ خج مفرد سے اندیشہ نہیں کرتا کہ تیرے پیچھے لگا ہی یعنی محاسبہ ایسی جمع کا کہ
 کہا بسے آیا کہاں خج کیا کہا شاید یہ دفتر کئے نہیں پڑھا کہ مستوفی میں جو سین ہی

یہ اُسکی طبع کے دانت ہیں انھیں سے وہ زندگی کرتا ہی جب یہ دندان اُس سے جدا ہونگے متوفی ہو جائیگا معنی ترکیبی شعر مستوفی جو خام طبعی سے چاہتا ہی کہ میں سر نشین و بالانشین ہوں اور یہ طبع اُسکو اپنے خامہ کے سبب سے ہی توجان لے کہ یہ سودا اُسکا خام ہی اور نشان خام ہونیکا موجود کہ اُسکے خامہ کے سر پر لفظ خام رکھا ہوا ہی جس سے یہ طبع پیدا ہوئی ہی معنی معامے شریقت کا دل تعلق ہی ورق پریشان رتو جب یہ نیم مرکب سے مرکب ہوگا رتوم حاصل ہوگا مستوفی میں سین نہونے سے متوفی رہتا ہی معنی معامے شعر خامہ کے سر پر خام موجود محسنات کلام سودا سیاہ دوات مرکب باہم مناسب جمع اور شرح و پریشان متفاد ورق بھی برعایت اُسکے دل دہان دندان یہ بھی مناسب یکد گیر اور کچھ انھیں پر حصہ نہیں انکے سوا اور بھی۔

فصل سوم فی ذکر المجندۃ والا عونۃ

نکتہ لام لباس لشکر اسلام لازال منصور اعلیٰ الخصام زہیست بر بالے پاس و شکر نعمت داوور آئے رایت عالی او ماہیست بر سرکیت فتح و ظفر شعر علماء امیر مسارع بالفقہ من قلب الوفاء فانظر الی علمہ فی القلب اعرفنا اللغات لام زہہ ہا جمع لامہ لازال منصور الخ ہمیشہ منصور و مظفر رہن و دشمنوں مسارع شتاب کنندہ قلب میانہ لشکر و غایت جنگ و شور و غوغا فتاح فتح مرد جوان اور یعنی شجاع و سخا کے بھی آیا ہی معنی ترکیبی شرام لباس لشکر اسلام کا کہ ہمیشہ وہ دشمنوں پر منصور و مظفر ہے ایک زہہ ہی کہ پاس و شکر نعمت داوور کے بالا اور سر پر اور آئے اُسکی رایت عالی کی ایک ماہ ہی اور ماہ اس سبب کہ علامت قمر کی ہی سر پر آیت فتح و ظفر کے معنی ترکیبی شعر علم امیر کا قلب لشکر جنگ گاہ سے شتابی فتح کی چار ہا ہی اب دیکھ تو اتری جو انمرد اسکے علم کی طرف کہ کیسا نفع اُسکے قلب میں ہی معنی معامے شرام لباس کے سر پر لام ہونے سے

لباس اور شکر کے سر پر لام ہونے سے لشکر ہوتا ہی آیت کے سر پر آگے سے رایت
بنجائیگا معنی معامے شعر علم کا قلب بمعظاہر و محسنات کلام لام لباس
لشکر اسلام لازال بالابر عایت لام کے سب میں لام اور اسے رایت نیز سر کلمہ
را قلب قلب دونوں تجنیس تام۔

نکتہ سنان دشمنان بزیر تیغ خونخوارہ پادشاہ زمان گوے نانیست درزینش
دندان آبدار کہ خوردہ میگردد وہاں پردلان پختہ کہ در جنگ نغہ میزند گوے
دن یعنی خمیست کہ از میان نشان ظاہر میشود شعر از تیغ شاہ حلقہ بخت ست گل
مثال + اقبال را از ان سرو پایے قباست آل + اللغات مجنہ بفہم میم و
فتح جیم و نون مشد جمع کیا گیا اور جگہ جمع ہونے کی تجدید سے یعنی جگہ لشکر جمع
کرنیکی مجازاً پامال آخو نہ بالفتح و کسر و ادیازی کنندگان جمع عائن خلاف قیاس نون
حرف معروف و تیغ خوردہ ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب پر دل بہا دو دلیر قلمہ بالفہم و
تشدید لام بمعنی بردہینی جسمہ و از ارورد آل در فارسی رنگ سرخ معنی
ترکیبی شریعتی دشمنوں کی سنان پادشاہ زمان کی تیغ خونخوار کے نیچے لپی
ہو جیسے ایک نان کہ اس تیغ نیش دندان آبدار کے نیچے ریزہ ریزہ ہو جاتی ہی
اور تیغ دندان دار بھی ہوتی ہی اور وہاں پردلون پختہ کے کہ لڑائی میں نغے
مارتے ہیں گویا ایک دن ہیں یعنی خم جن میں سے باظاہر ہوتی ہی اور ہا و
نیز ہو یہ دو کلمے ہیں کہ وقت حملہ کے کہتے ہیں معنی ترکیبی شعر پادشاہ غازی
کی تیغ سے لباس بخت کا مثل کلک کے سرخ رنگ ہی اسی سبب سے سرو پا
اقبال کی قبا کا آل ہی اور پادشاہ سرخ کپڑے ہنگام قصد خونریزی کے پہنتے
ہیں بس پادشاہ کی تیغ خونریز دیکھ کر بخت بھی با تلع اس کے سرخ پوش ہوتا ہی
معنی معامے شرفظ سنان میں سین دندان ہیں اور دندان کے نیچے
نان موجود وہاں کا اول آخردن ہی اور ہا اس سے ظاہر ہو رہی ہی معنی
معامے شعر اقبال کا سرو پا آل ہی اور اس آل میں قبا ہی محسنات کلام

سروپا بمعنی خلعت اور قبا اور صلہ اور بخت و اقبال اور کل و آل کیسے باہم ملے مگر
مناسب ہیں دشمنان میں بھی نان موجود نان اور دندان اور نیش و خونخوار و
آبدار اور علیٰ ہذا سب برعایت باہم کیسے خوب ہیں۔

مکملہ الف صورت تیر دار و ونون ہیئت کمان پہلو کمان آئست کہ پہلو ازین الف
ونون باز نگیر و قطعہ صورت تیر و کمان در دل خود دار و نقش + ہر کہ چون ساحت
چرخش دل خرم باشد + آسمان کہ بود تیر و کمانی در زیر آسمان او بر سر آن ارفع و اعظم
باشد + الف و ونون کمان ہم صفت تیر و کمان + کا نگہ بایں الف و ونون نبود کم باشد
اللغات پہلو باز گرفتار کنارہ کہ نا پہلو مر و شجاع و دلاور و صاحب جاہ و ہر دو
طرف سینہ و شکم و ناف و خرم تازہ و سیراب و مجازا شادان آرفع بلند تر
اعظم بزرگ تر معنی ترکیبی شرمہ رح کہتے ہیں الف تیر کی صورت ہی اور ونون ہیئت
کمان بکس پہلو ان وہ ہی کہ پہلو اس الف و ونون سے نہ پھیرے اور اپنے پہلو میں جگہ
دے معنی ترکیبی قطعہ صورت تیر و کمان کی اپنے دل میں وہ نقش کرتا ہی
جسکا دل مثل ساحت چرخ کے خرم و تازہ ہی یعنی جگہ بڑے بڑے دل وسیع ہیں
جیسے کہ شجاعون کے ہوتے ہیں وہ تیر و کمان کو نقش خاطر کرتے ہیں دیکھو آسمان کو
اُسکے تحت میں بھی تیر و کمان ہی اس سبب سے اسم آسمان کا تیر و کمان پر
ارفع اور اعظم ہو رہا ہی یعنی بلند و بزرگ اور کمان میں جو الف و ونون ہی یہ بھی
ہم صفت تیر و کمان کا ہی پس جو کوئی یہ الف و ونون نہیں رکھتا وہ کم ہی یعنی
ناچیز و حقیر معنی معما سے نشر الف بصورت تیغ ہر اور کمان ونون اس
اعتبار سے کہ عربی میں ونون قوسی بھی ہوتا ہی پہلو ان میں لفظ پہلو اور ان
موجود دو ونون کے ملنے سے پہلو ان حاصل ہوتا ہی معنی معما سے شعر
لفظ آسمان میں اسم بالائے تیر و کمان جو الف و ونون میں بلند ہو رہا ہی کمان
سے جو الف و ونون ندارد ہوگا کم رہیگا محسنات کلام صورت نقش دل پہلو
پہلو ان اور برعایت آسمان تیر عطار و کمان قوس و نیز لفظ چرخ اور اسم و آسمان

مین اشتقاق :-

مکنتہ کمان ہیئت نون و تیر نشان الف و دیگر صورت الف اشارت بدانکہ ہر کہ
 باعلازمت تیر و کمان ہمدست نام پہلوانی و نشان امن و امانی زندگی اورا
 مسلمست قطعہ سین شست و ہے دودیدہ و قبضہ ست شکل میم + بر حرف لفظ او
 غرض معنیست کواست + یعنی بہ تیر سہم کے دردل انگنڈہ کورا نظر میانہ شستست
 و قبضہ راست + اللغات زبکہ وہ چیز کہ بصورت انگوٹھی کے ہوتی ہی خواہ سینک
 کی ہو یا ہڈی کی اور تیر اندازی کے وقت انگوٹھے میں پینتے ہیں ملازمت بفتح زائے
 معجمہ ہمیشہ ہونا کہین یا کسی کے پاس بڈال معجمہ غلط اور بجا ہی قبضہ بالفتح وہ چیز
 جو چشمی میں لین اور موٹھ ہر شی کی جیسے تلوار اور کمان کی سہم تیر و ترس میانہ بجا بیج
 کسی چیز کا شست چکی جس سے سو فارتیر کا تیر اندازی کے وقت پکڑتے ہیں و گرفت
 سو فارتیر اور مچلی کے شکار کا ٹٹا و نشتر حجام راست سیدھی چیز اور ٹھیک
 معنی ترکیبی نشتر مصر حرکتے ہیں کمان بہ ہیئت نون کے ہی اور تیر نشان الف
 کا اور میم صورت زبکہ کے ان سب سے اشارت یہ ہی کہ جو کوئی ہمیشہ تیر و کمان سے
 ہمدست نام پہلوانی اور نشان امن و امانی زندگی کا اسی کو مسلم اور مانا ہوا ہی
 معنی ترکیبی قطعہ سین شست ہی اور ہے دوا نگہین اور قبضہ شکل میم
 جسکے لفظ کے حرف پر غرض و معنی گواہ ہیں یعنی تیر سے وہ شخص دلون میں خوف
 و ترس ڈال سکتا ہی جسکی نظر در میان شست اور قبضہ کے سیدھی اور راست
 ہی یعنی شست باز اور تیر انداز کامل ہی معنی معماے نیر نون کمان اور
 الف تیر اور میم زبکہ سب کا مجموع نام ہوا معنی معماے قطعہ سین شست
 اور ہے دودیدہ اور میم تینوں مل کے سہم ہوتا ہی محسنات کلام سے
 دودیدہ دو چشمی کہ لفظ سہم کے بیچ میں ہی اور تیر بھی لگاتے وقت دودیدہ کے
 در میان میں ہوتا ہی املن کی لفظ میں بھی نام کا لفظ نکلتا ہی۔
 مکنتہ لاف شجاعت آنرا مسلمست کہ از سر زلش گر زگران رونہ پیچد

و از سم تیر در معرکہ دیدہ نوشتہ این معنی در نام شجاع ظاہرست کہ شج یعنی شکستہ
 در روی دالرد و الف کہ ہیئت تیرست در پیش چشم قطعہ باسل آن باشد کہ بر رو
 زرہ + پاس دارد باس را در روز کین + بال باشد در دل او نیش سیف + قلب
 باسل زان عمل لساب بین + اللغات شجاعت بفتح صحیح ہی یعنی غلط ایک
 قوت ہی در میان جبین و تہور کہ سرزنش سر مار دینا و ملامت رو پیچیدن انہو پیچنا
 باسل بکسر سین دلیر و بہادر باس خوف و عذاب و سختی و قوت جنگ بال شیبہ و
 دل و جان و بازوی مرغان اور ایک مچھلی لساب لیسندہ معنی ترکیبی شریخی شجاعت
 کی مارنا اسکا کام اور اسکو زبیا ہی کہ گرز گران کے سر جھاڑ دینے سے منہ نہ پھیرے
 اور تیر کے خوف سے معرکہ جنگ میں آنکھ نہ جھپکائے چنانچہ یہ معنی خود نام
 شجاع سے ظاہر ہی کہ شج جو بمعنی شکستگی کے ہی یہ تو اس کے منہ ہی پر رکھی ہوئی
 ہی اور الف جو ہیئت تیر کے ہی سامنے آنکھ کے موجود پس جو اس شکست
 و تیر کو ارا کرے وہ شجاعت میں دم مارے معنی ترکیبی قطعہ باسل یعنی
 بہادر و دلیر وہ شخص ہی کہ لڑائی کے دن روئے زرہ پر ذرا بھی خوف و ترس کو نہ آنے
 دے خوب اسکا پاس و لحاظ رکھے گو باسل میں لفظ باس ہی یہ اسکو پاس
 جانے رہے جبکہ خوف و ترس صورت سے ظاہر ہوتا ہی اس واسطے روئے زرہ
 کہا ہی اور نیش سیف کا اس کے دل میں بال یعنی شہد شیرین ہو جائے اسی
 سبب سے قلب باسل کا عمل لساب ہی یعنی چاٹنے والا شہد کا الغرض
 خوب مزے لے لے کے تلوار میں کھائے معنی معمائے شجاع کے اول میں
 شج ہی اور الف بصورت تیر عین کے سامنے جو بمعنی چشم کے ہی ظاہر رکھا ہو ہی
 معنی معمائے قطعہ زرہ سے مراد لام ہی اسکی رو پر پاس کا لفظ آنے سے
 باسل ہوتا ہی بال کے درمیان میں نیش سیف کا جو باریک باریک دندلے
 سین کے بہن لانے سے باسل ہوتا ہی باسل کا قلب لساب بھی ہوتا ہی
 محسنات کلام سرزنش گرز کیسی خوب ہی کہ گرز میں صورت سر کی بھی عیان

اور سرچہ مارتے بھی ہیں اور سرگردا دینے کو بھی کہتے ہیں سر اور روئے اور دیدہ مرآت
لیکدیکر پاس و پاس تصحیف اور علاوہ برین اور صنایع الاختلاف شراح نے
اس قطعہ میں فقط ایک لسان کو لکھا نہ معلوم اور کیوں چھوڑ دیے متن مطبوعہ
میں بجائے شجاع شجاعت غلط ہے۔

نکتہ دلیری نمودن بے پوشیدن روی رائے تجاہل میسر نہیں شود و در لفظ دلیری
بنگر کہ دلیریت را ایش را پوشیده و بطولت یعنی شجاعت بے احتمال روی جرات
جمعیت راحت متصور نمیکرد و در لفظ بطل تامل کن کہ اول بطینے شگافتن جرات
و آلام ست و آخر لام یعنی التیام منوی کسے تا نام یا بدرد بسالت + بیاید
خور و نخل اول بسالت + بطل راگزہ سم تیر در دل + خیالی راہ یا بدہست باطل +
اللغات تجاہل جان کے انجان بننا احتمال با کسر و کسوف قافی اٹھانا اور کمان لچکانا
آلام جمع الم یعنی دکھ و درد آلام زدہ یا و مشبہ بزلزلت و کلاہ ندین فقر التیام بالکسر
ایک دوسرے سے لچکانا اور جمع ہونا اور اچھا ہونا زخم کا بسالت بفتح شجاعت
و دلیری معنی ترکینبی شرجو کوئی دلیری دکھانا چاہے تو اسکو ضرور ہی کہ منہ
رائے تجاہل کا چھپائے بدون اسکے چھپائے دلیری میسر نہوگی اور رائے تجاہل کی
کیا ہی اندیشے اور وسوساں ہر قسم کے ہنگام حرب و ضرب تجاہل اس سبب سے کہا
کہ جان بوجھ کے اُسے انجان مبتلا ہی یعنی خوب جانتا ہی کہ موت یا کوئی صدمہ زخم
و ضرب کا بدون تقدیر آگاہی پہونچ نہیں سکتا تاہم ڈرتا بچتا ہی اور دلیری جب تک
دل ہلاک پر نہ لگے گا کبھی ممکن نہیں دیکھ تو لفظ دلیری کو کہ ایک دل ہی اسکی رائے
کو چھپائے بطولت یعنی شجاعت کہ بدون تحمل ہونے روی جرات کے جمعیت راحت
کے خیال میں نہیں گذرتی نہ صورت پکڑتی ہی غور کرو لفظ بطل کو جسکے اول بطہر
یعنی شگافتن جرات اور آلام اور ثانی لام یعنی التیام مطلب یہ کہ جب تک
روئے جرات کو نہ دیکھے گا جمعیت راحت کی نہ پاوے گا معنی ترکینبی منوی
جو کوئی چاہے کہ بسالت میں نام حاصل کرے تو اسکو پہلے بہت سی لائنیں پڑھانی

تازہ و ضرب سے خوب پختہ اور مضبوط ہو جائے اور بطل کے دل میں اگر خوف تیرے
 کچھ بھی خیال دخل پائے تو وہ بطل نہیں ہی بطل ہی ای بیہودہ معنی کے شر
 دلیری میں دے ست جو مصرح نے کہا ہی اسکے موافق دے جسے دلیری کی رے
 کو چھپایا ہی رے پر آنے سے دلیری ہوتا ہی روی جراحات جیم ہی جب یہ روی
 راحت نے گاجراحات حاصل ہوگا بطل کے اول ظاہر ہوتا ہی اور آخر لام معنی
 معنی کے مبنوی بسالت اور بسالت کہ دوسرا بسا اور لت ہی جمع
 ہو کر دونوں بنجیس تمام تیرے الف مراد ہی اگر بطل کے دل میں الف آئے گا
 بطل ہوگا محسنات کلام نمودن پوشیدن متضاد روی جراحات
 جمعیت راحت کیسے مناسب لفظ ہیں ایسے ہی آلام ولام والقیام تیر در دل کی برتقا
 سے جو الف ٹھہرایا ہی خیال راہ بطل سب کے درمیان میں الف اور قس علی ہذا
 الاختلاف شائع نے اس نکتہ میں بھی معنی لکھنے سے کوتاہی کی ہی متن مطبوعہ میں
 بے کی جگہ دونوں مقام پر پے لکھا ہی غلط۔

نکتہ وقوع مکر باشد و داروغہ کہ دلش بکرو فریقین رعایا داہی نباشد و اہی باشد
 وال عہد و صفار اگویند والی کہ عہد و صفار دل ندارد وی را جزوی تابع نباشد
 قطعہ چو باشد شخہ را پیشوا بخل + نہ بینی از قفا اورا متابع + مگر والی ندارد لام
 اصلاح + شود زودر ولایت والے واقع + اللغات روح کے معنی خود مصرح
 نے لکھ دیے داہی بدال دانا و بزرگ داہ کنیزک ال باکسہ عہد و پیمان و سو گند
 متابع پیروی کرنے والے خادم وغیرہ حج بالفہم والتشدید بخیلی و مسکے والی دوست
 و حاکم و مالک و خویش و قریب و آسے کلمہ افسوس و اشارت باوا و ملا معنی
 ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں جس داروغہ کا دل مکر اور فریقہ لے لینے رعایا میں داہی
 یعنی دانا اور چالاک نہیں ہی وہ ایک کنیز ناچنے پر تمیز ہی اور جو والی کہ عہد و صفار
 دل میں نہیں رکھتا بد عہد و بد قول ہی اُسکا سوا اُسکے کوئی تابع ہوگا یعنی کوئی
 اسکی اطاعت نہیں کریگا معنی ترکیبی قطعہ اگر کسی شخہ نے بخل کو اپنا پیشوا بنایا

اور یہ اسکا تابع ہو اس اسکا متابع کوئی نہیں ہوگا اسی مطیع و تابعدار اور اگر والی
 میں لام اصلاح کا ہوگا تو ساری ولایت میں اُس سے واے واے
 پڑ جائیگا معنی معمارے شہدار و غنہ کے اول میں داہی اور آخر میں ہے اور
 ہے سے مکتوبی مقصود یہ نہ ملفوظی تابع یا کی ہو تو دونوں کا مجموعہ داہی ہو
 اور داہی کے دل میں روض لانے سے داروغہ ہو جائیگا اور اگر داروغہ سے روض نکلی جائیگا
 داہ رہ جائے گا والی کے اول واو اور آخر یا ہی جبکہ مجموعہ وی اس وی میں
 ال کو لانے سے والی حاصل ہوتا ہے اور ال نہونے سے وی رہتا ہے جو ضمیمہ غائب کی
 ہی معنی معمارے قطعہ جو موافق اشارہ پیشوا بخل کے جو شرح ہی لفظ نہ کا جسکا
 ایکا نہ بینی ہی شرح کو پیشوا کرینگے شمعہ حاصل ہوگا اور والی سے اگر لام دور کرینگے
 ولے رہیگا محسنات کلام وی را جزوی تابع نباشد کیسا خوب ہی کہ والی کے
 ال گر جانے سے سواے وی کے کوئی حرف ہی نہیں رہتا بس آپ ہی آپ رہے
 شمعہ میں نہ کا لفظ جو حرف نفی ہی یعنی کوئی تابع ہوگا اور لفظ میں بھی اسکے بعد کوئی حرف
 نہیں ایسے ہی نہ بینی یعنی نہ دیکھیگا جو حرف نفی ہی اور نیز کسی کو نہ دیکھے گا کہ پہلا مفید
 معنی معمارے کا ہی دوسرا منے ترکیبی کا واے واقع یعنی بلا شک اور ٹھیک ٹھیک واقع
 بمعنی افتاد نیز اور پیشوا کی رعایت سے قفا و متابع اور لام کی مناسبت سے اصلاح
 و ولایت کہ انہیں بھی لام ہی اور ولایت میں بھی والی اور واقع میں بھی واموجود
 الاختلاف شارح نے داہی کو بدال محطہ و الف و ہا اور یاے نسبت بمعنی
 دنا استواری کے لکھا ہے حالانکہ یہ منے داہی ہواو کے ہن نہ بدال کے اور
 وال کے ساتھ معنی دانا و بزرگ کے اور لکھا لام مرد صالح را گویند یہ منے بھی
 لام کے لغت میں نہیں ملے اسکے سوا اور توجہ میں شارح نے لکھی ہیں کہ میں
 انکو نہیں سمجھا اور بڑی بڑی سمجھ والوں پر چھوڑ دیا انکی شرح میں دیکھیں اور
 سمجھیں میں تو سب تاویلون و تسویلون سے نفس مطلب کو اصل مقصود جانتا ہوں
 متن مطبوعہ میں بھی داہی داہی دونوں ایک صورت لکھے ہیں اور بحقیقہ پہلا بدال

دوسرا ہوا ہے۔

نکستہ اے درویش مبارز آشت کہ میم دیان را از حشو بارزنگا ہار و قائد اکٹہ الف
 زبان را در قید آر در رباعی سرہنگ کہ نام او سرآمد یا ہنگ + وزیران وے زور
 رہ کند در دل سنگ + رہن ار نشود دلش بہر ضغفا + باشد سروپاے او سنگ
 از کینہ و چنگ + اللغات مبارز بضم و تقدیم را برز اوہ سپاہی کہ لڑنیکو نکے
 مبارزت سے بمعنی جنگ کو لکنا حشو بالفتح بمعنی انگہن اور بھرتی قسم پنہ اور
 پشم سے بارز ظاہر اور پیدا ہونیوالا اور آشکارا اندک و رکش اور لشکر کش سرہنگ
 سردار و پیشرو لشکر و نقیب و چوہدار و پہلوان و کوتوال وجہ تسمیہ کی یہ کہ سرہنگ
 سردار و ہنگ بمعنی سپاہ معنی ترکیبی تشریف مبارز اور مرد جنگی وہ شخص ہی کہ
 میم دیان کو بھرتی یعنی کھات بدول یعنی اور لاف و گزاف سے روکے رہے اور
 قائد وہ شخص ہی کہ الف زبان کو اپنی قید میں رکھے یہودہ نہ پھرنے دے
 معنی ترکیبی رباعی سرہنگ جسکے نام کے دو جز ہیں سر اور ہنگ اور یہاں
 زور اور فرقہ ہی کہ اپنے زور بازو سے پتھر کے دل میں راہ بنائے اگر دل اسکا ضیفون
 کی محبت میں رہن نہ تو سروپا اسکا بسبب محض کینہ و جنگ کے ایک سنگ
 ہی نجس ناپاک معنی معامے شر مبارز کا دہن میم ہی اگر حشو سے کھلیگا بارز
 رہیگا قائد میں الف مثل زبان کے ہی اور قید میں قید بھی ہی معنی معامے
 رباعی سرہنگ میں سر اور ہنگ جمع ہونے سے سرہنگ ہوتا ہی اور سرہنگ
 میں سین اور نون و کاف لینے سے سنگ ہوگا اور سنگ میں رہ داخل کرنے
 سے سرہنگ ہو جاتا ہی اور سرہنگ میں سے جو لفظ رہن کا کہ اسمین ہی نکال
 ڈالا جائے تو سنگ رہتا ہی محسنات کلام نگہداشت اور قید و رہن
 مرادف اور سرہنگ اور ہنگ سنگ جنگ سلب اخذ شدہ سرہنگ سے
 اور جنگ و کینہ برہایت نام سرہنگ۔

حکایت سردارے از رؤسائے لشکر دستار بے سروپاے بر بود و آن

سرگردان چون سر دستار دست بدعاے بد و نفرین بکشد و یکے از اہل عوام بشنود
و گفت سپاہی کہ دستار سر بزرگی بنتم بر سر آرد از آہ وہ دامنگیر در عقب باک
ندارد و قطعہ لفظ سپاہ سب بود و آہ در پیش + یعنی زخلق در پے دشنام اوست
آہ + از نقطہ زیادہ سپاہی سپاہی است + کنزیک زیادتی کند او عالمی سپاہ +
المنشات رؤسا بضم اول و فتح ہمزہ جو شکل و آو کے ہی سرداران جمع رئیس
نفرین بالکسر دے بدعا یم بفتح جمع عامہ بکسر دستار عالم سپاہ کردن عالم خراب
کرنا اور اُجڑنا معنی ترکیبی نشر ایک سردار و کُساے لشکر سے دستار ایک بدو یا
یعنی غریب محتاج کی تحین لے گیا اور اُس سرگردان نے مانند سر دستار کے
دست دعاے بد اور نفرین میں پھیلا یا ایک نے اہل عوام یعنی علمائے سنا
اور کرنا سپاہی کہ دستار کسی سر بزرگ کی ظلم و ستم کے ساتھ سر پر لائے وہ دس
آہ دامنگیر سے جو اسکے سچے لگی ہیں ڈرتا نہیں معنی ترکیبی قطعہ یعنی لفظ سپاہ
سب ہی کہ بفتح و تشدید دشنام کے معنی میں ہی اور پچھے ہی اسکے آہ ہی یہ اسپر اشارہ
ہی کہ سپاہی کے حق میں مخلوق سے دشنام اور آہ ہی پہلے گالیان دیتے ہیں پھر آہیں
کہتے ہیں سپاہی سپاہی دو فلان ایک صورت ہیں مگر سپاہی میں جو ایک نقطہ
زیادہ ہو اُسی زیادتی سے ایک عالم کو سپاہ و خراب کرتا ہی معنی معامے
نشر و دستار دست ہی سپاہی میں اول تو سب ہی بکسر جو بعضی دستار کے ہی
سپاہی کے سر پر رکھی ہوئی پھر اسکے بعد لفظ آہ اور اسکے بعد دس عدد والی
جسکا اشارہ وہ دامنگیر ہی پس سب اور آہ اور یا سب کا مجموع سپاہی ہوا معنی
معامے قطعہ لفظ سپاہ سب میں ہی اسلئے کہ معامے میں پے اور بے یکسان ہیں
اور آہ اسکے سبب سے سب و آہ مل کے سپاہ ہو گا یہ سب بکسر سپہن ہی
سپاہی سپاہی تصحیف یکدیگر محسنات کلام برہایت ذکر دستار کے معنی
نے اس نکتہ میں دستار اور سر او عوام سردار و کُساے بکسر و پا سرگردان
سر دستار سر بزرگی بر سر آرد سب اور سبب اور آہ اور دشنام وغیرہ کے لفظ

ایراد فرمائے ہیں اور باقی ان سے قابل غور و تامل متامل الاختلاف متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ میں بجائے سب کے شب غلط ہے۔

الباب الثالث فی العلم وفیہ فصول

فصل الاول فی تعلیم العلوم وتفضیل الفضائل

نکتہ اجزائے علم و عمل از سر حروف عین و لام و میم مرکب ست علامت است کہ علم بے عمل وجود ندارد و عمل بے علم سود نہ و علم دیدہ خوردہ بین در پائے عمل دارد و عمل سر بالا نشینی در پائے علم شعر علم و عمل کہ در قدم ہم ہند سر و زایشان پائیداری و سرداری بشر + اللغات تعلیم سکھانا سکھانا علوم جمع علم سود فائدہ و نفع خوردہ بالفہم نکتہ و نیزہ ہر چیز و عیب ہم معنی یکدیگر معنی ترکیبی نہ ہر مصرح کہتے ہیں کہ اجزائے علم و عمل کے کہ تین حرف عین و لام و میم سے مرکب ہیں گویا اصل میں دونوں متہ ہیں اس بات پر علامت ہیں کہ علم بے عمل کے بے وجود ہی ہونا نہونا برابر اور عمل بے علم کے بے سود اسکا کرنا نہ کرنا یکسان اور دونوں کی یہ کیفیت ہے کہ علم تو چشم خوردہ بین عمل کے پائون پر جو لام ہی رکھے ہی اور عمل سر بالا نشینی کا پائون علم میں کہ حصول و فائدہ ایک دوسرے کا ہے وجود ایک دوسرے کے کالعدم و مفقود معنی ترکیبی شعر علم و عمل کہ ایک دوسرے کے پائون پر سر رکھے ہیں انھیں سے پائیداری اور سرداری بشر کی ہی جیسا کہ کہا ہے ع بنی آدم از علم یا بد کمال معنی معامے شر دیدہ کلمہ علم کا عین ہی اور پائون عمل کا لام بس دیدہ علم کا پائون عمل پر ہی اور سر کلمہ عمل کا عین اور پائون علم کا میم بس سر عمل کا پائون علم پر ہی معنی معامے شعر شعر میں سوال اسکے کچھ اور نہیں ہے کہ باعتبار اسکے کہ دونوں کا سر حرف واحد ہی سرداری کہا اور دونوں جو ایک دوسرے کے پائون پر سر رکھے ہیں پائیداری فرمایا ہے

محسنات کلام اجزا و مرکب و وجود و دیدہ و سرو پا و قدم و پائنداری و سرداری
سب باہر گر نہا سب اور کس خوبی کے ساتھ علم و عمل دونوں میں ایک دوسرے
کا سر ایک دوسرے کے پائون پر کھایا لا اختلاف متن مطبوعہ میں ترس لفظ
تر زیادہ ہے۔

مکتبہ عین علم بر لام و میم کہ برا اصلاح دلیل ست واقع شدہ تفسیر می باید کہ در
علم چشم برا اصلاح عمل دارند و عین علم میم و لام کہ بر خیاطت شہل ست
پیوند یافته یعنی عین عمل با یکہ بسر رشتہ علم از منا ہی برد و ختہ باشد شعر لام
مصلح بود اندر لغت ای معنی دان + عالمی کش دل مصلح نبود عامی خوان + البیضا
لم بالفتح و تشدید جمع کرنا اور نیک و اصلاح کرنا مل بالفتح و تشدید لام چاہہ دخول
تخیلات بکسرینا مصلح بضم میم و سکون صاد و کسر لام صلاح و تنوینی بین لایو لا
اصلاح مصدر اسکا منا ہی وہ افعال جو شرع میں ممنوع ہوں چہ معنی کی باز آشتہ شدہ
عامی اصل میں بہ تشدید میم ہی فارسی والے اکثر مشد کو مخفف کر لیتے
ہیں معنی ترکیبی نشر علم و عمل دونوں میں عین ہی مگر علم کی عین تو لام و میم پر
ہی جو علم ہی کہ اصلاح کی طرف رہنا ہی یعنی کتا ہی کہ اگر علم حاصل ہو تو چشم اصلاح
عمل پر کھنا چاہیے کہ پورا پورا حاصل ہوا اور عمل کی عین میم و لام پر کہ مل ہوا
جسکے معنی سینے کے ہیں یعنی عین ای چشم عمل کو چاہیے کہ سر رشتہ علم کے ساتھ
منہیات سے دوختہ اور سیار کھے معنی ترکیبی شعر مقرر رح کہتے ہیں ای معنی دان
لغت میں لام کے معنی مصلح کے لکھے ہیں بس جس عالم میں لام اصلاح کا ہوئے
تو اسکو تو عالم مت کہ بلکہ عامی کہ وہ عالم نہیں ہی معنی معامے نشر لام و
میم سے علم ہوا لم پر عین لانے سے علم ہوگا ایسے ہی میم و لام کا مجموع مل ہی مل
پر عین آنے سے عمل ہوگا معنی معامے شعر عالم میں لام نہونے سے
عامی رہتا ہی محسنات کلام عین چشم برد و ختہ مناسبت خیاطت پیوند
رشتہ مراعات یکدیگر لا اختلاف متن مطبوعہ میں بجائے کہ برا اصلاح و کہ بر

غلط ہے۔

نکتہ پیکر علم لشکر اسلام ست و عین در شکل مثل ہلال علم دان و لام ہیئت
 ریح آن و میم صورت سنان ابیات عین ہلال علم علم بین + در تہ اوجہیت دادہ
 دین + کسر ہوا جو سر علم کار + تا دہد آن علم تر فتح کالہ اللغات عین ہلال خط
 نسخ میں عین کا سر ہلالی لکھا جاتا ہے جمیعت بالفتح و عین مفتوح و یلے مخفف معروف
 کسر بالفتح شکستن و شکستگی و حرکت زیر اس واسطے کہ لب زیرین کے انکسار
 سے اسکا تلفظ ہے معنی ترکیبی نثر پیکر علم کے علم لشکر اسلام کی ہے مثلاً عین کو تو
 شکل میں ہلال کی طرح جانو جیسا کہ ماہیچہ علم میں ہوتا ہے اور لام کو ہیئت ریح
 کی جو نیزہ ہے اور میم صورت سنان کی بس وہ علم تو جگر شکاف کفار ناہنجار کا ہے
 اور علم علم کا کاف نفس بدکیش کا سینہ گزار معنی ترکیبی ابیات عین ہلال
 علم علم کو تو دیکھ کہ اسکی تہ میں جمیعت داد و دین کی ہے کسر ہوا ایسے ہوا و ہوس
 کی شکست اول علم سے ڈھونڈنا فتح کار اور کثود ہر مشکل کی تجکو حاصل ہو
 معنی محالے نثر علم علم تجنیس تام اور عین اور لام و میم سے علم حاصل ہوتا ہے
 معنی محالے ابیات علم میں بعد عین کے لم ہے کہ جسکا اشارہ کیا ہے
 در تہ اوجہیت اور وہ لم بمعنی جمع کے ہے کسر ہوا جو سے اشارہ کسر عین علم کا ہے
 اور فتح کار سے ایما فتح کا جیسا کہ علم میں عین مکسور ہے اور علم میں مفتوح
 محسنات کلام علم علم لشکر اسلام شکل مثل ہلال لام یہ سب ایسے لفظ ذکر
 فرمائے ہیں کہ ہر عبارت لام علم کے سب میں لام ہے کسر و فتح بھی مناسب یکدیگر
 الاختلاف متن مطبوعہ میں مصرعہ آخر یوں ہے ح تا دہد آن عین علم فتح بارہ
 اور ایک نسخہ یہ ہے کسر ہوا جو سے ز علم کتاب + تا دہد آن عین علم فتح باب +
 نکتہ عین چشمست و الف صورت قلم و لام و میم بر جمیعت علم عالم باید کہ ہر چہ در لفظ ملاحظہ
 دارد دو اسطہ قلم جمع آرد تا مضبوط ماند رباحی در صورت قلم لام قلم ہست لسان + این
 لام بود جامع السباب بیان + کار قلم اثبات معانی آمد مطلق آمد و محو از چو برگشت الا

اللغات لام و میم وہے لم ہی مجھے جمعیت علم ملاحظہ بضم میم و فتح حا گوشہ چشم سے دیکھنا تم بالفتح دہان تلقی بالفتح محو کرنا دوست رکھنا معنی ترکیبی نشر عین چشم ہی اول الف بصورت قلم اور لام و میم لم جمعیت علم بس عالم کو چاہیے کہ جو کچھ بذریعہ چشم کے جمعیت علم سے ملاحظہ میں لائے ہو واسطہ الف قلم کے اسکو جمع کرے یہ سب حروف مذکور اسی بات کو جتاتے ہیں تا وہ بخوبی ضبط میں رہیں معنی ترکیبی رباعی لام قلم کا صورت فم میں ایک لسان ہی یعنی ایسا جیسے منہ میں زبان میں یہ لام جامع اسباب بیان کا ہی یعنی جمع کرنے والا تا بیان کے وقت بیان کرے اور قلم کا کام ثابت رکھنا معانی کا ہی جو کوئی اُس سے پھر بس سہو محو اُس سے ہی یعنی بھول جانا مٹ جانا اور جس نے لکھ لیا وہ محو و سہو سے محفوظ ہو گیا معنی معمارے نشر میں و الف اور لام میم جمع ہونے سے جیسا کہ لفظ جمع آرد سے ایما ہی عالم ہوتا ہی معنی معمارے رباعی قلم کے اول آخر سے نقش فم کا نکلتا ہی جب لام لسان کا فم میں لایا جائیگا قلم ہو جائیگا اور جب قلم کو پھرا جائیگا تلق ہوگا محسنات کلام کیسا عین چشم کی رعایت سے ملاحظہ کا لفظ اور قلم کے لیے واسطہ کہ واسطی قلم ہوتا ہی اور لام کے واسطے جمعیت ایراد فرمایا ہی علیٰ ہذا صورت فم ورنہ فم نکلتا ہی اور لسان و بیان و معانی کہ دونوں علم بھی ہیں اور ہم مناسب زبان اور لام قلم سے اور لسان سے کیسا مناسب کہ دونوں میں موجود ہی اور ایسے ہی قابل غور الاختلاف متن کے پہلے مصرعہ میں صورت فم بجائے خم کے لکھا ہی غلط ہی۔

مکتبہ طالب علم را چون از مدارس و مدارس گوناگون استکثار فضل و فنون باشد از ان بوی غیر از وظیفہ وقف باقی نمی ماند و اگر نظر مطالعہ و مناظرہ بر عین عبادت حضرت یحون دار دبیرت روز افزون ملاقی گردد در باب کہ از فنون وقف حاصل است و از عبادت عزت و اصل قطعہ چود حفظ خواہی بقا علوم و بتکرار اوسعی و ایم نامے نہ بینی کہ از علم چون سعی را کہی ترک چیزی ماند بجا

اللغات تمارست بضم میم و فتح را بے حلقہ کوشش کرنا ڈھونڈنا تجربہ کرنا محنت اٹھانا کسی کام میں مدارست باہم درس خواندن استکثار بسیار شدن و تکلیف وہ چیز جو رز کسی کے واسطے مقرر ہوئی ہو وقف بالغت وہ چیز جو کسی کی ملک نہ ہو خدا کی راہ میں چھوڑ دی ہو مطالعہ بضم میم و فتح لام کسی چیز کو دیکھنا تا اس پر قوت حاصل ہو ملاحظہ باہم نظر کرنا یعنی فکر کرنا کسی شے کی حقیقت و ماہیت میں اور باہم بحث کرنا معنی ترکیبی شرط الب علم کو جو بہت کوشش اور پڑھنے پڑھانے سے فضل و فنون کو ناگون حاصل ہو جائیں تو زیادہ اس سے نہیں ہے کہ وظیفہ مال وقف سے اسکے پاس باقی رہ جائے اور اگر نظر اور غور میں عبادت حضرت یحیون پہ رکھے تو عزت روز افزون اسکے سامنے آئے اسکی دلیل ہے کہ فنون سے وقت حاصل ہے اور عبادت سے عزت یعنی دونوں ایک عدد ایک حساب میں ہیں خدا فرق نہیں معنی ترکیبی قطعہ اگر گویا ہوتا ہے کہ میرے حفظ اور قوت حافظہ میں علم باقی رہے جانے نہ پائے تو اسکی تکرار میں کوشش اور خوب سعی کرا و بار بار پڑھ کیا یہ نہیں جانتا کہ علم سے جب سعی جاتی رہتی ہی تو کچھ بھی نہیں رہتا اس سبب سے کہ علم اور سعی ایک حساب میں ہیں بس جب علم میں سعی نہیں ہی تو علم بھی نہیں ہی معنی معاشے شرفون اور وقف دونوں عدد میں برابر ہیں یعنی دونوں کے ایک سو چھپاسی عدد ہیں ایسی ہی عبادت اور عزت کہ دونوں کے چار سو شتر عدد ہیں معنی معاشے قطعہ سعی اور علم عدد میں یکساں ہیں یعنی دونوں کے ایک سو چالیس محسنات کلام عین عبادت کیسا لطیف ہے کہ عبادت میں عین ہی ہی مقررہ اخیر کیا ہی خوب ہے کہ علم و سعی کو ہم عدد کر کے دونوں کو لازم و ملزوم کر دیا ہے کہ قیام ایک دوسرے کا ایک دوسرے پر ہے الاختلاف متن مطبوعہ انستکسار بجائے استکثار روز افزون کی جگہ روز افزونی ٹھیک نہیں ہے۔

نکتہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خواب عالم عبادت است

دریاب در نقطہ ہیئت کہ خواب ست چون یکی از عالم در عبادت باشد ہیئت او
در حساب عبادت آید تمیم و تا بر کشیدن و توسل دلالت میکند یعنی متعلم باید کہ سر
از تمام علایق بکشد آنگاہ بعلوم توسل جوید شعر متعلم امت اسماء جزو متعلم +
اعن من الهوی و مع ممت تعلم + اللغات ہیئت بالفتح و عین مفتوح خواب
و خفتن توسل وسیلہ ڈھونڈنا متعلم بکسر لام مشدد تعلیم گیرندہ یعنی شاگرد مت
بصیغہ امر حاضر فاعل بیوت موتا سے مثل قل کے بمعنی بمیر اسم نام کا ف براے
خطاب آعن بھی امر ہی بمعنی توجہ کن ہوئی آرزو و اشتیاق نوع بھی امر ہی و مع
سے متعلم علم بھی امر ہی علم تعلیم سے معنی ترکیبی بشرح حضرت خواجہ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب عالم کی عبادت ہی لینے ہر گاہ کہ ایک شخص عالم سے عبادت
میں ہوگا ہیئت اسکی حساب عبادت میں ہوگی تمیم و تا کشیدن اور توسل پر دلالت
کرتے ہیں لینے متعلم کو چاہیے کہ پہلے تو قید جملہ علایق سے سراپنا نکالے پھر علم کی طرف
وسیلہ ڈھونڈے معنی ترکیبی شعر متعلم منادی ہی بحد ف حرف نداء لینے ای
متعلم مت جو بمعنی بمیر کے ہی تیرے اسم و علم کا جز ہی ظاہر اسکو سیکھ لے یہ مت
یہ کہتا ہے کہ شوق و آرزو اور پرہیزگاری سے متعلم کی طرف توجہ کر جب تک تو زندہ
رہے اس سے علیحدہ مت ہو کسی وقت معنی معامے شرع عبادت کے چار سو ستتر
عدد ہیں اور ہیئت کے چار سو اٹھتر تو ایک عدد عبادت میں کم ہوا لیکن وہ ایک
عالم ہی بس اس سبب سے دونوں ہمدرد ہیں جیسا کہ ایام مصر رح کا ہی چون یکے
از عالم در عبادت باشد متعلم کا سر تمیم ہی اسکو کھینچ لینے سے تعلم رہیگا اور علم میں تاسے
توسل ڈھونڈنے میں تعلم ہوگا معنی معامے شعر متعلم کے دو جو ہیں مت اور
علم لینے اسم جسکا اشارہ ہی مت اسماء جزو بس دونوں کہ جمع ہونے سے
متعلم ہوتا ہی محسنات کلام چون یکے از عالم ہلکہ عالم کو بجایے ایک عدد کے
عبادت میں شامل کر کے کیسا دونوں کے عدد کو پورا کیا ہی الاختلاف
اصل کتاب میں مت اسمک حرف لکھا ہی اور شارج کا کچھ ٹھیک حال نہیں

حرف بھی اپنے معنی میں اخذ کیا جز بھی قطعی ایک بات نہیں ایسے ہی مت کے معنی میں کبھی موت کبھی پیوند اور اسکے سوا کبھی موت حقیقی کبھی اختیاری ایسے ہی ضروری باتیں اور تقریر غیر مستقل جیسے انکی ہی لکھی ہیں مگر میں نے تو حرف کی جگہ جز یا اختیار کیا کہ معنی ترکیبی و معنائی دونوں سے ربط کھاتا ہو و لک اختیار متن مطبوعہ میں بجائے جز کے حرف و بجائے رع کے رع لکھا ہو قتل۔

شکستہ سبق راجون بر گردانی قبس شود کہ شعلہ آتش سیت ہر کہ در سبق گرمی دل و روشنائی ادراک نیابذ در دس جند دل سر حاصل نکند قطعہ دال در دس سیت آبکش از چاہ فیض + یافتہ طلاب ازوے طل داب + در دس آن کش رے طینت نیست صاف + کان دس المعافی جوف التراب + اللغات سبق بختین کسی قدر کتاب جو روز پڑھیں ادراک بالکسر معلوم کرنا اشیاء غیر محسوس کا طلاب بالضم و تشدید لام جمع طالب بمعنی جو بندہ طینت بالکسر اندکے از کل و سرشت و خود دس بمعنی ہلاکی اور ہلاک کرنا جوف بالفتح شکم و اندرون ہر چیز اور خالی جگہ جو کسی چیز میں ہو تراب بالضم خاک خشک معنی ترکیبی شریعت کو لوٹانے سے قبس ہوتا ہے جو شعلہ آتش کو کہتے ہیں بس جو کوئی سبق میں گرمی دل کی جو مرد آتش شوق سے ہے اور روشنی ادراک کی نیائے در دس سے سواے دل سر کے کچھ حاصل نہ کرے معنی ترکیبی قطعہ در دس کی دال ایک آبکش ہے کہ چاہ فیض سے پانی نکالتی ہے جس سے طلاب اسی طالب علم طل و آب پاتے ہیں اور سیراب و ریان ہوتے ہیں مگر جس شخص کی کہ راے طینت کی صاف نہیں ہے تیرہ اور آلودہ ہا ہی اسکو در دس ایسا ہی جیسے دس پانی کا جوف تراب میں تیرے جیسے مٹی خشک پانی کو کھینچ کے نام و نشان نہیں چھوڑتی معنی معمار شریعت کا قلب قبس ظاہر در دس کا دل سر دس معنی معمار قطعہ طلاب میں طل و آب موجود ہے در دس میں سے جب را کو صاف کر دینگے دس رہ جائے گا محسوسات کلام سبق کے لیے برگردانی کا لفظ کیسا بر محل ہے کہ سبق کی بھی گردان کرے

قبس شعلہ آتش گرمی روشنائی اور گرمی کی ضد سردی سے مراعات ظاہر ایسے ہی آبکش چاہ فیض ظل آب صاف دس و تراب الاختلاف متن مطبوعہ میں لفظ چون گردانی کے قبل نہیں ہی تیسرے مصرعہ میں بجائے نیست نیت غلط ہے۔

نکتہ ہیم مدرس بشکل دہانست و سین صورت دندان یعنی مدرس باید کہ از حسن بیان در درمیان لب و دندان دارد تا دامن صدر را چون کنارہ دریا پر کند و دل دریا بندہ آب آشنائی تازه گرداند قطعہ ہست زیر دہان علم را عین علمی کہ گوہر اندازد گرد دل مستفید در ماند زودش از عین مستعد سازد و اللغات مدرس ہیم و تشدید مدرس گویند و درس دہندہ صدر با لفتح سینہ و اول و بالائے ہر چیز و پیش گاہ خانہ عین علم چشمہ علم مستفید بالضم فائدہ پانیو الاستعد ساختگی و آمادگی کسی چیز کی معنی ترکیبی نشریم مدرس کا بشکل دہان کے ہی اور سین بصورت دندان کے بس مدرس ایسا چاہیے کہ اپنے حسن بیان سے لب و دہان میں در رکھتا ہو تو دامن صدر کو مانند کنارہ دریا پر کرے یعنی اپنے بیان سے ایسی درافشائی کرے کہ دامن صدر کنارہ دریا کا ہو جائے جیسے موج سمندر سے در کال کے کنارہ پر ڈال دیتی ہی اور اپنے بیان سے دل دریا بندہ کو آب سے آشناتا زہ کر دے یا شناور تازہ کر دے یعنی تازہ فیض اسکو حاصل ہوئے ترکیبی قطعہ یعنی زیر دہن معلم کے وہ ہیم کہ اول ہی ایسا ایک عین یعنی چشمہ علم کا ہی جس سے وہ گوہر بکھیرتا ہی اگر دل مستفید کا در ماندہ اور عاجز ہو جائے تو معلم جھٹ پٹ اس عین سے اسکو مستعد کرے اور استعداد بخشے معنی معامے نشر مدرس کی ہیم کو دہان اور سین کو دندان کہا ہی اور انھیں دہان و دندان میں در بھرنے سے مدرس ہو جاتا ہی اور دامن صدر میں بھی در ہی اور کنارہ دریا پر بھی در معنی معامے قطعہ معلم کا دہن ہیم اور اسکے نیچے عین چشمہ علم کا موجود کہ ہیم اور علم سے علم ہوتا ہی

مستفید کا دل فی ہی جس کا ترجمہ در ہی اگر فی اس سے رہ جائے اور فی کی جگہ عین لائی جائے مستعد ہو جائیگا محسنات کلام بر عایت در کے مدرس در میان صدر دریا پر دریا بندہ ایسے لفظ ایراد کیے جسے در نکلتا ہی اور دہان دندان صورت میم سین شکل لب صدر کنارہ آب آشنا تازہ یہ سب مراعات النظر الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے کر دل کردن غلط ہی مصرعہ سوم مین۔

نکتمہ مفتی کہ لب بود انش ہی آلودہ شود در دلش جز آفت و تفرقہ نہا شد شعر کران خوش نہا شد سر مفتی از می + جو انمرد شد کر گذشت از سر و اللغات فت بالفتح پریشانی تفرقہ جدا ہونا سر کران مست فت بالفتح مرد جان و بمعنی شجاع و سخا معنی ترکیبی شرح جس مفتی کے لب و دامن جو آلودہ ہوا ہیں اسکے دل مین سوائے آفت و تفرقہ کے اور کچھ نہیں ہوتا معنی ترکیبی شعر مفتی کا سر کران یعنی شراب سے مست ہونا اچھا نہیں ہوتا مفتی جو انمرد وہی ہی جو سر شراب سے گذرا اور کنارہ کیا معنی معامے شر مفتی کالب میم اور دامن یا ہی جس کا مجموع ہے ہوا اور مے کے دل مین فت لانے سے مفتی ہوتا ہی معنی معامے شعر مفتی کا سر میم اور مے کا سر بھی میم جب مے کے سر سے گذر گیا فتی رہیگا جو بمعنی جو انمرد کے ہی محسنات کلام آفت فت تجنیس زائد مفتی کا سر میم اور مے کا سر بھی میم اور اسکے لیے جو ضمیر وی کی مذکور فرمائی ہی کیسی ابلغ ہی اور کران کا لفظ مع سر بمعنی مست اور سرگرائی مفتی کی میم سے کیا ہی باریک ہی اور علی ہذا۔

حکایت مدرسے را دیدند کہ دلش بر حلقہ درس چون میم تنگ و آزریدہ پائے سیرتش لنگ گفتند چرا چون میم مدرس بر مدرس مسما زردہ و چون عین محبہ چشم از میدان بچانوب مدرسہ بر بستہ گفتند زانستہ و شنیدہ کہ عالم و سامع را چون حبیب و دامن از وظیفہ خالی ماند عالم را جز الم و سامع را

جز سام یعنی مرگ از تحصیل علم حاصل نشود قطعہ کند مدرس ما عمر صرف بر تعطیل
 نہ از وظیفہ اُمیدی نہ از کشتن تربیت + بگفتش کہ چرا در حیت یکدست
 بناء مدرسہ گفتا کہ در حق تربیت + اللغات شیر بالفتح رفتن سیرت بالکسر
 عادت و طریقہ مسما بالکسر میخ آہنی معید بضم و یاے معروف اعادہ کر بنوالا
 اور بار بار لوٹنے والا تعطیل بیکاری وظیفہ وہ چیز کہ روز کسی کے واسطے مقرر
 ہو معنی ترکیبی نہ ایک مدرس کو دیکھا کہ اسکا دل حلقہ درس پر چسبیا کہ پتھر
 طلبہ کا ہی کہ حلقہ باندھ کے پڑھتے ہیں مانند میم کے تنگ تھا اور سیر مدرسہ سے
 پانوں اسکی سیرت کا لنگڑا لوگوں نے کہا کیا سبب جو تو نے میم مدرس کے مانند
 دروازہ درس کو بند کر دیا ہی اور میخ مادی ہی اور کیون عین معید کے مانند چشم
 مید یعنی مدرسہ کی جانب جانے سے بند کر لی ہی اور مدرسہ کو بار بار آمد و رفت
 نہیں کرتا کہنا معلوم ہوتا ہی یہ بات ہرگز تم نے نہ جانی نہ سنی کہ عالم اور سامع
 دونوں کا جب جیب و دامن وظیفہ سے خالی رہتا ہی عالم کو سوائے الم کے اور
 سامع کو سوائے سام کے جو مرگ کے معنی میں ہی اس تحصیل علم سے کچھ اور
 حاصل نہیں ہوتا معنی ترکیبی قطعہ کرے مدرس ہمارا ساری عمر صرف
 بیکاری میں اس واسطے کہ نہ وظیفہ کی اُمید ہی نہ کسی کا اسکو ڈر ہی میں نے جو چچا
 کہ کیا سبب ہی کہ ہمینہ میں تو ایک درس کرتا ہی تو کہا دیکھتے نہیں ہو خود بنا مدرسہ
 کی اسی بات پر ہی کہ ایک ہمینہ میں ایک درس اسیلے کہ مہ درس ہی اسکی بنیاد
 ہی معنی معجائے نشر درس کے اول میں میم لانے سے مدرس ہو جائیگا
 سیرت کا پانوں تا ہی جب لنگڑا ہو جائیگا سیر رہیگا درس کے اول میں لفظ در
 موجود جب سماز میم کے اسپر لگائی جائیگی مدرس ہو جائیگا مید کے درمیان میں
 عین آنے سے معید ہوگا اور ظاہر عین معید کا بند ہوتا ہی چشمہ دار نہیں ہوتا
 عالم کی جیب عین ہی اور سامع کا دامن عین جب جیب و دامن انکے خالی
 ہونکے عالم سے الم اور سامع سے سام رہیگا معنی معجائے قطعہ مدرسہ کے

اول و آخر سے ملے حاصل ہوتا ہے اور درمیان میں اسکے لفظ درس کا موجود پس
 می درست ست اسی سے اشارہ ہے محسنات کلام مدرس کی رعایت
 سے دیدند دلش درس سب میں دال حلقہ کے پاس ہی لفظ درس کا ہی جہین
 لفظ درنا سب حلقہ و نیز حلقہ طلبہ تا کی تشبیہ پاس کیا خوب ہی اول تو سیرت
 کا آخر حرف دوسرے مستطیل شکل پاس کے ہی شماریم کو کنا اور درس میں
 لفظ درکا ہونا کیا ہی خوب ہی اور ہمہ بین قیاس الاختلاف شایع نے اس میں
 بھی اپنے احتمالات و خیالات لکھے ہیں شاید ضروری ہوں جسکا بھید وہی جانے
 متن مطبوعہ میں بجائے از تحصیل علم کے عالم غلط لکھا ہے۔

فصل دوم فی ذکر القضاۃ و ما یناسبھا

نکتہ ستین سبج قاضی اسلام شرفہ تاجینست بر سر جل یعنی معظم امور دین
 و حاکم او طرازیات ست بر سر استین خلعت شریعت متین قطعہ
 بہست تلج سروری حکم قضا + کم شود بر کس کہ ازوے سرکش + شرع آمد
 نور چشم مکنان + ہر کہ پوشد چشم ازوے سرکش اللغات قضاۃ بفہم جمع
 قاضی بچل بکسرتین و تشدید لام یک با حر و نامہ کہ حر و دستخط قاضی سے درست
 ہوئے و حکمانہ قاضی شرفہ بالفہم کنگرہ عمارت طراز بکسر نقش و نگار ہر جزو
 سخاوت متین بفتح استوار و محکم اور نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 معنی ترکیبی نہر ستین سبج قاضی اسلام کا لنگرہ ایک تاج کا ہی ای بالاتر
 از بالا تر سر جل یعنی بڑے بڑے بزرگ امور دین پر اور حاکم اسکے حکم کی گویا
 زیب و آرایش حیات کی ہی سر استین خلعت شریعت متین بر قید استین
 کی اس سبب سے کہ اکثر استین پر نقش و نگار بناتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ
 حکم دار القضا کا تاج سروری کا ہی پس لازم کہ ہر شخص اسکو اپنے سر کا تلج
 کرے اور وہ شخص کہ اس تاج سے سرکشی کرے وہ نہایت ہی کم اور ناچیز

آدمی ہی شرع سب کی آنکھ کا نور ہی پس جو کوئی اُس سے آنکھ چھپائیگا شر اٹھائے گا
 معنی معماے نشترستین سچل کا ظاہر بصورت شرفہ کے جل کے سر پہ رکھا
 ہوا ہی حکم یعنی استین کے ہی جب حا حکم کی اسپر آئیگی حکم ہوگا معنی معماے
 قطعہ حکم کا سر جا ہی اگر اس سے سر کھینچے گا کم رہ جائیگا شرع میں چشم عین ہی اگر
 اسکے نور سے آنکھ چھپائیگا پھر سوائے شر کے اور کیا اٹھائیگا محسنات
 کلام شرفہ باعتبار دند افون سین کے کہا ہی کہ مشابہ بین سر جل میں بھی
 سچل موجود ہی طراز استین خلعت باہم مناسب سر کشد کیسا خوب ہی
 معنی ترکیبی و معنی بجائی دونوں کے حق میں عین نور چشم چشم پوشد سب
 باہم مناسب الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے حائے حکم کے حار حکم اور
 بجائے شر کشد سر کشد غلط ہی۔

نکتہ دال درہ قاضی عادل خوش دلیلیست بر سر دین و محکمہ او محکم عدل
 ست منزلش برہم از سر تکین قطعہ ہر کوہد بناے قضا برخلاف عدل +
 پایاں آن قضا نبود غیر انقضا + قض سفتن در و الف الماس فکر تست +
 تا سلک شرع نظم دہر صاحب قضا + اللغات درہ بالکسر و راے حلقہ
 مشدودہ دوال چرمی جس سے محتسب حد مارتا ہی محکمہ بالفتح جائے
 حکم کردن قاضی محکم بفتحتین و یکسر میم و فتح جائے حلقہ نیز سنگ زرش کہ
 سیاہ ہوتا ہی زر اسپر آزمائے ہن القضا بالکسر گذر جانا مدت کا منزل مطلق
 خانہ و مکان اور جگہ آترے مسافر و ن کی معنی ترکیبی شد دال درہ قاضی
 عادل کی اچھی ایک دلیل ہی سر دین پر جو دین کی راہ پٹائی ہی اور محکمہ اسکا
 کسوٹی عدل کی ہی جہان کھراکھوٹا ظاہر ہوتا ہی کہ بلند رہتی اور تکمین سے
 اسکی جگہ ماہ کے سر پہ ہی معنی ترکیبی قطعہ جو قاضی کہ بنیاد حکم کی
 عدل کے خلاف پر رکھے اترا اسکی قضائی القضا پر ہوتی ہی یعنی چند ہی مدت
 میں وہ قضا نہیں رہتی دیکھو لفظ قضا کو کہ قض موتی پرولنے کے معنی میں ہی

اور الف جو اسمین ہی گویا الماس ٹکڑا کا ہی صاحب قضا اس قض اور الماس سے
 مسلک نظم شرع کے پروئے اور منظم کرے **معنی معامے** نشر و نشرہ کے سر پر
 بھی دال ہی اور دین کے سر پر بھی حکم کے دو جز ہیں ایک محکم و سمرامہ اور محکم
 نہ کے سر پر رکھا ہوا **معنی معامے** قطعہ انقضا انقضا تینیں تام قضا کے بھی
 و وجوہ ہیں ایک قض دوسرا الف کہ دونوں کا مجموع قضا ہی **محسنات کلام**
 پہلے فقرہ میں مدہ کی رعایت سے دال عادل دلیل دین سب دال والے لفظ
 ایراد کیے ہیں ایسے ہی حکم محکم منزل مکین سب میم والے لفظ ہیں لفظ
 انقضا مع ٹکڑا لفظ قضا کے کیا ہی خوب ہوا **الاختلاف** متن مطبوعہ متن دو کتب
 الف رکھا یعنی الف الماس۔

نکتہ قاضی را کہ ہا رتشیاء اشتراے دل کنند سبیل او سبلی بود کہ جز یقین ابروی
 چاہ جاہ ازوے نکشد قطعہ قاضی چو بے گواہ بنا حق نمود حکم کو آہ خلق بین
 کہ بطلان گواہ اوست + تویج او گرا از رشوت جدا بود + از چشم زخم عزل
 توی جاہ اوست + اللغات ارتشیا بالکسر رشوت دینا اشتراخیدنا سبیل بالفتح
 ولو بزرگ پر آب و بکسر تین حکمانہ قاضی بطلان بالضم ناجیز و منایج ہونا تو تویج
 نشان کرنا یا دشاہ کا نامہ اور فرمان پر و بعضی دستخط تویج بتشدید قاف بکسر
 از باب تفعیل ٹکڑا بی چشم زخم آزار و نقصان کہ نظر بد سے پونچے **معنی ترکیبی** شر
 قاضی کے دل کو اگر ارتشیا سے اشتراکین یعنی رشوت سے خرید لین اور آئنی
 و تابعدار کر لین تو سبیل اسکا اسکے حق میں سبیل ہوگا اور لو بزرگ جو اسکی چاہ
 چاہ سے آبرو اسکی رائے گا اور ہائیگا اور چاہ کو چاہ بھی باعتبار سستی کے کہا ہی
 بنظر تشاد م **معنی ترکیبی** قطعہ جب قاضی بے گواہ کے کسی معاملہ میں ناحق
 حکم کرے تو اس سے کہہ دو کہ دیکھ آہ خلق کی تیرے حکم کے بطلان کی گواہ ہی
 کہ سبیل اسکے لگی ہوئی ہی اور جو اسکا فرمان اور دستخط راست راست آئیں
 رشوت سے جدا ہی تو وہی تویج اسکے چشم زخم مغزولی سے تویج ایڑ گہبان و محافظ

کوئی صدمہ نہیں پہنچے گا معنی معامے شرارت کا دل اشتراہی سبیل سبیل تجنیس نام
 جاہ جاہ تصحیف یکدیگر معنی معامے قطعہ کو اہ مین کو کے بعد آہ ظاہر موجود
 توقع سے اگر عین جو یعنی زر کے ہی جدا ہوگی تو قوی رہیگا محسنات کلام
 اشتراہی دل کیا ہی عمدہ ہی کہ قلب و دل دو نو نکو شامل ہی ایسے ہی سبیل مین
 سبیل کیسا نکالا ہی اور اسکی رعایت سے ابرو اور زرا اور جاہ ایراد فرمائے
 توقع کی عین کو کیسا زرا و حرف کے معنی مین لائے ہین اور اسی کے مناسب
 چشم زخم عزل و جاہ تضاد الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے اشتراک اشتراہی
 غلط ہی۔

نکتہ الف قلم و اصل خط قاضی آوردن اندیشہ خطاست و جب راقب نوشتن
 فکر کج است شعر برکہ بر تعلیق قاضی نکتہ افزودہ کرد + خویش را تعلیق باب
 دولت بیہودہ کرد + اللغات جبک بالغ و کاف عربی قبالہ اور جد کسی چیز کی
 اور مین و باغ تعلیق لٹکانا کسی چیز کو اور متعلق کرنا و نام خط از بہت خطوط
 مختصر بن مقلہ تعلیق بنین مجہ دروازہ بند کرنا معنی ترکیبی شریعہ جو کچھ قاضی
 کا لکھا ہوا ہی اسکی اصل لکھی ہوئی مین الف قلم کا لانا بڑے اندیشہ خطا کی بات
 ہی اور جبک جو اسکا لکھا ہی اسکو قلب لکھنا ثابت ہی کج فکری ہی معنی
 ترکیبی شعر جسے تعلیق قاضی پر ایک نقطہ بھی اپنی طرف سے بڑھایا مثلاً تعلیق
 کا تعلیق کر دیا تو اسنے اپنے ہی آپ اپنے اوپر بیہودہ دروازہ دولت کا بند
 کر لیا ہرگز دولت کی صورت نہ دیکھے گا نہ بھی سودمند ہو۔ معنی معامے شر
 خط مین الف لائے سے خطا اور جبک کو قلب لکھنے سے کج ہوتا ہی معنی معامے
 شعر تعلیق تعلیق تصحیف ہمہ گیر کہ ایک کے معنی دروازہ بند کرنا اور ایک معنی
 خط قاضی محسنات کلام خط خطا اندیشہ قلب فکر کج بیہودہ کیسا خوب ہی
 کہ دولت کے خیال سے کمی بیشی کی تھی اسکا دروازہ خود ہی بند کر دیا الاختلاف
 شارح لکھتے ہین کہ مضر ثانی اگر ایسے ہمع خویش را تعلیق باب دولت بیہودہ کو

تو مئے پیدا کرتا ہی نہیں تو لازم آتا ہے کہ دولت کو بہودہ کہا اور یہ میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا انتہی شارح نے ادا کا لفظ بڑھا کے کیا ہو وہ کیا محض بیکار و عبت معلوم ہوتا ہے اور دولت کو بہودہ کہنے سے جانے شارح نے کیوں بڑا مانا شاعر تو دولت اور اقبال و نصیب سب کو اپنے اپنے موقع پر ہر نیک و بد سے موصوف کرتے آئے ہیں مگر رحم کا مصرعہ لفظ او کو کس طرح نکالے پھینکے دیتا ہے کہ گویا لفظت النواة اسی کے حال سے کہا ہے البتہ بجائے او کے آن ضرور ہونا چاہیے اس لیے کہ اگر خویش را تخلیق التمر بعین کہا جائے تو مئے ترکیبی بیشک ہو جائیگا مگر مصرح نے جو نقطہ افزودہ گرد کہے کہ تخلیق بعین مجہ جتا یا ہے وہ بیفائدہ ہو جائیگا کہ میں مستعمل نہوا اور جو تخلیق بعین مجہ کہیں تو مئے اچھے نہیں ہونگے یعنی اگر باب دولت بہودہ کا بند کر دیا تو کیا بڑا کیا لاجرم اضافت دولت کی صحیح ہوگی پس ضرور ہے کہ ان حروف اشارہ بعد دولت کے ہو جس کا موصول لفظ ہر کہ کا اشارہ یہ ہے تفسیر او کہ محل ضمیر کا نہیں ہے اس لیے کہ او بہودہ ٹھیک نہیں ہے فافہم و تامل۔

نکستہ وکیل را کہ کیل یعنی پیمانہ امل و بزر بفل باشد اگر کاف کفاف دلش را مانع نشود حاصلش جزو ایل نباشد شعر وکیل مال خلاقی بجلی می سوزد + ولی دلش بجز از داغ غم کے اندوزد + اللغات وکیل جس کے سپرد کار و بار کردین امل امید کفاف بفتح اندازہ اور اس قدر معاش کہ کفایت کرے اور خراج روزمرہ کف بالفتح تحصیل اور روک دینا اور بند کر دینا وکیل عربی میں بمعنی وائے کہ کلمہ افسوس کا ہے کہ بالفتح داغ معنی ترکیبی شریعہ وکیل کہ کیل امل یعنی پیمانہ امید کا بفل کے نیچے دبائے ہوئے ہے اگر کاف کفاف کا کہ جو روزمرہ حاصل کر لیتا ہے اسکے دل کو منع نہ کرے اور باز نہ رکھے تو حاصل اس کا وکیل ہوا ہی افسوس ہی افسوس سوا افسوس کے کچھ نہیں معنی ترکیبی شعر وکیل گو مال مخلوق کا مکر و حیلہ سے پھونکنا جلاتا ہے لیکن دل اس کا سوا داغ غم کے

اور کیا جمع کرتا ہی بہت بڑے غم کے فراہم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو رہا ہی
 معنی معجائے شرفا ہر لفظ وکیل کی بغل میں لفظ کیل دبا ہوا ہی اور اگر کا
 کفان وکیل کے دل میں نہ تو حاصل اسکا ویل ہی ہوگا معنی معجائے شعر
 وکیل کے دل میں لفظ کے موجود جو بے داغ کے ہی محسنات کلام کفان
 میں بھی کاف اور کوف، یعنی منع اور ان برعایت ویل موجود وکیل اور کیل
 تجنیس زائد کیل پیمانہ مراد وہ ہیں اور بغل پیمانہ کے مناسب کے کے میں
 اہرام ہی بے داغ و حرف استقبال زائد نیز تجنیس تام۔

نکتہ میم و حا و تا بر محی دلالت میکند و سین و بے بردش نام یعنی تختبب باید
 کہ امور دین را بروے سخت پیش برد و از دشنام خلاق در قفا غم نکند و قطعہ
 محبت شد بریشان محتسب را + جو دندان طمع آمد ز سنیش + ماند مست آشفتم
 ز نامش + اگر در دل نباشد جب دیش + اللغات محبت بالفم سختی شب
 بالکسر و تشدید بادشنام دشنام بمعنی نام بد اسوا سطرے کہ دش بمعنی بد و رشت
 کے ہی یعنی نام بد ایسے ہی دشمن کے لفظ میں دش بمعنی بد و من بمعنی دل بدل
 معنی ترکیبی شر محتسب میں میم و حا و تا اسے محت ہوتا ہی اور سین و بے
 سے سب بمعنی دشنام جو کہ بد نام محتسب کا محت ہی لہذا اسکو چاہیے
 کہ موافق ترکیب اپنے نام کے سخت روی سے امور دین کو پیش لچائے
 اور وبراہ کرے اور جو دوسرا یعنی پچھلا جو سب ہی اسلیے اسکا غم نہ کرے
 کہ مجھے مخلوق کا لیاں دیگی اور برا کہیگی معنی ترکیبی قطعہ محتسب کو محبت
 دین ہی رکھنا ہی لیکن سین جو دندان طمع کی محبت میں دکھاتا ہی فوراً وہ محبت
 پریشان ہو جاتی ہی کیسویں رہتی طمع کی طرف جھکا ہی ہو اور اگر محتسب کے
 دل میں جب دین کی ہی تو اسکی ہیبت شوکت کی یہ کیفیت ہو کہ کیسا ہی
 مست آشفتم نشہ میں کمر اٹھا ہو محتسب کا نام لیتے ہی ہوش میں آجاتا
 اور آشفتم سے مجموع ہو جائے معنی معجائے شر محتسب میں میم حاتا

سے محبت اور سب سے سب ہو واجب سب کی رو پر محبت لائینگے محاسب ہو جائیگا
 بمعنی معامے شجر محاسب میں محبت کا لفظ بھی موجود ہے جب سین لائے اور محبت
 پر نشان ہوئی محاسب ہو محاسب میں حب بھی ہے اور میم تا سین سے
 مست آشفته حاصل ہوتا ہے پس اگر حب نہ ہوگی مست آشفته رہ جائیگا
 محسنات کلام کیسا رو و قفا محبت اور سب کے لیے پیدا کیا ہوا اور ایسی رو
 کی رعایت سے پیش برد و قفا غم نکند کیا ہے و قفا مل غیو ذلک الاختلاف
 شرح نے دوسرے شعر میں نہ معلوم یہ کیا لکھا ہے کہ اپنے نام سے محاسب مست و آشفته ہوتا ہے
 اس سبب کہ معنی محاسب چشم دارندہ ثواب اخوی کے ہیں اور ثواب حب دین حاصل ہوتا ہے کہ
 اس کام کو خالصاً وجہ اللہ ادا کرے اور بعد طبع کے جانتا ہے کہ مستحق ثواب کا
 نہیں ہوا اور اجزا اسم کے اسپر شفی ہوتے ہیں اس سبب سے مست و آشفته
 اپنے نام سے ہوتا ہے کہ اسکو محاسب کہتے ہیں حالانکہ وہ محاسب نہیں ہے انتہی یہ
 تقریر اسکی میں نے سب لکھ دی مقررہ کے دوسرے مصرعہ کے الفاظ سے ملا ہیں
 اور پھر دیکھیں کیا گل کھلتا ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے محبت کے
 محی غلط ہے۔

حکایت محاسبہ بود کہ خرقة خلقان پوشیدی و لقمہ خلقان نیوشیدی
 بالف عصا عصاة را زیاد را و ردی و از سر فضیحت فساق را در ساق دیند
 کردی یکے را روزی از زندان دستار دریا کشان گرفته بود و بزرندان میبرد
 ہوشیاری آن حالت بدید و گفت محاسب مانع آنست کہ با من بیغہ جاد
 کہ نہ خود بسازد تا تواند کہ دستار دیگرے را دریا اندازد قطعہ ہر من کز برای
 خدا نیست صورتش + میغہ بود کز و یکد جز نم ندم + میغہ کہ من ز خلق درو
 آیدت بچشم + آن من نیست غیر پریشانی نعم + اللغات خرقة بالکسر
 جامہ پارینہ اور پڑنا لکڑے سیا ہوا خلقان بالضم یعنی کہ نہ و جمع خلق بفتح
 عصاة بضم اول جمع عامی از پا درآوردن گرا دینا فساق بضم و تشدید

جمع فاسق قتل نمیس کنند و حق کی تفسیر خود مصرح نے کردی منع بالفتح باز رکھنا
 من نعمت و احسان نعم جمع نعمت معنی ترگیبی شر ایک محتسب تھا کہ کپڑے
 خلاقان یعنی پھٹے پڑا نے پہنتا تھا اور مخلوق کے لئے نوس نہیں کرتا الغرض
 بے طمع اور بے غرض تھا اپنے عصا کے الف سے عصاۃ یعنی عاصیوں کو گراتا
 حواری کرتا تھا اور فساق کو فقیحت کی رو سے ساق دریغ کو اڑکی چول میں بند
 کرتا تھا ایک دن ایک شخص کو زندون سے بکڑا تھا اور اسکی بکڑی اس کے پاؤں
 میں باندھے زندان کو لیے جاتا تھا یہ حالت ایک ہوشیار نے دیکھی اور کہا
 محتسب مانع وہ ہے کہ پڑا نے کپڑوں سے موافقت کرے تو دوسرے کی بکڑی
 اس کے پاؤں میں ڈال کے بے عزت کر سکے معنی ترگیبی قطعہ جو بات کہ منع
 تو کی جاتی ہے اور صورت اسکی خدا کے واسطے نہیں ہے تو وہ منع نہیں ہے
 ایک منع و ابہر جس سے خاص نعم ندامت کی نیکی ہے اور جو منع کہ اس میں
 من مخلوق سے چشمداشت احسان کی ہو وہ منع سوائے پریشانی نعم کے
 نہیں ہے وہ نعمت کو پریشان کہتا ہے منع نہیں کرتا معنی معامے شر
 خلاقان خلاقان تجنیس عصاۃ کا پاؤں تے ہے جب تے گر جائیگی عصار ہجائیگا
 فساق کا سفا ہے جب بند کیا جائیگا ساق رہیگا زندان و زندان تصحیف محتسب
 میں محتسب کا روم ہے سب بمعنی دستار اسکا پاؤں کہ مجموع محتسب ہوا
 معنی معامے قطعہ منع منع دونوں ایک صورت ہیں اور منع کے
 اول من ہے جب عین اسیر بھی جائیگی منع ہوگا منع پریشان نعم ہے محسنات
 کلام خرقة تہم پوشیدی پوشیدی کیسے فصیح ہیں ازیا اور از سر کیسے خوب
 ہیں ہوشیار کا لفظ ایسے موقع پر کیا ہے مناسب ہی مذم نم سر کلمہ نون اور
 مذم کے اول آخر بھی نم نکلتا ہے الاحتلاف اصل کتاب شرح اور متن
 مطبوعہ اور تشریح شایع سب میں محتسب قانع لکھا ہے مگر میرا دل کہتا ہے
 کہ یہ مانع ہی اس واسطے کہ خاص مقصود یہاں اس کے منع سے ہر نہ قناع ہے

اور یہ قول دوسرے شخص کا ہی نہ مصنف کا مصرح تو اسکی صفت پہلے کر چکے
اور قطعہ میں بھی لفظ منع کئی جگہ لائے ہیں مجبوریہ موقع قانع کے ساتھ صفت کرنے کا
ابتدا وغیرہ شخص کی نسبت ٹھیک نہیں معلوم ہوتا آئندہ رائے ناظرین جو پسند
کریں یقین نے تو اپنی کتاب میں بنالیا کتابوں کی غلطی کا حال تو اسی کتاب
سے ظاہر و لک الحیار =

فصل فی ذکر الحافظ والواعظ والجلساء والندماء

ملکت مفسر یکہ دیان دلش سر قرآن را ازنا اہل نبو شد مفسر نیست و مذکر یکہ
میم دیانش از ذکر خدا غافل شود مذکر نباشد قطعہ در لفظ وعظ عین دل آمد دلیل
آنکہ + وعظ از درون صافی و روشن ضیاء دید + ہر نامحکم کہ روی فصاحت بخود
نداشت + بہودہ صاحب نیست کہ تصدیق مادی + اللغات مفسر تفسیر کنندہ
معانی قرآن مذکر بفہم میم و فتح وال و کاف مشدد یاد دہندہ و بفتح کاف مرد و نہ
و واعظ صاحب بانگ و فریاد و فغان کرنیوالا معنی ترکیبی تشریح مفسر دیان
دل بحدید قرآن کا نا اہل سے نہ چھپائے وہ مفسر نہیں ہی اور جو مذکر کہیم
اسکے دین کا ذکر خدا سے غافل ہو وہ مذکر نہیں ہی معنی ترکیبی قطعہ
لفظ وعظ میں جو حرف عین اسکا دل ہی یہ اس بات کو بتاتا ہی کہ وعظ اگر دل
روشن اور درون صافی سے ہوگا تو ضیاء بخشیدگا والا فلا اور جو با صبح اور درون کا
بنا ہی اپنا نا صبح نہیں ہی فصاحت اسکے کچھ مؤثر نہ ہوئے وہ ایک بہودہ چلائے
دینے والا ہی جو بکتا ہی اور سب کو تصدیق دیتا ہی معنی معانی تشریح مفسر کا
اول جزم مفہم ہی بعدہ سر بیخیزہ را ز اور جو دیان دل کہا ارادہ قلب کا کیا ہی کہ
مفہم کا قلب ہم ہی بس مفہم و سر جمع ہونے سے مفسر ہوا اگر ذکر کے لفظ کا ہم

دہن بنیگا نہ ہوگا معنی معانی کے قطع و غط کے لفظ میں حرف عین کا دل ہونا ظاہر کہ معنی آفتاب کے بھی ہو مگر غلط کار و فون ہی اگر فون نہ ہوگا صالح ہوگا محسن کلام پہلے فقرہ میں کہ یہ بھی کہا ہے کہ مفہوم یعنی فم مقلوب جیتک سر کو چھپائیگا مفسرین ہوگا نہ حقیقت نہ از روئے لفظ مفسرین کی رعایت سے جو یہاں آفتاب کے معنی میں ہے درون صافی اور روشن کیسا پر نور ہے اور علیٰ ہذا القیاس ضیا وغیر ذلک الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرعہ چارم میں بجائے صالح صالح غلط ہے۔

تکلمہ مستمع کہ باستی شہوت در سر چشم بیم دہان واعظ بکشايد از میان ہم و عین اور اخرتہ مستمع حاصل نشود شعر من بروئے منبر و برین بندیرش کز اثر سہامے باید برد از ثمرت تذکیر بر اللغات مستمع کی بات سننے والا من بفتح میہ نعمت دینا اور انھیں اور ترغیبیں اور ہر رطوبت شیرین بر بالفتح ثمر و میوہ درخت و تشدید رہے نکو کار و بالکسر و تشدید نیکی و بخشش و حرف استعلا تذکیر نہ کرنا یا دلانا معنی ترکیبی شرمستع کہ مستی شہوت کے ساتھ جو سر عین رکھتا ہے چشم بیم دہان واعظ پر کھولے گا اور اسکے منہ کو تلیگا آخر میم و عین کے بیچ میں شتم کے سوا اسکو کچھ حاصل نہ ہوگا معنی ترکیبی شعر شہوت کے منہ پر تو من رکھا ہوا ہے یعنی شہوت اور اسکے نیچے بر ہی یعنی ثمر وغیرہ کہ یہ سب من و بر اثر نصیحت کا ہے اب سننے والا چاہیے کہ اس نصیحت کی نصیحت سے بر حاصل کرے اور اثر پذیر ہو کہ عمل میں لائے معنی معانی شرمستع کے لفظ میں مصرع ثمر کر کے کہتے ہیں مستی شہوت در سر سو لفظ مست کا سر مستع پر ہے اور پھر سر چشم کہا ہے کہ چشم عین ہی اور سر چشم دوسرا میم جسکو دہان واعظ کہا ہے اور مستع کے اول میم ہی آخر عین اور بیچ میں اسکے شتم موجود جیسا کہ لفظ مستمع سے جملہ امور عیان ہیں معنی معانی شہوت منبر میں لفظ من و منبر کا ہوا اور بر اسکے نیچے جو من اور بر محبوب منبر ہی

سو بھی بالفتح وفتحین اور غیر مانوس تو ایسا ہی کہ منطق کی کتابوں میں سالمہ کلیہ اور سالمہ جزئیہ سیکڑوں جگہ آیا ہوگا اور شارح تو منطقی بھی ہیں پھر غیر مانوس کیا منہ متن مطبوعہ میں بجائے رشد کے رسد غلط ہو۔

نکتہ صبیان از صا د چشم مشفق اگر مانع از او و لعب نشود بلاغت بیان نرسند و اطفال را کہ جز بالطف پرورش ندهند موجب پریشانی ایشان باشد قطعہ میم مکتب کہ بشکل درم آمد و ورش + ہر کہ گذشت از و برکتش نیست گذر + مک مکیدن بود و سوز و ہلاک آمد تب + ہست زان خوردن خون مکتب سوزاک جگر + اللغات صبی بفتح و بابے مشدودہ لڑکا جسکا دودھ چھوٹ گیا ہو صبیان جمع کتب جمع کتاب معنی ترکیبی شرح صبیان یعنی بچوں کو اگر صا د چشم کسی مشفق کا مانع ہو و لعب سے نوہر گز بلاغت بیان گوئہ ہو بچپن اور اطفال کو جب سوا الطاف کے اور کسی محنت و دقت میں پرورش ندین تو موجب انکی پریشانی کا ہو جائے معنی ترکیبی قطعہ میم مکتب کا کہ بشکل درم کے دور اسکا ہی ہو کوئی ادھر ہو کے نہیں نکلا اور گذر مکتب پر نہیں پڑا اسکا گذر کتاب پر بھی نہیں پڑا اور جاہل ہی اور میم کو درم کہنے سے سوا دور ہونے کے رعایت خرج درم کی بھی ہی کہ خرچ بھی کرے کتب میں مک مکیدن کے منہ میں ہی اسکے بعد پھر تب ہی جو سوز و ہلاک ہی اسی سبب سے مکتب خو خوار سی اور سوزناکی جگر کا مقام ہی یعنی بڑی محنت مشقت کی جگہ معنی معماے شرح صبیان میں بعد ماد کے بیان موجود ہو جسکا اشارہ بلاغت بیان ہی اور اطفال پریشان الطاف ہی معنی معماے قطعہ میم مکتب کا دور ہی اور اسکے نیچے کتب رکھی ہوئی ہیں پھر کتب ہیں مکتب دو جز سے مرکب ہی یعنی مک و تب دونوں کو مجموع کرنے سے مکتب ہو جائیگا محسنات کلام صبیان اور صا د چشم مشفق کی فاقات کیسے حروف چشمہ دار برعایت ماد صبیان کے لائے ہیں سوز و ہلاک و تب و خون خوردن و سوزاک و جگر جس سے تعلق خون کا ہی سبب باہم مناسب الاحتلاف متن مطبوعہ میں

ایک کی جگہ صاف یک لکھا ہے۔

مکتبہ معروف رازیر دہان عرف ادا باید کرد و گرنہ دہان و دیدہ بر رون یعنی امتصاص
نفع خویش وار و خطیب رازیر لب طیب نعمات باید تا پریشانی خطبی در ترکیبش
ظاہر نشود شعر تا خطیب زشت خوان در دل کند طی بیان حاضران مجلس گویند
حب از ہر کران + اللغات معروف بر وزن مودب پچوانے والا اور وہ شخص کہ
مجلس امر امین لوگوں کو اپنے موقع پر بٹھائے اور پادشاہ کے سامنے مجبور الحال
کی تعریف کرے عرف بالفتح بوسے خوش و بالفہم شناختگی و نکوئی و احسان امتصاص
ملکین خطیب مرد زن خواہندہ و خطاب کنندہ طیب بالکسر بوسی خوش و بالفتح لذیذ
و پاک ہونا طی بالفتح و تشدید لیٹنا اور لپیٹ و نیت خب بالفتح و الکسر تشدید مرد و نیت
و گر پر و فتنہ دگری کنا معنی ترکیبی شعر معروف کو چاہیے کہ اپنے دہن کے نیچے عرف
ادا کرے یعنی جسکا بیان کرے نیکی و احسان سے کرے اور اگر یہ صفت اُسے
نہیں ہی تو دہن اور دیدہ دونوں رون یعنی امتصاص نفع پر رکھتا ہی اور اپنا
نفع چوستا ہی جو مبالغہ شدت حاصل کرنے سے ہی اور خطیب کے زیر لب طیب
نعمات کی چاہیے کہ سب کو خوش آئند ہوں تو پریشانی خطبے کی اُسکی ترکیب
میں ظاہر نہوئے ترکیبی شعر جب خطیب بد آواز بد خوان دل ہی دل میں
بیان کو طے کر لے اور لپیٹ جائے تو ضرور ہی کہ حاضران مجلس ہر کنارہ سے
اُسکو خوب بتائینگے یعنی مکا رو گر نہ کہینگے معنی معامے شرفظ معروف میں ہم
دہان ہی اور اس کے نیچے عرف موجود پھر کہتے ہں اگر عرف نہیں ہی تو دہن جو ہم
ہی اور دیدہ عین رون پر رکھا ہوا ہی خطیب میں خاصے ارادہ لب کا ہی اور اس
لب کے نیچے طیب بر ملا رکھی ہوئی ہی اور جو خطیب پریشان ہوگا خطبی ہو جائیگا
معنی معامے شعر خطیب کا دل طے ہی اور دونوں کناروں سے اُسکے خوب محل
محسوسات کلام معروف سے عرف اور مقابل اس کے خطیب سے طیب کیسی
نکالی ہی اور لب و دہن بھی ٹھرایا زشت خوان طی بیان حاضران از ہر کران

کیسے لفظ ہوزن جمع فرمائے ہیں خب از ہر کران کیسا ابلغ ہی معنی ترکیبی و معنائی دونوں کے واسطے۔

نکتہ قرآن سب سے کہ ہر ایک بادورائے مبین سبع المثانی اند کو کب سب سے آسمان دین اند پر چارہ ساعت لیلہ سواد قرآن پر تو انداختہ چنانچہ چار رکن حروف قرأت بنور نام ایشان منور ست الف کہ رقم نافع ست یگانہ ایست واسطہ تقع روایت را و دال ابن کثیر دلیل ست کثرت ہدایت را و حائے ابو عمر و سر چشمہ حیاتیت اعمار پدر ملت را و کاف ابن عامر کافی بنا عمارت و نیست انباے دولت را و نون عاصم کشتی عصمت ست طوفان بعثت را و فائے حمزہ سرخوشیت فی دعوت خانقاہ شریعت را و زائے کسائے رافع راے التباس ست اہل کسوت طاعت را شعر تقوم بالقرآن اوقات دیننا + و من اجل هذا سمی الوقت قاریا + اللغات قرا جمع قاری یعنی قرآن خوانان و عبادت کنندہ و پارسا اس معنی میں مفرد ہی ہمیں آشکارا و آشکارا کنندہ سبع المثانی بفتح اول و فتح میم کنایہ سورہ فاتحہ سے کہ بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں مثانی جمع ثنی اس سبب سے کہ دو دفعہ نازل ہوئی مدنی بھی ملی بھی ہی اور ہر نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہی اس وجہ سے سبع المثانی نام رکھا اور نیز عبارت تمام قرآن سے کو کب سب سے قمر عطار دزہرہ شمس مرخ مشتری زحل چارہ ساعت لیلہ سواد قرآن سے بھی کل قرآن مراد ہی اس لیے کہ سارے قرآن میں چودہ سجدے ہیں واسطہ درمیانی فی سایہ ہر شی کا بعد زوال کے اور اول روز کا نفل کہ ملاتا ہی و بچنے خراج و قیمت و باز گذشتن معنی ترکیبی نشر مقرر کہتے ہیں کہ جملہ سات قاری ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ساتون سے دو درائیں روشن اور آشکارا ہوئی ہیں کہ وہ دو دروای ہر ایک کے ہیں کہ ان دو درایوں کے ساتھ میں یہ ایسے حرمت و عزت والے ہیں گویا سبع المثانی کہ یہ لفظ سورہ فاتحہ اور سارے قرآن کو شامل ہی بنظر تکرار اور بار بار پڑھی جانی کے

کہ داخل جمعیت ہی سبع المثانی انکو کہا اور سات ستارے ہیں آسمان دین کے کہ
 اُن چودہ پرچوں کیلئے سوا وقرآن کی چودہ ساعت ہیں یہ ساتون پر تو ڈالے ہوئے ہیں
 اور وہ ان ساتون سے مستفیض ہیں چنانچہ چار کن قرأت کے اُنکے نام کے فو
 سے منور ہیں اول الف رقم نافع کے اور ایسی رقم کہ یگانہ ویکتا ہی نفع رسانی واسطہ
 روایت میں اور دال ابن کثیر کی دلیل ہے کثرت ہدایت کی اور ابو عمرو کی حالیک
 سرچشمہ حیات کی ہی واسطے عمروں اور زندگانوں پر ملت کے اور کاف ابن ہرما
 یہ تو کافی بنا عمارت دین کی ہی واسطے ابنائے دولت کے اور فون عاصم کا کشتی
 عصمت کی ہی طوفان بدعت سے بچنے کو اور فاحمہ کی ایک مست ہی حاصل
 و عوت خانقاہ شریعت کی اور رائے کسائی کی رافع اور دور کر نیوالی رائے التباس
 کی ہی اہل کسوت طاعت کی معنی ترکیبی شعر مضبوط ہوتی ہیں بسبب قاریوں
 کے اوقات ہمارے دین کی یعنی دین کی خوبی و خوشی انکی قرأت سے حاصل ہوتی
 ہی اسی سبب سے وقت کا نام قاری رکھا گیا معنی معامے شرف میں جو الف
 واسطہ ہوگا نافع ہو جائے گا اور الف کا یگانہ ہونا ظاہر دال و دلیل باہم مراد
 اور کثرت ہدایت برہانیت کثیر کہ انکا نام ہی چشمہ حیات کا سرچا ہی جو رقم ابو عمرو
 کی ہی چشمہ حیات اس سبب سے کہ یہ باعتبار معنی اپنے نام کے یعنی ابو باب
 عمر کے ہیں اور اسی واسطے انکی عمر کو اعمار اور انکو پیر ملت کہا ہے کاف مشتق کفایت
 سے مناسب کافی اور علامت ابن عامر کی جو کہ اسمین لفظ ابن کا ہی لہذا ابنائے دولت
 کہا ہے فون عربی میں جو قوسی لکھا جاتا ہے بصورت کشتی کے ہوتا ہے اور فون کشتی
 کو بھی کہتے ہیں عصمت بلحاظ عاصم کہ دونوں مشتق و مشتق منہ ہیں فا اور فے
 ایک ہیں خانقاہ کا سر بھی خا ہی خوش کا بھی خا ہی رے اور را اور رائے اور رافع
 میں راسب برہانیت علامت راکسائی کے ہیں اور کسوت بننا سبب کسائی ایسے
 ہی لفظ التباس معنی معامے شعر شعر میں حسب یا سہی الوقت قاریہ کے
 صرف ہی معامہ لفظ تقوم کے جز اول سے جو تقوے بقلب مستوی وقت اور قراء

قلب غیر مستوی قاری تبدیل ہمزہ بیا بسبب کسرہ ما قبل کے نکل سکتا ہے الا حلال
 شارح نے تو اسکو لکھا نہیں مگر میں نے لکھا ہے اگر ناظرین پسند کریں بہتر متن مطبوعہ
 میں بجائے اعمار پدر ملت جو بر عایت لفظ ابو کے ہی ضمن ابو عمر میں مد ملت لکھا ہے
 اور شعر میں بجائے قرآن کے قرایت کہ صحیح قرأت ہی لکھا ہے اس واسطے کہ یہ لفظ حموز
 لام ہی نہ ناقص فتامل۔

حکایت مصدر حفاظی را دیدند چون صادر صدر چشم بر در نہادہ تاجہ در آید و سفرہ
 چون حروف دراز ہم کشادہ تاکہ رسد و آفتی گفتش کہ از صلہ وقف چینی چون
 حروف مدغم ذخیرہ کن کہ ارہ تشدید شد اندر دور بر سرست گفت آیت این دو تا
 بخوان کہ ترکیب مصدر سینہ است و دہان قطعہ آن مصدر کہ در ادای حروف
 در بدل می برد بلکہ است + چون الف زان گرفت صدر کلام + کہ مجرذ نحو رده
 دنیا است + اللغات مصدر بضم و فتح دال مشدقہ مقدم رکھا گیا حفاظ بالضم
 و تشدید فاجمع حافظ بس مصدر حفاظ وہ شخص جو حافظوں میں مقدم ہو
 صدر بالفتح سینہ و مسند و بالانشین واقف ایستادہ اور جاننے والا کسی چیز کا
 صلہ پیوستن اور عطا دینا اور پیوند و خویشی وقف وہ چیز جو کسی کی ملک ہو و مدغم
 بالضم و فتح غین وہ حرف جو اپنے حرف پنجس میں داخل ہوا ہو اور یعنی پوشیدہ
 معنی ترکیبی بشریک مصدر حفاظ کو دیکھا یعنی وہ شخص جو سب حافظوں میں
 مقدم تھا مانند صدر کے چشم در بر رکھے کہ کوئی آجائے اور سفرہ مثل حروف
 در کے از ہم کشادہ تاکوئی آہوئے ایک واقف نے اس سے کہا کہ شو وقف
 سے جو عطا پاتا ہے اس میں سے مثل حروف مدغم کے جمع ہونا بھی ضرور چاہیے
 جیسے ایک حرف دوسرے حرف کو مدغم میں ذخیرہ اور پوشیدہ کر رکھتا ہے
 انیسویں کہ ارہ تشدید شد اندر دور کا سر پہی یعنی زمانہ کے شد اندر اور تکلیفین
 شخص کے سر پہ لگی ہوئی ہیں کہا اس روایت کی آیت پڑھو اور اسکو جان
 نہ ترکیب مصدر کے سوائے دہن اور سینہ کے اور کیا ہے کہ دونوں محل کھانیکہ ہیں

معنی ترکیبی قطعہ جو مصدر موصوف بدین صفت ہو کہ ادا سے حروف فین در دل کا اپنے لہجہ راست سے کھودیتا ہے اسنے الف کی طرح صدر کلام اسوجہ سے پایا ہے کہ خوردہ دنیا یعنی ناچیز چیزوں سے اسکے مجر دو معرا ہے ایمنہ اعراب نہ نقطہ یا ک صاف معنی معماے شرم صدر میں مثل چشم کے ہے جب یہ چشم در پر رکھینگے صدر حاصل ہوگا حرف در کے ظاہر علیحدہ علیحدہ ہیں کوئی کسی سے ملا ہو انہیں ہی مدغم میں بھی داخل وجہا ہونا ایک حرف کا خود عیان مصدر میں میم دہان ہے اور صدر سینہ معنی معماے قطعہ مصدر کا الف کی طرح ہونا ایک یہ کہ دونوں بے نقط اور نیز صدات کلام کے مصدر سے ایسے ہی ایجر کے الف سے اور حسب ایما در دل میسر در ادا سے حروف کے لفظ ادا سے اد کو منقلب کیا تو دا بمعنی ورد کے ہوا اور مطابق بلجہ راست پھر دال کو منقلب کیا تو اد ہوا جب یہ الف کے ساتھ ہوگا ادا ہو جائیگا محسنات کلام تاجہ در آید بر غایت اُسی در صدر کے ہی واقف اور وقف دونوں بلحاظ معنی جانتے اور نیز وقف قرآنی کے بلحاظ حفاظ کیسے بلجہ ہیں حرف مدغم کو ذخیرہ کہنا تشدید کو ارہ ٹھہرانا اور دور و سر بنظر گردش ارہ اور سر باعتبار صورت ارہ کے سب مراعات و مناسبات سے ہیں روایت میں بھی ایت موجود ہے اور علی ہذا الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے در کے ادا لکھا ہے لیکن در بہتر ہے کہ در کے دو ہی حرف ہیں اور ہوتا بھی دو لخت ہی بخلاف ادا کو مناسب ادا سے حروف کے ہے۔

فصل فی ذکر اطباء والمنجمین والشعراء

مکتبہ طبیب را کہ صورت طبیب اخلاق در طینت نباشد از طب او جز بطیعیے شکا فتن دل نتوان یافتن قطعہ بجرے یا بد حکیم دیدہ + ز آب ہنرش حروف یم حک + ورفہر طبیب را بریشست + بس برباشد برباشک بیشک + اللغا طبیب وہ شخص کہ دوا جان و بدن کی کرے و ماہر و استاد در کار طبیب بالکسر

ہوے خوش طبع بہرہ حرکت پیشگی بط کی تفسیر معراج نے کردی پز شکر بکسر تین
 حرف ثانی زامجہ و سکون شین معجم و کاف عربی یعنی طیب معنی ترکیبی نشر
 جس طیب کی طینت میں صورت طیب اخلاق کی ہو یعنی خوش خلق ہو اسے
 طیب سے سوائے بط یعنی شگاف دل کے اور کچھ نہیں پایگا گویا وہ طیب دل کا
 زخم ہی نہ دل کا مرہم معنی ترکیبی قطعہ حکیم ایسا بحر ہند دیکھا ہوا ہو جسے آب بحر
 سے حرف ہم کے مٹ پایا ہیں اور حک ہو جائیں ایسے کا شاگرد اور مطب دیدہ
 ہوا اور جو طیب علم و تجربہ سے بے بہرہ ہی صرف اپنی ریش پر خرونا زکرتا ہی تو
 وہ پز شکر پز شکر نہیں بیشک نثر ہی معنی معجم کے نشر طیب و طینت یحییٰ
 طیب میں طیب موجود اور اول آخر سے طیب حاصل ہوتا ہی اور مقبول طیب
 کا بط ہی معنی معجم کے قطعہ لفظ حکیم کے دو جز ہیں حک و یم جب حک کو سر پریم
 کے واسطے حک کرنے حروف یم لائینگے حکیم ہوگا ایسے ہی پز شکر نثر ہی اور شکر
 جب پز شکر مجموع ہونگے پز شکر ہو جائیگا اور جو پز شکر بیشک ہوگا
 پز شکر محسوسات کلام طیب طیب طینت طیب کیسے عمدہ الفاظ جمع کیے ہیں
 بحر و آب و یم مناسب یکدیگر طیب ریش بس پز شکر بیشک پز شکر
 سے شکر نکال لے پھر اسکو بیشک ٹھہرانا کیسا خوب ہی و مثل ہذا۔

مکتبہ منجم کہ چشمہ میم رودیدہ بر اطراف مشرق و مغرب می گماردنی پسند کہ جن
 دل کہ اخلا و پوششت در درون دارد و گاہن کہ سرو پایش بلباس چہل
 پوشیدگی دارد نی دانند کہ بہ کاف نگونساری کذب آہن سرد میگوید با عی
 دریا سے قضا حقیق نوی دارد کنزیک نم او نجوم جوی دارد نو نیست درین
 بحر جو کاہن کنز جلت حق چو کاہ روی دارد اللغات معجم بغم و تشدید
 کمسور ستارہ شناس و حکم نجوم کنندہ کاہن فال گو اور شگون کتابت والا
 کن بالکسر و التشدید پوشش الکنان جمع آہن سرد کو فتن بہودہ کام کرنا
 نوی دوری منزل کاہ گیاہ خشک زرد شدہ معنی ترکیبی نشر منجم کہ چشمہ میم کی

دو آنکھیں جو اطراف مشرق و مغرب میں لگائے رکھتا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ جن دل جسکے منہ
 اخفا و پوشش کے ہیں خود اسکے درون دل میں بھرا ہے پھر آنکھیں تعین کر کے کیا کریگا
 اور کاہن جو سروپا اپنا لباس جہل و پوشیدگی کا رکھتا ہے نہیں جانتا کہ کانگولساری
 کذب سے آہن سرد کو مٹا ہو کہ آخر جھوٹ سے نگولساری دین و دنیا میں ہوگی معنی
 ترکیبی قطعہ دیا قضا و قدر کا نہایت ہی گہری تھاہ رکھتا ہے اور ایسا اثر و
 عمیق ہے جسکے ایک نم سے نجوم کو جوئین حاصل ہوئی ہیں اور اس دریا میں وجود
 کاہن کا مثل ایک فون کے ہے یعنی پھلی اور جھلتی حق یعنی خدا سے یا حق کو کذب
 کر کے ظاہر کیا ہے اسکی شرم سے کاہ سے منہ رکھتا ہے جس سے مراد زرد روئی ہے
 معنی معمارے شرم کے اول آخر دویم ہیں یہی دودیدے اسکے ہیں اور پنج میں
 اسکے پنج جسکا قلب جن ہے موجود اور کاہن اسکا سروپا کن ہے یعنی پوشیدگی اور جب
 یہ کان کذب کانگولسار ہوگا آہن رہا نیگا جسکو کہا ہے آہن سرد میگوید معنی
 معمارے قطعہ نجوم کے اول آخر نم ہی درمیان میں جو ای نہر کاہن کا وجود اس بحر
 میں فون ہے اور کاہ کو جب اسکا رو کر نیلے کاہن ہوگا محسنات کلام دویم کو
 دودیدہ کہنے کی رعایت سے مشرق و مغرب بھی ذکر کئے ہیں جنکے اول میم ہے سروپا
 و لباس و جہل و پوشیدگی سب باہم مناسب ایسے ہی دریا عمیق نوے نم
 جو بحر اور مثل انکے۔

نکتمہ ایدر ویش، سر متابعت از قدم تقویم بردار کہ تقویٰ آنست و رائے مال
 را بگذارد کہ مال ہمہ یکم رجن ست اگر منجم ورق تقویم را پریشان کند متوقے و
 متقویٰ بحیث شود و اگر مال دل راست در پیش آمد و خویش را را و بچیل
 بنید قطعہ مال رائے خویش کند صرف جمع مال + در حرف نامش را رنگری نیست
 جز مال + مستخرج ست از طبعش مستخرج خویش + بر قلب چرخ از ستم
 آشفته خستہ حال + اللغات تقویم قیمت کرنا اور سیدھا کرنا اور حساب
 ایک سالہ نجومیوں کا اور وہ چند ورق ہوتے ہیں جن میں حرکات اور احوال

ستاروں کا لکھا ہوتا ہے تقویٰ مفتوح اول وثانی فارسیوں کے استعمال میں بکسر و او بھی ہے
 ڈونا اور پرہیزگاری متوقی نگاہداشتہ شدہ متوقی قوت یافتہ شدہ رمل نام علم و ریگ
 اور ریگ جو ہوا سے کھان میں پڑ جائے رمال بکسر ریگما جمع رمل مستخرج بکسر رابا ہر
 لانیوا لا وفتح رابا ہر لایا ہوا استخراج سے جسکے معنی ہیں اتھو کوئی چیز کا نام سے ترکیبی
 معنی ہے کہ تین ایہ پیش سر متابعت کا قدم تقویم سے اٹھالے یعنی پیروی و اتباع تقویم
 کی مہت کر بس ہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہی اور راسے رمال کی چھوڑ دے اسکا متقا
 مت ہو کسواسطے کہ انجام حلقہ کاموں کا حکم جن میں پرہیزگاری تقویم کے ضبط میں گرفتار
 ہی اگر تقویم کو پریشان کرے تو دو فوائد سے خالی نہیں ہی یا متوقی ہوگا یا متوقی پس
 اپنی جمعیت میں پریشان حالی سے محفوظ رہیگا اور اگر رمال دل راست خیر کچ حاصل
 کرے اور ایسے دل کو حاضر کر کے دیکھے تو آپکو رمل و بیاصل دیکھے یعنی ناچیز و ناکارہ کہ
 مفت عمر اس میں ضائع کی معنی ترکیبی قطعہ رمال ہمیشہ اپنی رائے کو جمع مال میں
 صرف کرتا ہی اور حال یہ کہ اگر اسکے نام کو دیکھو تو اسکے حرف سوائے رمال کے نہیں
 ہیں جو ریگ تو دونوں کے معنی میں ہی اور مستخرج اپنی طبیعت سے مست اپنی
 خراج کا ہی یعنی طبیعت میں جا ہی کہ میں اپنا خراج اپنی رائے سے نکالتا ہوں اور
 آسمان جب اس خراج کو قلب کر دیتا ہی یعنی اٹھاتا پھر دیکھو اسکے ظلم سے کیسا پریشان
 اور خستہ حال ہو جاتا ہی بس چرخ کے قلب کا کچھ علاج نہیں جانتا معنی معامے
 شمس متابعت کا میم ہی اور قدم تقویم کا بھی میم جب اس سر کو اس قدم سے اٹھالینگے
 تقویٰ رہیگا اور رمال کی را کو جب چھوڑ دینگے مال رہیگا تقویم کو پریشان کرنے سے
 متوقی یا متوقی حاصل ہوتا ہی رمال کا دل الف ہو اسینا سطرے راست بھی کہا ہی
 اگر مال الف کو اپنے سامنے لائے ارمل ہوئے جو تفصیل رمال کی ہی معنی معامے
 قطعہ رمال بتشدید رمال بکسر را تخفیس تام مستخرج کے دو جز ہیں مست
 و خراج اور قلب خراج کا چرخ ستم آشفہ مست ہی محسنات کلام سر
 اثر قدم پریشان و جمعیت متفاد دل راست در پیش آر و کیسا الطف ہی

کہ وہ دل الف ہی جو راست ہوتا ہی پیش آورد سے یہ مراد کہ دل کو حاضر کر کے
متوجہ ہوا اختلاف متن مطبوعہ میں خویش را رمل بجائے رمل خلاف معما کے
لکھا ہی۔

نگشتہ ایدر ویش از رے رقم پریشان قمر دل خالی کن کہ قم یعنی رونقن گرد غم از
سراجہ سینہ یابی و دلیل دال عطار در امتابعت مکن کہ بر سر راہ حق عطاے کبرے
و کا مل بنی و بہائے زہرہ منگرا تا صفا شکوفہ انوار دولت روشن سازد و بوستان مہر
از سین شمس پرداز کہ شمع واردات خاطر تگشن گرداند و خائے مرغ را بدندان
آہن خائے توکل در ہم خائے تا مری طوبیت ترا حلاوت بخشد و یائے مشتری یعنی
قوسخا نہ اور در ہم شکن تا کیم محافظت حق قہ صورت سر سپر اسیر تو گرد و دامن لام
احکام زحل را از پا در افکن تا رخ یعنی دوری از عتاب و عذاب بخشد قلم از قدم
ثوابت بردار تا سرفرازی خط ثوابت دہند قنوی زان رقم صفر شد نہ برج محل +
کہ از و پر نشد اناے امل + زان نجم الف ز نور نگاشت + کہ بیک نقطہ اختیار نہ داشت
از و پیکر علامت آمد با + کہ نشد از دو دل یقین بکنا + جیم کج و انمودت از سلطان +
کہ نہ کج و عجوبی راست نشان + نہیر تقدیر قد شیر خم ست + از اسد حرف دال اظان
رقم ست + سنبلہ خوشہ چین زو اس قضا ست + حرف تنبلیہ آن ترا از پای ست +
تا بنیر انت راست ناید زیب + چشمہ وا و ازوست علت و عیب + در رقم زان
نشان ز عقب ز است + کہ نشانش بکیم عقب ز است + حوض قوس حاس ست
زانکہ بہشت + قوس گردون رسد بہشت بہشت + حکم نہ چرخ لغو و ہر باز نیست +
زان زطاجدی را رقم ساز نیست + دلوشد یا ز حکم اختر کوی + کہ یریزدہ آبر و ازوی
حوت دان صید حکم ایرجی + یا الف شکل شست بین با وی + اللغات
قم بالفتح جاروب کردن خانہ انوار یا الفتح روشنی ہا و شگوفیا بر تقدیر اول جمع نور
بالضم و بر تقدیر ثانی جمع نور بالفتح شمع بالفتح و التشدید سو نکھنا مری بالضم و ہمزہ
در آخر ہر وزن مقیم سر معدہ جو خلق سے لگا ہوا ہی مہر اے طعام و ہر وزن امیر

نیز و بالفتح گوارا الویت بفتح و تشدید ضمیر و نیت و چاہ یا سی ترکی میں کمان قنبہ بالضم و
التشدید بنامی مدور جیسے گنبد اور کس عماری و سپر اور مانند اسکے نوح بالفتح و تشدید
حادر کرنا آنا بکسر طر و برتن داس و رانتی حتی بالفتح و تشدید زندہ — معنی
ترکیبی شرمصر رحلے اس نثر میں سیارات سبعہ اور انکی علامتوں کا جو نتیجہ میں مقرر
ہوئے ہیں برعایت حرف آخر سیارہ کے ذکر کیا اور معنی ترکیبی و معنائی یعنی خود ہی
ہر ایک سیارہ کے ساتھ ادا کر دیے اگرچہ حاجت کچھ اور لکھنے کی نہیں لیکن بطور
اختصار ضرورۃً کچھ لکھوں چنانچہ اول قمر سے جو سیارہ فلک اول کا ہی شروع کیا ہی
اور علامت اسکی راہی کہ قمر کا حرف آخر ہی بس مصر رحلتے ہیں اسکے رقم کی راے
پریشان سے دل کو خالی کر تو سراپہ سینہ کا اپنی گرد غم سے جھاڑا ہوا پائے گا
پریشان بدنیو جبہ کہ اور حرفون سے الگ ہی دوسرے فلک پر عطار دہی اسکی
علامت دال اور دال و دلیل کے ایک ہی معنی ہیں راہ بتا نیوالا بس فرماتے ہیں
کہ عطار دکی دال کا جو دلیل ہی اسکی راہ بتانے پر مت چلے اور راہ حق پر چل
جسکے سراہ پر عطاے کبریٰ اور کامل پائیگا ظاہر ہی جب عطار دکی دال سے
اعراض کیا تو راہی جسکے سر پر عطار کھی ہوئی ہی اسی را کو مصر رحلے راہ حق
ٹھہرایا ہی بلحاظ را کے جو راہ میں ہی تیسرے فلک پر زہرہ ہی علامت اسکی یا
تو اسکی ہا کی طرون مت دیکھ تو نور کے شگوفے تیرے دل کو روشن کر دیں جب
زہرہ کی ہا سے چشم پوشی کی جائے گی زہرہ بنے شگوفہ کے رہ جائیگا کہ اسکی ہا
دو چشمی سے صورت کلی کی عیان ہی چوتھے فلک پر شمس ہی اسکی علامت سین
لیکن تو اس سین سے بھی اپنے بوستان محبت و مہر کو خالی کر تو شمس رہ جائے جو
واردات الہی سے ہیں جنسے خاطر تیری گلشن ہو جائے پانچویں فلک پر مریخ ہی
اسکی رقم خا بس اس خاکو دندان آہن خاکو کل سے چاب ڈال تب تیری نیت
کی مری کو لذت و صلاوت ملے اور ظاہر کہ بعد چاب لینے خامریخ کے مری رہیگا
چھٹے فلک پر مشتری ہی اسکی رقم یا اور کمان کو بھی یا کہتے ہیں اور اسکا خانہ بھی

لکمان ہی بس مضر کہتے ہیں قوس جو اس کا خانہ ہی یعنی یا اس کو خوب توڑ دے تو میم
 محافظت حق کا قہر کی صورت جیسے سر سپر پر ہوتا ہی تیرا اسیر ہو جائے صورت
 اسکی یہ ہی کہ جب یا کو کہ خانہ اصلی اسکا ہی توڑ ڈالا تو مشترک ہا جسکے سر پر میم محافظت
 حق کا قہر کی صورت رکھا ہی اور میم کے بعد شین تے رے بصورت سپر کے ظاہر ہی
 سنا تو بین فلک پر زحل ہی علامت المکی لام بصورت دامن بس اس دامن کو اسکے
 پانوں سے جو سیدھا سر لام کا ہی گرا دے تو زح رہ جائے گا جو دوری عتاب و عذاب
 سے بچتا ہی اب سیارے تو ہو گئے رہ گئے ثوابت جو فلک ہشتم پر ہیں انکے قدم
 سے بھی قلم اٹھالے یعنی انکی چال گردش سے بھی کنارہ کر تو جگو سر فرازی حصہ
 ثواب کی حاصل ہو اسکی صورت یہ ہی کہ ثوابت ثوابت اول بکسر با دو م بفتح
 یا بس ثوابت کی تانفس کلمہ کی ہی اور ثوابت میں تانے خطاب جسکو سر فرازی
 ثواب سے حاصل ہی یہ سب بیان سیارات سابعہ کا تھا کہ انکی گردش و حرکت
 کا مقید و معتقد نہو ہر شی کو مالک الملک سے سمجھ رہے تو فوز عظیم کو پہونچے اور
 معنی معانی معنی ترکیبی کے ساتھ بیان ہوتے گئے ہیں ناظرین خیال فرما کے تمہارے
 معنی ترکیبی ثنوی اس نظم میں بارہ برجون کا بیان ہی مع انکے رقوم
 کے اور انکے رقوم بحساب ابجد کے ہیں یعنی ابجد سے حطی تک چنانچہ فرمایا
 کہ برج حمل کی علامت جو صفر و نقطہ مقرر ہوا ہی اس بات کو جتانا ہی کہ اس سے
 کسی کا اناے امل پر نہیں ہوا ہی کوئی اس سے متوقع کامیابی کا نہوا اور زور کی علامت
 میں نجومیوں نے الف لکھا کہ اسکو ایک نقطہ کا بھی اختیار نہیں ہی جیسے الف ایک نقطہ
 نہیں رکھتا اور دو پیکر کی علامت یا ٹھرائی ہی تاجان جائین کہ یہ دو دل ہی اس سے
 یقین نہیں کہ یکتا ہو سلطان کی علامت جیم مقرر کر کے ظاہر کر دیا ہی کہ برج اس
 کجرو سے راستی کا نشان مت ڈھونڈھے اور سلطان اگلے پچھلے پانوں دونوں سے
 دونوں طرح آگے پیچھے کو چلتا ہی اس سبب سے کجرو کہا ہی دیکھو برج اسد
 کہ سب میں غالب و زبردست ہی اسکی علامت دال مقرر کی ہی تا سمجھ لیں

کہ قدشیر کا حکم تقدیر کے پیچھے دال ساخمیدہ اور دوتاہور باہر بس بدون حکم تقدیر کے کیا کر سکتا ہے معمول ہے کہ کھیت کاٹنے والوں کے ہاتھ سے بالیان گرجاتی ہیں انکو خوشہ چین بین لیتے ہیں سنبہ بھی خوشہ چین داس قضا کا ہے اسلیے رقم اسکی ہا ٹھہرائی جو بچنے لگیر کے ہے پھر اسکا کیا مقدور اور کیا دستگاہ ہے جو کسی کو کچھ دے سکے بلکہ یہ باتیری ہی تنبیہ کے واسطے ہے کہ تو آگاہ ہو جائے اب میزان کی کیفیت سنئے کہ اسکی رقم واو ہے جو حرف علت و عیب سے ہے سو یہ اسلیواسطے کہ تیرے میزان میں اسکی علت و عیب کے معاملہ میں ریب و شکش آنے پائے راستی سے اسکی ریب ہو جائے عقرب کا نشان سینئے زاہی یہ زا اس توجیہ کو سمجھاتا ہے کہ یہ عقرب کی زا عقرب زاہی ہے ہمیشہ دکھا اور مصیبت ہے اس سے پیدا ہوتے ہیں جو حق قوس کا حاہی ہے حا کہ رہا ہے جسنے قوس گردون کو چھوڑا وہ ہشت بہشت کو پہنچا ہشت بہشت برعایت حا کہ آٹھ عدد والی ہے اور قوس گردون متعلق اول مصرعہ سے اور جدی کی رقم جو طاق قرار دی ہے جسکے نو عدد ہیں یہ طاقکار رہی ہے کہ احکام جملہ نو آسمانوں کے نفو و بازی پر بنا کیے گئے ہیں دو کی علامت اس شخص نے جو اختر کے حکم بیان کرتا ہے یا مقرر کی کہ اسکے عدد دس ہیں اس خیال سے کہ یہ دس ابرو نکو ابرو والوں کی رو سے بٹویگا اور دس سے مراد کثرت ہے نہ عدد مقرر ہے اب فقط برج حوت رہ گیا اسکی علامت یا مع الف ہے جسکے عدد گیارہ ہوئے یہ تو خود شکار حکم اینر دجی کا ہے اور اسکے پاس ہی یا مع الف بصورت کانٹے ماہی کے موجود اب سب بارہ برجوں کا بیان ہو گیا منجملہ انکے ایک کی علامت صفر اور دس کی علامت ابجد کی الف سے یاے حتیٰ تک تو یہ سب گیارہ علامتیں ہوئیں یا رعوین یا مع الف ان شرط و نظم کے مضے ترکیبی و ممائی سب بیان ہو گئے سو انکے اور کوئی معلوم نہیں ہوتی واللہ اعلم بالصواب **الاحتلاف** متن مطبوعہ میں بہاے زہرہ کی جگہ بہار اور زج کے بجائے خرچ اور رقم صفر کے ٹھکانے زخم آمد یا کی جگہ یا اور حرف دال کے بجائے رقم دال داس میں دانش عقرب زاہست کو عقرب راست حاست کا حاست نشان

قوس میں دلوں کی جگہ دیو شد سب غلط ہیں کاتب تو اکثر غلط نویس ہوتے ہیں مگر
صحیح اگر مصحح نہوں تو صحت کہاں۔

نکتنہ شعراے روزگار نقد عین شعراے بدار در شرارے آ بکار نہادہ اندواز صلت
جزلت مذلت پیش چشم ایشان نمی آید دیران فلک مقدار از بسکہ عطار دسایہ
ہر از سر ایشان برگرفتہ الف و نون قلم و دوات بر طرف افگندہ اندواز جفاے
چرخ پیر شدہ اند قطعہ شد منزل میان بیم و امید + دل شاعر از ان بود عاش +
ہست والی دیر بر سر + تا بر رنجی ز چاہ معاش + **اللغات** شعرا جمع شاعر
شرا خرید فروخت آ بکار بالفتح جمع بکر زن بکر اور سخن ناگفتہ صلت بکس عطا و انعام
و پیوند دیر بفتح صاحب نظم و نثر برگزین اٹھالینا رعاش صاحب رعشہ معنی
ترکیبی نثر مقرر کہتے ہیں کہ شعر کا یہ حال ہی کہ نقد عین یعنی شعراے بدار کو شرارے
آ بکار میں رکھا ہی یعنی کیسے کیسے نفد جدید عمدہ عمدہ فکرون کے خرید میں لیتے ہیں
عرض ایک کو چھوڑا دوسرے کو اختیار کیا ایسے ہی بار بار عمدہ سے عمدہ کے خریدار ہوتے
ہیں اور صلت کا یہ حال کہ سوائے لت مذلت کے اور کچھ سامنے انکے نہیں آتا ہی
اور دیر فلک مقدار از بسکہ سایہ ہر و محبت کا عطا دلنے انکے سر سے اٹھا لیا
الف و نون قلم و دوات کو ایک کنارہ ڈالے ہوئے ہیں اور جفاے چرخ سے پیر
ہو گئے یہ حال زمانہ کے شاعرون اور دیرون کا ہی معنی ترکیبی قطعہ ایسا
وقت ہی کہ شاعرون کا دل نہایت رعشہ میں پڑا ہوا ہی اور رعاش ہی بسبب
بیم و امید کے اور دیر کے سر پر جو ایک دال بھی ہی دال نہیں ہی گویا ایک
دلوں کی اپنی چاہ معاش سے کچھ غم نکالے معاش کو اسکی چاہ بنظر نہایت بستی و
تنگی کے کہا ہی معنی معاش نے نثر شعرا میں حرف عین در میان شرار کے واقع ہی
اور کلمہ صلت میں لت ہی جو صداد کے سامنے پڑی جسکو چشم سے تعبیر کی ہی
دیران میں حرف دال رقم عطار دکی ہی جب یہ سایہ اپنا اٹھا لیا دیران میں رہ گیا
پھر الف و نون اسکا جو مثل قلم و دوات کے ہی بر طرف افگندہ ہو گا بھر رہ گیا

بصورت پیر معنی معما کے قطعہ شاعر کا دل رعاش ہی دال دیر مراد دلو سے ہی
اور اسکے بعد پیر یعنی چاہ محسنات کلام نقد عین شعر آبدار کیسا ابلغ ہی صلت
لت مذلت سب میں لت لگتا ہی دیر فلک عطار دسایہ ہر سب سب مرعات
سایہ کے لیے با وصف صفت خاص اُفتادگی کی برگزین کیا ہی خوب ہی اور
ایسی ہی اور خوبیان الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے اکر آب کار اور
صلت کا و صلت جزلت کی جگہ خیرات دیران کے بجائے پیر فلک قطعہ میں نزل کا
نزل دال دیر والی کی جگہ سب غلط ہیں۔

حکایت ایک از بار یک بینان لغزی چون نقش زلف خوبان نقش بسته بود و قلم مشکینش
بدانگو نہ در صفت موی از روی بتان چین چہرہ کشاود کہ خامہ مانی از شرح آن چون
موی سمور در سری آمد شاعری تیز زبان چون شانہ پردہ از نشانہ آن عقد بکشد
وہزار لاف پریشان آغاز نہاد یکی از رؤسا بشنود و گفت شاعر کہ از نام خود بلا قدر
بہ تیغ زبان چون الف موی شگاف قطعہ شعر آن شد زمرہ شعر + کہ ہند بر فراز
شعرش پا + لیک ز آشفنگی شعر گزاف + بسکہ سر ہار سد بعش زلاف + اللغات
لغز چستان و سورخ موش کلان مانی نام نقاش معرو و سمور فتح اول و تخفیف
میم نام ایک جانور کا ہی قسم رو باہ کی کہ اسکے پوست سے پوستین بناتے ہیں
اور اُس پوستین کو بھی کہتے ہیں عقد بالفتح گرہ دینا گزاف بکسر اول پرو زان
غلاف بہودہ و ہرزہ و میجر و بحساب و بضم اول نیز معنی ترکیبی نہ ایک نے
بار یک بینوں سے ایک چستان مثل نقش زلف خوبان کی لکھی تھی زلف خوبان
سے تشبیہ مشکل اور پیچ در پیچ ہونے میں ہی اور وہ چستان بھی بھی زلف کے
نام سے چنانچہ فرمایا کہ اُسکے قلم مشکین نے بالون کی صفت میں بٹھرتاں چین
سے چہرہ کھولائیے صفت کیا کی تھویرین بتان چین کی بنائیں اور ایسی کہ مانی
کے قلم اُسکی شرح سے مثل موے سمور کے سر میں آتی تھی یعنی سڑیک دیتے تھے
ایک شاعر تیز زبان نے شانہ کی طرح پردہ نشانہ اُس گرہ سے کھول دیا یعنی

جیسے شانہ سے گریہ بالون کی سلجھ کے کھل جاتی ہے اس تیز زبان نے بھی اُسکو کھول دیا اور ہزاروں شیخیان بے فائدہ شروع کیں ایک نے رئیسوں سے سنا اور کہا کہ شاعر جو اپنے نام سے لاف زنی کرے تیغ زبان سے چاہیے کہ الف کی طرح بال کو چیرے تو لاف زنی اُسکی بڑھکے ہوئی معنی ترکیبی قطعہ یعنی زمرہ شعرا میں اشعر سبب سے بڑھکے شاعر وہ ہے کہ اپنے شعر کے سر پر پانون رکھے یعنی پامال و بے اعتبار سمجھے لیکن ہوتا یہ ہے کہ شعر گزاف کی آشفتنکی سے ہتھوں کے سر عرش پر پہنچتے ہیں یعنی لوگ اُنکے لاف و گزاف کی بیہودگی کا خیال کر کے ہر قسم رعایت مرعی کرتے ہیں اور یہی رتبہ پا جاتے ہیں معنی معامے نشر نقش نقش تجلیس سمور کا اول آخر سر اور مواسکے بیچ میں واقع نشانہ میں پردہ نقن ہے جب کھل جائیگا شانہ رہیگا لاف پریشان بھی الف ہی بمعنی ہزار شعر یعنی موکے ہی جیالف تیغ زبان کا اس میں آئیگا اور موشگافی کر لیگا تو شاعر ہوگا معنی معامے قطعہ شعر کا الف پانون ہے جب شعر کے سر پر رکھا جائیگا اشعر ہوگا اور شعر آشفٹ عرش ہے محسنات کلام جو کہ یہ حکایت ایک لغز کی صفت میں لکھی ہے اور اُس میں بیان زلف کا اسیلے پہلے ہی سے باریک بینان کے ساتھ شروع کی نقش بستن نقش جانا اور تصویر پینا نا دونوں معنی کے واسطے کیسا لطیف ہے ایسے ہی قلم مشکین بر رعایت زلف اور نیز صفت قلم اور شانہ اور تیز زبان اور تیغ اور ہزار و لاف کہ قلب اسکا بھی الف ہے اور سوا اُنکے بہت خوبیان ہیں الاختلاف شارح نے معامالاف کا زمین لکھا متن مطبوعہ میں در سری آمد کے بجائے می آید موشگاف کی جگہ می شگاف صحیح نہیں ہے۔

الباب الرابع فی الزهد وفیه فصول

الفصل الاول فی العبادت والفسق وما یناسبہما

نکلتہ مطبع ہر جا کہ نزول کند بار گیر اور از عزت بردیدہ جائے دہندہ لفظ مطبع ہر جا

کہ مطی مست بر بالائے عین و متمر دعاصی ہر کار کہ باتمام رساند در خلق در عقب و باشد
ولفظ متمر دتم این منی مست کہ متم مست و در در پے او نظم دل صالح آمد الف وار
راست + از آتش ہر جا کہ شد صلح خاکست + تہ کار خالی ز فرہی مست + تبا ہے اگر
باز دانی تہی مست + اللغات مطیع فرمانبرداری و طاقت کرنے والا بار گیسر
اسب و شتر و گا و مطی بفتح میم سواری و مرکب متمر و بضم ہر وزن متولد سرکش و
پیشی و نا فرمان متم بضم میم و کسر میم ثانی تمام کنندہ و کامل کنندہ ہی بفتح و یا بضم
نگوئی و بہتری و صحت معنی ترکیبی شریف مطیع جس جگہ جاتا ہی اُسکا تو کچھ کہنا ہی
نہیں سواری وغیرہ جو اُسکے آرام کی چیزیں ہوتی ہیں بڑی عزت سے اُنکو اُنکو نہ
جگہ دیتے ہیں و یکے لے لفظ مطیع کو کہ مطی بالائے عین واقع ہوا اور نا فرمان گنگار کوئی
کام پورا کرے اُسکے سچے رو خلاقی یگا ہی رہتا ہی خود لفظ متمر دتم اس قول کا ہی کہ متم
ہی اور داسکے سچے معنی ترکیبی نظم دل صالح کا ایسا ہی جیسے الف سید عالم بل
بے کہ اسی سبب سے جان وہ جاتا ہی اُس سے صلح و ملت ہی پیدا ہوتی ہی اور
جو تہ کار ہی فرہتری و نگوئی سے خالی ہی اصل یہ ہی کہ تبا ہی کو اگر جانے اور خیال
کے تو وہ خود تہی ہی معنی معالجے شریف مطیع مین لفظ مطی کہ سواری کے معنی مین
ہی عین پر کہ چشم ہی رکھا ہوا ہی اور متمر دتم اول متم ہی اور سچے اسکے رد لگا ہوا
معنی معالجے نظم دل صالح کا دل الف ہی جو راست ہی باقی صلح جو الف کو گہیرے ہی
اور تبا ہی تہی ہی اس طرح کہ سے کہ تے باہے یعنی تے ہے کے ساتھ ہی محسنات کلام
مطیع و متمر دونوں فقر و ن مین دونوں کا بیان داخل صنعت تضاد ہی متمر دے
مناسب الفاظ متم اور اتمام کیا ہی خوب ایراد کیے ہیں کہ صنعت اشتقاق
پر شامل ہیں۔

نکتہ عت از دے لغت تکرار و الحاج ست در مسالت غرض آنکہ عبادت
کہ اول و آخرش بتکرار ذکر و الحاج دعا کہ کمال خضوعست آراستہ نباشد
باد و ہوا باشد شہر عین یقین چراغ راہ عبادت آمد این عین اگر نڈاری در دست پادشاہ

اللغات عت کے معنی مصرح نے لکھ دیے الحاح بالکسر بار بار کسی بات کو کتنا مسالت
 بالفتح وفتح ہمزہ ولام مانگنا و سوال کرنا خضوع بضم تین فروتنی کرنا یقین کے تین درجے
 بہین علم یقین وہ کہ کسی شی کو یقین جانتا ہی عین یقین جیسا جانتا تھا آنکھ سے بھی
 دیکھ لیا حق یقین کہ خود اپنے ہی اوپر گند جائے معنی ترکیبی شرع مصرح کہتے ہیں
 خوشامد اور گڑگڑانے کو جو کسی شی کے سوال و مانگنے میں کینچاے عت کہتے ہیں
 اس سے ہماری یہ غرض ہے کہ عبادت اگر اول اور آخر اسکا تکرار ذکر اور الحاح دعا
 کے ساتھ کہ نہایت عجز و فروتنی ہی آراستہ نہ ہو وہ عبادت کچھ چیز نہیں محض باد ہوا
 ہے معنی ترکیبی شعر عین یقین چراغ راہ عبادت کا ہے یعنی عبادت کا مشغول ہونا
 جب ٹھیک ہے کہ عین یقین اسکا ہو کہ گویا معبود حقیقی کو دیکھتا ہے اور وہ حاضر ناظر ہے
 اور اگر یہ عین عبادت میں نہیں رکھتا تو سوائے عبادت کے اور کیا پایگا جسکے معنی ہیں
 ہوا تیرے واسطے ہی معنی معامے شرع عبادت کے اول و آخر سے عت نکلتا ہے کہ
 عجز و الحاح کے معنی میں ہی پس اگر عبادت میں عت نہ ہو تو پھر باد ہی باد ہی کی
 محض بہبودہ معنی معامے شرع عبادت کی عین چراغ راہ عبادت کی ہوگی تو
 بادت رہیگا اور تائے خطاب بمعنی باد ترا ہی باد برے تو محسنات کلام تکرار و
 الحاح مسالت دعا خضوع سب مناسب یکدگر ہے۔

نکتمہ عباد بایکہ چشم برداب دل یعنی جد و تعب نفس دارد چہ اگر عابد عین عجب
 بر قدم و روش خود دارد ہر روز بابد باشد نظم عین عابد شد مشرف برباد + زانکہ
 از نور یقین دارد مرد + راستی چو در میان چشم و دل + کز الف شد عابد بادی مقل +
 اللغات عباد بالضم جمع عابد داب دستور و قاعدہ جد بالکسر کوشش و درشتی
 تعب بفتح تین رنج و ماندگی عجب بالضم خوشن بطنی مقل بضم اول و کسر ثانی
 درویش اور اندک کنندہ اور بردارندہ کسی چیز کا معنی ترکیبی شرعاً بدون گو
 چاہیے کہ چشم داب دل یعنی کوشش و رنج نفس پر رکھیں مطلب یہ کہ موافق
 دستور و قاعدہ کے نفس کشی میں در رنج نہ کریں اسلئے کہ اگر عابد عین عجب کو

اپنے قدم اور روش پر رکھیگا اور چال و دستور کو اچھا سمجھے گا جیسا کہ صورت اول
میں قرب حاصل ہوتا ہے اس صورت میں ویسے ہی ہر روز ابد ہو اچلا جائے گا
مغنی ترکیبی قطعہ دیکھو عین عابد کو جو نورلقین کی مدد سے ابد پر مشرف ہوئی ہے
یعنی یہ آفتاب نو سال بھر میں ایک دفعہ مشرف بشرف ہوتا ہے یہ عین ہر وقت
مشرف بابد ہے پس ایدر ویش تو اپنی چشم و دل کے درمیان میں راستی ڈھونڈتے اور
ٹٹول دیکھ لے عبد میں الف آنے سے عابد ہوا جسکے وصف تک جو معلوم ہوئے مغنی
معما کے شرعاً دین عین جسکو چشم کہا ہے بادر ہی اور باد کا دل داب تو گو چشم
کا داب پر ہونا چاہیے اور جو اس عین کو عابد اپنی روش کے قدم پر رکھیگا ابد
ہوگا مغنی معما کے قطعہ عابد کی عین کے بعد لفظ ابد موجود عبد کی عین و دل
میں الف آنے سے عابد حاصل ہوگا چشم عبد کی عین اور دل اسکا بے جو بیج کا
حرف ہے محسنات کلام بننا سبت عباد کے بایں سے باد نکل سکتا ہے اور داب
تو مقلوب ہے بادر کا ہے چشم بردل نفس عین قدم روش سب مراعات عین کے
لفظ میں کیسا ایہام ہے برعایت لفظ شرف کے آفتاب سے اور لفظ روز کا بھی
یہی حال ہے آفتاب سے اور انکے سوا اگر طالب ہو ملاحظہ فرماؤ کہ سب عیان
ہیں یہ جو کہا ہے عین عجب بر قدم و روش خود دار کیا ہے ابلغ ہو کہ قدم خود کا دال
ہے اور عابد کا قدم بھی دال۔

نکتہ مستور اگر چہ بظاہر مست دلی ناید اما روے دلش در آخرت باشد و ناسک
اگر چہ رویش بہر دم باشد اما من از ایشان بکاف کلاکت و حراست و جدید
باشد نظم باز گردیدست ناسک از کسان + دردش بنگرگزین یا بی نشان
طبع صالح دم از ان عالم زدست + حاصل دنیا از ان برہم زدست + اللغات
مستور پوشیدہ شدہ و پوشاندہ کہا قال اللہ تعالیٰ جہاں مستور ایسا تر
ناسک عبادت کرنیوالا اور راہ خدا میں قربانی کرنے والا کلاکت بروزن
ومنی حراست یعنی نگہبانی برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا مغنی ترکیبی شرح

کہتے ہیں ایک فرقہ مستورون کا ہے کہ وہ آپکو دوسرے رنگ میں چھپائے ہوئے ہو گئے ہیں کہ بظاہر مست دلی نظر کرتے ہیں یعنی ایسا اظہار کرتے ہیں کہ کوئی دیکھے تو کہے کسی نشہ میں مست ہیں اور وہ نشہ میں عشق کے مست کہ جسکے چھپانے کو یہ اختیار کیا ہے بس مست دلی تو ظاہر ہی لیکن رو دل انکا آخرت کی طرف ہوتا ہے لہذا مستور کو ایسا ہونا چاہیے دوسرا فرقہ ناسکون کا یعنی عابدوں کا جنکو سالک کہتے ہیں انکو ایسا ہونا چاہیے کہ روائگا تو مخلوق میں ہو لیکن دامن انکا کاف کلائت و حرارت کے ساتھ سمٹا ہوا ہو یعنی لوگوں سے تو طین لیکن دامن نشہ سیٹھے ہی رہیں کہ لوٹ دنیا میں بھرنے نیلے خضر مست و سالک دونوں کی کیفیت بیان فرمادی معنی ترکیبی نظم ناسک اگرچہ لوگوں میں ملا ہوا ہے لیکن نشہ پھرا ہوا ہے تو اُسکے دل کو دیکھ ضرور اسکا نشان اور پتہ پالے گا اور صالح کی طبیعت اس عالم سے دم مار رہی ہے یعنی اُسکے شوق میں ہی اس سبب سے اُسنے حاصل دنیا کو برہم کیا ہے معنی معائے شرمستور کا اہل خمست ہی یہ دنیا کی طرف ہی دوسرا رو کہ اسکا دل روجو آخر میں ہی اسی واسطے رو در آخرت فرمایا ہے ناسک کا رولفظ ناس ہی یعنی مردم اور کاف اسکا دامن جسکے معنی منع اور بازداشتن کے ہیں اسی لیے درجیدہ باشد کہا ہے معنی معائے نظم قلب ناسک کا کسان ہی صالح کا قلب برہم زدہ حاصل محسنات کلام روے دل مستور کا کس خوبی کے ساتھ آخرت میں کیا ہے بنظر آخر میں واقع ہونے کے ایسے ہی دوسرے فرقہ میں دامن ناسک کا کاف سے سیٹھا ہے جو غنی باشتن کے ہے۔

نکتہ زائے زاہد روے پوش ست برہد یعنی بنائے نفس و ہوا و تائے تقویٰ گجلی ست بر سر طبع قوی پیل آسا قطعہ زاہد ز دست و دلش آہن ز سوز عشق با نقش زہد تار ہدازنا عاقبت + دل را کہ از خیفی فسق ست دال و لام + آمد دلیل تقویت اور تقویت + اللغات ہد بالفتح و تشدید شکستن اور

ویران کردن کجک آنکس پیل بانان تقویت بالفتح قوت و بنا تقویت تقوی بالفتح
 پرین گوری اور تا اسمین مصدری ہی ہے معنی ترکیبی نشر زازاہ کی ہد کو اندر چھپائے
 ہوئے ہی یعنی پوشیدہ پوشیدہ بنیاد نفس و ہوا اذہاتی اور ویران کرنی ہی
 اور نظاہر ہی کہ زہد ایک پوشیدہ چیز ہے حقد زہد بڑھیکا بنیاد نفس و ہوا کی
 گھٹگی اور تا تقویٰ کی ایک کجک ہی سر پر طبع قوی پیل آسا کے کہ یہ کجک اسکو
 بس میں کرتی ہے معنی ترکیبی قطعہ زہد سوز عشق سے اپنے دل میں ایک
 آہ لگاتا ہی تو نقش زہد کے ساتھ کہ ہم صورت زہد کا ہی نار عاقبت یعنی دوزخ سے
 بچ جائے اور دل کے واسطے کہ فسق کی نجفی سے دال ولام ای خمیدہ ہو رہا ہی
 اور اسکی تقویت کی دلیل تقویت یعنی تقویٰ میں سے معلوم ہوئی ہے کہ تقویٰ
 سے تقویت حاصل ہوتی ہے کر رہا ہی اسلئے کہ تقویٰ اور تقویت دونوں ایک ہی
 قالب میں ہیں معنی معامے نشر لفظ زہد میں زاہد پر واقع ہوئی آسکو چھپائے
 ہی اور تقویٰ میں تا بصورت کجک لفظ قوی پر جو صفت طبع پیل آسا کے ٹھہرائی ہے
 موجود معنی معامے قطعہ زہد کے اول آخر سے زہد حاصل ہی اور جب زہد
 میں آہ آئیگا زہد ہو جائیگا زہد ہر با ہم نقش دال ولام اس کا مجموعہ دل اور
 تقویت تقویت دونوں تجنیس تام دال ولام اس سبب سے دل کو کہا ہی
 کہ یہ دونوں حرف ضعیف و نحیف ہیں لام سے معلوم مراد ہی اسلئے کہ لام واسطے
 تعلیل کے موضوع ہی دال باعتبار خفیدگی اور لام بلحاظ باریک پڑھے جانے کے
 جملہ قرا کے نزدیک سوائے لفظ اللہ کے محسنات کلام زازاہ کو پوشش
 ٹھہرانا خالی باریکی سے نہیں ہی اس واسطے کہ زامالہ کرنے سے نہ ہو جانی ہی اور
 نہ ہنسی لباس و جامہ کے ایسے ہی تقویٰ کی تا کو بصورت کجک ٹھہرانا بدی ہی
 لفظ بر سر قوی کیا خوب ہے کہ کجک سر پر پیل کے ہوتی ہی اور تا بھی سر پر طبع قوی
 کے اور جو کوئی ڈھونڈ سینکے بہت میلنے میں لے تو ہر جگہ یاد دلا نیکو تھوڑا تھوڑا
 لکھ دیا ہی تا ناظرین مزور دیکھیں تامل فرمائیں۔

حکایت تیکے از صلا را گفتند کہ فلان مفسد کہ شجرہ وجودش با بے غے ست بہ
 نوزیدن درخت در باغی شد و باہن دل بہج نہال نہاد خود می برید قضار را تبر برایش
 آمد یعنی تب کہ ہلاکت ست از پائے در افتادہ گفت نظر بر چمن سامی اسامی انگنید
 کہ فاسق کہ از اصل طینت برآمدہ است بفکر فاسد تبر بہ پائے خود خوردہ است
 رباعی مفسد کہ نہادہ اندارہ پائش + از خون دل ست غرق از ان اعضائش +
 چون کردن او از سرفک دور شود + بینی مسدی ز جبل غم بر تائش + اللغات
 باغی خواہندہ و ستم کنندہ باغی ای یک باغ نہاد اصل و ذات کبر ہندی بسولہ سامی
 بلند اسامی جمع الجع اسماء کہ جمع اسم کی ہی فاس تبر نای گلو و طقوم معنی ترکیبی
 شریک صلح کو کہا کہ فلان مفسد جسکے شجر وجود کا باغی و ظالم ہی درخت
 نیلوا یک بلغمین گھسا اور آہن دل سے جڑ نہال نہاد کی کاٹتا تھا جو کہ یہ
 شخص خود ہلاک ہوا ہی اس واسطے اسطور پر کہا کہ آہن دلی سے درخت کیا کاٹتا
 گویا اپنے نہال نہاد کی جڑ کاٹتا تھا اتفاقاً تبر اُسکے پائون پر آیا تبر کھا کے گر پڑا
 وہ تبر اُسکے حق میں تب یعنی ہلاکت تھا اصل لے کہا کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو ذرا
 نظر وغور چمن بلند اسامی پر ڈالو اور فکر کرو یعنی اکسما عینزل من المسمام
 یہ تو جیسا جو کوئی ہی اور جس صفت کے ساتھ وہ ویسا ہی اپنا نام چمن اسماء
 رکھا کے لایا ہی وہی گل اُس سے کھلتا ہی مثلاً فاسق کہ یہ اپنی اصل طینت و
 سرشت سے نکلا ہوا ہی بسبب فکر فاسد کے پہلے ہی سے تبر اپنے پائون پر کھائے
 ہوئے ہی کچھ کچھ نہیں کھایا ہی معنی ترکیبی رباعی یعنی مفسد کے پائون پر تو قضا و قدر
 نے پہلے ہی سے آ رہ رکھ دیا ہی پھر اعضا اُسکے خون دل میں کیسے غرق نہون اور
 جب گردن اُسکی جو میم ہی سرفک سے کہ وہ فاہی دور ہو جائے تو اسوقت میں
 ایک رسی لیف خرماء سے جسکو مسد کہتے ہین غم کی اُسکے حلقوم میں ٹپے دیکھو گا
 اس شعر میں اقتباس ہی آیت کریمہ فی جیدھا جبل من مسد سے معنی
 معامے شر باغی بیائے معرو و باغے بیائے وحدت تجنیس آہن کا دل

نہا ہوا اور مقصود اس سے نہاد ہی بس دال مذکور نہیں کی اس سبب کہ وہ جڑ تھی جو
گٹ گئی تہر کے دو جز ہیں تب الگ پر الگ جو حرف استعلا ہی سانی اسامی نہیں
زائد فاسق کی اصل قاف ہی جب اس سے نکل جائیگا فاس رہیگا فاسد کا پانون
وال ہی اور فاس اسکے پانون پر رکھی ہوئی یعنی تہر خوردہ ہی معنی معامے
رباعی اس رباعی میں مفسد کے حرف حروف میں تصرف کیا ہی چنانچہ فرمایا مفسد
پانون اسکا دال ہو اور سین اسکا ارہ جو پانون پر رکھا ہی اور مفسد کے اول
آخر سے مراد حاصل ہوتا ہی جسکا دل یعنی قلب دم بھنے خون کردن مفسد کی فا
ہی جو سرفک کا ہی جب گردن دور ہوگی مسد رہیگا محسنات کلام آہن سے
قلب کر کے نہالکا لاہی وہی نہا نہال و نہاد میں بھی موجود بلکہ کیسا نفیس آیا ہی
بہ آہن دل پنج نہال نہاد خود می برید تا جان لیا جاے کہ نہا کے ساتھ دال جو جڑ
نہاد کی ہو وہ بھی لگی ہوئی ہی برپائش آمد کیا ہی ابلیغ ہی ایک یہ کہ تہر اسکے
پانون پر پڑا ایک یہ کہ پانون پر لگا اور بہت ہیں شایق خود غور فرمالین گے
الاختلاف شارح نے رباعی میں جو مفسد کا معا ہی ایک نہیں لکھا اسامی کو
جمع اسم کی لکھا ہی حالانکہ جمع اسم کی اسما ہی اسکی جمع اسامی اور پہلے باغی کی یا کو
یے نسبت قرار دیا ہی اور وہ مع یا صیغہ اسم فاعل کا بغنی یعنی سے ہی اور لکھا کہ
آہن دل اسکا دل نہاد ہوتا ہی نہ معلوم دال کس سے لے لی اگر دل سے تو لام
کو کمان پھیکا مخفی نہ ہے کہ اصل کتاب میں تہر برپائش آمد لکھا ہی اور مصرح اسکی
تفسیر کرتے ہیں یعنی تب کہ ہلاکت ست از پائے در افتاد پھر تہر برپائش کیسے
ہو سکے گا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مثل زید عدل کے اسی تہر کو جو پانون پر
لگا ہی بنظر اسکی شومی کے تب سے تفسیر کی ہی جو ہلاکت کے معنی میں ہی اور پہلا
مصرعہ رباعی کا یون تھا ع مفسد کہ نہاد ارہ برپائش + اول تو یہ مصرعہ چوٹا معلوم
ہوتا ہی دوسرے نہاد کا فاعل نہیں معلوم ہوتا نہ ضمیر کا ٹھیک ٹھکانا اس
سبب سے جبکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اصل مصرعہ ویسا ہی جو میں نے لکھ دیا ہی

اسی لیے کہ اُس میں فاعل قضا و قدر ہوتے ہیں جو مناسب موقع اور محل کے ہی ایسے ہی
 اول و آخر کے مصرعون میں پائش پائش دونوں جگہ تھا اول تو قافیہ نہیں ہوتا دوسرے
 بے معنی میں نے ایک جگہ پائش بننا سبب آ رہ کے دوسری جگہ نائش برعایت
 مسد کے لکھا کہ مسد بھی اُس کے گلے کی پھانسی ہو گئی تھی آئندہ ناظرین کو بمقتضا
 انصاف تسلیم وغیر تسلیم کا اختیار ہی اور متن مطبوعہ میں نہاد کی جگہ نہادہ اور
 فاسق کے بعد شد اور بچکے سرفک سرفک غلط ہے۔

فصل فی السلوک والحرفۃ وما یتعلق بہا

نکتہ طالب کہ سرو پائش بطب یعنی علم آراستہ نباشد زوداز پریشانی جبل
 نامش بطل شود و سالک کہ فیض نام حق یعنی ال در دل ندارد از بیداری
 نقش سگے باشد قطعہ الف سالک ست مثقب صدق + زوشده سلک
 راہ حق زیبا + درہ جستجو تن طالب + ظل و آب ست ممتزج ز صفاء اللغات
 بطل بفتح و تشدید طانہایت بیکار و نہایت دلیر آل بالکسر والتشدید نام خداست
 و پیمان و امان مثقب بالکسر بر مہ نجاران ممتزج بالضم آمیختہ معنی ترکیبی شر
 طالب کہ سرو پا اُس کا طب یعنی علم سے آراستہ نہو جاہل مطلق ہو تو بہت جلدی
 پریشانی جبل سے نام اُس کا بطل کہو جاتا ہی اور سالک کہ فیض نام حق یعنی
 دل کا دل میں نہیں رکھتا ہی سبب بیداری کے نقش سگ کا ہوگا ای ہم صورت
 سگ معنی ترکیبی قطعہ الف سالک کا گویا بر مہ صدق کا ہی جس سے
 سلک راہ حق کی زیبا ہوتی ہی اور انتظام پاتی ہی اور راہ جستجو میں تن طالب
 صادق کا ایسا ہی کہ ظل و آب جو دونوں صاف و صافی نہاد ہیں اسے آمیختہ ہی
 یعنی صدق و صفا سے آراستہ ہی بلکہ خود صفا ہو رہا ہی معنی معما کے شر
 اول و آخر طالب سے طب حاصل ہوتا ہی اور طالب پریشان از جبل بطل
 کلمہ سالک میں اگر لفظ ال نہ ہے اور اُس سے بیدل ہو تو نقش سگ کی صورت

سگ رہ جائیگا معنی معامے قطعہ سالک کے ادھر ادھر سالک ہی جب الف
بیچ میں آئیگا تو گویا رات کی سالک پیدا ہوگی اور صورت الف کی برص کی طرح ظاہر
طالب کا تن یہی لفظ طالب ہی جو بر ملا اطل و آب سے ممتزج ہو محسنات کلام
سالک کی لفظ میں ال کو دل ٹھہرایا ہی اور پھر اسکو بیدل کس خوبی سے بنایا ہی
الاختلاف متن مطبوعہ میں ال بکسر کی جگہ آل اور نقش کے بجائے نفس
خط لکھا ہی۔

مکتہ مرید تا کمان کجی مر از دست نہ ردم نشود و خادم تا دلیل دم و نفس نگنان
بدل قبول نکند خام باشد قطعہ سرمید بہ پیش ست از حیا و ادب + زیر اگر نہ رہ
شد سرش مرید بود + الف میان خدم بین و خادم اور دان + کہ راستیش میان
خدم پدید بود + اللغات مرقعہ و تشدید رالغ بیدہ بالفتح دست مرید بالضم کسی
چیز کا ارادہ کر نیوالا اور بفتح نہایت کسر کش و متمرد و نافرمان خدم بفتح تین حج خادم
معنی ترکیشی نشر مرید جب تک کمان کجی تلخی کی ہاتھ سے نہ کھدیگا مرد نہ ہوگا
اور وہ کمان کجی تلخی کی یا ہی مرید میں کہ ترکی میں کمان کو کہتے ہیں اور خادم
جب تک دلیل دم و نفس سبھون کی نہ مانے گا خام ہی رہیگا یعنی ہر کسی کی
ہدایت و رہنمائی کو مانے اور قبول کرے معنی ترکیشی قطعہ یعنی سرمید کا
خود بہ پیش ہی یعنی حیا و ادب سے جھکا ہوا اور بزیر بھی بلحاظ اسی بہ پیش کے
پس اگر نہ رہے ہی تو ضرور وہ سرمید ہوگا یعنی متمرد و سرکش نہ مرید اور اگرچہ الف
خادم کا خدم کے درمیان میں ہی لیکن تو خادم اسی کو جان جسکے سبب خادموں
میں راستی ظاہر ہو اور یوں تو جسمین الف لگایا جائیگا خدم سے وہ خادم ہوگا
معنی معامے نشر لفظ مرید میں بید یعنی دست اور کمان یا جوید میں ہی اور
مرہی موجود جب تک اس کمان کو ہاتھ سے نہ کھدیگا یعنی یا کوید سے مرد نہ ہوگا
اور خادم وال دلیل سب کے دم کی نہ مانے گا خام رہیگا معنی معامے
قطعہ مرید کا سریم ہی اور مضموم اگر ضمہ کو فتح سے بدل دیں مرید ہو جائے گا

پس مُرید مُرید با ہم تجنیس بھی ہر محسنات کلام سر مُرید بہ پیش است کیسا خوب
 کرنا ہی کہ اُسکا پیش ہی بھی اور سر بہ پیش شرگین ہوتا بھی ہی اور اسی کی رعایت
 سے زیر و زبر ایراد کیے ہیں اور بہ پیش اور زیر میں کیسی جدا جدا بات نکالی ہی
 ورنہ سر بہ پیش اور سر زیر کمال دونوں کا ایک ہی۔

تکتمہ خاے خرقہ پر وہ ایست بروے رقت دل و نیم مروجہ شکل تکمہ ایست
 وزی صورت ترک زیر این تکمہ و ترک کہ صوفی را مشاہدہ وجہ باقی نایا قطعہ
 دلق را روی دل آمد کہ نایند درو + عارفان روی دل خود چہ خلق وجہ بہ حق +
 لام آن خلق کہ از بہر طمع می پوشند + از پئے تیر ملامت ز رہے دان از دق +
 اللغات خرقہ بالکسر ہندی گوڈری رقتہ بالکسر و تشدید قاف تنگ ہوتا
 کسی چیز کا اور مہربان مروجہ کسی چیز کو کسی چیز سے جفت و قرین کرنا اور خرقہ
 مروجہ وہ خرقہ کہ جسمین ٹکڑے تلے اوپے لگے ہوں تکمہ بالفہم ہندی گھنڈی نہ تکمہ
 جو مشہور ہی نہ ہے بکسر اندازہ و حد و طرف و نزدیک بالفتح حیات و زندگی و مخفف
 زیست و بالکسر و تشدید بالباس و جامہ ترک بالفتح چھوڑ دینا اور خود آہنی
 بالفہم نام قوم مشاہدہ بالفہم دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہیں حاضر ہونا وجہ بالفتح و
 وجہ و طریقہ و ذات و حقیقت شی باقی ہمیشہ رہنے والا اور نام خداے تعالیٰ کا
 لام زندہ دق بفتح و تشدید قاف کوٹنا اور اٹھا کر نا معنی ترکیبی شریعے خا
 خرقہ کی ایک پردہ ہی روی رقت پر بیٹے خرقہ پوش کا دل رقیق و نرم ہونا چاہیے
 اور مروجہ کا نیم شکل گھنڈی کے ہی جو مروجہ میں ہوتی ہی اور زے مروجہ ترک
 بیٹے کلاہ فقیری اب باقی را لفظ وجہ پس صوفی وہ ہی کہ جسکا دل اس خرقہ
 اور مروجہ میں بعد اس سامان کے ذات پاک حضرت باقی لایزال کا مشاہدہ
 کرائے نہ وہ کہ خرقہ اور مروجہ بہن کے ظاہر صورت بنائے باطن میں کچھ بھی نہیں
 معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں کہ دلق کار و تو دل ہی کہ عارف لوگ
 حال گڈری میں اپنے روے دل کو دکھاتے ہیں خواہ مخلوق ہو خواہ حق تعالیٰ

سکوپہا برہنہ اندھ کی پیشانی نہ اندھ اور جو طبع کے لیے دلق پہنے ہی اُنکے لیے لام دلق کا
 زہر ہی جس سے وہ تیر ملامت کو بچاتے ہیں اور اُسکی ضرب و کوفت سے بچ رہتے ہیں
 کہ فقیر جان کے کوئی کچھ نہیں کہتا معنی معامے نشر خرقہ میں خاک کے نیچے رقت ظاہر موجود
 گویا بطور پردہ اُسکو چھپائے ہی مروجہ میں بعد میں وزا کے وجہ ظاہر معنی معامے
 قطعہ دلق کا رو دل ہی اور دلق سے جو لام نکل جائیگا دلق رہیگا ملامت میں بھی
 لام ہی اور تیر اسکا الف جسکا اشارہ ہی از پئے تیر ملامت محسنات کلام
 دلق کا رو دل کو ٹھہرا کر اُس میں رو سے دل عارفون کا کیسا نمایاں کیا ہی ہے بحلق و چہر
 بحق تکرار چہ کی واسطے مساوات کے ہی کہ صوفی خدا و مخلوق کے ساتھ یکساں ہو
الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے مروجہ مروجہ غلط ہے۔

نکتہ مرد ضعیف بنیہ چون عصا در دست گیر دقت بنیادش باشد این تنی از
 دست مرہ کہ الف شکل عصا دار چون بردست تنی آید شود کہ قوت دست و
 درویش قوی نسبت چون عصا در دست آرد از دستگیری الف انشایدش آید
 این معنی یاد دار کہ چون الف درید آید یاد میشود قطعہ عصا بر قلب آب نیل
 زرق ایدل بیک رنگی + پیوستی زن کہ از دیوان فرعون ابابہنی + دم خود را غنیمت
 دان بریر حکم حق ورنہ + چو آدم از الف دراپطوا بر سر عصا بینی + اللغات بنیہ
 بکسر و یغم اول و سکون فون بنیاد و نہاد و آفرینش و وجود از دست دادن
 چھوڑ دینا کو دینا آید بالفتح سخت ہونا اور قوت دار ہونا آپطوا یعنی آئیں آئیں
 عصا چوبدست اور صیغہ ماضی کا عصیان سے یعنی نافرمانی کرنا معنی ترکیبی نشر
 مرد ضعیف جو عصا ہاتھ میں لیتا ہی اُسکی بنیاد کو قوت ہو جاتی ہی تو بھی اسبات کو
 جو میں تجکو بتاؤن ہاتھ سے مت کھو کہ الف بشکل عصا کے ہی جب ہاتھ پر اسکو
 رکھو گے آید ہوگا جو یعنی قوت کے ہی آند درویش قوی نسبت جو عصا ہاتھ میں
 لیتا ہی اُسکو الف اندکی یاد آتی ہی اس بات کو بھی تو یاد رکھ کہ جب الف
 دید میں آئیگا یاد ہوگا معنی ترکیبی قطعہ یعنی ایدل آب نیل زرق و مکر کے

قلب پر موسیٰ کی طرح عصا بیکرنگی کے ساتھ مارا اور اسکا سینہ بچا لے کے کنارہ ہمارے پر
 نکل جا اسواسطے کہ دیوان فرعون سے ابا و سرکشی دیکھیگا اور جو دم تیرا حکم حق کی
 اطاعت میں گذرے شیمت جان نہیں تو آدم کی طرح مثل الف و راہبوا کے
 اپنے سر پر عصا دیکھیگا اور ضرب و تادیب معنی معامے سے شرعی میں دست
 کے معنی میں یہ ہی جب الف جو بصورت عصا کے یہی بد پر رکھا جائیگا اید ہوگا اور
 جب الف یہ میں آئیگا یا د ہو جائیگا معنی معامے سے قطع عصا جو مراد الف
 سے یہی جسکا اشارہ بیکرنگی ہی قلب اب پر مارنے سے ابا ہوتا ہی دم کے سر پر
 الف آنے سے آدم ہو جاتا ہی اور یہ بات کہ ابا میں الف قلب اب میں کہاں
 ہی زیر اب ہی جو کہ خاصیت عصا کی زیر اب ہی ہو جاتا ہی گویا وہی اسکا قلب ہی
 محسنات کلام اس قطعہ کے دونوں شعروں میں تلخ ہی اول میں ذکر موسیٰ
 علیہ السلام کا کہ تعاقب فرعون کے وقت جب نیل پر آئے حکم الہی سے عصا
 نیل پر مارا بار بار بہن پانی پھٹکے پیدا ہو گئیں یہ مع بارزہ اسباط بنی اسرائیل
 کے محفوظ و مصلون کنارہ پر پہنچ گئے اور فرعون و فرعون سے سب ڈوب گئے
 دوسرے شعر میں بذکر حضرت آدم کہ جب شیطان نے دھوکا دیکر گنیمت کو
 کھلا دیا عتاب سے حکم ہوا اہبطوا منی لجمیعاً یعنی نکل جاؤ جنت سے تم سب
 کہ وہ حضرت آدم اور حوا اور شیطان اور طاؤس و مار تھے اور جو دوسرے
 شعر میں عصا کہا ہی اسمین ایہام ہی کہ بصیفہ ماضی یعنی تافرومانی کے ہی
 جیسا کہ فرمایا ہی عصا آدم یہ اور عصا عصا تجنیس تام الاختلاف متن
 مطبوعہ میں چون دیدار اید اسی پر فقرہ ختم کر دیا ہی یاد میشود نہین لکھا جالا لکھو چاہیے
 تھا اور بجائے ورنہ از غلط ہی۔

نکتہ آلف سواک مسوا کیست کہ دندان طبع را بآن جلای تجرد ہند ہر گاہ
 کہ آن الف دورد در اند سوگ یعنی مصیبت و آلائش مصیبت ہند شعروں
 فای فی المسوا لعماسوا + ابدال لہم کے جلا دی النقا +

اللغات سواک بالکسر سواک جلا روشنی و صفائی سوگ کے معنی مہر رح نے لکھ دیے
 شک بفتح و تشدید کا فجد اگر ناد و چیز کا جو ایک دوسرے میں گھسی ہوں مک بالفتح
 و تشدید کا فکیدن معنی ترکیبی شرالف سواک یعنی مسواک کا ایسی چیز ہے
 کہ دندان طمع کو جس سے جلا تخرج کی دیتے ہیں اسیلے الف میں بھی تجربہ ہی اور جو
 اس الف کو دور رکھینگے سوگ دیکھینگے یعنی مصیبت اور آلودگی معصیت کی
 جیسی کہ تعلق میں ہوتی ہے پس تجربہ اختیار کرے معنی ترکیبی شعر جو کوئی
 مسواک میں ماسوا سے جدا ہوا ہمیشہ اُسکے واسطے چوسنا جلا دی پاکیزہ کا ہے
 یعنی خرما یا شیر کا الغرض حصول ناز و نعم ہر قسم کا معنی معامے شر سواک
 سے اگر الف دور رہیگا طاہر سوگ ہوگا ملنے معامے شعر مسواک میں مابھی
 موجود ہے اور سوا بھی اور جب سوا اسمین سے نکل جائیگا مک رہیگا محسنات
 کلام سواک مسواک تجنیس زائد جو کہ مسواک و سواک میں لفظ سوا کا ہے
 مہر رح نے کس خوبی سے اسمین مضمون ترک ماسوا کا نکالا ہے کہ اکثر مشائخ و
 فقر اسواک و شانہ وغیرہ پاس رکھتے ہیں اور عمل میں لاتے ہیں جیسا کہ کہا ہے
 شعر شانہ کو مسواک و شہج ریا + جبہ و دستار و قلب بے صفا + الاختلاف
 متن مطبوعہ میں بجائے مک کے یک و جلا دی کے خلا دی غلط ہے۔

نکتہ مرتبی ست وقاف کوہ و عین چشم اشارت ست بانگہ ہر کہ مرقع در پوشد
 اگر از تلخی عیش کو ہرہا پیش چشمش آید دیدہ نہ پوشد رباعی حلقہ میم مرقع ہست
 روی و در جیب + تازی را و پوشی رقع یعنی ہجو و عیب + تاسرو پائے مرقع را بود رق
 در میان + تالباس بندگی دروی پوشد مردغیب + اللغات مرقع بضم و
 تشدید تصویرن کی کتاب اور خرقة اور دلق رقی بالکسر و تشدید قاف بندگی
 و چیزے تنگ معنی ترکیبی شر مہر رح لفظ مرقع کا بیان فرماتے ہیں کہ مرقع
 اسمین تنگی ہے اور قاف پہاڑ اور عین چشم ہی پس مرقع پوش وہ شخص ہے کہ اگر
 پہاڑ کے پہاڑ تلخ عیشیوں کے اُسکی آنکھ کے سامنے آجائیں تو آنکھ نہ چھپائے

معنی ترکیبی رباعی مرقع میں جو حلقہ میم کا ہو و دو جیب کا ہی یعنی حلقہ بھی اور بصورت دو جیب بھی اور اسکے نیچے لفظ رقع کا رکھا ہو یعنی ہجو و عیب کے ہجو پس مرقع پوش کو چاہیے کہ مرقع پوشی میں عیب پوشی کرے اور کسی کی ہجو و مذمت بھی نہ کرے تو مرقع کے سراپا میں رقی و بندگی پیدا ہوئے اور مرد عیب لباس بندگی کو اس میں چھپائے معنی معامے نشر و اوراق اور عین سب مل کے مرقع ہوتا ہی پوشد پوشد تجنیس زائد معنی معامے قطعہ مرقع میں میم دو جیب ہی اور لفظ رقع اس جیب میں رکھا ہوا ہی مرقع کا سراپا میم و عین ہی اسکے درمیان میں رقی آنے سے مرقع ہو جاتا ہی عیب غیب تجنیس تام محسنات کلام پوشد پوشد متفاد حلقہ دو جیب لباس سراپا رقی بندگی سب مراعات ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے رقع یعنی ہجو و عیب کے مرقع ہجو و عیب غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش در سده کعبه اہل تسلیم جاکن کہ این سجاده راہ روان ست چنان الف مجرد و عریان لباس رد قلع در بر گیر کہ دای را چہر این ست و چشم بر لباس بیسہ نمایان دار کہ عبائے فقر عبارت از ان ست لباس خرق عادت و رسم در پوش کہ خرقہ کوتاہ دامن نیکو ست فتویٰ سجاده نشین شد آنکہ چون ہر بر جادہ حق طلب نہد چہرہ و انکوبہ پناہ راے در دست + در زیر دلہ راے در دست + در دست رد او رفق شدیار + عب ست عبا چو عجب شد کار + چون میم طبع احوال و فی سوز + از لعل سراب دیدہ بردوز + اللغات سدہ باغم و تشدید در گاہ و در سر اسجاده بتشدید جیم جانماز و نشان سجدہ در پیشانی و سجدہ در زمین عبا بالفتح و المذ پوشش نشی کہ عرب پہنتے ہیں عبارت بکسر بیان کرنا اور خواب کی تعبیر کہ ناخرق عادت کنایہ کرامات اولیاء سے کہ خلاف عادت ہوتی ہو طبع روشن اور در خشان کیا ہوا اور وہ چہ جسکو سونا چاندی چڑھا کے روشن کیا ہو

معنی ترکیبی نشر یعنی ایدرویش سدہ ای آستانہ خانہ کعبہ تسلیم و رضا میں تو ہی اپنا ٹھکانا کر کہ سجادہ سالکان طریقت کا یہی ہی اور بجائے امن طمان بھی ہی

اور الف کی طرح مجرد و حیران ہو کہ نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب لباس رد مخلوق کا پہن لے اور نہ خود خلقت ہو جا کہ ہی رد ارا ہیرون کی ہی اور ہمیشہ چشم لباس بے سرو پا لوگوں پر کھنا چاہیے کہ عباے فقر اسی کا نام ہو اور اسی سے عبارت اور لباس چوڑی رقبہ عادت اور رسم فخری ہی یعنی خلاف عادت و رسم فقر کے اسکو پہن کفر و کوتاہ دامن ہی اچھا ہوتا ہی معنی ترکیبی متنوی یعنی جس نے کہ راہ طلب حق میں اپنا چہرہ رکھ دیا وہی سجادہ نشین مثل ہر کے ہوا اور روشن اور منور اور سجادہ نشین وہ شخص کہ جانشین اور قائم مقام بزرگوں کا ہوئے اور جو شخص کہ ہر وقت راے درد کی پناہ میں ہی اور اس راے کو دل سے جانے نہیں دیتا وہ بھی رد دنیا والوں کی بسبب درد کے ہی یعنی دنیا والوں میں ملکر اپنے درد کو چھپائے ہی ہاں وہ درد کہ جسکی نرمی و ملائمتی یار ہو اور اس سے عیش و آرام کی مدد نہ دے وہ درد درد ہی اور وہ عبا جسکا نام عجب ہی یعنی عجب پیدا کرتی ہی عبا ہی ایسی ہی رخ و عبا تنگ لازم ہو کہ دوئی کو مثل نسیم طبع کے جلا دے اور یہ لمحہ اور چمک سراب کی جود ہو کا دے رہی ہی اس سے چشم بند کر لے معنی معامے شرسدہ کے دریا میں جا آنے سے سجادہ ہوتا ہی حرف الف جو لفظ رد کو برہین لگا رہا ہو گا لباس کا سلام اور پاسین ہی جب پیسہ و پا ہو گا بارہیگا اور با پر عین رکھنے سے عبا خرقہ کا دامن کوتاہ کر نیکی و حرف آخر اسکا کہ ہا ہی ساقط ہونے سے خرقہ رہیگا معنی معامے متنوی جادہ کے لفظ پر سین آئے سے جو رقم ہر کی ہو اور جسکا اشارہ نہد چہر سجادہ ہوتا ہو کلمہ رد اس کے نیچے درد ہی اور وہ لفظ دا ہی رد امین لفظ موجود ایسے ہی عبا میں عبا اور عجب کا دل آخر ہی عبا ہی یعنی پریم لانے سے طبع ہوتا ہی اور جو یہ میم چشمہ دار نہیں ہوتا اسلئے چشمہ بردوزنگھا ہی محسنات کلام رد خلق درد و لون حرف کیسے موافق وارد ہوئے ہیں اور رد کا درد اور درد کا درد عباے فقر عبارت و عبادت میں بھی عبا موجود ہر کا چہر رکھنا کیا ہی ابلغ ہی کہ ہمہ تن بصورت چہر کے ہی اس مصرعہ میں کیسے اپنے لفظ

سبحہ کی سپاہ میں کہ اُسکے دل نے بہن عجیب ایک کمان ہی کہ وہ جا ہی علامت برج قوس کی جسکے چلہ میں گوشہ گیر شیطاں پر غر کر تے بہن اور طرفہ کنے کی وجہ ہی کہ گوشہ میں غر کر تے بہن اور اسی کلمہ میں لاجول ولاقوۃ بھی ہی جس سے شیطان کو رہو کے بھاگتا ہی معنی معماے نثر سوائے تلازم پنج کے اور کوئی معما معلوم نہیں ہوتا معنی معماے شعر سبح کی لفظ میں جو جا ہی جب گوشہ گیر ہوگی سیہ رہے گا اور علامت برج قوس کی محسنات کلام نثر کے کیسے لفظ پنج مع مناسبات اُنکے مذکور فرمائے بہن اور نظم میں کمان کی رعایت سے جو جا ہی چلہ اور گوشہ ایراد فرمایا ہی الاختلاف اُنہی ہی سے نکتہ میں تین مطبوعہ میں لکھا ہی ورنچلہ زد گوشہ گیر بجائے ورنچلہ زد گوشہ گیر کے یہ نکتہ میری کتاب میں نہیں تھا متن مطبوعہ سے لکھا آگے نکتہ سروپائے ذکر ہی الگ۔

نکتہ سروپائے ذکر دینے پاشیدن تخم دعا ست اول و آخر و دینے دوستی خدا ست نظم ذکر گوی بگذران نفیرین و شر + ذکر کما از پریشانی گذر + و رزوانی دل بروب از تخم کین + و رد قلب آمد و دوائے پاک دین + اللغات ذکر کے معنی خود مصرح نے لکھ دیے ایسے ہی و دے نفیرین بالکسر بدعا و بدگوئی معنی ترکیبی نثر دونوں فقرات کے معنی مصرح نے لکھ دیے بہن اور لکھنے کی کیا حاجت ہی معنی ترکیبی نظم اگر خداے تعالیٰ کا ذکر کرتا ہی اور اُس میں مشغول ہی تو نفیرین و شر سے الگ ہوا سیلے کہ خود ذکر اس پریشانی سے گذر کر نے اور الگ ہونے کو بتا رہا ہی اور اگر ورنچلہ پڑھتا ہی تو دل کو کینہ سے صاف کر ڈال اس واسطے کہ ورد کا قلب ورو ہی جسکے معنی بہن اُس میں یعنی دل میں کین و علالت منت رکھ معنی معماے نثر مثل معنی ترکیبی کے معانی معنی بھی نثر کے ظاہر بہن کہ ذکر سے ذرا اور ورد سے ورنکا لا ہی دونوں کا سروپائے لیا ہی معنی معماے نظم ذکر پریشان گذر ہی ورد کا قلب ورو ہی محسنات کلام از پریشانی گذر کیسا بلنچ ہی ایک یہ کہ ذکر کو پریشان کرنے سے گذر ہو جاتا ہی دوسرے یہ کہ ذکر کے وقت پریشانی سے

محترم ہے۔

حکایت یکے از کرم روان دوران را از اجازت سماع پرسید نگفت سماع
راہر ویرا مسلم ست کہ در دور چرخ آسمان وار قدم بر سر دائرہ آفتاب زند
و اینغی روشن ست از لفظ سماع در یاب کہ سماع بر سر آفتاب ست
شعر خورشید را اگر چه قدم بر سر سماست + وقت سماع بین کہ سرش زیر پای
ماست + اللغات سماع بفتح شنفودن رقص و سرود و وجد مجازاً در دور چرخ
رقص و وجد ستین علامت شمس کی ہر نجوم بین عین آفتاب معنی ترکیبی شر
ایک کو کرم روان عشق خدا سے اجازت سماع سے پوچھا کہ شرعاً اسکی اجازت
ہی یا نہیں کہا سماع اُس سالک طریق عشق کو مسلم ہو کہ دور چرخ یعنی رقص
میں آسمان کی طرح قدم دائرہ آفتاب پر رکھے ایسا کرم روا اور صاحب علو ہو
اس واسطے کہ لفظ سماع سے یہ بات روشن ہی دیکھ لے کہ سماع سر پر آفتاب کے ہی
معنی ترکیبی شعر خورشید کا اگر چه قدم سما کے سر پر ہی لیکن سماع کے وقت
تو دیکھو کہ اُسکا سر نیچے ہمارے پائوں کے ہی کہ ما کے نیچے عین ہی یعنی آفتاب
معنی معمارے شر سماع میں سما آسمان ظاہر الف سما کا پایے آسمان اور
اسکے قدم کے نیچے آفتاب جو عین ہی موجود معنی معمارے شعر سما میں خورشید
کا قدم سر سما پر ہی اور وہ سین ہی جو رقم شمس کی ہی اور وقت سماع کے دیکھ کہ
سر آفتاب کا ہمارے قدم کے نیچے ہی اور وہ لفظ ماضیہ منظم کی ہی جسکے نیچے عین
ہی کہ یعنی آفتاب کے ہی محسنات کلام دوران دور چرخ آسمان دائرہ
لفظ روشن بلفظ آفتاب مناسب کرم روان کے دو معنی ایک کرم روا خدا کا ذکر
کرم جان والا حرارت عشق سے۔

فصل فی ذکر الفروا الارشاد

تکمیل قاعدہ بیت راجع را گویند وقاف تابع را اور آہنندہ و مطلع را صاحب فقر

کسے باشد کہ اولاً از بدعت و ہوا باز گردد و بمناہت شریعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سرفراز گردد تا عاقبت بسعادت دیدار حق از غیبت نیاز گردد قطعہ در لغت مخرج است
فقیر آمد از ان مخرج چشمہ حکمت دہن فائے فقیر ہر کراہست شکست است فقیرش غنیمت
زان برای رہ حق پشت فقیر است کسیر اللغات فقیر معر و مریشت شکستہ
و اب راہ کار یز و جوے گردا گرد نہال کسیر شکستہ مطالع جمع مطلع نگنا ستارہ وغیرہ کا
اور جگہ لکھنے کی و نام کتاب در منطق معنی ترکیبی نشر اس نکتہ کی تشریح مصرح نے
فقر کے حرفون میں تفرق کر کے عبارت سہل و آسان خود ہی تشریح و تفسیر
کردی ہے کہ محتاج اور بیان کی نہیں نہ کسی معاکھولنے کی معنی ترکیبی قطعہ لغت
میں فقیر مخرج آب کو کہتے ہیں اس سبب سے دہن فاقیر کا مخرج چشمہ حکمت کا ٹھہرایا ہے
اور اسکے سوا پشت شکستہ کو بھی فقیر کہتے ہیں یہ صفت بھی اسمین ہے کہ اسمین را راہ
حق کی ہے اسکے سبب سے اسکی پشت کسیر ہی اس شکستہ اور شکستہ اس سبب سے
کہ ناظر نسخ میں کبڑی لکھی جاتی ہے بلکہ صورتہ سرا اور کوئی معنی ترکیبی و معانی اسمین
بھی نہیں ہیں الاختلاف شائع لکھتے ہیں کسیر ہونا پشت فقیر کا یہ کہ قاف فقیر کا
مکسور ہے اور اس لفظ میں واقع گویا اسکا ایک عضو ہی انتہی شائع نے کسور قاف کا لحاظ
کر کے فقیر کو پشت شکستہ کیا یہ نہ خیال کیا کہ مصرعہ مصرح میں زان برائے رہ حق آئم وارد
ہے یعنی مصرح تو برائے راہ حق سے پشت فقیر کو کسیر کہتے ہیں اور مصرح نہ کسیر
وغیرہ سے۔

نکتہ فقیر راگا ہے فقر فقر شود کہ قاف قساوت قلب او بجای دندان خوف
و خشوع منکسر و متعدم شود شعر دل درویش بود آئنے لطف خدا و رونا آمدہ غرید
دل او بصفاء اللغات قساوت بفتح سخت دلی اور سیاہ دل ہونا خشوع
بضمین عجز و فروتنی و خوں و منکسر بالفم و کسر سین شکنندہ و متعدم نیست
شوندہ معنی ترکیبی نشر فقیر کو بھی فقر فقر ہو جاتا ہے مگر جبکہ قساوت قلب کا قاف
دندان فائے خشوع سے شکستہ اور معدوم ہو جائے یعنی سخت دلی مگر عجز و فروتنی

اسمین پیدا ہو جاوے معنی ترکیبی شعر دل درویش کا ایک آئینہ لطف خدا کا ہی اور
ایسا صاف کہ خورشید جیسا اُسکے دل کا رونا ہی جو اندک شی ہوئی ہی معنی معامے
نشر فقیہ کا قلب قاف ہی جب یہ قاف دندان خاے خشوع سے شکستہ و معدوم
ہو جائے گا فقر حاصل ہو گا دندان خاے خشوع باعتبار دندان شین خشوع معنی
معامے شعر شعر میں خورشید مذکور ہی لیکن مقصود شدید سے ہی کہ وہ بھی بمعنی
آفتاب کے ہی اور دل شدید کا دلش جب کلمہ رو کا اس سے رونا ہو گا درویش
ہو جائیگا محسنات کلام فقیر فقیر میں باہم اشتقاق قساوت قاف قلب
تینونین سر کلمہ قاف ایسے ہی فاخون خشوع میں سر کلمہ خا۔

نکتہ فقر سواد الوجه فی الدادین ست از روی لفظ نظر کن کہ چون روے فقیر
را بکشمای قیر یا بی کہ بر سیاہی دلیل ست و در کتابت چون پردہ دال درویش
را از پیش برداری سواد رویش بینی رباعی مسکین کہ رخسار چون دل شکستہ ست +
بنگر کہ سواد وجہ فقرش این ست + در دلش ز شد دیو آشفته شود + نیک ست
کہ حاصل دلش تسکین ست اللغات قیر بالکسر نام روعن سیاہ بدبو سواد
سیاہی دیو شیطان آشفته پریشان معنی ترکیبی نشر حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی الفقو غنی یعنی فقر میرا فقر ہی اور یہ بھی فرمایا الفقو سواد
الوجه فی الدادین فقر و سیاہی ہی دونوں جہان میں چنانچہ تصدیق اس قول
کی اسکے لفظ سے ہی یعنی لفظ فقیر کی طرف نظر کر کہ جو منہ اسکا کھولے گا قیر پائیگا
جو سیاہی پر دلیل ہی اور سیاہی کو جتاتی ہی یہ بات تو از روے لفظ کے ہی اور
از روے کتابت کے یہ کہ جب درویش کے منہ پر پردہ جو دال ہی اور اُسکے
سامنے پڑا ہی اُٹھائیگا سواد اُسکے رو کی دیکھیگا یعنی رویش سیاہی کا لکھا ہوا نظر
آئیگا معنی ترکیبی قطعہ مسکین کو دیکھ کیسا منہ اسکا مسکین ہی بس سیاہی
بھی اُسکی فقر کی ہی ہی اور جو درویش کہ شد دیو سے آشفته ہوئے وہ نیک ہی سواد
کہ اسکا حاصل تسکین دل ہی معنی معامے نشر یعنی روفقیہ کا اگر کھولیکا جو فاقہ

توقیر پائیکا اور درویش کے رو کا پر وہ دال ہے جب اسکو اتحاد یگار و سیاہ دیکھیں گے اور واقعی نظر و سیاہی کا لکھا ہوا سیاہ ضرور ہی ہوگا **معنی معما** قطعہ مشکین کا رخ مسک ہے جو سیاہ ہوتا ہے مشکین مشکین تصحیف درویش آشفہ شدیوہی نیکست کا مقلوب تسکین محسنات کلام مشکین مین مشکین مشکین دونوں مشکین مشکین بھی ہو سکتے ہیں ایک یعنی فقیر اور دوسرا فسوب بمسک بھیچو فسوب بمشک **الاختلاف** متن مطبوعہ مین رخسار خجون بجائے بخون غلط ہے۔

نکتہ نشان بیکرنگی از اجزائے لفظ صوفی پیدا است اول اوصادست کہ برنود دلالت میکند و آخر او فایا کہ پیمان نودست و اسم و او نیز کہ الف وحدت در میان دارد و افش از یک جنس نشان دارد قطعہ اہل صفا رازہ اتحاد + اسم بے ایک مسمی یکی ست + ہست یکی چل بحساب چل + خود مثل ست اینکہ چنان یکی ست + اللغات صوفی پشینہ پوش اس واسطے کہ صوف پشتم کو کہتے ہیں اور اصوفی وہ ہے جو غیر حق سے اپنے دل کو صاف و نگاہ رکھے اتحاد بالکسر ایک ہونا اور یکے لکھا کہنا چل بضم جیم و تشدید و تخفیف میم حساب اعداد حروف ابجد **معنی ترکیبی** نشر اجزائے لفظ صوفی سے نشان بیکرنگی صوفی کے ظاہر ہیں اور وہ یکہ پہلا جز اسکا صاد ہے جسکے نوے عدد ہیں اور آخر میں فایا کہ انکے بھی نوے ہیں رہی واوا اسکے در میان الف وحدت کا ہے اور ادھر ادھر الف کے ایک جنس کے دو حرف کہ وہ دو واو ہیں بس سب اجزا ایک صفت رکھتے ہیں **معنی ترکیبی** شعر جو اہل صفا ہیں انہیں ایسا اتحاد ہوتا ہے کہ وہ اسم مختلف اور متعدد ہوں لیکن مسمی سب کا ایک ہوتا ہے دیکھو حساب چل مین چل یکی ہی اور یکے چل ہی اگرچہ نام بدل گئے مگر مال ایک ہی رہا جیسے کہ یہ بات خود مثل اور مشہور ہو رہی ہے کہ چل با یکی ہی **معنی معما** نشر اس نشر کے معما کی بھی مصرع نے تشریح کر دی ہے زیادہ کی کچھ حاجت نہیں **معنی معما** قطعہ چل اور ایک کہ اسکے عدد بھی چل ہیں دونوں ایک ہیں محسنات کلام صوفی کی

صفت کو جو یک رنگی ہو مصرح نے کیسی خوبی کے ساتھ ثابت کیا ہو خصوصاً واو میں جو اتحاد نکالا
ہو کیسا خوب ہو اسم بے مسمیٰ یکے کیسے متضاد ہیں اور صاف شستہ لفظ الاختلاف
شارح نے اکثر خارجی باتیں نقل کی ہیں مجھ کو اُن سے کیا اُنکی رائے۔

گنیمت مریدانیم دہان مرشد آنگاہ رشد یابد کہ در مد نظرش مدرش نور طاعت
حق بنید قطعہ کاذال وجہ المرشدین مقدسہ من سجدہ اللہ جل شتاء ۵ +

فالظہار اجزای لفظ المرشد + مرش علی وجہ الدلیل بنامہ + اللغات
مرشد بالفتح و کسر شین راہ راست بتانے والا رشد مصدر مجر و اسی کا مد بالفتح

کنش و آب خیر و آب سیل و بسیاری و افزونی آب ریش بالفتح و شین مشد
چکیدن اور چکیدگی لازال اسی ہمیشہ خورش بالفہم میم و کسر دال خراش یا بندہ

و بفتح دال خراش یافتہ معنی ترکیبی شمر مریدیم دہان مرشد سے اسوقت رشد
پائیگا کہ اسکی مد نظر میں مد اور رش نور طاعت حق کا دیکھے اے افزونی اور چکیدگی یعنی

یہ سمجھ رہے کہ اسکی مد نظر سے نور طاعت حق کا بتتا ہی معنی ترکیبی قطعہ
ہمیشہ رو و پیشانی مرشدوں کی خراش یافتہ ہی اللہ جل شتاء کے سجدوں سے

آپ تو دیکھ تو اجزا لفظ مرشد کی طرف کیسا مرش صورت دلیل پر جو انکی بنا ہی
کہ وہ دال ہی رکھا ہوا ہی اور مرش کے معنی خراشیدن ہیں مطلب یہ کہ یہ خراش

و جی خلقی و جلی ہی نہ کسی معنی معماے شمر مرشد کا میم گویا دہن ہی اور دہن کے
نیچے ہی رشد رکھا ہوا ہی اور مرشد کے اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہی اور درمیان

میں اسکے رش ہی معنی معماے قطعہ مرشد کے لفظ میں مرش دال پر جو اس
لفظ کی بنیاد ہی رکھا ہوا ہی محسنات کلام مد نظرش کیسا ابلغ مذکور فرمایا ہی

جسمین معنی ترکیبی بھی ہیں اور مد اور رش اس سے بھی نکلتا ہی وجہ الدلیل
کیا ہی خوب ہی کہ دال دلیل ہی اصل بنا لفظ مرشد کی اسکی ذات پر مرش

رکھا ہوا ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے رشد کے رسد لکھا ہی شاید
کا تب نقطے بھول گیا ہو لیکن میں نے قطعہ میں تبدیل کیا ہی یعنی پہلے مصرع کے بعد

چوتھا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور بنا قافیہ کی تئاد اور بنا ءہ ناظر سلیم طبع پر نقص
بے ترتیبی مصالیح کا الفاظ قطعہ سے مخفی نہیں رہیگا فافہم و مطابق۔

مکتمہ مشائخ را کہ مشی بطریق سنت نباشد و متابعت ایشان خلق را جز راخ و
نالہ حسرت حاصل نشود و مرشد کہ قلبی کنڈراہ نامے بود کہ از پیروی جزوی شرم
روی نہ نماید قطعہ پیشوارا بجز از وای نباشد از عقب پیش بینی علوم ارنہود
در ویش + شیخ بے علم کہ باز ہدخک جوید صدر + جاے آن ہست کہ خوانی بخ بالا
شینش + اللغات نشی بالفتح چلنا آخ بتشدید خا و فتح اول کلمہ افسوس و پلیدی
قلبہ ناراستی و آے بھی کلمہ حسرت و افسوس کا ہی تیج برون جو ولایت میں بہستا ہی
معنی ترکیبی شریفہ وہ مشائخ کہ جنکی مشی ای حال چلن طریقہ سنت پر نہیں ہی
انکی پیروی میں خلق کو سوا اخ اور نالہ حسرت کے کچھ حاصل نہیں ہوگا اور جو مرشد
کہ قلبی کرتا ہی یعنی کھوٹا اور مکار ہی وہ ایک ایسا رہتا ہی کہ اسکی متابعت سے
سواے شرم و خجالت کے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی معنی ترکیبی قطعہ جو
شخص پیشوارا ورا پنے دین کے علوم کی پیش بینی نہیں رکھتا تو انجام آے اس
وے سے جو اسکے پیچھے لگی ہوئی ہی کام پڑے گا اور جو شیخ جاہل بے علم ہی ہدخک
کے ساتھ بالانشین ڈھونڈتا ہی وہ ایسا ہے کہ اسکی نسبت تو کہے کہ یہ ایک شیخ
ہی اور اسکے اوپر شین ہی یعنی عیب و رشتی معنی معاملے شرمشائخ میں مشی
بھی موجود ہی اور اخ بھی موجود مرشد کی دال رہتا ہی اور اسکے پیچھے شرم لگی ہوئی
جو قلب مرش کا ہی کہ مرشد کا جز ہی معنی معاملے قطعہ پیشوارا کے اول میں
اگر لفظ پیش نہوگا جسکا اشارہ پیش بینی علوم ارنہود ہی تو وے رہے گا
اور شیخ میں لفظ شیخ اسکے اوپر شین موجود ہس یہ شیخ وہ شیخ ہی کہ جسکے اوپر شین
یعنی عیب و رشتی ہی محسنات کلام پیروی آوردی اور وے میں بھی
صورت وے کی ہی کیسے مناسب یکدیگر بین شیخ بالانشین اگرچہ یہ سب
مرکب لفظ ہیں لیکن ایسے مذکور ہوے ہیں کہ سب مفرد سے معلوم ہوتے ہیں

جیسے یاخی بالاشین۔

نکتہ ایدرویش پردہ جمال توحید یکتا ست و وحیدان باشد کہ آن پردہ را نگاہ دارد
قطعه از چہ آمد سر موجد مو + باز پایانش از چہ آمد حد + کہ موجد شد آنکہ یک سر مو +
پای از حد خود برون نہ نهد + اللغات توحید ایک ٹھہرا نا اور خدا عزوجل کو ایک
جانتا یکتا اگر اور ایک تار موجد صاحب توحید معنی ترکیبی نہ مقرر کرتے ہیں
ایدرویش پردہ جمال توحید کا نہایت ہی نازک و باریک ہی ذرا میں کفر عائد
ہوتا ہی بس موجد وہی شخص ہی کہ اس پردہ کی نگہداشت کرے اور سرشتہ
ادب کو ہاتھ سے نہ دے معنی ترکیبی قطعہ مقرر کرتے ہیں کچھ جانتے ہو کہ سر
موجد کا مو کیوں ہی اور پھر اسکی انتہا حد پر کس سبب سے ٹھہری یہ وجہ ہی کہ مظلوم
کر لین کہ موجد وہی ہی جو سر مو اپنی حد سے پاؤں باہر نہ لگالے معنی محال
نہ توحید میں پردہ تا کا وحید پرتنا ہوا ہی معنی محال قطعہ پھر موافق کلام
سابق کے فرماتے ہیں کہ یہ سمجھتے ہو کہ موجد کے سر پر لفظ مو کیوں ہی اور اسکے
آخر میں حد کیوں ہی یہ اشعار ہی اس بات پر کہ موجد وہی ہی کہ بال بھر اپنی حد
سے پاؤں باہر نہ لگالے اور تجاوز نہ کرے محسنات کلام یکتا کیسا ابلغ ہو کہ
بمعنی یگانہ کے بھی ہی اور درحقیقت توحید میں ایک ہی تا ہی بھی۔

نکتہ حرف اول شریعت و طریقت و حقیقت شطح واقع شدہ یعنی شطح کسی را
مسلم ست کہ بتاج شریعت و طریقت و حقیقت سر فرازی و پیشوائی حاصل
کر دہا باشد شعر الشطح بحر فوق حای المل تبدی شطہ + والشعر عن طغیانہ
بالشعر می السطح + اللغات شطح بیجائی کرنا اور صوفیوں کی اصطلاح میں
مخالفت ظاہر شرع کی باتیں کہ ماحل بالفتح والتشذیب طلال ہونا اور واجب ہونا
شط بالفتح وتشذیب طاد ہونا اور کرانہ کو ہاں شتر کا طغیان بالضم حد سے گذرنا
مشع بہرہ حرکت وتشذیب دا و مشہور بالضم حرص و غلبہ کی حمایت سے بمعنی
نگہداشتن معنی ترکیبی نہ تشریعت اور طریقت اور حقیقت تینوں کا پہلا

حرف شطح واقع ہوا ہے یعنی ایسا اتفاق پڑا ہے کہ پہلا حرف اگر ان تینوں کا لیلو تو شطح ہو جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سطح اسکو مسلم ہی جس نے تاج شریعت اور طریقت اور حقیقت سے سرفرازی و پیشوائی حاصل کی ہو یعنی ان تینوں مراتب کی حد کو پہنچ گیا ہو تو البتہ شطح اسکو جائز ہو گا نہ کہ جیسے فقیر بے ادب ذرا میں خلاف شرع بننے لگتے ہیں بدون وصول اس مقام کے اور اسکو تو حید ٹھہراتے ہیں معنی ترکیبی شعر شطح ایک دیرا ہے اوپر حائے مل کے کہ ظاہر کرتا ہے اپنے شطح یعنی دوری کو اور خود جاتا ہے کہ مجھے دور ہی رہ اور شرع اسکی طغیان اور حد سے گزر جائیگی نگہداشت کرتا ہے کنارہ کے مطلب یہ کہ شرع اس دور یا کے لطیان سے کنارہ کرے اور بچنے کو کہتا ہے کہ خلاف شرع ہی معنی معنائے شرع اس نہیں ہیں یہی کہ شریعت کی شین اور طریقت کی طا اور حقیقت کی حاجت کہنے سے شطح حاصل ہوتا ہے اور معانہین ہی معنی معنائے شطح لفظ شطح کا چارہ ہے یہ شطح ہو جاتا ہے محسنات کلام بحر اور شطح اور شرع اور شریعت کہ شہر بزرگ کے معنی میں ہے اور طغیان اور ساحل سلب مراعات و مناسبات الا احتیاط مقررہ مطہرین بجائے والشرع کے والشرع یہ صورت لکھی ہے اور ایسا احلا با وصف الف ولام کے کہ بعد میں پھر الف تینوں کا کیسا۔

حکایت نامداری را پر سیدند کہ منصور با وجود چندان من فضل و خرد کہ دیر داشت چرا بصورت تصور فکر صدائے نام خود در عالم انگلند و چون الف انا الحق تیج را بر نامے خود واداشت گفت الحق نشناخته آید کہ عارف چون ثابت قدم نباشد عارف بنید و صوفی تا ترک سر نکند و فی نبود قطع عارف آنگہ زہ مرتبہ ارفع گردد گو سر خود بند زیر قدم بے اگر اہ ۴ صوفی آنگاہ شود صافی و یکدل کہ شود ششجہت از دل او یک جہت از وجہ اکہ ۵ اللغات منصور نام ایک اولیا مشہور کا ہی من بالفتح والتشدید شیرینی اور ترجمین وغیرہ طور شاخ حیوان جسکو بجائے ہیں اور وہ جو اسرافیل حشر کے دن پھونکیں گے صد انگلند مشہور کرنا نا حلقوم و فی

تمام ہونا بہت ہونا دھجہ بالفتح رو و اول روز و طور و طریقہ و برابر معنی ترکیبی نشر
ایک شخص نے نامدار نامور سے خواہ عالم ہو خواہ عارف ہو چاہا کیا وجہ ہے کہ منصور کو
تو من فضل کے بہت حاصل تھے اور اسکے سر میں بھری تھی پھر کیوں ایسا صورتہ
فکر کا بجا کے شہرت اور صدا اپنے نام کی جہان میں ڈالی اور مانند الف انا الحق کے
اپنی جگہ پر بیٹھ روار کھی کہا حق تو یہ ہے کہ تم نے اس بات کو نہیں سچا نا کہ عارف
جو ثابت قدم نہیں ہوتا عار دیکھتا ہے اور صوفی جب تک ترک سر کا نہیں کرتا
و فی نہیں ہوتا یعنی پورا اور کامل معنی ترکیبی قطعہ عارف جب مرتبہ کی رو سے
ارفع اور اعلیٰ سب میں ہو گا کہ سر اپنا قدم کے نیچے بے اکراہ اور بلا اجبار کے
رکھ دے اور صوفی اس وقت صافی اور یکدل ہو گا کہ نشش جہت اس کے دل سے
ایک جہت ہو جائے اور اس میں صورت خدا کی دیکھے یعنی ہر طرف معائنہ وجہ اللہ کا
کرے جیسا کہ فرمایا ہے اینما تولوا فثم وجہ اللہ جہدہ منہم کرو گے تم اُدھر ہی
ہی وجہ اللہ کی معنی معارف کے نشر برعایت منصور کے لفظ نامدار کا ایراد فرمایا ہے
جو شتمہ و الہی سر کلمہ منصور کا من ہے اور بعد اسکے صور اسی واسطے من فضل
اور صورتہ تصور فکر فرمایا ہے انا میں الف لفظ نا پر واقع ہے قدم عارف کا نہ ہے
جب ثابت نہ رہتی عارہ جائیگا اور صوفی کا سر صا جب ترک سر کریگا و فی
باقی رہیگا معنی معارف قطعہ عارف کا سر عین ہے اور پافاجب سر کو نیچے
پائون کے رکھ لیگا ارفع ہو گا صوفی کا دل واو ہے نشش عدد و الی اسی لئے
نشش جہت کہا ہے اور وجہ اللہ کا الف جب یہ نشش جہت صوفی کے دل سے
یک جہت ہو جائیگی یعنی الف وجہ اللہ کا واو کی جگہ آئیگا تو صوفی صافی اور
یک دل ہو جائیگا بلحاظ الف جس کا ایک عدد ہے محسنات کلام تصور میں
بھی صور کا لفظ موجود اور صور و تصور اور صداتینوں میں صا دانا الحق کی مناسبت
سے الحق اور عارف کی برعایت سے نشناختہ ترک میں ایہام ہے کہ کلاہ کے معنی
میں بھی ہے برعایت سر نشش جہت یک جہت اور سوا ان کے الاختلاف شارح

نے لفظ نامدار کی نسبت کچھ نہیں لکھا نہ یکدل کی نسبت توین طبع میں بلکہ چونکہ خود غلط ہے

الباب الخامس فی الطباق الاخلاق واقیاس الانفاس فیہ فصول

فصل فی ذکر الشریف والدنی

تنگم لفظ شریف ودنی دلالت میکند کہ از مردم شریف اگر در ابتدا شری آید
بسبب فاکہ راجع ست از ان رجوع نماید و بامردم دنی ہر چند کہ دال یعنی
دلیل و وعدہ خیر پیش آرد در عقب بہت نون و یا جز خامی و تا خیر نذر و قطع
حق الشریف بہشت محفوظ ہورہ + لکن فی قلبہ سریان من النعمہ +
وجہ الوضیع وضی و اوجہ لکن + قصاء ایداء ضیع المندم +
اللغات دنی ناکس شریف مرد بزرگ قدر اطباق بالکسر مطابق اور موافق کرنا
و بالفتح جمع طبق اخلاق جمع خلق بمعنی خوا قیاس قیاس کرنا و گھیرنا اور پیروی کرنا
انفاس جمع نفس خف صیغہ ماضی کا ہی خف سے بمعنی خشک شدن گسار
شفت بالفتح و الکسر و تشدید فالاع کر دینا ختم کا تن کو اور جامہ تنگ و
سود و نقصان نحو بالفتح طرف و راہ و مانند و قصد و آہنگ و نام علم رخی بالفتح
و الکسر و تشدید یا سیراب ہونا و قصا ر بضم یا یاں و نہایت کسی چیز کی ضعیف ضایع
و خرا ندیم پیشانی اور پشیمان ہونا ضی بالفتح و تشدید یا روشنی معنی ترکیبی نشر
لفظ شریف ودنی دونوں دلالت کرتے ہیں اپنے اپنے حال پر یعنی شریف آدمی
سے ابتدا میں کوئی شری بھی ظہور میں آئے تو حرف فاجو اسمین ہی بمعنی راجع کے
بہت جلدی اس سے رجوع کرتا ہی اور ٹوٹ پڑتا ہی اور جو لوگ دنی ہیں
ہر چند کہ دال یعنی دلیل و نہ ہوا وعدہ خیر کا سامنے لائے اسکے پیچہ جو نون و یا

کافی لگا ہوا ہے یعنی خام و نا پختہ کے اس سے وہی خامی و نا پختگی اور تاخیر ظاہر ہوگی
 معنی ترکیبی قطعہ گچا ہے شریف کو شرف اور نزاری نے مثل اسکے ظاہر لفظ کے
 کہ شرف گچھے ہوئے ہے لیکن قلب میں اسکے پھر بھی رہے و سیرابی ہی نعمائے الہی
 سے اور وضع کی صورت و معنی کی ہی یعنی روشنی اور اوجہ لیکن اسکے کنارہ پر سامنے
 اسکے ضیع رکھا ہے مع ندامت کے انجام وضع کا ضیع و ندامت ہی معنی معما ہے
 شرف لفظ شریف کے اول شر ہے جو معنی معما کی کی رو سے جز شریف کا ہی مع یا اور
 معنی ترکیبی کی رو سے شر الگ ہے اور یا تنکیر کی علیحدہ اس واسطے کہ معما میں صورت
 سے فرض ہوتی ہے اور آخر اسکے فاب معنی راجع ظاہر دنی کے اول دال دلیل وعدہ خیر
 کی اور پیچھے اسکے فی لگا ہے جسکے معنی خامی و نا پختگی ہیں معنی معما ہے قطعہ شریف
 کے اول شین ہے آخر فاجب کا مجموع شرف اور یہ شرف سر پا ٹوٹنے اسکو گچھے رہے ہے
 لیکن قلب میں اسکے رہے بھی ہے جس سے شریف ریان و سیراب ہے وضع کی صورت
 و معنی یعنی اوجہ لیکن اسکے سامنے ضیع مع ندم رکھا ہے محسنات کلام شریف و دنی
 دونوں سے کیسے مادے شروع اور دلیل و خامی کے نکالے ہیں الاختلاف ملین
 مطبوعہ میں جہاں شریف بجائے جہاں شریف اور ریا کی جگہ ریا و قصا کے بجائے
 قصا ریاہ کے ٹھکانے نذاہ ضیع کے بجائے وضع سب خلاف معنی ترکیبی و
 معما کی ہیں۔

گنتہ خسیس اگر سی شمار از دل خود برگیرد ہماں خس با شر و نفیس را کہ سایہ سین
 سرے آفتاب وارد در اصل ست اگر و جا بہتش نفی شود و در انقلاب ماہیش برگرد
 بہنوز سی فن او بجا ماند قطعہ لوکان محتشم بالاصل مفتقر + تدعی کا فی
 الانعام محتشم انعام + و ذوالخطا سرة اذما و جہاں حفاظ + للرب فی اصلہا
 تدعی با کرام + اللغات خسیس فرومایہ و ناکس خس بالفتح و تشدیدین
 ترہ کا ہوا اور کم کرنا خسیس ہونا نفیس مال بسیار اور چہ قیمتی و گرانمایہ و جا بہت
 خوبصورت اور روشناس ہونا اور صاحب جاہ و بزرگوار ہونا محتشم مدح صاحب خدم

و شتم و خداوند شرم منقہ فقیر و محتاج رت بالفتح والتشدید ہر و خوک انعام بالکسر
 نعمت دینا و بالفتح چار پان تمنتش احتشاس سے جمع کرنا و جستن گیارہ ذوالخطارہ
 صاحب قدر و بزرگی و شمت معنی ترکہ بی شرخسپس اپنے دل سے اگر نفیس شمار
 کہ مراد کثرت سے ہو نہ عدد معین اٹھائے اور اپنے فخر کی وجہین سمجھے تب بھی خس ہے
 اور نفیس کہ سانہ سپین سروری کا آفتاب کی طرح اصل میں رکشا ہی اگر وجاہت
 اسکی نفی بھی ہو جائے اور انقلاب زمانہ سے ماہیت اسکی بدل جائے جب بھی سی فن
 ایسی سیار فن و ہنر اسکے قائم رہینگے معنی ترکہ بی قطعہ اگر کوئی شخص مفتقر اہل
 محتشم ہو جائے گا تو اسکو بلا یگا تو انعام کے وقت میں واسطے ڈھونڈنے لگاس
 چار پان کے اور جو صاحب قدر و بزرگی کے ہیں اس سبب سے کہ وجہ بزرگی کی
 انکی اصل جہت ہی اور سروری میں ہی تو بلائے جائینگے واسطے عزت و اکرام کے
 معنی معماے شرخسپس کے دل میں سی ہی جیکو سی شمار کیا ہی اگر اس سی کو
 اٹھا لیا خس رہیگا نفیس کی اصل سپین ہی اور رقم آفتاب کی بھی سپین اور
 اسکے اول لفظ نفی کا موجود اگر نفیس انقلاب زمانہ سے وجاہت اسکی نفی و
 منقلب ہو جائیگی تو سی فن قائم رہینگے چنانچہ نفیس کا قلب ہی ہی ہے
 معماے قطعہ محتشم کہ جو انعام انعام میں بلا یگے محتشم ہوگا انعام انعام خستیم
 الاختلاف متن مطبوعہ کے قطعہ عربیہ میں بجائے انعام اول کے انام اور اذما
 کی جگہ ادنا غلط لکھا ہے۔

نکتہ رذل را چون راسے و جاہتیش ناند زلی کہ در بنیاد دار نظام شود و نشیب
 را چون نون انحنائے قامت دولت واقع شود سیب و گرم اصلی جلوہ نماید
 قطعہ چو مایہ ناند فرومایہ را + فروماند از محنت روزگار + دراز دست دوران
 در آید زبائے + نجیبی نرودی شود رستگار + اللغات رذل ناکس و فرومایہ
 و بد از ہر چیز زل و گناہانوں کا اور زبان کا نشیب صاحب نسب اور غزل کہنا
 سیب بالفتح بخشش و احسان نجیب شتر گزیدہ نجائب جمع و مرد اصل

معنی ترکیبی نثر رزل کی جو اوجاہت کی جاتی رہی تو وہ ذل رہیگا اور لغزشین
جو اسکی بنیاد میں ہیں اس سے ظاہر ہو گئی اور سبب کو جو نون کی طرح اخفاقامت
دولت کا واقع ہو یعنی دولت ہر گشتہ ہو جائے جھک جھک کے سلام نہ کرے سبب
و کرم اصلی اس سے تب بھی جلوہ کرے گا معنی ترکیبی قطعہ جب فرومایہ کے پاس مایہ
نہیں رہتا تو محنت زمانہ سے عاجز اور فرو ہو جاتا ہے اور اگر کوئی نجیب زمانہ کے ہاتھ
سے گر پڑتا ہے اور پانون اسکا ڈگ جاتا ہے تو نجیب بہت جلدی رستگار ہو جاتا ہے
معنی معجزے نثر رزل کی راگر جانے سے ذل رہیگا کہ ذال و زامع میں یکسان ہیں
اور سبب کا نون جو منحنی ہو گا سبب رہیگا معنی معجزے قطعہ فرومایہ میں جب
مایہ نہیں رہیگا فرو رہیگا نجیب کا پانون باہو جب با نہ رہیگی نجی رہیگا جو بمعنی رستگار شد
کے ہی محسنات کا نام دست دوران درآید و برعایت دست پا ایسے ہی فرومایہ
فروماند اور اسکے سوا الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ کلمہ نجیبی اگر از پا افتد کہ حروف
یاست نجیب می ماند کہ بمعنی رستگار یست انتہی میں اسکو کیسے مان لوں اس سبب
سے کہ نجیبی میں جو یا تنگی کی ہے معنی ترکیبی کے واسطے ہے معنی معانی کو کیا فعل
معنی معانی تو خاص لفظ میں ہونا چاہیے نہ سوا میں اور وہ لفظ خاص نجیب ہی کہ یا
گرنے سے نجی رہتا ہے اور نجیب کے معنی رستگاری کے کہان ہیں مجکو تو لغت میں
لے نہیں البتہ نجی کے ہیں اور معانی میں نجی دو نون کی صورت معتبر ہے جیسے اسی
لکنتہ کی نثر میں رزل لکھا ہے اور معنی بھی بذال معجم ہے اور را کو گرا کے زل بڑا ہے معجم
کے معنی لغزش کے لکھے ہیں اور نکلتا ہے ذل بذال معجم بمعنی ذلت بس ز اور ذال
کو یکسان جا نہ کرے ذل کے زل نکالا ہے اور ٹھرا یا ہے تن مطبوعہ میں بجائے
سبب کے سبب اور نجیبی کی جگہ نجیبی غلط ہے۔

لکنتہ و نہانہ سین سیادت کلید یست کہ از فتوحات حدیث انامدینہ العلود
علی باہما یادت آید و بر و پائے نقابت دو وصلہ ایست کہ از شعار نقا و طہارت
بت یعنی طہسان ستر و عصمت آل عبا نقابت کشاید نظم سین سادات ہست

حرمِ شمال + شرفی بر سر ادا ت کمال + در دل زندہ حسینِ سین + میدہ عرضِ عزتِ حسین
 اللغات سیادت بالکسر بزرگی و سر داری مدینہ ہر شہر و شہر معروف نقابت بکستودن
 و ستودگی و حملہ پارہ جامہ و کاغذ وغیرہ شعار بکسر وہ کپڑا جو بدنسے لگا ہوا ہو جیسے قبا ازاد
 کلاہ نقاب غم مہم پاکیزگی بت کی تفسیر خود مصور نے کر دی طیکسان بالفتح و لام بہرستہ
 حرکت معرب تالسان ایک قسم ردا اور فوطہ کہ عرب اور خطیب اور قاضی کندھون پر
 ڈالتے ہیں آل عبا باضافت و فتح عین حملہ عبارت ہے حضرت فاطمہ رضا اور علی رضا حسین
 رضوان اللہ عنہم سے ردا ت بالفتح آلہ حصول کسی چیز کا یا سین ایک سورت ہے قرآن مجید
 کی اور نام آنحضرت کہ جسکے معنی میں یا سین ای یا سید بھی لکھا ہے معنی ترکیبی شرف
 و نہایت سین سیادت کے ایک کبھی ہیں کہ کشایشون حدیث انامدینہ العلم و علی
 باقیہا کے ہیں میں علم کا شہر ہوں اور علی رضا اسکا دروازہ ہیں تجکو یاد دلائی یعنی
 سارے فتوحات و کشایشین بدون انتساب خاندان سیادت کے جو علی مرتضیٰ
 سے ہی ممکن نہیں اور سر و نقابت کا کہ نقا اور بت دو ٹکڑے ہیں کہ شعار نقاد
 پاکیزگی و طہارت سے بت یعنی طیکسان شرف و عصمت آل عبا سے نقاب تیرے دیدہ کا
 کھول دیا ہے دو وصلی مراد حسین سے ہے جن سے سلسلہ سیادت کا جاری ہوا ہے
 معنی ترکیبی نظم سین سادات کا مثل کنگرہ کے ہے جو ادا ت کمال پر رکھا ہوا ہے
 جسکے بغیر حصول کمال کا ممکن نہیں جیسے بدون ادا ت کے حصول کسی شے کا متعذر
 اور جو شخص حسین ہے یعنی سید اسکے دل زندہ میں جو سین ہی زندہ اس سبب
 کہ جو حسین دل مردہ ہو وہ اس صفت سے معرا ہی بس وہ سین اس بات کو
 عرض نہیں کیا کہ یہ عزت یعنی اہل بیت یا سین سے ہی واضح ہو اگر بقول بعض
 یا سین میں حرف یا نہ کا ٹھہرائیں اور سین نام مبارک آنحضرت جب تو وحد
 اس سین کا سین حسین سے خود ظاہر ہے اور اگر نام مبارک مع یا کے تب بھی
 اسمین سین ہی جس سے نسبت سین حسین کی لگی ہوئی ہے معنی معاً شرف
 سیادت میں سین دندانہ دار بطور کلید کے یاد ت پر رکھا ہوا ہے نقابت کا سر

نقاب ہی اور پابت جو دو وصلہ سے ایسا ہی معنی معماے قطعہ سادات میں سین مثل
کنگہ کے ظاہر سادات پر واقع ہوا حسین کے اول آخری ہی معنی زندہ اور اس
حی میں سین جو عترت یسین کو پیش کر رہا ہی اور جتنا ہی محسنات کا علم نقابت
اور یادت دونوں کیا ہی خوب واقع ہوئے ہیں کہ یاد الگ اور تاضیہ کی الگ ایسی ہی
نقاب علیہ و آلہ علیہ و ائمہ علیہم السلام کی رو سے یادت اور نقاب و بیت اور سوا اسکے اور متامل
پر چھپے نہیں رہینگے **الاختلاف** اول تو شارح نے لکھا آل عبا فرزند ان حضرت
فاطمہؑ پر تخصیص کیسے ہو سکتی ہی آل عبا میں حضرت علیؑ رضا اور حضرت عباسؑ رضی
اور امی اولاد بھی تو داخل ہیں دوسرے شارح نے لکھا کہ نقابت کا سر لون ہی
اور پاتا ہی حالانکہ یہ یون نہیں ہی بلکہ پورا نقاب ایک جزا و بہت ایک جزو دونوں
سرو پائے نقابت ہیں پھر اسکی کچھ تشریح نہیں کہ وہ نت کیا ہوا اور جو قات بچا وہ کیا
ہوا محبو بڑا شک ہی کہ مصرح نے جو بت یعنی طیلسان آگہ کہا ہی اس بت کو یہ کیا سمجھتے ہیں
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نت جانکر نقابت سے نون تا اخذ کر کے نت بنالیا ہی جسکے کچھ معنی
معنی وہ نہیں اور مصرح نے بڑی تقریر دی ہی دو وصلی نقاد طہارت و بیت و سترو
عصمت و دود و لفظ لکھ دیے ہیں اگر ہماری وہ مثل ہو تو مصرح کیا کریں شعر بسے
شمع روشن کہ دودی نداشت + نور دم بدانرا سودے نداشت متن مطبوعہ میں یا سین
اس صورت پر پس غلط لکھا ہی یہ مخصوص برسم خط قرآن ہی۔

نکتہ سین صدر سید متعبد آفتاب بیست کہ بالائے دست ہنگنان مکان دارد و شرف
شین شریف عقیف سر نشینی ست کہ در میانہ اورین یعنی کشتہ ای امن و امان
اہل ایمان رونق جان دارد رباعی ایمان بر سالت آنکہ کامل دارد و از آل بدل
نجات حاصل دارد + این نکتہ ہم از لفظ رسالت ہنگر + رسالت آنکہ حروف آل بدل
وارد + اللغات صدر مدینہ و بالائے ہر چیز متعبد بر وزن متفکر عبادت کنندہ
اور بت عبادت کنندہ اور بتکلف عبادت کنندہ عقیف مرد پار ساہ پر ہنگر از حرام
جنان بکسر جنت معنی ترکیبی شریں جو صدر میں سید متعبد کے واقع ہی ایک

آفتاب ہو کہ سمعون کے ہاتھوں پر اسکا ٹھکانا ہی یعنی سب تعظیم و تکریم کرتے ہیں
جیسے سعدی نے فرمایا عہر کجا پای نہر دست بدارندش پیش + اور شرفہ شین
شریف عقیق کا ایک سر نشین ہو کہ اسکے بیچ میں ریف یعنی کشت امن و امان
اہل ایمان کی باغ جنت کی سے رونق پار ہی ہیں قید معتبر و عقیق موافق حدیث
شریف کے ہو من سدا علی طریق فہوالی معنی معمارے رباعی جو شخص کہ
رسالت پیغمبر پر ایمان کامل رکھتا ہو وہ آل سے دل میں نجات حاصل رکھتا ہو
یعنی اسکو نجات حاصل ہو اور میری اس بات کو نہ مانو تو لفظ رسالت ہی کو
دیکھو کہ وہی اس نکتہ کو تباہ رہا ہو کہ جو شخص حرف آل کی دل میں رکھتا ہو وہ رستہ
اور نجات یافتہ ہو گیا معنی معمارے سر سیدین رقم آفتاب کی ہو جو سین میں صلا
لفظ پر ہو اور اس سین کے نیچے لفظ ید جیسے سین رکھا ہو بموجب اشارہ کہ بالائے
دست ہنگنان الگ کے اور شین شریف کا ایک کنگرہ سر نشین ہو جسکے درمیان میں
ریف یعنی کشت امن و امان اہل ایمان جنت کی سی رونق رکھتے ہیں معنی
معمارے رباعی رسالت کے اول آخر رست ہو اور دل میں اسکے لفظ
آل موجود محسنات کلام سین صدر سید شین شرفہ شریف امن امان
ایمان جنان یہ سب لفظ ہوزن اور سر کلہ بحرف واحد وارد فرمائے ہیں اور
تفاوتیں جو کچھ ہیں پوشیدہ نہیں ہیں الاختلاف بجائے کشتہ کے کشتان بھی نسخہ
ہو لیکن شارح نے جو معنی اسکے لکھے ہیں لغت میں نہیں ملے نہ یہ لفظ ملا شارح
نے دیکھا ہو گا متن مطبوعہ میں بجائے میانہ اور ریف کے سایہ اوخلاف و محل
معنی معمار کا ہو۔

حکایت یکے از طرفا گفته است کہ از صدر سید روزگار کہ دعوی سیادت
کنندہ صادق اندیکل آنکہ لفظ سیدہ است در میان سید شعرونہ نسبت
سین سید طاع زید صالحی چون دندان طع بر کند ماندہ دست او خالی + اللغات
افرقا بنم اول و فتح ثانی جمع ظریف بمعنی دانشمند و خوش طبع سدا بالغ و التشدید

عیب جیسے کنکری اور کرمی اور سوائیکے اور حائل و مانع میان دو چیز کہ لوگوں نے
 بنایا ہو معنی ترکیبی شکر ایک نے طرفیوں سے کہا ہے کہ زمانہ کے سوسیدوں سے جو
 دعویٰ عبادت کا کرتے ہیں دس سچے اور صادق ہیں اس دلیل سے کہ سیدیں
 کے درمیان میں سدا ہی یعنی سوسین دس ہیں معنی ترکیبی شعر سید طمع کا
 سین بسبب بد حالی کے مثل دندان کے ہے اور جب دندان طمع کے اُکھڑیگا
 تو ہاتھ اسکا خالی رہیگا معنی معمارے شکر سید کے اول آخر سے سدا حاصل ہوتا ہے
 اور اسکے درمیان میں یا دس عدد والی ہے جو سید میں وہ ہے اور جو لفظ سدا بہ صاد
 مستعمل ہے اور سید میں نکلا سدا سین کے ساتھ اسکا کچھ مضائقہ نہیں اول تو معما
 میں صاد و سین ایک ہیں دوسرے اصل میں صد بھی سدا ہی اسلیے کہ صاد حرف
 فارسی کا نہیں ہے لیکن بنظر التباس سدا کے جو حائل کے معنی میں ہے رسم خط
 اسکا صاد سے ہو گیا ہے جیسا کہ شخصت کا حال ہے معنی معمارے شعر سید کا
 سین دندانہ دار مثل دندان کے ہے اور نیچے اسکے لفظ یہ یعنی دست جب دندان
 سین کے توڑ ڈالینگے بد حالی دست رہ جائیگا محسنات کلام خالی و حالی دونوں
 میں تعحیف ہے اور اس نقل کی نسبت طرف سے بنظر نہ کلیہ ہونے کے کی ہے اس واسطے
 کہ انکا اور شعر کا ایک حال ہوتا ہے جب کوئی لطیفہ انکے خیال میں گذرتا ہے تو ہر ایک کلف
 و توقف بدون کے نہیں رہتے الا اختلاف شاعر لگتے ہیں لفظ سید کے درمیان
 میں اگر یا نہ تو سدا رہتا ہے بس حرف یا نے کہ دس ہے میا بھی گری کر کے کلمہ سدا کو سید
 بنادیا انتہی آگے اور بحث سدا اور سدا کی لکھی ہے مع اور باتوں کے کہ وہ بھی جیسی
 ہیں ویسی ہیں میں تو اس معنی پر حیران ہوں کہ یا نے میا بھی گری کر کے سدا کو
 سید بنادیا اسکا کیا مطلب ہے اور کیا غرض ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ بس اتنی بات ہے
 کہ سوسیدوں میں دس صادق ہیں اور کاذب اور وہ صادق میں ایک یہ بات
 بھی معلوم ہوتی ہے کہ بارہ امام مشہور ہیں لیکن بعض فرقی ان بارہ سے بعض کے
 قائل نہیں ہیں بس کیا عجب کہ یہ طرفین بھی دو کا قائل نہ ہو دس کا قائل ہو اس کا

سے کہہ دیا ہو کہ صادق دس امام ہیں اور صادق کا لفظ امام کے لیے کیسا مناسب ہے
کہ ایک امام جعفر صادق بھی ہیں اور امام باقر بھی صادق کہلاتے ہیں۔

فصل فی ذکر الکریم والنجیل

مکتہ عین عطا آفتابی ست در شرف بالاے افلاک تسعہ تافہ و نندے
بریا کیست از علا بر عقل عشرہ تفوق یافتہ نظم سخن بخت جدوے چو افگند پے +
شود تاجی البخت بر فرقوی + بود خلمہ خلی کہ از روی ہوش + دہد دشمن و دوست
رانیش و نوش اللغات افلاک تسعہ نہ فلک نڈالفتح و تشدیدال ایک قسم
خوشبو بالکسر ہوتا و مانند ایسے ہی نندیدندی بفتح تین بخشش عقل عشرہ دس فرشتے کہ
حکما کے نزدیک کل ہی دس ہیں کہ سوائے عقل اول کے ہر ایک نے ایک کو مع
ایک آسمان کے پیدا کیا تفوق فوقیت پانا بخت بالفم شتران قوی بزرگ کہ خراسان
میں ہوتے ہیں، بختی مفرد اسکا جد بالکسر و تشدیدال درستی و کوشش درکارے
و بالفتح بہرہ و بخت و کنار جو بے نیازی و عظمت خلمہ بالکسر داؤن چیزی کہ عوض
آن ستانیہ باشند و قرض حسنہ و بخشش بے عوض خلل بالکسر گیس انگبین و بالفم
عطیہ معنی ترکیبی شریفین عطا کا جو عطا ہی ہی ایک آفتاب در شرف ہی کہ افلاک
تسعہ پرچک رہا ہی اور افلاک تسعہ طہا ہی جسکے نو عدد ہیں یعنی یہ آفتاب نو چوٹھے
آسمان پر چمکتا ہی عطا کا آفتاب نوین آسمان پر دکھتا ہی اور وہ آفتاب عین عطا
کا ہی اور نندے کی وہ یا ہی ملا سے جو عقل عشرہ پر فوقیت پائے ہوئے ہی معنی
ترکیبی نظم سخن جب شتر قوی اسکی جد کا پے افگندہ ہوتا ہی یعنی ڈگمگاتا ہی تو
اسکے بخت کے ایک تاج اسکے سر پر ہوتا ہی اور خلمہ یعنی بخشش ایک خل ہی
کہ از روے ہوش کے دشمن کونیش اور دوست کو نوش بخشے دشمن کونیش اسو سبط
کہ وہ دیکھے گا اور پچتاپ کھائیگا معنی معماے شتر عطا کا عین آفتاب ہی کہ فلک تسعہ
پر جو طہا نو عدد والی ہی چمک رہا ہی اور نندندی کا یا پر جسکے دس عدد ہیں جو عقل عشرہ

پر فائق ہوئے معانی نظم بخت بخت تجنیس تمام روئے ہوش باہر جب نخل
میں بڑھائی گئی نخل ہوا محسنات کلام تافتہ یافتہ تقویٰ افلاک تسعہ عقول عشرہ
مناسب یکدیگر کہ حکما کے نزدیک افلاک تسعہ انھیں کے پیدا کیے ہیں اور نیز
شرف و افلاک برعایت آفتاب دشمن دوست نیش نوش باہم متفادیرینا
بجمل الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے نندی نندی و برپائے ست
کی جگہ برپایی ست از علا کے ٹھکانے از علما نخل کی جگہ نخل غلط اور خلاف معاو
بے معنی ہے۔

نکتہ کان و میم کریم استنی ست کہ اگر ملک رے بہ بخشہ ہنوز کم ست والفت
جواد استقامتی وارد وجود کہ اگر قدم بر سر دنی زندگی پیش جوی باشد قطع
المال بحوالندی والکف ساحلہ + واسما لکویولہا ک + علی الیم +
جیم الجواد علی جوالہوی سمیع + تجوی بوا دلہ غسل من الغمر +
اللغات کم بالضم وتشدید استین رے بالفتح نام شہر نندی بختین بخشش
کف بالفتح والتشدید نیچہ اور کجانا اور روکنا اور جھاگ دریا وغیرہ کے کہ بالضم ایک
پیمانہ ہے کہ بارہ وسق ہوتا ہے اور ہر وسق ساٹھ صاع اور سات نہرا اور سورطل
کو بھی کہتے ہیں جو بالفتح وتشدید واد میان زمین و آسمان اور ہوا اسکے درمیان کی
ہو آرزو کرنا خواہش نفس اور ایک عنصر عناصر ربیع سے نیچے کرہ نار کے تحتین
جمع سیاب یعنی ابرو آدمی جامی کشادہ میان کو ہستان اور تودے اور پستے جسے
پانی جاری ہو غسل بالفتح دھونا اور کسی کو مارنا وبالضم شست و شو تمام بدن کی۔
معنی ترکیبی شرمزہ کہتے ہیں کہ کان و میم کریم کا جسکا مجموع کم ہوا یعنی استین یہ
ایک ایسی استین ہے کہ اگر ملک رے بخشہ جو نہایت وسیع و خوش گلاب و ہوا
ہو تب بھی اسکو کم ہی جانے اور الف جواد کا ایسی استقامت جو مدین رکھتا ہے
کہ اگر قدم اپنا دنی کے سر پر مارنے تو اسکے سامنے ایک جو ہو دنی مراد دنیا سے
معنی ترکیبی قطعہ مال دریا بخشش کا ہے یعنی پیدا بخشش کے واسطے

اور ہاتھ اُسکا کناو جیسے کنارہ کے سبب دنیا سے مستفیض ہوتے ہیں ایسے ہی دست
دش کے طفیل مال سے فیض پاتے ہیں اور نام کریم کا اُسکے حق میں ایک کسر ہویم
پر کہ بقدر کر و کرور کے ایسے پیمانہ بزرگ سے اُس مال کو دیتا ہی اور جیم جو اد کا ایسا ہی
جیسے زمین و آسمان کے درمیان میں بادل ہوتے ہیں لیکن یہ بادل آرزو و
خواہشوں کے جوف پر چھائے ہوئے ہیں وہ تو خشکون میں جاری ہوتے ہیں یہ ان
خواہشوں پر جاری ہو کے غم سے اُنکے منہ دھو دیتے ہیں معنی معامے نشر کریم
کے اول آخر کم ہی اور بیچ میں رہے موجود جو د میں الف آنے سے جو اد ہوتا ہی اور
یہی الف قدم جو اد کا ہی جسکا قدم دال پر ہی اور دال سے مراد دنیا و دنی اور
اسی الف کے سامنے جو ہی معنی معامے قطعہ کریم کے دو جز ہیں ایک کر و سرا
یم مجموعہ دونوں کا کریم اور اوپر جیم آنے سے جو اد ہوتا ہی اور جو اد میں لفظ جو بھی
داخل ہی محسنات کلام ہنوز کم ست کیسا اللطف ہی یعنی تھوڑا یا آستین ہر قدم
جو اد کا دنیا کے سر پر کیسا صریح ہی خبر و کف و سائل اور یم برعایت بحر جیم جو اد جو سب
میں سرکہ جیم قدم سر مناسبت اُسکے الاختلاف شارح نے کر وضم کو بمعنی ما ہی اور جو
کو بمعنی کا و اکی کے لکھا ہی محبو لغت میں یہ معنی کسی کے نہیں ملے یہ جانے لغت سے
لکھتے ہیں یا اپنے انداز اور اُنکل سے جلتے ملتے لگتے لگا دیتے ہیں اور سو اُسکے اصل
کتاب کے حاشیہ پر کف کی جگہ فلک اور ساحلہ کی جگہ منعمہ یہ دو نسخے اور بھی
ہیں کہ شارح نے انھیں کو اپنے معنی میں اخذ کیا ہی میری دانست میں کف و
ساحل سے بڑھ کے نہیں ہیں نہ لفظ نہ معنا چنانچہ شارح نے منعمہ کے معنی بخشین
کے لکھ کے لکھا ہی کہ مال دنیا دریا ہی اور کشتی اس دریا کی ایک موضع ہی کہ وہاں
احسان واقع ہوتا ہی انتہی اب ناظرین کو نیک و بد کے تفرقہ اور تیز کا اختیار
ہی و ما علینا الا البلاغ متن مطبوعہ میں المال و بحر بطف غلط ہی اور زمین معلوم
کہ غل لکھا ہی یا غسل مگر صورت تو غل کیسی ہی۔

نکتہ سم در لغت زہر ست وحت ثنائیہ در سیر اشارت ست بدانکہ ہر کہ

در سماحت چون الف علم شود زہر ترک مال در دنیا بنوشد و در آخرت در شتافتن بجانب مغفرت و جنت بکوشد قطعہ سین آفتاب و ما بود اندر سماحت آب و حیات نیز از برای تراشیدنست فاش یعنی چو ہر ہر ہمہ کس تاب تازہ روی چون اکب باش تا کنی از فیض خود تراش و اللغات تحت کے معنی خود مصرح نے تحریر فرمادے سماحت بالفتح جو امر دی علم شدن مشہور ہونا فاش ای ظاہر تراش طبع و ایں معنی ترکیبی تشریح فرماتے ہیں کہ سماحت جو جو امر دی ہی اسکا ایک جز تو سم ہی بمعنی زہر اور ایک تحت بمعنی شتافتن پس اس بات سے یہ اشارہ ہی کہ جو کوئی الف کی طرح سماحت میں مشہور ہونا چاہے تو وہ زہر ترک مال کا دنیا میں پئے جب اس ناگوار کو نوشگوار کر لیا تو آخرت میں جانب مغفرت اور جنت کے دوڑنے میں کوشش کر لیا واذلیس فلیس معنی ترکیبی قطعہ پھر مصرح فرماتے ہیں کہ سماحت میں سین تو آفتاب کہ اُسکی رقم ہی اور ما آب رباحیت یہ ظاہر تراشیدن کے معنی میں ہی پس ان تینوں اجزاء سے یہ امر ظاہر و روشن ہو کہ آفتاب کی طرح ہر دم بہری پر تازہ روئی کے ساتھ پرتو ڈالے اور پانی کے مثل نرم و مرطوب ہو کے رہے پھر اپنے فیض سے تراش یعنی توقع اور طمع فائدہ کی رکھے یعنی سماحت وہی ہی جو من وادی سے خالی ہی اور موافق حال اُس شخص کے جسکی صفت میں سعدی رحم نے فرمایا ہے شعر بدیدار مسکین آشفته حال چنان شاد بودی کہ مسکین بال معنی معامے تراشیدن معامات کا ہی وہ خود ظاہر ہی معنی معامے قطعہ سین اور لفظ ما اور تحت مل کے سماحت ہوتا ہی محسنات کلام الف کی تشبیہ علم سے لے نقاطی و راستی میں ہی کہ علم بھی بے نقط ہی الف بھی بے نقط قطعہ میں لفظ سماحت سے کیسی خوبیان نکالی ہیں فتا مل الاختلاف متن مطبوعہ میں در سیر کی جگہ در سر اور بنوشد اور بکوشد مثبت کی جگہ دونوں صیغہ منفی لکھے ہیں جانے معنی کیسے کریں گے۔

نکتہ نہایت بذل اگر چہ بذل افلاس میکشد اما چون در ہیئت مجموعہ او نظر کنی

بذیل غلبہ کر دلت و لام زہرہ یعنی غلبہ کردن بر خصمان بے سلاح بذل و احسان میسر نمی شود
 قطعہ در رد دشمنان الف را ونیزہ ایست + کز طعن شان بدار رساند با انقلاب +
 باذل چو گشت بیزہ از تشنگی فقر + بخش ز انفراد رساند بلذآب + اللغات بذل
 بالفتح دادن و در باختن ذل بالضم و تشدید لام خواری و خوار ہونا رد بالفتح و تشدید
 دال لوٹانا را دجو اند و سخی انفراد بازگشتن انقلاب بذل جانامعنی ترکیبی
 شر اگر چہ بہت سادینا اور خج کرنا ذلت و خواری مفلسی کو پہونچاتا ہی لیکن جب
 بذل کی ہیئت مجموعہ پر نظر و غور کرو تو بندہ کے معنی غلبہ کرنے کے ہیں اور لام زہرہ
 بسو اس کیفیت سے اس لفظ کے یہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمنوں پر غلبہ کرنا یہ سلاح
 بذل و احسان کے ممکن نہیں اور ہرگز میسر نہیں ہوتا معنی ترکیبی قطعہ دشمنوں
 کے منہم پھیر دینے کو الف جو را دین ہی ہی ایک نیزہ ہی جسکی طعن و ضرب سے
 آنکو منقلب کر کے دار انقلاب کو پہونچائینگے اور جو باذل کہ تشنگی فقر سے بے مزہ
 ہو گیا اُسکا نصیب لوٹ کر اُسکو لذآب کو پہونچائے گا معنی معماے شر بذل و
 بذل تجنیس بذل کے دو جز کر کے بذکو لام سے ملایا جائے تو بذل ہو جائیگا معنی
 معماے قطعہ رد میں الف بڑھانے سے را دہوا اور را کا مقلوب دار باذل جو
 منصرف ہو گا لذآب ہو گا محسنات کلام الف را د کو نیزہ کہنا کہ سیدھا مثل نیزہ
 کے ہی اور نیزہ کہ را د دشمنوں کے سرخ و ایزا سے محفوظ رہیگا **الاختلاف**
 متن مطبوعہ میں بجائے رد کے رومے اور را د کے زاد اور طعن شان کے
 طعن شان غلط ہی۔

نکتہ تمسک تمسک دو میم کہ بر سر دار دو چشم تنگ اوست تا ہر کہ میم دہان
 بدور ماندہ از ہکشا ی چون سگ دانش گیر **قطعہ** گر بند تمسک بزیر حجب
 مسک + بر دل کس ز اہل بہ بند و طرف بوی + و ز حرام آن کو سماحت میکند +
 میکند پوشیدہ در سخت آبروی + **اللغات** تمسک خیل مسک بالکسر معروف
 مشک طرف یعنی حصہ و فائدہ سخت بالضم و ضمین حرام و کسب بد کہ موجب ہے

تنگ و عار ہو جیسے کنا سے سود خواری و رشوت معنی ترکیبی شرمسک سک ہی اور
دویم جو اسکے سر پر رکھے ہوئے ہیں دو آنکھیں تنگ اسکی ہیں اس واسطے کہ اگر کوئی
میم دہان کو اسکے دور ماندہ پر کھولے سگ کی طرح فوراً دامن اسکا پکڑے جیسے
عادت سگ کی ہی کہ اپنے رکھے رکھائے کھائے پر کسی کو بھٹکنے نہیں دیتا معنی
ترکیبی قطعہ اگر مسک اپنی جیب کے نیچے مسک رکھا ہی تو نہیں چاہتا کہ اسکے
بو کسی یا ریا رفیق یا مرد شریف کو پونچے ہر چند اس میں کچھ نقصان نہیں اور اگر کسب
بد اور پیشہ حرام سے کوئی سخاوت و جوانمردی کرتا ہی وہ سحت میں چھپے چھپے اپنی
آبرو کرتا ہی یعنی جب کسب اسکا بد ہی ہو کوئی اسکو ناجائز حقیر سمجھے گا بس وہ سحت
میں حصول آبرو اور دفع سحت کا بانٹا ہی معنی معامے شرمسک مرکب ہی دویم
اور لفظ سک سے جو میمون کے دامن میں ہی معنی معامے قطعہ مسک میں پہلا
میم جیب ہی جسکے نیچے مسک رکھا ہی کسی مقلوب سگ کا اور جو طرف ہو کما ہی بوسے
ارادہ ہی شتم کا جسکا طرف میم ہی جب میم کو سگ پر رکھینگے مسک ہوگا ساحت میں
لفظ ماتحت سحت میں واقع ہی محسنات کلام صفت دو چشم کی تنگ کے ساتھ
نہایت ہی خوب ہی اور یہ ایا بھی کہ بعض کتوں کی آنکھوں پر دو نشان اور بصورت
آنکھ کے ہونے ہیں مسک میں دو میم ہیں مناسب اسکے دو میم ایک
میم دہان دوسرا دور ماندہ کا کیسا چسپان واقع ہوا ہی چون سگ دامنش گیر
کہ یا ابلغ ہی کہ ظاہر مسک کا دامن سگ پکڑے ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں
و چشم تنگ دو چشم کی جگہ غلطی سے لکھا ہی یا و او سو سے رہ گیا۔

نکتہ تجلیل راجون سر بقا از بدن برداشتہ شود خیل اواز برکات ترکات اوظاہر
و معروف شوند و شیخ راجون سر و پائے شجش بقنا فر سودہ گرد جی یعنی قبیلہ اواز
برگ مرگ اوزندہ گرد و قطعہ اذا قطعت نبض اللتی ممسک + یری القوم
من متروک + ممسک قنطاس + ولوفی المنایا غیب الشیء وجہہ ہندی
محسوب مند عار عن العار + نظم جو مسک را نماند جام جاہ + مس قلبش

شود پیاہر راہ و اگر در مسلح بیسروپاے و زرخا ص شود نقدش بہر جاے + اللغات
 ترکات جمع ترکی زکوۃ دینا صدقہ دینا پاکی حاصل کرنا و ترکات جمع ترکی شیخ بقدم حابر جم خیل جریں
 بزرگ سامان قنطار یک پوست گاوپر زرمنا یا بالفقہ مرکب جمع منیع ہر سہ حرکت و
 تشدید حاو مشہور بضم حرص و بخل جمع بالفقہ و تشدید حا جاہ کمند و کمند شدن جاہ
 ثوب جامہ اثیاب جمع عارنگ و عیب معنی ترکیبی شربیل کے بدن سے جو
 سربقا کا اٹھالیا جاے یعنی بقا اسکی ہو چکے تو اسکے خویش و خیل صدقون اور
 زکا تون کی برکتون سے یا ترکہ پانے سے گو چھپے چھپائے گناہ سے بڑے ہوتین
 سب ظاہر اور مشہور ہو جاتے ہین اور شیخ یعنی بخل جب سروپا اسکے بخت کا
 فتنہ سے گھس جاتا ہی اور دانہ اسکے نصیب کا عالم ہستی میں نہیں رہتا ہی یعنی
 کنبہ ولے اسکے سامان مرگ سے زندہ ہو جاتے ہین معنی ترکیبی قطعہ عربی
 و فارسی جسوقت کٹ جائیگی وہ بنض کہ مسک ہی یعنی چنگ زندہ بدین دیکھیا
 تو قوم کو متر وک مسک سے قنطار بنض مسک اور قوم قنطار مثل زید عدل کے
 اور اگرچہ موت و مرئی سے چھپنا حرص و بخل کا ہی اسکی صورت سے مگر دیکھیا تو پڑانے
 کپڑے اس سے ایسے جسے عار سے عار آوے ای عار برابر معنی قطعہ فارسی کے
 جب جامہ جاہ مسک کا نہیں رہتا یعنی اپنے جاہ سے جاتا رہتا ہی تو ہر راہ سے مس
 قلب ہی اس سے ظاہر ہوتا ہی اور زہری اگلتا ہی اور مسامح یعنی جو امر جو بیسروپا
 ہوتا ہی تو زرخا ص ہی اس سے ہر جگہ نقد و موجود دیکھنے میں آتا ہی معنی معامے شر
 بخیل کا سر بے ہی جب یہ سر اٹھالیا جائیگا خیل رہیگا اور شیخ کا سروپا شیخ ہی یعنی
 سر شکستن ہر گاہ کہ اسکا سر توڑا جائیگا ہی رہیگا یعنی کنبہ برگ برگ تصحیف یکدگر
 ایسے ہی اوپر کے فقرہ میں برکات ترکات معنی معامے ہر دو قطعہ مسک
 مسک تجنیس تام اول یعنی چنگ زندہ دوسرا یعنی بخیل جمع اور عار عار
 تجنیس مسک کا قلب مس ہی جب اسکو لوٹینگے سم ہوگا جامہ جاہ تجنیس
 زائد جاہ کا لفظ جامہ میں بھی موجود مسلح کا سروپا جمع ہی اور زرجید اسکا سام

جو اسکے قلب میں ہی محسنات کلام نبیل کی بے کی رعایت سے بدن اور بقا اور برداشتہ برکات سب ایسے لفظ ہیں جن میں بے ہی سر بقا از بدن برداشتہ شود بقا کا سر جو بدن پر دکھا ہوا ہی اٹھا لیا جائے اور امر واقعی ہو کہ وقت مرگ بقا کا سر بدن کے سر سے اٹھا لینے میں سر اور بدن اور بدن سب ہم دیگر الاختلاف شراح نے اس نکتہ کو معراج پورا کچھ شرح نہیں کی تین مطبوعہ میں شیعہ کی جگہ شیعہ اور شیعہ کا بخلش متروک کو متروکہ غلط ہے۔

حکایت بیداری معن زائدہ را بخواب دید ہجو الف در میان خواب لباس خوب دربر و چون عین معن در میان من حق تازہ زو و منور گفتش ای معدن کرم چون از سر دنیا گذشتی و از گوشہ برزخیان برائے رویت رب برگشتی پاداش دل شاداب چہ یافتی گفت کنہ این معنی نہالستہ کہ معن چون برگرد و جز نعم بہ بند نظم شد پریشان جعت بر مک + لیک جمع ست نام شان بکرم + خشک شد زیر خاک و متاع ست + سبحاب کرم دل حاتم + اللغات معن روان شدن آب اور نام ہوا لیک مرد کرم کا برنخ حائل و واقع میان دو چیز زمانہ مرگ سے زمانہ قیامت تک نعم جمع نعمت بزمک بالفتح ایک شخص آتش پرست تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا خالد نام اسکا بیٹا دولت عباسیہ میں وزیر ہوا بعد خالد کے بھی اسکے بعد فضیل اسکا بیٹا بعد فضیل کے جعفر اسکا بھائی اعلیٰ مرتبہ کو پہنچا اور دولت برآمدہ اسی پر تمام ہوئی متاع بروزن فتاح آب کشندہ معنی ترکیبی شریعت رعایت خواب کے لفظ بیدار سے اس حکایت کو مصدر کیا ہے کہ ایک بیدار نے معن کو جو بڑا سخی تھا خواب میں دیکھا الف کی طرح یعنی جیسے الف خواب میں لباس خوب کے درمیان میں ہی اسکو بھی لباس خوب پہنے دیکھا اور جیسے عین معن کے درمیان من کے ہی ایسے ہی من حق سے اسکو تازہ اور منور پایا کہا اس سے کہ ای معدن کرم جب تو سر دنیا سے گذرا اور گوشہ برزخیون سے واسطے رویت رب کے ٹٹا تو اپنے دل شاداب کا پاداش کیا پایا کہا تم نے کنہ اسکا نہیں جانا ہے کہ معن جب لوٹا

نعم ہوگا معنی ترکیبی نظم مصرعہ کہتے ہیں خیال کرو صدیان گذر گئیں کہ جماعت بریک کی پریشان ہو گئی لیکن اسکیں جو اہل کرم گذرے ہیں انکا نام اُنکے کرم سے جمع ہی اور حاتم اگرچہ خاک کے نیچے خشک ہو گیا یعنی خاک ہو گیا لیکن دل اُسکا بسبب ابر بخشش کے جو ایک وقت میں برسیا یا ہو ویسے ہی آب کشندہ ای تازہ و پریم ہی معنی معاملے شر خوب میں الف اکنے سے خواب ہوتا ہی اور معنی کی عین ظاہر من کے درمیان میں ہی معدن میں دال سر دنیا ہی جب اس سے گذرے گا وہی من رہے گا پاداش کا دل شاداب ہی من کو لوٹنے سے نعم ہوتا ہی معنی ترکیبی قطعہ بریک کے پریشان ہونے سے بکرم ہوتا ہی اور حاتم کا دل متاع ہی محسنات کلام لفظ بیدار کا ذکر خواب میں کیسا خوب ہی برائے رویت رب برگشتی کی سی ہے انہیں حج ہیں عین معنی کیسا بالغ ہی یعنی ذات و عین معنی جمعیت اور جمعیت دونوں میں لفظ جمع الاختلاف شائع نے اس حکایت کی بھی کچھ شرح نہیں کی متن مطبوعہ میں بزخیان کا برحیان برما کی جگہ ہر یک غلط ہی۔

فصل فی الحرص والطامع والمنزوی والقانع

نکتہ قانع کہ از دست تفرقہ چون عقا قدم در پس قاف قناعت نہادہ اگر قناع آن قاف از پیش رو بردارد بعلی دل مبتلا گردد و منزوی کہ از روے عزلت عز دولت یافتہ اگر آن عز ضایع کند جزلت ملالت روزگار نہ بیند نظم قناعت قناعت است از آبرو و صفای روان دیدہ عین اندرو و بعشق از قناعت دلت راہ جوست + چو برگشت بیند قناعت زد دوست + بعزلت برافرازد سر ہچو لام + کہ در عزت آئے رفیع المقام + و گر گردن از تاج عزت کشی + نہ بینی بجز علت و ناغی + اللغات قناعت بالکسر بروہ و پوشش کہ مقنع کے اوپر ہوتا ہی منزوی برفن منغی گوشہ نشین تعاقب بعلگی ہونا عزت بالضم جدا ہونا زن و فرزند سے اور بیکاری قناعت بالفتح کا ریزہ معنی ترکیبی شرح قانع نے کہ بسبب پریشانی اور تفرقہ کے

عنقا کی طرح قدم پیچھے قاف قناعت کے رکھا ہی اگر قناعت یعنی پردہ اُس قاف کا سامنے
 سے اٹھا دے عنائے دل میں مبتلا ہوا اور گوشہ نشین نے جسکو منہ روی کہا ہی عزت کی
 رو سے جو عزت دولت کی پائی ہی اگر اُس عزت کو ضائع کرے سوائے ملت ملاکت زمانہ کے اور
 کیا دیکھے معنی ترکیبی نظم قناعت ایک قنات یعنی کاریز ہی بلکہ کاریز میں تو یہی
 پانی عری ہوتا ہی اُس میں آبرو بھری ہی جسمیں صفائی جان اور روان نے عین دیکھی ہی
 یعنی ذات و حقیقت صفائی اور عشق کہ جس سے معشوق حقیقی تک پہنچتا ہی بدولت
 اسی قناعت کے تیرا دل اُس عشق کی راہ پاتا ہی اور جو اس قناعت کو لوٹو تو یہی
 قناعت تعاقب ہی جو دوست سے بغلیکیر ہوتا اور وصل پاتا ہی اور عزت میں لام
 کی طرح سر بلندی حاصل کر جیسے سب حرفوں میں عزت کے لام کا سر اوخیا
 ہو رہا ہی تعزت میں تو رفیع المقام ٹھہرے اور اگر گردن تاج عزت سے نکال لیا
 سوائے علت و ناخوشی کے اور کچھ نہیں دیکھیا معنی معماے شرقان کا تفرقہ عنقا ہی
 اور عنقا کا قدم الف جو بعد قاف کے ہی اور قانع جو پردہ قاف کا سامنے سے اٹھا
 ڈالیا عنقا مقلوب رہیگا ایسے ہی قناعت کا حال ہی اور قناعت و قانع بھی مقلوب ہو کے
 مثل ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں یعنی قناعت سے قانع قانع سے قناعت عزت
 کے دو جز ہیں عزت اور عزت اگر منہ روی اس عزت کو ضائع کر لیا گیا معنی معماے نظم
 قناعت کا جز اول قناعت ہی اور حرف آخر تا دونوں کی ترکیب سے قنات ہو واجب اس کے
 درمیان میں عین دیکھا جائیگا قناعت ہو جائیگا قناعت کا دل تعاقب ظاہر ہی عزت
 میں لام آنے سے عزت ہو جاتا ہی عزت کا تاج عین ہی اور گردن اس کی راجب
 گردن اس سے نکالینگے علت رہ جائیگا محسنات کلام تفرقہ عنقا قدم قاف
 قناعت قناعت یہ سب لفظ قاف دار برعایت قانع کے ہیں اور دست قدم
 پس پیش رو دل سب مناسب یکدیگر عزت اور دولت ملاکت تینوں میں
 عزت موجود قناعت کے لیے آب جو آبرو میں ہی اور آب کے واسطے صفا و روان
 غرض حرف حرف ضائع سے خالی نہیں عین اندر و کیا ہی لطف رکھتا ہی قابل غور ہی

الاختلاف شارح نے اسکو بھی اپنے بیان سے محروم رکھا متن مطبوعہ میں بجائے
 قنات نیست فنائیت اور نہ مینی کے بجائے یہ مینی غلط لکھا ہے۔
 نکتہ ایدرویش قطب دوران کسی ست کہ روی دل بطب و علاج نفس آوردہ
 چون قاف از خلائق کنارہ گیر و خلاے خلوت با حق حاصل کند و مرد راہ آنست
 کہ دامن از مردم چیدہ از سرستی بیرون کند تا در خلائق و قبول حق بہ بندہ شعور
 آنکہ کہ بجائے در دل مردم بود و راست + ہر بندہ کہ نیست سر عزت کش بدست +
 اللغات رو آوردن توجہ کرنا خلا بالفتح والہ آبادست خانہ وجائے خالی خلوت
 خالی ہونا اور تنہا ہونا اور جگہ خالی دامن حیدن کنارہ کش ہونا معنی ترکیبی نشر
 ایدرویش اپنے وقت کا قطب وہ شخص ہو کہ نفس کے طب و علاج کی طرف متوجہ ہو کہ
 قاف کی طرح خلائق سے کنارہ پکڑے اور خلا اور تنہائی حق سے حاصل کرے اور مرد
 راہ کا وہ ہو کہ دامن لوگوں سے سمیٹ کر سر سے مستی نکال دالے تا در خلائق اور قبول
 حق کو دیکھے معنی ترکیبی شعور معروض کہتے ہیں جسکی جگہ لوگوں کے دل میں ہو اور
 نہایت خلا ملا سے آنکے دل کا عزیز ہو وہ آدمی رہی اور جس بندہ کے سر میں سر
 عزالت کا نہیں رہی بد ہی سر عزالت میں کہ بد پر آنے سے عید ہوتا ہی معنی معامے
 نشر خلائق میں قاف ظاہر کنارہ پر ہی خلائق میں اول و آخر سے حق بھی حاصل
 ہوتا ہی اور خلا بھی موجود پس جملہ دعوی مصروح کے صحیح ہیں مردم کا دامن میم ہی
 چیدہ ہونے سے مرد رہتا ہی ایسے ہی قطب کا قاف کنارہ کرنے سے طب معنی
 معامے شعور مردم کا دل ظاہر رہی ادھر ادھر میم ہیں بندہ کی ہا کنارہ پر میم نہ
 عزالت کے ہی جب اسکی طرف خیال نہوگا بندہ ہیگا اور بندہ کے اول آخر سے بد
 حاصل ہوتا ہی جسکو مصروح نے بدست کہا ہی محسنات کلام مشہور ایسا ہی
 کہ قطب متحرک نہیں ہی مصروح نے کس خوبی سے قطب دوران کہہ کے دور اسمین
 نکالا ہی جیسے مردم سے رد نکالا ہی بدل سے بھی رد نکالا ہی کہ ادھر ادھر دل ہی
 پنج میں رد الاختلاف شارح کا اس نکتہ میں بھی سکوت ہی ہے۔

نکتہ خرسند آنست کہ دندان شرہ را در لباس خرد پوشیدہ دارد و حرص آنکہ
 رایش در حریص یعنی گردیدن ہر زمان بجای میل کند قطعہ یا صادقاً فی حوصہ
 عادۃ + الحوصہ شبیہ الحرض للعادی + الحوصہ حرا الوجہ فی رونق + لکن
 بد نہ اطموہا لصاد + اللغات خرسند ای راضی برضا شرہ بفتحین غالب
 ہونا حرص کا حریص ایک طرف ہونا راہ سے حرص بالکسر سخت آرزو مند ہونا
 وبالفتح شگافتن حرص بفتحین بیماری و فساد عقل و کنار و طرہ عادی یعنی چہر
 قدیم اور وہ جو عادت ہو متا دروے و مس یا نوعی ازان اور ایک رگ ہی در میان
 دونوں چشم شتر کے کہ اُس سے اُسکو بیماری عارض ہوتی ہی طو بالفتح دراز ہونا
 گیادہ کا اور نگنانہر کا اور بھڑنا آب دریا کا معنی ترکیبی شتر خور سندوہ شخص ہی کہ
 دندان شرہ کے لباس خرد میں پوشیدہ رکھے ظاہر نہونے دے اور حریص وہ ہی
 کہ رائے اُسکی حریص یعنی ہر وقت پھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں
 میل و رغبت کرے غرض یہ کہ خورسند تو بمقتضای خرد دندان حرص ظاہر نہیں
 ہونے دیتا اور حریص قرار سے نہیں بیٹھتا معنی ترکیبی قطعہ ای صادق اپنے
 حرص میں اندوے عادت کے حرص شبیہ حرض کی ہی عادی کے واسطے یعنی جسکو
 عادت حرص کی ہی اُسکو وہ عادت ایک بیماری ہو جاتی ہی کہ بدون اُسکے اُسکو
 چین نہیں پڑتا حرص کی صورت تو حر ہی یعنی آگ بارونق و فروغ لیکن بدن اُسکا
 بہ صاد ہی جو کانسایا یا تانبہ مطلب یہ کہ حرص صورت کی تو بہت ہی اچھی ہی پڑتی
 جب سامنے آتی ہی کیسی کیسی خوبیان نظر میں آتی ہیں لیکن در حقیقت ہیں ہم
 مثل تانبہ کانسہ کے کھوٹے کم قیمت معنی معماے شمر مصرح نے سر نکتہ میں
 خرسند کا لفظ کہا ہی اور اسمین دندان شرہ کہ وہ لفظ سن کا اسکے در میان میں ہی
 بچنے دندان اور لباس خرد سے ایسا کیا ہی اور خرسند کے اول خبر ہی اور آخر میں
 دال جو خرد ہوا اسی میں یہ سن چھپا ہوا ہی دوسرے فقرہ میں لفظ حریص کہ اُسکی
 راحیص میں داخل ہوئی ہی جو بمعنی ہر زمان گردیدن کے ہی معنی معماے قطعہ

حرص حرص تعویض عادی تھیں ان حصوں کی صورت حریر بدن اسکا صادر کہ مجموعہ دونوں کا
حرص ہی محسنات کلام دندان شرہ اور لباس خرد کیسے الطف ادعا ہیں
الاختلاف شارح نے اس نکتہ کے متنے لکھنے سے بھی اعراض کیا ہی اور مجاہد بھی
بسبب غلطی کتاب کے اسکے اشعار میں شبہ رہ گیا۔

نکتہ اول شرہ شریعت کہ عاقبتش ہاے ہاویہ است وطم طمع بر عین انپاشتن
غبن عاقبت ست قطعہ شرہ کہ صورت نشین ست بر سرہ حق + شبہ ست آنکہ
ز دل راسے او برون آرد + فراز عین طمع طم نشان دہ کہ فلک + بجا کہ دیدہ اہل
طمع بانپارد + اللغات ہاویہ جنم طم بالفتح ناپید ہونا راہ کا بفتح تین ناگوار ہونا
اور گردوغبار و قبیلہ عادی کی غبن بالفتح فریقہ کرنا اور نقصان پہونچانا اور خرید
وفروخت میں نقصان لانا انپاشتن پاشنا معنی ترکیبی شرہ کا اول جز شرہ ہی
جسکی عاقبت ہاے ہاویہ ہی یعنی انجام شرہ والے کا فروخ اسلئے کہ شرہ کے غلبہ سے
لحاظ حرام حلال کا نہیں رہتا اور گردوغبار یعنی طم طمع کا آنکہ میں بانٹ لینا غبن عاقبت
کا ہی اور عاقبت کو بڑا نقصان پہونچانا ہی معنی ترکیبی قطعہ شرہ کہ صورت
نشین کی ہی رہ حق پر اور نشین یعنی عیب و زشت پس ایسی شے خسیس کا ایسی
شے نفیس پر ہونا محض بے محل دے موقع لہذا وہ شخص شاہ وقت کا ہی جو شرہ کی
را کو دل سے نکال ڈالے اور عین طمع کی اوپر جو طم رکھا ہوا ہی یہ جتنا تا ہی کہ فلک دیدہ
اہل طمع کو خاک سے پائے گا معنی معماے شرہ کے اول شرہ اور اسکی عاقبت
میں ہا موجود جسکا ادعا ہاے ہاویہ سے کیا ہی عین طمع پر طم رکھا ہوا ہی اور عین وغین
تصحیف معنی معماے قطعہ شرہ میں نشین ہی یعنی غیبت کے لفظ رہ پر جب کو
راہ حق کہا ہی شرہ میں سے را الگ کر لینے سے شرہ رہتا ہی طمع کی عین پر لفظ طم ہی
محسنات کلام ہاے ہاویہ اور طم طمع بدل راسے او برون آرد کیسا خوب
ہو کہ ماشرہ کا دل بھی ہی الاختلاف اسکی شرح میں بھی شارح نے قلم کئے ہیں
تین مطبوعہ میں شرکی جگہ شر غلط ہی۔

حکایت اشعث طماع را بر سر بند کہ از صحابہ کرام کرام را دوست توداری گفت
 امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ را گفتند از فضایل و مناقب آنحضرت چہ معلوم کردہ گفت
 ہمین قدر دانم کہ اول نامش عین است کہ بر زکوٰۃ است اور آخرش لی کہ معنی اُسکے
 مراست ہین قطعہ چہ بر حریص کشی تیر از تبرع و طوع و چہ تیر صورت تبرست ویدہ دارد
 پیش و بیوے زر کہ بود عین نام او چہ عجب و کہ چشم خود بکند طماع محال اندیش و اللغات
 اشعث بالفتح آشفته مو گرد آلودہ مو نام شخصے عین معنی زریلی کے معنی معمر ہر ہی نے
 لکھدیے ہین تبرع کوئی چیز بخشا اور کوئی کام کرنا جو واجب نہ ہو طوع بالفتح فرمان مانتا و طوعی
 علف و در چراگاہ تہر بالکسر زر معنی ترکیبی نشر اشعث طماع سے پوچھا کہ تو صحابہ عین سے
 زیادہ دوست کسکو رکھتا ہی کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو کہا اُنکی فضیلتوں
 اور صفات سے کیا تونے معلوم کیا ہی جو اُنکا محب زیادہ ہی کہا میں تو اتنا ہی جانتا ہوں
 کہ اُنکے نام میں اول عین ہی معنی زر کہ مبنی بر زکوٰۃ ہی اور آخر میں لی ہی جسکے معنی مراست
 ہین یعنی اُنکے پاس عین ہی اور عین پر زکوٰۃ اور وہ بھی خاص میرے واسطے معنی ترکیبی
 قطعہ اگر تو حریص پر تیر لگائے اور تیر بصورت تبر کے ہی یعنی زر کے لہذا وہ حریص بڑی
 خوشی و طوع سے اُسکے سامنے آنکھ رکھ دیگا اور آنکھ میں اُسکو جگہ دیگا اور اس اُمید پر
 کہ جیسے عین آنکھ کو کہتے ہین زر کو بھی عین کہتے ہین اس لایمین میں زر کو اپنی آنکھ بنائے تو اُسکی محال اندیشی سے
 تعجب ہی کیا ہی اور محال اندیش اس سبب سے کہا کہ زر کو بجائے آنکھ کے سمجھا ہی معنی
 معمارے نشر نثر میں سوائے معاملی زر کے جسکا بیان بھی ہو چکا اور کوئی مسمما نہیں ہی معنی
 معمارے قطعہ تبرع میں تیر کے آگے عین رکھی ہوئی ہی تیر تیر تصحیف طماع کی آنکھ
 عین میان ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں لی کی جگہ صرف می لکھی ہی اور پیش کے
 بجائے نیش غلط ہی۔

فصل فی الصدق والكذب والغیبة

لکھتہ در لفظ صدق صادق صادق است ازوق کو متن یعنی تلفظ بصدق مانع تو فتگی بلیات

وکان کذب بر سر ذب مانع آن منع ست یعنی کان مانع ست و ذب منع شعر سین سدا
 ار سر و ادای سرے + شرف تاج آمدہ در سروری + شعر لوہدم الصادق سدا السدا
 اصبحہ بالاد کسیر الفواد + اللغات صادق کے معنی خود مصرح نے لکھ دیئے
 وق بالفتح و تشدید قاف کوٹنا اور آٹہ کرنا و بالکسر باریک و اندک ذب کے معنی بھی
 مصرح نے لکھ دیئے سدا بالفتح درستی و راستی کردار و گفتار اور وہ چیز جس سے ختم نشینہ
 کا بند کرین اور اتنی چیز جس سے حاجت رفع ہوا و بکسر و دال مشدد گران ضد سبک
 ہدم بالفتح و یران کرنا اور گر جانا و ابر بسیار بار سدا دیوار اتج اصباح سے ایک حال سے
 دوسرے حال پہنچنا اور صبح کو چلنا کشیکستہ فواد بالضم و مد ہمزہ دل افندہ جمع معنی
 ترکیبی شرم مصرح صدق و کذب کی صفت میں کہتے ہیں کہ صدق تو ایسی چیز ہے کہ صادق
 اسکا مانع ہی آفت و کوفت کو فتن سے یعنی سچ بولنا مانع کوفت بلیات کا ہے کہ کوئی بلا سچے کو
 کوفت نہیں پہنچا سکتی اور کذب کا کاف اسکا یہ حال کہ ذب کے سر پر ہی جو خود منع کے
 معنی میں ہے یعنی کاف مانع ہی اور ذب منع ہی غرض مانع اور منع دونوں موجود لا جرم
 اخترا اس سے واجب و لازم اور اختیار صدق جو کوفتوں سے بچاتا ہی ضرور و الزم
 معنی ترکیبی شعر فارسی یعنی ای سرے سدا کا سین جوداد کے سر پر ہی جانتا ہے
 یہ کیا ہے ایک شرف تاج سرے کا ہے سرے کو عزت دینے والا اور سروری کو رونق بخشنے والا
 پس سری اور سروری ولے کو سب سے زیادہ مزور ہی اور ظاہر کہ سچے کو ہر کس و نا کس
 نہایت اچھا جانتا ہے اور یہ حال ہوتا ہے کہ اگر صادق کی دیوار رفع مایحتاج کی جس سے
 حاجت روانی کر سکے منہدم ہو جائے تو وہ دیوار اس حال میں صبح کرتی ہے کہ اسکے ساتھ
 بھاری دل شکستیان ہوتے ہیں اور لوگ روادار نہیں ہوتے کہ یہ دیوار اسکی شکست
 و ریخت میں صبح کرے قبل از صبح درست نہو جائے یعنی سب مل کے اسکی شکستگی بھی
 درستی کر دیتے ہیں معنی معمارے شرم صدق کی لفظ میں صادق کے سر پر ہی اور کذب
 میں کاف ذب پر معنی معمارے شعر سرے سرورے مراد سین داد کے سر کا
 جو شرف ہوگا سدا ہو جائیگا سدا کا الف گر جانے سے سدا رہتا ہے سدا دے جو

سدا کہ جائیگا اور ہیکہ جو بمضی بھاری کے ہر محسنات کلام صدق و صادق اور منع و
 مانع باہم اشتقاق رکھتے ہیں سین سدا دسر سدا سب میں سرکہ سین اور علی ہذا
 اور خوبیان الاختلاف شارح نے جانے کیون باگ سست کردی ہونہ کچ اس میں
 لکھنا اور کے نکتہ میں متن مطبوعہ میں اصبح بالاد کی جگہ بالا و کسیر کی صورت لکھا
 نکتہ مردم راست چون الف راستگاری دسر فرازی دارد و مردم کچ چون حروف
 کچی تمام اجزائش بر کچی دلالت میکند مثنوی شرف راستی میں کہ زجاہ + شدالف حروف
 اول اللہ + الف راہ صدر ایمان دیدہ + کاف شرک از کچی بقدر رسید + قلب را گرمی وفا
 نبود + آتش قلب جز نشا نبود + صفت قلب نیک بین باشد + وجہ او چوداد و دین باشد
 قلب را کوہ قاف بر لب نہ + نہان زیر کوہ مغزش بہ + شد بلق قلب قلب در گفتار +
 جز دورنگی از او امید مار + اللغات زجاہ اسی بسبب جاہ صدر بالانشین وجہ رو چو
 و طور و طریقہ و ذات و حقیقت معنی ترکیبی شریو شخص کہ راست اور سیدھا ہوتا ہی
 وہ الف کی طرح راستگاری دسر فرازی بھی رکھتا ہی بنے سب کے سر پر اسکی جگہ
 ہوتی ہی اور جگہ کام اسکے راست ہوتے ہیں اور جو لوگ کچ ہیں انکے تمام اجزا مثل
 حروف کچی کے کچی پر دلالت کرتے ہیں معنی ترکیبی مثنوی مصر حرکتے ہیں دیکھ
 تو راستی کا شرف کہ الف نے کیسا مرتبہ پایا کہ اول لفظ اللہ کا بنا اور دیکھو ہی الف
 جو صدر راستی کے صدر ایمان کا ہوا ہی اور کاف شرک کا بسبب کچی کے قعر کو پہونچا اور
 جو شخص قلب اور کھوٹا ہی اسپین گرمی وفا کی نہیں ہوتی دیکھ لو آتش کا قلب شتا
 ہوتا ہی جو جاڑا اور سردی ہی شعر آئندہ میں استفہام ہی کہ بھلا قلب بھی کہیں نیک بین
 ہو سکتا ہی جسکی لفظ کے معنی اٹے ہیں بلکہ اسی وجہ سے وجہ اور طور طریقہ قلب کا
 چوداد و دین کی ہی یہ قلب ایسی ہر ہی چیز ہی کہ اگر قابو پائے تو کوہ قاف اسکے لب
 پر رکھ دے کہ ایسے کھوٹے کا مغز جاڑا ہی کے نیچے دبا اچھا قلب کا قلب بلق ہی بنے
 دورنگی چو تو قلب سے امید کیرنگی کی کیسی رکھتا ہی معنی معانی شریفین کوئی معا
 ایسا کہ قابل زیادہ لکھنے کے ہونین ہی معنی معانی مثنوی پہلے شعر میں

الف اول لفظ اللہ کے موجود ہی ایسے ہی الف ایمان کے صدر میں اور کاف شرک کے
 قعر میں جو انتہا لفظ شرک کے ہی آتش کا قلب شتا خود مصرح نے لکھ دیا ہے وجہ کا قلب
 ہجو قلب کے لب پر کوہ قاف رکھا ہوا ہے مغزش بہر سے یہ ایما ہے کہ لب بالفتح ہی اور
 لب بالغم جو بمعنی مغز بادام کے ہے اور خالص ہر چیز کو کہتے ہیں یہی مغز جو اس لب کے
 نیچے نہان ہے قلب کا قلب بلیق بمعنی دورنگی محسنات کلام راستی الف کی نہان
 نہیں اور کجی حروف کجی کی خود ظاہر اور نیز راستگاری و سفر فرازی نہان زیر کوہ مغز آگ
 وہی لب بالغم زیر قاف کیسا باریک اشارہ ہے الاختلاف شارح نے تو اسکی شرح
 سے بھی گزیر لی ہے سو اے ناظرین شائقین کے کس سے پوچھوں کہ دوسرے شعر کا دوسرا
 مصرعہ اصل کتاب میں یوں لکھا ہے ع قعر شرک از کجی بکاف رسید مگر میں اسکو یوں
 اچھا جانتا ہوں ع کاف شرک از کجی بکاف رسید + تا اوپر کے مصرعے سے لفظ و مثنیٰ
 میں برابر ہو جائے۔

نکتہ یا میان میں نشان دہ دلیل ست کہ در میان میں جدائی می انگند و الف
 افک تیغے ست کہ فک قائل را از سر جدا می سازد شعر من لم یقلب وجہ نیچو
 المعاصی والحقاۃ عن رحمة من سابه فاکافک فی القلب کفاۃ اللغات
 بین بالفتح دروغ گفتن من بالفتح نعمت خدا و احسان آفک پھیر دینا اور لوٹنا دینا
 کسی چیز سے بالکسر دروغ گفتن و دروغ فک بالفتح و تشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو
 ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں و فک اعلیٰ و فک اسفل دونوں جا بڑے
 تلے اوپر کے کفار بالکسر و المد کافی اور مانند ایک دوسرے کے ہونا و بے مد بالفتح
 بر روے در انگندن معنی ترکیبی شریں کے در میان میں جو یا یہ یہ نشان دس
 دلی کی ہے کہ دس دل سے من خدا میں جدائی ڈالتی ہے اور الف افک کا ایک تیغ ہے
 کہ فک قائل کو سر سے جدا کرتا ہے فک وہی جا بڑے معنی ترکیبی شعر جنہیں تھپا ہے
 اپنا منہ معاصی و جفا کی طرف اپنے پروردگار کی رحمت سے بس افک کا قلب کفا ہے
 معنی معما کے شریں میں را در میم ہے او در فون جو مرکب ہو کے من ہوا اور پیچ میں

یاد رس عدد والی فاصل ہو افک میں الف کے تیغ فک کے سر پر موجود معنی معانی شعر
افک کا قلب کفا ہو یعنی کافی الاختلاف شائع نے اس نکتہ کی طرف باگ نہ پھیری
متن مطبوعہ میں مین کو بین لکھا ہے۔

نکتہ کلمہ دروغ داغیست کہ چون دل را میسوزد روے دل را می پوشد و لفظ افترا زور
قلبیست کہ زور قائل را بر میگردد اند قطعہ معنی افترا بدان کہ بلفظ + افترا نیست
خیر آفت را + زانتر اہر کہ قصہ پردازست + فت بود در میان آرا + اللغات افترا کسی
پر جھوٹ لگانا زور بالفہم دروغ و شرک اور سوا خدا کے جسکی پرستش کرین معنی ترکیبی شر
کلمہ دروغ ایک داغ ہو کہ جیسے داغ شی کو جلاتا ہے ایسی ہی یہ دلو جلاتا ہے اور جب دلو جلاتا ہے تو
دل کو چھپاتا ہے اور لفظ افترا ایک زور قلب ہو کہ روز قائل کو پھیر دیتا ہے یعنی اچھے
دن بُرے کر دیتا ہے معنی ترکیبی قطعہ معنی افترا کے جو اندوے مرکب لفظ کے ہیں
وہ تو یہ ہیں کہ افترا سوائے آفت کے اور کچھ نہیں ہے جو کوئی افترا سے قصہ پرداز ہو
یعنی افترا کا ذکر کرے تو اُس سے کہہ دو کہ فت ہو در میان آرا کے اور فت بمعنی
بیزہ ریزہ کرنے کے ہیں اور آرا یعنی سب کی فکروں میں معنی معانی شر زور کا قلب ہر
معنی معانی قطعہ افترا کے دو جز کیے ایک آفت دوسرا جھکا مجموعہ افترا
ہی یعنی خاص واسطے آفت کے اور جو کوئی افترا کی حقیقت پوچھے کہ افترا کیا چیز ہے
تو اُس سے کہہ دے کہ فت ہو در میان آرا کے یعنی در میان آرا کے محسنات کلام
دروغ داغ دل را میسوزد روے دل را می پوشد کیسیا خوب ہے الاختلاف شائع
کے خامہ نے اس پر بھی سایہ سعادت کا نہ ڈالا متن مطبوعہ میں زور قلبی کو زور قلبی
لکھ دیا ہے یہ قلب کب ہوا بلکہ قلب روز ہے۔

نکتہ اول غیبت غیبت کہ مگر اہمیت و آخرش بت یعنی قطع از رحمت الہی قطعہ
من علی صولہ لعیب اخیا + حط مرقاۃ ذرۃ الحب + فاجتنبہا لان فی التصفیۃ
غیبت الحب غیبت الحب + اللغات حط بالفتح و تشدید طافروء آوردن بہ تشب
وفروء آمدن بمنزل مرقاۃ بالکسر زربان وزینہ ذرۃ بالفہم و بالکسر باندی کوہ و بلندی

ہر چیز و بالائے ہر شیء اجتناب اجتناب پرہیز کردن سے غیبت بالکسر بد گوئی و بفتح تنگ چاہ جیسا کہ فرمایا ہے فی غیابۃ الحب معنی ترکیبی تشریف کی لفظ میں اول غی اور آخر بت دونوں موجود کہ گراہی اور قطع رحمت الہی دونوں کا مایہ غیبت ہی معنی ترکیبی قطع جس شخص کی آواز پر عیب اپنے مسلمان بھائی کا ہے بس جان لو کہ وہ سیڑھی جس سے بلندی محبت کو پہنچتا ہے وہ جھکا دے اور لپا دے تجھ کو لازم ہے کہ اس سے آپ کو بچا اس واسطے کہ تصحیف کی رو سے غیبت بفتح اور غیبت بالکسر کہ معنی بد گوئی کے ہے ایک ہیں ایسے ہی حب بالفم و تشدید یعنی دوستی و حب بمعنی چاہ بسیار آب و عمیق بس غیبت الحب و غیبت الحب دونوں تصحیف میں یکساں ہیں یعنی جو غیبت دوست کی کرتا ہے حاصل لخاص غیبت چاہ میں گرتا ہے معنی معاً ہے تشریف کو غی اور بت سے تحلیل کیا ہے جس سے غیبت موجود ہوا معنی معاً ہے قطع بس یہی کہ غیبت الحب اور غیبت الحب دونوں تصحیف ہند کہ الاختلاف اس نکتہ کو بھی شارح نے اپنے معنی سے رونق نہیں بخشی متن مطبوعہ میں دونوں لفظ حب کر کے لکھے ہیں اور غیبتہ کا نہیں معلوم کیا سمجھے۔

حکایت یکے از شعراے روزگار ہجو الف شعرا با وجود استقامت طبع از شعر کنار گرفتہ بود و چون غین بلغا در میان بلائے خلا و انزوا ہزار فراغت حاصل کردہ یکے از دوستان شامی بر کنارہ احشامی دیدش دہان چون عین جوع بقمہ جو بستہ میگردد ریش دل را بشریت شیر و امیساخت گفتش چاہا بالبان فصیح بالبان فصیح ساختہ و دال را از میج مدح کسان پر داختہ گفت ندانستہ کہ ہر کہ دروغ را را لیش پرد از شناید کہ بادوغ سازد قطعہ دلیل بر سر مکرست دروغ دال دروغ ہمین زلفہ دروغ آمدست معنی راست + خرد چو آخر لفظ دروغ بنی غین + دانا ندانینگہ در و عاقبت ہزار بلاست + اللغات شعرا صیغہ جمع شاعر شعرا سی کی تفصیل خلا آبدست خانہ و جائے خالی انزو و آگوشہ گیر ہونا مخلوق سے احشام بالفہ چاکران و غلامان لبان جمع لب و بالکسر شیر فصیح رسوا و آنکہ مال خود را خوب نگاہ دارد و میج بالفہ دینا مانگنا اور ٹہلنا

اور سفارش کرنا کسی کی سامنے پادشاہ کے روع شکار کا اٹھنا اور پوشیدہ جاناروباہ کا کسی
چیز کی طرف اور اٹھنا شکار کا معنی ترکیبی نثر ایک نے شعراے زمانہ سے مانند
الف شعرا کے باوجود استقامت طبع کے شعر سے کنارہ پکڑا تھا یعنی ہر خد طبیعت
اسکی شاعر کیا بلکہ اشعر تھی اور طبیعت کی استقامت میں کچھ ترزل نہ تھا لیکر اس نے
خود ہی شعر گوئی سے کنارہ کیا تھا اور مانند غنیں بلذ کے درمیان بلا خلا و انزوا کے
ہزار قسم کی فراغت حاصل کی تھی یعنی جیسے شاعر تخلیہ اور گوشہ میں فکر شعر کے بیٹھکے
بلا و رنج اٹھاتے ہیں اسکو اس سے ہزاروں فراغتیں حاصل تھیں ایک نے
دوستوں سے ایک شام کو کنارہ ایک احشام کے دیکھا کہ دہن کو عین جوع کی طرح
نغمہ جو سے بند کرتا تھا یعنی جو کے لقمے کھاتا تھا اور ریش دل کی شربت شیر سے دو کرتا تھا
اسنے اس سے کہا کہ تیرے یہ لبان فصیح اور ان لبون فصیح کے لیے یہ لبان فصیح کیسے
تو نے اس سے موافقت کی ہوا پسند کیا ہوا و دال دل کو میح مدح کو گون سے
خالی کیا ہی یعنی کیون نہیں مدح کو گون کی کرتا کہ وہ تیرے سفارشی امرا کے سامنے
ہوا و فائدہ تکبوا حاصل ہو کہا تو نے اس بات کو نہیں جانا کہ جو کوئی دروغ سے رے دروغ
کی خالی کرے یعنی دروغ گوئی جو مراد شعر شاعری سے ہی چھوڑی تو اسکو بھی چاہیے
کہ دروغ سے موافقت کرے کہ بعد نکل جانے اس را کے دروغ ہی رہیگا معنی
ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں ای مخاطب اس بات کو خوب جان لے کہ دروغ
کی دال دلیل مکر دروغ کی ہو کہ دال کے سمجھے ہی لگی ہیں خود اس بات کو لفظ دروغ
کا ٹھیک کر رہا ہو کہ خرد کا تو یہ حال ہو کہ لفظ دروغ کے آخر جو غنیں دیکھتی ہی جسکے ہزار
عدد دہین تو بے تا مل کہتی ہو کہ خوب جان لو انجام کار اسمین ہزار بلائیں ہیں معنی
معنائے نثر شعرا کا الف کنارہ پر نظر ہر ایسے ہی اسنے شعر سے کنارہ پکڑا تھا بلغا کی
غنیں بلکہ کے درمیان میں ہی یعنی ایک طرف بل اور ایک طرف احشام کے کنارہ
الف لانے سے احشام ہوتا ہوا و شام احشام میں بھی موجود ہی جمعی ائی عین
بصورت دہن کے عیان اور عین کے سامنے جو جو مشابہ جو کے ہی رکھا ہوا ہی شیر کا

دل ریش لبان لبان تجنیس فصیح فصیح تصحیف مدح سے دال خالی کر لئے مین میخ رہتا ہی
 دروغ سے جو رے نکال لی جا نیگی دعوں رہیگا معنی معماے قطعہ دروغ کی دال روغ
 پر رکھی ہی کہ اسکی دلیل ہی دروغ کے آخرین ہی جسکے ہزار عدد ہیں محسنات کلام
 شعر اشعر با ہم اشتقاق بلغا بلا خلا اثر و اسب ہوزن ریش بشریت شیر سب مین
 شین شربت دو اکی رعایت سے بھی ہی عاقبت ہزار بلاست مین کے بیان مین
 کیسا خوب ہی کسواسطے کہ آخرین دروغ کے غین ہی ہی اور انجام دروغ کا ہزاروں
 بلا بھی ہی الاحتلاف شائع ہیں اور پھر وہی ع زبان بریدہ کنبجے شستہ صم و بکم
 متن مطبوعہ مین مسخ کو مسخ غلط لکھا ہی اور بستہ کے بعد ایک مے زیادہ شیر کے بجائے
 شیرایش کی جگہ ریش۔

فصل فی ذکر الاعداء والاحباب والحساد

نکتہ شرط دوستی آنست کہ ہر قاعدہ کہ بادوست مرغی داشته اند یک نقطہ
 نقصان بویے راہ نہ ہند تا آفت وحشت نکند بنگر کہ اگر در لفظ صداقت از قاف
 کہ تاج ست یک نقطہ کم کنی صداقت شود و قاعدہ مودت آنست کہ ہر قول
 و وعدہ کہ بادوست در میان آورده اند و قرار کردہ بیک نقطہ آنرا زیروبالا نکنند
 تا بخت و عتاب نزلع مبتلا نشوند در باب کہ اگر در لفظ محبت نقطہ بار کہ مقررہ ست
 از زیر بالا بری آن محبت محنت شود و قطعہ لفظ صداقت قبلہا صدا +
 وفی ضمنہا خیر لنا صلح العام + یعنی مزایا بالصفا و نفعات بالصدا +
 لو کان فی ذیلہا تلبیس التمام + اللغات وحشت خالی و اندوہ و تنہائی
 ورمزگی مودت بفتح میم و طل مشدد و دوست داشتن مقرر بفتح جابے قرار
 قت بالفتح و تشدید تا سخن چینی کرنا اور دروغ کہنا اور خوشبو کرنا روغن ریحان
 سے صداقتین مرد لطیف جسم مزایا افزونہا نفعات جمع نفعہ بالفتح بخشیدن بخوبی
 ملنا اور چھپانا کہ عیب کسی سے تمام درست اور درست ہونا تمام بالضم ایک

گیا ہر فرد معنی ترکیبی شریعت دوستی کی یہ ہے کہ جو قاعدہ کہ دوست کے ساتھ رہا ہے
 کیا گیا ہے اور جو برتاؤ اختیار کیا ہے ایک نقطہ کی اُستھین نہونے دے تو یہ کمی آفت وحشت
 کی نہ کر دے کہ اسکو رمیدگی ہو جائے دیکھو لفظ صداقت میں قاف سے کہ تاج ہے
 اگر ایک نقطہ کم کر لیا صداقت ہو جائیگا اور قاعدہ دوستی کا یہ ہے کہ جو قول و وعدہ
 جسکا دوست سے درمیان میں کیا ہے اور اقرار ایک نقطہ ہے اُس میں اور پنج نکین
 تو پنج وعتاب نزلے میں مبتلا ہو جائیں جان لو کہ اگر لفظ محبت میں نقطہ ہا کا کہ اسکا
 جائے قرار ہے نیچے سے اوپر کو لیجائیے وہ محبت محنت ہو جائیگی معنی ترکیبی قطع
 لفظ صداقت کا ایسا ہے کہ اُستھین قوت ہے اور قوت کے ماقبل صدائے سخن چنان اور
 صد کو جو کوہ یا چاہ و گند کی آواز ہے کہ جیسی کہو ویسی سنو اور اُسکے ضمن میں خیر ہی
 واسطے نیک اندیش کے عام یعنی افزو نیان اور زیادتیاں بالصفات جیسی کہ
 چاہئیں اور جو شبوتین بالصدائیں اگر چہ ہے اُسکے دامن میں مکر و عیب سے پورا
 چھپاؤ معنی معامے شریعت شرکے ظاہر ہیں کہ صداقت ایک نقطہ کم کرنے سے
 صداقت ہو جاتا ہے اور محبت کا نقطہ ہا کا جو اسکی تہ میں ہے اوپر لگا دینے سے محنت
 ہو جاتا ہے معنی معامے قطعہ قطعہ میں بھی صداقت کا لفظ کہ قوت کے ماقبل
 صدا ہے اور کوئی مہما معلوم نہیں ہوتا محسنات کلام صداقت کے قاف کو
 تاج اور محبت کی باکا مقرر اسکو تہ کہنا نظر اسکے ہے کہ قاف مثل تاج کے ظاہر اور
 ہر ملا سر پر ہے اور باکا نقطہ تحت میں کہ غور محبت پر دلیل ہو سوا اسکے لفظ محبت
 محبت اس صورت پر بھی لکھا جاتا ہے جس سے تہ کا لفظ ظاہر اور مقرر باکا بھی ہی تہ ہے
 اور اکیلی بے کی بھی یہی صورت ہے رسم خط میں مثل نون اور کاف کے یعنی نہ و کہ
 الاختلاف شارح نہ معلوم کیا سبب کچھ بولتے ہی نہیں۔

نکتہ در عقب لفظ عدد و واقع شدہ و دروے صدیق صد حاصل ۲ نسبت کہ از
 دو دشمن در عقب اندیشہ نکند و بعد دوست در پیش رو غرہ نشود قطعہ اگر چہ
 دوست بظاہر دور و نمودہ بین + بسین و ماش کہ دینارے از وفا باشد و گر نمود

عدو میں مردمی اول نگاہ کن کہ باخبر ہمان دوتا باشد اللغات عدو بالفتح و ضم دال
 مشد و دشمن جمع مفرد و دون ہی اول مذکر مؤنث بھی یکسان صدیق دوست و دوستان
 و بالکسر والتشدید بسیار راست گو غرہ بالفتح فریفتگی اور کارنا آزمودگی دوتا خمیدہ اور
 کپڑا دوتہ والا معنی ترکیبی شرفظ عدو کے سچے لفظ دو واقع ہو اچنانچہ بعد میں کے دو کا
 لفظ ظاہر موجود ہی اگرچہ ایک کتاب میں ہی دو دو واقع شدہ مگر صدر کے مقابلہ میں دو ہی
 صحیح ہی اور صدیق کی رو پر صدر ہی حاصل یہ کہ دو دشمن در عقب سے نہ ڈرے اور سو دوست
 در پیش رو پر غور نہ کرے اور فریقہ نہ واسوا سٹے کہ نہ کچھ اُن دشمنوں ہی کا اعتبار رہی
 نہ کچھ ان دوستوں کا معنی ترکیبی قطعہ اگرچہ دوست نے بظاہر دور و دکھائے لیکن تو
 اُسکے سین و تے کی طرف غور و تامل کر کہ ایک دینار و فا کا ہو کھرا اور جیدا اور اگر عدو نے
 اول میں میں مردمی کی ظاہر کی تو کیا ہوتا ہی آخر تو ہی دو ہی دوتا ہی باعتبار دو دو او کے
 معنی معما ہے شرفظ عدو کے عقب میں دو موجود ہی اور صدیق کی رو میں صد کا لفظ
 معنی معما ہے قطعہ دوست کی لفظ کے ساتھ جو مصرح نے دور و نمود کا ایا کیا ہی وہ
 دونوں لفظ دو اور وہیں کہ ایک کا رد ال ہی ایک کا روے مجموع اسکا در جب
 سین و تا اس سے ملا پٹنے درست ہوگا جیسا کہ دینار و فا کا اشارہ ہی اور عدد اگرچہ
 اول میں میں مردمی دکھائے مگر آخر اسکی تو وہی دوہیں ای دو او مدغم مدغم فیہ
 جس سے دوتا ہی محسنات کلام عقب روے دوست دشمن اندیشہ غرہ سب
 متقنا دین مردمی کا مذاق جو جانے وہ جانے انکے سوا ایک بات یہ بھی ہی کہ مصرح نے
 لفظ صدیق و تا کیلئے تصریح دو دو کی کی ہوتا دوتا ہونا ثابت ہو والا عدد کا لفظ ایسا ہی کہ
 لفظ دو ویسے بھی آخر اسکے موجود ہی جیسا کہ اوپر گذرنا شرمین لیکن یہ دو دو نہیں ہو سکتا
 کہ ایک کا ہوتا دوسرا حرف نہیں ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ عدو میں دو و طرح
 تفرق کیا ہی شرمین نقطہ بلقظ دو اور نظم میں باعتبار دو او کہ ضمن لفظ عدو میں ہیں جو اصل
 میں عدو بتشدید و او ہی الاختلاف کشارح کا حال بموجب مصرع مصرع ہست مطرب بران
 ترانہ ہنوز یمن مطبوعہ میں بجائے حاصل فاعل غلط ہی۔

شکستہ اصدقار کہ در دل صدق دارند بر و اگرچہ جو الف انہما را اتحاد کنند در قفا جز ہما نشان
 راستی و استقامت نشان نباشد و عادی اگرچہ یکبارہ در و انہما ریگانگی کنند در قفا از
 ریگانگی ہما ظالم و عادی باشند قطعہ دل اخدان بطلب از سر اخلاص و نیاز تا در ان
 صورت انوار خدا را بینی پرورہ ہم از رخ دشمن بکشتا تا زیرش دشمن تنگدہ و نفس و ہوا را بینی
 اللغات اصدق با الفت و کسر دال جمع صدیق عادی فتح دشمنان عادی دشمن اور
 حد سے گزرنیوالا اخدان بالفتح دوستان دشمن بت پرست **معنی ترکیبی** شر اصدقہ کہ
 جنگے دل میں صدق بھرا ہی اگر الف کی طرح رو پر انہما را اتحاد کا کرین تو پیچھے بھی وہی نشان
 انکی راستی و استقامت کا ہوگا اور عادی اگرچہ ایک دفعہ بر و انہما را اتحاد کا کرین
 لیکن پیچھے ریگانگی سے ویسے ہی ظالم اور عادی ہونگے **معنی ترکیبی** قطعہ دل اخدان
 یعنی دوستوں کا ڈھونڈو تو دشمن صورت انوار خدا کی دیکھیا اور دشمن کے منہ سے بھی
 ذرا پرورہ اٹھا کے دیکھ لے کہ اس پرورہ کے نیچے دشمن یعنی بت پرست بتخانہ نفس ہوا
 کو دیکھیا **معنی معما** شر اصدقہ کہ اول آخر الف ہین میج میں اسکے دل
 اسکا صدق ہی الف جو رو پر صدق کے ہی انہما را اتحاد کا کرتا ہی اور پی الف آخر ہین
 ہی کہ وہی نشان راستی و استقامت کا ہی جو رو پر تھا عادی کے رو پر بھی الف ہی
 جس سے ایک دفعہ انہما ریگانگی در و کا کرتے ہین لیکن پیچھے بدستور وہی عادی و ظالم
معنی معما قطعہ لفظ اخدان میں حسب اشارات مہر رح کے جو الف
 سر اخلاص اور نون سر نیاز لینگے ان ہوگا اور اس ان میں جو لفظ خدا کا لینگے اخدان
 ہوگا دشمن کے منہ کا پرورہ دال ہی جب اسکو اٹھا دینگے دشمن رہیگا محسنات
کلام اصدقہ کہ پہلے الف کو کیا خوب اتحاد سے تاویل کیا ہی کہ اتحاد کے معنی ایک
 ہونے کے ہین دوسرے الف سے یک رنگی ثابت کی ہی اول آخر حضور و غیبت
 میں اور عادی کے الف کی یگانگی کہ ایک عدد رکھتا ہی عادی کا خوب ہی کہ عادت و ملک
 کے منے میں بھی ہی اصرہ بیان بھی اس معنی میں ہو سکتا ہی **الاختلاف** شاعر کمال
 ابھی بدستور ہی۔

ملکت حاسد پیشتر تیار و روی غضب و کین و شفیق بے بنیاد شفیق ست در دنیا و دین
 قطعہ دشمن اریا بدین نعمت تو + انگند در پا و آرد در قفا + و بر یک حرب احسان
 حبیب + پیش رود در شمش از ونا + اللغات شفیق حیران شفی شفا دینے والا اور
 صحت بخشنے والا اور دوست دلی سے من نعمت و احسان حب بالفتح دانہ مقیم اسی
 قائم و حاضر معنی ترکیبی شر حاسد غضب اور کین کی راہ سے ایک شیر بے سر ہی اور
 شفیق بے بنیاد ایک شفی ہی دنیا و دین میں معنی ترکیبی قطعہ دشمن اگر احسان کے
 ساتھ نعمت مجسمے پائیگا تب بھی اسکو پا مال ہی کریگا اور پیچھے ڈال دیا اور ایسا بھلا دیا
 کہ گویا کچھ کیا ہی نہ تھا اور حبیب اگر ایک حب یعنی ایک دانہ شیرے احسان سے بچا بیگا
 تو اسکو بمقتضای وفا اپنے منہ کے سامنے ہی قائم و حاضر رکھیا ہر گز نہیں بھولے گا
 معنی محکمے شر حاسد کا سر ہا ہی جب اسکو بوس کرینگے اسد یعنی شیر کے رہیگا
 اور شفیق کی بنیاد قاف ہی بے بنیاد ہونے سے شفی رہتا ہی معنی معامے قطعہ
 دشمن کے لفظ میں من کا لفظ اسکے پاؤں پر ہی اویسچھے اور حب حبیب کے منہ
 کے سامنے رکھا ہوا ہی محسنات کلام نعمت سے بھی لفظ من حاصل ہوتا ہی
 غضب و کین بنیاد سبب شیر پا و قفا پیش رو برعایت یکدیگر اختلاف
 شارح کو ابھی تک خبر نہیں کہ کتنی کتاب ہو گئی اور ہم نے ایک حرف نہیں لکھا
 متن مطبوعہ میں بجائے حاسد بے سر کے پیرو غلط ہی اور بنیاد کو بنیاد شفی کو شفی
 اور حب کو حب کو معنی ہو سکیں لیکن خلاف معامے ہی کہ حبیب سے حب حاصل
 ہوتا ہی نہ حب۔

حکایت ایک از خلفا بکشتن فغانی کہ علاوہ سیر تش در حد حد معروف بود و
 روی دلش در حد از حق محبوب اشارت کرد آن شخص همچو الف البقا بہتہ بقاے
 خود زبان تکرار و گفت اگر خلیفہ از سر قصد من بگذرد ملک را صد سودا و در ملک
 گفت نہ انداختہ کہ سر سودا باید برید تا از سود توان دید قطعہ چونالہ بر سر نازیم
 خلق کہ + از ان بود پس دال نام حاسد حاس + ز بسکہ عین بہ مردم نیتوا ندید +

باندہ شب ہمہ شب چشم او جدا ز نفاس و اللغات خلفا جمع خلیفہ کسی کا قائم مقام
 اور کسی کے بعد ہو نیوالا حقد بکسر کہینہ بالفتح کہینہ دل میں جانا ابقا باقی رکھنا بقا زندگی
 خسودر حسد کفندہ اور حسد کردہ شدہ جاس دریا بندہ بقوت حواس اور دل تنگ
 کرنا کسی پر نفاس بالفہم سو جانا اور اوٹکھنا معنی ترکیبی نشر ایک خلیفہ نے
 خلیفوں سے واسطے مار ڈالنے ایک مخالف کے کہ علاوہ اپنی سیرت کے حد حسین
 بھی معروف تھا اور روئے دل اسکا حقد میں حق سے محب تھا اشارت کیا اس شخص
 نے مانند الف بقا کے اپنی بقا کے واسطے زبان تیر کی کہ اگر خلیفہ میرے سر قصد سے
 گزرے ملک کے حق میں سو سود حاصل کرے پادشاہ نے کہا تو نے نہیں جانا
 کہ سر حسود کا کاٹنا چاہیے تو سود اس سے دیکھنے میں آئے معنی ترکیبی قطعہ
 حاسد جو مخلوق کو ناز و نعم میں دیکھ کر نالہ حسد سے کرتا ہی اسید واسطے دال کے سر پہ
 نام حسد کا حاس ہی اور یہ حاسد عین یعنی زر لوگوں کے پاس نہیں دیکھ سکتا اس لیے
 سے رات کو تمام رات سو ناکس کا آنکھ اسکی نفاس و اوٹکھ سے بھی توجہ رہی رہتی ہی
 حسد کے خیال میں سوتا نہیں معنی معالجے نشر حسد میں سے جو سین سیرت کا
 علیحدہ کیا جائیگا حدر ہیگا روئے دل دال ہی جب لفظ حق دال پر آئیگا حقد ہوگا
 ابقا میں الف بصورت تیغ و زبان کے ہی اور نیچے ہی اس الف زبان کے بقا ہی
 قصد کا سر قاف ہی اور اسکے بعد حسد حسود کا سر جا ہی اور اس سر کے دور کرتے ہی
 سود سبب منے ہوگا معنی معالجے قطعہ حاسد میں لفظ حاس دال کے سر پر رکھا
 ہی جسکے معنی ہیں کسی پر تنگدلی کرنے والا نفاس سے جو عین جدا ہوگی نفاس ہیگا
 بعضے مردم جیسا کہ اشارہ ہی چشم او جدا ز نفاس محسنات کلام سر قصد کیا
 الطف ہی واسطے میضہ معانی و ترکیبی کے کہ قصد کے معنی مار ڈالنے کے بھی ہیں نالہ
 کی رعایت سے لفظ ناز و نام میں اور عین اور مردم اور چشم اور نفاس سب
 مراعات یکدیگر الاختلاف شارج نے ابھی تک آنکھ نہیں کھولی متن مطبوعہ میں حاس
 کی جگہ حاش غلط ہی ایسے ہی نفاس کے بجائے نفاس۔

فصل فی ذکر الاقارب والاجانب

نکتہ اجانب کہ بصدق وسداد الف اُلفت پیش گیرند جانب نگاہ دارند و اقارب بدل
 سردے قرار کہ در درون دارند جانب صلہ احباب را با آب دہند قطعہ یگانگیت ز بیگانگی نماید
 روی + زمیں دید و چو حرف دوئی فگند نقاب + و گر اساس قرابت ز یافتہ بینی + حسام
 قطع الف اتحاد و اقارب + اللغات اجانب جمع اجنبی بفتح اول و کسرون بیگانگان
 اقارب بفتح نزدیکان و خوشیشان دل سردی ہمہری قارب برائے حملہ ترکی میں برف کو
 کئے ہن صلہ پیوستن و پیوند و خوشی باب دادن بر باد کرنا و نمودن سامنے آنا حسام
 بالضم شمشیر اور تیزی اور دھار شمشیر کی الف بفتحین نوگر ہونا اور دوستی بکن شمشیر
 بالکسر بیکہ نزدیک ہونا اور نیام شمشیر یا وہ شکر تلواریں نیام اُس میں رہ گھین
 معنی ترکیبی نشر اجانب یعنی اجنبی اور غیر کہ صدق سداد کے ساتھ الف اُلفت
 کا سامنے رکھتے ہیں اور اُلفت اختیار کرتے ہیں وہ نگہداشت اُسکے جانب کی کرتے
 ہیں کہ اس میں خلل نہ آئے پائے اور اقارب یعنی اپنے اور نزدیک والے جنکے دل ایسے
 سرد ہیں کہ گویا ہر آنکے دل میں بھرا ہی جانب پیوند و خوشی احباب کو با آب
 دیتے ہیں یعنی سب پانی میں بہا دیتے ہیں مطلق پاس خوشی کا نہیں کرتے معنی
 ترکیبی قطعہ یعنی ہر خند بیگانگی ہو اسی بیگانگی سے یگانگی پیدا ہو جاتی ہے جو وقت
 کہ آنکھوں کے سامنے سے حروف دوئی کا نقاب اٹھ جاتا ہے اور اگر بنیاد قرابت
 کی از پا افگندہ ہو گئی تو حسام قطع اُلفت کی دیکھیں گے اور اسکا اتحاد قارب یعنی قرب
 و نزدیکی کے ساتھ یعنی اُنکے درمیان میں تلوار ہی رہیگی اخیر مصرعہ میں الف بصورت
 رعایت تنفع کے ہے اور معنا بمعنی محبت و دوستی کے ایسے ہی قارب میں رعایت
 حسام کی اور معنی نزدیک و قرابت کے معنی معماے نشر اجانب میں الف اُلفت
 کا سامنے جانب کے موجود ہے اقارب کے دل میں قارا اور ادھر ادھر سے آب
 حاصل ہوتا ہے معنی معماے قطعہ حرف دوئی بیگانگی میں بے دود و دوا لی ہے

جب نقاب اس بے کاھتا رہیگا نگلی ہو جائیگی قرابت کی بنیاد تا ہی جب از پا
 افگندہ ہوگی قراب رہیگا اور قراب میں الف قرب کو قطع کیے ہوئے مثل تیغ کے ہے
 محسنات کلام الف سے بھی الف حاصل ہوتا ہے دل سردی اور قدر کیسے
 مناسب یکدیگر ہیں احباب کے اول آخر بھی آب ہی اور ہوا نفقت بہ آب کے
 بہ آب بھی موجود ان پائے فتادین کیسا لطف ہے اور علی ہذا الاختلاف شراح کا قلم
 تو بھی قلمدان ہی میں ہی مگر محاکو اصل کتاب میں دوسرے فقرہ بدل سر دیے قادر
 ملاحظہ سے نہ معنی ترکیبی ٹھیک ہوتے تھے نہ معنی معنائی میں سنے بعد تامل اور تفحص
 کے قادر کو قار بنایا ہی متاملین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں کاتبوں کی یہ غلطی تھی۔
 نکتہ اب صورت آب دارد دامن نیز قلب ماست قول کہ در میان دو آب
 پروردہ شدہ دل اور دلو نیست کہ ازین دو آب ترطیب و ترشیع دارد و آب خلف
 آنست کہ پیوستہ چون نون سر بر قدم این آب دارد تا در دنیا آبرو یا بدو
 و در آخرت بساحل تجارت رسد قطعہ پائے اب بے نگر دلفظ پسر پے بر سر +
 پسریت آنکہ تہ پائے پدر سر دارد دال ورے دامن مادر شدہ دختر آنست +
 کہ لباس سر و پا دامن مادر دارد اللغات آب بالفتح پدر آم بالضم اصل ہر چیز
 و مادر ولد بفتحین پسر ترطیب ترک نا اور طرب کھلانا ترشیع تھوڑا تھوڑا دودھ پلانا
 مان کا بچہ کو اول میں تو قوت چوسنے کی پائے خلف بفتحین فرزند صالح و بسکون
 پسر طالع معنی ترکیبی شراب صورت آب کی ہی اور ام بھی قلب کا بیض اب
 اور ولد کہ در میان آن دو آب کے پرورش ہوا دل اسکا ایک دلو ہے کہ ان دونوں
 آب سے تری و تازگی رکھتا ہے اور رفتہ رفتہ قوت پاتا ہے پس وہ ابن خلف اور
 صالح ہی کہ پیوستہ نون کی طرح سر قدم پر اس آب کے رکھے رہے تو دنیا میں اکبر
 پائے اور آخرت میں ساحل نجات کو پہنچے معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں
 دیکھ لو پانوں اب کا بے ہی اور پسر کے سر پہ پے بس پسر فہی ہی کہ پائے پدر
 کے نیچے سر رکھے رہے مادر کا دامن دال ورے ہی دختر کو چاہیے کہ اپنا لباس

سروا دامن مادر سے رکے معنے معماے شراب ظاہر بصورت آب کے ہوا و بام کا
 قلب ماکہ وہ بھی آب ہی ولد کا قلب دلوا بن مین ذون آب کے قدم پر رکھا ہی ابن کارو
 اب جسکا ایما ابرو ہی اور ذون ابن کا ذون نجات معنے معماے قطعہ اب کا پانون
 بے ہی اور سپر کا سر پے اور پے بے اور مردودہ وغیر مردودہ معما مین یکسان ہی مادر
 کا دامن دال وے ہی اور دختر کا سراپا دال وے محسنات کلام قلب با ست
 مین لفظ ماکہ موافق محاورہ ہندی کے کیسا خوب ہی دل و مین بھی دل کا لفظ ہی سیتی
 کا لفظ ذون ابن کے واسطے جواب سے ملا ہوا ہی کیسا چسپان ہی ایسے ہی سر کا لفظ
 سپر مین پے کے بعد لباس و سرو پا اور دامن سب مراعات اب کی رعایت سے
 آب اور ما اور دلو اور تطیب و ترشح اور ابرو اور ساحل کیسے باہر گر مناسب
 ایراد فرمائے ہین الاختلاف شاح کو ابھی تک خبر نہیں کہ مصرعہ کیا مونی پر وے
 ہین متن مطبوعہ مین اب کو آب اور ابن کو این ایسے ہی پہلے مصرعہ مین اب کو آب
 غلط لکھا ہی۔

نکتہ در لفظ بعل بل مباح را گویند و عین چشم را یعنی بعل کہ شوہر است باید کہ چشم خود
 را بنزد مباح نکشاید تا چشم و روی عروس از ندان طبع نامحرمان در قفا جدا نہ نشوی
 چو برگشت بعل از طریق هوا بود لب او با حلاش رو + پوش از سر زہد و زو جہ گو
 کہ بریان شود شومی از شکل او + گرا ز چشم بد و گر دعو س + ز سوزش بشوہر بینی
 فسوس + چو داماد در داد دید ابروی + دل زن ز ترسش بود تازہ خوی + خسر را
 ز داماد چون دل رمید + کشد خسر از چون دلش جرم دید + بود خوش بداماد خوشدل
 از ان + چو برگشت شد شوخ و چشم جان + خوش آنکس کہ پیوند خویشان نہ پیش +
 ندارد بکل یا بہر ز خویش + مجوز خویشان چو برداشت خوی + شود شان او فاسخ
 از گھگھوی + بمعنی ہلاکت بعد ان تبار + تباری از عاقبت ہست ہار + اللغات
 بعل نام بت و شوہر بل کے معنے خود مصرعہ نے لکھا ہے طلال بفتح مباح چیں زن
 شوی بالضم شوہر و بالکسر بریان نیز بفتح طراوت خسر بالضم عزلی مین زیان اور

فارسی میں پد زدن و پد شوہر معنی ترکیبی شریک بعل میں جو بل نکلتا ہے یعنی مباح کے ہے اور عین چشم کو کہتے ہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ بعل جو شوہر ہوا ہی آنکھ سوا مباح کے غیر مباح میں نہ کھولے تو چشم و روا اسکے عروس کا اسکے بچے دندان طعن نامحرموں سے جدا رہے اور ناموس اسکا محفوظ رہے نہ کہ دینی خویش آمدنی پیش کامضمون ہوگا معنی ترکیبی شتوی جب بعل طریق ہوا یعنی خواہش نفسانی سے بدل کیا تو لعب بازی اسکو حلال کے ساتھ روا ہو حرام کے ساتھ محض ناروا قید بعل کی اس سبب سے ہے کہ غیر مباح چیزیں ویسے بھی ممنوع ہیں اور جب کسی کا شوہر ہوا تو جملہ باتیں اور لعب اسکی حق زوجہ کا ہے سوا زوجہ کے قطعاً حرام و ممنوع اور زوجہ سے یہ کہہ دو کہ تو اپنے منہ کو سرزد سے چھپا تو شوہر اسکے روکی محبت میں بیان ہوا اگر چشم بد سے عروس دور رہے اور اسکی محبت سے شوہر کے دل میں سوز پیدا ہو تو کچھ افسوس کی بات نہیں ہے اور جو داماد بنے داد میں آبرو دیکھی یعنی عدل اختیار کیا اور ہر جہ بر خود نہ پسندی بردیگری ہم پسند کا مصداق بنا تو اسکے ترس و خوف سے عورت کا دل تازہ ہو جاتا ہے یعنی ہر روز اسکی عادت تازہ ہوتی جاتی ہے اور اچھے خسر کا داماد سے جب دل بھاگا اور بیزار ہوا تو وہ داماد اس خسر سے زبان و خسر اٹھائیگا بسبب اس جرم کے جو اس سے دیکھا ہے داماد خوش دل سے خسر خوش ہوتا ہے اور جب داماد خوشدلی سے پھرتا تو اسکے چشم جان میں شوخ نظر آتا ہے اب مصرح کہتے ہیں کہ یہ تو سب کچھ ہوا کہ کوئی خوش ہوتا ہے کوئی ناخوش مگر خوش وہی شخص ہے کہ پیوند خویشوں کا یا تو پہلے ہی سے بالکل نہیں رکھتا فقط بقدر خود ہی یا اگر رکھتا ہے تو خود اسکو قطع کر کے سب سے الگ ہو گیا ہے اسلئے کہ جب اس نے اپنی خویشوں سے اٹھالی اور تجربہ اختیار کیا اسکی شان ہر کسی کی گفتگو سے فارغ و بخت ہو جاتی ہے تبار کے معنی کنبہ کے ہیں اور ہلاکت کے بھی لیکن وہ تبار کہ انجام کار تباری اور کنبہ داری اس سے بار ہو جائے وہ تبار ہلاکت ہی ہے معنی معنائے شریک بعل کے اول آخر بل اور بیچ میں عین عیان ہے بل مباح اور عین چشم اشعار یہ کہ واضع نے اسکی آنکھ مباح میں رکھی ہے عروس میں عین چشم

بعد اسکے لفظ روا اور اسکے پیچھے ہی سین دندان طع نامحرمون کے لگے ہوئے ہیں۔ معنی
 معامے شرمی بعل کا قلب لعب ہی زوجہ کاروزے ہی اور زہد کاروبھی زہے
 اور زوجہ میں زہے کے نیچے وجہ یعنی رو کے پوشیدہ شوے میں دونوں معنی شوہر
 اور بریان کے رکھے ہیں عروس میں عین یعنی چشم بعد اسکے روس جو قلب کرنے سے
 نقش سوز کا ہی داماد کا اول آخر داد ہی اور درمیان میں لفظ ما یعنی اب جس کا ایک ابو
 ہی خسرو یعنی سسر اور خسرو یعنی زریان دونوں نہیں تمام داماد سے جو دل کہ ما ہی
 رمیدہ ہوگا داد ہی داد رہیگا خوش کا قلب شوخ ہی خوشی سے جو یا قطع کرینگے خوش
 ہوگا خوشی ان سے جو خوے اٹھا لیجائیگی شان رہ جائیگا تبار کے آخر میں بابہ ہی محسن
 کلام قفا کا لفظ در قفا جدا ماند میں کیسا معنی دہ ہو کہ سین عروس کے پیچھے بھی ہی اور عیبت
 شوہر کو بھی جاتا ہی شوے کا لفظ معنی معنائی و ترکیبی دونوں میں مفید ہی کہ رعایت
 زوجہ اور بریان دونوں کی رکھتا ہی داماد داد دیدہ دل سب میں سر کلمہ دال اور اور
 بہت ہیں متعلق الاختلاف اصل کتاب میں غ نادر لیک تا بہ برد ز خویش بہتائے
 فوقانی تھا کہ نہ معنی معنائی بنتے تھے نہ ترکیبی میں نے تاکہ جگہ یا حرف تردید کا لکھا ہی کتاب
 غلط ہی اکثر احتمال غلطی کا تب کا ہوتا ہی ایسے ہی بجائے بکل کے بگل متن مطبوعہ میں
 اور ترسش کی جگہ ترس۔

نکتہ برادر کہ در انجی کو می دل را دارد از وی در حیات بر توان یافت و اگر بر
 سوختن دل را خوان موع باشد آن برادر پر آند باشد و خواہر کہ دلش بر محبت برادر
 میسوزد آہ او در غور باشد و الادل او جزرہ افخ نماید و قطعہ چو مادر بگریہ بنفوس و
 سوز نماید مادر نم آور بود و اگر گشت را می برادر حسود برادر برادر برادر بود
 اللغات را دسخی و جو انر دموع حریص آذر آتش خور اور در غور اور در خور
 تینوں ایک معنی میں ہیں یعنی لایق آفخ بفتح وا و و ضاے معجم آہ و افسوس و
 کلمہ تعجب و یعنی نصیب نیز حسود بفتح حسد کنندہ معنی ترکیبی شرح بھائی کہ
 بھائی والی راہ میں دل را دینے سخی اور جو انر دکا سا رکھتا ہی اُس سے اپنی عمرین متمتع

ہو سکتا ہی اور جو بھائیوں کے دل جلانے پر چلیں ہی وہ برادر نہیں ہی پر آذر ہی اور خواہر حسب کا دل برادر کی محبت میں جلتا ہی البتہ آہ اُسکی لایق ہی نہیں تو دل اُسکا سوا رہ آؤخ کے اور کچھ نہیں بتاتا یعنی افسوس و تعجب میں ڈالتا ہی معنی ترکیبی قطعہ اور اگر مادہ نفوس و سوز سے روئے اور شاکی بیٹے کی ہوئے وہ مادہ مادہ نہیں ہی نم اور ہی یعنی لالنے والی اور اگر رے برادر کی حسود ہو گئی اور برادر برادر پر حسد کر نیلے جیسے برادران حضرت یوسف تو برادر برادر نہیں ہی برادر ہی برحرف استعلا اور ادب دال محملہ آتش کہ دال محملہ اور ذال معجمہ دونوں کے ساتھ آیا ہی معنی معماے شرب برادر میں لفظ را د موجود ہی اور بر بھی اور ہی برادر تصحیف پر آذر کا بھی خواہر میں دل اس لفظ کا آہ ہی اور اول آخر سے اس کے خور محال ہوتا ہی اور نیز خواہر میں سے اور ہے کو قلب کرنے سے رہ اور لفظ خوا کے قلب سے آؤخ پیدا ہوتا ہی معنی معماے قطعہ مادہ مادہ صنعت تکرار نم اور اسکا تحلیل و تصحیف ایسے ہی برادر برادر صنعت تکرار اور برادر تجنیس تام مع تحلیل یعنی پر آتش محسنات کلام اس نکتہ کے قطعہ میں کیسے خوب حسن تکرار و تحلیل و تجنیس جمع فرمائیں بہین الاختلاف اصل نسخہ میں بجائے حیات کے جہات و اگر بر سوختن کی جگہ واگر نہ بر سوختن اور اخیر مصرعہ میں قطعہ کے پر آذر بجائے برادر کے لکھا ہی دونوں غلطیاں اوپر کی تو ایسی کہ محل معنی ترکیبی کی تھیں اور کچھ غلطی محل خوبی کلام مصرعہ کہ ایک جگہ تو معما میں پر آذر کہ چکے تھے دوبارہ اسی کو لوٹ کے کیسے کہتے اور اس صورت میں تین لفظ برادر ایک قسم کے جمع ہوئے کہ آخر سے تجنیس تام حاصل ہوئی اور دوسے حسن تکرار ناظرین سے اُمید انصاف کی ہی۔

نکتہ پدریکہ سپر نذر دوزی بود بے پشتی بان و سپر یکہ پدر نذر دماہدست از
نقدور آب برگران پدریکہ روی بہر دارد ترکیبش از رے روشن بدریست و پدر
کم بہت در ہیأت و قیمت ندری و مادر کہ بہر فرزند آشفته بود مدار دولتست و مادر کہ

سرا عطا نذر اور زندہ راہ محنت و جد کیہ شفقت دار و معنی بخت جاوید ست و جد بے صلت بصورت خدیغے قطع امید و خال با خلت بصورت خال جمال امال ست و خال بد خلال بمعنی خال یعنی از منافع منال و عزم با گرم نشان نعم بیکر ان ست و عزم بے قدم عین عیب و عوار قطع غم خور فتاحی آنکہ پس ز خویش + از جهان خویش و تبارت کم شود + خال یا عزم غم فرازندت بسے + خال بر عزم چون فزائے غم شود +

اللغات نذر بالفتح جدا ہونا اور تنہا و غریب ہونا جد بالفتح و تشدید پدید پدید و پدر مادر و بہرہ و بخت خلال بکسر دوستی کرنا کسی سے اور سخت لپٹنا و خصلتہا و عاداتہا خال برادر مادر و اہل بے باران و برق منال محل حصول شہ و جگہ پانے کسی چیز کی جیسے اراضی ملک جاگیر وغیرہ عوار بہرہ حرکت حبیب و شگاف و دریدگی جانب تبار بفتح ہلاک اور وہ تبار جو اولاد اور کہنے کے معنی میں ہو فارسی ہی معنی ترکیبی شہ جو پدر کہ سپر نہیں رکھتا ایک دروازہ بے پشتیبان کا ہی جسکو کچھ استواری نہیں جب گر گیا بے نام و نشان ہو گیا ایسے ہی جو سپر کہ باپ نہیں رکھتا ایک ماہی بے آب ہو کہ پانی کیا پانی کے تصور سے بھی بر کران ہی اور جو باپ کہ توجہ نہر و محبت پر رکھتا ہی ترکیب اُسکی رائے روشن سے بدی ہی گویا چودھویں رات کا چاند اور پدر کم ہمت ہیئت اور قدر میں ندری جو غربت اور جدائی و تنہائی سے منسوب ہی مادر کہ محبت فرزند میں آشفته ہوئے مدار دولت ہی کہ دولت اُسی کے گرد گھومتی ہی اور جو مادر کہ سرا عطا نہیں رکھتی جو جمع عطاوت کی ہی زندہ راہ محنت کی ہی اس واسطے کہ اعطا بالف کہ سرا عطا کا ہی جمع عطاوت کی ہی اور اعطا بے الف بمعنی شمشیر اور نام ایک کتہ کا اور جد با شفقت بخت جاوید ہی اسلئے کہ جد کے معنی بہرہ اور نصیب کے بھی ہیں اور جد بے صلت بصورت خدیغے قطع امید کہ وہ صلہ رحم کے برخلاف قطع رحم کرتا ہی خال با خلت بصورت خال جمال امال کی ہی یعنی حسن امال و امید کی خوبی و زیبائش اور خال بد خلال ای بد عادت و بد خصال ایسا جیسے خال یعنی اہل بے باطن و برق کہ نہ برستا ہی

جس سے فائدہ پہونچنے نہ چکتا ہی جس سے روشنی ہی ہوئے مفت کی طلمت و تاریکی
بس منافع منال میں یہ بھی ایسا ہی ہی عم باکرم نشان نعم بیکران کا ہی اور عم بے قدم
عین عیب و عوار معنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں ای قنای اسکا اصلا عم مت
کرسے کہ بعد تیرے خویش و تبار تیرے کم ہو جائیں جہان میں نہ رہیں تجکو کیا کرنا ہی
اگر خال و عم ہوئے تو کیا سب غم بڑھانے والے ہیں تو ہی اگر عم پر ایک نقطہ بڑھا د
عم کا غم ہو جائیگا پھر ایسوں کے ہوئے تو نیسے کیا نفع اور کیا نقصان معنی معامے نشر
پدر کے لفظ میں در کا لفظ ہی بے پشتیبان کہنے سے اشارہ ہے کے الگ کر دینے کا ہی
سپر کو پشتیبان اس مناسبت سے کہا کہ دونوں میں سر کلمہ ہے ہی ماہی میں لفظ
ما جو بخنے آب کے ہی کہنا رہا واقع ہوا پدر اور بدر دونوں کی ترکیب ایک سی ہی ایسے
ہی ہیئت ندر کی ایک ہی ہی تینونہیں تصحیف ماوراء شفتہ مدار ہی اعطاف عطف با
سر جو الف ہی اور بے سر بے الف تجنیس زائد جدا و ریخت مراد یکدیگر جد و خد
میں بھی تصحیف خال حال چاروں جگہ تجنیس تام خلال تجنیس زائد نعم کا گران فون
اور بیکران عم ہی نشان نعم باعتبار فون نشان و نعم کے عم کا قدم میم ہی اور بقدم
عین کہ برعایت عین عیب و عوار فرمایا ہی کہ دونوں کا لکھ عین ہی یعنی ذات حقیقت
شی معنی معامے قطعہ خویش خوشین تجنیس تام عم پر خال بڑھانے سے عم
ہوتا ہی محسنات کلام اس نکتہ میں مصرح نے سوائے اور صنایع کے اکثر درود
فقرے صنعت متضاد میں لکھے ہیں خال جمال امال خلال منال سب ہموزن
اور تین لفظوں سے لفظ مال بھی نکلتا ہی عین عیب و عوار کیا خوب کہا ہی کہ ذات و
حرف دونوں کو شامل ہی ع خال بر عم گر فزائے عم شود یعنی خال کا جو حال ہی
تو جانتا ہی اگر اس خال کو عم پر بڑھائے تو وہ بھی عم ہوا جاتا ہی بس دونوں غم ہیں دو
معنی وہی کہ نقطہ لگانے سے عم عم ہوتا ہی اور بڑھانے سے مراد محسوب کرنا شمار میں لانا
الاختلاف اصل نسخہ میں اس نکتہ میں چند غلطیاں کا تب کی معلوم ہوئیں ہیں
انکو اپنی رائے ناقص کے موافق درست کیا ہی تاظرین بنظر غور و انصاف ملاحظہ

فرمائیں چنانچہ اصل نسخہ میں درے بود بے کشتیبان میں نے اسکو پشتیبان بنایا ہی
اسی لیے کہ کشتیبان کے مناسب کوئی لفظ نہ تھا اور پشتیبان کے لیے در موجود روشن
پدے بہ بے فارسی بجائے اسکے بدلے بیاب علی سرا عطا نداد و پدر راہ محنت
اسمین ورنہ راہ محنت پہلا مصرعہ یوں تعلق غم مخور فتاحی پس خویش + جو ناموزون ہو
میں نے اسکو لکھ لعل غم مخور فتاحی آنکہ پس ز خویش + متن مطبوعہ میں خال باخلت کی جگہ
باخلت بے قدم کے بجائے بے قدم۔

حکایت یکے از صلحا کہ فرمود خیال زن و دلش از برائے فرزند پیدا شد باکریمہ از
عفاف عقد زفاف بست بعد از انقضاے مدت حمل قصار ابدان زن پسری بصورت
بسری پیوستہ پدر در تربیت فرزند برلی خلق مادر از وجہ حل صورت قوت حاصل
کردی و آن زن بسبب ضعفی کہ داشت گاہ گاہ آن پسر بشیر بشریکے از جوارے
بے اصل نہ در جوارا بود متع جدا دادی و پدر از ان صورت بمن مشغول شد و قصہ
چون پسر بزرگ شد روزی والی شہر اورا بعلت آنکہ آب در شیر کردہ است فرمود
کہ چون لفظ شیرازہ بر فرقت نہند چون آب تنش دو نیمہ سازند بدے چون بشنید
گفت اگر فرزند ہالا بگناہ خود آزرده است اما چون در اصل ترکیب بنگری مادر آب
در شیر کردہ است قطعہ سپر کہ پرورش ہیأتش بشیر باشد + ہیثمہ بسر خویش بے بسر باشد
و کرزدال خرد طفل خورد دراپے + دلیل راہ نہا شد ہمیشہ خراب شد + اللغات
عفاف بالفتح پارسانی زفاف بالکسر عروس کو شوہر کے گھر بھیجنا بسر بالضم خرا ناچختہ
اور ہر چیز تازہ و آب باران تازہ خلق بالفتح نامے گلو حل حلال ہونا جو آری کنیزان
و کشتیہا جو آری ہمسا یہ متع بر خورداری دادن و بر خورداری یافتن ہیثمہ چارپا اگر چہ
بحری باشد یا ذی حیات کہ تمیز و قتل نہا شدہ باشد معنی ترکیب ہی شریک صاحبان
سے کہ فرد تھا خیال زن کا اسکے دل میں واسطے فرزند کے پیدا ہوا کہ زن کروں تا فرزند
حاصل ہوا آخر ایک عورت کریمہ پاک دامن کے ساتھ عقد زفاف کا باندھا وہ حاملہ
ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل کے اتفاقاً ایک پسر بصورت بسر یعنی خرا تازہ ناچختہ

کے ملا باپ ہمیشہ پرورش فرزند کی خاطر کیواسطے حلق اُسکی ما کے وجہ حلال سے صورت قوت کی حاصل کرتا تھا تا شیر وجہ حلال کا اُسکو ملے لیکن وہ عورت ناقوان ہوئی تھی اس سبب سے کبھی کبھی اُس سپر کو شیر بشر ایک چھو کر ہی بے اصل ہمسایہ سے تمتع اور بر خورداری علیحدہ ہو چکا تھی یعنی اُسکا دودھ جدا پلو اتی تھی باپ اس بات کو منع کرتا تھا قصہ مختصر جب لڑکا بڑا ہوا ایک دن حاکم شہر نے اُس لڑکے کے معاملہ میں بعثت اسکے کہ پانی دودھ میں ملایا ہو حکم دیا کہ لفظ شیر کی صورت آ رہ اُسکے سر پر رکھیں اور اب کی طرح اسکے تن کو دو ٹکڑے کر ڈالیں باپ نے جو یہ بات سنی کہا اگرچہ فرزند بالفعل اپنے گناہ میں آزرده ہو لیکن اصل ترکیب آب و شیر میں جو غور کرو تو مانے پانی دودھ میں ملایا ہو کہ اسکو شیر وجہ حرام کا پلا یا اُسی کا یہ اثر ظاہر ہوا ہی معنی ترکیبی قطعہ جس سپر کی صورت کہ بشر پرورش پائیگی وہ ایک ہییم بشر خویش ہی یعنی چار پانڈات خود اور ہمیشہ اُسکے سر پر پے ای لکڑ کو بی رہیگی اور اگر طفل خورد کے پیچے خورد کی دال دلیل راہ نہوگی تو ہمیشہ خربہ رہیگا معنی معمارے شرفرزد کے اول آخر فرد ہی اور دل اسکا زدن عفا زفاف ایک قسم تجنیس قضا و انقضا تجنیس زائد سپر بشر تصحیف حل کا لفظ اور صورت قوت کی ملائے سے حلق حاصل ہی سپر بشر تصحیف اور بشیر و بشر تجنیس زائد جواری بے اصل جو یا ہی حوار جو لفظ حوار کے ساتھ تجنیس ہی تمتع اور بمنع بھی تصحیف یکدیگر لفظ شیر ہم صورت آ رہ ظاہر اور ایسے ہی لفظ آکا کہ دو جو رکھتا ہی دو ٹکڑے ہونا خود عیان لفظ آزرده میں اگر بھی موجود اور ردہ بھی بمعنی خوردہ ای آ رہ خوردہ معنی معمارے قطعہ سپر بشر سپر تینوں میں تصحیف لفظ خورد میں دال دلیل ہی اگر دال نہو گا خربہ گامحسنات کلام کریمہ از عفا سے یہ مراد کہ خاندان عفا سے وہ کریمہ تھی شیر میں صورت آ رہ کی سرشین کشش دار سے بھی ظاہر اور دندانوں دار سے بھی عیان اور ایسے ہی متامل پر خفی نہیں الاختلاف شارج کر وٹ ہی نہیں لیتے اصل کتاب میں از وجہ حل کے بعد مندرہ اس صورت کا لفظ لکھا ہی میں نے اسکو موت سمجھا ہی

کہ غلطی کا تلب سے صورت اسکی بدل گئی بقریہ لفظ قوت کہ اسکی صورت قاف ہی جو معاً حلق میں کار آمد ہی متن مطبوعہ میں بجائے حلق خلق اور جدا کا فز مودع و او عطف ایسے ہی و گفت بجائے گفت۔

فصل فی ذکر جمیع مکاسم الاخلاق

نگہم در لفظ ہمت تا ہیئت روی صفحہ ترتیب غیر است و نیم دائرہ گنبد سما و ہاشمکل و چشم بنیا صاحب ہمت آنست کہ دیدہ ہائے ہدایت از نیم مدار افلاک و تائے ترتیب تختہ خاک بالاتر دار در شعربہ ہمت ست نشان کشش ز نیم و تا کہ سوی اوج معالی کشد زمام ہوا + اللغات ہمت بالکسر و تشدید نیم قصد و آہنگ + وزن پیر ترتیب ٹھیک کرنا درجہ ہر چیز کا اور ہر چیز کو اپنے رتبہ پر رکھنا عجب آفاق زمین و زمین بسیار درخت و کبک مادہ مدار جائے دور و گردش معالی بلند رہا و بزرگیہا و بد رہا اس صورت میں جمع معالایہ کی ہی معنی ترکیبی شرف لفظ ہمت میں تا تو ایسی ہی جیسے روضہ ترتیب غیر کا کہ ہر شی اپنے موقع اور محل پر ہی جسمین کسی کو محال حرف زدن نہیں اور نیم ایسا ہی جیسے دائرہ گنبد سما کا اور ہے ایسی جیسے و چشم بنیا بس صاحب ہمت وہ شخص ہی کہ اپنے دیدے ہدایت کے جہان سے دور فلک شروع ہی اس ترتیب خاک تک سب سے بالاتر رکھے اور ان میں سے کسی شی پر نظر نہ ڈالے سب کو ہیچ پوچ سمجھے معنی ترکیبی شعر مصرعہ کہتے ہیں اے مخاطب تو غور تو کر لفظ ہمت ہی میں نشان کشش کے موجود ہیں کہ وہ نیم و تا ہیں جو بتاتے ہیں کہ آدمی اپنے شوق و ہوا کے زمام اوج معالی کو کھنچے اس زمین و آسمان ہی کی چیزوں پر نہ لٹک رہے معنی معالے شرف ترین تو مصرعہ نے تشریح کر دی اور بیان کی کچھ حاجت نہیں معنی معالے شعر ہمت کا اوج ہا ہی نیم و تا کشش کی اوج ہوا کی بھی ہے ہی محسنات کلام لفظ ہمت کی رعایت سے ایسے الفاظ فقرہ میں جمع کیے ہیں کہ اکثر میں تا ہی جیسے ہیئت ترتیب ہدایت

تختہ بالا تراور علیٰ ہذا الاختلاف شائع خبر نہیں ہوتے مگر مطلوبہ معنی خبر کو غیر معانی کو معانی تریب کو تربیت غلط لکھا ہے۔

تکبر کا سرکش تکبر کو نسائی دہندہ ایستہ در میان سرگرم در سستہ و تاسے تجربہ پروردہ ایستہ بروی جبر کہ تدارک نقصان و ضرر سستہ و تنویری کہ کہ کب پر سر را ایستہ راستہ و نقش نگو نسائی رای از ہو است + سستہ تکبر یہ نظم ہوان + بر پائیک اور نہان + کبر تباہی سستہ بروی وردہ + صیرت برستہ از ان رو بہ + اللغات تکبر بزرگی جنانا اور گردن کشی کرنا بخیر گردن کشی کرنا اور جہنا گھاس کا بعد کھالینے کے اور سب پر ہونا اور تپتی آنا دخت مین اور اچھا ہونا حال بیمار کا کتب بالفتح و التشدید اوندھا کرنا جبر بالفتح شکستہ راستن اور اچھا کر دینا حال کسی کا کبر بزرگی اور بزرگ ہونا نظم فریاد کرنا اور زونا کسی کی بیداد سے ہوان بفتح آرام و آہستگی کرنا اور سبک ہو نا و بضم خواری و بیعزتی بر پاکستہ تشدید اینکی و بخشش اور بابا کی رضا مندی سے زندگانی کرنا بیا خلق جمع برتہ تک قعر چاہ و تمہ و پائین و بن چاہ و عمیق اور یہ لفظ کا ف عربی و فارسی دونوں کے ساتھ ہے معنی ترکیبی شرسر کشی کا ف کی ظاہر ہے لہذا مصرع کہتے ہیں کہ کا ف سرکش تکبر کا جو تہر یعنی زندہ کے درمیان مین ہی سخت نگو نسائی دینے والا ہے اور بوزمتم کے بل گرانے والا اور تا تجربہ کی ایک پردہ ہے جبکہ متم پر جسکے معنی ہیں اچھا کر دینا حال کسی کا اور تدارک ضرر و نقصان کا تصرف گردن کشی بس چاہیے کہ گردن کشی چھوڑ کے انکے درمیان و پردہ مین جو باتیں چھپی ہیں ان پر عمل کیے معنی ترکیبی تنویری کبر کی را پر جو لفظ کب رکھا گیا ہے یہ اس بات کا نشان ہے کہ جسکی رائے قسم ہوا یعنی نفس کے چاوسے ہی اسکے لیے یہ کب و نگو نسائی ہے اور تکبر کیا ہے نظم و ہوان ہے یعنی داد بیداد و خواری و بیعزتی لیکن نیکی و بخشش بھی اسکی تک مین پوشیدہ ہے کہ اسکی طرف غور و نظر کرے خوب جان لے کہ کبر بصورت ادھر براہ تباہی ہی تباہی ہی اسی سبب سے صورت برکی اس سے تہ مین ہی اور پوشیدہ معنی معانی شرف کا ف تکبر کا ظاہر تہر کے درمیان مین ہی اور تا تجربہ کی جبر

کے منہ پر معنی معانی سنوئی کہ میں کپ راسے کے سر پر رکھا ہوا ہوں اور نگاہ میں
 اول لفظ تک کا ہوا اور اسکے تک میں برہنہ کرتے ہیں کہ تیار ہی ہوا اسی سبب ضرورت
 برکی اس سے ہنہ ہی محسوسات کلام کا کاف کا سرکش ہو یا باغیاں مرکب اور میر بلندی
 کاف کے ظاہر کا پروہ ٹھہرانا کیسا لطیف و باریک ہے جیسے دونوں کتا اور ان کے
 شارح ابھی تک آنکھ نہیں کھولتے متن مطبوعہ میں تجر کا تجر اور ج کا حیر اور حیر کا حیر اور حیر کا حیر
 بہ کا تہ غلط لکھا ہے۔

نکتہ میم جام عقدہ مشکلات ست حا و لام حل آن مشکل و راسے صبر اندر شہر رویت
 محبوب ست و صب یعنی عاشق بدان و اصل شعر المیدا و منزل فی سیر
 منہاج المعنی + والحلم يجعل للفتی حلالا علینا فی العنا + اللغات سیر بالکسر سگی
 و بر و باری اور دیر غضب ہونا اور آہستگی کرنا کسی کی عقوبت میں صبر بالفتح شکستہ بانی
 کرنا اور بند کرنا کسی کو اور کچھ چیز کسی کو نہ دینا جتنک کہ مرے منہاج راہ راست
 منی بالفم امید جامع فیتہ فتا جوان حل حلال ہونا عنا بالفتح سخی و تعب
 ترکیبی شریح حکم کا عقدہ مشکلات کا ہوا اور حا و لام حل اس مشکل کا اور راسے
 اندیشہ رویت محبوب کا ہوا اور صب یعنی عاشق اسکا و اصل شعر نور اکبر ہند
 میم اول منزل راہ راست سیر امید و نکی ہوا اور علم جوان علم کا وقت سیر و حرام
 ہم پر حل کر دیتا ہے یعنی کیسا ہی عدا و تعب ہو جوان حلیم کے سبب سبب وہ سبب
 سخی و تعب بالکل جاتا رہتا ہے معنی معانی شریح حکم میں جو میم عقدہ ہوا اس کے سبب
 ہوا و لام جب کا مرکب حل ہوا گا ہوا ہے یعنی اس عقدہ ہی پر لفظ حل رکھی یا ہو
 صبر میں راہ صبر رکھا ہے جو عاشق مراد کو فایزہ مراد کرتا ہے معنی معانی
 حل کے ساتھ میم جو منزل کا اول حرف ہونے سے حل حاصل ہوتا ہے محسوسات
 کلام میم کی رعایت سے منزل منہاج منی تینوں میں سبب میم الاختلاف
 اس نکتہ سے شارح بھی چونکے ہیں اور وہی اپنی تقریر طویل طویل متن مطبوعہ میں
 بجائے فی العنا کے غنا لکھا ہے۔

نگہ حلیم اگر سر بردباری از پیش بردارد لئیم دردباری شود و صبور اگر روی صبر از مقدمہ
 بلا بر کشد پیر یعنی فاسد ہلاک شود قطعہ کے در شب بلا ہو ازال را شکیب +
 در شوق وصل دیدہ ہم از عشق و وختن + کے داغ و شب فروختن آتش زان +
 باشد شکیب داغ دل شب فروختن + اللغات لئیم ناکس و نجیل صبور بالفتح
 سر بردباری کہ نجیل در عقوبت نکند اور شکیب اور نام خدا ہے تعالیٰ ازال مردم
 فرومایہ و ناکس کے داغ اور داغ کرنا اور نیز دیکھنا جسے ترکیبی شریح حلیم وہ ہے کہ قطعہ
 ناخوش اور پیش آمد ناگوار کے سر در پیش رہے اگر سر بردباری اور در پیش ہونے
 سے اٹھا لگا لئیم اور ردباری ہوگا اور صبور اگر مقدمہ بلا سے منہ کھینچے گا لڑکا بوبہوگا
 ہر ہلاک اور فاسد کہونا ہی غرض بلا سے گھبرانا اور ناخوش سے ناگوار سی ظاہر کرنا
 صفت حلیم و صبور سے بہت ہی دور ہے جسے ترکیبی قطعہ یعنی ناچیز و ناکسونو
 شب بلا میں شکیب کب ہوتا ہی نہ تو شوق وصل میں ہمیشہ ہی رہتے ہیں اور
 مطلب خاص اُنکا یہی ہوتا ہی لیکن جب ذرا بلا و آزمائش اُنپر پڑتی ہی تو خود
 عشق ہی چھوڑ دیتے ہیں اور یہ کہ کے بمعنی داغ کہے ہی اور شب بمعنی افروختن
 آتش کے پس شکیب کی اصل یہی ہے کہ داغ دل شب میں روشن کرنا نہ یہ کہ
 بے صبر و نا شکیب ہونا جسے معنائے شریح حلیم کا پیش جا ہی اور بردباری کا رو با
 اگر ان دونوں کا سر اٹھا یا جائیگا حلیم لئیم رہیگا بردباری ردباری صبور کا و صدادی
 اگر یہ رو نہیگا بھر رہیگا جسے معنائے قطعہ کے اور کو دونوں نہیں تمام شکیب
 کے لفظ میں اول آخر شب ہی اور دل اسکا کے بمعنی داغ خمسائے کل اہم از
 پیش بردارد و رد کشید و دونوں سے معنائی و ترکیبی میں کیسے چسپان ہیں کہ اُن چاروں
 کا الگ کرنا بھی اور بے محلی و بیصبری بھی ظاہر ہوتی ہی اور انکے سوا کمر خیال کیا جائے
 الاختلاف ردباری کو متن مطبوعہ میں ردباری غلط لکھا ہی۔

نگہ عین تواضع دراصل وضع بر قدم افتادہ یعنی تواضع آست کہ چشم در تہ یا
 وضع و رفیع نہد و عین عجب پیش روی جب واقع شدہ یعنی پیش چشم ہوا یا

کہ برعین عجب عجب چاہئے چاہئے کہ مردم عین برودرجب ہی افتند قطعہ کا تعجب
 الحوام والہ ۱۰ السؤال کا لفظ حلال السبب ۱۰ من يتصل بالعين من عجب ۱۰
 قطعہ العجب سبب العجب ۱۰ الاثر ۱۰ اتواضع فروتنی کرنا وضع فرومایہ وناکس
 رفیع بلند و بلند قدر عجب بالضم خوشنشین بینی جب بالضم والتشديد چاہر بالضم و تشديد
 آزاد حلال بالفتح و تشديد لام کشاید ۱۰ عجب بضمین ابرہا معنی ترکیبی شرمندہ
 فرماتے ہیں کہ واضع نے لفظ تواضع کو ایسی وضع پر وضع کیا ہے کہ عین اسکا قدم پر
 پڑا ہو پس مطلب یہ کہ تواضع وہ ہے کہ آنکھ ہر ادنیٰ اعلیٰ کے قدم کے نیچے رکھے گویا
 آنکھ واسطے آنکھیں بچپائے اور عجب کا عین جو تواضع کی ضد ہے اس میں صورت
 جب کے کہ معنی چاہ کے ہی واقع ہوا لہذا ہر وقت اس بات کو پیش چشم رکھنا چاہیے
 کہ عین عجب کی نیچے جب کے ہی کہ مردم با وصف اسکے کہ آنکھیں منہ پر رکھتے ہیں اور
 کوسے میں کرتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ عجب وغرور میں نہیں ڈالتے آزاد مراد اسکے
 اموال اسواسطے کہ مال خلی کی طرح نہایت کھولنے والا باد لون کا ہی اور مال ہی ان
 بمعنی صاحب مال کہ یہ ہی اپنے وہ آزاد صاحب مال کے حق میں ایسا ہی جیسے
 باد لون کہ لپے بجلی کہ بعض اہل سہم اہر متفرق اور پریشان ہو جاتے ہیں اور
 جو شخص اپنی آنکھ سے عجب کو متصل کرتا ہے نہایت خبر کرتا ہے اسواسطے کہ نگرا
 عجب کا جب ہی اور جب آخر عجب ہی ہے معنی معمارے شرتواضع میں عین اسکا
 اسکے قدم پر ظاہر اور عین عجب کا پیش روجب کے واقع معنی معمارے قطعہ
 عین عجب کا قی کرنے سے جب رہتا ہے اور جب الحب حسن تکرار الف لام واسطے استعرا
 یا بعد خارجی کے ہی محسنات کلام بیاس لفظ عین تواضع کے تواضع وضع وضع رفیع
 سب میں عین لائے ہیں ایسے ہی عجب کی رعایت سے تکرار جب کی لاجن میں
 بھی عجب موجود ہے اور سب میں نقش جب الاختلاف شارح لکھتے ہیں اس
 فقرہ کے معنی میں کہ مردم عین برودرجب ہی افتند از جملہ انہا خواہ شد کہ راہ را
 گذاشته بچاہی افتند انتہی بچاہیہ معنی مردم عین بروا کے کہان ہیں اور راہ را

گذاشتہ کلام مصرح میں کہاں ہی بس منے ہی ہیں جو میں نے منے ترکیبی نثر میں
 لکھے ہیں ایسے ہی منے قطع کے گڈ بڈ بعد انعم ہیں متن مطبوعہ میں یعنی ختم خود بجائے
 پیش چشم و ظلال بجائے حلال اور جب سب کی جگہ غلط معلوم ہوتا ہے۔
 کائنات ایدر ویش بدیدہ عزت و حرمت در ہمہ کس نظر کن کہ کرم حق پر کرا در باطن سیرتی
 کرامت کردہ اور آسمانی و روحانی و مقرر کردہ ولایتی آن از شش جہت روزے
 پورے میراثیون لفظ شش کہ مضمون معنی شش ست و شش دندان دارد و شش نقطہ
 مشرف ست قطعہ ہر گز اپنی بظاہر باصلاح + و انکہ صد چندان یعنی بجز و سبت +
 لفظ مشرف ہر شش بدالات میگذرد + لیک از روحی حقیقت شش صد ست +
 اللغات آسمانی جمع انیتہ بالعم و تشدید یا معنی آرزو و امید و داعی خواہش ہوا و اعتبار
 مشرف بعمیم و مع شہین و راء سند و شرف دادہ شدہ معنی ترکیبی نثر ایدر ویش
 ہر کسی میں بدیدہ عزت و حرمت سے نظر کرا و کسی کو چشم حقارت سے مت دیکھ سوا
 کہ حق تعالیٰ نے اپنے کرم سے چپکے باطن میں کوئی سیرت کرامت فرمائی ہو اسکے لیے
 آرزوین اور خواہشین اور باعث بھی اسی سیرت کے لائق مقرر کیے ہیں اور اسی
 کے لائق شش جہت سے اسکو روزی پہونچاتا ہے بس اس بے اختیار کو چشم
 حقارت سے دیکھنا کیا منے دور کیوں جاؤ دیکھو لفظ شش کو جسکے ضمن میں شش ہی
 اور شش دندان رکھتا ہے کہ وہ اسکے دندانے ہیں اور شش ہی نقطون سے مشرف
 ہی گویا شش دندان ہیں تو شش نقطے بمنزلہ تقیون کے ساتھ ہی لگے ہو ہیں
 معنی ترکیبی قطعہ یعنی بگو یہ چاہیے کہ بظاہر جسکو صلاح و فلاح سے آراستہ
 پائے تو جان لے کہ سو حصہ زیادہ اس سے منے میں خسر و بالا اور عقلمند ہی
 تو دیکھتا نہیں لفظ شش کو کہ شش یعنی چھ پر دلالت کرتا ہے لیکن از روے
 حقیقت کے وہ شش صد ہے اسواسطے کہ دونوں سینوں کے تین تین سو ملے
 چھ سو ہو گئے معنی معامے نثر نثر میں جو کچھ مصرح نے لفظ شش میں بیان و
 واضح کر دیا ہو وہی معنی معانی میں کافی ہے معنی معامے قطعہ میں بھی

لفظ شش کا تھا حسین شش کا لفظ ہے وہ بھی شرح کر دیا محسنات کلام خود ظاہر
 لکھتے ہیں کہ درکار با عجلت و زرد اول تفرقہ و وحشت شست عیانند و آخریاب چشم و
 ندامت مبتلا گردا این معنی از لفظ شتاب دریاب کہ اولش شست بود و آخرش آب
 قطعہ چون حک شود بہ تیر اجل عین از عجل و بند عجل از و عثر کہ عین اجل و عجل
 روس چیدن از کثرت شرہ و ہر جل چو عین عجل نہد صاحب عجل و اللفظ شتاب
 عجلت بالکسر شتاب تفرقہ بالفتح جدائی و وحشت خالی و اندوہ و تہائی و رمنہ گی
 شست بالفتح و تشدید تا و شتات بفتح پر اگندہ ہونا عاک بالفتح کسی چیز کو کسی پہرے
 گرہانا اور چھنا کسی چیز کا دل میں بجل نفختن سرغیب و شتاب و بفتح و کسر و ضم
 جیم ش نکلندہ و بالکسر گوسالہ عجول بفتح نیک شتابندہ عجل بالفتح و التشدید
 وہی معنی جو مصرعہ لکھ دے اسی سرگین چیدن شرہ نفختن ترص معنی تریبی
 جو شخص کامون میں جلدی و شتابی کرتا ہی اسکا یہ حال ہوتا ہی اول تو تفرقہ اور وحشت
 شست و پریشانی اور آخر آب چشم و ندامت میں مبتلا ہوتا ہی اس بات کو لفظ
 شتاب ہی سے دریافت کر لو کہ اول اسکا شست ہی اور آخر اسکا آب ہی معنی
 تریبی قطعہ جب تیر اجل یعنی وقت سے کہ حکم کل امر صہون باوقا تہا
 کے ہر کام وقت پر موقوف اور آدمی بفجولے خلق الانسان من عجل کے مستعمل
 اور عجل عین عجل کی حک ہو جائیگی یعنی یہ کیسی ہی جلدی کیے وہ اپنے وقت
 ہی پر ہوگا جیسا کچھ مشیت ایزدی میں ہی تب یہ ضرر اجل اپنے کور وے کریگا
 و کیسکا اسوقت تو بنظر حصول مامول کے کور و کر ہو رہا ہی اور جو اسوقت میں
 جلدی کرتا ہی اور جل پر جو کہہ رہتا ہی عین عجل کی رکھتا ہی اور شتاب زدگی کرتا ہی
 بعد مٹ جانے عین عجل کے ہی جل ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یہ کہ عجلت سے سوائے
 ذلت و خواری کے کچھ حاصل نہیں کام اپنی اجل موعود ہی پر ہوتا ہی معنی
 معملے شتاب کی لفظ میں اول شست ہی یعنی پریشانی اور آخر آب کہ وہ
 آب کر یہ ہی اور اشک ندامت معنی معملے قطعہ عجل کی عین جو تیر اجل

حک ہوگی اجل ہو جائیگا اور جل پر پھینکے سے اجل ہوتا ہی اجل اول بختین و تخفیف
 الام یعنی وقت و اجل دوم بصیغہ تفصیل بمعنی بزرگتر تجنیس ایسے ہی اجل اول بختین
 اور اجل ثانی بالکسر اور اجل ثالث نیز بختین تجنیس اور جل تجنیس ناقص محسنات
 کلاہم اجل اجل عجل عجل جل جل کیسے الفاظ جمع کیے ہیں اور عجل کی عین حک کر نیسے
 ایک فائدہ یہ ہے جل نکالا ہی اور جل پر پھینکے سے دوسرا نتیجہ ہے۔

سکایت یکہ از عجائبن مجلس طرفدار آمد و مؤدب بہ شست و ہو جانے از
 چہ حبت میم و ہان چون نون در بست گفتندش چون دل ندما را با بدن خود جل
 کردی چون لفظ ندما چرا در نایت دم خود بستی گفت ندانید کہ ممکن و ادب است
 کہ در حبت ابدال مانند گرمی و تیز زبانی آتش در طبیعت ابدال یا بندہ قطع فرماؤ
 چون سگان صفت قلب ناکس است + رسم سکوت گیر کہ گرد و دل تو کس + میم
 و ہان بہین ز خوشی کہ در خوش است + بر عقی نون بہین کہ سخن کشتہ است خمس +
 اللغات عجائبن جمع مجنون طرفابفتح و ضم رازیرکان جاتی گنگار و حیندہ میوہ
 نون ماہی و ودات ندما جمع ندیم بمعنی ہم نشین ناے حلقوم ممکن کسی کی جگہ قائم ہونا
 حبت بکسر جیم و باء لام مشد و خلقت و طبیعت ابدال جمع بدل اور نیز نام چند
 نوگون کا بندگان خاص خلص سے عقی بالفہم حرف و جمیع و بالفتح بشیق نظر کرنا کسی
 چیز میں معنی ترکیبی شریک مجنونوں سے مجلس ظرفون میں داخل ہوا اور
 مؤدب بیٹھا اور ما تدر جاتی یعنی گنگار کے سب طرف سے میم دہین مانند نون
 کے جو ماہی ہی بند کیا یعنی خاموش تھا سب اُس سے کہا کہ دل ندما کو تو نے کسے
 سے تو خوش کیا لیکن ندما کی طرح اپنے ناے حلق میں دم کو کیوں روکا ہی اور اُس
 کچھ نہیں نکالتا کہ تا تم نہیں جانتے ممکن و ادب ایک اب ہو کہ حبت ابدال میں
 ایسا ہی صیغے تیز زبانی اور گرمی کی ایک آگ طبیعت ابدال میں پائے ہیں معنی
 ترکیبی قطعہ بسکال قلب ناکس ہی وہ سکون کی طرح فرماؤ کہ تا ہی تو رسم سکوت
 کی اختیار کر تو دل تیر کس ہو جائے میم دہین کو دیکھ کہ خوشی سے کیسا خوشی میں ہی

اور عتیق نون پر دیکھ کہ سخن حسن کشتہ ہی معنی معما کے ترکیب جانی کو ادھر ادھر سے جویم و
نون پیوستہ ہونگے مجاہدین ہوگا قلب ندما کا آمدن جسکا اشارہ دل ندما ہی اور لفظ ندما
میں کلمہ دم درمیان ناکہ واقع ہوا کہ دونوں طرف سے دم کو گھیرے ہی لفظ ابدال کی
جہلت میں آب موجود ہی اسی لیے اشارہ آبیت کا ہی اور ارزال کی طبیعت
میں آتش اسی واسطے آتش فرمایا ہی دریا بند ہو گیا ہی ایسا کہ یہ کہ آب و آتش
کو ابدال و ارزال میں معلوم کر لیں وجہ یہ کہ ارزال میں ارڈ کو قلب لکھنے سے آذر
ہوگا جو ابدال میں آب کھولا ہوا ہی ارزال میں بھی اسکے مقابلہ میں و ہونڈ لکھیں
معنی معما کے قطعہ قلب ناکس کا سکان اور قلب سکوت تو کس خوشی میں
جو حرف میم دہن ہی درمیان خوشی کے واقع ہوا سخن جو عتیق نون پر ہی آب کشتہ ہوگا
حسن ہوگا محسنات کلام دم کی رعایت سے ندما اور آمدن ایراد نہ رائے ہیں اور
لفظ نون کہ معنی ماہی کے بھی ہی اور یہ بھی دم بستہ ہوتی ہی ناکے واسطے دم کا نہ بانہا
کیسا خوب ہی کہ اسکا دم ہی سرور اور ہی اور علی ہذا القیاس الیہ احتمال اس فقرہ
کے معنی کہ ممکن و ادب آبیت تایا بند انتہی شارح نے جو لکھے ہیں وہ بھی دیکھے
جائیں اور میں نے جو لکھے وہ بھی کس کے معنی ترکیبی اچھے ہیں اور معنی معما کے
مطابق اور کس کے برخلاف اسکے اول تو یہ کہ اصل کتاب میں ممکن و ادب نسبت
لکھا ہی اسکو میں نے بمقابلہ دوسرے فقرہ کے کہ اس میں آتش ہی آبیت لکھا ہی
کہ یہ بات شارح کی تقریر سے کچھ نہیں کھلتی کہ آبیت سمجھے ہیں یا نسبت مگر
زیادہ احتمال نسبت کا ہی اور جو شارح نے لفظ ابدال میں معما نکالا ہی اسطور
پر کہ ابدال کو دو جز پر تحلیل کر کے آب الگ اور دال الگ کیا ہی اور دال سے مراد
دال معما لیکر آب کے درمیان میں داخل کر کے ادب بنایا ہی گو ہو مگر مقابل اسکے
دوسرے فقرہ میں بھی جو مانند گرمی و تیز بانی آتش در طبیعت ارزال یا بند ہی
اس میں بھی ہونا چاہیے اور جو نہیں ہی تو خلاف ادب مصنف غیر صحیح ہی اور میں نے دونوں فقرہ
میں آب و آذر نکالا ہی مگر آذر قلب کر نیسے ہوتا ہی موافق اشارہ آتش در طبیعت ارزال یا بند کے

اور جو شارح نے قطعہ کے آخر مصرع میں بجائے برحق نون بین کے عمق عین یہ نسخہ اختیار کیا ہو اور اسی کے موافق معنی لکھے اور معائنہ کا لالیکن اسمین بھی عین کا عمق نون لفظ عین کا ٹھہرایا ہو پس عمق نون کنے میں کیا قباحت ہو جو عین کہیں اور پھر وہی نون عین کا عین اور لفظ نون کو جو خالی اس تکلف سے ہی چھوڑ دین متن مطبوعہ میں بجائے جانی جانی ندا کی جگہ اندامانیت کو ثابت آبست کے بجائے تست جبلت کے ٹھکانے حیات چھوڑ دیاں مانند لکھے چھوڑ دیا ہو باقی عبارت نہیں لکھی۔

نکتہ ہر کہ ہر ترکیب و تنقیہ احوال خود مشورت کند و بدورت یعنی بدولت ریاست برسد و این اشارت در عبارت مشورت ظاہر است کہ مش تر بنقیہ دلیل است و رت بر رئیس دلیل قطعہ چون بہ بینی بکار خود شر و شور + خاصہ در فرستی کہ بے قوت است مشورت کن کہ زندگی یا بی + شر کہ بے مشورت بود موت است + اللغات ترکیب و کوہ دینا پاک کرنا سہا تنقیہ پاک کرنا رت کی تفسیر خود مصرح نے فرمادی مش کے معنی بھی مصرح فرما چکے اور ت کے بھی فرصت بالفہم باری کسی چیز کی ذہبت آب معنی ترکیبی شرح کوئی اپنے احوال کے پاک صاف کرنے میں مشورت کرے گا بہت جلدی رت یعنی دولت ریاست کو پہونچے گا اسلئے کہ خداے تعالیٰ کا حکم بھی مشورت کے واسطے ہی جیسا کہ فرمایا و شاور و مشورۃ الامراء اور یہ اشارہ کہ جلدی دولت ریاست کو پہونچے گا خود عبارت مشورت سے ظاہر ہو اس واسطے کہ مش تنقیہ کی راہ بتاتا ہو اور رت رئیس جلیل پر رہنما معنی ترکیبی قطعہ یعنی جب تو اپنے کسی کام میں شر و شور دیکھے خصوص ایسے وقت میں کہ فرصت ہو اور وقت مشورت کا قوت نہیں ہو تو ضرور مشورت کر کہ مشورت موجب زندگی ہو ظاہر دیکھو شر بے مشورت موت ہو معنی معائنہ شر مشورت میں ظاہر مش ہو اور رت کہ مش کو دلیل تنقیہ کہا ہو اور ت کو رئیس جلیل معنی معائنہ قطعہ مشورت کی لفظ سے شر کا لفظ بھی نکلتا ہو اور موت کا بھی محسنات کلام ناظرین صاحب افہام خود سمجھ لینگے الاختلاف متن مطبوعہ میں تنقیہ کی جگہ تنقیہ اور بجائے ریاست ربات اور معہذا نظر رت ندارد

جسکی تفسیر ریاست ہو ظاہرست کے بجائے ظاہرات اور فوت کی جگہ قوت لکھا ہی کیسیا
اس نکتہ کو مسخ کیا ہو قسم انکے ذہن سلیم پر مخفی نہ رہینگے۔

نکتہ سرخلاق مفتوح آمدہ و روئے خلق مضموم اشارت بدانکہ سرخلق ارباب ریاست
آنگاہ مفتوح شود کہ باخلق پسندیدہ مضموم گردد شعر ہر کہ در خلق الف راستیش پیدا
ہست + رسد از آفت خلقان بقبول خلاق اللغات خلق بالفتح اندازہ کرنا
پیلے اڑنے سے اور پیدا کرنا اور آفریدہ ہونا اور آفریدگان و باضم و صمتین خود
عادت و مروت و دین اخلاق و خلقان بالضم جمع خلاق ایک نام ہو خداے تعالیٰ
کے ناموں سے بمعنی بہت پیدا کرنے والا معنی ترکیبی شعر دیکھو سرخلق کا مفتوح ہو
اور روخلق کا مضموم یہ اس بات کا اشارہ ہو کہ سرخلقت ارباب ریاست کا اسوقت
مفتوح اور بالا ہوگا کہ خلق پسندیدہ سے مضموم ہو یعنی ضم کردہ شدہ جسکے معنی ہیں
جمع کرنا کسی چیز کا کسی چیز سے معنی ترکیبی شعر جسکی نفاقی اپنے پیدائش میں الف
راستی کا ظاہر ہو ہی آفت مخلوق سے قبول خلاق کو پہنچا یعنی جسکی خلقت میں
راستی ہو وہی مقبول خدا کا ہوگا معنی معامے شرنشیرین سوائے تینیس نام خلاق
وخلق کے اور کچھ نہیں ہیں معنی معامے شعر اسمین فقط ہی کہ خلق میں الف
لانے سے خلاق ہوتا ہی محسنات کلام مفتوح مضموم کیسے خوب ہیں کہ بعضی
بالا کردہ شدہ اور فراہم کردہ شدہ کے اور نیز فتح دادہ شدہ اور ضم دادہ شدہ
کے بھی ہو خلق خلقان خلاق تینوں میں صنعت اشتقاق اور نیز سرکلمہ آفت
میں بھی الف نکلتا ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے خلق ارباب ریاست کے
سرخلق را ابواب ریاست غلط لکھا ہی۔

نکتہ چاہے مروجہ خوشبو بہشت مست و در میان بہشت بنگر کہ ہش بینی و ترشروئی
کہ تیغ جفا در میان دارد و درخ محض بہشت بنگر کہ ہم را نون کہ تیغ ست چون در میان
باشد جنم بود شعر مردود کہ روکشادہ باشد مد دست + و رعبد بود چور و گرفتست
بدست + اللغات ہش بالفتح و تشدید شین مردکشادہ رو جیسے رجل

ہش ہش شادمان و سبک روح جہم بالفتح روے ترش کردن برکے و مرد ترش رو
 جہنم نام طبقہ دوزخ نون شمشیر مرد و سرکش و راندہ شدہ روکشادہ شگفتہ رو و جب بندہ
 و انسان خواہ آزاد ہو خواہ بندہ رو گرفتہ جو منہ سیٹھے ہو معنی ترکیبی شر جو لوگ
 خوشخوین انکی جگہ بہشت میں ہی تو ذرا لفظ بہشت کو تو غور کر کہ جسمین لفظ ہش کا دیکھو
 اور ترش رو کہ تیغ جفا کی کمر سے لگائی ہو کہ وہی اسے ہی جو بعد تارے ترش کے ہی دوزخ
 محض ہی دیکھ تو لفظ جہم کو جو معنی ترش رو کے ہی جب اسمین نون کہ تیغ ہی لائینگے
 جہنم ہوگا معنی ترکیبی شعر اگر مرد و دہی اور ہی روکشادہ ای شگفتہ رو تو وہ تیرے
 خاطر کے لیے مدہی اور اگر غبدہی اور ہی زو گرفتہ تو وہ بدہی کہ تجکو بیوجہ بھی ناگوار ہوگا معنی
 محملے شر بہشت میں لفظ ہش موجودا و جہم میں نون لانے سے جہنم ہو جائیگا
 معنی محملے شعر مرد و دین لفظ رو پوشیدہ ہی اگر کشادہ رو ہو جائیگا ایسے کلمہ سے
 نکل جائیگا مدرسیگا اور عبد جو رو گرفتہ ہوگا کہ وہ عین ہی تو بدرسیگا محسنات کلام
 خوشخو ترش و بہشت دوزخ ہش جہم جہنم روکشادہ رو گرفتہ کیسے متضاد لفظ ذکر فرماتے
 ہیں تیغ درمیان کیسا خوب ہی تیغ کے واسطے الاختلاف شارح نے بیان لکھا
 کہ نون کہ مشابہ خمیدہ پشت کے ہی انتہی اسکی کیا ضرورت نون تو لغت میں صاف
 شمشیر کے معنی میں ہوا و وہ خمیدہ پشت بھی ہوتی ہی متن مطبوعہ میں پہلا جہنم
 بجائے جہم غلط ہے۔

حکایت پادشاہی غلامی بدیع الخلق شنیع الخلق داشت و پیوستہ پہلے کہ در
 قفای ترکیب جمیل او داشت بالہار شعار ذیل کرم زائل اورا پوشیدی
 و نگذاشتی آخر بعد از کمال مدارا بفرمودتا داری چون الف آخر مدارا بر زدن و
 آخر عیش خود را بردارد کرد و زیرے گفت بعد از احتمال بید پادشاہ را احتمال از
 جمال او عجب کہ میسر شدہ گفت خدا نسبت کہ چون مدارا بید و کنار شود نتیجہ او دار بود
 رباعی ہر کس کہ بود تاج سرش میم مدارا + در سائے آن تاج بود مسند دارا + لیکن چو
 ز جہد رفت مدارا الف تیغ + بردار و مدار علت زین مدد آرا + اللغات بدیع الخلق

بفتح خانی خلقت والا شنیع الخلق بضم خا بعد ادت والا ذیل بالفتح دامن رذایل ناکیسما و
 فرو ما گیرہا مدارا بضم میم رعایت اور صلح و آشتی کرنا برزندہ ای نصیب کر دند ملک بجائے دور
 و بجائے گردش احتمال بالکسر و تائے فوقانی مکسور اٹھانا اور گمان کرنا احتما
 پر سیر کر دن بیمار و حمایت کردن دارا نام پادشاہ معظم دارو مدارای موقوف علیہ
 معنی ترکیبی نہر ایک پادشاہ کا ایک غلام تھا نادرا الخلق مگر بدخلق پادشاہ سیوستہ
 بسبب اس میل کے کہ اسکی ترکیب جمیل کے پیچھے رکھتا تھا اپنی عادت جو ذیل گرم
 کی تھی اسکا اظہار کیے اسکی نالایقیان اور بیہودگیان چھپاتا تھا اور چھوڑتا نہیں تھا
 آخر جب مدارا کمال ہو گیا حکم دیا تو ایک دار سیدی مثل آخر الف مدارا کے نصیب کی
 اور اس مدار عیش کو دار پر رکھا ایک وزیر نے کہا کہ بعد برداشت احتمال بید کے
 تعجب ہی کہ تجکو احتما میسر ہوا کہما تو نے نہیں جانا کہ جب مدارا و مروت بید و کنار
 ہوتی ہی تو نتیجہ اسکا دار ہی ہوتا ہی معنی معماے رباعی جسکا تلج سر میم مدارا
 کا ہوئے اسکو اس تلج کے سایہ میں مسند دارا کی حاصل ہی لیکن جب مدارا حد سے
 گذرے تو الف تیغ کا اٹھالے اور مدار اپنے عمل کا اسی کی مدد سے آراستہ کر
 معنی معماے نہر خلق خلق تجنیس تام لفظ جمیل کے پیچھے میل موجود رذایل سے
 جب را چھپا یا جائیگا ذیل رہیگا جیسا کہ ایما ہی اور اپوشیدی مدارا کے آخر الف
 راست ہجودار موجود احتمال بید احتمال ہی لفظ مدارا کی حد الف ہی اور کنار میم جب
 بیوی و بے کنار ہوگا دار رہیگا معنی معماے قطع مدارا اسکی میم کے سایہ میں
 لفظ دارا موجود جب مدارا سے میم اٹھایا جائیگا دارا رہیگا محسنات کلام ہائے
 شعار کے بعد لفظ پوشیدی کیسا لطیف ہی بدیع و شنیع الفاظ ہمزون ایسے ہی
 احتمال جمال الاختلاف نتائج نے دوسرے مصرعے سے جودارا حاصل ہوتا ہی
 اسکا کچھ ذکر نہیں لکھانہ خلق خلق کا اور نہ گذشتی کے معنی یون لکھے کہ گذشتی
 کہ ظاہر نشود مصرح کی عبارت میں تو ظاہر نشود نہیں ہی بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسکو
 چھوڑتا نہیں تھا الاختلاف متن مطبوعہ میں شنیع الخلق نہیں ہی اور نہ بجائے

مدار عیش کے لفظ مدار تیسرے مصرعہ میں مدار کی جگہ مدار۔

الباب السادس فی فضیلت الکسب والحرفۃ وفیہ فصول

فصل فی الکسب

تکلمہ ہر کہ دامن کسب بگیرد کس شود و ہر کہ از سر کسب بگذرد سب یعنی دشنام
واندازے خلق بنیزد مثنوی کا سب ست از صفای عیش مقیم + کا سب بے درد یا فتنہ
کاف کا سب شد از کفایت کار + درجاری بر اسب عیش سوار + اللغات کسب
وزریدن اور حج کردن و طلب روزی وغیرہ سب بالفتح و تشدید با گالی دینا اور نیزہ
مارنا انداخت و بدی مجاری بفتح میم و راء مکسور حکمین جاری ہونے کسی چنکی
اور راہین روان ہونکی کفایت بس ہونا اور کافی ہونا معنی ترکیبی شرجو کوئی
دامن کسب کا پکڑتا ہی کس یعنی لایق والا اور انسان ہو جاتا ہی اور جو کوئی کسب
سے کنارہ کرتا ہی سب یعنی گالی اور بُرائی مخلوق کی دیکھتا ہی معنی ترکیبی مثنوی
یعنی جس شخص نے کہ کا سب بے درد و گاد نیم خد سے پائے ہیں اور صفا عیش
کے ساتھ ہمیشہ رہا ہی وہ کا سب ہی ہی کا سب میں جو کاف ہی یہ کفایت کار کا ہی
کہ کام اُسکے پورے ہوتے رہتے ہیں اسی سبب سے جو موقعے کہ خرچ کے ہیں
انہیں وہ اسب عیش پر سوار رہتا ہی معنی معمارے شردامن لفظ کسب کا
بے ہی جب اسگو پکڑا جائیگا کس رہیگا اور سرکہ کسب کا کاف جب اس سے
کنارہ کیا جائیگا سب باقی رہیگا معنی معمارے مثنوی کا سب میں درد بے
ہی اگر بیدرد ہوگا کا س رہیگا اور کاف کا سب کا جو کفایت کار کی کریگا تو بعد
کاف کے اسب رہیگا محسنات کلام کا س صفا در عیش سب مراعات

کاف کا سب کفایت کا سب کا سرکہ کاف الاختلاف شائع نے دوسرے شعر کے
معامین لکھا ہے حرف کاف کہ در لفظ کا سب ست بالائے لفظ سب واقع شدہ انتہی حال لکھ
یہ تو دوسرے فقرہ میں ہو چکا پھر مکرر کیسا بلکہ موافق ایما مصرح کے جو ہر سب سوال
لکھا ہے وہی ہے جو میں نے لکھا۔

نکتہ اول حرفت حرآمدہ و آخرت یعنی حرانت کہ بر سرفت باشد و اگر میر و گردن
از حرفت کشدفت و تفرقہ افلاس بین قطعہ سرود الفتی فی اکتساب الحرف +
وفیہا دلیل لنا یوختم + لانا اذا تھتدی بالجوف + قوی قلب فی حوفہ
تفریح + اللغات حرفت بالکسر بے بہرہ ہونا اور پیشہ ور ہونا اور پیشہ حربا الضم و
تشدید را مرد آزادہ و بندہ آزاد شدہ فت بالفتح و تشدید تاریزہ ریزہ کناروی
کا حرفت بکسر حا و فتح راجع حرفت سرور بالضم شادی ایضاح روشن و آشکارا گردن
معنی ترکیبی شرف حرفت کے اول میں حرآ یا ہے اور آخر میں فت ہے یعنی
حر وہی ہے کہ ہمیشہ فت یعنی محنت و تردد کے سر پر رہے اور اگر اس سے سر
و گردن کھینچے گا فت اور تفرقہ افلاس کا دیکھ گیا یعنی مفلسی و محتاجی میں گرفتار ہوگا
معنی ترکیبی قطعہ سرور مخصوص ہے اس جو آخر کو حرفت کے اکتساب میں
جو بزر واپنے او پر ٹھہراتا ہے اور اسمین ایک دلیل واضح ہمارے واسطے ہے اس لیے کہ
جب تو حرفت کی طرف ہدایت پائیگا تو حرفت میں قلب کو فرحناک ہی پائے گا
اسمین کچھ شک ہی نہیں معنی معامے شرفت کے سر پر جو حرفت
ہو جائیگا اور جو کوئی حرفت سے سر و گردن نکالے گا کہ حرفت حاسر ہے اور رے گردن
فت دیکھ گیا معنی معامے قطعہ قطعہ میں بس ہی کہ حرفت کا قلب تفرح ہے
الاختلاف شائع نے سو ایک معامے قطعہ کے کہ اسکو بھی تفرح سے حرفت بنایا
ہے کوئی نہیں لکھا شاید سہل سمجھے ہوں یا مصرح نے جو کچھ لکھ دیا ہے اسکو کافی
جانا مگر کچھ اشارہ تو اسکا ضرور لکھنا چاہیے تھا کہ گمان لاعلمی کو دخل نہ ملتا متن
نقطہ میں سرور الفتی بجائے سرور الفتی کے غلط ہے۔

نکتہ ہر کہ در عطات چشم بر عطاے دیگران نہد چون آن عطا نامہ جزلت مذلت
 نہ بند شرکس را نبود و راے سلطانی رہ + جز پیشہ کہ پے نہد بر سر شہ + اللغات
 عطات بکسر بکاری و معطلی پے بالفتح قدم و نشان پاشہ پادشاہ معنی ترکیبی شہ
 جو کوئی بکاری و عطات میں اور وکی عطا پر آئکہ گائیگا اور امید رکھیکر جب وہ عطا
 اتفاقاً نہ ہوگی تو سوا اسکے کہ لاتین مذلت کی کھائے اور کیا دیکھیکر معنی ترکیبی شہ
 کسی نے سواے کسی پادشاہ کے یہ راہ ہرگز نہیں پائی ہی کہ شاہ کے سر پر پارچے
 ہاں اگر پائی ہی تو پیشہ نے پائی ہی اسکا فی ضرورتہ کے سر پر ہی معنی معماے شہ
 عطات کے اول عطا ہو اور جب عطا نہ ہوگی لت رہ جائیگا معنی معماے شہ پیشہ
 میں لفظی سر پر شہ کے ظاہر رکھا ہو محسقات کلام چشم بر عطا کیا خوب کہا ہی
 کہ عطا میں عین موجود ہی راہ کا لفظ بنظر کے کیسا لطف ہی الاختلاف متن مطبوعہ
 میں بجائے پار پر شہ کے بر سر شہ غلط ہی۔

نکتہ عطل کہ بے ہنر نیست چون منقلب گردد طع میشود کہ لیسیدن کا سہ است
 اشارت بآنست کہ ہر کہ از خامی عطل دیگ امل نہد در انقلاب ایام جز کا سہ لیسیدن
 ایام نہ بند شرکس بر عین عطل طل بود علامت آن کہ عین اہل عطل را قرین بود بالان
 اللغات عطل بالفہم و بضمین مرد بے زر و بے مال امل بفتح تین اُمید انقلاب
 پھر جانا بدل جانا معنی ترکیبی شہ مصرح کہتے ہیں کہ عطل جو بے ہنری ہی جب وہ
 بدل جائے یعنی بے ہنری میں جس طور پر کہ وہ اوقات بستی کرتا ہی وہ صورت
 نہ پے تو سواے طع کے کہ پیالی چاٹتا ہی اور کیا دیکھیکر اور اگر خامی عطل سے دیگ
 امل کی پکائیگا تو کیا ہوگا خامی سے ہنر تو سیکھا نہیں جب زمانہ بدلا تو دیگ امل کے
 پکانے سے کیا فائدہ انجام ہی کہ پیالی لیون کی چائیگا معنی ترکیبی شہ خیال کرو
 کہ عین عطل کے نیچے طل ہی یا اس بات کی علامت ہی کہ عین اہل عطل کی قرین ہاں
 کے رہتی ہی یعنی ہمیشہ وہ روتا ہی رہتا ہی اور کیسا رونا کہ ہاں معنی معماے شہ
 عطل کا قلب مستوی طع ہی جبکہ معنی مرقوم ہوے معنی معماے شہ عین عطل

کے نیچے طل ظاہر موجود محسنات کلام ایام لیا م تجنیس مطرف دیگ اور کا سہ نختن
لیسیدن خامی سب مراعات یکدگیر ایسے ہی طل و باران مرادون۔

مکتمہ ہر کہ معاملہ شود طالع خود را پریشان گرداندر و ہر کہ کسل ورزد سلک معنیشتنا نظم
ماند شعر العطل شق لباس الا من متکسلا ان التعطل عط حوله التل +
اللغات کسل بفتح تین کا پہلی شق بالفتح وتشدید قاف شکاف اور دشوار ہونا
کا م کسی پر متکسل کا پہلی کرنیوالا عطا بالفتح وتشدید ط شگافتن جامہ بطول یا بعض
اور زمین پر گردینا کسی کو تل بالفتح وتشدید لام پشتہ ریگ وتودہ خاک تلال کبہر
جمع معنی ترکیبی شر جو کوئی بیکار و عاقل ہوتا ہی اپنے طالع کو پریشان کرتا ہوا
جو کوئی کسل و کا پہلی اختیار کرتا ہی سلک اسکے معین کی پکڑے رہتی ہوا و معین
بضم میم یاری دہندہ کہ مراد کفاف سے ہی معنی ترکیبی شعر بیکاری لباس من
وعافیت کی پھاڑ نیوالی ہوا کا ہل بیشک تعطل میں عطا ہی شگافتن جامہ ہی
اور تل پیٹے تودہ خاک غرض تعطل والیکو ہی پھٹے کپڑے اور خاک کے تودے نصیب
ہوتے ہیں معنی معماے شر عاقل کے پریشان ہونے سے طالع ہوتا ہی اور سلک
کے پکڑنے سے کسل معنی معماے شعر تعطل کے اول آخر سے تل حاصل ہوتا ہی
اور عطا اسکے درمیان میں ہی معنی دونوں کے معلوم ہو گئے الاختلاف شارج
نے منکسلا انکسال بمعنی سزگون شدن سے لکھا اور مجبو منتخب اور غیاث میں
نہ منکسل ملا نہ انکسال اسواسطے میں نے اسکو منکسلا بتائے فوقانی سمجھا ہی
اور عطا کے معنی قلم شگافتن کہ شق کے بھی یہی معنی ہیں لکھا ہی اور مجبو اس معنی کے
ساتھ لغت میں نہیں ملا بلکہ شگافتن جامہ اور تل کے معنی تزلزل اور سختی کے یہ
بھی لغت میں نہیں ہیں پشتہ ریگ وتودہ خاک کے ہیں متن مطبوعہ میں بجائے
شق کے تق اور منکسلا کے وہی منکسلا لکھا ہی۔

حکایت بیکاری بود کہ چون الف بیکار علامت مفلسی و بے برگی در پیکر او
جا گرفتہ پیوستہ بدستان اگر بران دست یافتی از بہر دینارے دست کسے

برائش مگر بتاقتی ہے کہ از قرض خواہان از وی مطالبہ کردی از بے زری مدافعت جز مدت
 حاصل نبودی متدنی جبلت حالت او بدید و گفت چون بر معطل زربسوز و غریم از وی
 جز معطل و مدافعت نیند و زد شعر حاصل کاہل بود آہ درون در کل حال + کز پریشانی
 خود جوید ہلاک ملک و مال + اللغات دستان مکر و حیلہ و جمع دست خلاف قیاس
 و سرود و نغمہ و افسانہ دست یافتن غالب ہونا مدافعت بازداشتن و دفع الوقت
 کردن اور دور و دراز کھینچنا کسی کام کا متدین دیندار مظل درنگ کرنا دام دینے میں
 معنی ترکیبی نہ ایک بیکار تھا کہ مانند الف بیکار کے کہ جیسے الف مفلس و بے برگ
 ہی کہ نہ اعراب رکھتا ہے نہ نقطہ ایسے ہی مفلسی و بے برگی نے اُسکے پیکر میں جسکے
 پکڑی تھی ہمیشہ مکر و حیلہ سے کہ جو اُس مکر و حیلہ سے غالب آتا اور قابو پاتا ایک دیندار
 کی واسطے ہاتھ آدمی کا آتش مکر ریل دیتا تھا اور جو کوئی قرض خواہوں سے اُس سے
 مانگتا تو آفت میں پڑ جاتا تھا کہ ٹالنا اُسکا مدافعت ہو جاتا اسکے سوا کچھ حاصل نہوتا
 ایک دیندار نے سرشت اُسکی حالت کی دیکھی اور کہا کہ جب معطل کے پاس زرخس چلا
 ہے تو غریم یعنی قرض خواہ اُس سے سوا بے مظل و مدافعت کے جو دیر کرنا
 اور دفع الوقتی ہی اور کچھ نہیں دیکھتا معنی ترکیبی شعر حاصل کاہل کا کل حال
 میں آہ درون ہی کسی وقت اُس سے جدا نہیں اور اپنی پریشانی سے دوہرے
 کے ملک و مال کا ہلاک ڈھونڈھتا ہے کہ اسکو بھی ہلاک کروں معنی محامے شعر
 حرف الف لفظ پیکر میں جو قرار پکڑے گا بیکار ہو جائیگا لفظ دست اگر لفظ آن پر دست
 پائیگا دستان ہو جائیگا دست مراد دیکار ہی جب یہ تافتہ ہو گا دی رہیگا اور جب
 اسکو آتش پر کہ مراد نار کا ہی رکھا جائیگا دینار ہو گا اور کلمہ مدافعت میں جو عین
 کہ زر ہی نہ تو مدافعت رہیگا معطل میں جو زر کہ عین ہی سوخت ہو جائیگا مظل رہیگا
 اور مدافعت معنی محامے شعر کاہل کے ادھر ادھر سے کل حاصل ہوتا ہے اور درون
 میں اسکی آہ ہی کاہل پریشان ہونے سے ہلاک ہوتا ہے محسبات کلام بیکار کی
 تشبیہ الف سے کیا ہی خوب ہے دستان دست یافتی دست تافتی حسن تکرار یافتی

تافتی تصحیف یکدیگر حاصل کا ہل کل حال مال سب میں لام خالی از صنعت نہیں
الاختلاف متن مطبوعہ میں مکر کی جگہ مگر غلط ہے۔

فصل فی الدھقنہ والفلاح

نکتہ علامت فلاح انسان فلاحیت بیکرانست و کفایت صورت کفارت
گناہان و دہاقین کہ سروری و ہادارند اول نام شان دہاق است کہ صفت پریست
در پیمانہ بذل و آخر یا دونون کہ دلیل جمعیت است در دانہ دخل قطعہ گر علیا بلقبال
خواہی غرس کن + غرس راعس نظیر عرش حق و پیکر است + کیمیا خواہی زراعت کن
چرخوش گفت آنکہ گفت + نزع را نشان ز رست و ثلث دیگر ہم ز رست + اللغات
فلاح رستگاری و پیوری فلاحیت بالکسر بزرگری و کشتکاری کفایت بالکسر جمع کردن
کاہ و جمع کردن کا ہر ہا بدین معنی جمع گفت ہی مراد کھیتی سے کہ اسمین بھی کاہ جمع کرتے ہیں
دہاقین جمع دہقان بالکسر و الفم کشا ورز و کسان معرب دہکان دہا بفتح زیر کی وجود
نکر دہاق پرو مال مال ایسے ہی دہاق دخل بفتح آمدنی ضد خرج غرس بالفتح دخت لگانا
اور دخت زمین میں لگایا ہوا عرس بالفم و فتمین طعام عروسی و نکاح کردن ز روع
اگانا اور گنا اور کشت نشان و ثلث یعنی دو حصے تیسرے حصہ کے معنی ترکیبی
نشان نشان فلاح انسان کا فلاحیت بیکران ہی یعنی کھیتی اور کفایت جو بمعنی جمع کرنے
کا ہر ہا کے ہی صورت کفارت گناہوں کی دہاقین جنکو سروری دہا یعنی زیر کی وجود
فکر سے حاصل ہی اول انکا دہاق ہی کہ صفت پری پیمانہ بذل کی ہی یعنی پیمانہ انکے
بذل کا چھلکتا رہتا ہی اور آخر انکے یا دونون جو دلیل جمعیت کی ہی کہ ان دونون دونوں
سے کلمہ جمع ہوتا ہی سو یہ جمع ہوا نہ آمدنی میں معنی ترکیبی قطعہ اگر بلندی مرتبہ
اقبال کی چاہتا ہی تو درخت لگا اور غرس کر کسو اسطے کہ غرس عرس یعنی شادی عرس
نظیر ہونے کی اپنے پیکر میں رکھتی ہی چنانچہ غرس عرس عرس تینوں کی ایک پیکر ہی
اور جو کیمیا چاہتا ہی تو زراعت کر اسطے کہ کیا اچھی بات کہی ہی یہ جسے کہ کہی ہی کہ زرع

ای کھیتی و ثلث زہری زہا ایک ثلث سووہ بھی زہری معنی معامے شرفلاحت بیکران
 ہونے سے فلاح رہیگا اور کفارت و کفارہ دونوں ہم صورت و ہاقین کے سرورے و ہا
 سے ظاہر و ہاقین کے اول و ہاق اور آخر یا و نون موجود معنی معامے قطعہ
 غرس عرس عرش تینوں میں تصحیف نزع کے تین حرف ہیں انھیں کو تین ثلث ٹھہرایا
 دو ثلث زاورا کہ زہری اور ایک ثلث عین کہ وہ یعنی زہر کے ہی بس زہری محسنات کلام
 بلند پانگی اقبال کی باعتبار بلندی درخت کے ہی بنظر منافع کثیر اور عرش نظیر کہنے سے
 بھی بلندی ملحوظ ہی غرس را عرس نظیر عرش کیا خوب ہی اسلئے عرس زن باشوکے معنی
 میں بھی رہی گو یا غرس کو عرس عرش نظیر حاصل ہوا اختلاف شارح لکھتے ہیں ذکر وقت
 اور فلاح کا ایک فصل میں اشارت اسباب پر ہے کہ فلاح و بہمت میں ہی انتہی اس
 معلوم ہوتا ہے کہ شہارح کے نزدیک فلاح و بہمت دو چیز ہیں لیکن یہ عبارت
 مصرعہ سے ثابت نہیں بلکہ فلاح کو نتیجہ و بہمت کا نکالا ہے کیا ہوا الظاہر متن مطبوعہ
 کے دوسرے مصرعہ میں عرس کو غرس لکھا اور دونوں جگہ کفارت بلکہ ایک
 یعنی پہلا کفارت ہے۔

مکثہ دہقان بایکہ بنیاد عمارت زراعت بر زمین عین نہر و دروے نزع و ایم سیراب
 دارد تا ریح تمام حاصل کند و لفظ ریح برین معنی دلیل تمام ست کہ بنیادش عین یا بی
 و رویش رہے یعنی سیرابی شعر ضیاع را چو شود بر زمین عین بنا + معین ست کہ بر عین
 خلق ز دست ضیاء اللغات عمارت بالکسر آبادانی و آباد کرنا ریح بالغتہ بڑھنا اور
 زیادہ ہونا ضیاع کسر و عین محلوہ ہا و زمین ہاے مزروعہ جمع ضیعہ زمین عین زمین
 چشمہ دار معنی ترکیبی شہر دہقان کو چاہیے کہ عمارت زراعت کی بنیاد زمین عین پر
 ڈالے اور دروے نزع کو ہمیشہ سیراب و تازہ رکھے تو پورا پورا نفع اور ریح حاصل کرے
 اور لفظ ریح کا خود اسباب پر دلیل کامل ہے کہ بنیاد اسکی عین ہی جو چشمہ کو کہتے ہیں
 اور دواسکا رہے یعنی سیرابی معنی ترکیبی شعر یعنی زراعت کی بنیاد جو زمین عین پر
 ہوگی تو مقرر ہے کہ عین خلق پر اس سے ضیاء و روشنی ہوگی ظاہر ہے کہ جب زراعت

خوب تازہ اور سرسبز ہوگی تو آنکھیں خلق کی اس سے ضرور نورانی ہونگی اس واسطے کہ
سبزی موید نور بصری معنی معالجے شہ زمین عین سے جو عین لینگے اور رو سے
رے سمائی ریح حاصل ہوگا جسکی بنیاد عین ہی اور درے معنی معالجے شعر
ضیاع میں نقطہ ضیاعین پر جو یعنی چشم کے ہو رکھا ہوا ہو اور ساتھ ہی لگا ہوا محسوسات
کلام بنیاد عمارت زمین مراعات یکدگر عین معین اشتقاق الاختلاف شائع
لے سوائے معضایع کے اور زمین لکھا جائے ریح کو کیوں چھوڑ دیا متن مطبوعہ میں
دو یون جگہ ریح لکھا ہے بلکہ دو یون ریح ہیں۔

مکتبہ املاک راہ اسب تشبیہ کردہ اندک اگر تہذیب کنی از ضعف بیمار گرد و بیکہ از خرابی
معدوم شود و اگر فریب و معجزہ داری بہ قیام اور نگاہ بایداشت تا از تصرف بیرون
نشود و در دام طبع در میان بنیاد و آب نیز نسبت دادہ اند کہ چون خالص بود گردن
از طامعان تشنگی چون کوزہ بوسے راز شود اگر با بیگانہ بیامیزی و مجال شرکت
و ہی لذت مذہبت و صفای مشرب عیش دروے نماید و املاک را کہ اسباب
میگویند مناسب این معنی است کہ مرکب است از اسب و آب شعر اسباب را
کہ نیست با صلح اس باب + ویران شود چو شہر سبار میان آب اللغات
املاک بالفتح ملکہا و پادشاہان جمع ملک و ملک و ملک خالص سادہ جو کسی چیز
سے ملا ہوا نہوا اور ہر چیز سفید مذہبت شیرینی مشرب پینا اور جگہ پینے کی اس
ہندی چکی و درخت مورد و بیدہ ہر سہ حرکت و مشہور فہم بنیاد و اصل ہر چیز دردی
کہ ورت ہندی گاد سبب افتخ نام شہر بلقیس کہ نکاح میں حضرت سلیمان علیہ السلام
کے تھیں بکسہ غلط ہی معنی ترکیبی شرم قرار دیتے ہیں کہ لوگوں نے املاک مردم
کو اسب سے تشبیہ کیا ہے مثلاً اگر تو اسب کی غمخواری نہ کرے تو بیمار و لاغر ہو جائے
بلکہ زیادہ خرابی سے نیست و معدوم و اگر اسکو موٹا کرے اور معمور تو اسکو
بڑے قیدون سے روکنا اور محفوظ رکھنا چاہیے تا اپنے قبضہ اور قابو سے نہ نکل جائے
اور مدعیوں کے دام طبع میں نہ پھنس جائے ایسی ہی پانی سے بھی نسبت دی ہے

کہ اگر بانی خالص ہو یعنی خاص اپنے ملک تب بھی طامع تشنہ کوزہ کی طرح گردن آسپہ
 پڑھاتے ہیں اور اگر کسی بیگانہ سے آمیزش رکھتا ہو اور مجال شرکت کی دی ہو تو اس
 سے اسکی لذت شیرینی اور صفا مشرب عیش کی ظاہر نہیں ہوتی کدورت ہی رہتی ہے
 پس اسی سبب اور سنا سبت سے اٹلا کر کو اسباب کہتے ہیں کہ مرکب ہو سبب
 و آب سے غرض مہر رح نے اسی لطیفہ کے بیان کرنے میں اٹلا کر کے قہاسج اوس
 مزیجات اور احتیاطات بھی بیان کر دیے تا محترز سے محترز ہے اور مختار کو اختیار کرے
 معنی ترکیبی شعر یعنی جو اسباب کہ اصلاح اسکی اصل و بنیاد سے با آب و روتی
 نہیں ہے اور اصل اصول ہی اسکی بڑی ہے وہ ضرور مثل شہر سبا کے آب میں خراب
 اور ویران ہوگا معنی معما کے شہر ترین بھی پس ہی معما کہ اسباب کا جز اول سبب
 ہی دوسرا آب معنی معما کے شعر اسباب کا جز اول اس ہی دوسرا آب اور
 اول آخر سے بھی آب حاصل اور آب کے درمیان میں سبا محسنات کلام
 بیمار بیمار تصحیف تشبیہ گردن کوزہ کی درازی میں کیا خوب ہے کہ گردن اسکی دراز
 ہوتی ہے اور برعایت آب کے لذت و عذوبت اور صفا و روے اور مشرب اور
 عیش الاختلاف متن مطبوعہ میں دروے نماید کے بجائے دروے ماند لکھا ہے
 معنی وہ تو ہی لیکن مراعات سے معرا۔

نکتہ فتح در عربی گندم ست و کرم زر وہ اتفاق دہا قین بہترین مرتفعات این
 ہر دوست اگر دہقان اندیشہ زراعت این ہر دو در خاطر منقلب و منعکس
 گردانہ محض نادانی و تضرع اوقات زندگانی باشد بدلیل آنکہ چون فتح را بگردانی
 حق شود و چون کرم را منقلب کنی مرگ گردد قطع دہقان کہ راے کرم ندارد
 بدل کم ست + زیرا کہ کرم نقش کرم دارد ای دبیر + نہ در میان کم بنگر کہ نہ ہم چو
 گندم بود کہ کم بودش در میان نظیر اللغات فتح بالفتح و کرم بالفتح دونوں کے معنی
 مہر رح نے لکھ دیے مرتفعات بالضم آمدنی ہا و منافع تضرع بروزن تضرع ضایع اور
 خراب کرنا نہ بالکسر والتشدید مہتا و ماتند جنوب بضم جمع حب بمعنی داتا

معنی ترکیبی شریح عربی میں گیہون کو کہتے ہیں اور کرم انگور کو اور سارے
کسان اس پر متفق ہیں کہ آندونون کے برابر کوئی چیز نفع اور آمدنی کی نہیں ہے پس
اگر وہقان ان دونوں کی زراعت کے اندیشہ کو اپنی خاطر میں لوٹ پوٹ کرے اور زراعت کا قصہ کرے
محض نادانی اور بالکل اوقات زندگی کا برباد کرنا ہی بدین دلیل کہ جو تم کو لوٹاؤ گے حق اور کرم و منقلب
کر دے مگر ہوگا معنی ترکیبی قطعہ اگر کسان رے زراعت انگور کی دل میں نہ کیے
کم ہی ای ناچیز و بے تمیز اس واسطے کہ کرم و گرم دونوں کی ایک ہی صورت اور
ایک ہی نقش ہی گویا کرم خدا کے کرم کی چیز ہی اور وہ خوب کہ جس کا ندینے مانند
و ہوتا کم کے درمیان میں ہوا اور سمجھا جائے کہ اس کا ہوتا نہیں ہی سارے خوب
میں سوائے گیہون کے اور کون ہی اور نظیر اس کا کہاں ہی معنی معما کے شریح منقلب
تم کا ظاہر اور مرگ عکس گرم کا کاف عربی و فارسی معما میں ایک ہی معنی معما
قطعہ اگر رے کرم کی دل میں نہوگی کم رہیگا کرم و کرم نقش و صورت یکدیگر ہم
کم کے درمیان میں نہ لانے سے گندم ہوتا ہی محسنات کلام رے کرم بدل
نہاؤں کیا خوب ہی کہ کرم کے دل میں رے ہی بھی ایسے ہی گندم کے درمیان میں
نہی وہقان دارد بدل دبیر نہ درمیان یہ سب الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں وال ہی
حکایت وہقانی فرزند دارد تربیت زیند میداد کہ اور ادرا بتدا فرو میاید گردانید
تا بر بیشمار روز بسیار از وی حاصل شود نہ بینی کہ چون زرا فر و گردانی زر شود و در
انتہای انگور ارہ از پر استن او باز میاید گرفت تانیکہ و معمور شود در لفظ انگور
ہنگر کہ درمیان از نکوست قطعہ اعناب تازہ اول و آخر شود بہ آب ہر کہ شد
آب منقطع ازوے عنا بود و زر را چوسین کش ارہ و آبش بوقت دہ تا پایاںش
رسیدہ بہمد سما بود و اللغات تربیت بعضی پرورش زر انگور فرو کردن سرنجا کرنا
انتہا بیایان رسانیدن و بجز یہ رسیدن اعناب جمع عنب انگور عناب الفتح رنج
و در دشتا آسمان معنی ترکیبی شریح ایک وہقان اپنے بیٹے کو پرورش انگور میں
نصیحت کرتا تھا کہ اس کو ابتدا میں لٹا کر دینا چاہیے تو زر بسیار اور بر بیشمار اس سے

حاصل ہو کیا یہ نہیں دیکھتا کہ رزکو اٹھا کرنے سے زہر ہوتا ہی اور انتہا انگور میں کہ جب ہو چکین ارہ اُسکے پیرایش اور چھانٹنے سے اٹھا لینا نہیں چاہیے تو نکو اور مہور ہو جا
 یے سبز و پر برگ دیکھ تو لفظ انگور کو کہ ار کے درمیان میں نکو ہی معنی ترکیبی قطع
 اعناب اول اور آخر آب سے تازہ ہوتا ہی حسب وقت کہ آب اس سے منقطع ہو گا
 جتا ہو گا اور زہر پسین کی طرح ای دندانہ دار آرہ کھینچ اور وقت پر اُسکو پانی دے
 تو پانیہ اُسکا ہمد سہا پر پونچے یعنی پایہ بلند یا کر ہماقیہ سما کا ہو جائے معنی معامے
 شرز کو ٹٹنے سے زہر ہوتا ہی انگور کے ادھر ادھر سے ارہی اور بیچ میں نکو اور کاف
 گاف محامین ایک ہیں معنی معامے قطع اعناب کے اول آلف اور آخر ہا ہی
 جسکا مجموع آب جب آب منقطع ہو گا عنار ہیگا سما میں سین خواہ دندانہ دار خواہ
 کشش والا دونوں بصورت آرہ کے موجود اور آخر اسکے مابغنی آب محسنات
 کلام تربیت کیسا خوب لفظ چسپان ہی کہ تعلیم و پرورش دونوں منے میں ہی اعناب
 میں آب موجود بعد دونوں کے رسیدہ انگور کے واسطے کیسا بختہ پروردہ ہی سما پر پایہ
 ہو پونچانے میں کیا ہی مبالغہ ہی کہ انگور تاک پر پھیلتا ہی گویا اُسکے لیے سماتا کہ ہو جا
 اسیا پایہ بلند ہوا اختلاف متن مطبوعہ میں در تربیت رز کی جگہ از لفظ ہی اور نکو
 کے بجائے نکو بکاف فارسی۔

حکایت یکے از زہاد باقین را ہمچو سید ند کہ سبب چیست کہ اسباب پر لگندہ
 را دوست ننداری و ہمہ در یک موضع و یک ولایت جمع آرمی گفت نذرانستہ کہ
 چون ضیاع متفرق شود ضایع گردد + قطع الملک فی الصورة ملک و دھب
 لوفرق تبحل کلمہ الحب + لم یبق الا المل من ملک + من لم یکن کاف
 له فی العقب + اللغات ملک بالضم بادشاہ ہونا و بالفتح خمیر سخت کرنا و بالکسر
 ملک کسی چیز کا ہونا اور حق کسی کا اور راہ راست اور بفتح و کسر لام بادشاہ زہب
 بالضم ترسیدن و پیکان بار یک کلمہ بالفتح زخمی کرنا محب دوست دار زندہ مل بالفتح
 والتشدید لام خمیر در آتش کردن و جامہ دوختن و سیر شدن معنی ترکیبی شہزاد قین

برہاد سے ایک شخص تھا اس سے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تو اسباب پر لگندہ کو دوست
 نہیں رکھتا اور سب ایک ہی موضع اور ایک ہی ولایت میں جمع کرتا ہے کہا جب
 ضیاع متفرق ہوتی ہے تو ضایع ہوتی ہے یعنی ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہیں کہ ملک
 بالکسر ملکیت ہر صورت ملک بالضم کے ہے جو یعنی پادشاہی کے ہے مطلب یہ کہ
 جسکے کچھ ملک ہے گویا پادشاہ وقت کا ہے اور حال یہ کہ یہی ملک رہب بھی ہے یعنی
 خوف و ترس اس سبب سے کہ اگر تو اسمین تفرقہ کر لگا تو بھی ملک بکسر کلمہ اور ضم
 اسی کے واسطے ہوگی جو اسکا محب اور دوست دارندہ ہے اور یہی ملک ہے کہ بالکل
 مل رہ جاتی ہے یعنی ملال اگر اسکے پیچھے کان نہ دیتے کوئی کافی شخص معنے معما
 تر ضیاع متفرق ضایع ہے معنے معنی قطعہ ملک ملک جنیس تام اگر ملک
 میں تفرقہ کیلئے مقدم کو مؤخر مؤخر کو مقدم کلمہ ہوگا اور اگر اس ملک کے پیچھے
 کان کافی نہ ہوگا مل رہ جائیگا محسنات کلام کان کیسا ایراد فرمایا کہ معنے ترکیبی
 کی رو سے بھنے کافی کے ہے اور معانی کی رو سے حرف رہب کے معنے میں ایہام ہے
 برعایت معنے پیکان باریک اور نرم کے الاختلاف شارح لکھتے ہیں لفظ زاہد کو
 اصل حکایت میں کچھ دخل نہیں قید زاہد کی فضول ہے کہ زاہدون سے غلبہ وغیرہ
 جمع کرنا محض تعجب ہے انتہی مصرح کو یہ نقل زاہد ہی کی تحقیق ہوئی ہوگی جو لکھی
 پھر کسی کو کیا اور اسکی بحث اور رد قبح سے کیا مطلب جو کچھ لکھا ہے اسکے معنے
 مطلب ڈھونڈھیں ہوا اس تحقیق خارج ہے کیا غرض اور یہ تو غلبہ ہی ہے سعدی
 صاحب نے تو پادشاہ بننے کا حکم دے دیا ہے شعر در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش
 تلج بر سر نہ و علم بردوش +

فصل فی السفر والتجارة

نکتہ سروپاے سفر اگرچہ قطعہ من السفر است اما بواسطہ فائے فی واغنام
 فاتحہ فتوح دارالسلام است رباعی ہر کو برد چوارہ سین راہ در سفر + آخر

رسد زمین سکونش لقای فرد باشد علامت شرفش ہمشین چو روز ہر کوچو آفتاب
 بزد در سفر بسر اللغات سفر نام طبقہ از طبقات و فرخ فی بالفتح خلیج و غنیمت فاتحہ
 اول چیز و سورہ حمد فوج کشایشہا دار السلام نام بہشت معنی ترکیبی شرمصر رح
 کہتے ہیں سرو یا سفر کا اگرچہ ایک کلمہ اسفر کا ہی نکل اس واسطے کہ سفر بالقات اور یہ بالفا
 لیکن سفر میں فانی اور غنیمتوں کی ایسی واسطہ اور درمیانی ہو رہی ہو کہ ابتدا اور آغاز فوج
 دار السلام کی ہی معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی مانند آہ سین کے راہ سفر کو قطع کرے یعنی آمد
 و رفت رکھے آخر اسکو سین سکون سے لقاف کی پہونختی ہی اور فرو فرخی سے بیٹھتا ہی
 اور جو کوئی روز مرہ آفتاب کے مانند سفر میں بسر کرتا ہی اسکے مصاحب و ہمشین علامت شرف
 کی رہتی ہی جو فانی معنی معمارے شرم و بالفظ سفر کا سین ورے ہی جسکا مجموع سراز
 اور جہ کلمہ سفر کا اور حرف فاجو سفر میں ہی یہ ہے ہی فاتحہ فوج کی سفر میں جو سین آہ کا
 ٹھہرائیگے سفر بیگا اور جو سین سکون کا تو فرباتی رہیگا محسنات کلام تشبیہ آفتاب
 کی سفر روز مرہ سے کیسی روشن ہو کہ سفر کے سر پہ سین علامت آفتاب کی ہو اور اسکے
 ساتھ فاشرف کی موجود الاختلاف متن مطبوعہ میں اغنام کے بجائے اعشام اور پہلے
 مصرعہ کے آخر میں سفر بجائے سفر اور لقائے فر کی جگہ بقائے فر غلط ہے۔

نکتہ مردانہ سرفراز بنیاد خانہ و وطن قطع و جلا کنند بسفید روے ریاست و کیاست سرفراز
 و پیشوا نشود در لفظ غربت بنگر کہ بت لینے قطعہ در بنیاد خود دارد و غریبتے سفید روے
 در پیش شعر لولہ یونور بالچی و جہ الغریب من السفوف فشاہدات من ترکیب
 ریب لغین مستور اللغات جلا بالفتح و المد گہ بار سے نکال دینار و سفید معزز و ممتاز
 و دولت مند سفید روی معززی و ممتازی کیا است بکسر زیر کی اور زیرک ہونا بت کے
 معنی مصرح نے لکھ دیے جمی بالکسر قفل و زیر کی وجہ و ترتیب بالفتح شک غین بالفتح ابر
 ستر پوشیدگی معنی ترکیبی شرم و جب تک سفر میں بنیاد خانہ اور وطن سے قطع اور جلا
 نکرے لینے مگر اور وطن کو نہ چھوٹے معززی و سفید می ریاست و کیاست میں
 سرفراز و پیشوا نہوے دیکھ لو لفظ غربت کو جسکی بنیاد میں بت لینے قطع ہو اور غرای

رو سفیدی سامنے اسکے معنی ترکیبی شعر اگر نہ روشن ہوئے قتل و زبیری سے صورت
مسا فرکی بسبب سفر کے پس مشاہدہ کریگا تو ترکیب غریب سے ریب کہ اسپرین اثر ہی
معنی معجائے شرف بیت کی لفظ میں بیت اسکی اصل اور غرض اسکا روفا ہر معنی
معجائے شعر غریب کے آخر ریب ہی اور غنیم اسپر شمسناات کلام سفر سفید رو
ریاست کیا ست سرفراز سب میں سین۔

نکتہ بازارگان کہ رشتہ الف ادائے زکوٰۃ اگر دن بیرون کند یکے از دیگران دین شود شعر
گمچہ بازارگان کو ہر حق بازارگان بود + ہر کہ چون کان ز زر دل بیرون کند پاک آن بود +
اللغات بازارگان بفتح زائے معجمہ سود اگر خفف بازارگان مرکب بازار او کان کلمہ نسبت
سے یا لیاقت سے یعنی وہ شخص کہ لایق بازار کے ہو یا غسوب بہ بازار اسے نشیندہ بازار
بغیر زلفا ہی معنی ترکیبی شعر بازارگان کہ رے سے ادائے زکوٰۃ کی جو اسکی گردن میں پڑی
ہو نکال دے یعنی زکوٰۃ اور دے تو ایک بزرگان دین سے ہوئے معنی ترکیبی شعر
اگر چکان گوہر کی کہ بازار ہی حق بازارگان کا ہی تاہم اگر چکان گوہر بصر زرد سے نکال دے
تو پاک شخص وہی ہے معنی معجائے شعر بازارگان کے گردانہ الف ہو اگر یہ الف نہو گا
بزرگان رہیگا معنی معجائے شعر بازارگان کا دل زرد ہی اگر اسکو دل سے نکال دے الیگا
پاک آن رہیگا محسنات کلام بازارگان پہلا کاف عربی اور دوسرا کاف فارسی
تجنیس تمام الاختلاف شایع ہے اس نکتہ میں مساوی زکوٰۃ نہ مان حضرت موسیٰ
اور حضرت کے بلا ضرورت کے تعویل لاطایل کی ہو انکی رائے الاختلاف متن
مطبوعہ کے معنی اول کا بازارگان بہ کاف فارسی غلط لکھا ہے بلکہ یہ بازارگان ہی
یعنی زرد والی کان۔

نکتہ تاچر کہ تاجر نفع خود کند باید کہ مانند تائے تجارت متابعت تجارت خود چون الف
قطع مسائل کند و چون میم جلا بالائے دریا رود و الالے قمر اندیشہ نہ کند تا برای رویت
بج رسد قطعہ اجتماع رفیقان سفر و دمیون + شود فقیر کے را کہ نیست جمع رفیق +
طریق مشق از عرف را بین و براہ + مباحث بے خبر از رائے قالمغان طریق + اللغات

تاجر بازاریگان و شراب فروش و سبزی فروش و تشدید را کشید و گناہ کردن تجارت بالفہم جمع
 الف بفتح سواد کہ در کتاب الکسیر سورۃ قطع الطرق بفہم اول و تشدید ثانی را زان
 کہ معانی لغت کا حال و زمین معنی ترکیبی شتر تا بر اس خیال اسے کہ نفس اپنا اٹھائے اسکو
 پہنچائے کہ شتر تا تجارت کے متابعت تجارت کی کر کے الف کی طرح قطع منازل کرے اور جیم
 جلا کی طرح بالاسے دریا جاسے اور لالے قعر و عمق دریا سے نہ ٹسے تب راسے رویت ربح
 کہ ہر شے یعنی صورت فن کی دیکھنے میں آئے معنی ترکیبی قطع سفر رفیقوں کے مجمع کے
 ساتھ مبارک ہوتا ہے کہ تحفظ جان و مال کا مقصود ہے اور جسکے رفیق جمع نہیں ہیں پریشان
 ہیں وہ فقیر ہے اور طریق انقطاع راہ کو ہٹوں راسے دیکھ اور غور کر کہ راہ میں قاطعان طریق
 پائی جوتے ہیں اسے سخت مت رہا انکی راسے سے بچارہ جیسے طریق کی را منقطع ہو کر کسی
 ملی نہیں ہے معنی معانی شتر تا جرتا جرتا چھپس تام پہلا بکسر جیم دوم الف بفتح جیم تجارت
 کی تا ظاہر تاج تجارت کی ہے کہ وہ اسکا پیشوا ہوتا ہے تجارت اور الف منازل اور جیم جلا
 اور راسے رویت جمع ہونے سے بھی تاجر ہوتا ہے معنی معانی قطعہ رفیق پریشان فقیر
 ہے اور طریق میں حرور ابجد کو راسے قطع الطرق ٹھہرایا ہی ظاہر منقطع ہے محسنات
 کلام تاجر تجارت تجارت سب میں اشتقاق جلا بالالاسے قعر اور را اور رویت ربح کیسے
 الفاظ عمیہ جمع کیے ہیں کہ سب میں لا اور حرور راسر کلمہ ہے راسے قطع الطرق سے
 طریق کو کیسا قطع کیا ہے کہ قدر المصنف الاختلاف متن مطبوعہ میں ربح کو بیخ اور منقطع
 کو منقطع غلط لکھا ہے۔

نکتہ اول ابجد سست و حر بر کن یعنی حر انست کہ از آب دریا ہا کنارہ گیر دو
 الف مثال تیر کشتی سست و جل بادبان اشارت با انست کہ ہر کہ در کشتی نشست
 اجلس می برد و قطعہ بردے آب آہین لفظ داما + سخن دیاب بے پایان زور یا +
 کسے کا زور و در بجز از دشت + بیا بدر حب از و گاہے کہ برگشت + اللغات
 ابجد بالفہم حائے مہملہ دریا ہا حر مزدا ز تیر کشتی چوب راست کشتی جل بالفہم و تشدید
 جوں داما دریا رجب بالفہم وسعت و فراخی معنی ترکیبی شتر لفظ ابجد میں اول اب

اور کنارہ پر اسکے حربس اشارہ اس بات کا ہے کہ حروہ ہی کہ آب دریا سے جنگو سبقتہ البحر
 فرمایا ہی کنارہ پکڑے اور ان میں قدم نہ رکھے خیال کیا جاتا ہے تو الف مثل تیر کشتی کے ہے
 اور بادبان جل جسکا مجموع اجل ہوا لہذا کشتی میں جب کوئی بیٹھتا ہے تو یہ جانا جاتا ہے
 کہ اجل اسکو لیے جاتی ہے کہ کہیں لیجا کے ڈبوئیگی یا بالفعل ہی مردہ ہو مردہ کو لیے
 جاتی ہے بسبب اسکے کہ اجل کے منہ میں ہے معنی ترکیبی قطعہ ذرا روئے آب پر
 تو آچھر دریا سے سخن بے پایاں لے کہ کیسا بڑا کہ رہا ہے جو کوئی دریا چھوڑ کے دشت
 کی طرف متوجہ ہوا اور بحر سے پھر گیا تو کیسے رحب اور فرخیاں پائیگا کہ بے قید ہے چاہے
 جدھر چلے پھرے اور دریا میں بجز اتنی ہی جگہ کے جو کشتی میں ہے نگلی رکھنے کا کہیں ٹھکانا
 نہیں معنی معمارے نثر البحر میں اول جز آب ہے اور اسی آب کے کنارہ حروہ و الف
 و یسا ہے جیسے تیر کشتی اور بادبان مثل جل کے جسکا مجموع اجل ہوا معنی معمارے قطعہ
 آب کا روا ہے دریا بے پایاں جو بے ہے دریا بحر برگشتہ رحب ہے محسنات کلام
 کہ بین اس میں بھی آب موجود ہے اور دامین بھی مابین آب سے آب حاصل ہوتا ہے دریا ب
 میں بھی آب ہے بحر دریا کنار تیر کشتی بادبان سب مراد و مرعات یکدیگر بحر جل
 اجل جنیس زاید روا دریا بیاں بحر اور دشت اور رحب کے لیے برگشت اور ثست
 و بردست متفاد الاختلاف شارح نے لکھا چون لفظ دامام پیوند کہ مراد و آبست
 دامامیشود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دامالگ ہی مالگ ہی حالانکہ دامام ایک لفظ
 لغت سے ثابت ہے بان دامامین وہ باریکی جو میں نے محسنات میں لکھی ضرور
 ہو سکتی ہے متن مطبوعہ میں بجائے تیر کشتی کے تیر کسے غلط ہے ایسے ہی ببا بدرفت
 بجائے ببا بد رحب -

مکتمہ نون بصورت ظاہر کشتی است و معنی باطن ما ہی و نون چون برگرد ہم نون است
 اشارت است بآنکہ چون دریا نشین را نون ظاہر کشتی بموج برگرد و جانش ہم درین
 نون باشد کہ ماہیست قطعہ یا الف ماہیست از روی حساب + در نگارش در تک
 دریاست جا + یعنی آن کز روی دریا در گذشت + میکنند در کام ماہی آشنا +

اللغات آون بنی کشتی و نیز حرف کہ عربی مین بصورت کشتی لکھا جاتا ہوں جسکو نون
 قوسی کہتے ہیں اور بھنے ماہی کے بھی ہی برگرداؤی منقلب شود آشنا شنوری معنی ترکیبی
 نثر نون بصورت ظاہر کشتی کے ہی جیسا کہ قوسی خط نسخ مین لکھا جاتا ہوں اور موافق
 معنی باطن کے ماہی ہی اور نون کو اگر ٹوٹیں تب بھی نون ہی پس اشارہ اس بات
 کا ہے کہ جب دریا نشین کانون ظاہر کشتی کا لوٹ جائے جب بھی جان اسکی بطن نون
 ہی مین رہی کہ وہ ماہی ہی معنی ترکیبی قطعہ یا اور الف اندوے حساب تخم
 کے ماہی ہی اسی موج حوت اور ماہی کو غور کر کہ اسکی جگہ خود غور اور تک دریا مین ہی
 مطلب یکہ جو کوئی روے دریا سے گذرا وہ کام ماہی مین شنوری کرتا ہی خواہ غرق
 ہوئے اور اسکے منہ مین جائے خواہ ابھی اسکے منہ مین ہی کہ لقمہ اسکا بنا ہوا ہی
 معنی معماے نثر معنی معماے نثر کے ظاہر اور شرح لکھی ہوئی ہیں حاجت تکرار کی
 کیا ہی معنی معماے قطعہ دریا کا رودر ہی جب اس سے گذر جائینگے یا رہینگے کہ
 ماہی ہی موافق حساب اہل تخم کے محسنات کلام صورت ظاہر معنی باطن ایسے
 مرادف و متقارن لفظ لائے ہیں کشتی دریا ماہی نون موج تک سب مراعات برگرد
 موج کے لیے کیا ہی چسپان ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے نون ظاہر کشتی کے
 شاہر کشتی غلط ہی۔

نکتہ تاجرا لے کہ در کف دار صد سود ہا نسبت کہ یکے را دو گرداندو اگر خواہد کہ یکی
 وہ شود باد ہو پس بیاید چنانچہ در لفظ راج کہ جمع کف نسبت اگر بایدت کہ الف را
 با گردانی راج شود اگر خواہی کہ یا گردانی راج باشد قطعہ راج را یک نقطہ در میان
 یعنی از یک نقطہ قانع شود بان + در دو نقطہ خواہی از وی در مراد + راج بینی و شود
 رجعت بباد واللغات راج بالفتح جمع کف راج بالکسر سود راج بالکسر باد بآدین
 برباد ہونا معنی ترکیبی نثر تاجرجو مال کہ کف یعنی قبضہ مین رکھتا ہی اسکی حد سود
 کی ہی کہ ایک کو دو کرتے یعنی دو گونہ اور اگر چاہے کہ ایک کو دس کروں ای دس گونہ
 تو ہو پس پمانی کرتا ہی جیسے لفظ راج کہ جمع کف کی ہی اگر چاہیے تجکو کہ الف کو یا کر لے

بیج ہوگا اور اگر چاہے کہ یا کرے بیج ہوگا معنی ترکیبی قطعہ بیج کے درمیان میں ایک
نقطہ بیج سے ایک نقطہ پر قناعت کر اور اگر تیری یہ مراد ہے کہ دو نقطے ہو جائیں
تو بیج بیج کے برابر ہو جائیگا معنی یہ ہے کہ لفظ راج میں الف ہی حسبک الیہ
عدد ہی اور بیج میں باجی کے دو عدد ہیں اور بیج میں یا جس کے دس عدد ہیں
معا کے قطعہ بیج میں ایک نقطہ ہو اور بیج نقطہ ہو گے بیج ہو جائیگا بیج نہیں
یہ بیج محسنات کلام آخر مصرعہ میں بیج بینی اور توند بخت برابر کیا ہی خوب ہے کہ مذاق
سلیم پر مخفی نہیں باد ہوس جی سپاید بافتبار معنی بیج کے کیسا لطف ہے ایک نقطہ قانع
شواہل سبب سے کہ بیج میں فقط ایک ہی نقطہ ہے الاختلاف متن مضمونہ میں
حد سود کی جگہ شود اور بجائے نقطہ خریدہ اور ہزار کو ہزار خریدہ مصرعہ میں دونوں
جگہ بیج بیج نقطہ ہو حالانکہ دوسرا بیج ہے۔

نکتہ معاملہ باید کہ اول شرط احتیاط در خریدن کالا بیجا اردو چون خریدہ شود در گذشتہ
تا بسبب بد معاملی معیوب نشود نہی ہستی کہ چون بیج را باز گردانی عیب نمی شود قطعہ
لت نزاع بود در عقب اقامت را کہ در میانشہ است امروز قال گفت و شنود ہر برای
دو درم آنکس کہ کرد در کالا نشود چون دو درم تلب قیمتش مردود و اللغات معانی
بضم و کسر میم معاملہ کنندہ کالا سبب و خیر و متاع غیر حیوان اقامت نسخ بیع کرنا
اور گناہ معاف کرنا معنی ترکیبی بشر معانی اگر کوئی کالا و متاع خرید کرے تو چاہیے
کہ پہلے ہی سے جو شرط کہ اس کالا کے خرید میں اختیار کرنا منظور ہوں احتیاط وہ سبب
پورے اور ظاہر کر لے اور جب خرید لے تو ہم نہ لوٹے اور نہ پھرے تو اس پر عیب بد معاملی
نہ لگائیں دیکھتا نہیں کہ بیج کے لوٹنے سے عیب ہوتا ہی معنی ترکیبی قطعہ اقامت
جو نسخ بیج ہی اسکے پیچھے لت نزاع کی لگی ہوئی ہے کہ جھگڑا ہو اور لاتین کھائے اس واسطے
کہ تیرے درمیان میں قابل سے گفت و شنود کرتا ہی بیجے جھگڑے کی باتیں اور
کہ نہ کہ یہ خوب جان لے جس شخص نے کہ دو درم کے واسطے خواہ با بیع ہو خواہ مشتری
کالا رو کیا اس شخص کی قیمت و قدر مثل دو درم قلب کے مردود ہو جاتی ہے کوئی

قدر و قیمت اسکی زمین کرتا معنی معالے تشریح کا مقلوب عیب پر معنی معالے
قطعہ اقالت کے آخرت موجود اورات کے درمیان میں جو ضمیر ہی قال حاصل
ہوتا ہے و درم کا قلب مردود ہی محسنات کلام ہی اردو میں رد ملتا ہے اردو میں بھی
الاختلاف شارح نے اقالت کے بیان میں ات اور قال کی تشریح نہیں کی فقط
لت لکھا ہے متن مطبوعہ میں بجای اردی اور بجای ز قال ز قال غلط ہے۔

نکتہ سر و پاس نقد دست یعنی طیب کہ اردو ہو می مشک آید و لون نسیم پردہ است
کہ از زیرش صورت سیہ میناید قطعہ ہر کو متاع نسیم ستاند بجای زر + داد از کم دوات
تر کاغذی گواہ + باشد جو لفظ نسیم کہ نسبت اولش دوات + آخر جزو ماعے سیہ
نامہ سیاہ + اللغات تندر بافتح و تشدید نوعی از بے خوش + نسیم بالکسر وہ چیز کہ نقد
نہو اور اسکا لٹا ہوا وعدہ کیا ہو نون دوات کو بھی کہتے ہیں معنی ترکیبی شراس نکتہ میں
نقد و نسیم کا بیان ہی یعنی نقد کا سر و پاس نہ ہو کہ ایک قسم ایسے مشک سے ہو اور نون
نسیم کا ایک پردہ ہی جسکے نیچے صورت سیہ معلوم ہوتی ہے یعنی خرابی و خواری
معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی زر نقد اپنا دے اور متاع نسیم کے لے اور اسے نم دوات
سے بالفرض چھو ایک کاغذ گواہ بھی لکھ کے دید پاس وہ ایسا ہی کہ اول تو اسکا جو نون
نسیم کا ہی ایک دوات ہی پر از سیاہی کہ نون دوات کو کہتے ہیں اور آخر میں آن
حرفون سیاہ کے سبب سے ایک نامہ سیاہ ہی خواری خرابی اور بے فائدہ محض
معنی معالے شراس شر کے متنا خود بیان مصرع سے کھیلے ہوئے ہیں کچھ ضرورت
زیادہ بیان کی نہیں ہے۔ معنی معالے قطعہ نسیم کے اول نون اور بجای اسکے
لفظ سیہ بیان محسنات کلام یہ بھی متقن نظر آ رہی ہیں۔

نکتہ معامل باید کہ مشتری نخستین را از دست ندمد تا بند بندہ ہنگر در لفظ ہدی کہ ہدی
نخستین است چون یا را کہ علامت مشتری است پندارن بدین شعر آشتی احسن
اول آنکہ گذاشت + غیرت راے او نصیب نداشت + اللغات مشتری اہم
خریدار مشتری خریدنا اور بیچنا لیکن پہلے معنی میں شلیح ہی شدت بالفتح و تشدید یا پرگز و

معنی ترکیبی نہ معامل کو چاہیے کہ پہلے خریدار کو جانے نہ دے اور ہاتھ سے نہ کھولے تو بد
 ندیکے غور کر کہ بدی جواول کے معنی میں ہی اگر یا اسمین نہوگی جو علامت مشتری کی ہی
 تو بد سامنے آئیگا معنی ترکیبی شعر جسے اشتراکی پہلے حرف کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوگا کہ اسکی
 راستہ کے حصہ میں سوائے شت کے اور کچھ نہ تھا معنی معامے نہ بدی میں یا علامت
 مشتری کی ہی اگر اسکو چھوڑ دینگے بدرہیگا معنی معامے شعر اشترا سے جب حرف
 اوڑ چھوڑ دیا جائیگا شت اور رے رہ جائیگا محسّات کلام مشتری کی رعایت
 سے کہ چہمین لفظ مشّت کا ہی از دست نہ بد کیسا لطیف ہے۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ چیزی از متاع دنیا بہ فروخت و پامی بر سر عین مال خود زد قدم فرات
 چشم بگنجان نہاد و نام با بے بدین نشان معین ست کہ پائست بر عین نہادہ و ہر کہ
 چیزے بخرید مشّت زد بر روی رفاہت و سیر لفظ مشتری برین معنی دلیل روشن ست
 کہ مشّت ست بر روی رے افتادہ قطعہ مال دنیا فروش و عشوہ خور + ایکہ فرے
 از سروری داری + مطلب کن ز ابتداے فروخت + نہ خوری از سر خریدارے +
 اللغات رفاہت و رفاہیت بالفق آسان و فراخ عیش شدن تیسر بالفم و بفتیل بیان
 ہونا رے بالفق و بالکسر و تشدید یا سیراب ہونا معنی ترکیبی نہادرویش جس کسی نے
 کوئی چیز متاع دنیا سے بیچی اور اپنے عین مال پر لات ماری قدم فراغت کا سبب کی
 چشم پر رکھا اور نام با بے کا اس نشان کا معین ہی کہ ایک پانوں ہی کہ عین پر رکھا ہو ہی
 اور جس نے کوئی چیز خریدی اُسے روے رفاہت و سیر پر مشّت یعنی گھولنا مارا
 لفظ مشتری اس بات پر ایک دلیل روشن ہی کہ مشّت روے رے پر پری ہوئی ہی
 معنی ترکیبی شعر مال دنیا کا بچ اور اسکا عشوہ مت خریداری مخاطب جو میں تجھے
 کہتا ہوں اسکو مان اگر فرسور مٹی کی رکھتا ہو دیکھ فروخت کی لفظ کی ابتدا فری سے ہی
 بس اسی کو ڈھونڈو اور خریداری کی ابتدا خری سے ہی بس تو خریداری اسکی کر کے
 خری میں مت پڑ معنی معامے نہ ربا بے میں با بے بصورت پائے کے ہی کہ معما
 میں بابا کیساں ہین عین پر جو بھنی ہل شہر اور اکثر مردم کے ہی رکھا ہو ا ہو اول

مشتری میں رو سے رفاہیت رہے ہو اور رے کے منہ پر مشت ظاہر اور اسکی یاد اور اسین سے سیر بھی حاصل ہوتا ہو اور اسکے منہ پر بھی مشت ہو اس صورت میں شین دو دفعہ لیا جائیگا اور معامین سین و شین بھی ایک ہیں معنی معامے قطعہ لفظ فروخت کی ابتدا فرسے ہو اور خریداری کی خری سے محسنات کلام سین کا لفظ مال کے ساتھ کہ معنی زر کے ہو اور نیز معنی ذات جسے عین لہال کہتے ہیں کیسا خوب ہو بر شتم ہنگام اس سبب سے کہ عین اہل شہر اور اکثر مردم کے معنی میں بھی ہو لفظ سیر میں یا ہو اور علامت مشتری کی بھی یا اسی مناسبت سے لفظ روشن ہو از سر خریداری کیا ہو لطیف ہو کہ خریداری کا سر بھی خری ہو اور از روے خریداری بھی الاختلاف شراح کی تقریر خارجہ اکثر ہوتی ہو اور میں فہنس مطلب سے عرض رکھتا ہوں متن مطبوعہ میں بجائے خرید کے بجز بیک کی صورت اور سیر کی جگہ بسر اور خری کے بجائے خرید لفظ ہو۔

نکتہ رہا ابر قلب ست بر روے آفتاب روشنائی افتادہ و تمار مارا رقم ست کہ سرو گردن بردن بال نہادہ قطعہ ہر کہ در حید از ربا دامن خلعت مغفرت زرب بیند + والکہ بردا روے پوش تمار + مارے از محنت و تعب بیند + اللغات ربا بالکسر زیادہ ہونا اور نشو و نما کرنا اور زیادہ لینا دام قرض اور بیع میں تمار بکسر شرط و گرو اور کسی چیز کا کھیلنا ارقم مار سیاہ معنی ترکیبی شر با ایک ابر قلب ہو کہ آفتاب روسیاہی پر پڑا ہو کہ اسکی بڑائی معنی نہیں اور تمار مارا رقم ہو سرو گردن دنبال پرکھے ہوئے معنی ترکیبی قطعہ جسے کہ ربا سے دامن سیٹا اور کنارہ کیا آستنے خلعت مغفرت رب کا پایا اور جو کوئی پردہ تمار کے منہ سے اٹھا دیگا وہ ایک مار محنت و تعب کا دیکھیکا معنی معامے شر ربا کا قلب ابر ہو اور روے روشنائی رہے جو ربا میں ہو اور تمار کا قلب ارقم اور سر اسکا قاف او نیم گردن اور دنبال لفظ را اور مار کی بھی یہی خاصیت ہو کہ سر دم پر رکھے بیٹھتا ہو معنی معامے قطعہ دامن ربا کا الف ہو جب اسکو سمیٹینگے رب ہوگا رو پوش تمار کا قاف ہو اسکو اٹھائیے مار رہتا ہو محسنات کلام ابر قلب کیا خوب ہو کہ ال و لوٹنے دونوں شامل ہو ایسے ہی روشنائی بجایت آفتاب دل اور بر میں برکات عظمیٰ ہو اور روشنائی کا بھی رو ہو اور رعایت آفتاب ر

تھا جنہیں زائد برادر کردن اور برادر نب سب مناسبات یکساں ہی دامن خلعت روپوش اور سوال کے اختلاف شائع ارقم کے معنی میں لکھا ہے کہ ہمارا ماریست کہ رہتا ہے باشر اور منتخب میں ماریسا لکھا ہے متن مطبوعہ میں بجائے مغفرت زرب کے ارب اور بجائے محنت مختسب غلط ہے۔

گلمتہ ایدرویش تہرہ نرد از روے بساط در زیر او نہ کہ برد پاکباز آنست و از کنار شطرنج کرانہ گیر کہ حاصلش سرخ بیکر آنست قطعہ چرک دنیا ہر کہ مجوید زبرد نرد نیست + قلب اور اجامہ تقوی درون پاک از درن + بحر فکرت راز شطرنج ست حاصل شط ورنج + میکند میسر جوئی سر آشکارا در فتن + اللغات شطرنج سبب لغت والون نے اسکو بالکسر لکھا ہے اور فتح ضعیف معرب سترنگ بمعنی مردم کیا کہ بصورت آدمی کے ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہر سے بھی انسان کے نام پر ہیں اسلئے سترنگ کہتے ہیں شط بالفتح و تشدید طے خطہ رو و کنارہ دریا و جسے چرک بالفتح ریم زخم و میل کہ ہندی سپاہی و کثافت آہن درن تختین چرک و نام کوہ قیسر بالفتح و کسر سین قمار و قمار باختن فتن بکسر و فتح تاجن فتنہ معنی ترکیبی شتر ایدرویش تہرہ نرد کرد روے بساط سے کہ کھیلنے کی وقت رکھتے ہیں نیچے رکھ جیسا کہ نہ کھیلنے کے وقت رکھتے ہیں کہ یہی برد پاک بازون کی ہے اسی کو وہ اپنا غلبہ اور نظر جانتے ہیں اور کنارہ شطرنج سے کنارہ پکڑ کہ حاصل اسکارنچ بیکر ان ہے معنی ترکیبی قطعہ میل اور کثافت دنیا کی جو شخص بر در نرد سے ڈھونڈتا ہے نہیں ہے اسلئے قلب میں لباس تقوی کا جسکو کہا ہے لباس التقوی خدین درون اسکا پاک ہو ورن سے پنے میل و کثافت سے بس قلب اسکا لباس تقوی سے خالی اور میل و کثافت بھرا ہے مخفی نہ رہے نیست پہلے مصرعہ کا متعلق ہو کر مصرعہ کے ہے اور شطرنج وہ چیز ہے جس سے تیری فکر کو شط اور رنج حاصل ہے اور میں ظاہر ہے کی طرح سر اپنا فتنون میں ڈالتا ہے فتنہ انگیز یاں شراب کی خود عیان معنی معماے شتر تہرہ نرد نقطہ جب روے بساط لفظ نرد سے نیچے رکھنے کے برد ہوگا شطرنج کا ایک کنارہ شط ہے یعنی کنارہ اور دوسرا رنج جب بیکر ان ہوگا شط ہیگا جسکا ایک کنارہ گیر ہے معنی معماے قطعہ برد نرد تعریف دون دن جنہیں زائد شطرنج سے شط ورنج ہے

حاصل ہوتا ہے میری سرچسپس تمام محسنات کلام پاکبازان کا لفظ بنا سبت
نزد اور شطرنج کے ہر کنار اور کرانہ برعایت لفظ شطرنج اور لطف یہ کہ کھیلنے کے وقت
کنارہ پر بساط کے بیٹھے بھی ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں نزدیک نیست کی جگہ
نزد نیست غلط ہے۔

نکتہ ایدریش قاف قرض کو ہیست رض یعنی شکستن پشت امید زیرش نہادہ و
اندیشہ گروہ ایکست از پستی ہمت در کو افتادہ قطعہ دام دل باریک سازد
ہجھو مو + دام را بین قلب مو اطراف او + چون مقطع شد حروف لفظ دام + زدگانہ
وصل یار از انظام + اللغات رض کی تفسیر خود مفرح نے کردی گروہ کسر اول و
فتح ثانی رہن و مجاز اکید کو بالفتح مغاک وز میں نشیب و شجاع و معتد دام قرض و رنگ
ولون نظام کسر نون تخفیف غائے مجہ آراستی و رشتہ جواہر معنی ترکیبی اثر ایدریش
قاف قرض کا ایک بہاڑ ہے اور رض یعنی شکستن پشت امید کی اس کے مجھے رکھی ہوئی
کہ زیادہ تر نا امیدی نجات کی ہوتی ہے اور اندیشہ گروہ کا ایک رائے ہے کہ ہمتی ہمت
سے کو بیٹے گٹھے میں پڑا ہوا کہ پستی ہمت کی مقتضی اس سے رہائی کی نہیں ہوتی۔
معنی ترکیبی قطعہ دام ای قرض دل کو ایسا لاغر و باریک کر دیتا ہے جیسے مولانا غلام
باریک ہوتا ہے پس دام کے قلب کو دیکھ جس کو مو اطراف سے گھیرے ہوئے ہے
اوجیکہ حروف لفظ دام کے سب مقطع اور جدا جدا ہیں پھر وصل یارون کا نظام حالت
دام میں کیسے ہو سکے لاجرم ممکن نہیں کہ قطع دوستی کا نمونے معنی معماے نشر
جب حرف قاف لفظ رض پر آئیگا قرض ہوگا اور حرف راجو لفظ کو میں پڑیگا کرو ہوگا
معنی معماے قطعہ دام کا دل الف ہے جو باریک و لاغر ہے اور اس کے اطراف
میں موہی دام کے تین حرف ہیں تینوں مقطع ہیں محسنات کلام دام دل یعنی
قلب دام کا اور نیز دل دام کا کہ الف ہے لاغر و نحیف الاختلاف متن مطبوعہ میں بجا
رض کے رض اور بجائے کو کے کوہ غلط ہے۔

حکایت یکے از تجار را کہ بہ سمت سدا و معروف بود پرسیدند کہ سبب چیست کہ

ہرگز متاعی را کہ دیگرے خریداری کند بہ صورت مراد خود مراد کنی گفت نہ اندیکہ سودا آنگاہ
 سوداگر کہ یکی در عقب نہاد قطعہ گرہ را از حلقہ مراد کشے + زاد عیش رہ و فابینی + و رجوی
 در بہا بیفزائے + بر سر از طعنہ چو بہا بینی + اللغات سمت بالفتح راہ و روش نیکو راہ راست
 یافتن شد و بفتح درستی گفتار و کردار مراد افزون کردن مراد را راہ کردہ شدہ یکے بمعنی
 احدی کے بھی ہی نہا بفتح قیمت دروشتی معنی ترکیبی شریک شخص تاجرون سے تھا
 نیک چلنی اور راستی درستی کردار و گفتار میں معروف اس سے پوچھا کیا سبب ہی کہ جس
 متاع کی دوسرا خریداری کرتا ہی تو اپنے ارادہ سے زیادہ اچسپ نہیں بڑھاتا جو ایک دفعہ
 کہہ دیتا ہی اُس میں کی بیشی نہیں کرتا کہ ماتم نہیں جانتے سودا میں سود جب ہی تک ہی
 کہ یکے یعنی کوئی اُسکے پیچھے نہوا و نیز یکے سے مراد الف اگر الف ہوگا تو وہ سود نہیں رہیگا
 سودا ہو جائیگا معنی ترکیبی قطعہ اگر حلقہ مراد سے جو میم ہی سر نکال لیگا تو زاد عیش
 راہ و فاکا دیکھیگا یعنی پوری عیش کی راہ کا توشہ ہوگا اور اگر ایک جو بھی اُس میں بڑھایا تو طعنے
 کے ڈنڈے سر پر دیکھیگا اس سبب سے کہ نقصان ہوگا لوگ طعنے دینگے معنی معامے شر
 مراد مراد تصحیف یکدگر سودا کے عقب میں جب ایک یعنی الف نہوگا سود ہی معنی معامے
 قطعہ مراد سے جو میم کہ بصورت حلقہ کے ہی کھینچ لیا جائیگا زاد رہیگا اور لفظ بہا کے ساتھ
 جو جو ملائیگے چو بہا ہوگا جو میم چہ معامین ایک ہیں محسنات کلام سمت سدا و دونو کا
 سین ایسے ہی سودا و سود چو بہا میں بھی بہا موجود ہو۔

فصل فی المذمت سقات السوق

نکتہ روی سین سوق رستہ ایست از دندان مکالبہ دزد پریش قاف یعنی سیم و زر در
 محاسبہ واو در میان حلقہ چاہ ویل کہ از شش جہت مردم را بدان سوق سوق میدہند
 ششوی سوقی قلب ست کج ہجون کمان + قوس ازان شد قلب سوق اے نکتہ دان +
 سوق پائے خلق جمع آرد بدام + ساق را بین جمع سوق اند کلام + لفظ بازار سے
 بدین یاری دہد + کانکہ بازار ایست بازاری بود + اللغات شائع نے لکھا ہی سقات

جمع ساقی بمبنی باشندگان بازار سوق بالفم و فتح واو مردم فرومایہ در عایاج سوق سوق بالفم
 بازار و جمع ساق و بالفم راندن رستہ بمبنی صفت دکان بازار مجازاً بازار و راہ مکالمہ با ہر گھر
 سکے کرنا محاسبہ با یکدیگر شمار کرنا وکیل نام وادی در دفرخ و وای و سختی عذاب زاری عربی
 مین معیوب کندہ عتاب کندہ فارسی ضیفی اور فنا اور عجز کرنا معنی ترکیبی شریف لفظ
 سوق کار و سین ہوا و یہ سین ایک رستہ یعنی صفت ہر دندان مکالمہ سے دندان بلحاظ
 دندانہ سین رستہ کے کہا ہوا اور مکالمہ بلحاظ سنگ فراہی بازار یون کے جیسی کہ انھیں ہوتی ہے
 اور اس سین کے نیچے قاف جسکے معنی سیم زر کے بھی ہیں کہ اسکا محاسبہ اور شمار سوق مین
 رہتا ہوا اور واسکے بیچ مین ایسے جیسے حلقہ چاہ ویل کا کہ شش جہت سے لوگوں کو اس سوق
 کی طرف سوق دیتے اور ہاتھ نہیں لینے کار گزار قضا و قدر کے جیسے دوزخیوں کو چاہ ویل
 کی طرف تشبیہ سوق کی ویل سے بدین اعتبار کہ منظر فتنہ و فساد اور جہل منہیات کا ہے
 معنی ترکیبی ششوی سوق کی کہ یہ قوس سے قلب ہوا ہوا سیوا اسطے مثل مکان کے
 کچ نہاد ہوں ای نکتہ دان ہی وجہ ہے کہ قلب سوق کا قوس ہی یہ سوق ایک دام ہی
 کہ پائے مردم اس مین پھنسے ہیں دیکھ صاف ظاہر ہے کہ ساق کی جمع سوق ہی اور جو انکو بازاری
 بھی کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بازاری ہمیشہ بازاری رہتے ہیں سینے روتے
 اور عجز کرتے یا عیب لگاتے اور عتاب کرتے خود لفظ ہی اس معنی کا مددگار ہے معنی معامے
 شریں اور قاف اور وامل کے سوق ہوتا ہے سوق سوق میدہند تجنیس تام
 معنی معامے ششوی سوق کا قلب قوس ہی ساق سوق تجنیس زائد بازاری
 بازاری تجنیس تام محسنات کلام دا کو چاہ ویل کہنا کیسا مناسب ہے کہ سر کلمہ
 ویل کا و او ہی اور نیز ذکر شش جہت اس سبب سے کہ دا کے شش عدد ہیں اس نکتہ
 مین حروف سوق مین تفرق کر کے مذمت سوق کی کی ہے آئندہ ہر پیشہ و رکاز کہ ہے
 الاختلاف متن مطبوعہ مین سین سوق کو شوق رستہ کو رشتہ سیم زر کو سیم زر
 شش جہت بدون از اور پھر سوق کو شوق اور یاری کا باری غلط ہے۔
 نکتہ خازنہ نان و نمک سنگ مگر در ترازوے آرمی نہد تا غلہ دان حرص بدان

آبادان کند لفظاً و را بدین معنی دلیل ساز کہ اولش حب یعنی مسرت و آخر آرزو طبخ و پختن کا
 خوار و یخوان سحر الوان می آید تا مستی را بعلت استلائے معدہ و خلائے کیسہ در نالہ آورد
 ہم از نام او این نشان بدان کہ اولش طب یعنی مسرت و آخر اخ یعنی نالہ و افغان
 قطعہ گر نباشد خبر از سمائے خیر و نانو را نانو اداں از کساد و ور کند در طبع قلبی آتش پر
 حاصل طبعش بود خط فساد و اللغات خبا از بالفتح و تشدید بانان نیز آرزو یعنی حرص
 حب مکر و حیلہ اور بدانند لشی کرنا اور فریفتہ کرنا طبخ بالفتح و تشدید با پزندہ مستی
 اشتہا سے آرزو کرنا امتلا پر ہونا خلا خالی ہونا خیر بالضم نان و نان پختن و نان اداں
 خیر نیکو و نیکوئی نانو امبدل نان با مخفف نان و با جو نان یعنی کروٹی اور با بمعنی شوربا
 کے ہر بس نانو اور وٹی شوربا بیچنے والا نواسا مان و اسباب تو نگری و قوت و خوراک
 آتش ہر طعام رقیق قابل پینے کے معنی ترکیبی شریفہ خبا کہ بے نان ملک ہی ای
 محتاج ہر روز سنگ مکر کا حرص کی ترازو میں رکھتا ہے یعنی حرص سے مکر و حیلہ کرتا ہے
 اور ہر ایک کو ٹھاتا ہے غرض اسکی بھی ہے کہ اس مکر و فریب سے غلبہ دان اپنے حرص و
 آرزو آباد کرے اور بھرے تم اسکے لفظ ہی کو دیکھ لو کہ اول اسکے حب ہی بمعنی مکر اور آخر
 اسکے آرزو و طبخ پختہ خواہ کیسیا روئے خوان کو سحر الوان سے آراستہ کرتا ہے کہ ہر کسی پر
 جادو ڈالے تو خواہش والا سبب پڑی معدہ اور خالی ہونے کیسہ کے نالہ و فریاد میں آئے
 خواہ میسر آئے اور بہت کھا جانے سے خواہ نہ میسر کرنے اور لچانے سے اور اس نشان
 کو اسکے نام سے معلوم کرے کہ اسکے اول میں طب یعنی جادو ہے اور آخر میں اخ یعنی
 نالہ اور افغان معنی ترکیبی قطعہ یعنی نانو کے خبر ای نان خیر سیما نودغا و دغل
 سے ہو تو وہ نانو ہی کوٹے ہیں سے نانو یعنی بے سامان و مفلس ہو جاتا ہے اور جو آتش
 اپنے طبع میں کچھ قلب و کھوٹا پن کر لگا تو اسکے طبع کا حاصل خب و فساد ہو جائے گا
 معنی معما سے شرخ باز کے اول حب اور آخر آرزو ہر اور طبخ کے اول طب
 اور آخر اخ خود عیان معنی معما سے قطعہ خیر و خیر تصحیف یکدیگر نانو اور نانو
 تجنیس نام قلب طبع کا خب و افتح ہو کہ خبا ز اور طبخ اور نانو اور آتش پر سبب یک ہیں

مصرح نے اپنے نکات جہاد نام سے نکالے ہیں یا ولایت میں جہاد ہوتے ہوں
محسنات کلام سنگ و ترازو غلہ سب مناسبات دان کا لفظ غلہ دان اور بدان
اور ابادان سب میں موجود ہی آرزو و حرص مراد و اور آرزو ہون ساز
اس سے بھی آرزو لگتا ہی امتلاے معدہ و خلاے کیسہ کیسا بر محل ہی نام و نشان
کیسے خوب ہیں کسا و فساد بھی مراد و یکدگر اختلاف متن مطبوعہ میں مگر کو
کمر خب کو حب آرزو از رخ کو ارج خیر کو خیر غلط لکھا ہے۔

نکتہ قصاب خونخوار الف تیغ بھونچٹ شعاع ماہ سلاخ در میان قصب کشیدہ
تا قصب را کہ سینہ گو سپند رست بو اسطہ آن تیغ بمعلق کہ صورت با دارد تعلق دہد
و جلاب بر قدم کہ جلا از وطن می نماید و در عقب با چون با مراجعت میکند در میان حب
کہ چاہ مکرست لائے ابتلا دارد و از بادہ پیائی می کوشد کہ خلق را چون جل بہ آب
را ند قطع در لغت یک معنی قصاب پے زن آمدہ است + لاجرم قصاب از خنجر
رگ و پے میزند + بے زبانی را بردناے گلو ہر دم بہ تیغ + و رہا لہ بچیان داند کہ او
نے میزند + اللغات قصاب بالفتح و تشدید صا دناے زن و برندہ گوشت خیط
بالفتح رشتہ اور رشتہ میں پرونا اور حرام مغز سلاخ بالفتح و تشدید لام پوست کشندہ
سلاخ پوست نکالنا اور آخر ہونا ماہ کا و گذراندن ماہ و آخر ماہ و پوست پرو مار
قصب بالفتح بریدن و بقتین نر و ہر گیاہ خالی و بالضم پشت و رودہ و گلو و مخرج
نفس قض کے معنی مذکور ہیں معلق وہ چیز جس میں کوئی چیز لٹکائیں اور خاراہنی
جسمین قصاب گوشت لٹکاتے ہیں کہ سرکے ہوتے ہیں تعلق بہ چیزے دہا و قبتین
جلاب بالفتح و تشدید لام شتر اور بردہ اور گو سپند و فیزہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
بچنے کو لیجانے والا بر قدم حقیر و ناتوان و بطی الحمرکت جلا بفتح گمراہ و وطن سے
کل جانا جل بالفتح نام طائر خوش آواز فی زن کو نہیں مارنیوالا معنی ترکیبی نشر
اس نکتہ میں صفت قصاب و جلاب کی فرمائی چنانچہ لفظ قصاب میں تصرف
فرما کے کہتے ہیں کہ قصاب خونخوار جو چھرے الف کے مثل ڈوری شعاع ماہ کی

جیسا کہ سلع میں مشابہ چھڑے کے رہ جاتا ہے قصب ای گلو اور خرج نفس میں کھنچی ہوئی ہے
یہ وضاحت ہے جو اس لفظ کو اس وضع پر وضع کیا ہے اس واسطے کہ قص جو سینہ کو سینہ کو کہتے ہیں
اس چھڑے کے واسطے سے معلق ہے کہ بصورت پا کے ہے تعلق دے یعنی کاٹ پھاڑ کے
اس پر رکھا دے اور جلاب بزر قدم منحوس کہ وطن سے نکل جاتا ہے عقب با میں جیسا کہ اسکے
لفظ سے ظاہر کہ جب با کا عقب ہے تو جلاب ہے اور با کی مراجعت میں جلاب درمیان جب
کے کہ چاہ اسکے مکر کا ہے اور لا ابتلا کی رکھتا ہے یعنی اس کی طرح میں مبتلا ہے مطلب یہ کہ جلاب
جو اس صفت سے موصوف ہے اپنی باد پھائی و بیہودگی سے اس بات کی کوشش کرتا ہے
کہ مخلوق کو مثل جل کے طرف آب کے ہانکے جو اس کی چاہ مکر کا ہے اور اپنے مکر میں پھانسنے
مغنی ترکیبی قطعہ قصاب کے ایک معنی لغت میں ہے زن کے بھی ہیں اسی سبب
سے قصاب خنجر سے رگ و پکاٹتا ہے اور ایسا یہ رحم کہ ہر دم بیرحمی سے گلے بے زبانوں
کے کاٹتا ہے اور جو وہ نالہ کرتے ہیں تو اس کو فی جاننا ہے کہ یہ بالسنلی جاتا ہے ترس نہیں
کھاتا بلکہ اسکے نالہ سے مزا پاتا ہے معنی معما سے نشر قصاب میں چھری الف کی
قصب میں رکھی ہوئی ہے اور ایک جز اس کا قص بھی ہے اور الف تیغ بالصور
معلق ان سے بھی قصاب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ بعد بیان قص والف اور با کے
تعلق و بد کے ساتھ آیا کیا ہے جلاب کی لفظ میں کئی صورتیں نکالی ہیں یعنی جلاب تو
اس کا نام ہی ہے جب یہ وطن کو چھوڑے تو یہ جلاب جلاب ہے اس صورت میں گویا با
کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب مراجعت کر لیا تو مع با کے وہ جلاب پھر ہو جائیگا اور جلاب
کا اول آخر جب بھی ہے اور بیچ میں لا بھی ہے کہ اس کا مجموع بھی جلاب ہوا اور یہی جلاب
جل اور آب بھی ہے معنی معما سے قطعہ لفظ ناے گلو اس کا الف ہے جب یہ گلو کاٹنا
جائیگا فی ہوگا محسنات کلام قصاب کے لیے خوشوار کیسا مناسب ہے ڈوری شعاع
کی تیغ کے ڈورے سے کیسی روشن ہے اور سلخ برعایت قصاب معلق کی تشبیہ
لفظ یا سے کیسی الطف ہے کہ دونوں سر کے ہیں جلاب کو بزر قدم کہنا کہ بکر یون کے
قدیم پر قدم اٹھاتا ہے کیسا چسپیدہ ہے در عقب با چون با مراجعت میکن کیسا باریک ہے

کہ جب جلانے کے وقت نین با عقب میں ہی اسلیے کہ جلاب تو تھا ہی وطن چھوڑنے سے جلا ہوا
جب مراجعت کر لگا وہ با عقب کی لوٹ کے سامنے جلانے کے آجائیگی اسید واسطے در عقب
چون ہا مراجعت کند کہا ہی قصاب قصب قص سر کلمہ قاف جلاب جل جلالہ است
متضمن بلفظ لا بھی اور سر کلمہ حیم نیز بانی نائے نالدری ان سب سے نائے اور نئے
حاصل ہوتا ہی فی تصحیف یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ میں خط کی جگہ خط سلاخ کو
سلاخ تاکو نابز قدم کو بر قدم جب کو خوب باد کو ہادہ پوزن کو زین از کی جگہ کز
غلط لکھا ہی۔

تکتمہ نیز از باد پیا جامہ ایست بر بالائے آذوالف خیاط زیر سوزنے در خط اہل دواز
قطعہ گرفت جامہ نیز از بر سر مہ جا + چو ذرع ہجو الف کرد قطع جامہ وے + و گز غیر بر و
برک جامہ درزی + شود ز فقر بر ہنہ ہسان زرد دی + اللغات نیز بالفتح والتشدید جامہ
و متاع خانہ و سلاح نیز از جامہ فروش خیاط بکسر سوزن و بفتح و تشدید یا درزی خط رشتہ
و در رشتہ کشیدن زیر بر ہنہ ہاے موجدہ و ز مثل کیسہ بر صفت خیاط فزع بالفتح گز اور
نا پنا کپڑے کا نیز بفتحین ربودن بقہر اور پنہانی غلبہ کرنا برک معروف سامان درزی معروف
ز درخت انگور دی سرا ورنام ہینہ کا ہندی ماگہ کہ اشد جاڑے کا وقت ہی معنی
ترکیبی شربینے کپڑا نیز از باد پیا کا ایک جامہ ہی بالائے آرزو اپنی حرص کو چھپاتا اور او کو
حرص دلاتا ہوا و الف خیاط زیر برکا جو چپے چپے جلاتا ہی ایک سوزن ہی خط اہل دراز
میں یعنی ڈورا پڑی پڑائی سوئی ہی معنی ترکیبی قطعہ جامہ نیز از نے مہ کے سر پر جگہ پڑی
جب گز ہجو الف فی اسکے جامہ کو قطع کیا یعنی جب کسی خریدار کے ہاتھ بچا اور گز سے ناپ
کے دیا استعین ایسی دغا و چالاک کی کہ اپنا جامہ جامہ فروغ ماہ سے بھی بڑھ کے پر فروغ بنالیا
اور اگر غیر کے جامہ سے جامہ دزدیکا برک و سامان حاصل کر لگا تو انجام کار فقر سے ایسا
بر ہنہ رہ جائیگا جیسے ماہ دی میں انگور بر ہنہ ہوتا ہی کہ ایک برگ نہیں ہوتا معنی
معاہے شرف بزرگوں جو کلمہ آز پر لائینگہ نیز از ہوگا اور سوزن الف کی خیاط کے خط میں
موجود ہی معنی معاہے قطعہ مہ کے سر پر جا آنے سے جامہ ہوتا ہی اور کلمہ زکادی

میں آنے سے درزی حاصل ہوتا ہی محسنات کلام ہزار کو باد پیا اس سبب سے بھی کہا کہ جب کپڑا ناپتا ہی تو اُسکے ساتھ میں ہوا بھی ناپتا ہی اسیلئے کہ ہوا سب میں بھری ہوئی ہی ہزار کو باد پیا بالاسر کلمہ باخیا ط کو زیر بر کے ساتھ موصوف کرنا کیسی بلاغت ہی برک میں یہ بھی احتمال ہی کہ برک بہ کاف عربی ہو جو جامہ شعی کو کہتے ہیں کہ پوشش فقر الی ہی اور لفظ فقر کا بھی شعر میں ہی الاحتلاف متن مطبوعہ میں بجائے رز کے زر غلط لکھا ہی نہ لفظ ہزار میں بے وزے کے نقطے ہیں کیا معلوم کیا لفظ ہی اور جو کہا ہی چری نقطہ گذر وہ اپنا اپنا موقع ہی۔

نگینہ صورت صانع قلب گداز نقش زر کہ بر صیورغ دنگا لبر نختن و گداختن را گویند و
صولع بالفم پمانہ باشد قلب گداز نقش زر کہ بر کنار دارد ضلع ست و راسے صراف
سیاہ کہ بتقب سر صدر جلال و وصف نعال جمع شد قطعہ صراف جمع شد بہ پریشانی دم +
دریاب اینکہ ہست پریشان دم مدر + زر گر نقش تبر چاد دل نہادگان + تیر لیت کردہ
دم دم از بوتہ گذر + اللغات صانع و صیورغ بہ تشدید باز گر قلب گداز کھوٹا گلا نیوال
صانع میل کنندہ و جور کنندہ تعقب پیچھے سے آنا اور برائیاں ڈھونڈنا کسی کی اور
عاقبت اپنی غیر جاننا صدر بالفم سینہ و اول و بالانشین و پیشگاہ خانہ نعال بکسر فون
جمع نعل ای نقش صف نعال کھلی صف جهان جوتیان اُتارین صراف لفتح و تشدید ہندی
بر کھیا مدر بفتحین کلون مدر و احد بوتہ بوا و مجول ہندی کھر یا چاندی سونا گلا نیکی
ترکیبی شرمورت صانع قلب گدازینے دغا بانکی بسبب نقش زر کہ کنار ہ پر
اسکے ہی اور وہ نین ہی نقش عین مجھے زر صورت صانع کے ہی کہ مجازاً بمعنی تلف
شوندہ کے ہی اور راسے صراف کی کہ سیاہ ہی اور اب و بالاسباب سے کاسکو آخر میں بر خیال
صدر و بالانشینی کا ہی صف نعال میں جمع ہوئی یعنی نہایت ناچیز و حقیر راسے ہی
ر وہ بالانشینی کا خیال کرے معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں دیکھو صراف
کیسا بیوقوف ہی کہ با وصف پریشانی دم کے خیال دم میں نہایت خوش اور
خاطر جمع ہی اور ماہیت دم سے واقف نہیں کہ ہر دم پریشان مدر ہی یعنی

وہاں پہنچے تو یہاں تک کہ
کی عبارت کے لیے میں
کسی نہ سمجھ سکا اور
یہ عبارت معجزانہ طور
پر لکھی تھی

کلوخ اور درگزر نقش زرینے تہ پر کہ صورت تیر کی ہی جو اسکے بوتہ سے نکلتا رہتا ہی جائے۔
 کیون اس قدر دل نہاد ہو رہا ہی غرض دونوں اپنے اپنے خط میں ہیں معنی معانی شری
 صانع اور صنائع دونوں نقش ہیں باہم صراف کے اول آخر صف ہو اور درمیان میں
 اسکے را اور سر اس کا سر صدر جو صا دی معنی معانی قطعہ درم پریشان مدر ہی اور
 تہ نقش تیر محسنات کلام قلب گداز بدین وجہ کہ سوا قلب کے کھراگاتا ہی نہیں
 یا زہر کی محبت میں دل کو گلاتا ہی صدر اور صف دونوں کا سر صا جمع اور پریشان
 متضاد الاختلاف اس متن مطبوعہ کا بھی وہی حال ہی جس سے میں نے اس نکتہ میں
 اوپر اطلاع دی کہ عبارت کسی شرح کی لکھ دی ہی لینے سوائے صانع کے قلب گداز تک
 کسی شرح کی عبارت ہی بلکہ اس متن میں (صورت شرح) زیادہ لکھا ہی علاوہ اسکے
 صفت بجائے صف اور تیر بجائے تیر یہ بھی غلطی ہی۔

نکتہ عطار اگر عطاءے طایب اخلاق در دل نباشد کسوت عاری پوشید و علاو
 را اگر لباس سروپاے عفت لینے پر ہنگاری نبود چشمہ تر از روی لای لاں سے پچاید
 قطعہ عطار الیش از خدا در لے عطا است + از خلق خلق طیب نذر دے در بیخ +
 علاو قلب فالع دل شدہ تیغ مکر + بنگر بہ پیکریش کہ بہ بینی علاو تیغ + اللغات
 عطار بالفتح و تشدید طاخو شبو فروش علاو بالفتح علف فروش عفت کی تفسیر مصرح
 نے کر دی ہی فالع شگافندہ و برندہ کسوت بالکسر جامہ پوشانیدن و جامہ و خمت
 پوشیدنی معنی ترکیبی شتر عطار اگر خوشبو پچتا ہی لیکن اسکے دلیں عطا طایب خلق کی نہیں
 ہی لینے ظاہر خوشبو تو ہی خوشبو اخلاق کی نہیں ہو جب تو لباس عا کا پنے ہے ہی کہ ہر کوئی اُس سے عا
 کر گیا اور علاو میں اگر سروپاے عفت و پر ہنگاری کا نہ تو تیری آنکھ میں رو لینے صورت
 لائے لاں کی معلوم ہوگی اے سر اپا بیودہ اور جھوٹ تو اُسکی صورت دیکھتے ہی
 لاں و بیودہ جان لیگا معنی ترکیبی قطعہ اگر عطار کی رائے خداے تعالیٰ نے
 در پے عطا کی ہی تو خلق سے طیب خلق کو دم بھر دینے نہ رکھیکا اور علاو کا قلب
 فالع دل ہی لینے برندہ اور شگافندہ تیغ مکر سے دیکھ لو اسکے پیکر کو کہ صورت علاو

تج کے ہی پھر زندہ کیسے ہوگا معنی معامے شر عطار میں اگر طاطیب اخلاق کی نہوگی ہمار
 اس کی عطا کا سرو پا عفت ہی اگر اس میں حق ہوگا لارہیگا جو بخشنی کی پھر کے ہی اور وہ بھی لاف
 کی کہ لاف اس میں موجود ہی اور چشمہ کنے سے عین کا ذکر بھی ہو گیا معنی معامے قطع
 عطار میں عطا کے پیچھے رالائے سے عطار ہوتا ہی خلق بالفتح اور خلق بالضم تجنیس تام
 عطا کا قلب فاعل ہی بنکر پیکر تعویف ایسے ہی عطا لاف عطا بھی تعویف محسنات
 کلام عطار عطا طاطیب سب لفظ ایسے ہیں کہ ایک دوسرے میں موجود اور سب کا
 سر کلمہ طاطیب اس سرو پا کسوت سب مراد یکدیگر چشمہ لائے برعایت یک دیگر
 الاختلاف شارح لکھتے ہیں کہ بخت فاعل ساختن لفظ عطا کلمہ قلب یا دل ہر کلام
 بہ تنہا کفایت میکند ہر دو درکار نیست مگر لفظ قلب محض برائے معنی ترکیبی ایراد
 انتہی معنی ترکیبی تو مقدم ہیں پھر اس کا لکھنا کیا ضرورت تھا متن مطبوعہ میں عطا لاف کے
 بجائے عطا تیسرے مصرعہ میں پھر عطا فاعل کی جگہ قانع غلط ہے۔

گنیمت بقا بقال پشہ نیست کہ ہر سر آل یعنی سراب قیہ اماں پر وہاں میزند و دال
 دلال رہنا نیست و معرض لال ہر کہ در حیطہ ادلال اوجی آید لال میشود و قطعہ بقا ن زندگی
 طلبہ ہر مع مال + لام اپنے بقا بنکر نام ابقا + دلال کہ شتاب و گئی ناز نہیں کند + دل
 ناز کردن آمدہ و بر شتاب دال + اللغات بقا بالفتح و تشدید قاف پشہ بقا تشدید
 قاف ترہ فروش مام غلہ فروش کو کہتے ہیں آل بالمد سراب یعنی دھوکا نا ایش آب
 دلال ناز و تشدید لام اول بسیار راہ نائیدہ اور وہ شخص جو بائع مشتری کے درمیان
 میں ہو لال گنگ ادلال جمع دلیل قال گفتگو دل کے معنی ناز کردن مصرعہ نے لکھ دیے
 معنی ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں کہ بقا بقا کے اول میں ہی یہ ایک چھڑی کہ اسکی
 آل کے سر پر وہاں مارتا ہی یعنی اڑتا ہی اور وہ آل اس کے آماں کا ہی مثل سراب
 قیہ کے کہ سمجھتا ہی کچھ اور اور ہی کچھ اور بالکل دھوکے میں ہی اور دال دلال کا ایک
 رہنا ہی معرض لال میں اسلئے کہ جو کوئی اس کے گھرے میں پڑ جاتا ہی لال ہو جاتا ہی یعنی
 گنگ اور واقعی دلال ایسی باتیں کرتے ہیں کہ نا فاقہ بند کر دیتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ

بقال زندگی واسطے مال جمع کرنے کے ڈھونڈتا ہی دیکھ لو اسکے نام میں بقا کے بعد
لام ہی جس کا قلب مال خود تیری ہی قال میں دلال خرید فروخت میں بھی شتانی کرتا ہی
کبھی ناز کرتا ہی اور کیوں نہ کرے کہ دل کا لفظ بھی تو اسکے ضمن میں ہی جس کے معنی ناز
کرنے کے بھی ہیں اور شتاب پر بھی دال ہی معنی معامے شر بقال میں لفظ بق اور آل
دونوں موجود کہ مجموع بقال ہی اور دال دلال کی معرض لال میں ظاہر معنی معامے
قطع بقال میں اول بقا ہی اور آخر لام جس کا قلب مال بقال بقال تجنیس تام
اول لفظ دلال کا دل ہی بفتح دال اور اسی میں دال بھی ہی جس کا ایما دل ناز کر دن
اور برشتاب دال ہی جیسے پہلے شعر میں مال کے بعد لام اشارہ قلب لام کا ہے
محسنات کلام بقال آل مال بال دال دلال لال دلالی مال قال دل دال
کیسے الفاظ جمع کیے ہیں بقال سے بق اور دلال سے دال جو اخذ کی ہی خالی از صنعت
نہیں الاختلاف اصل کتاب میں سراب بقیعہ لکھا ہی اور بقیعہ مع بابا بیان کے معنی
میں نہیں ہی بلکہ قبیعہ ہی جمع قاع اس واسطے میں نے موافق تحقیق لغت کے کہ بقیعہ نہیں ملا
قبیعہ ملا اس کو قبیعہ قائم کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ باکو نفس کلمہ سمجھے ہیں حالانکہ جارہ ہی
شراح نے بقیعہ کے معنی لکھے ہیں پارہ زمین و منزل یہ بھی خلاف لغت کے ہی بقیعہ کے یہ
معنی ہیں نہ بقیعہ کے کہ یہ خود لفظ ہی مع بالغت میں نہیں ہی اس متن مطبوعہ میں بھی
بقیعہ مع بال لکھا ہی اور دلال کے ساتھ ایک دوازا اور معرض لال کو معرض دلال اور بجا
آمد و برشتاب کے آمد دال برشتاب غلط ہی۔

نکتہ حد کہ چون الف در میان حد کہ حرامست کسوت حداد یعنی جامہ باسواد دارد
حداد ملغ و حاجزست ازداد و لباد کہ در لید یعنی جمع مال چون الف ثابت و مستقیم
ست لام جمیت او پردہ ایست بر روی باد قطع حداد کہ در بود در درون نعلین
زمین رو باہ تیرہ بود و سے آہنش + لباد را برائے لب نان بود نغان + ازاد بریر لب
بنگر نالہ کردنش + اللغات حداد بالفتح و تشدید دال آہنگ و بکسر و تخفیف چیز ہائے
تیز و جامہ ہائے سیاہ ماتی حد حامل میان دو چیز و حرام کردن اور جدا کرنا کسی چیز کا

حاجز و وحیر کے درمیان میں پڑنا لبا و بالفتح و تشدید باندر مال تبدل بم لام و فتح ہاے موحده
مال بسیار و پر نہادہ ادبکسر و تشدید دال نالہ و افغان داد یعنی درد یعنی تر کیسی نشر
یعنی حداد کہ مثل الف کے درمیان حد کے کہ حد یعنی حرام کے ہی لباس سیاہ ماتی یعنی
ہا مہ حداد ہا سواد رکھتا ہی جیسا کہ ظاہر کپڑے لوہارون کے بسبب کام لوہے اور کوئلے
کے سیاہ ہوتے ہیں خود حد اسکی مانع اور حاجز ہی کہ داد و عدالت اُس سے ظہور میں نہیں
آتے اور ظاہر و باطن اسکا سیاہ ہو رہا ہی اور لبا کہ لبد یعنی مال جمع کرنے میں الف کی طرح
ثابت اور مستقیم ہی اسکا لام جمعیت ایک پردہ ہی روے باد پر یعنی جمعیت مال کی فکر
میں بھولا ہوا ہی نہیں جانتا کہ یہ مال بادوبے بنیا ذہی یعنی تر کیسی قطعہ حداد کے
حل میں جو حرص کے سبب سے ایک درد ہی اسی سبب سے بوجہ آہ تیرہ کے منہ اسکے
آہن کا سیاہ ہی یعنی اسکی آہ کی تیرگی اسپر بھی چھا گئی ہی اور لبا دلب نان کے واسطے
غریب و افغان کر رہا ہی دیکھ لے اسکے لب کے نیچے اور کھا ہوا ہی جو یعنی افغان کے ہی اس
سے نالہ کرنا اسکا ظاہر و باہر ہی یعنی معنائے شرف و حد میں کہ مشدد ہی الف لانے سے
حداد ہوتا ہی اور ہی الف حداد لباس حداد میں ہی جو بکسر اول اور تخفیف دال کے ہی
حداد کی حد حرف حا ہی اگر جان تو دہی لبا دین اگر پردہ لام کا نوگا تو باد رہے گا
یعنی معنائے قطعہ حداد کے درد سے لفظ حاصل ہی یعنی درد کے آہن کا رواہ
لبا دین اول لب ہی اور اسکے نیچے ادب یعنی نالہ الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے حاجز
کے حاجد اور زین رو کے زین درد اور باہ کو ماہ غلط لکھا ہی۔

نکتہ سہم سہام شستہ ست والف تیر تیر اور درمیان ہم یعنی شستہ ست اہتمام ہم
صید جمیع مرام می کشاید و قواس قوت بیکر انرا براس کہ بنیا د خانہ کما نسبت نہادہ تاناز
قوام عیش گوشہ بندگان طبع برابر یا قطعہ سہام سہم ارہ کشد پیر سہام ہا تانرا فرا نام کشاید پیر سہام شستہ
قواس راسیانہ قواس ست از الف تیری کزان شکاری و تیغ اور دبستہ اللغات سہام
بالفتح و تشدید ہا تیر گشت گشت سو فار تیر و عدد معروف ہم بالفتح و تشدید غم اور
قصد کرنا اور بیماری سے لاغر ہونا اہتمام غم خواری کرنا قواس بالفتح و تشدید واد

کمان گر تو ام بالفتح راستی وقامت و بکسر نظام شی و مدار و اصل شی جیسر قایم ہو سہام
 بالفتح تاریکی و تغیر و بفتح گرمی و تیر و سموم و شدت حرارت ہام بالفتح و تشدید میم تارک
 سہام و واحد معنی ترکیبی نہر سین سہام کا ایک شست ہی اور شست اسکو
 باعتبار ساٹھ عدد سین کے کہا ہی کہ اصل میں وہ شست بھی بسین نعلہ کے ہی نہ بصاد
 و الف جو سہام میں ہی یہ اُسکی تندر کا تیر ہی درمیان ہم یعنی قصد کے بس سہام شست
 اہتمام و غم خواہگی کے واسطے شکار چلہ مقصود و مرام کی کھولتا ہی یعنی تیر تندر کے چلاتا ہی
 رہتا ہی اور تو اس قوت بیکران کو اس پر کہ بنیاد خانہ کمان کی ہی نہ کھو پوے ہی تو
 تو ام یعنی اصل عیش سے ایک گوشہ دندان طع میں لیجائے معنی ترکیبی قطعہ یعنی
 سہام سین ارہ کا کہ باعتبار دندان فون کے کہا ہی سہام کے سر پر کھینچتا ہی یعنی سہام طیار
 کرتا ہی تو ہام یعنی سر پر لوگوں کے شکار کے واسطے شست کھولے اور تیر اندازی کر کے
 انکو شکار کرے اور تو اس کے درمیان جو الف ہی یہ ایک تیر ہی چاہتا ہی کہ اُس تیر سے
 کوئی شکار اور تیغ یعنی چھری اُسکے فزع کو ہاتھ میں لے اور مقصود حاصل کرے معنی
 معامے نہر ہم کے درمیان میں الف آنے سے ہام ہوتا ہی اور اسپر سین کو شست
 بنانے سے سہام حاصل ہوتا ہی قوت بیکران تو ہی اسکو اس پر لانے سے تو اس ہوتا ہی
 بنیاد خانہ کمان بدین وجہ کہ قوس کی اصل سین ہی تو ام کا گوشہ میم ہی جب دندان
 طع سے اسکو لیجا کینگے یعنی میم کی جگہ سین لائینگے تو اس حاصل ہوگا معنی معامے
 قطعہ جب ارہ سین سہام کا لفظ ہام پر آینگا سہام ہوگا اور قوس میں تیر الف کا
 آنے سے تو اس ہوتا ہی محسنات کلام نہر لفظ صد کے شست میں اہام ہی کھلی
 کے کانٹے اور دام کو بھی کہتے ہن اور کانٹا وہ جس سے پھلی شکار کرتے ہن قوت بیکران
 برعایت معنی ترکیبی و معانی کے کیسا خوب ہی سہام سین سر سہام سب میں سر کلہ
 سین لفظ خانہ کا برعایت کمان کے کیسا النسب ہی اور ایسے ہی بنیاد و اس بننا سبت
 خانہ اس کو بنیاد خانہ کمان کہنا کیسا ابلغ ہی کہ اس اس لفظ کی جڑ ہی ایسے ہی تو ام کی
 میم کو گوشہ کننا زیادہ ایسے عند التامل اور بھی لینگے الاختلاف شارح نے ہام کو وقف

ہاموں یعنی دشت کے لکھا ہو اور تیغ کو ایک درخت کے منے میں جس سے کمان بناتے ہیں اتنی مجکویہ منے ان دونوں لفظوں کے نہ لغت سے ثابت ہوئے نہ میں نے یہ منے مانے دل کے جوڑے ہوئے سے معلوم ہوئے اور شارح نے لکھا کہ ذکر تیغ دین مقام با آنکہ غیر مانوس است معلوم نیست بہ چه عرض باشد کہ در منے معانی اصلاً داخل ندارد بہ ضرورت منے ترکیبی کے ہوا انہی مصرح کا لفظ تیغ جو بنے چھری کے ہی اور شکار زنج کر نیکی و غیر مانوس وغیر متعارف نہیں ہی البتہ دل سے منے تراشنے والوں کو غیر مانوس معلوم ہوتا کیا عجب سو آنکھوں مشکل ہی کیا منے تراشیدہ موجود ہی ہیں متن مطبوعہ میں شست کی جگہ شست پیش لگا کر لکھا ہی شکاری و تیغ کے درمیان میں واو نہیں لکھا۔

نکتہ جلد اژدہ در میم ہر ہر زبرد روی جلدی ہند و صحاف چشم صاد صیاد بر حاف یعنی طائف طواف می کشاید قطعہ در کلام مجاز لا ماش مجلد جامع ست + جلد باشد گر کشد دین ز میم میں سر چون الف صحاف باید راست دل بین الصف صاف ان طبعش گرازد روی تیغ آرد قطعہ اللغات جلد جلد گر پلا تر بکسر ہو دوسرا بالفم صحاف بالفتح و تشدید جلد کتاب طائف طواف کنندہ اور خیال جو خواب میں معلوم ہو جلد بالفتح بزرگی و بزرگوار ہونا جلد بالفتح تازیانے مارنا اور سخت و چست ہونا بالکسر پوست حیوان میں بالفتح دفع تیغ بالفم زشتی و زشت ہونا حذر بفتحین پرہیز کرنا اور کادہ ہونا بیدار ہونا منے ترکیبی شرمیم عربی میں مدور لکھا جاتا ہی اس واسطے مصرح نے دور میم کہا ہی یعنی جلد جو جلد بنا کے بنظر اظہار محبت قلبی غیر قلبی کے ہر زری یعنی ٹھپے روئے جلد پر لگادیتا ہی یہ اسکا فریب اور دام بازی ہی تا او رو کو بچائے اور صحاف کا صاد گویا صاد چشم صیاد کا ہی صحاف پر کھلا ہوا یعنی وہ لوگ جو طائف طوائف کے ہیں اور ہر کسی سے ملنے والے تا ذکر انکی صحافی کا شائع کریں اور لوگوں کو رغبت دلائین منے ترکیبی قطعہ یعنی جلد کلام مجد و بزرگ کا جامع ہی اسلیے کہ لام اسکا جامع ہونے پر دلیل ہو اور جو مجر سے گذر کے دین میں میں ظاہر کر لگا تو اس کے واسطے ہے۔

جلد ہی یعنی تازیانے مارنا صحائف کو چاہیے کہ الف کی طرح صحیف میں راستہ دل ہوا اور درود کا
 قیام سے بچا رہے تا صاف طرح جانا جاوے معنی معما کے شرح پر میں لانے سے جلد ہوتا ہے اور
 حروف پر صاف رکھنے سے صحائف معنی معما کے قطعہ مجہد میں لام آئیے جلد ہوتا ہے اور جب
 میں اس سے نکال لیا جائیگا جلد رہیگا اور جو دین میں میں سے سر نکال لیگا میں یعنی کذب
 کے ہوگا صحائف کا دل الف ہی راستہ درمیان صحیف کے جو جمع ہو اور صحائف میں جو
 درودے حروف کی ہوگی صاف رہیگا اور اسے قیام کو درودے اس سبب سے کہ ابھی کہ سب
 سے نیچے کا حرف ہو محسنات کلام ہر ہر تینیں زبرد برعایت ہر صحائف ہر صیاد و ہر کلمہ صاف
 ایسے ہی طائف طوائف مجہد جلد صاف و درودے میں و قیام سب مناسب است و مشتقات
 سے ہیں الاختلاف شارح نے معما میں و دین کا نہیں لکھا حالانکہ ہر حرف کا صاف اشارہ
 اسکی طرف ہی متن مطبوعہ میں ہر حرف کے بجائے ہر حرف کی جگہ مع غلط لکھا ہے۔

نکتہ حائے صلاح کمان نیماست و صلاح بوی لاجی و سہین سراج سرمایہ سود و دست و
 سراج ہوئے راجی قطعہ گر بنائے دال دین نذا و زلیو اکند زان آفت مکر و فتنش و ور کند
 سراج سرج و ابہ قلب و کرد با دید چون جرس و گر و فتنش و اللغات صلاح نذا و نیا نام سہ
 ترکستان کمان و ہان کی مشہور ہے و مہنی غارت نیز لاجی بناہ گیر نہ سراج بالفی و تشدید را
 زین فروش و زین ساز راجی آسید و ار شدہ و ابہ بفتح و تشدید باجا نذا و جبندہ جسرس
 بفتحین گھنٹہ اور گھڑیاں معنی ترکیبی شرح صلاح کی جا ایک کمان لوٹ کی ہے جس سے وہ
 لوٹتا ہے اور اسی کو اپنی بناہ بنایا ہے اور سراج کا سہین سرمایہ سود و حساب یہ آسید لگائی ہے
 اور سود اٹھا رہا ہے معنی ترکیبی قطعہ اگر دال دین کی نذا و میں ہوگی تو اسکی نذا و سے
 آفت اسکے مکر و فن کی ظاہر ہوگی یعنی جو مکر و فن اسکے پیٹ میں بھرے ہیں سب کھلیا بیٹے
 اور اگر زین فروش زین میں و ابہ کی کھوٹائی کرے اور بھرتی بھرے تو گھنٹہ کی طرح جیسے
 و اب کی گردن میں ہوتا ہے اس زین کو اسکی گردن میں لٹکا دیا جائے معنی معما کے
 شرح پر ماہی پر سہین لانے سے صلاح و سراج ہوتا ہے اور لاج و لاجی اور راج و
 لاجی دونوں صورت میں دونوں معنی اسم فاعل کے ہیں مثل قاض اور قاضی اور

دواع اور داعی کے قسم ناقص سے معنے معامے قطعہ ندان میں اگر دال نہوگی ناف رہیگا
 سرچ کا قلب جرس سے محسنات کلام حاکی تشبیہ مکان سے کیسی خوب ہی سین سرایہ
 سود کیسی ایراد فرمایا ہی کہ سود کا سر سین ہی اور سر اج کے سر پہ بھی سر اور سرایہ کے سر پر
 بھی سر اور اور بہت فلیتخص الاختلاف متن مطبوعہ میں دابہ کی جگہ دایہ غلط ہی۔
 نکتہ بخار تراشندہ کہ در ہنہ ہی دبا میسازد و در زیر بغل آری دارد کہ پنج دار بقا بان میسر دو
 نقاش نقش باز در چہرہ کشاے نقابہ سے می نماید اما صورت تصویر از نشین تشویر
 در عقب دار در باعی بخار پریشان بہر دسر چنار + تاز آتش حرص کرم سازد بازار در چشم
 مصور یکشانہ ز عجز + مورست کہ خط ہی کند بر دیوار + اللغات بخار بالفتح و تشدید حیم
 ہندی بڑھئی دار یعنی درخت چہرہ کشاے مصوری نقابالفتح و بید پاک ہونا اور پاک بالکسر
 پاکان نشین عیب فرشتی اور عیب کرنا تشویر خجل کرنا و شرمساری اٹھانا اور بہنہ کرنا
 عورت کا چنار ایک درخت ہی ولایتی کلان برگ اسکے بشکل نیمہ انسان رات کو آگ
 اس سے برستی ہی ہزار سالہ ہوتا ہی معنے ترکیبی شر بخار تراشندہ کہ ہنہ میں بید با و محل
 رکھتا ہی اور بغل کے نیچے آری جس سے جڑ درخت بقا کی کاٹتا ہی اور نقاش نقش باز
 ای داؤ باز جب چہرہ کھولتا ہی تو بظاہر صورت نقا و پاکیزگی کی دکھاتا ہی لیکن بصورت
 نشین تشویر کے نشین تصویر کا اپنے پیچھے رکھتا ہی یعنی انجام اسکے کام کا خجالت و
 شرمساری ہی معنے ترکیبی رباعی بخار پریشان سرایہ چنار سے بھی زیادہ بلند کرتا ہی اس واسطے
 کہ آگ اسکے حرص کی بھڑکی ہوئی ہی اس سبب سے گرم بازاری چاہتا ہی کہ میرا کام خوب
 رونق پکڑے اور مصور کی آنکھیں غور سے مچی ہوئی ہین اگر قضا و قدر اسکے آنکھیں عجز سے
 کھول دین تب جانے کہ وہ ایک مور ہی جو دیوار پر خط بناتی ہی معنے معامے شر بخار بید
 با ہی اور بغل میں اسکے آ اور رے جسکا مجموعہ یعنی ارہ خرد بقا کی جڑ الف ہی کہ یہی
 الف بخار میں ہی جب الف نہوگا بخر رہیگا یعنی خوب تراشیدن نقاش اپنے منہ پر نقاد کھلاتا
 ہی جب نشین تشویر کا اسکے پیچھے آئیگا نقاش ہوگا نشین تشویر اور تصویر مصحف یکد گیر
 معنے معامے رباعی بخار پریشان چنار ہی اور چنار کا سر کاٹنے سے نار رہیگا یعنی آتش

مصور کی آنکھ مادہ ہی جب اسکو کھول دینگے تو مور جو اس میں چھپا ہوا سوچنے لگے گا کہ مور ہوں اور
نقش میں ایسے جیسے خط مور کے دیوار پر محسنات کلام بخار کے لیے بغل اور آری دارد
اور درمیں بھی ارنگ تار ہی بیکسیا خوب ہی کہ بخار کے روح ہوں دونوں سے چاہے کوئی
ہو اور برعایت چہار آتش اور آتش کے مناسب کرم وغیرہ زور باقی عبارت۔
نکتمہ الف قصار تردامن مدق اوست کہ در قصر خانہ جدائی بدان ستون می افرازد
والف عصار کبخارہ تیر اوست کہ در چراغ روشنائی عصر خود بدان سیخ میسازد قطعہ قصار را
کہ صاف در درونہ نیست + قارست جیب و دامن از آلالیش ہوان + دہان کہ ہمیش
از پے سود از زبان چرب + آہ دلش بہان چراغست در دہان + اللغات قصار بالفتح
وتشدید صا د کا در تردامن گنگار مدق بکسر میم وتشدید قاف آہ کنندی گری عصار کقصا
روغن گر کبخارہ بالفم ہندی کمل لیکن بہ کاف عربی وہ کاف فارسی بالفتح گلگونہ عصر
بالفتح روزگار زمانہ ستیج ہندی پونے خواہ روئی کے خواہ صوف کے اور بتی پنہ کی
قاربر و ترکی ہی عربی میں بمعنی سیاہ ہوان بفتح تین آرام و آہستگی و بالفم خواری
دہان بالفتح باروغن فروش چرب بالفتح چکنی چیز معنی ترکیبی شرافت قصار یعنی گا در زبان
کا اور تردامن اسکی ظاہر ایک آہ کوٹنے اور کنندگی کا ہی کہ قصر خانہ جدائی میں اس
سے ستون بناتا ہی یعنی بیروت و بے آمیزش سب سے جدا ہو گیا قصر خانہ جدائی کا
اسی سے قائم ہوا اور الف عصار اسکا تیرہ کہ اپنے عصر کے چراغ کی روشنائی کے لیے
اس سے بتی بناتا ہی اور اپنے زمانہ تیرہ و تاریک کو روشن کرتا ہی معنی ترکیبی قطعہ
اگر قصار کے درونہ میں صاف صفا کا نہیں ہی توجیب و دامن اسکا آلالیش خواری سے
قار ہی یعنی سیاہ اور لطمہ اہوا اور دہان کی زبان اگر سودا یعنی خرید و فروخت میں خوب
نرم و چرب ہی کہ چکنی چٹری باتیں کر کے لوگوں کو فریب دیتا ہی تو اسکی آہ دل مثل
چراغ کے اس کے دہان میں روشن ہوگی ایسی سوزان اور فروزان ہوگی معنی معامے
شرف قصر میں الف لانے سے قصار ہوتا ہی ایسے ہی عصر کے لفظ میں الف آئینکا عصار
ہوگا معنی معامے قطعہ قصار میں اگر صاف صفا نہیں ہی قار ہی جو اسکی جیب و دامن

سے کہ چیب قاف اور دامن را ہی حاصل ہوتا ہی دبان میں جو ہا ہی یہ قلب آہ کا ہی جو دہان
 کے دہان میں ہی دبان دبان تنہیں تمام محسنات کلام تیر کی لفظ میں اہرام ہی جو بیٹے
 لڑاٹ کے ہی ہی آہ دل کیسا لطف مقلوب وغیر مقلوب دونوں کے لیے الاحتمالات اصل
 کتاب میں لکھا ہی الف عصار کنجارہ تیرا دست یہ لفظ کنجارہ کا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا نہ ہننے
 اسکے کاف عزلی کے ساتھ جو کسل کو کہتے ہیں درست پڑتے ہیں نہ کاف فارسی کے ساتھ
 کہ ہننی گنگو نہ کہے ہی راست آئے ہیں الاحرم فقول معلوم ہوتا ہی البتہ اتنا کھٹکا ہی کہ مصرح
 نے قصار کی صفت میں تردا من کہا ہی اسکی صفت میں بھی کوئی لفظ کہا ہو کہ وہ تیسر ہو گیا اور
 سمجھ میں نہیں آتا شارح نے سیخ کے معنی اُس چوبک کے جس سے اشتغال کرتے ہیں لکھے
 ہیں اور لغت سے بتی کے معنی سمجھے جاتے ہیں اور لکھا ہی کہ لفظ خانہ کا در قصر خانہ جدائی آخر میں بیکار
 معلوم ہوتا ہی نہ مفید معنی ترکیبی ہی نہ معنائی اگر ہوتا بہتر تھا دوسرے کہتے ہیں کہ الف قصار کو
 ستون قصر جدائی آخر کہا ہی اسمین معنی معنائی تو ہوتے ہیں معنی ترکیبی کچھ نہیں ہوتے اس
 سبب سے کہ جدائی کے قصار سے مناسبت نہیں ہی پھر کہتے ہیں مصرح بڑے شخص ہیں کچھ
 سمجھے ہونگے جو ہم نہیں سمجھتے انتہی شارح بلند تلاش ہیں جلنے کیا ڈھونڈتے ہیں میری
 سمجھ میں جو آ یا لکھ رہا ہی وعلیہ النکال متن مطبوعہ میں بجائے مدق کے بدق اور جدائی کے
 خدائی غلط ہی۔

نکتہ صباغ رنگ آمیز در تہ صاد کہ دیگ مسین ست باغی دارد از الوان کہ برگ آن جامہ
 خود و خلقان سیاہ میکند و دباغ خام طبع بواسطہ باکہ حروف جر ست تاجر منافع کند دباغ
 مشقت بر روی پوست میکشد قطعہ ز صباغی شود صباغ باغی + چو شد صاد میان ت دور
 آرومی + دگر دباغ را دال دیانت + زد باغی شود کم ہست باغی + اللغات صباغ بافتح و
 تشد بہا رنگ زرد + دروین و مس دباغ پوست رنگنے پکا نیوالا صیانت بکسر گاہداشتن
 دیانت و بنداری آوان جمع لون رنگہا معنی ترکیبی نشرینے صباغ رنگ آمیز کہ صاد کی تہ
 میں جو دیگ مسین ہی ایک بلغ رنگا رنگ کا لگائے ہوئے ہو کہ وہ اُسکی آرزوئیں ہیں جگہ
 سامان و سرانجام کے غم میں اپنے کپڑے بھی سیاہ کیے ہیں اور مخلوق کے کپڑے بھی

سیاہ کرتا ہی یعنی آپ بھی رنج اٹھاتا ہی جگر طے جھٹوں سے اورونکو بھی رنج میں ڈالتا ہی اور
 دباغ خام طبع بواسطہ اور ذریعہ حرف ہائے کہ حرف جر ہی یعنی کشیدہ جرمنافع اور کھینچا کھینچ
 فائدہ کے اپنی طرف کرتا ہی دباغ مشقت کا روئے پوست پر کھینچتا ہی یعنی اپنے ہی پوست پر
 دباغ کا تاثر معنی ترکیبی قطعہ صباغ اپنی صباغی سے باغ بن رہا ہی یعنی رنگ برنگی پائین
 اگر رہا ہی اس واسطے کہ صا دصیانت کا تو اس سے دور ہو گیا ہی اور دباغ میں جو دال دیت
 کی ہر اگر یہ دال نہ تو پھر وہ اچھا خاصہ باغی ہی معنی معامے تشریف میں بعد حرف
 صا د کے باغ ہی دباغ سے جو حرف باکو کھینچ لینے جیسا کہ اشارہ ہی کہ حرف جر است و ارفع
 رہ جائیگا معنی معامے قطعہ صباغی سے جو صا دصیانت کا دور ہو گا باغی رہیگا اور
 دباغی میں اگر دال دیانت کی نہو گی باغی ہو گا اسی معنی جو یعنی گمراہی کے ہی باغی باغی
 تجنیس تام محسنات کلام صا د دیگ مسین بدین رعایت کہ مس و روئے کے معنی
 میں ہی دباغ کے لیے کہ چڑا کا کیوالا ہی خام طبع کیسی پختہ رعایت ہی بواسطہ باکیسا بار یک
 ہی کہ با واسطے کے معنی میں بھی آتی ہی صباغی صباغ صا دصیانت ایسے ہی دباغ دال
 دیانت سب کا سرکہ حرف صا د و دال اور سواے انکے ذہن مستقیم پر مخفی نہیں۔
 الاختلاف شارح بنظر احتیاط تکرار قافیہ کے لکھتے ہیں کہ اگر باغی کہ از بیت اول حاصل
 میشود یعنی ستمگار گرفتہ شود و ثانی را یعنی گلزار و برعکس صورت اول گنجایش دارد
 بر یہ تقدیر بر یہ کلام یعنی معایران مصروف میباید شد تا قافیہ مکر نشود انتہی میں کہ تباہوں
 یہ تو قطعہ ہی پہلا شعر اسکا قافیہ ازوے دوسرے کا باغی بالک غی الگ یعنی گمراہی
 پھر قافیہ مکر کیسے ہوا جو شارح کہ رہے ہیں وہ بات ہی نہیں ہی انکو یہ سب باغ جانے
 کہان سے نظر پڑا باقی تقریر فہم فہم متن مطبوعہ میں بجائے رنگ زر رنگ آمیز اور
 مسین کی جگہ میں دباغ کو دباغ غلط لکھا ہی۔

نکتہ سکا از سین نیش دندان طع تیر میکند تا کا کی بلبش رسد و غزال از نہیں ہزار
 رشتہ و جبل می تابد تا زالی را بسر رسد افکند قطعہ سکا در میان سگ کا کار میکند
 کار و بچک سگہ صفت گوہری ز سنام + غزال رشتہ جامہ از دلش زغل + تا زال ز ریشک

غزال اور دہرام ہا اللغات سکاں سکھ زندہ اگر چہ آہن گرہ کے معنی میں بھی ہے لیکن آہنگر کا ذکر ہو چکا ہے مگر کیون ہو گا کہ ہندری چپاتی غزال رسیان فروش مگر تیشید زادہ تخفیف آہو بہ جبل رسن زال پیر فرقت موسے سفید و نام پیر ستم کہ موس سفید پیدا ہوا تھا سکاں میں سکاہ یعنی کو چہا کا رد چھری وغیرہ ستم نام جہر ستم و زمر ستم زر طلا و ذہب و نقرہ و سیم و نقد و روپیہ و نیو معنی زال و پیر ستم تخفیف زرد معنی ترکیشی نثر سکاں میں سین نہیں ہے نیش دندان طرح کے تیر کیے ہوئے ہیں تو کوئی ہلکی ہلکی چپاتی اس کے لب تک پہنچے اور غزال کی سین تیرا رون باندہ اور رسیان بقی ہی تو کسی زال جیسے کو سر رسن یعنی پھندے میں چپائی معنی ترکیشی قطعہ سکاں کو تو دیکھ کہ چھری کی طرح سکون میں گھسا ہوا ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور کام کرتی ہے تو اسکا کی طرح کوئی گوہر سام جیسے شخص سے حاصل کرے اور غزال بے جامہ؟ زردل کے واسطے غل سے کاٹا ہی تو زال زرد کو شکل غزال کے دام میں پھانسنے معنی حمائے نثر سکاں کا لب سین ہی اگر کاک کو پہنچا سکاں ہو گا غزال کا سر غنیں ہی جب سر زال پر آئیگا غزال ہو گا معنی حمائے قطعہ سکاں کے درمیان میں کار و جو مشابہ الف کے ہو لائی جائیگی سکاں ہو گا قلب آرزو کا ہی جب غل میں لائینگے غزال ہو گا غزال غزال تجنیس تام ایسے ہی کار د کا رد کہ دوسرا اصل میں کہ او آر ہو محسنات کلام سین نیش دندان تیر لب کاک اور غنیں و ہزار ورشتہ اور جبل رسن اور زال بلور سام اور زر اور سام بمعنی زرا اور رشتہ اور دام اور غزال انکے سوا اور بھی سب مراعات و مناسبات ہیں سکاں کاک سکاں سکھ سب میں اشتقاق اور علاوہ انکے من لہ قلب سلیم الاختلاف اس نکتہ میں تیر نے سکاں کو بمعنی کار د کے لکھا ہے اور جبل کی جگہ جبل اور زال بمعنی پیر زن اس محل میں جو مصرح نے کہا ہے تازا لے را بسر رسن افگندہ اور انھیں لفظوں اور معنی کے موافق معنی ترکیبی جو شرح میں موجود انتہی میں نے تو منتخب اور غیاث دونوں میں ڈھونڈھا محکو کہ میں کار د فروش کے معنی میں سکاں نہیں ملا سکھ زن اور آہنگر کے معنی لکھے ہیں سوا آہنگر کا ذکر مصرح اوپر کر چکے بنام نہاد حداد نہ نکتہ بھر میں سواے لفظ کار د کے کوئی اور رعایت کار د فروش کی ہی شاید شارح نے سکین کی لفظ سے دھوکا کھایا کہ دونوں کا مادہ ملتا ہوا ہے

جبل کو چیل ٹھہرایا ہی اسکے معنے واو عطف کے ساتھ جیسا کہ اصل کتاب میں رشتہ اور جبل کے درمیان میں واو ہی ٹھیک ہو جائیں تو میں بھی مان لوں اور زالی بمضی پیرزن بھی اُس محل پر زالی فروت سے بھی زیادہ پُر اور پُرچ ہی آگے اپنی اپنی سمجھ متن مطبوعہ میں پیش کی جگہ پیش اور بلبش کے بجائے بلبس جبل کو چیل اور آرز کو از غلط لکھا ہے۔

نکتہ خف خفاں فرخ یعنی دام دل ست ابا ان کہ کلمہ طلال ست در عقب دار دو کا ف اسکاف کہ نگوسار کنندہ است در بیان اس نشان نگوساری بنائے نا پائدار عمل اوست مثنوی چور خفاں نفل واثر گونہ شود از راستان معش نمونہ ۴ اور زلف تیر از قالب راست ۵ کشد سر قلب ۶ شد چون کی راست ۷ اللغات خف بالضم موزہ و کف پائے شتر و آدمی خفاں بفتح و تشدید فاموزہ دوز فرخ دام شکار کا ف بفتح و تشدید کا ف پالان دوز و بہ تخفیف و کسر و ضم پالان اسکاف بالکسر صانع کہ آلات آہنی سے کام کوے آس بفتح و تشدید سین بنیاد و بنا سے ترکیبی شرف خفاں فرخ ہی یعنی دام دل کہ اور ذکو اپنے دام میں پھانستا ہی لیکن ان جو کلمہ طلال کا ہی اسکے پیچھے ہی لگا ہوا ہی خود ہی طلال سے خالی زمین اور کا ف اسکاف کا کہ نگوسار کر نیوالا ہی اس اعتبار سے کہ گون بھی لکھا جاتا ہی اسکاف کے پایاں اس میں واقع ہوا ہی نشان نگوساری بنیاد نا پائدار اسکے عمل کا ہی کہ آخر کار بنیاد اسکے عمل کی نگوسار ہوتی ہی معنے ترکیبی مثنوی اگر خفاں نے ا لٹا نفل لگایا یعنی راستبازی چھوڑی تو راست لوگوں نے اسکے حق میں لعن ایک نمونہ ہوگی اور پوری بُرائی کا تو کیا بیان اور جو کا ف کے قالب میں تیر ہی کہ وہ الف ہی مثل تیر کے راست اگر اس سے سر کھینچے گا اور راستی کو ترک کر لگا قلب رہیگا جو بمضی کھونٹے پن کے ہی اور کھونٹا پن صریح و بر ملا کی ہی نہ راستی معنے معامے شرف کا دل فرخ خفاں میں بعد خف کے ان موجود اسکاف میں کا ف اس کے لفظ کی بنیاد ہی اور نگوساری کا ف کی ظاہر معنے معامے مثنوی نفل کو لوٹنے سے لعن ہوتا ہی اور قالب سے اگر تیر الف کا کھینچ لیا جائیگا قلب ہوگا محسنات کلام خف خفاں فرخ کیسے قلب و مقابوب باہد گر ہیں قالب قلب راست و کج باہد گر مناسب للاختلاف اس نکتہ میں مصرعہ ہے

اسکان و اکاف دونوں مذکور کیے ہیں نثر میں اسکان اور نظم میں اکاف اور یہ اخیر نکتہ اس فصل کا ہی تا عام و خاص دونوں میں کا استیعاب کرین اس واسطے کہ از روئے لغت کے اسکان کے معنی بالکسر کفش گر و صنعت گر و موزہ گر اور در و درگرا اور ہر صانع کے آلات آپنی سے کام کر کے سب ہیں بس اس لفظ کے لانے سے گویا جملہ پیشہ ورون آلات آپنی کا مذکور فرمایا اور جو کہ جدا جدا ہر پیشہ و رکاز ذکر کرتے چلے آتے ہیں اسلئے نظم میں خاص اکاف ایراد فرمایا جو مخصوص بالان دوز کے معنی میں ہی بس میری دانست میں اسکان سے مصرع کی عام منی سے غرض ہی ورنہ در و درگرو غیرہ کا ذکر تو کر چکے اور موزہ گر کا ذکر کر رہے ہیں انتہی مگر شایع نے صاف صاف نہیں لکھا کہ انھوں نے کیا سمجھا ہی قن مطبوعہ میں بچا ہے خف خفاف فرغ کے صاف صاف فتح اور اس کو اس بر قلب کو ہر قلب باشد کو باشد غلط لکھا ہے۔

حکایت یکے از سوغیہ: کہ یہ جلیت جلیت و لجاجت مشہور بود گفتند تا چند چون عیاری از بے زر قلب و قلبی در قلب راے چشم بر راے دل داری و بازار خلق تیغ زبان ہیں الف بر سر بزاری کشی گفت این خوردہ اندانید کہ بزاری کہ از کار غافل شو و بچہ بچہ بود قطعہ بازار بود خانہ دیوان کہ دیوان + دیوانہ سودا است از ان مردم بازار پامال شد آنکس کہ بازار درون رفت + بازار بین پابندادہ ہر زار و اللغات سوغیہ مرد بزاری جلیت بکسر تین سرشت و عادت لجاجت ستیزہ کرنا اختیار بالفتح و تشدید یا مرد بہت آمد رفت کرنیوالا اور بہت پھر نیوالا ماخذ میر سے کہ بمعنی اسب بہر سود و نذہ کے ہی و بکسر اول چاشنی زرد و سیم و ترازوے زربخ و سنجیدن قلب دل و کاسد و واژگون و ہر چیز خالص دیوان جمع دیوزاد ضعیف ناتوان و حقیر معنی ترکیبی نثر ایک نے ایک بازار سے کہ جلیت جلیت و لجاجت کے ساتھ مشہور تھا یعنی پیدائشی مکار اور جگڑا لو پوچھا کہ تو کھانا تک مثل مرد عیار ادھر ادھر پھر نیوالے کے زر قلب یعنی خالص کے واسطے درانغا لیکہ تیری راے کے قلب میں قلب ای کھوٹا پن بھرا ہی چشم راے دل پر یعنی یاد پر کھینکھا یا ر سے مراد جو کوئی اس سے موافق ہو اور واسطے آزار مخلوق

کی تیغ کو زاری کے سر پر کھینچا ایسا ہزار زاری اور باطن میں تیغ زنی کہا تم اس بازی کو نہیں جانتے بازی ہوگی اگر آرزو سے عاقل ہوئے تو بھی اصل ہی معنی ترکیبی قطعہ ہزار کہ یہ ایک خانہ دیوانگاہ دیوون کا ہی لہذا مردم بازار دیوانے سود کے ہیں کہ سودائی ہوتے ہیں ضرور ہی کہ جو بازار کے اندر گیا پامال ہوا دیکھ لو بازار کو کہ زار کے سر پہ پاؤں رکھے ہوئے ہی معنی معانی شربت حلیت تصحیف قلب قلب تجنیس نام رائے کا قلب یار اور رائے رائے بھی تجنیس یار پر جب چشم جو مراد عین کے ہی آئیگی حیار ہوگا زاری پر الف آئے سے آزار ہونا ہی بازی سے جو آزار نکل جائیگا بھی اصل ہوگا معنی معانی قطعہ دیوان دیوان تجنیس قائم دیوانہ تجنیس زار بازار میں لفظ با مصحف بازار کے سر پر رکھا ہوا ہی با اور زار میں تحلیل ہی محسنات کلام مصرعے یہ باب نہایت سوتیہ میں لکھا ہی اور اکثر ہر پیشہ ورا اور اہل حرفہ کا ذکر کیا لیکن چونکہ یہ لوگ بہت ہیں ہر ایک کا کہان تک جدا جدا بیان کرتے لہذا یہ حکایت و قطعہ اس انداز کا لکھا ہی کہ سارے بازار یون کی مذلت و خواری کو شامل ہی جیسے نعمت خان عالی نے وقائع کے قلم سے شہر آشوب میں لکھا ہی شعر بہ اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیارست + بناموتی ادا کروم سخن را نیست پایانی تا اختلاف متن مطبوعہ میں بحلیت کے بعد جملت نہیں ہی حالانکہ اسمین تصحیف حق بازی کی جگہ خوردہ آرزو کے بجائے آزار سودا کے ٹھکانے سود لکھا ہی۔

الباب السابع فی المستلذات والستلذات

وفیہ فصول

فصل فی الفناء والحسنات

نکتہ تو انگریز حساب از وجاہت خود بواسطہ جمع مال بردار دور و زار آخرت نداشت

کہ ازان ہزار کیے واصل دارد بلکہ ازان ایک ہی حاصل نباشد و لفظ غنا برین معنی
توانگریست کہ اول غنی غنین است کہ ہزار است و میانہ نون کہ جمعیت را اشعار است
و آخر الف کہ یکے در شمار و آن الف نیز بیچ ندارد قطعہ دارد توان و روزی ز اول
توانگری + و آخر گری ز اشک تخاصر بفلتے + در قلب را سیست بتاے سیار
ایک + راے آنکہ کہ دبر سرا و صرف شد اسی + اللغات توانگریضم اول اصل
مین صاحب قوت کے معنی مین ہی مرکب توان اور گر کلمہ نسبت سے مجازاً بمعنی
مالدار یہ لفظ اصل رسم خط مین بدون الف کے لکھا خطا ہی اور پڑھنا روا ہی و جاہت
بفتح خوبروی و روشناسی و عزت و اصل طے و ال غنا بکسر توانگری و بے نیازی
و دولتندی گری صیغہ واحد حاضر کا گریستن سے سیار بالفتح دست چپ و طرف
چپ و توانگری راستی ثابت و استوار اسی بفتح ہمزہ و کسر سین و تشدید یا مخزون
و اثر و نشانہ معنی ترکیبی نشر توانگری ہزار حساب اپنی و جاہت و عزت سے بسبب
جمع ہونے مال کے دل مین لگاتا ہی اور یہ نہیں جانتا کہ آخرت کے دن اُن ہزار سے
ایک اُس سے واصل ہوگا جو اُسکی ذات ہی اور سب سے قطع پیوند ہو جائیگا
بلکہ وہ ایک جو واصل ہوگا اُس سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا لفظ غنا کا اس معنی سے خوب
توانگری نے بھرا ہوا ہی دیکھ لو اُسکے اول غنین ہی کہ ہزار عدد والی ہی اور میانہ اُسکا
نون کہ جمعیت کی خبر دیتا ہی اسیلے کہ نون جمع کے واسطے آتا ہی اب رہ گیا آخر مین الف
کہ شمار مین یکے ہی سو وہ بھی کچھ نہیں رکھتا یعنی نہ اعراب نہ نقطہ معنی ترکیبی قطعہ
ظاہر ہی کہ اول مین تو توانگری توان و روزی رکھتی ہی مگر آخر مین گری یعنی گریہ ہی
ہو مفلسی و زیاکاری سے ہوگا حشر کے دن قلب مین راستی کے اگرچہ بنایا سیار یعنی مالدار
کی راستی سے ہی یعنی ثابت و استوار لیکن جسے کہ اُس مین صرف مالدار ہی راے کری اور سمجھا
جو کچھ ہی مالدار ہی ہی وہ انجام مین البتہ اُسی و مخزون ہوگا افسوس صرف نہ کیا معنی
محامے نشر مصر رحنے تصریح لفظ غنا کی کر کے تشریح معنی معانی کی کر دی ہی قائل
معنی محامے قطعہ توانگری کے اول توان اور آخر گری ظاہر حسبک مجموعہ توانگری

ہوا یسا رکال قلب راسی ہی یعنی ثابت واستوار اور جو یسا رکی راصرف کردی یعنی
نہی توبائی کا قلب اسی ہی محسنات کلام ہزارویکے اور خندا تو انگری اور مغلسی
اول و آخر اور گری واشک وغیرہ اور اور بہت خوبیان ہیں الاختلاف شایع
نے اسی کے معنی بریان اور مشتاق کے لکھے ہیں مجکو تو لغت میں وہی ملے جو
میں نے لکھے متن مطبوعہ میں درروز کے بجائے دروز اور شمار کی جگہ شمار اور اسی
کو راست سنت غلط لکھا ہے۔

نکتہ در لغت زر راندن را گویند و نقرہ قفار اشارت سنت ہدائت زر را از پیشین
رونبایر ماند کہ زردے رو بدانت و نقرہ را از قفا بایر گذاشت کہ سپردن
سیلے زیانت قطعہ بہ زرو سیم ہر کہ شد مغرور نہ کشد جز زیان و ظلم ز غم عین را
بین نمودہ صورت غنیم + سیم بنگر گزشتہ نقش ستم + اللغات زر اور نقرہ دولون کے
معنی مصرح نے لکھ دیے سبب ہر دو بایے معروف ضرب دستی کہ گردن پر مارین اسطور
کہ چار انگلیان سیدھی کر کے گدی ہاتھ کی تلوار کی طرح گردن پر مارین غنیم بالفتح
زبان پا ناخبرید فروخت میں اور غنیم بفتحین خطا لے اور تدبیر میں معنی ترکیبی شر
مصرح کہتے ہیں کہ زر اور نقرہ انکے معنی جانتے ہو لغت میں کیا ہیں زر کے راندن ہیں اور
نقرہ کے معنی قفا واضع نے اس میں یہ نکتہ رکھا ہے کہ زر کو اپنے سامنے نہ چھوڑے کہ
سبب زرد روی کا ہے اور نقرہ کو اپنے پیچھے رکھے کہ یہ سپردن سیلے زبانہ کی ہی معنی
ترکیبی قطعہ جو کوئی سیم وزر پر مغرور ہوا وہ سوا زیان و ظلم کے غم سے اور کچھ
نہیں دیکھو عین یعنی زر کے ہی مگر صورت اسکی اور غنیم کی ایک ہی ایسی ہی
سیم نقش ستم ہی معنی معامے شر معنی معامے نثر اور قطعہ کے سبب بیان
مصرح سے واضح ہیں حاجت اعادت کی نہیں ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں
نباید کی جگہ بیاید اور بجائے صورت غنیم کے غنیم غلط ہے۔

نکتہ احوال بندہ چنان بہتر کہ در تو انگری و درویشی افتان و خیزان باشد زیرا کہ
اگر مدت تو انگری دور و دراز کشد نزدیکست کہ از غفلت و غرور و دلہو و لعب افتد

و بعتاب و عذاب مبتلا گردند یعنی کہ چون در لفظ غنا کہ دامن او الف است محدود شود سرود گردد کہ بر لب و ولعوب دلیل است قطعہ تول بہان مایہ باشد پسندیدہ کہ لومت دہر گشت و منتقلب ہو کر موی از وی بگا ہی عہد کشی تل و نکبت از دور عقب + اللغات تول مالدار ہونا تو قم بالفقیر اکنا ملامت کرنا منتقلب بالفقم و کسر لام و اگر دندہ و بفتح لام جائے و اگر دیدن ہو و اگر دیدہ شدہ غیر قصد کرنا اور ارادہ کرنا تل بالفقم و تشدید لام پشتہ ریگ و تودہ خاک نگبت خواری و خشنگی و در دزدی معنی ترکیبی نہ مصرح کہتے ہیں کہ بندہ کا حال ایسا اچھا کہ آسودگی و محتاجی میں افتان و خیزان ہو پنے بنتا بگڑتا کہی بگڑ جائے کہی منحل جائے کہ سو اسطرح کہ اگر مدت آسودگی کی دیرو دراز ہوگی تو قریب ہی کہ غفلت غرور سے او ولعوب اور واپس ات مین پڑ جائے اور عتاب و عذاب الہی مین مبتلا ہو تو نہمین دیکھتا کہ غنا بالقصر ہو و نہندی ہی اور جب یہ غنا مایہ کے ساتھ دراز ہوگی سرود کے معنی ہو جائینگے کہ دلیل واپس ات کی ہی معنی ترکیبی قطعہ اکثر ہی کہ جب آدمی بکثرت مالدار ہو جاتا ہی اور اُس وقت مین جو کسی قدر بدل بگڑ جاتا ہی تو کچھ پروا نہمین کرتا اسلئے کہ او موجود ہی اور جو بقدر کفایت کے ہو تو اُسکے بدلنے بگڑنے مین آپکو ملامت و سرزنش کرتا ہی کہ کیوں ایسا کیا بس تول اُصیقہ رنگا فی ہی کہ در صورت انقلاب تجکو لوم و ملامت کرے او جو اس مایہ پسند سے ایک موگٹٹ جائے تو جانے کہ بعد اسکے تجکو تودہ خاک خواری و نکبت کا اٹھانا پڑینگے بس پاتا ہی تول اچھا ہوتا ہی معنی معماے نہر دامن غنا کا الف ہی مقصود جب بہ الف محدود ہوگا غنا ہو جائینگا بالمد یعنی سرود معنی معماے قطعہ تول کا قلب لومت ہی اور جب تول سے لفظ موکوگٹٹا نیگے تل رہیگا محسنات کلام غنا کے ساتھ قید ذکر الف کی اسوجہ سے ہی کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی غیر متحرک بلافتحا اور جو کچھ مین ظاہر ہیں -

نکتہ توانگری بہان مقدار کافیت کہ ناے گلو را بوا سطہ جمع مال از تقیم پریشان مانع باشد بگر در لفظ غنا کہ پردہ ایست بروے ناقطعہ و فی آن مایہ کفاف است کہ انما لکسان + منع دارندہ کند از طمع نفسانی + در قبول صلہ از غین غنی نے گوید +

نہ کشد لاجرم از منت کس پشمانی + بر سر نے ز غنی غنیم ہزار آسان نیست + خود مثل ہست
 کہ یک نے و ہزار آسانی + اللغات و کمی بمعنی کافی و بس کفاف بالفتح اندازہ کسی چیز کا
 اور استفادہ جو کفایت کرے غنا مال داری ناگلو و حلقوم پشمان بالفتح و زلسے فارسی بیرون
 و غلین بقول بعض پرم بمعنی کوہ و الف و نون نسبت بسبب انجماد طبیعت و اغیر دگی
 کے پرمودہ اور اندو گلین پر اطلاق کرتے ہیں و ہر سہ حرکت نیرے بانسلی وغیرہ حلقوم
 معنی ترکیبی شریفے آسودگی اتنی ہی کافی ہے کہ نائے گلو کو بسبب جمع ہو جانے مال
 کے لقمہ پریشان سے باز رکھے لقمہ پریشان وہ کہ کچھ کسی کا لیا کچھ کسی کا اور اپنا کام کیا
 حرام حلال ننگ و عار کی پروا نہ کنی دیکھ کہ لفظ غنا میں ایک پردہ ہی روئے ناپری حلقوم
 اور پردہ غنیم ہی اس واسطے کہ غنیم ابرو تیرگی کو کہتے ہیں اور یہ دونوں ہنر لہ پردہ کے
 ہوتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ وافی کافی وہ مایہ کفاف ہے کہ لوگوں کے مال سے مانع ہو
 اور جو دارندہ اُسکے ہیں اُنکو اسکی طمع نفسانی سے بچائے اور باز رکھے اور جو کسی کا عطا
 وصلہ ہوا اُسکے قبول میں جو غنیم غنی کی فز کے اور انکار کرے تو اس صورت میں بیشک
 کسی کے احسان سے بیرون غنی نہ اٹھائیگا دیکھو لفظ غنی میں کہ فز کے سر پر غنیم ہی
 جسمین ہزار آسانیاں ہیں اور خود مثل مشہور ہے کہ ایک نہیں میں ہزار آسانیاں
 ہیں جیسے کہتے ہیں ایک چپ ہزار کو ہراتی ہے معنی معامے شربس ہی کہ غنا کا غنیم
 پردہ روئے ناگاہی معنی معامے قطعہ غنیم غنی کے بعد لفظ فی موجود و نفی کا ہے اور غنی
 میں فز کے سر پر غنیم ہی جسکے ہزار عدد ہیں محسنات کلام جمع و پریشان متفانہ کیونکہ
 لفظ پردہ کا گہسا مناسب مایہ اور مالی مراد و نفسانی غنی پشمانی آسانی سب سے
 فز نکلتا ہے الاحتمال متن مطبوعہ میں و فی کی جگہ دنی اور بعد قبول کے لفظ صلہ نہیں ہے
 پشمانی کے بجائے تبتانی۔

نکتم مال از تازہ روئی اول مایہ یاد کہ آہست اما اگر در آخر و نظر صافی کنی و از
 سرا و بگذری ال یا بی کہ لمعان سراب ست قطعہ ہر کو نہاد گنج چو برگشت از جهان +
 در چنگ و ارثان شود آن گنج او علم + و انکس کہ کر و جمع درم جزر مندید + برین جمعیت

ز پریشانی درم + اللغات سراب و ہی نائش ریگ کی مثل آب ہندی و صو کا تم بفتح تین
 نشان اور بوٹہ داکٹر از مد در خیم و در گردن منے ترکیبی شمر صرح کہتے ہیں کہ مال لسی
 ایک تازہ روشنی ہو کہ اول تو مائے آب ہو لیکن جو صاف نظر سے دیکھو اور اسکے سرے گذر جاؤ تب سمجھنا ہو کہ یہ مال ہی
 کہ سراب کے سے لہہ دکھارہا ہو اور آل مجے سراب منے ترکیبی قطعہ جسے مال جمع کیا اور چھپایا اس کا یہ حال ہو کہ
 جب وہ اس جہان سے لٹکے اس جہان کو گیا تو وہ مال و ارتون کی لطائف میں ہر ملا اور علانیہ
 ہو کے سب پر کھل گیا اور جسے درم جمع کیے آخر وہ درم پریشان ہوئے اُسے پریشانی درم
 سے اپنے جمع کر نیکی آنکھ میں سوائے رم کے کچھ نہ دیکھا اُسکے حق میں لوٹ کے وہ درم رمد
 ہو گئے منے معامے شمال کا اول لفظ مازا ہر اور نیز مال میم ہی جب اس سے گذر
 جائینگے ال رہیگا کہ مجموع مال ہو گا منے معامے قطعہ جنگ کا قلب گنج اور درم
 پریشان رمد محسنات کلام از سرا و بگذری کیسا ابلغ ہو کہ مال کا سر میم ہی نہ ملے
 سے آل رہیگا اور نیز یہ کہ ترک کرے رمد ندید تینوں لفظ ایک مشابہ ہیں آب سراب
 مازہ روصافی سر سب مناسب یکدگر جمع پریشان متضا در مدین باہم
 مناسب -

مکتہ در لفظ مال دور میم چون غل واقع شد علامت امساک و اغلال بدست و
 الف علامت بسط و ایشار بجی و لام کہ در سطح دورا و واقع دست نشان قبض و بسط
 و علامت توسط دارد و ہر کہ الف بسط و اسراف را ہم امساک و لام توسط از اطراف
 نگہدار و نشان صحت ترکیب مال یا بد بالام کہ ہم بر جمعیت دال باشند و اگر در ابتدا
 بہ الف اسراف تلفت گیر دو در آخر خواہد کہ بہ میم امساک متسک جوید جز الف فلاس
 نہ بیند و اگر در اول امساک نماید و در آخر دست با اسراف کشاید و د باشد کہ سر
 فاقہ اش بر ملاقتد با عی خواہی کہ از تو صرف شود در پنج روز گار + در صرف مال راے
 توسط نگاہ دار + کا نکس کہ تقدیرش در اسراف خرچ کرد + غیر از اسف ندید ز فلاس و
 افتقار + اللغات غل بالغم و تشدید لام بندیکہ برگردن نہند اغلال جمع غل بسط
 بالفتح فراخی و وسعت ایشار برگزیدن قبض کپڑا ناخیم سے اور روکنا فند بسط اسراف

بے اندازہ خرچ کرنا متسک چنگ و زردن اسف بختین سخت اندوگیدان خوشنک ہونا افلاس تنگدست ہونا
 معنی ترکیبی بشرط مصرع لفظ مال میں تصرف کر کے کہتے ہیں کہ مال میں دور میم کا تو ایسا
 واقع ہوا ہی جیسے دور غل کا جو علامت امساک اور بند کرنے ہاتھ کے ہیں اور الف
 علامت بسط و ایثار جی رکی کہ الف کی طرح کچھ اپنے پاس نہ لے مجرد ہو جائے نہ نظم
 نہ اعراب اور لام جو سطح میں دور میم کے واقع ہوا اور یہ سطح الف ہی کہ عمق نہیں رکھتا
 میم کا جو غل و بند ہی یہ نشان قبض و بسط کا ہی اور علامت توسط کی یعنی میانہ ترک
 نہ قبض نہ بسط اب اس کلام کا حاصل بتاتے ہیں کہ جو کوئی الف بسط و اسراف کو میم امساک
 اور لام توسط کے ساتھ دونوں طرف سے نگاہ رکھیک نشان صحت ترکیب مال کی پائے گا
 اور جانیک کہ بیشک مال کی یہ ترکیب اس طور پر صحیح ہو اور ٹھیک اس لفظ کو وضع
 کیا ہو لام کے ساتھ کہ جمعیت مال پر مال ہی یعنی مال جمع رہیگا اور اگر ابتدا میں صرف
 الف اسراف سے الفت کی اور آخر میں چاہے کہ میم کے ساتھ قبض کرے یعنی بند
 وہ شخص سوائے الم افلاس کے نہ دیکھیگا اور اگر اول میں امساک کرے اور آخر
 میں ہاتھ اسراف کا کھول دے اسکے فاقہ کا بھید بہت جلد ہی بر ملا ہو جائیگا معنی
 ترکیبی رباعی یعنی اگر چاہتا ہی کہ رنج زمانہ کا مجھے صرف ہو جائے اور بد لجاے
 تو صرف مال میں رہے تو وسط کا لحاظ رکھ نہ امساک کر نہ اسراف کسو اسطے کہ جسے
 اپنے نقد رائے فکر کو اسراف میں خرچ کیا آسنے سوائے اسف کے افلاس و محتاجی
 سے اور کچھ نہیں دیکھا معنی معامے تصرف مال میں مصرع نے میم سے امساک
 الف سے اسراف لام سے توسط نکال کے مال قرار دیا ہی پھر اسمین تین صورتیں صرف
 کی قرار دیکر توسط کے حال میں مال کا مال اور ابتدا میں اسراف آخر میں امساک
 اسمین الم ٹھہرایا ہی کہ اول الف ہی آخر میں میم اور اول میں امساک آخر میں صرف
 اس سے ملا قائم کیا ہی کہ اول میم ہی آخر الف اشارہ یہ کہ وہی مال مال بھی ہی
 الم بھی ملا ہی مال کا صرف لوٹ پوٹ کر نیسے ملا کے معنی ظاہر و آشکار معنی معامے
 قطع صرف صرف تینیں تمام اسراف میں جو خرچ ہو جائیگی اسف رہے گا

محسنات کلام قبض و بسط متضاد الفت میں الف نکلتا ہوا ہے تو وسط در صرف مال کیسا
 خوب ہو اگر صرف کی بے وسط میں ہی بھی ایسے ہی تقدیر کا اسراف میں خرچ کرنا افلاس میں
 بھی اسف موجود ہے الاختلاف شائع نے ملا کے معنی ہی کے لکھے ہیں اور ضد خلا وہ
 ملا اس صورت کا بالکسر لغت میں لکھا ہے جو پر یکے معنی میں ہی اور ملا و بفتحین دفع ہر
 معر او اشکارا کے معنی میں ہی جو بیان دوسری کے معنی بیان لفظ سر کے ہوتے چسپان کب
 ہیں باور اصلی معنی ہوتے مرادی معنی کیا معنی اسف کے معنی تاسف کے لکھے یہ بھی خلاف
 لغت کہ خشمناک و غمناک ہونے کے ہیں شاید اسف اور تاسف کا ایک مادہ
 سمجھ لیا۔

نکتہ ایدر ویش جاہ دنیا بصورت جاہ نیست ورتک او جز آہ نہ بینی و من منصب او
 نعمت سبت کہ جز منصب یعنی ریختن آبرو سے عزاز عقبش نیابی رباعی فریست میم بر سر
 منصب کل و چون برداری نصب ملا بینی و ذل + ہر چند کہ شغل دنیوی تاج سرست +
 کہ گیر گردن کہ بود آخر غل + اللغات ذل بالفتح و تشدید نواری اور خوار ہونا تا بالکسر
 و تشدید از رجنہ ذی ضد ذل غل بالضم و تشدید لام وہ بند جو گردن میں ڈالتے ہیں یعنی
 طوق + معنی ترکیبی شرایر ویش دنیا کے جاہ کی اور چاہ کی ایک صورت ہے جسکے قعر
 میں سوائے آہ کے اور کچھ نہیں ہے اور من اسکے منصب کی ایک ایسی نعمت ہے کہ اسکے
 پیچھے صوب یعنی آبر و عزت کی بٹونا لگا ہوا ہے معنی ترکیبی رباعی منصب کے سر پر
 فریم کی لگی ہے جب اس قعر کو توڑ کے دیکھیں گے نصب بلا و ذل کا ہی پائیگا یعنی اس سے
 بلا و ذلت قائم ہوتی ہے اور ہر چند شغل دنیوی تاج سر ہے لیکن اپنی گردن پر اسکو کم لے
 کہ آخر اسکا غل ہے معنی معمارے شراہ و چاہ تصحیف یکہ یگر اور و وفون کے قعر میں کہ منصب
 میں من کا عقب صوب ہی یعنی ریختن ادعا و آبرو معنی معمارے رباعی منصب میں
 فریم کے اٹھانے سے نصب رہتا ہے لفظ شغل کے آخر غل موجود شین اسکا تاج جسکے
 نقطے کو یا مروارید تاج کے محسنات کلام چاہ و تک و من و نعمت آبرو و عزت
 باہر کے مناسب مہم منصب سر کلمہ میں الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے صوب کے

جب غلط ہے۔

حکایت نابینائی را کہ چون نرگس ناتوانی عین را واسطہ جمعیت کردہ بود و چون لفظ چشمتی بسیار
 زکر د آورده گفتندش اگر چه ترکیب نظر از روشنائی بصورت بہرست تنگ چشمی گن کہ بہر نوع
 کہ باشد آفتاب عرو گذارست گفت عجب کہ این خوردہ نمی بیند کہ چون عمر از عین عاری بود
 حاصلش مرد ناخوشگوار ی بود قطعہ عین ست در لغت زروخ چشم و چشمہ نیز + در ہر چہ را
 نسبت منی معین ست + یعنی کہ بے زر آب رخ و نور چشم نیست + کس را اگر بترسہ
 خورشید روشن ست + اللغات گرد آور دن جمع کرنا نظر بالفتح زرقہ بفتح تین بینائی تنگ چشم
 بخیل و مسک مر بالفتح و تشدید را یعنی تلخی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر کردہ شدہ
 معنی ترکیبی نہر ایک نابینا سے جسے کہ نرگس کی طرح ناتوانی چشم کو واسطہ اپنی جمعیت کا
 کیا تھا تشبہ نرگس سے ناتوانی بہر اور جمع کرنے زرد و لون میں ہے کہ اس عین بھی زرد ہوتا ہے
 اور لفظ جمع کے مانند بہت زرد جمع کیا لوگوں نے کہا اگر چه ترکیب نظر یعنی زردی روشنائی
 سے بصورت بہر کے ہے اور زر آنکھوں کا زور و روشنی ہے لیکن تو تنگ چشمی اور بخل کیوں کرتا ہے
 اس واسطے کہ آفتاب ہم کا ہر طرح اور ہر وقت گذار میں ہے ایروان اور دو ان یعنی
 مفلس اور آسودہ دونوں کی عمر تیر ہوئی چلی جاتی ہے پھر بخل سے تکلیف کیوں اٹھاتا ہے
 کہا تعجب ہے کہ تم اس باریکی کو نہیں دیکھتے اور سب کچھ تو دیکھتے ہو کہ جب عمر عین یعنی زرد
 سے عاری ہوگی حاصلش اُس کا مرد اور ناخوشگوار ی ہوگی مطلب یہ کہ بے زر کے عمر تلخ
 و ناگوار ہو جاتی ہے معنی ترکیبی قطعہ عین کے لغت میں چار معنی ہیں زرد اور خور
 اور چشم اور چشمہ اور چارون میں نسبت معنی کے معین ہے یعنی بے زر کے کسی کو آفتاب
 و رونق مریخ کی ہے نہ نور چشم کا ہے اگر چه خورشید روشن کا سار تہہ رکھتا ہے اس لیے کہ آخر
 وہ بھی عین ہی ہے معنی معامے نہر لفظ جمع کے دو جز ہیں ایک جم جس کے معنی ہیں چیز
 بسیار دوسرا عین یعنی زرد کہ مرکب ہو کے بخت زرد بسیار کے ہوا نظر بہر تعریف ہمارے عین
 عین آفتاب اور مر بمعنی گذشتن کہ یہ عین مر پر دکھا ہوا ہے جس کا اشارہ آفتاب عمر
 و گذارست ہے اگر لفظ عمر میں عین نہوگا مر ہیگا بمعنی تلخی معنی معامے قطعہ اس

قطعہ کے معنی سوا اسکے اور کچھ معلوم نہیں ہوتے کہ چاروں عین عین اور عین یعنی عین کردہ شدہ
محسنات کلام چشم بینا کی نگرس سے کیسی الطف تشبیہ کی ہے کہ صورت آنکھی دکھائی
اور بینا نہیں تنگ چشمی اندھے کی نسبت کیسی خوب ہی نفع عمر عجب عین عاری
سب میں عین عین کیسا خوب لفظ ہے کہ مقرر و مخصوص اور عین کردہ شدہ دونوں
معنی میں ہی اور ان کے سوا۔

فصل فی الاتقاب والدواب والحواشی والمواشی

والخدم

نکتہ ثیاب فاخرہ کہ در نقش بقات فاجرہ است اگر بر طریق صورت و رسم در پوشند
عمامہ غمامہ غم و قبا فناء غم و پیراہن تیر آہن و ازار آزار بدن باشند مثنوی کلا ہے
کہ بر سر کشی شد گوا + دلت زوست ہالک ترک وفا + کمر جز بطاعت بندای جوان + کہ
تشویش مرگ آیدت در میان + لباسی کہ ہر فرقہ محتویست + پلا سیست گر جامہ
خسروست + اللغات ثیاب جمع ثوب جامہ فاخرہ گرانمایہ و نیکو بقات بفتح خذو
صوف و طپسان و رخت فاجرہ بدو ناچیز جامہ ابر سپید ازار بکسر دستار و شلو ار
و تنبان و لنگی گوا مخف گواہ محتوی گھیر نیوالا اور محیط ہو نیوالا پلاس بفتح ٹاٹ اور کپڑا
کم قیمت و پشمینہ سطر بمعنی ترکیبی شرمہ رحم کہتے ہیں جسکو لوگ ثیاب فاخرہ جانتے
ہیں یعنی گرانمایہ اور خوب وہ بقات فاجرہ ہی ای خذو صوف بدکاری اگر موافق رسم
اور بطریق ظاہر پہنتے ہیں یعنی بنظر خود نمائی و زیبائش کے پس اس صورت میں عمامہ
عمامہ غم کا ہی جو سر سے لپٹا ہوا ہو اور قبا فناء غم ای غم آخرت کے کھولنے والے
اور پیراہن تیر آہن دل کے پار ہو نیوالا اور ازار آزار بدن حاصل یہ کہ خود تن کے
کپڑے جنگو پہن کے نمائش و زیبائش اپنی دکھاتا ہو اور بخلاف اہل معنی مثلاً ہر صورت
کے رسم اور ظاہر داری کر رہا ہی اُس کے حق میں وبال و آفت ایک وقت میں ہو جائے گا

مئے ترکیبی شنوی بنے اگر کلاہ فقر کی سر پر رکھے یا سوائے فقر کے اور پورا حق اسکا ادا
 نہین کیا تو وہ کلاہ ہی اس بات پر گواہی دے رہی ہے کہ تیرا دل بالک ہی یعنی ہلاک
 عقبے میں پڑنیوالا اور اگر ٹپکا کر پر باندھے تو سوائے طاعت حق کے مت باندھ کہ نشوونما
 مرگ کی تیرے درمیان میں آنیوالی ہے اسلئے جو لباس کہ تفرقہ پر محتوی ہے یعنی تفرقہ
 اسکو گھیرے ہوئے ہے اگر وہ جامہ خسروی بھی ہے تو پلاس سے بدتر ہے اور تفرقہ یہ کہ
 مرگ کے وقت تجھ میں اور اسمین ضرور ضرور جدا ہو جائیگی یہ کلاہ و کرکچ نہین ہوگا
 معنی معاشے شریاب فاخرہ نبات فاخرہ غامہ غامہ قبا و فانیہ تیرا ہن ازار آزار
 یہ سب تعحیف و نقش ایک دوسرے کے ہیں معنی معاشے شنوی کلاہ کا دل ہلاک ہے
 اور کر پریشان مرگ کا فغان معاشین ایک ہی لباس میں تفرقہ ہونے سے پلاس
 ہوتا ہے محسنات کلام ثیاب اور نقش اور صورت اور رسم کہ بمعنی نشان کے ہے
 اور بدن اور سر اور کلاہ اور دل ترک کر میان پلاس لباس جامہ سب مراعات و مناسبات
 یکدگر سے ہیں الاختلاف شایع نے نبات بمعنی گیاہ کے لکھا ہے میں نے نبات بمعنی
 صوف و خراب سمجھے والے نبات اور نبات میں چاہے جسکو مناسب محل سمجھیں
 اور غامہ کے معنی بنی و چشم بند شتر و سر بند اور یہ کہ یہاں اول مستعمل ہیں کہ وہ بنی
 ہے اور میں نے موافق لغت کے ابرہ سفید کے اور پلاس بمعنی کلیم کے یہ تو ہو سکتے ہیں تن
 مطبوعمین نبات کی جگہ نبات اور تیرا ہن کو پراہن لکھا ہے۔

تکلمہ ایدرویش از آواب زینت دنیوی کنارہ گیر کہ تشریف آواب آخرت یا بی سراپا
 عین وجود خود را بملت حق بیارائے تا خلعت وصول قربت بنی قطعہ تا شود رایت
 مجر دانہ چوں مسیح + جامہ آرایش و رعنائی کن از تن برون + برتن درویش
 نیلی پوش در یاد کلیم + شد چون یوسف فرگے بالائے بحر نیلگون + ہر کہ با تاج نیر سلطان
 والا شد گرفت + پیش نامش اطلس چرخ نگون بالائے نون + اللغات آواب جمع
 ثوب بمعنی جامہ خلعت بالفم و تشدید لام دوستی و دوست خلعت کہنے سے ہے
 جو کسی کو پہنائیں و مال گزیدہ مسیح دوست اور بہت پہرنے والا اور دروغ گو و لقب

حضرت عیسیٰ اور دجال کا بقول بش اقب دجال کا بر وزن مسکین کے ہوا اور لقب حضرت عیسیٰ کا بر وزن صحیح کے نیلو فرہندی کنول اور پھول لاکھیم مکمل بحر نیلگون آسمان اور نیلو فر مراد آفتاب سے ہی معنی ترکیبی شرمسور کہتے ہیں ایدرویش اثواب یعنی لباس زینت دنیا سے کنارہ کر تو خلعت ثواب آخرت کا پائیگا اور سراپا میں اپنے وجود کو خلعت حق سے آراستہ کر تو خلعت وصول قربت الہی کا دیکھیں گے معنی ترکیبی قطعہ یعنی یہ جامہ آرایش و رعنائی دنیا کا اپنے تن سے اُتار تب رائے تیری مجر درخ و عنا سے مثل مسج کے ہو جائے جو ہمیشہ خرقہ دوزی کرتے رہتے تھے اور کبھی ثابت کپڑے سے بھی رغبت نہ کی اور جو فقیر نیلی پوش و یاد دل ہی اُسکے جسم پر کلیم ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہے جیسے بحر نیلگون میں کنول کا پھول اور آسمان کہو دین آفتاب پھر اس سے زیادہ زیب و زینت کو نہی ہی اور جو کوئی تلخ مذاکر رکھے سلطان والا ہوا اُسکے نام کے آگے چرخ نگون نے بالائے فون پکڑا تعظیف یعنی خمیدہ ہو گیا جیسا کہ خمیدہ ہی معنی معامے ثواب کے اول الف ہا جب اس سے کنارہ پکڑے گا ثواب رہیگا اور جو عین کو خلعت میں لائیں گے خلعت ہو گا معنی معامے قطعہ آرایش کا جامہ کہ مراد اول آخر سے الف و شین ہی جب اُتار ڈالا جائیگا رائے رہیگا اور رعنائی کا جامہ را اور یا ہوا اسکے نکال ڈالنے سے عنار ہتا ہی کلیم میں لفظ کل بالائے یم واقع اطلس کو چرخ دینے سے سلطا ہوتا ہی اور جب فون نام کا اُسکے سامنے آئیگا سلطان ہو گا محسنات کلام عین و وجود مراد فون کلیم کا یہ لفظ ایسا ایراد کیا ہی کہ بصورت کلیم بکان عربی کے ہی جو مناسب مسج کے ہی نیلی پوش نیلو فر نیلگون تینوں میں لفظ نیل نکلتا ہی چرخ و اطلس کیسا ابلغ ہی کہ اطلس چرخ ہی ہوتا ہی والا فون کیسے خوب ہیں الاختلاف آخر شعر میں جو فون ہی شایع نے اسکو ماہی کے معنی میں لکھا ہی اور معنی شعر کے یہ ہر کہ قناعت بہ کلاہ ندی کرد و اکمال رضا بکان داد و حق او تلخ سلطانی شرم و در پیش رونام خود چرخ نگون میگیر و ہما ہی ماہی کہ دزد میں سست یا ہماہ برج حوت ذکر خصوص برج حوت تاکید است جیسے آسمان وز میں پیش رو نام او میگردند انتہی یہ معنی شایع کے ہیں اسلئے معلوم ہوتا ہی کہ بالا میں جو باہر اسکو

میت کے منہ میں لیا ہی اور زمین معلوم لاکو کمان میٹ دیا نفی کر دیا اب سمجھنے والے آپ سمجھ لینگے۔

نکتہ مفلس محتاج کہ چون الف ہیچ ندارد چون در میان جامہ فاخر اید از اطراف فخرے و نازشے با حوش بیند و خیل کہ سیمائے خیرید در ناصیہ دارد ہر کہ بر منخ طویلہ کہ ہیات الف دارد بہ بند و شک نیست کہ خیلا و تکرہ حاصل کند قطعہ ولی کز زنی نو یا بد نولے + طع دارد زہر کس دل نوازی + غلام ترک بر تازی چوبہ شمسٹ + خیرد زو بغیر از ترک تازی ہا اللغات خیل اسپان و سواران شبہا با لکسر علامت طویلہ وہ رسی جس سے چار پائیون کے پائون باندھتے ہیں اور رسی طویل جسمین پائون چار پلے کا باندھ کر چھوڑ دین تو چہ تا پھرے مجازاً اصطبل خیلا بالضم و فتح یا تکرہ کرنا اور گمان کرنا تازی بافتح و تشدید یا جامہ و لباس نوا بفتحین سامان و اسباب ترک تازی بالضم مطلق تا ختن و غارتگری اور مثل ترکون کے وڈنا ترک بالضم نام قوم منسوب بہ ترک کہ فرزند ان نوح علیہ السلام سے تھا معنی ترکیبی شرمفس محتاج کہ الف کی طرح کچھ نہیں رکھتا جب لباس فاخر پہنتا ہی اطراف سے نہایت ہی فخر و نازش اپنے بیچ میں سمجھتا ہی اور خیل یعنی گھوڑا کہ علامت خیرید کی اپنی پیشانی میں رکھتا ہی لیکن جو کوئی میخ طویلہ پر کہ ہیئت الف کے ہی باندھ لیتا ہی کچھ شک نہیں ہی کہ وہ خیلا اور تکرہ حاصل کرتا ہی معنی ترکیبی قطعہ جمل کہ زنی نو یعنی لباس نو سے کچھ سامان و نوا حاصل کرتا ہی وہ ہر کسی سے امید دل نوازی کی رکھتا ہی کہ ہر کوئی میری دل نوازی کرے مثلاً غلام ترک کی جان تازی پر سوار ہوا اس پر سوار ترک تازی اور لوٹ کے اور کوئی بات نہیں پیدا ہوتی معنی معانی شرف فاخر میں فخر ہی جسمین الف آگیا ہی خیل اور خیرید یعنی بد و نرا و نو کی پیشانی سے ہی اور جب خیل کو میخ الف پر باندھ لے گا خیلا ہوگا معنی معانی قطعہ لفظ دل جوڑے اور نولے کے مقارن ہوگا دل نوازی حاصل ہوگی اور ترک جب تازی پر سوار ہوگا ترک تازی ہو جائیگا محسنات کلام الف سے تشبیہ ہی بے نقطہ اور بے اعراب ہونے میں ہی نوا دل نوازی کہ دل نوازی میں بھی نوا و نوا موجود ہی ایسے ہی ترک تازی کہ تازی اور ترک اس سے نکلتا ہی کیسے خوب لفظ ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں پہلے ہی مفلس کی جگہ مفلسے اور خیرید کو خیر ہی خیلا و تکرہ کی جگہ خیل اور تکرہ غلط ہے

ایسی ہی بہت غلطیاں ہیں۔

مکملہ اسپ گویا ہی آہستہ کہ دندانہای پہلویش از لاغری چون سین ظاہر شود ہنوز از
روانی سرو پایش آب باشد مرکب بے بنیاد آہستہ کہ چون میم ورے نامش تھنے و
بد عنانی نماید از تک او جز کب و در سر آمدن نیاید قطعہ خون سمندر اگر قدمش بہر کوستا
از حسن و تازکی سمن چار پا بود و او ان بارہ کہ پای برہ مستقیم نیست بے بار گیر بار سواران
چنان بود و اللغات کتب سرتگون کرنا ایسے ہی در سر آمدن چار پا چار پایہ بارہ اسپ
بار گیر گھوڑا اور ہر شہسوار کی ولادت کی معنی ترکیبی شرا سب اصیل وہ ہی کہ دندان
آہستہ پہلو کے لاغری سے تو سین کی طرح ظاہر ہوں یعنی لاغری سے تو ایک ایک پسلی
دکھاتی ہو پھر بھی روانی سے سرو پا اسکا آب ہوا ہی نہایت نرم رفتار اور مرکب بے بنیاد
وہ ہی کہ جب میم ورے آہستہ نام کی تلخی و بد عنانی ظاہر کرے تو اسکی چال و تنک سے سوا
اور نہ دھا کرنے اور در سر آمدن کے اور کچھ ظاہر نہ ہو معنی ترکیبی قطعہ خون اس سمندر کا کہ
جسکا قدم بہر خوبی کا ہی حسن و تازگی سے ایسا ہی جیسے ایک سمن چار پا چار پا باعتبار
چار پنکھوں کے اپنے محفوظ و مسرور کر نیوالا اور وہ بارہ جسکا پانوں راہ پر مستقیم نہیں ہی
وہ بار گیر نہیں ہی بلکہ رخ و دقت سے بار خاطر سوار کا ہی معنی معامے شرا سب میں
حرف سین گویا اسکی پسلیاں ہیں بلحاظ دندانوں کے اور سرو پا اسکا اب جب سین
اس آب کا پہلو ہوگا اسپ ہوگا مرکب بے بنیاد مرگ ہوگا و عربی فارسی کا معامین
ایک ہی اور یہی مرکب میم ورے مرہنے تلخی اور آخر اسکے کب یعنی سرتگون کرنے کے
وہ خون کی ترکیب سے مرکب ہو جائیگا اور نیز باکو اگر کان کے سر پر لائینگے جیسا کہ اشارہ
در سر آمدن کا ہی تنک ہوگا کہ با تو و کان و کان و کان میں ایک ہیں معنی معامے قطعہ
سمندر کے اول لفظ سمن ہوا و جب یہ چار پا ہوگا یعنی دال چار عدد والی ملتی ہوگی سمندر
ہو جائیگا بارہ میں لفظ پا اور وہ دونوں موجود جب بارہ کا پانوں جو با ہی مستقیم
نہیں ہوں بارہ ہو جائیگا محسنات کلام پہلو کو سین کے دندانوں سے تشبیہ کرنا باعتبار
برابر ہونے دونوں کے ہی لفظ چار پا کیسا البتہ ہی کہ اسپ بھی چار پا ہی اور سمن بھی

چارپا اور دال بھی جو قدم سمنکا ہوا ہے وہ بھی چار سجدہ والی اور تیز و چالاک چیز کو بھی کہتے ہیں کہ اس کے چار پاؤں ہیں بارہ برہہ تجنیس زائد بار گیر ہیں بھی لفظ بارہی الاختلاف متن مطبوعہ میں گوہری آنست کی جگہ گوہری ست بدعنائی کے بجائے دہر غلط ہے۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ سیر فرس را بر سر علامت فرست اما راہ رو را موجب تفرقہ سفرست
 دل بغیل مدہ کہ سبب لعل یعنی فساد دل ست اہل راجہ مکن کہ پریشانی بال و بالا را
 شامل ست سر بقرہ برکہ موسی وار قرہ عین ابراہیم کردی و از حیر کنارہ گیر کہ چون عیسے شکر
 احرار شوی از پوست اغنام بگذر تا مغر غنایابی دل از احشام بردار تا ام یعنی نیت
 تجرید خالص گردانی مثنوی اسب بچا نیت نگذاڑ ہوس + چاہہ بین در تک پای فرس +
 ہر کہ کشد از سر استرخان + سترامان باشدش از کودنان + مایہ ترکیب شتر شست و راست +
 از نوشود جہیت راے راست + ہر کہ دہد دل ز جہالت شور + جز دل نورش نندہ جو ردور +
 وز غم آگس کہ دلش خرم ست + قامت نوش میان غم ست + اللغات خمس بفتحین
 اسب فر بالفتح و تشدید از بیانی بغل بفتحین ہندی خیر اہل بکسر تین شتر آل دل و تن
 بقرہ بفتحین گاؤ قرہ عین روشنی و خنکی چشم ابراہیم بالفتح نیکو کاران حمیرہ احرار آزادگان
 اغنام جمع غنم گوسفند وغیرہ احشام بالفتح چاکر و غلام ام بالفتح و تشدید یم آہنگ کہ نہا
 استر بالفتح خیر نود بالفتح گاؤ روش بالفتح ہندی گوہر غنم بفتحین گوسفند وغیرہ معنی ترکیبی شتر
 مصرح کہتے ہیں ایدر ویش اگرچہ سیر فرس کے سر پر علامت فر کے ہی ای خوبی و بزرگی لکین
 مسافر کو سفر میں بڑے تفرقہ اور پریشانی کا موجب ہو جس سے پیادہ چلنا بہتر دل بغل
 یعنی خیر سے بھی مت لگا کہ سبب لعب اور خرابی دل کا ہی اور شتر بھی جمع مت کر کہ پریشانی
 بال و بالا کو شامل ہو سر بقرہ یعنی گائے کا کاٹ کہ موسی کی طرح قرۃ العین ابراہیم نیکون کا
 بنے اور حمیر سے بھی کنارہ کر کہ عیسے کے مثل میر لشکر احرار کا ہوئے اغنام کے پوست
 سے علیہ ہو تو مغر غنا کا حاصل کرے احشام سے دل اٹھالے تو ام یعنی نیت تجرید کی خالص
 ہو جائے معنی ترکیبی مثنوی اگر تھکو ہوس فرس یعنی اسب کی ہی تو جان لے کہ یہ کچھ چاہ
 میں ڈالیں گے اس واسطے کہ اس کے قدم کے نیچے چاہ ہی اور وہ رس یعنی چاہ کے ہی اور جو کوئی

استر کے سر سے باگ اٹھا لیا اور ترک کر دیا اسکے لیے کو دونوں سے پردہ پوشی امان کی ہے اور
کو دن اہل دنیا جو ان چیزوں میں مبتلا ہیں شتر کی ترکیب شنت اور رے سے ہی اور شنت
پریشانی پھر رے راست کو جمعیت اس سے کیسے حاصل ہوئے اور جو باہل جہالت سے
ٹوڑ میں دل لگاتا ہے اسکو دل ٹوڑ کا جو روٹ لینے سرگین ہو زمانہ ظالم دیتا ہے اسکے سوا کچھ نہیں
اور جب کا دل غم سے خوش ہو اسکا قامت خمیدہ ہو چون غم کے درمیان میں ہی ہمیشہ غم میں
رہتا ہے چنانچہ مشہور ہے غم نداری بز بخر معنی معانے شرسیر کا سر سین ہی جب لفظ فراسکے سر پر
آئیگا فرس ہوگا اور سفر پریشان فرس بگل کا قلب لعب عین غین معامین یکسان ہیں اہل
کے پریشان ہونے سے بال و بلا حاصل ہوتا ہے سر بقرہ کا باہی جب کا لاجا بیگا قرہ رہیگا حیر
کا کنارہ حا ہی جب اس سے کنارہ کرینگے میر رہیگا پوست اقام کا الف و میم ہی جب
اس سے علحدہ ہونگے غنا رہیگا جو اس لفظ کا مغز ہی احشام ہر گاہ اس سے دل اٹھا لینگے
جو حشا ہی ام رہیگا معنی معانے قنوی فرس کا تک رس ہی یعنی چاہ استر میں الف بمنزلہ
عنان کے ہی جب اسکے سر سے اٹھا لیا جائیگا ستر رہیگا شتر کے لفظ میں شنت ورا دونوں جو
ٹوڑ کا قلب روٹ ہی غم کا دل لون ہی اور اطراف سے اسکے غم نکلتا ہی محسنات کلام
سیر و سر راہ روا اور سفر دل اور بغل کہ بغل میں بنظر لفظ دل کے ایہام بھی ہی اہل کے ساتھ
لفظ جمع کا کہ واحد اسکا نہیں ہی ہی واحد ہی جمع ہی ہی بقرہ کے ساتھ حضرت موسیٰ کا ذکر کہ
انکو ایک گائے کے ذریعہ کر نیکا جو سامری نے ڈھالی تھی حکم ہوا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ کے
ساتھ ذکر حیر کا کہ انکی بار برداری کا ٹھانہ سواری کا اور موسیٰ کی رعایت سے لفظ قرہ کا
کہ قرہ عین کی ولک انکی نسبت حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے کہا تھا بدرخواست ارادہ
انکی پرورش کی اور استر و ستر کہ ستر خف استر کا بھی ہی اور ثور و جورا اور دورا ورا ستر
کے ساتھ کو دن کہ اسب کم رفتار اہر پالان کے معنی میں بھی ہی اور رے راست کہ
فکر کے معنی میں بھی ہی اور شتر میں را موجود ہے اور سولان کے سب صنایع بدلج سے ہیں اور
فقہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کا پورا پورا تفسیر و ن میں لکھا ہے اگر کوئی طالب کل کا ہوئے
فلیرج الی التفسیر الاختلاف شایع نے کو دن کے معنی میں لکھا ہے کہ مزاج حیوان کے

اچھے چرواہے میں اثر کرتے ہیں اور اسکو لکھا کہ حدیث سے ثابت ہو کہ شتر کے مزاج میں تکبر ہی
 لہذا شتر یاں بھی شکبر ہوتا ہے اور گو سفند کے مزاج میں فقر کہ فقر شہان کا اسی سے ہے اور
 خچر اسپ و خر سے مرکب ہو اُس میں حماقت و کودنی بہت ہے بس جو اس سے آمیزش کریگا
 اُس میں بھی حماقت بہت ہوگی بس جو خچر سے الگ رہیگا وہ کودنے خلاص پائے گا
 انتہی اور میں نے مراد اہل دنیا سے لی ہے جیسا کہ کہا ہے شعر دنیا ہیج سست و کاو دنیا ہیج
 اے ہیج زہر ہیج در ہیج ہیج + الاختلاف متن مطبوعہ میں پہلا فقرہ یوں شروع کیا ہے (البدوین
 اگر فرس را بر سر علامت فرست اما راہ روا را) اور اصل کتاب میں یوں ہی منع بعض
 غلطی کے جو نسخہ ہذا میں لکھا گیا تھا دل ببغل کو دل ببغل اور بجائے لعب کے تعب اہل کو
 اہل بجائے شتر غلط لکھا ہے۔

نکتہ مرکب کہ تک نڈارد مرگ بے پایاں سست و چاکر کہ ثبات رایش نبود چاک جنان قطعہ
 آفت بے کرانہ اندا فراس + چون نڈارد سر زخوی وغل + ورگڈشتند از سر خدمت + تن
 خدام ہیست دام حیل + اللغات تک قدم جنان جان آفراس جمع فرس خیل جمع حیلہ
 معنی ترکیبی شرح جس مرگ میں کہ چال و قدم نہیں ہے وہ مرگ بے پایاں ہے اور جس ذکر
 کی رائے میں ثبات نہیں ہے وہ چاک دل جان کا ہے اور زخم معنی ترکیبی قطعہ جو آفراس
 کہ کھوٹی عادت نہیں چھوڑتے آفت بیکرانہ ہیں یعنی اُن کہ کلمہ افسوس کا ہے اور جو خدام
 سر خدمت میں کنارہ کریں تو اُن کا تن دام حیلون کا ہے یعنی ہانے بناتے ہیں معنی محالے
 شتر مرکب کا تک بے ہے تک ہونے سے مرگ رہیگا اور چاکر کی را اگر ثابت نہ رہے گی
 چاک رہیگا معنی ترکیبی قطعہ آفت بیکرانہ اُن ہے خدام کا سرخا ہے اگر اس سے
 در گذرینگے دام رہیگا آفراس میں لفظ راس بمعنی سر کے ہے اگر سر نہ کھینکے تب بھی اُن
 ہوگا محسنات کلام ثبات رایش کیسا خوب ہے ایک یہ کہ راس کی ساقط کیجائے
 دوسرے یہ کہ راس کی تنزل ہو الاختلاف شائع نے اس نکتہ میں ایک محاذمت
 میں بھی نکالا ہے کہ بعد اسقاط خاکے ذمت رہیگا جو مقابل مرج کے ہے اول تو ذمت نکلتا
 نہیں ذمت بدال محطہ نکلتا ہے اور مانا دال ذال معا میں کیسا نہ ہیں تاہم مصرع سے

کوئی اشارہ اسکا نہیں ہی پھر کیسے صحیح جانا جائے بس محسنات کلام سے ہی نہ مٹا۔
 نکتہ در لفظ خدم خدرو ہیئت و میم ہیئت دہن خدم آنست کہ روئے از دہن خدم
 نگر و اندینے پشت بر سخن او نکند و تب در تیج ہلاک ست و عین چشم یعنی تیج باید کہ ہلاک
 خود پیش چشم تبوع معین بیند یعنی جان خود فدائے نظر او کند قطعہ خواجہ را آن زمان
 ولا گرد و کز سر خویش بگذرد مولا + بندہ اندم چو شمع زندہ شود + کہ کند رخ ز بندگی
 زیبا + اللغات خدم بفتح تین چاکران و غلامان خدا بالفتح و تشدید ال رخسار تیج یعنی
 پیروان جمع و واحد ہر دو فلا بکسر دوستی و محبت مولا بفتح میم و لام غلام آزاد کردہ شدہ
 معنی ترکیبی شرف لفظ خدم مین خدمتی روئے ہی اور میم ہیئت دہن بس خدم وہ ہی
 کہ معنی دہن خدم سے نہ پھرے یعنی اسکی بات پر پشت نہ کرے اور پیچے نہ لڑے
 اور تیج مین تب ہلاکت ہی اور عین چشم ہی یعنی تاج کو چاہیے کہ ہلاک اپنا پیش چشم تبوع
 کے معین دیکھے یعنی جان اپنی اسکی نظر پر فدا کرے معنی ترکیبی قطعہ خواجہ کو مولا
 سے اسوقت والا و محبت ہوتی ہی کہ مولا اسکی رفاقت مین اپنے سر سے گزر جائے
 اور بندہ اسوقت شمع کی طرح زندہ ہوگا کہ رخ اپنا بندگی سے زیبا کرے معنی معما
 شرف خدم مین خدمتی روا اور میم یعنی دہن دونوں موجود دہن ایسے ہی تیج مین تب ہلاک
 اور عین یعنی چشم معنی معماے قطعہ مولا کا سر میم جب اس سے گزر جائیگا و لا حاصل
 ہوگا بندہ کا رخ باہر اس باکوزے کر لیگا زندہ ہوگا جسکا اشارہ زیبا ہی یعنی بے کوزے
 کرے محسنات کلام خدرو ہیئت دہن پشت مناسب یکدیگر شمع سے تشبیہ شگفتہ
 مین ہی یعنی خوش خوش خدمت بجالائے الاختلاف متن مطبوعہ مین در لفظ خدم
 خداست بجائے اسکے جو نسخہ ہذا مین ہی اور بجائے تیج تیغ اور دوسری جگہ بھی تیج کو
 تیغ و لا کو ولی غلط لکھا ہی۔

نکتہ غلام بنیم لائے سیاہ باشد و شاگرد پاک دامن شاگرد و نیک خواہ قطعہ آنکو
 غم غلام شناسد بلائے دل + صافی شدہ ز لائے غم آزاد یا بیش + و آنرا کہ اوستاد
 فنون فراغت ست + شاگرد گردانان شاد یا بیش + اللغات شاگرد اصل معنی

اسکے خادم کے ہیں مجازاً تلمیذ شاگرد شاگرد لائے کیچڑ استاد مین واوا شباع کی ہی معنی ترکیبی نشر غلام بے غم جو پروا مالک کی نہیں کرتا اور غنوار اسکا نہیں وہ لائے سیاہ ہی بیٹے کالی کیچ جبین مالک اندھا ہوا ہی اور شاگرد پاکدامن شاگرد اور نیک خواہ معنی ترکیبی قطعہ جو شخص کہ غم غلام کا بلا لے دل جانتا ہی اور اس بلا میں نہیں پڑتا وہ صاف و بے کدورت ہی تو اسکو لائے غم سے آزاد پائیگا اور جو کوئی کہ فنون فراغت کا استاد ہی بیٹے فراغت کے فن میں فراغ حاصل کیے ہوئے ہی اگر شاگرد نہیں رکھتا تو اسکو خوب شاد و شادان پائیگا معنی معامے نشر غلام کے اول آخر غم ہی بیچ میں لائے شاگرد کا دامن دال ہی حبیب پاکدامن ہوگا شاگرد ہیگا معنی معامے قطعہ جب غلام سے لائے غم جاتی رہی مفاو آزادی حاصل ہوگی جو مستلزم رفع لائے غم کو ہی لفظ شاگرد مین شاد اسکے اول آخر ہی بیچ میں گر اگر گردارد ہوگا شاد رہیگا جیسا کہ ایا گردارد سے کیا ہی محسنات کلام لائے سیاہ غلام جو اکثر حبشی ہوتے ہیں اور کالی کیچ دونوں کے واسطے کینسا مناسب ہی آزاد و صافی غلام کے لیے اور کیچڑ کے واسطے خوب آبلغ ہی استاد شاگرد فنون فراغت دونوں مناسب اور نیز یہ امر بھی کہ شعر آخر میں شاگرد تلمیذ اور خادم دونوں معنی میں ہو سکتا ہی دونوں کی رعایت میں موجود الاختلاف اصل کتاب میں غلام بے غم بلا لے سیاہ باشد غلط معلوم ہوتا ہی اس لیے کہ محل معنی معانی کا ہی اور لائے سیاہ صحیح کسو واسطے کہ غلام میں لانا لگتا ہی نہ بلا عجب کہ شارح نے اپنے معنی ترکیبی میں بلا لے سیاہ لکھا ہی اور معنی معانی میں لائے سیاہ اور اسکے ساتھ یہ کہ بلا سیاہ گفتن بلا خطہ مقارنت با ست یہاں تو سولے باشد کی با کے اور کوئی با ہی نہیں سوا اس سے کیا ہوتا ہی خدا یا لائے سیاہ کیا بر ہی خواہی غلام بلا لے سیاہ ٹھہرائیں اور تسولیں تا ولین کرین اور ادعا ٹھہرائیں لائے سیاہ بھی تو متعارف ہی۔

حکایت سرداری گرفتہ ہوئے بود کہ گردن قدم از احتمال اغلال او چون دال خم گرفتہ و تن عبید زیر آفتاب چشم خوگر گذارش چون بید لرزان شدہ گفتندش دامن خرم بخون میا لائے کہ روی خوف بردم فرمان تو نہادہ اند و عبید زیر دست رامیاز لہر چشم

بر قدم طلب احسان تو دارند گفت بندہ را چون بند نباشد مگر بر قصد بزرگی شامل است
 باوی باند و غلام را کہ غل بردارند نام کہ تہیہ پیشوائی است از وظاہر شود قطعہ بردہ ہر کہ
 کہ کم کنبدہ خویش + بد بود نزد اہل فوز و فلاح + زان بود عین و لام نام غلام + کہ غل آرد
 غلام را بہ صلاح + اللغات گرفتہ خوتند و در شست خود نام بالفہم خادم ان احتمال برداشتن
 عبیدہ لفتح جمع عبد دم بالفہم خون و نفس و سخن و ہنگام رجاء لفتح امید فوز خوبی مقصد کوہو پختنا
 فلاح لفتح رستگاری و پیروزی و بقا و غیرہ نیکی مین رہنا غل بالفہم و تشدید لام بند کردن
 معنی ترکیبی نہر ایک سردار تند خو و پر غضب تھا کہ گردن خادمون کی اسکے اغلال کا بوجہ
 اٹھاتے اٹھاتے دال کی طرح خم ہو گئی تھی اور تن عبیدہ یعنی غلاموں کے نیچے اسکے آفتاب چشم
 خنجر گزار کے بید کی طرح لرزان ہو رہی تھی مطلب یہ کہ جب جسکی طرف دیکھتا تھا تو ایسا دیکھتا
 کہ گویا خنجر مارا لوگوں نے اس سے کہا کہ دامن خدم کا خون سے کیوں بھرتا ہے یہ تو خوف کا
 صفحہ تیرے دم فرمان پر رکھے ہوئے ہیں اور عبیدہ زیر دست کو کیلے ستاتا ہے کہ انکو تو چشم
 امید کے قدم پر تیرے طلب احسان کے ہی یعنی امیدوار و طالب تیرے احسان کے ہیں
 کہا بندہ مین جو بند نہوگی تو اسکے ساتھ ہار ہیگی جو قصد بزرگی پر شامل ہے یعنی پھر وہ ارادہ
 بزرگی کا کرتا ہے اور غلام سے جو غل اٹھا لین تو ام کہ تہیہ پیشوائی کا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے
 معنی ترکیبی قطعہ بندہ جب اپنی راہ بھول جائے اور دوسری راہ اختیار کرے تو
 وہ اہل فوز و فلاح کے نزدیک نہایت ہی بد ہے عین و لام سے جو غلام کا نام رکھا ہوا ہے
 یہ اسی واسطے ہے کہ غلام کو غل ہی ٹھیک بناتا ہے معنی معمارے نہر لفظ خدم مین دال
 گردن ہے جسکو ادھر ادھر سے خم پکڑے ہوئے ہے عبیدہ کا آفتاب عین ہے اور اسکے نیچے
 لفظ بید و امن خدم کا دم ہے یعنی خون روئے خوف خاہی جب اسکو دم پر رکھینگے خدم
 ہوگا عبیدہ مین عین چشم ہے اور قدم طلب کا با اور بعد انکے یہ جو مجموعہ عبیدہ ہی بندہ مین
 جو لفظ بندہ ہوگا ہار ہیگا غلام مین اگر لفظ غل نہ ہوگا ام رہیگا معنی معمارے قطعہ بردہ سے
 جو لفظ رہ کہ ہوگا بدر ہیگا غلام کی ترکیب عین و لام سے ہے جسکا مجموعہ غل ہے اور یہ عین
 مسمائی اور لام اسی مراد ہے محسنات کلام آفتاب چشم باعتبار حرارت غضب

ونیز بر عایت چشم کہ اسمین بھی آفتاب ہی باقی خوبیان ظاہر ہیں۔

فصل فی الاماکن والدور والمساکن والقصور

نکتہ رت یعنی رئیس را چون عمائے غفلت و غرور پیش آید از خلقان بر سر عمارت کند
نمی بیند کہ تا چشم بکشايد آن عمارت از پا در آید و ما ر مظلمہ در گردن او بماند قطعہ بردار
پردہ از سر آ باد روزگار و تا بنگری کہ حاصل او غیر باد نیست + ہر کو دین سراے
مجازی مدار و دار + زیر و زبر ساخت تحقیق را د نیست + اللغات رت کے معنی
خود مصروح نے لکھ دیے عمالفتح و تخفیف مگر اہی و نابینائی عمارت بالکسر آبادی اور آباد کرنا
مظلمہ بالفتح و کسر لام ظلم کرنا اور دادخواہی کرنا زاد بفتح جو انمرد و سخی آماکن جمع الجمع ممکنہ
کہ جمع مکان کی ہی دور جہدار مساکن جمع مسکن قصور جمع قصر معنی ترکیبی نثر رت
یعنی رئیس کو جب غفلت و غرور کی عمارت کی پیش آجاتی ہی تو مخلوق کا زبر سر عمارت کا
بناتا ہی اور اسمین خچ کرتا ہی اور نہیں دیکھتا کہ جیتک پلک مار کے آنکھ کھولے اتنی ہی
دیر میں وہ عمارت از پا در آمدہ ہو جاتی ہی اور ما ر ظلم و ستم کا اٹھکی گردن میں بہتا ہی
معنی ترکیبی قطعہ یہ جو آبادی زمانہ کی ہی اس واسطے کہ آباد یعنی آبادی کے بھی
آتا ہی اس سے پردہ اٹھا پھر دیکھ کہ باد ہی باد رہتا ہی ای بیہودہ اور بیکار جس سے
کچھ حاصل نہیں پس جسے اس سراے مجازی میں اپنے دار مدار کو زیر و زبر نہ کیا
بیشک وہ شخص را د نہیں ہی معنی معماے نثر لفظ عا جب کلمہ رت کو پیش آینگا
عمارت ہوگا اور لفظ عمارت سے جب چشم کہ وہ عین ہی کھولینگے اور پانوں اسکا کہ تا ہی
گر ادینگے ما ر ہیگا معنی معماے قطعہ لفظ آباد کا پردہ الف ہی جب اٹھا لیا جائے گا
بادرہ جائیگا لفظ دار کا جب زیر و زبر ہوگا را د حاصل ہوگا محسنات کلام زبر سر
عمارت کیا خوب ہی کہ عمارت کے سر پر عین یعنی زر کے ہی مظلمہ کے معنی سیاہی کے
بھی ہیں پس مار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی بردار مداران میں بھی دار موجود ہی۔

نکتہ ایدر ویش اگر کنج زبر سر عمارت دنیا خچ کنی عاقبت مارت در نظر آید و اگر درو

گردن کشی کنی عمارت پیش آید و اگر ستون الف التفات از وی کوتاہ کنی بحیات طیبہ عمارت دراز شود **قنوی** ہر کرا را ایش ز عمران شد نفور + یافت عمانی ز دریائے سرور + و انکہ ویران کرد بنیاد سرا + سر شود از ترک و قطع ماسوا + شرفہ ایوان بیفکن از سراے + تا شرفنا بینی از پاکی راے + **الکفات** مارت در نظر ایا در نظر عمران بالکسر آبادی نفور بفتح اول گریزندہ و رمنده ماسوا جملہ مخلوقات سولے خدائے تعالیٰ معنی ترکیبی نشر مصر رح کہتے ہیں اگر کنج زر سر عمارت دنیا پر صرف کرے گا انجام یہ ہوگا کہ مارت تجکو نظر نیگا یعنی تیرے حق میں مارا اور اگر اس عمارت میں گردش کنشی اور غرور کرے گا غارت جسکا ترجمہ عمارت تو ہی پیش آئیگا اور جو ستون الف التفات کا اس سے گھٹا دیگا حیات طیبہ جاودانی سے عمر تیری دراز ہوگی معنی ترکیبی **قنوی** جسکی راے آبادی سے بھاگی اور نفور ہوئی اسنے عمانی دریائے سرور سے پائی یعنی ایک عمان دریائے سرور کا ہو گیا اور جسے بنیاد اپنی سرا کی ویران کی وہی سرا و سرور ہوا کہ اس ماسوا سے قطع کیا اور الگ ہو گیا شرفہ جو علامت رفت و عظمت کے ہیں اپنے گھر سے دور کر تو راے تیری پاکی و پاکیزگی سے شرف حاصل کرے معنی معمارے نشر عمارت میں عین یعنی زر کے ہی جب عین خرج ہو جائیگی مارت رہیگا اور گردن اسکی میم ہی جب یہ گردن کھنچ لینگے عمارت ہوگا اور الف عمارت میں جو الف التفات کا بنزلہ ستون کے ہی اسکو کوتاہ کرنے سے عمرت رہیگا معنی معمارے **قنوی** عمران سے جو را بھاگے گی عمان ہوگا سرا کی بنیاد الف جب یہ بنیاد ویران ہوگی سر رہیگا شرفہ کی ہاگرنے سے شرف رہتا ہی محسنات کلام ستون الف التفات کیسا خوب کہا ہی کہ التفات کا سر کلمہ الف بھی ہی اور التفات ہی باعث عمارت عمارت اور بصورت ستون نیز کوتاہ و دراز متفاد سر او ماسوا و نوئی بنیاد الف پر ہی۔

نکتہ بقاع را چون بقا بر عین عدل باشد بعد از انکہ بانی چشم از زندگانی پوشد بقاع را بقا یا بند و اگر باب بقاع از باے بنی باشد چون بانی از وی روے پوشد قاع منصف شود قطعہ ازہ نمکی ارتاق شود کرن قصور + آہ مظلوم شود در عقبش نفخہ

صورہ شدن حق دور بظلم آنکہ سرگرداورد + لاجرم در غریب جمع سرآمد و در اللغات بقاع کبیر
جمع بقعہ پارہ زمین کہ اور زمینوں سے جدا ہو بانی بنا کنندہ قاع زمین ہوا و صحر جمع قیہ
منصف زمین ہوا و رکن ستون نفعہ بالفتح ایک بار چھو نکنا معنی ترکیبی نثر جن بقاع
کی بنیاد عین عدل پر ہوا و پھر اسکی بنا کرنے والے کی آنکھیں مع جائیں تب بھی اس بقاع
کی بقا پائینگی اور اگر باب بقاع کا باے بنی و گمراہی سے ہی جب بانی اسکا منہ چھپا لے گا
وہ قاع منصف ہو جائیگی یعنی زمین ہوا کہ کبھی بیان کوئی بنا ہی نہ تھی معنی ترکیبی قطعہ
بالفرض محکم کی راہ سے ستون قصر کے قاف سے ہوں لیکن اگر بنا اسکی ظلم سے ہی تو ظلم ظلم
کی اس کے پیچھے مثل نفعہ صور کے لگی ہوئی ہو کہ بنا اسکی زمین آسمان کو بھی بھاڑ دیگی اور وہ
شخص جس نے گھر اپنا ظلم سے جمع کیا اور ترتیب دیا وہ خدا سے دور پڑا اسی واسطے عربی میں جمع
سر کی دور آیا ہی معنی معمارے نثر لفظ بقاع میں عین یعنی چشم کے ہی جب اس سے آنکہ
چھپا پائینگی بقارہیگا اور باب بقاع باہی اگر اس سے رو چھپایا جائے گا کہ مراد سقوط سے ہی
قاع رہیگا معنی معمارے قطعہ اگر قاف کے پیچھے لفظ صور کا آئیگا قصور ہوگا مصو ققصونیں لند
بھی ہی دور دور تجنیس تام محسنات کلام میں عدل کیسا بلغ ہی کہ ذات عدل اور حرف
عین دونوں کو شامل بقاع بقا قاع تینوں تجنیس زائد و ناقص بانی زندگانی ہوزن قاف
رکن قصور کا ظاہر الاختلاف بانی کی جگہ باقی صور کے بجائے سور متن مطبوعہ میں
غلط لکھا ہی۔

نکتہ مدارس را کہ حلقہ میم موقوفات در پیش نباشد زود بنایش دارس شود و
خوانق را کہ خوان اوزار مہمند نباشد صوفی را در وی ہر موی از برای قاف قوت تیغ
گشادہ است و مساجد را کہ جمیعت حضور ساجد نباشد دور میم حریش دائرہ دیر باشد
و حمام را کہ عذوبت آب در میان نبود جز ہم یعنی گداختن بدن از وی نیاید قطعہ
سر آدم بگردان تعلیم + در مدارس کہ بنیوا باشد + خانقاہیکہ خالق ست از جمع + آہ
در ویش در قفا باشد + و مساجد چو جد طاعت رفت + صبح آبادیش مسابا باشد + حمام
چون قند بے اصل + آب صافی در حماما باشد + اللغات مدارس جمع مدرسہ بجائے درس

موقوفات وقف کی ہوئی چیزیں دارس ناپدید شونده خالق جمع خانقاہ ادرار ہمیشہ
بخشش کرنا محمد گسترده مساجد جمع مسجد ساجد سیرہ کنندہ دیر بالفتح عبادت خانہ ترسیان
حم کد اخترن بدن نوا تو شہ و برگ و ساز خالق گلا گھوٹنے والا عبد الکسر و تشدید ال
در شکتی و کوشش کسی کام میں مساجد تمام بختیں کل سیاہ متغیر شدہ معنی ترکیبی
نشر مدارس میں اگر حلقہ میم وقف کی ہوئی چیزوں کا جس سے گذران مدرس اور طلبہ
کی ہوسانے نو بلدی بنیاد اسکے دارس ای ناپدید بے نشان ہو جائیگی اور خالق
کہ خوان ادرار و خلیفہ کا اسمین بچا نو صوفی کو ہر مو واسطے قاف قوت کے تیغ کشندہ ہی
یعنی بال بال اسکا فکر قوت میں ایسا ہی جیسے تیغ کشندہ کہ وہاں کارہنا اسکو دشوار
ہوگا اور مساجد کہ جمیت حضور ساجد سے خالی ہی یعنی ساجد فکر معیشت میں پریشان
ہی اس مسجد کے حرم کا دور میم دائرہ دیر کا ہی یعنی مسجد میں اگر سیرہ بے حضور کا ہی
تو دیر و مسجد اسکے لیے یکساں ہی اور جس حمام کے درمیان میں کہ عذوبت آب کی
نہیں ہی سوائے حم یعنی بدن گلانے کے اس سے اور کیا حاصل ہوگا عذوبت آب شیرین
مراد آدمی سے کہ اگر آدمی نہوگی آب شیرین اسکا تلخ ہو جائیگا اور رہنا مشکل پڑیگا
معنی ترکیبی قطعہ یعنی مدرس کہ بے برگ و نواہین وہاں کی تعلیم سے سر آدم کا
پھرتا ہی اور تعلیم ناگوار ہوتی ہی اور جو خانقاہ کہ خالق یعنی بھوک سے گلا گھوٹ رہی ہی
اسکے پیچھے آہ فقیر کی لگی ہوئی ہی اور مساجد سے اگر جد طاعت کی جاتی رہے تو صبح
اسکی آبادی کی مسا ہو جائیگی ای شام تیرہ رنگ اور ما جام کا اگر بے اصل ہوگا تو فنا
آب اسکا ما ہو جائیگا یعنی کالی کچھ معنی معماے نشر مدارس میں اگر میم نہوگا دارس
ہوگا خوان اور قاف جمع ہونے سے خالق ہوتا ہی مساجد میں اگر حضور ساجد سے خالی
ہوگا فقط دور میم رہ جائیگا جسکو دائرہ دیر کہا ہی حمام میں اگر مراد ف آب کا نہوگا
حم رہیگا معنی معماے قطعہ مدارس کو گھمانے یعنی قلب سے سر آدم حاصل ہوتا ہی
خانقاہ کے اول خالق ہی اور پیچھے اسکے آہ مساجد سے جو لفظ جد جاتا رہیگا مسا ہوگا
حمام میں مائے حمام کی اصل میم ہی جب بے اصل ہوگا ہمارہ جائیگا محسنات کلام

حلقہ در بنا دارس میں دارسب مناسب یکدیگر خوانق خوان قاف قوت دور دائرہ و سبب
میں سرکہ حروف واحد آب و صافی مناسب ماعات ہیں اور علاوہ سبب اختلاف
میں مطبوعہ میں نیاید کی جگہ نیاید اور ماہ جام کے بجائے بار جام غلط ہے۔

نکتم ہر عمارتیکہ نہ درخورد استعداد خود بنیاد نہر آن عمارت تمام نشود و عموی در بنج
تخسرو افلاس تمام شود نہی بینی بنار کہ بے زر باشد حاصلش عنا و ضرر باشد قطعہ بین
کن از ضمیر جو معدن زرای سپر بنا در مدن عمارت عالی بری بسر + با عین در بروج
شود حاصلت عروج + بے زر معینت نشود و اصل در ضرر + اللغات تخسرتکھانا
مدن بفتح و ضم دال جمع مدینہ معدن بفتح و کسر دال کان زر و جو اہر و اصل ہر چیز
معنی ترکیبی نشو عمارت کہ اپنی بنیاد کے لائق نہیں ہوتی وہ عمارت تمام نہیں ہوتی
اور عمر اسکی رنج و تخسرو افلاس میں تمام ہو جاتی ہی نہیں دیکھتا ہی جو بنا کہ سبے زر
ہوتی ہی حاصل اسکا عنا و ضرر ہوتا ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی ای سپر تیرے دل میں
جو زر جگہ پکڑ رہا ہی معدن کی طرح اسکو دل سے نکال ڈال تو مدن میں عمارت عالی کو
تمام کرے عمارت کے بروج میں جب ہی تجکو عروج ہوگا کہ تیرے پاس عین ہو یعنی زر
اور بے زر معین کے تیری کچھ اصل ضرر میں نہوگی معنی معامے شرکہ بنا میں جب بے زر
ہوگی یعنی بے کی جگہ عین ہوگا جو زر ہی تو عنا ہوگا معنی معامے قطعہ معدن میں زر
عین ہی جب نکالا جائیگا مدن ہوگا بروج جب عین کے ساتھ ہوگا جیسا با عین ہی
اسل اشارہ سے ظاہر تو بروج عروج ہو جائیگا معین میں عین زر ہی جب بے زر ہوگا
میں رہیگا یعنی کذب جسکو ضرر کہا ہی موافق دلالت التزامی کے سپر سپر تصحیف یکدیگر
محسنات کلام تشبیہ دل کی معدن سے زر نکالنے میں موافق معنی ترکیبی و معانی
کے کیسے راست ہی عمارت بنیاد بنا تمام نشود و تمام شود نوے متضاد۔

حکایت یکے از ارکان دولت چند کرت در مرسل قصری عالی ساخت و آبش
ببنداخت پرسیدندش کہ بنا بر چیست کہ ارکان این مرع ہر چند باب تیرہ خراب
میشود نیت تو در عمارت صافی ترست گفت ندانید کہ مرع چند انگہ زیر و زبر شود

حرص بانی در بنایش زیادت گرد و قطعہ حرص راز ارس رود گرد آید سیل + نگر د از
 دل او کم نشان دور سرا + و گر جهان ہمہ دریا شوند غایت حب + بروی آب نہد چون
 حباب خانہ بنا + اللغات کرت بفتح و تشدید را نوبت و بار عمر بفتح تین و راے مشدد
 راہ و جاے گذشتن مجازاً بمعنی سبب نیز ارس رود ایک رود ہی کنارہ آذر بیجان کے
 حباب بمعنی محبت معنی ترکیبی نہر ایک نے ارکان دولت سے چند مرتبہ عمر یعنی راہ سیل
 میں ایک قصر عالی بنایا اور پانی نے اسکو اگر ادا اُس سے پوچھا اسکی کیا بنیاد ہو کہ
 ارکان اس بنیاد کے ہر چند آب تیرہ سے خراب ہو جاتے ہیں اور نیت تیری عمارت
 میں صافی تر ہوتی ہی کما تم نہیں جانتے صرح کتنی ہی زیر و زبر ہو حرص بانی کی اسکی بنا
 میں زیادہ ہوتی ہی معنی ترکیبی قطعہ یعنی حرص کا یہ حال ہی چاہے کتنا ہی اہل ارس
 رود سے آئے لیکن اُسکے دل سے نشان دور سرا کم نہیں ہوگا بلکہ اگر تمام جہان دریا
 ہو جائے اسکو جو محبت عمارت کی ہی وہ روے آب پر ہی حباب کی طرح بنا خانہ کی رکھیں
 معنی معمارے نہر صرح جو بمعنی قصر کے ہی اگر بنیاد اسکی زیر و زبر ہوگی حرص ہو جائیگا
 معنی معمارے قطعہ ارس رود کا قلب دور سرا ہی حب کو اب پر رکھنے سے حباب
 ہوتا ہی محسنات کلام ارکان بنظر تعمیر مکان کے کیسا خوب ہی سیل و اب لفظ بنا بر
 اور تیرہ اور صافی ارس رود دریا حباب سب مناسبات سے ہیں خراب و عمارت
 متضاد ایسے ہی ساخت و بیند اخت چون حباب خانہ بر آب کیسی ابلغ تشبیہ ہی
 الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے آبش و البس بانی کی جگہ مانی ارس رود کو
 ارس رود غلط لکھا ہی۔

فصل فی الحدائق والانساق والازہار

انکہ اطراف حدائق حق واقع شدہ و میانش یاد قلب پس باید کہ ہر کہ بکشت و
 قطارہ حدائق مشغول شود از اطراف صنع حق مشاہدہ نمودہ دلش از یاد حق بہرہ
 مائل نشود و قنوی سین بستان سرے مومن دان + ارہ قطع بر گلوے بتان +

غاب قلبست باغ شیران را + مرزا و رزم دل دلیران را ہر کہ در بوستان گذشت از پوست
 مغز آن دیدہ از تجلی دوست + اللغات حدائق باغ پر دخت آواز شکوفہ از بار بار فتح شکوفہ شقائق
 نوعی از لاله بسکوشقائق النعمان کہتے ہیں کہ اُسے اسکو پسند کر کے اسکی محافطت کا حکم
 دیا تھا گشت سیر غاب بیشہ شیران وہ ادا محبوب کی جو میان میں نہ آئے مغے
 ترکیبی شرائط حدائق کے حق واقع ہوا اور میانہ اسکا یاد قلب ہی بس چاہیے کہ جو کوئی
 سیر و نظارہ حدائق میں مشغول ہو اطراف سے اُنکے صنع حق کو مشاہدہ کرے اور دل
 اسکا یاد حق سے ہمو و لعب کی طرف مائل نہوئے مغے ترکیبی شنوی سین جوستان را
 میں ہی مومن کے واسطے ایک ارہ قطع کا ہی جس سے تعلق بتوں کا قطع کرتا ہی جو کل وغیرہ
 ہیں غیر حق کے اور حق کی طرف رجوع ہوتا ہی باغ کا قلب غاب ہی مغے بیشہ سویہ
 بیشہ شیر مردون کا ہی اور باغ کی مرز میں رزم دل ہی دلیروں کے واسطے کہ وہ اس میں
 دل و نفس سے رزم کر کے طرف حق کے مائل ہوتے ہیں اور انکے مقید نہیں ہوتے
 اور جو کوئی بوستان میں پوست سے گذرا اپنے ظاہر سے الگ ہوا اُسے مغز آن کا
 دیکھا کہ وہ تجلی دوست کی ہی جو بوستان میں ہو رہی ہی مغے معماے شرائط
 ادھر ادھر سے حق ہی اور در میان میں وائے جسکا قلب یاد ہی مغے معماے شنوی
 بوستان میں سوائے سین کے جسکو ارہ کہا ہی بلحاظ دند انون کے بتان بھی نکلتا ہی
 باغ کا قلب غاب مرزا کا قلب رزم پہلا مستوی دوسرا غیر مستوی بوستان کے اول
 پوست ہی بعد اسکے آن معنی اداے محبوب باو یا معما میں ایک ہی محسنات کلام
 یاد قلب کیسا ابلغ ہی کہ مغے ترکیبی و معنائی دونوں کو شامل ایسے ہی گلوے بتان
 کہ سین حرف تا پر جو گلو بتان کا ہی رکھا ہوا ہی مغز آن کیسا لطف ہی کہ گلوں کی جو آن
 واد ہی اُسکا مغز اسکی تجلی ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے یاد قلب کے بعد قلب
 رزم کی جگہ رزم غلط ہی۔

نکتہ ریاحین از ریاح لطف حق رے و تازگی و دل زندہ در روی دارد و و راد از راد
 فیض او داروی جگر پارہ در دل قطعہ و در تارای حشرش حاصل ست + از سرا پا

و محبوب دل بست + آن ریحان گرنہ از بوی خداست + حاصل ترکیب او باد و ہست
 اللغات ریاحین جمع ریحان ایک گیاه خوشبودار جسکو شاہ سپر غم کہتے ہیں اور ہر گیاه
 خوشبودار اور ہر گل سوائے گلاب ریحان جمع ریحی بالفتح + الکسر والتشدید سیلاب ہو
 ورا جمع ورد و بتشدید راجع وارد و رد بالفتح و د بالفتح و تشدید دال دوستی آن
 ادائے محبوب معنی ترکیبی شریفی ریاحین پر کبھی ریحان لطف حق کی چل رہی ہی
 جیسے رے یعنی سیرانی اور تازگی اور زندہ دلی در و رکھتا ہی ای ظاہر اور وادینے گلاب
 نہایت واردات فیض سے دار و جگر پارہ کی اپنے دل میں پاتا ہی معنی ترکیبی قطعہ
 ورد کو جو رائے اسکے ہر کی حاصل ہوئی ہی کہ سر اپا و دوستی ہو گیا ہی اسی سبب سے
 محبوب دلونکا ہو اور ریحان میں جو ایک آن جدا گانہ ہی یہ خداے تعالیٰ کی بوسے ہی
 اسی سے یہ بو پائی ہی اگر اُس سے نہ تو اسکی بالکل ترکیب ہی باد و ہوا ہی ای لغو و بیہودہ
 معنی معماے شریاحین میں لفظ ریحان اول جز ہی اور رے اسکار و بمعنی تازگی اور
 دل اسکا حی اور حی نکلیا نیسے ریحان بھی حاصل ہوتا ہی قلب وارد کا دار و وارد
 تجنیس تام معنی معماے قطعہ ورد کا سراپا و درای ہر آنیسے ورد ہوگا ریحان میں
 اگر آن نہوگا ریح رہیگا محسنات کلام ریاحین ریحان رے رو سر کلمہ راجگر پارہ دل
 مناسب یکدیگر اور ملے این الاختلاف متن مطبوعہ میں وارد کی جگہ در آواز
 اور آن ریحان کے بجائے آن نہ ریحان اور باد و ہوا کے بجائے باد ہوا باضافہ غلط ہی
 نکتہ غنچ غنچہ از فیض چشمہاے ہائے ہیبت حق ست ازان بر سر ہزار عاشق دار دو
 شوق سینہ شقائق از داغ الف الف احدیت ست ازان در عقب صد تاج دارد
 قطعہ گرنقاب غنچہ بکشاے ز شوق + نہج او آشفقہ بینی از وصال + و در دل لالہ بجوی
 بگری + در شوق از خون دل جام ہلال + اللغات غنچ بالضم و متمین کرشمہ و ناز
 کردن و مرد پر ہیبت بکسر اول و فتح ثانی بخشیدن شوق بالفتح + التشدید شگاف شقائق
 نوچی از لالہ نہج راہ پیدا و کشادہ معنی ترکیبی شریح ناز و کرشمہ غنچہ کافیض چشمہاے ہائے
 ہیبت حق سے ہو اسی سبب سے ہزار عاشق اسکے سر پر ہیں اور شوق یعنی

شکاف سینہ شقائق کا داغ الف الفت احدیت سے ہی اسوجہ سے سوتا ہے اسکے پیچھے ہرگز ہزار اور سو دونوں سے کثرت مراد ہی معنی ترکیبی قطعہ اگر نقاب غنچہ کا کھولے یعنی اسکے بھید سے واقف ہوئے تو دیکھے کہ اسکی بیج دراہ اسکے شوق محصال میں کیسی آشفتم ہو رہی ہے اور جو لالہ کے دل کو ڈھونڈھے اور اسکے ساز کی جستجو کرے تو یہ جانے کہ شفق میں جو اسکی رنگینی ہی خون دل سے ایک جام ہلال کا ہو اور جام ہلال با اعتبار رنگینی و خوبی لالہ کے ایسا اسکے عشق میں خون دل سے جام بھے ہوئے ہی معنی معامے شرف غنچہ کا جو ہائے ہیبت پر آئیگا غنچہ ہوگا اور سر پر اسکے غلین جسکے ہزار عدد ہرین شقائق کا شوق یعنی شکاف سینہ شقائق کا الف الف اور آخر میں اسکے قاف جسکے سو عدد ہرین الف سینہ اس لحاظ سے کہ تیسہ حرف ہے اور شق اسکے اوپر معنی معامے قطعہ غنچہ کا نقاب غلین ہی اگر کھول لالہ لایگا غنچہ رہیگا جسکا قلب آشفتم بیج ہی اور دل لالہ کا ہلال ہی محسنات کلام ہزار عاشق دارد ای بکثرت و نیز بلبل و عدد غلین ایسے ہی صدر تابع کہ قاف ہی سو عدد والا و نیز حرف الف الفت احدیت شفق لالہ خون ہلال ہر یک مناسب یکدیگر ہلال میں ایام بھی ہے کہ معنی پیالہ کے بھی آتا ہے سر اور عقب متضاد الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے ہیبت کے ہیئت اور و دل لالہ کی جگہ در دل غلط ہے۔

نکتمہ لب لالہ لال بہائے ہیبت جلال و سر سبزہ سبز بہائے ہیبت جمال شعر لالہ سرخوئے است مشعل نورالہ + سبزہ بے پاؤں سرادکر مش جامہ خواہ + اللغات لال کنک ہیبت ترس و خوف جلال بزرگی ہیبت بخشش جمال خوبصورتی و خوش سیرتی بزرگ بالفتح و تشدید زاجامہ معنی ترکیبی شرف لب لالہ کے کنک ہیں جب سے ہی اسکی ہیبت جلال کی دلکشی ہے اور سر سبزہ کا سبز ہی کہ اسکی ہائے ہیبت کو پہونچا ہے معنی ترکیبی قطعہ لالہ سرخوئے مشعل نورالہ ہے اور سبزہ بیسروپا اسی کے کرم سے جامہ خواہ معنی معامے شرف لالہ جب ہے سے مقارن ہوگا لالہ ہوگا اور کلمہ سبز جو ہے کے نزدیک آئیگا سبزہ ہو جائے گا معنی معامے شعر لالہ کا سر لام ہی جب سوخته ہوگا الہ حاصل ہوگا اور سبزہ کا سر

سین اور پاپا ہی جب نیسروپا ہوگا بزرہیگا بمعنی جامہ محسنات کلام لب لالہ لال جلال کہ لال اسمین بھی ہی اور سر سبزہ سبز کیسے خوب لفظ ایراد کیے ہیں خوشنویسوں کو ایسے لفظ طین تو کیسے موتی پر وین پخت کا لفظ ذکر لالہ مین کیسا ایلن ہی کہ ایک لالہ دل سوخت بھی ہوتا ہی ایسے ہی ہائے ہیبت اور ہائے ہیبت اور جلال و جمال مناسب با ہر گراور مشعل کا سر سوختہ ہونا ظاہر الاختلاف ہیبت کے بجائے ہیبت اور دوسرا ہیبت کی جگہ ہیبت متن مطبوعہ مین غلط ہی۔

نکتہ نفس بنفسیہ را سر و پائے برجم فلک نیلوفر می کہو درست و بج بر اطراف آن نشان شگاف آن و تن ارجوان بہ تیغ خونچکان ہر آگہی جو الفت وارہ بر فرش علامت آن قطعہ شدہ است بہ سر و پائے بنفشہ بیمار + زلفش ورعی وی اندر ریاض لطف خدا + در ارجوان بگر مست و سر خروے شدہ + زرج و جنبش اور او ان نشوونما + اللغات نفس بالفتح ذات ہر چیز بنفشہ معرب بنفشہ بفتح اول و ضم نون نام ایک دوا کا ہی قسم گیہ سے گل اُسکا کہو ہوتا ہی جج بالفتح شگاف تن ریش ارجوان معرب ارجوان بالفتح و غلین مفتوح ایک درخت ہی کہ موسم بہار مین پھولون سے سُرخ ہو جاتا ہی اور مطلق برگ نہیں رکھتا اور از موسم مین پر برگ ہوتا ہی یعنی بالفتح چریدن و چربانیدن و نگاہبانی کرد نفس بے شبان کے چرنا رج بالفتح و تشدید جیم جنیدن و جنبانیدن و بازداشتن نشو بالفتح پیدا ہونا چنا بڑھنا تا بفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنی ترکیبی شرفش بنفسیہ ای ذات بنفشہ کا سر و پائے سبب برجم فلک نیلوفر می کے کہو ہی یعنی بالکل فلک کی سنگ زنی سے کہو چنانچہ بنفشہ کا پھول کہو ہوتا ہی ہی اور اسکے اطراف مین جونج ہی یہ علامت اُسکے شگاف کی ہی اور تن ارجوان کا تیغ خونچکان محبت آگہی سے جوان ہی ای ہمہ تن سُرخ کہ خاصیت جوانی کی ہی جیسا کہ ارجوان کا درخت ہمہ تن پھولون سے سُرخ ہو جاتا ہی اور ارہ اسکے سر پر علامت اُس ہر کی معنی ترکیبی قطعہ سر و پائے بنفشہ بیمار کا بہ ہونا ہی ای ہی و بہتری اس سبب سے کہ اسنے ریاض لطف خدا مین نفس ورعی حاصل کی ہی یعنی بے شبان اور محافطہ کے بخوبی من مانا چرنا اور اسی لطف کی محافظت مین رہنا اور

ارجوان کو تو دیکھ کیسا مست و سرخرو ہوتا ہے اسکی رنج و جنبش سے اوان نشو و نما
یعنے موسم بہار میں معنے معانے شربنفسج کا سرو پانچ ہی اور اسکے بیچ میں نفس بنفشہ
ارجوان میں لفظ جوان موجود اور اسکے سر پر بعض ارہ معنے معانے قطعہ بنفشہ کے
اول آخر لفظ بہ ہی اور درمیان میں نقش ارجوان کے بیچ میں رنج ہی ادھر ادھر سے اوان
محسنات کلام بنفشہ کے واسطے لفظ بیمار کیسا مناسب ہے کہ بیماروں کا علاج بھی ہی
علیٰ ہذا لفظ بہ جو صحت و تندرستی پر دلالت کرتا ہی رحم اور نیک اور نشان اور شگاف
اور تیغ اور ارہ سب مراعات و مناسبات سے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں برجم کی
جگہ بزخم کہ زخم سے کہو نہین ہوتا اور نیک کے بجائے ذبح اور بہ تیغ کی جگہ صرف تیغ اور
نفس کے ٹھکانے نقش اور عی کے بجائے ورع اور رنج و جنبش کی جگہ تیغ و جنبش
غلط لکھا ہی۔

تنگتہ روی یاسمن بعد از یاس بہمن لطف ذو المنن بہمن و طراوت چمن میرساند و
ورق نسترن بعد از نس یعنی خشکی بدن سرمایہ نم نمائے ندی دل تر میگردد اند قطعہ
یاسمن را بنا نگردین کہ اساسش زمین رحمت اوست + نسترن را نگر کہ ستر درون
دام از پردہ ہائے عصمت اوست + اللغات یاسمن یا سہمن ہندی چنبیلی یا سن
بفتح و سکون عذاب و سختی یاس نا اُمیدی بہمن نام ماہ سرما کہ سخت خزان کا وقت
ہی من بالفتح و تشدید میم نعمت و احسان نسترن ہندی سیوتی نش بالفتح و التشدید
خشک ہونا نا افزایش کرنا اور زیادہ ہونا ندی بخشش بہمن بالضم نجستہ ہونا معنے
ترکیبی شرو یاسمن کو بعد یاس و عذاب ماہ بہمن کے کہ ہمینہ خزان کا ہی لطف ذو المنن
کا من و طراوت چمن کو پہونچاتا ہی اور ورق نسترن کو بعد نس اور خشک ہو جانے
کے سرمایہ نم نمائے ندی سے دل تر کرتا ہی اسکا فاعل بھی لطف ذو المنن کا ہی یعنے
اپنے لطف سے نم افزایش و بالیدگی بخشا ہی معنے ترکیبی قطعہ یاسمن کی بنا تو دیکھ
کیسی مین مین واقع ہوئی ہی کہ اساس اسکی من رحمت خدا سے ہی اور نسترن کو
دیکھ کہ اسکے درون میں جو ستر ہی اور ہمیشہ یہ اسکے پردون عصمت کا ہی یعنے اسکی

حصہ نکاح ہے معنی معامے نثر یا سمن کا رو یا س ہی اور باو یا معا میں یکساں یا یا س ہی
جب یا س یا یا س من کو پہونچ گیا یا سمن ہوگا اور نثرین میں نسن وتر و نون موجود
معنی معامے قطعہ یا سمن کا اول آخرین اور جب اسکے بیچ میں لفظ اس آئیگا
یا سمن ہو جائیگا نثرین کے درون میں ستر موجود اور جب اسکے اطراف میں نون
کے پردے ادھر ادھر ہونگے نثرین ہوگا محسنات کلام اس نکتہ میں کیسے لفظ
جمع ہیں یا سمن بہمن ذوالمنن من چین نثرین بدن نم نمائی سر گلہ نون اور انکے سوا
الاختلاف متن مطبوعہ میں بعد یا س کے بجائے بہمن کے ہیں ہی اور بعد ذوالمنن کے
بجائے بن بین اور نسن کی جگہ الن غلط ہے۔

نکتہ نرگس سر افگندہ را سکر دل از جام خمیر اوست لاجرم سکرانست کہ با عصا سرنگون
سیگرد و گلنار گردن کشیدہ در کنار نار از آثار تنویر اوست از ان حرف نفی در کار خود
خود کشیدہ قطعہ اگر اے نرجس منور ز حق + بنا شد بود عین نامش نجس + شدے
جل او نار اگر جلنار + نبودی ز نور خدا مقتبس + اللغات سکر باضم مستی اور مست ہونا
خمیر نثرین سکران باضم مست گلنار ایک قسم گل ہی صبر برگ مثل گل انار کے لیکن
اس سے غیر تنویر روشن ہونا اور روشن کرنا نرجس بکسر جیم معرب نرگس جلنار معرب
گل نار جل باضم وتشدید لام ہندی جھول مقتبس نور چنے والا معنی ترکیبی نثر
نرگس سر افگندہ میں جیسا کہ وہ سر افگندہ ہوتا ہی مستی و سکر اسکا خمیر ہی چاہے نرگس
قدح خوار کتے ہیں اور یہ مستی اسکی اُسکے جام دل سے ہی یعنی ذاتی اور سرشتی
اسی واسطے اسکے عشق میں سکران ہی کہ با وصف عصا کے سرنگون ہوتا ہی اور عصا دہری
اسکی جیسے گل سرنگون ہوتا ہی اور گلنار گردن کشیدہ کہ اسکی گردن اونچی ہوتی ہے
اسکی نبل و کنار میں نار ہی جو اسی کی تنویر سے ہی اور اسی نے روشن کر دی ہے
اس سبب سے خود یہ حرف نفی کو اپنے کام میں لایا ہی اور آپکو نفی کیے ہوئے ہی
معنی ترکیبی قطعہ اگر اے نرگس کی حق تعالیٰ شانہ سے منور نہ تو عین نام اسکا
نجس ہوا ہی خاص نجس اور جلنار کی جل اگر نور خدا سے نور چنے ہوئے نہ تو نار ہی ہوتا

اور اسکو سوختہ برشتہ کر دے معنی معما نے شرنرگس کا سر نوں پروا گنڈہ ہونے اور مقلوب ہونے سے
 سکر ہوتا ہی سکران میں الف عصا ہی جب یہ سرنگون ہوگا تو مقلوب باقی کا نرگس ہوگا گون
 گنار کی لام جو کھینچ لیا جائیگا کنار ہیگا اور گنار میں لن حرف نفی کا بھی موجود جب کار کے
 اور میان میں پڑیگا گنار ہو جائیگا معنی معما سے قطعہ نرگس میں راہونے سے جس
 رہتا ہی جل اور نار جمع ہونے سے جلنا رہتا ہی الاختلاف خلاصہ تحریر شائع کا یہ ہی کہ
 کاف فارسی منجملہ حروف عربی کے نہیں ہی اسوجہ سے مصرح نے نرگس و گنار کو نرگس
 اور جلنا کہا ہی اس خصوصیت کے بیان کی توجہ ضرورت ہوتی کہ کتاب عربی زبان
 میں ہوتی اور عربی میں ابدال کاف وجیم میں کچھ کلام بھی ہوتا اور مصرح ہی نے
 بدل لیا ہوتا جبکہ یہ ابدال ذالغ اور شائع ہی تو اس توضع و خصوصیت کی ضرورت کیا
 آخر عربی میں تو ان گون کو اس ابدال کے ساتھ اپنے محاورہ میں لاتے ہوئے مصرح نے
 جس موقع پر اپنا کام نکلتا سمجھا وہ مذکور کیا اسی لیے کبھی نرگس و گنار کہا کبھی نرگس و گنار
 مستعمل کیا کہ صحیح دونوں ہیں متن مطبوعہ میں سکران کی جگہ شکران غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش نون نیش خار بر سرین نسرین نشان تیری تو سن عمر نافر جام ست
 و داغ نیم یعنی جو بربران ضمیران سمت سمت ابلق ایام رباعی نسرین کہ نہ نسرین
 فلک دارد رنگ + بنودہ ز خار مقلب صید پنگ + آوردہ سپر غم سپرے بر سر غم +
 کز خار خزان ہی رسد ناوک جنگ + اللغات سرین بضم دیاے معروف ہندی چو تر
 اور طرف پائین انسان نسرین ہندی سیوتی نافر جام بد انجام ضمیران بالفتح و یاے
 تختانی ناز بو سمت بالفتح راہ راست و قصد و روش و بکسر و فتح میم داغ و نشان و نقش
 سمات جمع نسرین تشبیہ نسر طایر اور نسر واقع کا کہ وہ شکلین میں بصورت گدہ کے ایک
 اڑتا ہوا ایک پڑا ہوا مقلب بالکسر میم چکل مرغ شکاری سپر غم ناز بو معنی ترکیبی نر
 مصور کہتے ہیں کہ ایدرویش نسرین کے سرین پر جو نون نیش خار کا رکھا ہوا ہی نشان
 تیری تو سن عمر نافر جام کا ہی کہ عمر اسکی بہت جلدی گذران ہی بقا و قیام نہیں رکھتی بلکہ
 نیش خار کا اسکے سرین پر اسی غرض سے لگا ہوا ہی اور خار و گل کا ساتھ ہوتا ہی ہی

اور داغ ضمیمہ جو رکھا جو ضمیران کی ران پر رکھا ہی نشان چال چلن ابلق ایام کا ہی کہ بہت جلدی موافق اپنی روش کے اسپر ظلم کر لگا اور اکثر گھوڑوں کی ران و سرین پر داغ ہوتے ہیں ~~مخفی~~ ترکیبی قطعہ یعنی سرین اور سرین فلک دونوں کا ایک رنگ و ایک حال ہی جیسے اس سرین فلک کے جنگل میں مقلب سے خار ہیں اس سرین میں بھی خار اور سپر غم نے غم کے سر پر سپر لگائی ہی کہ خار خزان سے ناک جنگ کے آتے رہتے ہیں ~~معنی~~ معما کے سر سرین کے سرین پر لون نیش خار کا موجود اور داغ ضمیمہ کا ران ضمیران پر سمت سمت تجنیس تام معنی معما کے قطعہ سرین سرین تجنیس تام غم کے سر پر سپر لانے سے سپر غم ہوتا ہی محسنات کلام لونی نیش سرین نشان نافر جام سطرہ لون تو سن ابلق مراد و اور ران و سرین مناسب یکدیگر اور علاوہ اسکے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے خار چار سرین کی جگہ سرین ضمیمہ کے بجائے ضمیران کے ٹھکانے ضمیران سمت سمت میں دوسرا سمت و سمت آخر مصرعہ میں بجائے جنگ جنگ۔

نکتہ اے درویش سر سر و بازہ غیرت شاخ شاخ ست کہ رو در جانب خود دارد و بید از ان نام خلاف بر آوردہ کہ دست درپاے بید یعنی غیر زدہ منو می ناروان رانار وحدت بر سرست + زان دلش از نور آن نام آورست + یافتہ شمشاد شمع از لطف دوست + عاقبت شاد از نسیم لطف اوست + اللغات شاخ شاخ پارہ پارہ خلاف بکسر بید بید نام دیو ماثر نذران و بیہودہ و نام کرم کہ پشیمنے کو خراب کرتا ہی نارون و نار بن بغم چارم درخت انار کا شمشاد بالکسر نام درخت کہ خوشنما ہوتا ہی اس واسطے اسکو سرو سے کہتے ہیں شمع بالفتح و تشدید میم ہو معنی ترکیبی سر سر و کا ارہ غیرت سے شاخ شاخ ہی اسلئے رو اپنی طرف کو کیے ہی جیسا کہ خجل اور شرمندہ کا حال ہوتا ہی کہ اوروں سے منہ چراتا ہی اور بید کا نام اس سبب سے خلاف کے ساتھ مشہور ہوا کہ اسنے ہاتھ پاے بید میں رکھا ہی یعنی پاے غیر میں معنی ترکیبی قطعہ نارون کے سر پر نار وحدت کی ہی اس سبب سے دل اسکا اس کے نور سے نام آور ہو اور شمشاد نے بولطف دوست کی پائی ہو آخر اس لطف کی نسیم سے شاد ہی معنی معما کے سر

سر سر سے ارادہ سین کا ہی جسکو ارادہ کیا ہی باعتبار دو مدانون کے اور رو اسکی جانب میں پڑا ہی
بید میں بعد باکے لفظید بمعنی دست کے ہی اور با سے مقصود پاکہ معاً میں دو نون ایک ہیں
بید بید تینیس تام معنی معاً سے قطعہ نارون کو تحلیل کر کے نا رکھو الگ کیا ہی جو نارون
کے سر پہ ہی پھر نار سے رے کو لیکر جبکہ نور آن آیا ہی یعنی نور جو ہی اسکی رے جس سے
رون کر کے پھر رون کو قلب کیا کہ نور ہوا اور نیز نارون قلب نور آن کا ہی شمشاد میں
شم اور شاد اول آخر میں موجود محسنات کلام رو در جانب خود ارد کیسا خوب ہی
کہ سر سر و کا اسکی جانب یعنی رو کی جانب ہی برآوردہ بید کے لیے کیا ہی ابلغ ہی کہ سر
پھل کے معنی میں بھی ہی اور بید نے پھل مشہور مگر قبول بعض بید میں بھی پھل پھول
ہو تا ہی نارون نار نور نام سر کلمہ نون اور نار نور متضاد۔

حکایت یکی از دوستان در طرف بوستان بچو نون زبان و رستہ بود و چون ال غنجد
در دامن و رومی نشسته غنجد و ار سر نیاز در جیب و عہد فست چشم بارہب دل در
مراقبہ غیر کی گفتش سر نظارہ بر زہر کن تا نور اشجار مطالعہ کنی گفت تو نیز سر نظر در پیش دار
تا نور اسرار مشاہدہ نمائی قطعہ تن سالک روان در گلستان ست + با گشت گلستان
زان رغبتش نیست + دل را بہب بہار ست از معانی + ازان عزم چمن در خلوتش
نیست + اللغات عبر بالفتح کانی و زنگس و چنبیلی و بزرگ و اکندہ گوشت و نازک
و در از ہر چیز بہب بالفتح ترسیدن نظارہ بالفتح دیکھنا کسی چیز کو را بہب یا رسا و عابد
ترسایان مراقبہ کوئی چیز کسی سے اُمید رکھنا اور کسی سے ڈرنا معنی ترکہ پی نہر ایک نے
دوستوں سے طرف بوستان میں مانند نون کے جیسا کہ بوستان کی طرف عین واقع ہی
زبان بند کی تھی اور دال کی طرح خمیدہ کنارہ ایک ورد یعنی گلاب کے بیٹھا تھا
غنجد کے مانند سر نیاز کا گریبان میں جھکائے اور عہد کے مانند چشم بارہب و خوف دل
چشم داشت غیب میں لگائے یعنی وہ واردات کہ اُسکے دل پر نازل تھیں اُنہیں آنکھ
لگائے تھا ایک نے اُس سے کہا سر نظارہ کا اٹھا تا نور اشجار کا مطالعہ کرے یعنی گلون کا
تماشا کرے کہا تو کیوں نہیں سر نظر کا در پیش رکھتا تو نور اسرار کا مشاہدہ کرے

معنی ترکیبی قطعہ تن سالک کا ہر وقت گلستان میں روان ہی اسی سبب سے اسکو
 رغبت سیر و گلگشت گلستان کی نہیں ہی اپنے سیر گلستان مقامات عالیہ کو پہنچا ہوا ہی
 وہ اس سیر کو کیا کہتا ہی دل را بہب خلوت نشین کا معانی سے بہار ہی اسی سبب سے
 اسکو خلوت میں عزم سیر چین کا نہیں ہی اپنے خلوت ہی اسکو بہار ہو رہی ہی اور خلوت
 ہی میں چین ڈھونڈتا ہی معنی معامے شر دوستان اور بوستان دونوں کی طرف
 میں فون ہی اور فون ما ہی جو خاموش ہی دامن ورد کا حرف دال کہ خمیدگی اسکی ظاہر نیاز
 کا فون ہی جیب غنچہ میں واقع بہب کا قلب بہر چہ چشم کہ عین ہی ہر پر آئیگی عبہر ہوگا سر نظارہ
 کا فون ہی جب نور میں اسکا زبر کرینگے نور ہوگا یعنی کالیوں کے اور سر نظر کا بھی فون جو نور
 میں ہی اگر اسکو پیش کرینگے نور ہوگا یعنی روشنی نور بالفق و نور بالفقہم تجنیس تام معنی
 معامے قطعہ گلستان کے کشتہ سے تن سالک حاصل ہوتا ہی را بہب کا قلب بہار
 لیکن یہ مستوی ہی پہلا غیر مستوی محسنات کلام دوستان بوستان نورے از تجنیس
 وال دامن ورد سبب میں دال را بہب دل معنی ترکیبی و معانی دونوں میں کیسا خوب
 ہی نظارہ نظر زبر پیش کیا ہی بیش الفاظ ہین و مثل ذلک الاختلاف متن مطبوعہ
 میں عبہر کو بہر۔

فصل فی المثمرات الاشجار و طیبات الاثمار

نکتہ الف خرما دار مستوی اوست کہ سرو برگش خرم سست و کان انگور فرع کچی
 اوست کہ اطراف و اعصانش انور سست قطعہ تمر از ان رو بود نقش ثمرہ کو سست
 اصل و میوہا فرعش دگر عین عنقود از ہمہ میوہ کہ بود ہر سر آمد چون زر عین از نقود
 اللغات مستوی راست و مستقیم اعصان بالفق شاخا جمع غصن انور بالفق روشن تر
 تمر بالفق خرما تمروہ واحد ثمر بختین ہر درخت کا پھل عنقود بالفق خوشہ انگور نقود جمع نقد
 کہ معنی ذات کے بھی ہی دار درخت معنی ترکیبی شر خرما کا الف گویا سیدھا درخت
 اسکا ہی کہ سرو برگ اس کے خرم ہین اور کان انگور کا فرع کج جیسے کہ ہوتے ہین جسکے

اطراف و اخفان انور ہیں معنی ترکیبی قطعہ تم و ثمر جو ایک نقش رکھتے ہیں یہ وہ ہے کہ ترجمہ ثمر کی اصل ہو اور سب فرع عنقود کی عین ہر میوہ کی ہر سب کی سرآمد ہو مثل زر عین و خالص کے جیسے نقود میں زر عین سرآمد ہوتا ہے معنی معما ہے شرم کا الف گویا درخت اور سرو برگ اس کا لفظ خرم عیان انگور کے درمیان میں کا ف اور اطراف سے اسکے انور حاصل معنی معما ہے قطعہ تم و ثمر تصحیف یکدگر نقود کے سر پر عین آنے سے عنقود ہوتا ہے محسنات کلام لفظ سرو برگ کیسا ابلغ ہے کہ خرم سر خرما کا بھی ہے اور نیز بمعنی سامان بر سر آمد کیا ہے بلیغ کہ عنقود کے سر پر عین ہے اور بمعنی غالب نیز اور من وراے ذلک الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے خرما د ارخرما وار بجائے کجی منحنی اخفان کی جگہ اعضا غلط ہے۔

نکتہ تین بنیت دل آگاہست ازان جلاوت ایمان خلاست و انار را صورت اثار
رحمۃ اللہ دست لاجرم جرم اوہیت انانیت کہ راے ہکمان درپے دارد و منوی
انجیر دل ارنجی زغم تافت + زان بود کہ از خدا قسم یافت + پیر زحق ست رنگ رمان +
زان در دل اوست آب حیوان + اللغات تین بیلے سروں انجیر محلا بالفم و تشدید
لام جلاوت کردہ شدناے بالنسلی ارنجی اسکا ترجمہ جو نجات پائے از خدا قسم یافت
اشارہ بہ والتین یعنی قسم ہے انجیر کی رمان بالفم و تشدید میم انار معنی ترکیبی شرم
تین خود بنیت دل آگاہ کی ہے اسی سبب سے ایمان کیسی جلاوت رکھتا ہے کہ ایمان کنوا سٹے
جان شیرین کھودیتے ہیں اور انار میں صورت اثار رحمۃ اللہ کے ہیں بس ضرور جرم
اسکا ایک انا ہے کہ راے سب کی اسکے پیچھے ہے انا بمعنی طرف مطلب یہ کہ ہر ایک اسکا
خواہان اور خواستگار ہے اور سب کی نیت اس میں لگی ہے معنی ترکیبی قطعہ انجیر کے
دل نے جو نجات غم سے پائی اس سبب سے ہے کہ خداے تعالیٰ نے اسکی قرآن شریف
میں قسم کھائی ہے اور فرمایا والتین یعنی قسم ہے انجیر کی ایسی عزت اسکو بخشی ہے اور
رمان حق تعالیٰ سے اسکو رنگ بیدلا ہے یعنی قوت و توانائی یا خوبی یا رونق و لطافت
یا شیرین کاری کہ یہ سب معنی رنگ کے ہیں اسی سبب اسکے دل میں آب حیوان ہے

ایو ماہیات اسواسطے کہ مقوی دل و جگر پر معنائے شریفین کا دل نیت ہے
 انار انار تصحیف انار کا ایک جزا نامی بمعنی طرف اور رانچھے اسکے معنائے قطع
 اخیر کا دل ارنجی ہی ہوتا ہے ان کی رن مخفف رنج جب لفظ ما اسمین آئیگا رمان ہو جائیگا محسن
 کلام لاجرم جرم تجلیس زائد انارو پے مراد فحلاوت و محلا اشتقاق الاختلاف
 شراح لکھتے ہیں کہ تیسرے مصرعے میں یعنی بید زحق ست رنگ رمان + بعض نے زحق بڑے
 معجمہ بعض نے زحق برائے مصلحہ بمعنی سراب بغیش کے لکھا ہے اور کہا کہ رنگ رمان کا مثل
 شراب کے ہے اسوجہ سے کہ اس کے دل میں واقع ہوا کہ آب ہوا و رمانند دل شراب
 اور جنہوں نے زحق تجویز کیا اسکے یہ معنی کہ خداے تعالیٰ نے انار کو جو رنگ سرخ غالب
 حطا فرمایا اسوجہ سے ہے کہ دل میں اسکے آب مخلوق ہوا اس سبب سے کہ جس میں پینر کا
 رنگ اسکے پارہ اجزا سے غالب ہوا اسکے ہمراہ اب کرتا ہوتا کم ہو جائے انتہی یہ معنی
 حضرت شراح کے ہیں اور بعینہ ترجمہ انگلی عبارت کا محکو تو رحق برائے مصلحہ شراب کے معنی
 میں ممانہین البتہ رحق بہر خلافت کیا اعتبار اسکے سوا دوسرے مصرعے میں ازان
 علت کے واسطے ہی بس مصرعے اول میں جب رنگ وجہ علت کی قائم نہوگی علت کیسے
 صحیح ہوگی شاید شارحین نے رنگ کے معنی پر نظر نہیں کی الغرض میں نے بھی اپنے معنی
 لکھ دیے اسکے بھی وللا نظرین خیار متن مطبوعہ میں تین کو تین محلا کو محلا ارنجی کا ارنجی
 خدا قسم کی جگہ حد قسم غلط ہے۔

نکتہ امر و ظنہور شکل کوئی رودیست کہ بر رویش ازالہ فٹا میم پردہ بستہ اندام باسلوک
 سفر جل صوفی لباس بہ از الہست کہ زدہ آہے نقش را برائے سف رجل میدہر قطعہ
 امر و ہین کردے غسل از شراب حق + از شاخ سرنگون شدہ یعنی کہ دوراست +
 سحلیست آہے از فیضان الہ ازان + فریست در میان وی وہ زمیوہاست +
 اللغات امر و ایک قسم ہی ظنہور و ظنہورہ بالفہم نام ساز معرب تو نہرہ یعنی کہ دوسرے تلخ
 اور ظنہورہ بھی کہ دوسرے ہوتا ہے بقول بعض ظنہورہ در اصل دنب برہ جسکو دنبہ کہتے ہیں
 بس اسکی شکل کے موافق یہ نام رکھا گیا زود نہر اور باجمہ سفر جل میوہ بھی کہ اسکو بہ اور

آبی بھی کہتے ہیں زردہ بھی واسپ زرد رنگ آبی بھی سرکش سف بالفتح وتشدید فار فتن
 مرغ بر زمین رجل بالکسر یا سجد بالکسر تین وتشدید لام چک باحر ونامہ کہ بہرود مستحق قاضی
 کے ہو بہ بمعنی ہی و بہتر معنی ترکیبی نشر امر و دو جو شکل ظہور کے ہی گہا ایک رود ہی جس پر
 الف سے میم تک پردے باندھے ہیں یعنی اکتا کس جیسے کہ ظہور میں ہوتے ہیں لیکن چلن
 میں سفر جمل معنی لباس اُس سے بہ ہی اور بہتر کہ زردہ آبی نقش کو واسطے سف کے رجل
 دیتی ہی یعنی زمین پر چلنے پھرنے کو معنی ترکیبی قطعہ امر و دو کو تو دیکھ ایک کدو غسل کا
 بھلا شراب حق سے ہی اور شراب ہر شے پینے کی یعنی شیرین شربت حق سے گویا کدو شہر کا
 بھرا ہوا ہی اور آبی فیض الہی سے ایک سجد اور سند ہی اس سبب سے اُس میں ایک
 فری اور سب میوون سے بہ اور بہتر ہی معنی معماے شرفظ رود کے منہ پر جمل الف
 و میم سے پردہ باندھا جائیگا امر و دو ہوگا سفر جمل کی تحلیل سے سف اور رجل حاصل
 ہوتا ہی آبی آبی تجنیس تام معنی معماے قطعہ امر و دو سرنگون دور ما ہی سجد کے
 درمیان میں فرلانے سے سفر جمل ہوتا ہی محسنات کلام تا میم کیا اچھا کہ الف و میم
 الگ کر دیا ہی اور رود کو الگ رود و ظہور اور پردہ مناسب یکدگر سفر جمل آبی بہ
 زردہ مراعات و نیز زردہ بمعنی اسپ اسکے مناسب سف اور رجل آبی بمعنی سرکش
 وہی اور رجل پھرنے پا اور زردہ بمعنی اسپ وہی انہیں بنظر معنی ایک دوسرے کے
 ایام بہ ازانت ہی ایسے ہی کدو اور ظہور اور شراب اور سرنگون کہ ظہور و رود
 بھی سرنگون ہوتے ہیں اور وہی اکثر سرنگون ہوتی ہی اور علی ہذا قائل الاختلاف
 متن مطبوعہ میں سلوک کی جگہ سکوک لکھا ہی مخفی نہ ہے اصل کتاب اور متن مطبوعہ
 دونوں میں برائے سفر جمل میدہد اس صورت پر لکھا ہی اور شارح نے ہنگام تحلیل اُسکو
 سفر اور رجل لکھا جسکے معنی ترکیبی سفر اور جھول کے کچھ سمجھ میں نہیں آتے تھے اور زردہ
 اور سلوک اور آبی کی رعایت سے اور نیز تحلیل کی رو سے سف و رجل مناسب
 معلوم ہوا اس واسطے میں نے تو یہی بنادیا آئندہ ناظرین جو اچھا جانیں وہ اچھا ہی
 لکھتے ہذا سبب از تلف روے آتشین و مہر سیمین و قنار گلگون سبت و لب

شفقا اور اتادل ہولائے اجل شیریں دہنان ملدہ رونق افزہ وہ قطعہ سیب راصورت سیب
سست بہستان جمال + زمین سبب ہست بسیرہ پائل او + خو خ را بالب خوبان شکر فاخو نیست
آتش سینہ از ان خواست بخوی دل او + اللغات عذار بکسر رخسار تفت بالفتح گرمی شفا لو
میوہ معروف و بلکہ ولا بکسر محبت و دوستی سیب بالفتح بخشش و احسان و بیایے جمول
میوہ معروف خو خ بالفتح و ہر دو خاکے بمعجم شفا لو معنی ترکیبی شریفی سیب کے رخسار جو سرخ
و گلگون ہو رہے ہیں یہ سب اثر گرمی محبت روئے آتشین اور مرسمین و قنوں کا ہر جن میں
جلوہ جمال شاہد حقیقی کا ہی اور لب شفا لو نے جب سے دل دوستی لب شیریں دہن و فین
دیا رونق اسکے کام کی بڑھ گئی معنی ترکیبی قطعہ سیب کی صورت سیب کی ہی باغ جمال
میں اسی سبب سے بہت بے سرو پا اسکی طرف مائل ہیں کہ اسمین عطا و بخشش ہی خو خ
کو لب شکر فاخو بون سے ایک خو ہی یعنی عادت و خو گرمی کہ اسی خو گرمی کے سبب سے
آگ سینہ کی اسکے خوئے دل میں ہی معنی معماے شریف کو تفلح کہتے ہیں اور تفلح کا
رخسار تفت ہی شفا لو میں شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کا دل آلو حب آلو دل شفت کو
دے گا شفا لو ہوگا معنی معماے قطعہ سیب سیب تجنیس تام سبب ان کا تصعیف
بسیرہ و پا کے اول جز سے جو بیس ہی جھکانے سے سیب نکلتا ہی جسکا اشارہ مائل ہو خو خ
کا دل بھی خو خ ہی محسنات کلام الف اور تفلح اور لب اور شفا لو کہ اسمین شفت
معنی لب کے ہی اور ولا کہ اسکا قلب آلو ہی اور لعل کہ مراد لب سے ہی اور لب کے لیے
دہنان کیسی خوبی رکھتے ہیں اور لفظ تالیاف شفا لو کہ اسمین بھی تالیاف

نکتہ درون ممش از رنگ عاشقانہ شمع یافتہ کہ دل او از تکرار ان بانوا سست
و روئے فرصاد از خون جگر فرے دارد از ان چوب اصلش از صاف صغیر عشاق باصل
قطعہ در درون دارد دل خستہ ز درد + روئے زرد آلو ازین روہست زرد +
تو دیکتا برگ دارد از بہشت + و دازان دید سست در اصل سرشت + اللغات
مشمش بکسر ہر دو نیم زرد آلو جسے خواباتی بھی کہتے ہیں شمع بو تو آواز و نام پر وہ
توشہ و سامان فرصاد با لکسر تو عشاق جمع عاشق و نام پر وہ صد آواز خستہ

کو طعمی تو درمیدل توت برگ معرون و سامان سود بالفتح والتشہید دوستی و محبت معنی
 ترکیبی شرمشش اندر سے زرد ہوتی ہی وجہ اسکی یہ کہ رنگ عاشقانہ سے ایک ادنیٰ
 شرم و بواسنے پائی ہی کہ دل اسکا اسی تکرار شرم سے یا تو اوپر سامان ہی و زرد و قرصا دکا
 خون جگر سے ایک فر عظیم رکھتا ہی اسی سبب سے اسکی اصل لکڑی صغیر عشاق سے
 باصدا ہی اور توت کی لکڑی اسے اکثر ستار و طنبورہ وغیرہ کی ڈانڈ بناتے ہیں خون جگر
 سرخی فرصا دے ظاہر معنی ترکیبی قطعہ زرد آلوکار و جو زرد ہو رہا ہی اس سبب
 سے ہی کہ اپنے درون میں دل خستہ رکھتا ہی در عشق سے تو کہ اپنی صفت میں یکتا
 ہی اور برگ بہشت سے با برگ اپنے اپنی اصل سرشت میں و ذرا دے و دود سے
 دیکھی ہی و اس برگ و ساد کو پہونچا ہی تو دیکھتا اس سبب سے کہ اسکا گچھا نہیں ہوتا
 ایک ایک ہوتا ہی برگ بہشت بسبب شیرینی میوہ و گنجانی برگ درخت کے
 معنی محامے شرمشش میں دو مش ہیں دونوں کا مقلوب و شرم اور دونوں شرم
 مقلوب کے دو مش کہ دو مش کا مجموع شمشش ہی اور پہلا شین و دوسرا ایم ملانے سے شرم
 اور پہلا ایم اور دوسرا شین ملانے سے مش کہ دونوں شرم کے مقلوب سے مش اور
 دونوں مش کے مقلوب سے شرم حاصل ہوتا ہی موافق آیا تکرار کے فرصا دکا و فر
 اور لفظ صا جب اسکی اصل ہو گا فرصا د ہو جائیگا اور یہ بھی متبادر ہی کہ فرصا د میں
 الف بمنزلہ چوب کے ہی جب یہ اصل اس لفظ کا ہو گا صا د ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ
 چوب اصلش اور باصدا کا ہی معنی محامے قطعہ روزر آلوکار لفظ زرد ہی تو د کے
 اول میں ایک تا ہی نیچے اسکے لفظ و محسنات کلام بانو اکیسا بلیغ ہی جسکے معنی
 راگ و سامان دونوں کے ہیں نوا و عشاق کہ نام پر دون کا ہی اور نوا و صدا بعضی
 آواز با ہم مناسب فرصا د اصل صا د صغیر صا د سرگرم صا د خستہ میں ایہام ہی کہ
 زخمی و کثر سے دونوں معنی کو شامل الاختلاف متن مطبوعہ میں بانو کو بانو بہشت
 کی جگہ در بہشت غلط ہی۔

تکلمہ نہالی جو الفیست کہ چون قامت اہل ہمت کف ندا من جو زامیر ساند وین

بادام دانہ ایست کہ چون چشم اہل حسن با سحر کمان را بدام می آرد و قطعہ الجوز
 مثل الخمر من جمعه + وکذا لنفیف مولف بین الوری + واللویتر یکلی من طوائف
 عینہ + فوجدہ فی القلب زولا اذتری + اللغات نہال بکسر درخت نور و تازہ
 جوز معرب کو ہندی اخروٹ و وسط چیزے جوزا بالفتح ایک برج ہی جسکو دو سپیکر
 کہتے ہیں اور نیز نام ایک شکل کا اشکال فلکی سے کہ یہ بھی فلک ہشتم پر ہی جوز بالفتح
 قمر اور ایک کسی چیز کا نفیف بروزن فضیل پیچیدہ و درہم شدہ مولف بفتح نیم و فتح ہمزہ
 کہ بصورت ہواو کے ہی الفت دینے والا اور جمع کنندہ چیز ہائے متفرق باہم کو جوز بالفتح
 بادام بخمی ای حکایت میکند طرائف مع طریف مال نوا ورمیوہ وغیرہ نادر و غریب
 زول بالفتح شگفت اور در سبک طریف و مرد لیر اذتری یعنی جس وقت دیکھے گا تو
 معنی ترکیبی شریعہ درخت ترو تازہ جو کا ایک الف ہی راست و مستقیم کہ مثل
 قامت اہل ہمت کے کف دامن جوز این پونچا تا ہی یعنی ایسا بزرگ و بلند ہی کہ دامن
 جوز کا کپڑا ہی جو فلک ہشتم پر ہی اور میں بادام ای ذات بادام ایک دانہ ہی کہ مثل
 چشم حسینوں کے سب کے پانوں حال میں پستانتا ہی معنی ترکیبی قطعہ جوز مثل
 سور کے ہی اپنے جمع ہونے سے یعنی جیسے کہ جو قدر فلک کو کہتے ہیں اور اس میں ہر چیز
 جمع رہتی ہی اور مثل نفیف کے ہی جوشی پیچیدہ درہم شدہ کو کہتے ہیں یعنی مثل
 نفیف کے مولف پیچیدہ اور مجتمع کا جمع کرنے والا درمیان مخلوق کے کہ یہ سب
 سفین اسکی ظاہر و باطن سے ظاہر اور لور و صورت عین کے ہی اسنے جو طرائف
 ناما در غریب دیکھے ہیں بزبان حال نقل کرتا ہی جس وقت تو اسکو دیکھ گا تو اس کے
 قلب کو زول پائیگا یعنی دل اسکا شگفت و عجائبات سے بھر ا ہی یہ خیالات انکی
 سعادت اور مغزو پوست سے پیدا کیے ہیں معنی معارف نہال جوز جو
 کا دامن کپڑا جو ا ہو جائیگا اور دامن جو کا الف ہی بادام کے اول باہر نصیف
 پا اور پاک کے نیچے دام معنی معارف قطعہ جوز و جوز نصیف نفیف و مولف اشتقاق
 جوز کا قلب زول محسنات کلام نہال و قامت اور میں و بادام اور بادام میں علم

جسکے لئے دانہ اور مثل انکے الاختلاف اس نکتہ میں میرا اور شراح اور اصل کتاب کا
 بڑا اختلاف ہے شراح نے الجوز مثل الجوز معنی ظلم کے لیا ہے اور میں نے جو معنی غور و تمک
 بجائے جو شراح نے من موصولہ میں نے من جانہ شراح نے لبیب معنی عاقل کے
 میں نے نفیف معنی شی پیچیدہ برعایت موقوف کہ لبیب کے کچھ معنی نہیں ہوتے نہ مؤلف
 سے اسکو کچھ مناسبت اور بجائے کذا اللیب کے کالافہ اور خود شراح نے بعد
 اتخانہ کے کذا اللیب پر تعلق بھی کیا ہے اور بجائے من طریف عینہ کے عینہ اور عین
 معنی کو کر کہ مجکو لغت میں نہ یہ لفظ ملا نہ معنی طے طریف کے معنی وہ مال جو دزدی او
 ہا بکاری سے ہاتھ آئے زول و خیز جو مجرموں کی گردن میں ڈالتے ہیں اور میں نے
 طریف اور زول کے معنی لغت سے لکھے ہیں یہ جانے کو نسی لغت سے لکھتے ہیں اب دل میں
 ہے کہ مجسہ خلاصہ تقریر شراح کا بھی لکھ دوں اگرچہ تطویل لا طائل ہے لکھتے ہیں جو کوئی
 کہ عاقل ہے ملاحظہ جمیع احوال مخلوقات کا کر کے قوت متخیلہ میں سبکو جمع کرتا ہے اور مراد
 تالیف سے بھی اجتماع ہے بعد اسکے نیک و بد میں اشیا کے امتیاز کرتا ہے جو اچھی ہے اختیار
 کرتا ہے اور بد سے احتراز مکیں کذا اللیب اس معنی سے چندان مناسبت نہیں رکھتا
 بادام مثلاً بہ چشم کو روں کے ہے اور اسکے اور مغز جو اسکے درون میں ہے اسکو چھپایا
 اس سے مال دزدی کا معلوم ہوتا ہے جسکی حفاظت میں نہایت احتیاط عمل میں لایا ہے
 یہی سبب ہے کہ اسکے نام میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر قلب کہہ بین زول ہوتا ہے کہ
 معنی غل کے ہے پس معنی بیت کے یہ ہیں کہ جو مانند جوہر کے ہے جو کوئی جمع کرتا ہے اسکو
 یعنی جمع کرنا اسکا سبب جو وظلم کہ ہے کہ وہ شخص اپنے اوپر کرتا ہے اور ایسا فخر و ہند
 جمع اشیا کا اپنی خاطر کے خزانہ میں کرتا ہے اور اس سے امتیاز کرتا ہے خوب ظاہر ہے
 کہ جب کسی چیز کے ذخیرہ کو نیکو ملاحظہ کرتا ہے خصوصاً مثل جوہر کے امور ذہنیہ سے
 معلوم کرتا ہے کہ یہ کام ہم اطفال کے ہیں اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے بادام کو دیکھتا ہے
 کہ بزبان حال حکایت کرتا ہے کہ مال دزدیدہ شدہ ہے کہ اسکی کوری و کوری سے
 منسوب ہے پس پاتا ہے تو اس مال کو بند کر دینا چاہیے طور اس معنی کو اسکے اسم میں

دیکھتا ہی انتہی یہ مضمے حضرت نے قطعہ کے لکھے ہیں اور متن مطبوعہ میں بجائے جوز جور اور
پہلے مصرعہ میں الجوز اور اللبیب غرایف لکھے ہیں موافق شرح کے۔

نکتہ صف خربزہ ہے ملون قطعہ امی بزم بہشت ست در خرہ چیدہ و صورت قنابائی
سنہ جنت در خیار اُمت پوشیدہ قطعہ اگر پنج بطیع را بنگری + بیابی بر و شریب
بہشت + و گریہ اندازد از رخ خیار + ہمینی تن یار نازک سرشت + اللغات
خربزہ بغم باخر یعنی کلان و بزم میوہ خوشبودار جو کہ میوے خوشبودار ہیں اُسکے
برابر کلان میوہ خوشبودار زمین ہی لہذا یہ نام رکھا گیا ملون رنگارنگ قطعہ پارہ
از ہر چیز بزم بالفتح والتشدید جامہ خرہ بفتح تین تودہ خاک و کل تیرہ و بفتح تین خرابہ و ویرانہ
قنابقع و کسر و تشدید ناخیار دراز کہ درازی و باریکی سے کبھی خم ہو جاتی ہی قنابجامہ دگائی
بطیع بالکسر و تشدید طارخربزہ خیار بالکسر یا درنگ و نیکان و برگزیدن معنی ترکیبی شر
معنی خربزون ملون کی ایسی ہی جیسے قطعے بزمیئے جامہ بہشت کی خرہ میں جو یعنی ویرانہ
کے ہو گئے ہوے اور صورت قناب کی ایسی جیسے کوئی قباے سنہ جنت کی خیار اُمت
یعنی لوکاران اُمت میں پہنے ہوئے ہی معنی ترکیبی قطعہ اگر تو پنج بطیع کو دیکھے
تو ہی معلوم کرے کہ اس پنج پر طیب بہشتی پھیلی ہوئی ہی اور جو رخ خیار سے پردہ اٹھا
تو تن یار نازک سرشت کا اُسکے نیچے پائے معنی معامے شرکہہ خرہ میں جو لفظ بزم
واقع ہوگا خربزہ ہو جائیگا قناب قناب تعجین معنی معامے قطعہ پنج بطیع کی حرف خاہی
اور اسپر بطی جبکہ شریب ہی خیار کار و خا اسکا پردہ اٹھانے سے یار رہتا ہے
محسنات کلام صف خربزون کی مراد فالیزون سے ہی جو برابر ہوتے ہیں بطیع
میں طالک کرنے سے بھی پنج رہتا ہی لفظ خیار میں ابہام ہی کہ معنی لکڑی کے بھی ہی
الاختلاف متن مطبوعہ میں بزم بہشت کی جگہ برہشت اور بجائے جنت خیت یار
نازک سرشت کو تار تارک سرشت غلط لکھا ہی۔

حکایت کے اندر فا چون آب در عین کشت بر کنار فالیز میگدشت دید کہ خیار
کشتہ اند و اطراف اور انجا رنگہ داشتہ اند ساعتے فرد آمد و برائے راحت و امن

استراحت گرفت ناگاہ دراز گوشے کہ مرکوب سے بود چون کہ و بخیار آن فالیز گردن دراز
 کرد دہقان اندوی قہر دہان بکشد کہ ندانی کہ چون خربا ہر کنار خربزہ بندی خربزہ عاقبت
 بینی مرد باد رنگ و وقار چون الف خیار زبان در حیرت قرار بکشد و گفت کہ خیار را پادرمیان
 خار میاید گذاشت یا از گوی خرد رنج نیاید داشت قطعہ خیار بے مزہ خرد است
 در خورد و خراور بسته زان بر ہر کنار دست + بود نا خوردن و خوردن برابر از ان در
 ہر دو نام او خیار دست + اللغات نظر فایز ثانی و ضم اول جمع ظریف بعضے دانشمند
 و لطیفہ گو خیار ہندی لکڑی بزرہ بختتین گناہ و خطا خربزہ معنی کلان با درنگ متحمل و کمیرہ
 وقار ہندی بوجہل خیار بعضے چھٹنے کے بھی ہے معنی ترکیبی نثر ایک طریقہ سے
 مثل آب و زمین کشت کے کنارہ فالیز کے چلا جاتا تھا آب و زمین کشت سے مراد
 تازہ و خرم دیکھا کہ خیار بوئے ہین اور اطراف اسکے خار سے بند کئے ہین فدا دیر کو
 اترا اور راحت و آرام گرنیکو دامن استراحت کا پکڑا ناگاہ اس دراز گوشے نے
 جو اسکی سواری میں تھا کہ و کی طرح گردن اس فالیز کی خیار پر بڑھائی دہقان نے
 قہر کی رو سے دہان کھولا اور کہا کہ تو نہیں جانتا کہ خر کو جو خربزہ پر باندھے گا لوٹ کے
 خربزہ بیٹے گناہ عظیم دیکھے گا قہر باد رنگ و وقار نے مانند الف خیار کے زبان حیرت قرار
 میں کھولی اور کہا کہ خیار کا پانوں خار میں رکھنا چاہیے یا خر کے گلو سے درینے نہ رکھنا چاہیے
 معنی ترکیبی قطعہ خیار بے مزہ لائق گدھے کے ہی اسی سبب سے اسکے ہر کنارہ پر خر
 بستہ ہی اسکا کھانا نہ کھانا برابر ہی اور یہی باعث ہے کہ ان دونوں بیٹے خود نا خوردن
 میں نام اسکا خیار ہی اختیار خوردن و نا خوردن لکڑی ظاہر بے مزہ چیز ہی ہیکسی
 کٹی نہ میٹھی اپنے مزہ میں نمک کی محتاج فی نفسہ سوائے کرکراہٹ کے کچھ مزہ نہیں رکھتی
 معنی معامے نثر منجملہ حروف طرفا کے فا ہی جو کنار لفظ فالیز ہی خیار کے اطراف میں
 ایک طرف فا ہی اور یہی خان الف مقصود اور دوسری طرف را کہ دونوں کی ترکیب
 سے خار ہوتا ہی دامن استراحت کا راحت ہی دہقان میں رولفظ قہر کا قاف ہی اور
 باقی دہان جب دہان قاف قہر سے کھولا مائیگا دہقان ہوگا خربزہ خربزہ تجنیس تام

زبان بصورت الف جب خیر کے درمیان میں الف آگیا خیار ہوگا پھر کہتے ہیں کہ خارج میں یا آنے سے کہ مشابہہ پار کے ہی یا رنگتا ہی خیار کا اول آخر خر ہی یا کو اسکا گلو بنانے سے خیار ہوگا محسنات کلام چون آب در عین کشت کیسا لطیف ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت میں کھیت کو پانی دیا جاتا ہوا اور تشبیہ طبیعت ظریف کی بھی کشت سے ہی مراد رنگ لفظ خیار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی کہ با درنگ کھیرے کو بھی کہتے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں فالینر کے بجائے پالینر لکھا ہی اگرچہ دونوں لفظ واحد ہیں لیکن طرفا کی مناسبت کنار کی قوت ہوتی ہی اور خیار کو چار دوسرے مصرعہ میں خردرا بستہ بجائے خراور بستہ غلط لکھا ہے۔

فصل فی الاضیاف واصناف الطعام

نکتہ در آخر طعام عام واقع شدہ و در پایان اکل کل آمدہ یعنی شرط تناول طعام آنست کہ دامن ماندہ انعام او عام بود و اصل اکل آنست کہ ہمہ را از طرف او طرح رسد قطعہ ماندہ آمد مرکب ماودہ + سر این ترکیب دانی از کجاست + یعنی از بر خوان بود آبی و بس + گر نشانی بر کنارش دہ رواست + اللغات اکل بالفتح خوردن تناول بضم و او فر گرفتن طرف بفتحین کنارہ و بالفتح نفع و فائدہ ماندہ خوان پر طعام یہ لفظ خاص ہی خوان عام ہی خواہ خالی ہو خواہ پر طعام معنی ترکیبی نشر آخر میں لفظ طعام کے عام واقع ہوا اور پایان اکل میں کل آیا ہی یعنی شرط تناول طعام کی یہ ہی کہ دامن ماندہ انعام کا اسکے عام ہو اور اصل اکل کی وہ ہی کہ ہر ایک کو اسکے کنارہ سے نفع اور فائدہ پہونچے معنی ترکیبی قطعہ ماندہ مرکب ہی ماودہ سے تو اس ترکیب کے بھید کو جانتا ہی کہاں سے ہی یہ ہی کہ خوان پر اگر کچھ ہو پانی ہی ہو اور تو اسکے کنارہ پر دس کو بٹھائے اور اسکے ساتھ اسکو شرب میں لائے تو رد ہی معنی معامے نشر آخر طعام میں عام اور پایان اکل میں کل ظاہر موجود انعام عام تجنیس مطرف اور طرف طرف تجنیس تام معنی معامے قطعہ ماندہ ظاہر

ماے اور دہ سے مرکب اور ما کے کنارہ پر دہ موجود محسنات کلام طعام مام
انعام اکل کس کیسے خوب الفاظ جمع کیے ہیں لفظ آبی کیسا خوب ایراد کیا ہے کہ یہ
بھی حقیقہ ماہرہ ہوا سیلے کہ اسکے اول میں اب ہی ترجمہ ماکا اور آخر میں یادہ
نار دہ الی۔

نکستہ ہر کہ چون الف بر سر خوان بخد مت همان قیام نماید از اجتماع یاران و برادران
جمعیت عام یا بداین معنی از لفظ جمع اخوان بخوان کہ الف ست بر سر خوان رباعی
ہر سفرہ کہ را می نبود ز ایشار ش + از نعمت حق دان و سفرہ انکارش + ضیف ست
و لیل فیض خیر و برکت + چون برگرد و فیض بہ بین ز انار ش + اللغات قیام بکسر
کثر اہونا خوان بالکسر برادران ایتار بالکسر برگزیدن سفرہ بفتح تین نادانی و سبکی عقل
ضیف بالفتح همان معنی ترکیبی نشر جو کوئی سر خوان پر الف کی طرح خدمت همانی بین
کثر اہو ہے یاروں اور بھائیوں کے اجتماع سے جمعیت پائے اس بات کو لفظ اخوان سے
سیکہ کہ خوان کے سر پر الف ہی معنی ترکیبی رباعی جو سفرہ کہ اسمین راے ایشار
یعنی برگزیدگی سے نہواں سکو تو نعمت حق سے توجہان لیکن سفرہ والے کے سفرہ کو پہچان
ای نادانی و سبکی عقل کو ضیف کو ناگوار اور حقیر مت سمجھ اس واسطے کہ ضیف راہ خود
برکت کی بتاتا ہے دیکھ لے جب اسکو لوٹینگا انار فیض کے اس سے دیکھینگا معنی معاملے
نشر خوان کے سر پر الف قائم ہونے سے اخوان ہوتا ہے معنی معاملے رباعی سفرہ
سے اگر راے ایشار کی نکل جائیگی سفرہ رہینگا محسنات کلام اجتماع و جمعیت میں شہان
اخوان خوان خوان کیسے فصیح لفظ جمع کیے ہیں ایسے ہی ایثار کا کار انار همان یاران
برادران اخوان خوان سفرہ نعمت خیر برکت فیض سبب مراعات و مناسبات
الاختلاف متن مطبوعہ میں در نعمت بجائے از نعمت او و سفرہ کے قبل بلا حروف
عطف غلط ہے۔

نکستہ در لفظ نان الف صورت تیج دارد و نان کنارہ تیج را گویند یعنی الف نان تیج دوی
است کہ از یکوے سر ناز و دشمنان را قطع کند از دوی دیگر سر نیازد و دوستان را

اطلاع میدہد رباعی یک نون کنار آسمان شد و اصل + یک نون دگر نیز مینش منزل +
 آ زاده میان این دو نون همچو الف + آست کہ نانی بود از وی حاصل + اللغات
 تیغ دورویہ جبکہ دو نون طرف دھار ہوا قطع بالفتح کسی چیز کو آپ سے جدا کر کے اور کو
 دنیا و اطراف زمین معنی ترکیبی نشر لفظ نان میں الف بصورت تیغ کے ہے اور نون
 تیغ کے کنارہ کو کہتے ہیں یعنی دھار بنس الف نان کا تیغ دورویہ ہے کہ ایک رو سے
 سرناز و غر و دشمنوں کو قطع کرے اور دوسرے رو سے سر نیاز و دوستوں کو قطع
 دے یعنی کوئی چیز ہو آپ سے اسکو الگ کرے اور اُنکو دے معنی ترکیبی رباعی
 یعنی دراصل دو نون ہیں ایک نون تو کنار آسمان سے ملا ہے اور دوسرا ایک
 جو ہی اُسکا زمین کے نیچے ٹھکانا ہے چنانچہ آسمان و زمین دو نون میں نون ہیں بس
 دو نون نون کے درمیان میں آ زادہ الف کی طرح وہ ہی جس سے نان حاصل ہو
 معنی معمارے نشر نون کے درمیان میں الف لانے سے نان ہوتا ہے معنی معمارے
 رباعی آسمان کے آخر بھی نون ہے اور زمین کے آخر بھی نون جب الف آزادی کا
 اسمین یعنی دو نون نون میں داخل ہو گا نان حاصل ہو گا محسنات کلام
 ناز اور دشمن اور نیاز اور دوست با ہم متضاد نانی بود از وی حاصل مع معنی
 چارون مصرعون کے کیسے مذکور کیے ہیں قابل غور ہیں و شدردہ الاختلاف
 متن مطبوعہ میں کنارہ و تیغ بظن و بجائے نانی نامی غلط ہے۔

نکمنہ ہر کہ نمک کسے خورد و اسرار معاش او بسخن چینی فاش کند آخر نمیرد تا چشم شور
 بخش را آن نمک نہ گیرد و این معنی طبع در لفظ نمک معین است کہ اولش نم آمدہ
 یعنی سخن چینی و بردن خبر آخر کاف رہا بندہ بمرقطعہ نمک آئینس کہ یہ قلبی خورد
 آخر روزی قلب اورا نمک دیدہ کند ریش و تہ + نمک قلب کما نیست عجب
 تیر افکن + کردہ از نور بسے خانہ نارسست سیر + اللغات طبع نمک سود و نگین
 نم کی تفسیر خود ہم رہنے فرمادی اور کاف کی بھی قلبی کھوٹا میں آن آخر مصرعہ میں ترجمہ
 عن بعد و مجاوزت کا ہے تا راستی معنی ترکیبی نشر جو کوئی کسی کا نمک کھائے

اور اُسکی معاش کے بھید سخن چینی کر کر کے فاش کرے جب تک کہ اُسکے بخت شو کے چشم کو وہ نمک ماخوذ نہ کر لیا وہ کور نمک ہرگز نہ مرے گا اور یہ ایسی نکمیں بات ہے کہ لفظ نمک ہی میں معین ہے کہ اول اسکے نم آیا ہے یعنی سخن چینی اور عیب بینی اور آخر کاف جو رہ بایندہ بصر ہی خلاصہ یہ کہ کور نمک کور ہو کے مرنے کا ہے یعنی قطعہ جو شخص کہ نمک کسی کا قلبی اپنے کو ٹپکنے سے کھاتا ہے آخر دیکھ لو گے کہ ایک دن ایسا ہو گا کہ اُسکے قلب کو نمک شورینے اشک شور ریش و تباہ کر دینگے مگر قلب ایک مکان عجب تیرا فگن ہے جسے ناراست یعنی کج شعار دن کے گھروں کو نور سے الگ کر کے خالی سیاہ بنا دیے ہیں اکثر ایسا ہوا ہے یعنی معمارے شر نمک کے اول نم ہی بننے سخن چینی اور آخر کاف کہ مرکب ہو کے نمک ہو گا یعنی معمارے قطعہ نمک کا قلب کن ہے اور تیرا الف اسکا جیسا کہ ایما تیرا فگن کا ہے یعنی تیرا فگندہ بس مکان ہو جائے محسنات کلام نمک اور شعور اور طبع و چشم اور بصر دیدہ اور نور اور سیاہ سب مناسب باہر گرا وریون بھی کہ قلب نام منزل کا منازل ماہ سے ہے اور مکان ہر جہ قوس تیرا حصار خانہ خانہ مکان ناراست کج اور نور و سیاہ نور و فنا ناراست میں نار اور مثل ذلک سب صنایع بدایع سے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں اتنی عبارت نہیں ہے یعنی سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف اور نور کے بجائے نور غلط ہے۔

نکتم ہر قوت کہ شدت سعی و کد عمل حاصل شود لذت و قوت از و بیشتر و اصل گرد و لفظ قوت مقوی این معنی است کہ چون تشدید یا بد قوت گرد و شعر قلمہ کہ خون دل آید بکف مقبول دان + رو بود خوردن گرا و خون نباشد بر گران + اللغات کد بفتح و تشدید دال رنج و سختی کا خوردن خورش و رد بالفتح و تشدید دال لوطا نا لوطنا اور کوئی چیز زبون و فاسد معنی ترکیبی شرج قوت کہ شدت کوشش اور رنج محنت سے حاصل ہوتا ہے لذت و قوت اُس سے زیادہ ملتی ہے چنانچہ لفظ قوت مقوی اس بات کا ہے کہ جب تشدید ہوتا ہے قوت ہو جاتا ہے یعنی ترکیبی شعر جو قلمہ کہ خون دل یعنی بڑی مشقت سے ماتم آتا ہے اُسکو مقبول جان اور جس خوردن کے کنارہ پر خون نہو اُسکو رد سمجھ یعنی بے محنت و رنج کا معنی معمارے شرف و قوت خیریت تمام

پہلا بخفیف واو و سر تہذیر واو معنی معامے شعر خوردن کے اول جز سے خواور آخر سے نون حاصل ہو کے خون ہوتا ہے اور درمیان سے لفظ رد کا نکلتا ہے محسنات کلام مقبول و رد متضاد اور رد کو بھی کہتے ہیں۔

نکتہ حائے حلوا کہ بن ہلال ست بر لوائے حلاوت ایمان و بنائے عم رتیب محل لست و زینت ماندہ خوان نظم صوفی از نیست حل حلو ایش + درد بان زبان بود و ایش + رفرے از گوشت ہم نکوش بکوش + از سر نقش تا بگر دگوش + اللغات حلوا کو نشت اعلیٰ ہر چیز شیرین تو ابکسر علم فوج و نشان لشکر کچم بالفج گوشت کمان معروف و برج قوس جسکی علامت نجوم میں جا ہے رتیب زمین بلند و برآمدہ صوفی منسوب بہ صوف و شہینہ پلک اور وہ شخص کہ دلو غیر حق سے بچائے اور ایام جاہلیت میں ایک قوم تھی اہل تجربہ سے کہ کتبہ کی خدمت کرتی تھی اور مخلوق کی خدمت سدا کرتی تھی و بمعنی مخلص نیز وائے اشارت ہوا و بلا و جدا و نارسیدہ معنی ترکیبی شرحائے حلوا کمان ہلال کی ہر لوائے حلاوت ایمان پر اور حلاوت ایمان کی پرتظار کہ اہل ایمان جان شیرین کو افسر قربان کرتے ہیں کمان ہلال اور حلاوت ایمان کہنے سے مبالغہ شیرینی اور علو رنگی حلوا کا دیگر طعام سے مقصود ہے اور بنا محکم جسوقت کم زینت ماندہ خوان کا ہوتا ہے رتیب محل دل کی ہے یعنی زمین بلند حاصل یہ کہ دل کو بہت عزیز ہے اور بڑا عالی قدر اسکو جانتا ہے معنی ترکیبی نظم یعنی حلوا ایسی چیز ہے کہ صوفی اگر اسکو مل حلوا کی نہیں ہے تو اسکی زبان کے دہن میں وائے ہی جو کلمہ افسوس کا ہے مطلب یہ کہ حل بمعنی حلال کے ہے اور صوفی لوگ اکثر لذت و مزہ دار چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں اگر اسنے حل حلوا کو بھی حرام کر لیا ہے تو اسکی زبان کے دہن میں سوائے وائے کے کچھ نہیں ہے کہ کیوں ایسی پرفرہ شی کو ترک کیا اور مجبوا اس لذت سے محروم رکھا اور حل حلوا میں جس سے ارادہ کل کا کیا ہے اور ایک رمز نیک اور اچھے گوشت سے بھی اسکو کہ تو سر نقش سے صوفی اسکو اپنے کان میں جگہ دے یعنی قبول کر لے اور مان لے پہلا نکوش ہے بمعنی نکوا و دشین ضمیر مفعول راجع بصوفی اور دوسرا بکو بصیغہ امر اور دشین بصفت مذکور اور بالکس بھی ہو سکتا ہے تیسرا بکوش ای درگوش

معنے معائے نشر حروف حالو اپنے سے حلوا ہو جاتا ہے لحم کا دل محل رتیب و زینت تصحیف
 یکدیگر معنے معائے نظم حلوا اگر محل اسمین نہ تو واسے ہی نکوش بکوش دونوں نقش کوش
 کے ہیں تا بگیر کوش کے ایما کے موافق کوش جو تا کو پکڑے گا گوشت ہو جائیگا صوفی کی
 وا وجود میان میں ہی گویا زبان ہی ادنی دہان اور مثل باتا کے وا کو واکتے ہیں
 بس ہی واسکے دہان میں ہی محسنات کلام حاکم علامت برج قوس کی ہی اور نیز بھوت
 کمان اور خود کمان اور ہلال کمان کی شکل اور برعایت لوا کے مثل ماہیہ سب مناسب یکدیگر
 کے ہیں صلاوت کی لفظ میں بدون تا اور قلب الف اور وا کے حلوا نکلتا ہے از سب نقش کسیا
 خوب ہے کہ اسکا سرنون ہے اور نکو کا بھی سرنون الاختلاف اصل کتاب میں ربیب
 لکھا ہے جسکے یہاں معنے نہیں ہوتے مگر شایع نے زمین بلند کے معنے لکھے کہ وہ بحقیقت
 رتیب ہی میں نے اسی کو اختیار کیا بدلیل اسکے کہ مصحف زینت کا بھی ہی ہی نہ ربیب
 اور دوسرے مصرعہ میں دردہان در زبان میرے نزدیک دوسرا در ٹھیک نہیں بلکہ
 دہان زبان باصناعت ابلغ و بے تکلف ہے دوسرے مصرعہ میں نہ تعین نکوش بکوش کا
 کیا نہ مراحت کہ اصل لفظ یہ کیا کیا ہیں اور تقریر معنے ترکیبی کی جو کچھ ہے وہ ہی میں کیسے محل
 کون نہ معاصوفی کا شاید انکے نزدیک نہو بجائے رتیب رتبت اور بگوش بگوش پہلے
 مصرعہ میں متن مطبوعہ میں لکھے ہیں۔

تکتمہ دانہاے برج بر محن طبق لاجوردی کوئی کہ خوشہ پرو نیست بر روی چرخ مطبق از دق
 و گبرگ بوقی پنداری ورق سمن و نشتر سست از فرع ہمان نسرین طبعان معلق
 قطعہ فریز فرغ از مرغ سست + شکل مرغش از انسنت بر بالا + رای بغرا ز کف مدہ کا مدہ
 در حوالی آن حروف بنا + اللغات صحن طبق بزرگ و میان خانہ و سنج یعنی جہاں طبق
 بفتحین موافق و برابر یعنی جوشی کہ برابر اسکے دوسری شی ہو و طریق و دستور طبق باضم
 و فتح با تو بر تو کردہ شدہ از دق نیلگون بوقی بوا و مہول ایک قسم آتش کہ شیر جغرات
 سے پکاتے ہیں یہ ترکی ہی بتان بفتح سراے انگشتان معلق بضم میم و فتح لام آونچہ شدہ
 مرغ فر ایک قسم ہلا و شیرین زعفرانی مرغ بالفتح انبو ہے گیاہ ہندی دوب و سبزہ بفتح

نام آتش ایجاد بغیر امان کہ آرد خود سے مثل لیو کے غلولہ بنا کے آتش میں پکاتے ہیں بقا
 بفتح خواستن معنی ترکیبی نشر دانے برنج کے درمیان طبق لاجوردی کے گویا خوشے پروین
 کے ہیں روسے چرخ مطبق تو برتو نیلگون پرینے نہایت خوبی خوشنمائی کے ساتھ اور گہرگ
 بورق کے گویا ورق سمن و نستر کے ہیں شاخ پورون نسرین طبعون سے لٹکے ہوئے
 معلوم ہوتا ہے کہ انگو پورون میں پکڑ کے کھاتے ہونگے کہ یہی صورت تعلیق کی ہے معنی
 ترکیبی قطعہ مفرغ کے نیچے فرغ کی ہے اور اس فرقہ وہ دبائے ہوئے ہے اسی سبب
 سے شکل مرغ کی اسکے بالا ہے کہ مرغ پر مرغ بیٹھتے ہیں اور رے کو بغیر اچھوڑے مت
 نہ اسکے خیال سے گذرہ اسکی حوالی میں بنا ہے پینے خواہش معنی معامے نشر لفظ ورق کا
 جب بنان کی بات تعلیق پائے گا تو بورق ہو جائیگا معنی معامے قطعہ مفرغ کے نیچے
 فریاد و برا کے مرغ شکل مرغ کہ باہر گر تعریف ہے بغیر رے رے بزار کئے سے بغیر ہوگا
 محسنات کلام طبق مطبق اندق بورق معلق کیسے لفظ ایراد فرمائے ہیں طبق لاجوردی
 اور چرخ مطبق ازرق باہم مناسب ایسے ہی گہرگ ورق سمن نسترین اور زیر بالا
 متفاد الاختلاف متن مطبوعہ میں اندق کو اندق بنان کی جگہ بتان اور بغا کا لفظ
 غلط لکھا ہے۔

نکتہ پالودہ عسلی نوش کہ حلاوت بال برودہ مشقی از حقب دارد ورشتہ جلاب پوش
 چنان آغشتہ عطرست کہ اگر درتہ آن بنگری جز رش گلاب بر رویانی قطعہ زحطرت
 پالودہ آلودہ دائم + بوجے وصال لب بید ہائے + کشدشت تفریق ہم رشتہ درودہ +
 کہ جمع آردش دست نازک میانی + اللغات بال بازوے مرغان و دل و جان تبری
 عسل مشقی صاحب اشتہار رشتہ نام آتش و ملوای ہندی سویان کہ میدہ کی بناتے ہیں
 اور شیر و شکر سے کھاتے ہیں اور یہ کئی قسم ہے رشتہ خطائی کہ قسم ماہچہ کی نخ ابریشم کی طرح
 ہوتی ہیں نبات و گلاب ملا کے کھاتے ہیں اور رشتہ کاجی یہ بھی مثل ماہچہ کے ہوتا ہے
 جلاب بالضم و التشدید معرب گلاب اور شربت کہ گلاب قسم اول میں جوش دے کے
 شیشون میں بھر رکھتے ہیں کہ نہایت مفرح ہے آغشتہ آلودہ عطر خوشبو عام رش بالفتح

چکچکی آب و اشک و باران اندک شست پریشانی تقریبی جدائی معنی ترکیبی نہ صرف رخ
 کھتے ہیں کہ پالودہ حسلی نوش کر کہ شیرینی شہد کی برودا دوسرے شہتی اسکے سمجھتے ہیں دس سے
 مراد کثرت ہونے عدد معین یعنی بکثرت اسکے خواستگار ہیں اور رشتہ جلاب پوش ایسا عطر
 آلودہ ہے کہ اگر اٹھکے تہ کار میں نظر کرے تو سواے رش گلاب کے کچھ اسکے روپر نہ پائے
 جلاب پوش اس سبب سے کہ جلاب میں چھپا ہوا ہے معنی ترکیبی قطعہ پالودہ عطر سے
 ہمیشہ آلودہ ہے اسلئے مید و بو پر کہ کسی بید بان کے لب تک پہنچون اور رشتہ بھی شست
 تفریق و انتہا زمین اٹھارہا ہے اس بات کی کہ اُسکو با تم کسی نازک میان کا جمع کرے یعنی
 جلاب وغیرہ میں جیسا کہ کھاتے وقت ملا تے ہیں معنی معامے شرجب بال کے عقب
 میں نقطہ آئینا پالودہ ہو جائیگا اور تہ کی روپر جو رش ہوگا رشتہ ہو جائیگا معنی معامے
 قطعہ بید بان کا لب بے ہی جب آلودہ سے بے ملیگی پالودہ ہوگا با و پاکسان اور
 کلمہ رہ میں جو شست داخل ہوگا رشتہ ہو جائیگا محسنات کلام نقطہ بال میں ایہام ہے
 بمعنی دل کے اور شہد کے جلاب عطر گلاب بواہم مناسب پالودہ آلودہ نوے تجنیس
 بید ہانی کیلئے کسی با پالودہ کی نکالی ہے روا اور عقب اور تہ اور تفریق و جمع سب متقار
 آرد کا لفظ کیسا ابلغ ہے کہ آٹھ کے معنی میں بھی ہے بلحاظ رشتہ کے اور علی ہذا القیاس
 فتا مل الاختلاف نوش کی جگہ پوش دوسری جگہ نوش بجائے پوش متن مطبوعہ
 میں غلط ہے۔

نکتہ سنہوسہ سہ گوشہ بن لب و دندان میکشاید تا از دہان تنگ دلچوی بوسہ
 رباید و ملقی بر خود می پید تا بملقہ و چین بے پایاں زنجیر موی بتان نسبتے یا بدر قطعہ
 سنہوسہ سہ گوشہ از طیب شد مثلث + کز سن خوب رویان در دل نہفتہ بوسے + با حلق
 حلقی بین پیوند زلف خوبان + میرا زانست دروی پیچیدہ ہر گوسے + اللغات
 سہ گوشہ ہندی تلو نہ کہ اکثر زبان زد بھی ہے بن دندان کشادن کنایہ نہایت الجاح و خبیث
 و منت سے اور ظاہر کہ ایسی حالت میں بن دندان ظاہر ہوتے ہیں جسکی ہندی دانت
 کجرا نا ہے دندان سنہوسہ کی اُسکی پیچیدگی لب و ورق ملقی جلیبی شیرینی معروہ نسبت

ہندی لگاؤ مثلث سے کردہ شدہ وسہ تا وسہ گوشہ و قرص خوشبو سے گوشہ مشک و منڈل
 و کافور سے ہوتے ہیں سن بکسر و تشدید فلن دندان سے ترکیبی نثر سنبو سے گوشہ
 کیسے بن لب و دندان کے کھولے ہوئے ہوا و عجز و الحاج ظاہر کر رہا ہوا سوا سے کسی
 ماہر و دلجو کے لب سے بوسہ لے اور ظاہر کر کھاتے وقت بوسے لیوے ہیگا اور حلقی
 کیسی اپنے اوپر بل کھا رہی ہوا اس تمنائیں کہ کسی حلقہ اور چین زنجیر موسے معشوقینے
 کچھ نسبت و لگا دیا جائے معنی ترکیبی قطعہ سنبو سے گوشہ کنوشبو سے قرص مثلث بن رہا ہوا
 اسنے خوبویوں کے دندان سے کچھ بوسے دل میں چھپائی ہوا یعنی اسکو کچھ امید انکی ہوا و
 حلقی کے حلقوں کے ساتھ پیوند زلف خوبون کا ہوا اسی سبب سے ہی گلو اسمین لپٹے ہیں
 اور گلے کے ہار ہو گئے ہیں معنی معما سے نثر جب سن لفظ بوسہ کو لیگا سنبو سے ہوجائیگا
 حلقہ اور چین جب بے پایاں یعنی حلقہ کی ہا اور چین کا نون ساقط ہونگے حلقی حاصل ہوگا
 معنی معما سے قطعہ سنبو سے کے اول سن ہوا اور آخرین سے اور دل میں اسکے بوکہ
 مجموع سنبو سے ہوا پیچیدہ کی دو حدیں ہیں ایک پی دوسری وہ جب بچر ہوگا پی رہیگا
 اور پی کا پیوند جب حلق سے ہوگا حلقی حاصل ہوگا محسنات کلام سنبو سے گوشہ بوسہ
 تینوں میں لفظ سے ہر اسے وہ تصحیف نکلتا ہے لب اور دندان اور دہان اور تنگ اور دل
 زلف گلو مناسب یکدگر ایسے ہی حلقہ اور چین اور زنجیر اور موسے گوشہ اور طیب
 و مثلث اور بود و امانات چدر گرو مع ذلک ایضا الاختلاف شارح نے اخیر شعر میں معما
 حلقی اس طور سے نکالا ہے کہ زلف خوبان سے بعل تشبیہ جم مسائی پھر اس سے جم اسمی
 اور جم بچر جب حلق سے پیوند پایگا حلقی ہوگا انتہی اور میں نے لفظ پیچیدہ اور حلق
 سے اول تو مصرع کیرف سے صاف اشارہ جم کا نہیں اور مسائی واسمی کا جھگڑا اسکے
 سوا جم تازی نکلتا ہے نہ جم فارسی آخر یہ کہنا پڑیگا کہ معما میں جم جم ایک ہیں اور وہ جو
 میں نے لکھا موافق آیا کے اور بے تکلف و بے تفسیر اور دندان سنبو سے قیہ کو ٹھہرا رہا ہوا
 اور جو سنبو سے کسی قسم شیرینی کا بھرا ہو جیسا کہ ہوتا ہے تو وہاں دندان شکست نہوجائیگا
 میں تو دندان اسکے اوپر کی پیچیدگی کو جانتا ہوں جو خوبصورتی کے لیے بناتے ہیں کہ سب سے

دیکھے ہونگے اور سوا اسکے اور تقریر انگلی جو کتاب میں موجود متن مطبوعہ میں بجائے سنبوسہ
سہ گوشہ بن لب اکٹم کے سنبوسہ سہ بر لب اور تا اندہاں تنگ دلجوئی کی جگہ تنگ تو کہ ترکی
سن بست اور پید کو پیر غلط لکھا ہے۔

نکتہ ایدرویش خود آب رقم نیستی بر سر خور زده تا ما قبش آب حیاتی و اندوکیا بنش
کان کریت بر سر کشیدہ تا از عیش باب بخانی کشادہ قطعہ کردہ پنہان بیان ہستی خود را از روی
پاک و خالص سروپا ہی خود آب ست الزنا بگشت ہا بک دلش از ضربت تیغ خیرت +
ہست در کب نگوشاری ازان پای کباب + اللغات خود آب نوعی از شور باے
گوشت کریت بالضم اندوہ باب دیہا بک نام پادشاہ فارس کہ نانا آرد شیر ساسان کا
ہی اور کان بنا بر تعظیم کب بفتح و تشدید کان نگوشاری معنی ترکیبی شرایدر ویش
خود آب نے جو رقم نیستی کی اپنے سر پر لگی ہوئی انجام اسکا یہ ہوا کہ آب حیات اسکو فیا
اول تو خود آب کے ساتھ لفظ آب ہی دوسرے خود آب خود نہایت مقوی گویا مایہ حیات ہی
اور کباب بنیش کان کریت کا سر پر اٹھایا تو عیش سے ایک باب بیٹے دروازہ نجات کا اسپر کھولا
و اندر و کشادہ کے فاعل قضا و قدر ہیں معنی ترکیبی قطعہ خود آب نے اپنی ہستی کو اپنے
بج میں چھپایا ہی اس سبب سے خود آب پاک و خالص ہی اور سروپا اسکا کتاب ای بنیش
و بے آمیزش اور واقعی خود آب خالص اور صاف ٹپکایا ہوا گوشت کا ہوتا ہی اور کباب کا
پائون کب نگوشاری میں اس سبب سے ہو کہ دل اسکا ہا بک ہی ضرب تیغ خیرت سے
معنی معامے نشر خود آب میں فلان نفی کا لفظ خود کے سر پر ہی اور آب بعد اسکے اور کباب
کے سر پر کان ہنر بنش اور ہا بآخر اسکے معنی معامے قطعہ خود آب میں اول آخر
ناب حاصل ہوتا ہی اور درمیان میں خود پنہان ہا بک قلب کباب کا کباب کے اول آخر
کب اور کب کے درمیان میں پاکہ مجموع کباب ہوا محسنات کلام کان کریت کشیدہ
کشادہ سرکہ کان اور کباب کے کان کو بنش باعتبار کمی الاختلاف متن مطبوعہ میں
عیش کی جگہ عیش باب کے بجائے آب غلط ہے۔

نکتہ صوفی معہ پرست چون دل از لوت بردارد لوت خورد و چون دست از سیمین کشد

سم نوشند و چون از سر برنج بگذرد سرخ بیند و چون دامن از شرید یکشد بر خاک نشیند نظم وجه
المقل مقلب شطو النعم + ما کان حاصل قلبه الا اللقم + لم یبق الا السع من ترکیب
لم یقدم دالا نحو الدسمه اللغات ثوت بود و معروف اقسام طعنا به لذیذ سمید بفتح
و ذال مجموع نان سفید میدید شرید پندی ستو و چه صورت نقل بالفهم و کس قاف و تشدید لام
دویش شطرت و قصد و طرف و جهت نعم مع نعمت نعم بفتحین جمع لقمه و میان راه دسم چربا و
چرب هونا دال دلالت کند که لم یقدم مضارع منفی ما خود قدم بمعنی پیش آمدن سے
و کنگی و پاریگی معنی ترکیبی نشرو فی معده پرست ای بسیار خوار ثوت یعنی لذیذ طعموست
عل اٹھا لینے کو نہایت سخت جانتا ہے جیسے کسی نے لٹ بکھا دی اور سمید سے ہاتھ کھینچا اُسکو ایسا
ہی جیسے سم کا کھانا اور برنج سے اگر کنارہ کرے سرخ دیکھے اور جو دامن شرید سے کھینچے خاک پر
بیٹھے فرض ان لذایذ سے الگ ہونے میں ہر طرح کے رنج و مصیبت اٹھائے اور معده کا
کھانا نہ ماننے سے خود معده ہی کی یہ آفتیں اٹھائے معنی ترکیبی نظم معنی یہ کہ روئے تو بہ
دویش و غفلت و محتاج کا ہر وقت لغتوں کی طرف پھرا ہوا ہی بس اُسکے دل کا حاصل
سوائے نعموں کے نہیں ہوتا اور نہیں باقی رہتا ہی مگر سم اُسکی ترکیب سے اگر پیش
ہو جائے کوئی دال و راہ بتا نیوالا طرف چکنی چیزوں کے یعنی اگر چکنی چیزیں نہ ملیں تو چوتھن
زہر و سم ہو جائے معنی معمارے ثروت کا دل وا و اگر اس سے دل اٹھا لیا جائے گا
لٹ رہیگا اور سمید سے جب ہاتھ جو لفظ دید ہی کھینچا سم رہیگا دال ذال معامین ایک پن
برنج کا سر بے ہی اسکو بیسر کرنے سے رنج رہیگا شرید کا دامن دال ہی اگر اس سے دامن
کھینچا شری رہیگا جو بمعنی خاک کے ہی معنی معمارے نظم وجه مقل کی میم ی اور نعم کے
جانب میں میم واقع ہی مقل کا قلب نظم دسم کے کنارہ پر دال ہی اگر باقی نہ رہیگی سم ہوگا
محسنات کلام خورد نوشد بیند نشیند چارون لفظ کیسے مناسب چارون لفظوں کے
ہین لات کے لیے کھانا سم کے واسطے پینا برنج کے لیے رنج دیکھنا خاک کی رعایت سے بیٹھنا
معده دل دست سر دامن سب مراعات النظر

حکایت خرقہ داری شکم خوری بود کہ مقیم دبا نش نش از قاف قوت پر بودی و

دام معده اش از میم مرغ و ماقوت فارغ نبود یاری تباری گفتش تا چند پوشیدن دلق را بنوشیدن
حلق آلودہ کنی و تا کے چشمہ ناسے گور از عناف رسودہ سازی گفت این خوردہ ندانستہ اند
کہ صاحب مرقع سست کہ دایم مرقع پیش چشم دارد چنانچہ اگر کسی در آن مرقع بیک نقطہ
تصرف نماید اورا بای مرقع خرقہ باشد قطعہ شیخ و صوفی بگذرد از کنج خلوت بہر لوت +
پیر شہوت سوی نسوان بگذرد از بہر نان + برنیا وردی سر انگشت شہادت تن بہر دست
گر حرف نان نبودی در تہ پائے بنان + اللغات مقیم بغم میم مداومت کرنے والا ماقوت
ایک قسم حلوا مرقع کتاب نقاد ویرا و خرقہ اور دلق اسواسطے کہ اسمین بھی لکڑے لکڑے
جمع کیے ہوتے ہیں رنگ برنگ مثل کتاب نقاد ویر کے مرقع بختین شور با مرقع بفتح پارہ کرنا
بنان بفتح سر انگشتان معنی ترکیبی شریک خرقہ دار گودڑی پوش شکم خوار یعنی پیٹ کا
ذلیل کیا ہوا تھا کہ ہمیشہ میم اسکے دہن کا قاف قوت سے بھرا رہتا تھا اور دام اسکے معده
کا دام مرغ و ماقوت سے خالی نہ رہتا ایک بار ایک یار نے اس سے کہا کہ کب تک لوق پوشی
کو نوش حلق کے واسطے آلودہ کریگا اور کب تک ناسے گلو کو عناف رسودہ کریگا کہا تم نے
یہ باریکی نہیں جانی ہے کہ صاحب مرقع وہ شخص ہے کہ ہمیشہ فرق یعنی شور با پر آلودہ رکھے ہے
اگر کوئی اسکے مرقع میں نکتہ بہر تصرف مدخل کرے تو اس سے فرق یعنی پھاڑ ڈالنا خرقہ کا طوطہ
میں آئے ایسا مرقع ہو جائے معنی ترکیبی قطعہ شیخ و صوفی واسطے لوت یعنی طعاموں لینے
کے کنج خلوت چھوڑ دیتے ہیں اور پیر شہوت کا کہ شہوت اسکے مرید ہو وہ بھی نسوان یعنی
عورتوں کی طرف واسطے نان ہی کے دیکھتا ہے کہ اسمین نان ہے اور اگر بنان کے تحت پامین
بظانان کا نہوتا تن پرست ہرگز سر انگشت شہادت کا نہیں اٹھاتا اب تو اشارہ اُسکا
اسی نان کی طرف ہے اور سے اسکو کیا فرض ہے معنی معامے شرمیم کے دہن میں قاف
قوت کا بھرنے سے مقیم ہوتا ہے ایسے ہی دام جو میم مرغ سے خالی نہ رہیگا دام ہوگا پوشیدن
نوشیدن تصحیف چشمہ مراد عین جب عین نا پر آئیگا عناف ہوگا لفظ مرقع جب سامنے
عین کے جسکی مراد چشمہ ہے آئیگا مرقع ہوگا اور ایک نقطہ سے مرقع مرقع ہوتا ہے باری
باری اور مرقع مرقع بھی تصحیف معنی معامے قطعہ کنج خلوت کا ہے جب اس سے گذر جائیگا

لوت رہیگا انسان کے اول آخر زمان ہی بیچ میں سو با اور پامعین و احد میں بس بنان میں با
 کے نیچے لفظ نان ہی محسنات کلام داری خواری کی موازنہ سے یاری مدام میں بھی دام
 موجود اور دام کے لیے مرغ خوردہ نڈانہ آید بنظر شکم خواری کے خرقہ کی رعایت سے شیخ
 و صوفی اور خلوت کنج و پیر سرگشت تن پاننان سب بنا سب یکدگر میں اختلاف
 شراح نے ماقوت کے معنی لگا ہوا زندہ کے لکھے ہیں لغت میں تو یہ معنی نہیں ہیں مگر مطبوعہ میں
 بجائے پیر بنظر غلط ہے۔

فصل فی الاغذیۃ والاشرب

نکتہ لفظ شربت از شربت کہ قطع ست حمز و ج شدہ یعنی شربت ہماں مقدار کا فی ست
 کہ شرب تشنگی از بدن قطع کند شعر شربت الماء فرغہ بفرا + زاد از اند قصیر باز فرات +
 اللغات فرات بالضم نام دریا ز فرات جمع ز فرات ز کھنا سانس روکنا اور پانی پلانا معنی
 ترکیبی شرب لفظ شربت کا شربت سے جسکے معنی قطع کے ہیں لگا لگایا ہی یعنی شربت اتنا ہی
 کافی ہو کہ شرب تشنگی کا بدن سے قطع کرے معنی ترکیبی قطعہ یعنی ایک بار تو پانی فرات سے
 پینا فرحت ہو جو اس سے زیادہ زیادہ کیا تو وہ پانی ز فرات ہو جائیگا یعنی گدگیر معنی معامے
 شرب کا معما تو خود مصررح ہی نے جتا دیا ہو کہ شربت شربت سے لگا لا ہی معنی معامے قطعہ
 فرات میں زازا اند کرنے سے ز فرات ہوتا ہی الاختلاف اصل کتاب میں تصیر باو فرات
 لکھا ہی اہد معج ہون ہی تصیر باز فرات مگر مطبوعہ میں بجائے شربت کے سروبت اور شرب
 تشنگی کی جگہ سر لکھا ہے۔

نکتہ ایدویش عرب آب خالص را قراح گویند و خمر را ح اشارت ست با نلکہ آب پاک
 را صد فضیلت ست بر شراب ناپاک مشنوی اصل ما آبست اندوے نسب + آب را
 زان ما ہی خواند عرب + عرش را بر آب اگر نبود بنا + از چہ رو برماست بنیاد سما + خاک را
 اصلی با ہم ما نگر + ز آب در سر بر اسودا نگر + چون ز نعمت سابق بر دست آب + شد سبق
 اول الف باد کتاب + اللغات قراح و راج دونوں کے معنی مصررح نے جتا دئے

صد فضیلت سے مدد قاف کے مقصود ہیں کہ صدہین پہلے شعر میں پہلا مضمیر مشکم کی ہو دوسرا بمعنی آب
 معنی ترکیبی شربینے ایدرویش عرب آب خالص کو قراح کہتے ہیں اور شراب کو راج اس سے
 اشارہ اُنکا یہ ہے کہ آب پاک کو سو فضیلتیں ہیں شراب ناپاک پر اور موافق استعمال فارسی
 کے سو سے مقصود کثرت ہو نہ عدد معین معنی ترکیبی قطعہ اس قطعہ میں مجملہ فضیلتوں کے
 کے بعض کا بیان ہے چنانچہ فرمایا کہ خود ہماری اصل بھی از روئے نسب کے جو آدم تک ہی
 آب ہو جیسا کہ کلام پاک میں ہے خلق من ماء و افق اسی سبب سے عرب آب کو ماکتے ہیں
 جو مضمیر جمع مشکم کی ہے عرش کی بنا بھی بموجب کان عرشہ علی الماء کے آب ہی پر ہے جب
 اصل و بنیاد سما کی ما پر ہے جو عرش کے تحت میں ہے اور اسی کی حرکت سے متحرک خاک کی
 اصل و بنیاد بھی آب پر ہے پس اسکو بھی آب ہی سمجھنا چاہیے کہ وہ تراب جیسے سعدی رح
 نے فرمایا شعر چنان گسترانید فرش تراب + چو سجاده نیک مردان بر آب + اور ابر کے
 سر پر بھی آب ہے وہ بھی اس سودا میں ہے غرض بڑی صفت آب کی یہ ہے کہ سب نعمتوں پر
 یہ غالب ہے اسلئے کہ کتاب آگہی کا پہلا سبق الف با ہے جسکا مرکب بھی آب ہوا ہے
 معماے شراح کے سر پر قاف لانے سے جسکے صد عدد ہیں قراح ہوتا ہے
 معماے قطعہ اس قطعہ کے معنائی معنی ظاہر ہیں ما اور ما سبق اور سبق تجنیس تام
 سما کی بنیاد ما پر ظاہر اور خاک کی اصل بھی آب پر جیسے تراب ابر کے سر پر آب الف با کا
 مجموع آب اور علاوہ اسکے اور بھی کہ واضح اور عیان ہیں معنی ترکیبی سے محسنات کلام
 بنا اور و اور بنیاد و اصل اور سر اور سودا اور نیز سودا یعنی سیاہی بر رعایت ابر سبق
 الف با کتاب سب مراعات التظیر الاختلاف متن مطبوعہ میں قراح کے بجائے فراح
 غلط لکھا ہے۔

حکایت حکیمی باندی کی گفت کہ معاشرہ باید کہ روز روئے بتحصیل وجہ معاش آورد
 و در شب رے مجلس عیش و نشاط روشن دارد این معنی را با خود مخمر کن کہ رے شراب
 و رول شب کہ حاصل ست از بہر آن واقع شدہ کہ بشب مرکب آن کردی ندیم گفت
 زند صاحب مشرب آنست کہ روز و شب اوقات او صرف عشرت و طرب باشد و لفظ

مل تامل کن کہ بروز و شب مشتمل ست شعر در شرب سے علامت از روز شد مرکب یعنی
برائے عشرت پیوند روز باشب اللغات ندیم ہشتین و مصاحب و امرا و پشیمان و فاش
بفتح میم و کسر شین گروہ ہے دو عتقان و مطلق گروہ جمع معشر بفتح میم و کسر شین کیسے ساتھ
زندگی کئے والا عمر کن جسکی ہندی ہوئی پکا اور نچتہ گز مرکب بالفم و کسر کان اختیار کنند
مشرب آشامیدن و جائے آشامیدن مل شراب ملوین بفتح روز و شب معنی ترکیبی
شرابیک حکیم نے ایک ندیم سے کہا کہ معاشر کو چاہیے کہ دن کو روبرو تحصیل معاش کے
لئے اپنے دن کو تحصیل معاش میں متوجہ ہوئے اور رات کو رات کو رات کو رات کو رات کو رات کو
کی روشن کرے تو اس بات کو اپنے دل میں پکا کہ رات کو رات کو رات کو رات کو رات کو رات کو
شب ہی اسکا لطف و ماضی ہوا سیوا سے واقع ہوئی کہ رات میں مرکب اسکا ہوئے
ندیم نے کہا کہ رند صاحب مشرب وہی ہو کہ رات دن اوقات اسکی عیش و طرب میں
سرف ہوں ذرا لفظ مل کو تو سوچو کہ بروز و شب پر مشتمل ہے معنی ترکیبی شعر شرب میں کہ
ہیان مراد شرب شراب سے ہی ہے کہ علامت روز سے ہی مرکب ہوئی ہوا و مشرب ہوا
اس بات پر کہ عشرت کے واسطے دن کو شب کے ساتھ ملا دے معنی معاشے شر
معاش کا لفظ اگر پر آئیگا معاشر ہوگا کسواسطے کہ معاشر کار و معاش ہی شراب کے اول
آخر شب ہی پنج میں دل اسکا رمل میں میم علامت یوم کے اور لام رقم ریل کے معنی
معاشے شعر شرب کا اول آخر شب اور علامت روز چھٹا پیوند شب کے ساتھ ہے
محسنات کلام روز و روشن تینوں مشتمل روبرو و رات و روشن مناسب اس کے
نظر کا لفظ ذکر شراب میں کیسا نچتہ ہی ایسے ہی مشرب رند و شراب دونوں کے واسطے
مل تامل تجنیس زائد۔

نکتہ درلفظ عقاربین آفتاب ست وقار تبرکی برف وسر دی را گویند یعنی عقار اگر
آفتاب پیشرو نباشد قار و خنک نماید قطعہ صا صہا در نظر گر بنگے + پیکرے از
چشم جوان خطا ست + یعنی اندر مجلس صہا اگر صا د چشمی نیست بنیادش صہا ست +
اللغات عقار شراب عین اور قار دونوں کے معنی مصرح نے کھول دیے صہا شراب

ہیابفتح گرد و غبار معنی ترکیبی شرف عمار میں عین معنی آفتاب کے ہو اور قار معنی برف و سردی کے جواز بس ناگوار و تکلیف دہ ہو بس عمار کے واسطے یعنی نوشی کی وقت اگر کوئی آفتاب صورت صاحب جمال پیش و نہ تو وہ عمار قار و خشک ہو ای نہایت بے مزہ اور ناگوار معنی ترکیبی قطعہ صا د صہا کی طرف اگر غور کر کے نظر کریگا تو یہی کہیگا کہ یہ صا د ایک پیکر چشم خوبان خطا سے ہو بس کوئی صا د چشم بھی اسکے مقابل ہو تو مجلس صہا کی خوش آئندہ ہو اور اگر کوئی صا د چشم نہیں ہو تو صہا بالکل صہا ہو ای غبار کدورت و طال جیسا کہ کہا ہے عیش بے یار جہا نشو و یار کجاست + معنی معامے شرف عمار میں اگر عین جو آفتاب ہو پیش رو نہ ہو گا قادر ہیکہ معنی معامے قطعہ بگرے پیکرے تصحیف صہا میں صا د اگر نہ ہو گا ہبہا ہیکہ محسنات کلام سناج اس نکتہ کے متامل پر پوشیدہ نہیں ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں قار خشک بمعطف کے اور پیکری کو بہت گری غلط لکھا ہے۔

نکتہ اطباء گفتہ اند کہ شراب را در ابتدا چہل روز بر روی نگذر دھام بلکہ دام امراض و اسقام باشد و لفظ دھام نظر کن کہ چون چہل از ابتدا بش کم آید یا قیش دام سے ماندہ قطعہ دام تاکہ برو نگذر د و چلہ ز سال + ز خا میش ہمہ درد و غم و عذابا شد + دلیل این طلبے در نگر بلفظ دھام + کہ حاصلش چہا شد دویم و ابا شد اللغات اطباء ج طیب امراض جمع مرض اسقام جمع سقم یعنی بیماری دام شراب معنی ترکیبی شرب پیون کے کہا ہو کہ شراب پر ابتدا میں جب تک چالیس دن نہ گذر جائیں تب تک وہ خام ہی بلکہ دام امراض و اسقام کے تو لفظ شراب میں نظر کر کہ جب چالیس اسکی ابتدا سے کم ہوتے ہیں یعنی میم تو دام رہتا ہے معنی ترکیبی قطعہ دام جب تک اس پر دو چلے سال سے نہ گذر جائیں تو دام اپنی خامی سے درد و غم و عذابا ہوئی اور اگر اسکی دلیل ڈھونڈنا ہو تو لفظ دام کو دیکھ کہ جب دویم امین نہونگے تو حاصل اسکا دا ہوگا معنی معامے شرف خود مصدر حرانے ظاہر کر دیے ہیں معنی معامے قطعہ دام سے جو دونوں میم جدا ہونگے دام رہے گا یعنی درد محسنات کلام خام دام اسقام دام کیسے الفاظ جمع ہیں سو اس کے

جو میں منتظن پر مخفی نہیں ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں نگنذر کی جگہ بگذرد اور چلو سوال بجائے رسال غلط ہے۔

نکتہ فائدہ آتش شراب آنست کہ اہل مجلس را دل بجمت ہم گرم گرداند و لفظ راح برین بنی
مشتعلست کہ قلب حار از وی حاصل است شعر چو نور گرمی ہزار عقار شد زائل + بنو دوسری
و ظلمت ز قار او حاصل + اللغات راح شراب و شب بجمت ہم ای یکدیگر معنی ترکیبی
نثر فائدہ آتش شراب کا یہ ہے کہ جو اہل مجلس ہوں سب کے دل کو ایک دوسرے کی
محبت میں گرم کرے چنانچہ لفظ راح کا اس بات پر شامل ہے کہ اُس سے قلب حار
حاصل ہے معنی ترکیبی شعر جب نور گرم نہری کا آفتاب عقار سے زائل ہوا فوراً سردی
و ظلمت نے اُسکے قار سے اپنا حاصل دکھایا معنی معماے نثر راح کا قلب حار ہے
معنی معماے شعر عقار سے جو عین آفتاب کے معنی میں ہے جاتا رہیگا قار رہے گا
محسنات کلام قلب راح کا حار کہنا برعایت آتش اور دل گرمی کے کیسا بر محل
ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے قلب حار حار غلط ہے۔

نکتہ ہر کہ آب را بجایا ندو مدام را بجائے آب شراب نماید حاصلش جز خون خوردن در دنیا
و آخرت نباشد و این معنی از مدام روشن ست کہ چون از آب دروے دامن بر چینی
با خون دل ہدم نشینی قطعہ رقیق اگرچہ ز روی نشاط زندہ دلیست + بین کہ بندگی
نفس بر گران دارد + رقیق را چو شود ریش دل از ان بگریز کہ از عقوبت قبح سقر نشان دارد
اللغات رقیق شراب خالص صافی و بہتر و خوشبودم یعنی خون قبح زرد آب اور ریم ہو جانا
زخم میں سقر بختین رونخ معنی ترکیبی نثر جو کوئی میخواری میں اس حد کو پہونچے کہ
پانی چھوڑ دے اور بجائے پانی کے شراب پیے اُسکو سوائے خو خواری دنیا و آخرت
کے کچھ حاصل نہوگا دنیا کی خو خواری یہی کہ شراب پیتا ہے اور شراب سُرخ مثل خون کے
ہوتی ہے اور آخرت کو تو معلوم اور یہ معنی لفظ مدام سے روشن ہے کہ جب آب سے
مدام میں دامن سمیٹ لیا خون دل کا ہدم ہو کے بیٹھیکا معنی ترکیبی قطعہ رقیق اگرچہ
اندوے نشاط کے زندہ دلی ہے لیکن یہ بھی تو ہے کہ اسکے کنارہ پر بندگی و طاعت نفس کی

لگی ہوئی ہی یعنی بندہ نفس کا بناتی ہی اور جب رقیق کا دل ریش ہوگا تو اس ریش سے
 سے دیکھیگا کہ عذاب قبیح سقر کے اُسمین نشان موجود ہیں معنی معامے شرمِ دام میں لفظ
 ما موجود ہی یعنی میم والف لینے سے ما ہوتا ہی جب ما سے دامن سٹینگے دم قلب رہیگا یعنی
 خون معنی معامے قطعہ رقیق سے لفظ حی نکلتا ہی کہ دل اسکا ہی اور اول آخر اسکے
 رقیق یعنی بندگی اور رقیق جو رہے اسکی جاتی رہی جیسا کہ اشارہ ہی شود ریش اور باقی کو
 قلب کرین جیسا کہ اشارہ لفظ طے ہی قبیح ہوگا یعنی ریم محسنات کلام حاصلش جز
 خون الخ جو کہا ہی کیسا بلوغ ہی اسوا سیطہ کہ سیدھے طور پر بھی مدام سے اور نکلتا ہی اور
 قلب کرنے سے بھی جیسے میم والف با ہی اور دال و میم دم دونوں طرح وہی حاصل ہوتا
 ہی پس لوٹ پوٹ کے وہی بات ہی الاختلاف شارج نے جلنے یہ کیا لکھ دیا ہی کہ اگر
 در دل کلمہ رقیق را ریش سازی یعنی پریشان گردانی میدانی کہ پارہ زرد آہستہ کہ باطن
 تلاشی شدہ است اسکے سوا اور تو ٹھیک ہی متن مطبوعہ میں بجائے قبیح سقر قبیح سفر
 غلط لکھا ہے۔

نکتہ حلقہ مجلس شراب چون دائرہ میم خمر است کہ از حوالی بوالی او جز خرنیا بے رباعی
 خار کہ صورت حار است اورا از روے لغت سکہ جزو یار است اورا شد زاب عنب
 و رشکم اورا سروپاے ترکیب خری کہ خمر یار است اورا اللغات تہار بالفتح و تشدید
 میم خمر فروش + تہار بکسر خمر غلب بکسر اول و فتح ثانی انگور معنی ترکیبی شراب مجلس شرابی
 حلقہ واریسی ہی جیسے دائرہ میم خمر کا کہ گرد اسکے خمر ہی سواے خمر کے کچھ نہیں معنی
 ترکیبی رباعی خار جو بصورت حار کے ہی تین جز اسکے یار ہیں آب انگور تو اسکے رشکم میں
 ہی اور سروپا سے ترکیب خری ظاہر اور خمر اسپر پار یعنی لدی ہوئی یہ تینوں جبر
 احس سے ظاہر ہیں معنی معامے شرمِ دام سے خمر حاصل ہوتا ہی اور میم مدور
 بصورت حلقہ جز خمر تصحیف معنی معامے رباعی خار حار تصحیف خار کا رشکم ما اور تہر
 و پا اسکا خرا و نیز خمر یار اسکی ہی محسنات کلام حوالی بوالی کیسا خوب کہا ہی حلقہ
 دائرہ میم رشکم سروپا وغیرہ فافہم الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے یار است کے مار است

اوغر بارست کی جگہ آب بارست ہے۔

نکتمہ قاف عقار کو ہیست در پائنداری مار و عیب و خواری اشارت است ہر کہ در مجلس عقار
از قاف کہ علامت تکمین و وقار است عاری نشیند جز مار و خواری نہ بیند شعر گریبا شد
شاہ را درد و رے تکمین قاف + باشدش از دور قرقف فقر و خواری بے خلا ف +
اللغات عاری برہنہ قرقف بفتح ہر دو قاف شراب و نام سہ کتاب ترسیان معنی
ترکیبی شرعاً کا قاف مار اور عیب و خواری میں ایسا ہی جیسے ایک پہاڑ اس سے
اشارہ یہ ہے کہ جو کوئی مجلس عقار میں قاف سے کہ علامت تکمین و وقار کی ہی عاری ہو کہ
یعنی نگاہ اور غلطی ہو کہ بیٹھتا ہی سوا مار و خواری کے نہیں دیکھتا معنی ترکیبی شعر
اکثر بادشاہ لوگ میخوار فرود ہوتے ہیں لہذا مصرح کہتے ہیں اگر دورے میں بادشاہ کو تکمین
قاف کی نہوگی تو دور قرقف میں بے شبہ اسکو فقر و خواری حاصل ہوگی اس میں کسی کو
خلا ف نہیں ہے معنی معمارے شرعاً میں قاف نہونے سے عار دہتا ہی معنی
معمارے شعر قرقف سے اگر قاف تکمین کا جو اول قاف ہی جاتا رہیگا اور باقی کو دور
کیا جائیگا فقر ہوگا محسنات کلام مار و عیب و خواری تینوں مراد ف ایسے ہی تکمین
و وقار الاختلاف شارح نے اس نکتمہ میں کہ نہیں لکھا متن مطبوعہ میں کو ہے کہ
آگے است نہیں لکھا ہے۔

نکتمہ ہر کہ نقد عین خود سرمایہ ضیاع و املاک کند فتح نظر و کشاد بصر بنید و ہر کہ در دل
و جہ غمنا پاک نہد غیر کو ریخت و انتقام دیدہ دولت نہ بیند چشم بکشا کہ عین عقار کہ
ضیاع است با فتح ہر دم یابی و عقار کہ غمست با ضم منضم بینی شعر قاف عقار بنگر در
عارض آشیانہ + یعنی عقار دار و صد عار دہ میانہ + اللغات ضیاع بفتح ہلاک و خیال
اطلاک بکسر ز ن دادن و خداوند چنیے کردن ضم بالفتح پیش اور پیش کرنا کلمہ میں و بالکسر
بالے سخت انتقام فراہم آمدن عقار بالضم شراب و نوش از جامہ شمع و زلیکن
معنی ترکیبی شرح کوئی اپنے نقد عین کو سرمایہ اپنے زن و فرزند کا کرتا ہی یعنی
انکے معاملہ میں مرن کرتا ہی کشود نظر اور کشاد بصر کی دیکھتا ہی مطلب یہ کہ چشم و نظر

اسکی روشن ہوتی ہی اور جو کوئی دل میں صورتِ نمرِ نحس کی رکھتا ہی اور اسکے شوق و دہیان میں رہتا ہی سوائے کوری بخت اور بند ہو جانے دیدہ دولت کے کچھ نہیں دیکھتا تو زرا آنکھ کھول کے دیکھ وہ عقار کہ صنایع کے معنی میں ہی اسکو تو فتح کا ہر دم پائیگا اور عقار جو خمر ہی منہ سے منظم ہوگا معنی ترکیبی شعر دیکھ تو قافِ عقار کو کیسا سار میں آشیانہ کیا ہی اور جاتا ہی کہ عقار سوا عمار کے اپنے درمیان میں نہیں رکھتی ہی معنی معمار سے شرعاً جو صنایع کے معنی میں ہی اسکی عین بفتح ہی کشادہ اور روشن اور جو عقار کہ شراب کے معنی میں ہی اسکی عین بضم ہی بند و کور و در بلائے سخت معنی معمار سے شرعاً قاف کا آشیانہ عقار میں درمیان عمار کے ہی اشعار اس بات پر کہ سوا عمار عقار میں ہیں اس واسطے کہ قاف کے سوا عدد ہیں اور سو سے مراد وہی کثرت نہ معنی معین محسنات کلام فتح نظر کشادہ بصر کوری بخت الفہام دیدہ دولت اور بفتح ہر دم و باضم منظم سب یا یکدگر متضاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ میں بھی کچھ نہیں لکھا متن مطبوعہ میں صنایع ست کی جگہ صنایعت اور ہر دم یا بی کے بجائے یا در پے غلط ہی۔

انکے بے خبر کہ درمیان خمر چون الف خار خود را دراز میکند در خواب ست و نئی داند کہ زیر پردہ خار مارے خفته کہ افاعی معطشہ را بیدار میکند متنوی ماد صہا چشم عقل ہیا ست بادہ بادیکہ پائے پند ہیا ست + قہوہ بیکران کند دل ست + زان سبب برخناق مشعل ست + خر کشد آب در میان خار + کہ دہانش گرفتہ باد بخار + اللغات خود را دراز کشیدن پانون پھیلا کے سونا در خواب ست ای در غفلت خار بضم انا شراب کا وبالکسر اوڑھنی عورتوں کی افاعی جمع افعی مار نہایت زہرناک معطشہ چیر تشنگی اور ہوا بفتح گرد و غبار قہوہ بفتح ایک تخم ہی جسکو بن کہتے ہیں بعض ملک میں اسکو جوش کر کے پیتے ہیں و بقول بعض شراب دہش بفتح تین کند خناق بالضم بیماری خفہ و گرفتگی گلو معنی ترکیبی شر جو پیغمبر کہ درمیان خمر گویا نشہ خمر کے الف خار کی طرح آپکو دراز کھینچتا ہی یعنی پانون لنبہ کر کے سوتا ہی بڑا غافل ہی اور نہیں جانتا کہ پردہ خار کے نیچے ایک سانپ سوتا ہی جو افاعی تشنگی کو بیدار کر رہا ہی معمول ہی کہ خار کے وقت میخوار کو پیاس مفرط

ہوتی ہے اور وہ پانی پینا اس وقت کا شب میں نہایت مفربسیا کہ کہا ہے غشدر در آب شب
 خواب روز معنی ترکیبی قطعہ اگر چشم عقل سے دیکھو تو عدا صہبا کا ہوا ہو اور غبار مایہ کو
 اور بادہ جسکو کہتے ہیں وہ پائے بند ہوا ہے یعنی متضمن بگرفتاری اس واسطے کہ ہا بمعنی بگیر کے
 ہے اور نیز تنبیہ کے اور قہوہ بیکران کند و پھانسی دل کی ہے اسی سبب سے تو میخواروں کو
 خفہ اور گلو گرفتگی ہوتی ہے جو منہم بگاڑتے ہیں اور نیز خناق عارض ہوتا ہے اور جو خمار میں پانی
 پیتا ہے وہ گدھا ہر کسو اسطے کہ آب کشی گدھوں کا کام ہے اور یہ پانی پینا اس سبب سے
 ہے کہ اسکے دھن میں باد نے خار سے روکا ہو گا یا جھانکڑ اسکے منہ کو لگا دیے ہیں معنی معالے
 شمر میں الف آنے سے خار ہوتا ہے خار میں حرف خا پردہ ہے اور پردہ کے نیچے ہا ر
 معنی معالے منوی صہبا میں صا د کے نیچے صہبا باد بادہ تخمینس زائد اور جب باد کے
 پائے بند ہا ہوگی بادہ ہو جائیگا قہوہ بیکران قہوہ ہتی مقلوب اسکا ہے بمعنی کند خار کے
 اوسیان ہا بمعنی آب اور اول آخر خدہن خار کا سیم ہے جسکو خار رو کے پیوے ہے حسنا
 کلام تشبیہ الف کی دراز کشید سے کیسی بلندی ہے معنی دراز میں ہی الف ایسے ہی لفظ
 خواب بر عایت غفلت و خار پردہ اور خار مناسب یکدیگر کہ خار اور معنی کو بھی کہتے ہیں
 خفتہ بیدار متضاد پائے بند ہا کا لطفت فہم سلیم پر عیان ہے کہ ہا خود ہا بند ہا ہے
 اور اردون کے بھی بند پائے ہذا حرف ہا کہ حرف بھی ہے اور اسم فیل بھی بمعنی بگیر
 و من دون ذلک -

نکحہ مراحہ کہ راح در دون دارد مرعیست کہ از ہیئت چون الف ہزار فنہ مختلف
 ورمیانش قایم ست و نیاتی کہ پائے بادہ است سیماے ساق می نماید و وہ پائے
 لغزے در عقب اوست منوی ہر کہ بکشد در ملام دہن + دید دام ملام در گردن +
 و انکہ انگند در غدار عقار + دید رخسار بخت بدرا قار + اللغات لرح شراب طرح بالفق
 محل بلند و نیا و نام قصر بخت نصر پائے گرد و پام و مددگار کہ مزانہ کسی کام میں گھسے سیماست
 و نشان و پیشانی ساق پائے و تنہ درخت پائے لغز گ جاتا عذار بکسر رخسار معنی
 ترکیبی شمر مراحہ کہ راح یعنی شراب اپنے دون میں رکھتی ہے ایک صرخ یعنی محل

راست و مستقیم ہو کہ اسکی ہیئت چوں الف سے ہزار قنہ مختلف اسکے درمیان مین قائم ہیں
 اور ساقی کہ پامرد بادہ کا ہی صورت ساق کی دکھاتا ہو کہ دس یا پندرہ جسکے پیچھے ہیں دس سے
 وہی مراد کثرت اور وہ یا ساقی کی ہی معنی ترکیبی شنو می جسے دہن مدام میں کھول دیا
 اور ہر وقت پیتا ہی اسنے دام مدام اپنی گردن مین دیکھا اور اس جال مین پھنسا اور جسے
 رخسارون مین عقار ڈالے اسنے بخت بد کے رخسارون کی سیاہی دیکھی اپنے بخت بد اسکے
 سامنے آیا اور عذار مین عقار ڈالتا یہ کہ جھلک سُرخ شراب کی رخسار شراب خوار سے
 عیان ہو جاتی ہی معنی معماے شرمراہی کے درون مین راح موجود اور نیز صریح کہ شکل مراہی
 کی قہر کیسی ہی اور بھی الف کہ بصورت الف کے ہی معنی ہزار اور لفظ ساقی ہر گاہ یا دس عدد
 والی اسکے پیچھے ہوگی ساقی ہوگا معنی معماے شنو می مدام کا دہن میم ہی جب
 کھول دیا جائیگا دام رہیگا عذار لفظ عقار کا عین ہی جب گرا دیا جائیگا قار رہیگا محسنات
 کلام پامرد بادہ کیسا الطیف ہو کہ شراب کے معنی اور نیز دہ کے ساتھ جو بادہ مین ہی عیاں
 یا ساقی کی کہ دس عدد والی ہی ایسے ہی راح در دون کہ لفظا اور معنادونون طرح صحیح
 ساقی مین ایہام کہ معنی ساقی کے بھی ہی اور اور سوا انکے الاختلاف شاح نے جانے
 یہ کیا لکھا ہی اور کیسی گرفت مصرحہ سپکی ہی کہ در کلمہ مراہی حرف الف در مرتبہ سوم واقع شدہ
 اگر در بدل صد میگفت بحساب مناسب ترمی بود کہ چون الف ہر گاہ در مرتبہ سوم افتد
 صد محسوب ست انتہی مصرحہ کی تو یہ غرض ہی نہیں بلکہ الف سے تشبیہ کر کے ہیأت
 الف یعنی ہزار کی نکالی ہی چنانچہ ذہن سلیم پر بعد ملاحظہ اور مطابقت متن و معنی کے
 پوشیدہ نہ ہیگا مصرحہ ایسے نہیں ہیں کہ اسنے کوئی بات بچ جائے بلکہ ہزار کہنا منظور
 تھا اسکی یہ صورت پیدا کی ہی متن مطبوعہ مین مصرحہ ست کی جگہ مراہیست اور پامرد کہ
 بجائے پامرد غلط ہی۔

نکتہ تواضعی کہ مستان کنند آخر تبلیغی کشد چون لفظ خمر کہ اگر در جزو اول او یعنی خم بینی و اگر
 در آخر او نظر کنی مرابی نظم شراب آنرا کہ آمد خوشگوارش + چو وارد ادول زوہست
 بارش + شراب اگر دیدہ یا بر سر آب + بنائے او ز شراب دریا + اللغات

مرکز مضمر و تشدید اتلخی بر سر آب آوردن ظاہر کرنا معنی ترکیبی شرمصر رحمتے ہیں وہ تو اضع جو
مست کرتے ہیں آخر اسکا تلخی ہی جیسے لفظ خمر کہ اگر اسکے اول جز کو دیکھو تو خم ہی اور آخر کو
نظر کرو تو مر ہی معنی ترکیبی نظم حسن شخص کو کہ شراب خوشگوار معلوم ہوئے جو اسنے
اسکو دل دیا یعنی فریفتہ ہوا وہ اسکے لیے بار ہو گئی شراب ایسی چیز ہے کہ جو بُرائیاں
چھپی چھپائی دل میں ہوتی ہیں سب کو ظاہر کر دیتی ہے اسی واسطے بنا اسکی شرمصر بر سر آب
ہو تو اس بات کو اسکی لفظ سے دریافت کر لے کہ ظاہر ہی معنی معما کے شرفظ خمر اول اسکا خم
ہی اور پھر آخر اسکا مرکب دو جز ہیں جب دو وزن مرکب ہونگے خمر ہوگا میم دو دفعہ لیا جائے گا
کہ معما میں جائز ہی معنی معما کے نظم شراب کا دل ہارش ہی لفظ شرجب بر سر آب آئیگا
شراب ہوگا شراب و سراب تصنیف محسنات کلام شراب آب دریا اب اور دریا اب
میں لفظ دریا بھی اور آب بھی بر سر آب کیسا با آب و تاب ہی کہ آب شراب کو بھی کہتے ہیں
جیسے عالم آب معنی نشہ شراب۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ ظاہر اجام شراب از غذوبت مولج مینا یاد ماہر کہ اور ابگر داند ماج میند
کہ اجاج ست و با آنکہ پری ساغرا ز نقصان مال و دین خبر میدہد ہر کہ نگوئسار کند رعاس
شود کہ برا فرونی و برکت دلیل ست قطعہ ہر کہ بردار دز کاس و جام دل + کس شود در
دین و جم در سروری + و انکہ رایش رفت در دنبال خمر + ہیو خم میند بدن از بیسری +
اللغات آجاج تلخ و شور رعاس کے معنی مصر رحمتے لکھ دیے کاس بالفتح پیالہ معنی
ترکیبی شرا ایدر ویش اگرچہ ظاہر جام شراب کا غذوبت سے مواج معلوم ہوتا ہی لیکن
اگر گردش میں لائیگا ماج دیکھیگا پنے تلخ و شورا اور با وصف اسکے کہ پری ساغرا کی
نقصان مال و دین سے خبر دیتی ہی مگر جو نگوئسار اسکو کیا جاتا ہی رعاس ہوتا ہی جو
افزونی و برکت کو بتاتا ہی معنی ترکیبی قطعہ جو شخص کاس و جام سے دل اٹھالیگا
دین میں وہی کس ہوگا اور سروری میں وہی جم ہوگا اور جسکی ہاے خمر کے پیچھے
گئی اور دپے خمر کے ہوا وہ اپنے تن کو خم بے سر دیکھیگا جیسے خم کا سر نہیں ہوتا ای شخص
بے عقل و ہوش معنی معما کے شرجام کو گردش دینے سے ماج ہوتا ہی اور ساغرا کو

نگو نسا رکرنے سے نفاس رہتا ہی معنے معامے قطعہ کا س کا دل الف ہی اور جام کا دل
بھی الف جب دل اسنے اٹھا لیا جائیگا کس اور جم ہو گا خمر کا دنبال را ہی جب جاتی رہیگی
خمر ہمیر ہو گا محسنات کلام موج ماج اجاج بردارد دل کیسا خوب ہی کہ دل بند لگائے
اور ان لفظوں سے درمیانی لفظ اٹھا لینے دو نوٹسے مراد ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں ہے
مواج مقراح اور بجائے ماج بلج غلط ہی۔

نکلتے پنج را کہ بنگ ست چون قلب کنی جنب شود و مزر را کہ بوزہ است چون بگردانی
رزم میشود اشارت بدانست کہ ہر کہ دل بہ بنگ دہد جینی بود کہ جز بہ آتش پاک
نشود و ہر کہ بوزہ را در گردش آرو آتش رزمی انگیزد کہ جز باب تیغ نہ نشین قطعہ
بنگ کش پا و سر از بک کوفتہ است + در درون دارد جنون بیکران + بوزہ را ہائے
ز ہائی ہاویہ است + در بڑہ از دوی ویش بین فغان + اللغات جنب مردب غسل
باب بالفح کوفتن ہاویہ نام دوزخ بڑہ بفتحین گناہ و خطائے ترکیبی شراس نکلتے مین
مذمت بنگ بوزہ کی ہی پنج جسکو بنگ ہندی بھنگ کہتے ہین ایسی نجس شی ہی کہ اسکو
قلب کرنے سے جنب ہوتا ہی اور مزر کو جو بوزہ ہی اگر لوٹاؤ تو رزم ہی اس سے اسٹاہ
اسباتکا ہی کہ جو کوئی بنگ پر فریفتہ ہوتا ہی وہ ایسا جینی ہی کہ اور جینی تو پانیسے پاک ہوتے ہین یہ آگ سے
پاک ہوتا ہی اسلئے کہ ظاہر نجاست پانیسے پاک ہوتی ہی اسکا باطن نجس بسا سکی طہارت آتش و زنجیر
اور جو بوزہ کو گردش مین لاتا ہی وہ ایسی آگ لڑائی کی پیدا کرتا ہی کہ آب تیغ ہی سے دبتی ہی
یعنے لایت قتل کے ہی معنے ترکیبی قطعہ بنگ جسکا سرو پاک سے کچلا ہوا ہی اور خود یہ کوفت
اسکی اسمین موجودہ چیز ہی کہ اسکے سر مین جنون بیکران ہی اور بوزہ کی ہا خاص ہاویہ
کی ہی اور دوسرے مصرعہ مین دیکھ لے بڑہ جو ہنئے گناہ کے ہی اسمین ہی اور ویل کارو
جو واہی اسمین موجود اور نیزہ اکلمہ تنبیہ کا بس جتا تا ہی کہ اسکا پینے والا ویل اور ہاویہ
مین پڑے اور واویلا کرے معنے معامے شربنج کا قلب جنب اور مزر کا قلب رزم
خود مصرعہ نے بیان کر دیا معنے معامے قطعہ سرو پاک بنگ کا بک جنون کا کنارہ حیم
ہی باقی فنون جو بنگ کے درون مین ہی بڑہ مین واویلائے سے جو روے ویل ہی بوزہ

ہوتا ہی ہا تجنیس تمام کہ ایک حرف ہی دوسرا کلمہ تنبیہ کا محسنات کلام پہلے فقرہ میں
 جزا بخش پاک نشود دوسرے فقرہ میں باب نہ نشیند کیسا الطف تقابل ہی الاختلاف
 ایک نغمہ پوزہ را بوسے بھی ہی اور شان نے اسی لفظ بوسے معانہ لالا ہی فرماتے ہیں کلمہ بورا
 تحلیل کردہ بدو جزو کیے ہو و دیگرے وی و لفظ وے را تبدیل نموده بحر ف زے سر پوزہ
 میشود و حرف با ہر گاہ باین محصول گردد پوزہ میشود انتہی اس معام کے اشارات اور
 لفظ بوسے کے مرادات سوائے ایک لفظ پوزہ کے جسمین لفظ بوسے اور بھی ہوں تو انا اول العابدین
 واذلیس فلیس متن مطبوعہ میں بھی یہاں ہے کے بوسے لکھا ہے نہ معلوم ہا کی بو کیسی اور
 ہا اور بوسے کیا مناسبت اور ہاے ز ہاے ہا و یہ اسکی خوبی کو دیکھیں۔

حکایت زندے بود بدستی مشہور چون لفظ سرو پائش بلقظہ و مستور ہر چہ پیش چشم
 آمدے چون بنائے عمدش از غایت ہد بشکستی و ہر کرادیدے درونش از فعل نامرغے
 چون مرضی نجستی درمی بواسطہ رضی نجستی حکایت شکایت او پیش یکے از اہل درایت
 گفتند گفت ندانستہ اید کہ چون سکر پریشانی نماید کسر از وی درست آید و چون مست
 آشفہ گردد جز ستم نماید رباعی سکران کہ ز وی سگ بود چہرہ کشای + زین روی
 بہ آتش دلش ہست بنائے + سے کار بدل شود سکاری را لیک + راے ایشان
 چو شد سگے ماند باے + اللغات تہد بالغ و تشدید دال شکستین و ویران کردن نامرغی
 ناپسند مرضی بالغ بیمار رضی خوشنودی در آیت بکسر دانستن سکر بالغ مرضی اور مست
 ہونا کسر بالغ شکستین سکران بالغ مست سکاری بالغ و الفع مستان معنی
 ترکیبی شریک زند تھا بدستی میں مشہور اور مانند لفظ زند کے سرو یا اسکا لفظ درمیں
 مستور یعنی سر سے پافون تک رو تھا جو کچھ اسکے سامنے آتا تھا مثل اپنی بنائے عمد
 کے اسکو توڑ ڈالتا تھا اسمیں اسکے عمد شکن ہونے کا بھی بیان ہی اور جسکو دیکھتا اسکے
 دل کو فعل ناپسندیدہ سے مثل دل بیا کے زخمی کرتا ایک درم کسی کی خوشنودی کا
 نہ دھونڈھتا اسکی شکایت کی حکایت ایک عالم سے کی کہاتم نہیں جانتے ہو کہ جب
 سکر پریشانی دکھاتا ہی کسر اس سے درست ہو جاتی ہی یعنی کسر و شکست ہو جاتی ہی

اور مست جب آشفتمست ہو جاتا ہی سوائے ستم کے ظاہر نہیں کرتا ہر معنی ترکیبی
 رباعی یعنی سکران کہ روے سک سے چہرہ کشائی کرتا ہی یعنی جسکے سامنے جاتا ہی
 سکی ظاہر کرتا ہی اسی سبب سے کہ آتش دل سے اسکی بنا ہی اور اگر تیس کام سکاری کے
 دل میں ہوں جو مراد کثرت کا رہے ہی جب رائے اسکی جاتی رہے یعنی مست و غرور
 ہوئے پھر کچھ نہیں وہی سکی بدستور معنی معامے شررند کے اول را آخر والی چونکہ
 مجموعہ رہا ہوا بنا لفظ عہد کی ہدیہ اور ہمیش چشم اسکے عین جب عین کو توڑا جائیگا ہدیہ بیگا
 مرضی مرضی تخمینہ نختی نختی صحیف سکریہ پیشان کسریہ اور مست آشفتمست معنی
 معامے رباعی سکران کا روسک ہی باقی رہا رہا ان جسکا مقلوب نار سکری کے اہل
 آخر ہی درمیان میں کار اور پھر جسکا مقلوب رائے اور جب یہ راہنوی تو سکی
 رہیگا کاف کاف معامین یکسان ہیں محسنات کلام سر و باہمی بھی صورت رو
 کی ہی مرضی میں لفظ رد کا جسکے معنی کو فتن کے ہیں مناسب مقام حکایت شکایت
 درایت ایسے ہی سکر سکران سکری سب الفاظ سنجیدہ اور سرگرم حرف و احد
 اور سوا اسکے الاختلاف شرح میں لکھا ہی بنائے کلمہ ہدیہ گفتہ غیر حرف اول اول
 قصد کردہ و چشم کہ حرف عین ست چون بلفظ ہدیہ ہمراہ شود کہ بنائے کلمہ عہد ست عہد
 حاصل میشود انتہی قطع نظر اور باتون کے میری دانست میں مناسب موقع کے
 یہ ہی کہ معامہ کا لاجاے جو مقصود ہی نہ عہد آگے اپنی اپنی فکر و رائے متن مطبوعہ میں
 بعد دل مرضی کے نختی نہیں لکھا ہی مراد ہونا چاہئے اور بجائے سکران بصورت سکرا کہ
 اور ایشان کی جگہ دلسان غلط ہی۔

فصل فی الالحان والاغانی والاوتار والمثانی

نکتہ لحن نخل دل ست کہ درادوار ہم عسل و ہم لسع از گردش او حاصل ست
 قنوی نغمہ نعمت نمود در پیکر نہ کہ غم در میان اولست ز شر ہر کہ چون بلبش ز شر
 غناست ہر سرناے او ہزار نواست + وانکہ نالہ ز عشق چون طنبور رسد آخر زطن

نوشین ہو رہا اللغات الخان بالکسر خوش خواندن قرآن و بالفتح آواز آغائی بتشدید یا جمع اغسیہ
 نوعی از سرود و تاراج و مترساز شنائی بفتح دو تا با نخل بالفتح گس عسل تسع گزیدن مار و کزقم
 طن بالفتح والتشدید آواز گس و طشت و کوس بود ہلاک ہونا اور ہلاک شدگان معنی
 ترکیبی نثر لحن کا قلب نخل ہی جس سے عسل بھی اور تسع بھی اپنے اپنے وقت میں چل ہی
 تسع گزیدگی جس سے ایذا اور تکلیف مراد ہی معنی ترکیبی شنوی نغمہ کی نغمہ کی ایک صورت
 ہی پھر کہتے ہیں نہ کس واسطے کہ ہمیں نثر کا غم لگا ہی مگر جسکی بلبل کی طرح شرع سے غتا ہی اسکی
 نائے گلو پر ہزاروں راگ ہیں اور جو کوئی طنبور کی طرح عشق سے نالہ کرتا ہی یعنی عشق مجازی
 سے وہ آخر اپنے طن و آواز سے ہلاکی کو پہنچتا ہی معنی معماے نثر قلب لحن کا نخل ہی تسع
 کا عسل معنی معماے شنوی نغمہ کے اول آخر نہ ہی بیچ میں غم غنا میں حرف نہیں
 جسکے ہزار عدد ہیں لفظ نامبر واقع لفظ طنبور کے دو جز ہیں ایک طن دوسرا بور مجموع
 دونوں کا طنبور محسنات کلام دوسرے شعر میں بلبل ہزار غین غنا سب مراد
 نائے نوا نغمہ نغمہ نمودنہ اور نالہ سب کا سرکہ نون نغمہ نغمہ تصحیف الاختلاف متن
 مطبوعہ میں نہ شرع کی جگہ نہ سوغ اور طن کی جگہ طن غلط ہی اور سوغ کے معنی کوئی بیان
 چسپان نہیں ہوئے۔

انگشتہ سرود سد سینت روے رہائی و عمل را نہفتہ گردانیدہ رو در و بست میان خانہ
 قول راست را مبرق ساختہ نظم رو ددل را انگندہ دور از صفا + رو در را بنگردل دورای
 فتا + شکل سین دارد خرک برزوکے رو در + تا چو خزانہ سوے آب از فرود + اللغات
 سد بالفتح والتشدید مانع و حامل میان دو چیز قول بالفتح نیز سرود اسی سبب سے گویے کہ
 قوال کہتے ہیں تبرق بضم میم ہر قہہ کردہ شدہ و نوعی از سرود و دو نام ساز و نہر خرک
 ہندی کہ جگہ سار و طنبورہ ملین ہڈی یا جان کے لگاتے ہیں کہ اس میں تار ہوتے ہیں معنی
 ترکیبی نثر سرود ایک سد مانع ہی جو روے رہائی اور عمل کو چھپائے ہوئے ہی اور
 رو دایک رہی میان خانہ قول راست کو مبرق کیے ہوئے ای تبرق ڈالے ہوئے
 معنی ترکیبی نظم رو ددل کو صفا سے دور پھینک دیتا ہی دیکھ لے رو د کا دل دور ہی

اوجو خرق بصورت سین کے روے رو دہر ہوتی ہے اس واسطے ہے کہ سرود والے کو سرود اسکا گدھے کی طرح آب کی طرف فرود سے ہانکے فرود بدینو جب کہ خرق فرود میں ہوتی ہے اور آب وہی ذات رود کہ معنی نہر کے بھی ہے تو لغز نشین اسکی پیش ہوں جیسے گدھے کو پانی میں ہوتی ہیں معنی معامے نثر سرود کے اول آخر سد ہی بیچ میں رو رہائی و عمل کا جسکو یہ سد چھپائے ہوئے ہے رود کا اول آخر رد ہی اور میان خانہ قول کا داوا وادیہ و اور دہر جو برقع ڈالیکا رود ہوگا معنی معامے نظم رود کا قلب دور ہی سین خرق کا رود پر لانے سے سرود ہوتا ہے محسنات کلام میان خانہ کہ موسیقی میں آواز متوسط کو کہتے ہیں اور قول اور راست اور برقع سب اصطلاحات موسیقی برایت رود و سرود کے ہیں اور نیز سب میں ایہام فرود میں بھی رود موجود ہے۔

نکستہ ایدر ویش اگرچہ کا سہ عود برکنار عود سے پنداری جام زرین آفتاب ست برکنار بتی نہادہ وازوا و میان تہی حرف علت بین و اجزائش در ہم شکن کہ عودی تخی ست و ہر چند چنگ منحنی گوے کہ شکل کافی ست در دامن پری نہادہ میانش را بنا خن فکر چون فون دو نیمہ کن کہ سرو پائیش کی و قلب ست ششوی بط بریط لٹ شکم خوار ست + نقمہ باز اسرا و ارست + بر بریط شکن بریط امور + تازرب واری ہمدرد طور + جاے چنگ نگون کنار مدار + خالی اولی ز گنج قلب کنار + چنگ نار و صلاح و صلح بہ چنگ + صلح معنی مجوز صورت جنگ + اللغات عود بالضم ساز مشہور جسکو بریط کہتے ہیں عودی عود بجا نیوالا کنار بکسہ آغوش و بغل عود دشمن بریط نام ساز کہ مشابہ سینہ بط کے ہوتا ہے اس واسطے بریط کہتے ہیں بطور پاک ہونا اور وہ چیز جس سے پاک کیا جائے صلاح کوئی منحنی گڑا معنی ترکیبی نثر ایدر ویش اگرچہ کا سہ عود کا بغل میں عود بجا نیوالیکے ایسا ہے کہ گویا ایک جام زرین آفتاب کا ہی بغل میں کسی معشوق بت صورت رکھا ہوا اور جام زرین سے تشبیہ بدین وجہ کہ اکثر کا سہ طنبور کا منقش بہ نقش زر ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ وا و اسکا میان تہی ہے اور وہ حرف علت اسکو بھی بہ خود دیکھ کہ پیٹ میں اسکے علت بھری ہے صحت و صلاح سے خالی بس اسکے اجزا کو توڑ

کہ عہد کو حق ہی اور دشمن خدا کا میان تھی اسوجہ سے کہ اصطلاح صرفیوں میں ایسے کلمہ کو جس کا
 معین کلمہ واویا یا ہو اوجوف کہتے ہیں اس سبب سے کہ جوف اسکا حرف صیغ سے خالی ہو اور
 عود کا جوف بھی خالی ہوتا ہو اور ہر چند جنگ معنی کا کوزہ پشت گو یا بشکل ایک کا ف
 کے ہی دامن پری میں رکھا ہو لیکن تو اسکے میان کو ناخن فکر سے دو ٹکڑے کر کہ سرو پا
 اسکا کج اور قلب ہی معنی ترکیبی فتویٰ بربط کی ایک بربط شکم خوار ہی اور لائق قلم باز
 کے پیٹے نیست و نابود کرنے کے بنا برین بربط کو توڑا بربط امور حق سے تجکو حاصل ہو
 اعدب کریم کے فضل سے بالانشینی ظہور کو پہونچے اور ان نجاستون سے پاک ہوئے اور
 اپنی کنار میں جگہ جنگ نگون کو مت دے اسلیے کہ یہ جنگ کج قلب ہی اس سے کنار اپنی
 خالی اچھی یہ جنگ وہ ہو کہ صلاح و صلح اسمین ہرگز نہیں اسکا جنگ اس سے خالی ہی
 اور خود جنگ کی صورت پھر اس سے صلح معنی کی کیسے ڈھونڈھتا ہی معنی معامے شر
 جام زرین آفتاب سے ارادہ عین کا ہی اور بت سے مراد وہ کہ نام بت کا ہی جب دو
 عین کو کنار میں لگا عود ہوگا اور جو عود کو درہم توڑینگے عود ہو جائیگا جنگ کا دامن کا ف
 اور پے نون جسکا مجموع جن اسلیے کہ جیم چے معامین ایک ہی پس کا ف دامن پری میں
 رکھا ہو ہی و جن معنی پری اور نیز سرو پا جنگ کا قلب کج ہی معنی معامے فتویٰ
 لفظ بربط پر لیجانے سے بربط ہوتا ہی جیسا کہ اشارہ بربط بربط کا ہی بربط میں راسا کن
 ہی جب سکون توڑے کے متحرک کرینگے اور بربط پر لائینگے بربط ہوگا صدر کلمہ طور کا طای لفظ
 رب جب طاکو پہونچگا ربط ہوگا جنگ نگون کج ہی صورت جنگ اور جنگ کی ایک ہی
 محسنات کلام کا سہ جام مراد ف آفتاب میں ایہام کہ شراب کے مضے میں بھی ہی
 برعایت جام ایسے ہی بربط اور باز اور جنگ و ناخن صلح و صلاح سب مناسب یکدیگر
 الاختلاف شایع نے لکھا پوشیدہ ماند کہ کا ف حرف نیست کہ اول کلمہ کریم ست کہ یکے
 از ناخنا سے بار نیست و این حرف را ہر گاہ جن و پری در کنار گیر و دوسا ز جنگ با این ہیئت
 مشابہ باشد پس غایت خوبی این ساز خواہد داشت اگر چہ پچنین ست لیکن ادا
 بحسب ظاہر ست بخت آنکہ اگر در احوال او خوب تامل نمائی بینی کہ نقش قلب ست

وانچہ گمان بردہ خلافت است انتہی ہمین معلوم او پر کی عبارت سے جو کاف کریم کہا ہی
اور سوا اسکے اس سے کیا مطلب ہی کریم کے علاوہ اور بہت الفاظ بڑے اشیا کے
ایسے ہیں کہ جن میں کاف ہی موجود اور دوسرے شعر میں بر یعنی انگندن بارگران از
نشت پس معنی کلام بارگران بر باران بشکن یعنی از پشت بر زمین انگن چنانچہ باران شکن
میگویند فقط یہ معنی بر کے بھی کہیں دیکھے ہونگے مجھ کو تو لغت میں نہیں ملے مگر مطبوعہ
میں واو میان تہی کو وا اور ہم کو دہم چنگ منخی کو جنگ اور بربط کو بربط آخر شعر
میں پھر چنگ اول کو جنگ غلط لکھا ہی۔

گنتمہ ایدرویش ہر کہ از سر منی بگذرد غنی گردد و ہر کہ رباب را نگون ساز کند بابر کہ دوہر کہ
از روی فرہر کہ عود دست بکشاید اندک زہر در کاسہ دارد و ہر کہ بنائے او ہر ہم ز ندر یاد
کہ حاصلش جز ہول نیست شعر جوئے بزن سر زامر بدانکہ امر بدانتست + چورگ پرے
سرمہ ز دین کہ شرع بدین ست + اللغات بر بکسر و تشدید نیکی و حج و طاعت رباب
بفتح نام ساز و عود و ابر سفید و نام معشوقہ رعد فر بکسر ساز عود زامر نے نواز معنی
ترکیبی نشرایدرویش جو کوئی معنی کے سر سے گذرے اور کنارہ کرے غنی ہو جاوے
اور جو رباب کو نگوں ساز کرے بابر و نکوئی ہوئے اگر پردہ روے فرہر سے اٹھائے
جان لے کہ اسکے پیالہ میں زہر بھرا ہی اور جو بنائے ہوئی بگاڑے اسپر واضح ہو کہ محل
اسکا صرف ہول ہی اور خون معنی ترکیبی شعر کی طرح سر زامر کا اردے اور جان لے
کہ خاص حکم ہی ہی اور مثل رگ کے پوشیدہ کے کاٹ ڈال کہ شرع اسی طور پر ہی اور شرع
رود و ساز معنی معانی شعر منی کا سریم ہی جب اس سے درگذرے گنا غنی رہے گا
رباب کو سزنگون کرنے سے بابر ہو جائیگا فرہر کا پردہ بھی میم ہی اسکے اٹھالینے سے
زہر ظاہر ہوگا ہوگی بنا بر ہم کرنے سے ہول پائیگا معنی معانی شعر زامر کا سزا ہی
جب یہ سزا دیا جائیگا امر ہوگا شرع کی ڈاہی اسکے کاٹ ڈالنے سے شرع رہے گا
دین بدین جنہیں تمام محسنات کلام پردہ کا لفظ فرہر کے لیے کیسا خوب ہے
بدان اور بدین متضاد ایسے ہی بدان بدان کہ پہلا امر ہی و الاستحق سے دوسرا حرف

اشارات اور رنگ و پیرسب مناسبات و مراعات الاختلاف شایع بعد تحریر معنی شعر کے لکھتے ہیں کہ ہول از شیطان ست العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمن اتقی تمیری دانست میں اس سے بیان کیا غرض ہو اور اس قول سے کیا مطابقت یہ ہول و ترس تو ہول قیامت اور خوف محاسبہ پر مشتمل ہی نہ دنیا کے معاملہ میں بہن مطبوعہ میں بجائے بابر کے برگرد اور کاسہ دارد کی جگہ آرد لکھا ہو بدانت کے قبل امر کا لفظ لکھا گیا اور ہر پے کے بجائے برہی غلط ہے۔

مکتمہ گویندہ گفتہ کہ خوانندہ را باید کہ حرارت عشقے در درون باشد تا بدم تحریر و آتش ہوا مشتعل گردد و الا آواز او ہر چند تیز و راست باشد ہجو تیر دہا را در ہیج مقام نہ خراشد و لفظ تحریر پردہ کشائے این تقریر است کہ چون از حریت گرمی دل غافل بماند جز تیر باقی او حاصل نیاید شعر خنیا گرے کہ سینہ زیارش تہی بود + ترکیب او خنک بود از سردی سرود + اللغات گویندہ قائل و نیز سرانندہ خوانندہ گانیوالا اور پڑھنے والا تحریر باصطلاح موسیقی ہندی گنگری اور نقش خط اور کرم کرنا غافل بیکار خنیا گرے گویندہ یار مراد شاہد حقیقی سے سرود نعمتین ساز و راگ معنی ترکیبی نہر ایک کنہ ولے نے کہا ہی کہ گویندہ کے درون میں حرارت عشق کی ضرور ہو تو اسکی تحریر و گنگری سے آگ دلون کی جڑ کے نہیں تو آواز اسکی کیسی ہی تیز و راست مثل تیر کے ہوگی کسی مقام میں جو راگ کے مقرر ہیں دل کے پار ہوگی خود پردہ کشا اس تقریر کا لفظ تحریر کا ہی کہ جب حر سے جو معنی گرمی کے ہی تحریر کا دل خالی ہوگا تیر ہیگا سوائے تیر کے کچھ حاصل نہوگا معنی ترکیبی شعر جو خنیا گرے کہ سینہ اسکا عشق یار سے خالی ہو ترکیب خنک ہو بسبب سردی سرود کے یعنی اسکا راگ ایسا سرد ہو کہ اسکو خنک بنا رکھا ہو معنی معماے نہر دل تحریر کا لفظ حر ہو جب خالی کیا جائیگا تیر ہیگا معنی معماے شعر خنیا گرے جو لفظ یار نکل جائیگا خنک رہ جائیگا کا و فارسی بحر میں ایک بہن محسنات کلام گویندہ گفتہ اشتقاق خوانندہ مناسب اس کے دم درون بھی ایسے ہی دم کا لفظ اشتعال آتش کی واسطے کیسا خوب ہی کہ چھونکے سے آتش مشتعل ہوتی ہی

اور سرود کے لیے بھی گوئندہ خوانندہ دم تحریر است مقام خنیاگر سرود پر وہ سب اصطلاحات موسیقی سے ہیں سرود میں بھی سرزد نکلتا ہے تحریر و تقریر اور باقی و حاصل اور سوا ان کے الاختلاف شرح میں لکھا ہے خنیاگرے را کہ دل از نایا خالی باشد کلمہ خنک می ماند اول تو اسمین را رہی جاتی ہی شاید کہ یہ غلطی کا تب سے را رہی ہو کہ یا رہو البتہ اس صورت میں خنک باقی رہیگا اور معاصیح ہوگا نہ صرف یا نکل جانے سے متن مطبوعہ میں بجائے ماند ناید اور یا رش یا دش غلط ہے۔

حکایت کے از غزل خوانان کہ راستی لہجہ اش چون الف در سوا د عراق و حجاز ناہفتہ بود روے سیر بطرف نیشاپور از جانب سپاہان آورد و در سرے یکی از بزرگان مقام ساخت چون الف نامی در اثنا ی را ہش بے ہمدان سینہ چاک کردہ و چون طاعے بر لبہ شکم خشک و خالی از گرسنگی رودہ اش تاب خوردہ گوشہ گرفت و دور بہ نشست و چون چنگ مقلوب کنج اختیار نمود گفتندش چرا الف زبان از کام نکشائے تا وحشت ماکم شود و پروردہ از روے نفم نمی کشی تا غم زما منقطع گردد گفت تقسیم این نقش ندانید کہ خوانندہ را تا خوانی در پیش و دہ مددگار از پی نباشد چون نون جز بے زبانی عل وے نبود قطعہ منفی را نفم مقلوب یا بی + زپے گرنیست وہ یاری دہندہ + و گر خوانندہ افتد پریشان + نوا باشد ز قوش جائے خندہ + اللغات غزل خوان گوینہ لہجہ آواز عراق حجاز افغانستان نیشاپور یہ سب نام مقامات موسیقی کے ہیں اور شہرون کے بھی زدودہ جسکی ہندی آنت ہے تقسیم حصہ کرنا پرانندہ کرنا اور نام ایک صنعت کا کہ شاعر ایک مصرعہ میں چند چیز جمع کرے بعد اسکے چند چیز ذکر کرے کہ اسنے متعلق ہوں نقش ایک سرود موضوع خراسانیان نون ماہی کہ لبے زبان ہوتی ہے قول نوے سرود کہ حسین عبارت عربی کی بھی ہوئے ترکیبی نشر ایک گوینہ تھا کہ راستی و درستی اسکے لہجہ کی سوا د عراق و حجاز میں چھپی نہ تھی خوب ظاہر و مشہور تھی سیر کے واسطے نیشاپور سے سپاہان کی طرف متوجہ ہوا اور گھر میں ایک کے بزرگان نیشاپور سے مقام کیا اس حال سے کہ مثل الف نائے در اثنا کے کی راہ اسکے بے ہمدان کی سینہ چاک کیے ہوئے اور ماند طاعہ بر لبہ کے رودہ اسکا بسبب

خالی و خشک ہونے شکم کے بھوک سے بل کھائے ہوئے لہذا ایک گوشہ میں جبکہ اختیار
 کی اور سب سے دور بیٹھا اور چنگ مقلوب کی طرح کنج اختیار کیا لوگوں نے اس سے کہا
 کیون الف زبان کو کام میں بند کیا ہے اور کس واسطے نہیں کھولتا تو وحشت ہماری کم ہو
 اور کیون نہیں پردہ روئے نعم سے اٹھاتا ہے تو نعم ہمارا منقطع ہو کہا تھے اس نقش کی
 تقسیم نہیں جانی ہے کہ خواندہ کے جیتک ایک خوان سامنے اور دس مرد گار پیچھے
 ہوں مثل لون یعنی ماہی کے سوا بے زبانی کے کچھ عمل پاسکا ہوگا معنی ترکیبی قطعہ
 معنی کے نعم کو مقلوب پائیگا یعنی سب اٹے ہونگے اگر اسکے پیچھے دس یاری دہندہ
 نہیں ہیں اور اگر خواندہ پریشان ہو تو اسکی نوا مجل خندہ ہوگی وہ یاری دہندہ بظہر
 معنی ترکیبی دس حواس ہیں جو پانچ ظاہری اور پانچ باطنی ہیں کہ بدون انکی جمعیت کے
 پریشانی میں راگ ٹھیک نہیں ہوتا ہے معنی معانی شرع اوق و حجاز میں الف کا ہونا
 ظاہر روئے سیر سین اور جانب سفاہان کے بھی سین لفظ راہ کا الف سے سینہ چاک
 ظاہر ایسے ہی الف نے لفظ نائے کو دو پارہ کیا ہے کہ فی تحارودہ کا گوشہ ہا ہی جب
 گرفتہ ہوگا رود رہیگا اور رود جو تاب کھائیگا دور ہوگا چنگ کا مقلوب کنج اور حرف الف
 جو کام سے کشادہ ہوگا کم رہیگا پردہ روئے نعم کا لون ہی جب کھینچ لینے غم رہیگا لفظ
 خواندہ کا مرکب ہی خوان اور لون جسکو ماہی کہا ہے اور وہ سے جسکا مجموع خواندہ
 ہی معنی معانی قطعہ نعم کا مقلوب مغن اور جب وہ جو یا ہے اسکے پیچھے ہونگے
 معنی ہو جائیگا خواندہ میں لفظ پریشان نوا کا ہی جب نوا پریشان نکالا جائیگا خندہ ہوگا
 محسنات کلام اس نکتہ میں غزل خوان اور راستی میں راست لہجہ عراق حجاز
 نیشاپور سیپاہان بزرگان میں بزرگ مقام ہمہ خواندہ نوا یہ سب اصطلاحات
 موسیقی سے ہیں نائے اور اثنائے کہ اصمین بھی نائے ہی اور بربط اور رود اور تاب
 کہ ساز کی کھونٹی بھی اٹھتے ہیں اور چنگ اور پردہ اور نقش و قول سب برہایت
 ساز و راگ کے ہیں اور جو کچھ ہیں متامل پر مخفی نہیں ہیں الاختلاف شارح نے معانی
 معنی کا جو پہلے شعر میں ہے نہیں لکھا شش مطبوعہ میں ہے ہمدان کی جگہ بی نکشائے

لبشائے اور نغم کشی کا کبشی کعب کے ماقبل او عطف غلط ہی اور سرخی بھی غلط ہی یعنی فصل
فی الحسن واصحاب والعشق وارباب خلاص سرخی مرقومہ بنوہ ہذا کے۔

فصل فی الحسن واصحاب والعشق وارباب

نکتہ ج در رقم کمانست و لون در ہیئت بہان و سین شست رانسان کہ سین حسن
شست تیر تسخیر دلہا ست کہ در کمن قاب قوسین نشان میدارد قطعہ لون حسن
آمد کمانے در قفای صید حسن + ساختہ در قبضہ تقدیری لایموت + خانہاے مشتری
ناکند روشن بہر + حسن را بین آفتابی در میان قوس و حوت + اللغات ح نجوم
مین رقم برج قوس کی ہی اور لون بہ ہیئت قوس جیسا کہ خط نسخ مین کشش کے ساتھ
کھاجاتا ہی اور سین شست کا نشان ہی تسخیر گھر ناکمن چھپنے کی جگہ قاب قوسین مقدار
دو کمان جی لایموت خداوند تعالیٰ کہ زندہ ہی مرنیوالا نہیں قوس اور حوت ہر دو نام
بروج معنی ترکیبی نشر حسن مین ج رقم کمان کی ہی اور لون اپنی ہیئت مین بصورت
کمان اور سین نشان شست کا بس یہ سامان مشعر برآن ہی کہ سین حسن کا تیر تسخیر
دو لون کا ہی کہ نہان خانہ قاب قوسین مین اسکا نشان ہی یعنی یہ تیر و کمان اسکو دین
سے ملا ہی جیسا کہ صائب کا قول ہی شعر دلبرے نیست بہ ابرو سے کج وقامت راست
بے کماند از چہ از تیر و کمان بر خیزد + معنی ترکیبی قطعہ لون حسن کا ایک کمان ہی کہ
صید حسن کے پیچھے لگا ہی اور جو اس کو شکار کرتا ہی کہ یہ امر واقعی ہی اور یہ صفت اس مین
قبضہ قدرت خداے تعالیٰ سے ہی جو ہمیشہ زندہ ہی کبھی اسکو موت نہیں مشتری مراد
خریداران حسن سے جو عاشق لوگ ہیں اور قدرت خداے تعالیٰ نے اسلئے اسکو
شکار حسن کے پیچھے لگایا ہی کہ مشتری کے خانہ دل کو اپنے آفتاب سے روشن و روشن
کریے اسوا سنے کہ حسن ایک آفتاب ہی جو در میان قوس و حوت کے کہ یہ دو لون
خانے مشتری کے ہیں واقع ہوا ہو معنی معامے نشر معانی معنی بھی اسکے معنی ترکیبی
مین مذکور ہو گئے کہ مصرعہ نے خود تشریح کر دی ہی معنی معامے قطعہ لون حسن کا

پچھے جس کے ظاہر حسن مین سین رقم شمس کی اور ایک طرف ح کہ رقم قوس کی ہی اور ایک طرف نون یعنی ماہی کہ وہ برج حوت ہی محسنات کلام کمان اور شست اور نشان تیر اور قوسین اور قبضہ سب مناسبات یکدگر ایسے ہی مشتری خانہار وشن مہر آفتاب قوس حوت اور حسن جس تعریف الاختلاف متن مطبوعہ مین نیز بجا سے تیر سید حسن کی جگہ سید حسن غلط ہی۔

نکتہ قلب انسان آفتابیت کہ بنور احسن تقویم سر و پائے ظاہر شمس پر تو آن حسن گرفتہ و مطلع و مقطف آدمی ماہیت در اوج خوبی کہ درونش از دم نفخت فیہ من روحی صبح اشراق انوار جمالی یافتہ شعر تاز نقش شبہ آدم یافت صورت در سجود یافت بر کو فرشتہ فرزیباے وجود اللغات قلب دل احسن تقویم بہت اچھی صورت مطلع بر آید کوکب وغیرہ وجاہے بر آمدن و بکسر لام نیز مقطف بالفتح باے بریدن نفخت فیہ من روحی پھونکا مین نے اٹھین اپنی روح سے اشراق روشن ہونا اور چمکنا شبہ بکسر اول و فتح ثانی مانند و نظیر سجود بھمتین سجدہ کرنا معنی ترکیبی شر قلب انسان کا ایک آفتاب ہی کہ نور احسن تقویم سے اُسکے سر و پائے ظاہر ہی نے پر تو آن حسن کا حاصل کیا ہی یعنی خالق بے نیاز نے اُسکو اپنے دست قدرت سے بنایا ہی اور بعد بنانے قالب کے ایک شمع اپنے جلوہ نور کا اُس قالب پر ڈالا کہ نورانی ہو گیا چنانچہ ایسے ہی منقول ہی سیوا مصرح نے سر و پائے ظاہر شمس تا آخر فقرہ فرمایا ہی اور مطلع مقطف ای ابتدا و انتہا آدمی کی ایک ماہ ہی اوج خوبی مین کہ اُسکے درون نے دم نفخت فیہ من روحی سے صبح روشنی انوار جمال کی پائی معنی ترکیبی شعر یعنی جب خداے تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا اور فرشتوں نے اُس نقش شبہ آدم سے صورت سجدہ کی پائی اور سجدہ کیا تو فرشتوں کے فرزیبا ئی نے وجود پایا یعنی اُنہیں بھی فروزیبا ئی پیدا ہوئی غرض یہ انسان وہ ہی جسکے قالب ظاہر کو خداے تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور باطن اپنی روح سے سنوارا اور فرشتوں کو اُسکے سجدہ سے فروزیبا ئی بخشی پھر اُس سے زیادہ حسن و جمال و فرخی اور زیبائی مین کون ہو سکتا ہی نقش شبہ آدم اس سبب سے

کہ گوشت آدم کے ہو لیکن اسکو ایک لطیفہ آئی کہا ہے معنی معامے شریک انسان کا حرف
سین ہی جو علامت شمس کی ہو اور ایسا جسکا آفتاب اور لفظ آن جب سر اور پاسکا ہوگا انسان
ہوگا اور اول و آخر آدمی سے ای حاصل ہوتا ہے کہ لغت ترکی میں بمعنی ماہ کے ہو اور اسکے
درمیان میں لفظ دم موجود جسکے مجموع سے آدمی ہوتا ہے معنی معامے شعر فرشتہ کے
رو پر فظا ہر اور شتہ شبہ شبہ کا کہ مرکب ہو کے فرشتہ ہوا سجود وجود نوے تجنیس
محسنات کلام آفتاب نور بر تو حسن ماہ اوج اشراق انوار جمال اور دونوں فقر و
میں صنعت تلخیص لمحاظ آیات قرآنی مطلع مقطع متفاد نقش شبہ صورت رو و جو د
باہم مناسب و مرادف الاختلاف متن کے پہلے مصرعہ میں بجائے شبہ سینہ
آدم غلط ہے۔

نکتہ عین عارض نیکو آن آفتاب بیست کہ پر تو آن روے زمین را گرفتہ و وجہ خوبان
ہیئت جنہ است در وجہ حسن رونودہ شعر زندہ در آب روے بود روی خوب ازان حسی در بیان
ماست محیا ی نیکوان + المغات عارض کنارہ رخسار یعنی جگہ دائرہ کی نکلنے کی وجہ بہرہ
حرکت و اوضاع بالاسے رخ آدمی کے کہ اونچی اٹھی ہو وجہ بالفتح صورت چہا بفہم اول و فتح
حائے حملہ و تشدید یا چہرہ انسان وغیرہ کا نیکوان ای خوبان معنی ترکیبی شریک عارض خوبان
کی وہ آفتاب عالم تاب ہی جسکا پر تو روے زمین کو گھیرے ہی اور وجہ خوبان کی بصورت
جنہ کے ہیں شگفتہ اور با آب و تاب وجہ حسن میں رونمایاں کیے ہوئے معنی ترکیبی شعر
روے خواب اپنی آب رو میں زندہ اور تروتازہ ہی اسی سبب سے محیا یعنی چہرہ مشوق
زندہ در آب ہی معنی معامے شریک عین جب پر تو اپنا ارض پر جو زمین ہی ڈالیا
عارض ہوگا وجہ میں ہیئت جنہ کی موجود اور لفظ وجہ وجہ میں بھی رونما ہی معنی
معامے شعر محیا میں اول آخر سے حاصل ہوتا ہے اور بیچ میں اسکے ہی بمعنی زندہ
محسنات کلام پہلے مصرعہ میں روے خوب صفت موصوف مضان الیہ
دونوں ہو سکتا ہے اور پہلے مصرعہ میں روا اور حسن تکرار الاختلاف شرح میں محیا
کی جگہ محیا لکھا ہے متن مطبوعہ میں وجہ کی جگہ چہرہ اور نمودہ کے بجائے نمودہ غلطی کے

نقطہ نہیں لگائے میا میں بے فائدہ لگا دی ہو کہ مشد و مخفف بیوجہ پڑھنے میں آتا ہو۔
 نکتہ ابرو کہ ابرو از سواد آن مرکب ست کوئی قلم صنع باریک بین در زیر لوح جبین نوٹے
 کشیدہ کہ پیکر آن کمان پے نگار خانہ چین کہ طاقست بسرمدی آورد گوشہ ابرو کما نیست
 کہ تیر تیر گوشہ گیر انداز چپ می افگند و سر زلف عقر بیست کہ ماہ تمام چہرہ خوبانرا بشرف میبازد
 رباعی آن موعے کہ روز تیر روز گرد فاش + شامیست کہ خوانند سواد دل ماش + وان ابرو
 ترکانہ کہ نون آمد و فاش + پیوستہ مگر بروق نہ نقاش + اللغات سواد سیاہی تحسیر
 مرکب ترکیب دادہ شدہ و سیاہی دوات طاق فرد صد جفت چپ می افگند یعنی او نہھا
 گراتا ہو اود چپ افگندن ایک قسم فن تیر اندازی سے بھی ہو اور تیر باز کشتی لگانا عقر بکژدم
 و نام بسج بصورت کژدم خانہ شرف ماہ قارش خاص فاش یعنی ابرو یہ ترکی ہو اور ہندی
 چھانک کسی میوہ کی نقاش نقش کنندہ معنی ترکیبی شرا ابرو کو کہ جسکی سیاہی سے آب رو
 یعنی رونق و خوبی صورت کی مرکب ہو ایسا کہ کہ قلم صنع باریک بین نے نیچے تختی جبین کے ایک
 نون کھینچ دیا ہو قوسی کہ پیکر اس کمان کی پڑا ہی بنیاد نگار خانہ چین کو کہ خوبی میں طاق ہو سر کے
 بل لاتی ہو یعنی سر کے بل گراتی ہو اور گوشہ ابرو کا ایک کمان ہو کہ تیر تیر گوشہ گیر و نکو چپ
 گراتا ہو اور تیر باز کشتی لگاتا ہو یعنی ہر چند وہ بچے ہیں یح نہیں سکتے بلکہ اے لڑکے گرتے ہیں
 اور سر زلف کا ایک عقر ہو کہ ماہ تمام خوبون کو درجہ شرف کو پہونچاتا ہو یعنی خوبی و رونق بڑھاتا
 ہو خانہ شرف ماہ کا عقر ہو یعنی ترکیبی قطعہ وہ موکہ جسے روز تیرہ فاش ہوتا ہو اور
 سمجھا جاتا ہو کہ روز تیرہ ایسا ہی تار و تار یک ہوتا ہو ایک شام ہو کہ اسکو سیاہی ہمارے
 دل کی بتاتے ہیں اور وہ ابرو ترکون کے سے کہ بصورت نون اور فاش کے ہو اور پیوستہ
 گرد و قی ماہ پر نقاش ہو معنی معما کے شرا ابرو و تجنیس جبین کے نیچے نون موجود ابرو
 سے بعل ترادف حاجب مراد ہو اسکا گوشہ حاجب گرجا نیگا جب رہیگا نقش چپ ماہ تمام
 مراد اس ماہ سے جو اپنے ایام کہ تیس دن ہوتے ہیں پورے کر چکا ہو مراد اس سے لام
 اور سر زلف حرف ز ا ا فاعلامت شرف کی جب ز ا اور لام اور فاجع ہونگے زلف حاصل
 ہوگا معنی معما کے قطعہ ماش کا دل شام ہو نون اور فاش جمع ہونے سے نقاش ہوتا ہو

محسنات کلام سواد و مرکب کہ مرکب دوات کی سیاہی کو بھی کہتے ہیں یا یکہ گر مناسب ہیں بہت
اور باریک بین لفظ ابرو کے واسطے کیسا خوب ہی جیسا کہ غنیمت نے کہا ہی شعر ہزاران معنی
باریک چون موہ شدی مذکور ہر بیت ابرو + اور انکے سوا الاختلاف متن مطبوعہ میں
نگار خانہ چین کے بجائے جبین گوشتہ ابرو کو گوشتہ ابرو کے کہ مفنا سمجھا جاتا ہی شامی کو
شاہی اور قاش کو فاش غلط لکھا ہی۔

نکتہ دوسرا چشم کہ چشم کنج و شین صورت ثمرہ و دوریم مثال مردم دارد اگرچہ غمرہ تیر غم برزہ کمان
ستم می نہدا ماہر کہ بنظر مفاد ستم آن نکر دہزار فرہ یا بدو الف الف کہ از لون ابرو تا فاسے
فم در حیطہ آن بینی تیغیست بر سر دم بیکران کہ دل آلف از وی فنا بندہ قطعہ عین را
صورت عین ہست و فرہ نقش فرہ + لاجرم غمرہ ازین ہر دو مصور باشد + روضہ دان الف
از گلشن جان صورت الف + کہ بدو کلبہ انفاس معطر باشد + اللغات سواد بفتح سیاہی رنگ
و سودا اور گرد نواح شہر غمرہ بفتح چشم و ابرو اشارہ کرنا ستم بفتح تیر آلف بفتح بینی و سخت ترین
چیز و اول ہر چیز و پیشواے قوم مصور صورت کردہ شدہ کلبہ بالفم گر وہ و ابر ترین ابر بکلبہ خانہ
کوچک و دکان و گوشہ آلفاس جمع نفس معنی ترکیبی شرسوا و چشم کہ جبین چشم شکل کنج بمعنی
گوشے اور شین صورت ثمرہ باعتبار برابر ہونے دندان و مردم چشم کے کہ دندان
مردم ہیں رکعتی ہی اگرچہ غمرہ تیر غم کا زہ کمان ستم پر رکھے ہوئے ہی یعنی غمرہ ستم کا بجا ہوا اچھی نہیں
رہتا ہی لیکن جو کوئی نظر مفاسے تیر غمرہ کو دیکھے ہزار فرے کہ مقصود ہزاروں سے ہی پائے الفی شعر
در چمن حسن و ناز ہست بے خوشنما + غمرہ بطرز ستم حشوہ برنگ جفا + اور الف الف کا کہ بینی ہی
اگر تو غور کرے تو لون ابرو سے فاسے فم تک اس کے حیطہ میں دیکھیا ایک قنفذ کہ جسکے سر پر
دم بیکران ہی یعنی نہایت دھار پر چڑھی ہوئی ہی کہ دل آلف کا اُس سے فنا دیکھتا ہی آلف
الف و غمگیرندہ معنی ترکیبی قطعہ عین کی صورت عین کی ہی اور فرہ نقش فرہ کا کہ معما
میں سب ایک ہیں بس ضرور ہی کہ غمرہ انھیں دونوں سے بنتا ہی اور صورت پکڑتا ہی اور صورت
الف کی جو بصورت الف کے ہی ایک روضہ گلشن جان کا ہی کہ اُس سے کلبہ انفاس کا معطر ہوتا
ہی اور نظا ہر یو کہ کلبہ سانس کا بھی ناک ہی اور محل شم بھی ہی معنی محالے شہر غمرہ کا غم ہی

زہ پڑنے سے غمرہ ہو جائیگا اور غمرہ کے اول غین، جسکے ہزار عدد ہیں اور بعد غین کے غمرہ کہ یون بھی غمرہ حاصل ہوتا ہی الف الف الف الف تصحیف اور فون آبرو اور فائے فم کے موافق فون و فابھی الف میں تہ ترتیب مذکور موجود الف کا قلب فنا معنی معاً سے قطعاً میں صورت غین اور قرہ نقش غمرہ جب غین قرہ پڑیگا غمرہ ہوگا الف الف الف تصحیف انفاس میں بھی الف موجود محسنات کلام سواد کنج قرہ مردم چشم کے مناسبات ہے اور شکل اور صورت اور مثال مرافقات علی ہذا جم شہین میم مرعات یکدگر بینی میں ایہام لحاظ الف بینی کے تشبیہ الف و تیغ سے اکثر جیسا قول شاعر شعر بینی اسکی میر سے حق میں الف اقل ہی + حضرت عشق سے کہہ دو کہ اب اپنا قل ہی + الاختلاف شاعر نے پہلے شعر میں لکھا کہ غین سمائی کی ترکیب سے غمرہ کے ساتھ غمرہ حاصل ہوتا ہی انتہی یہ صورت آماہر کہ بنظر صفا سے تا ہزار غمرہ یا بد تک جو عبارت ہی اس میں مذکور ہو چکی پھر کر کیوں اور اسکے ذکر سے کہ عین صورت غین اور قرہ نقش غمرہ کیا فائدہ بلکہ یوں نقشوں سے دوسری صورت پر محال کا لایا ہی اور طرفہ کہ شاعر نے اس عبارت سے جو مذکور ہوئی

یہ آماہر کہ اکثر ایسا صاف معاً چوڑ دیا ہی اور بیان نہیں کیا نہ معلوم کیا سبب متن مطبوعہ کنج کے بعد لفظ او اور بجائے غمرہ اور نقش کی جگہ نفس تیسرے مصرعہ میں روضہ دان الف بجائے روضہ دان الف اور کلبہ کے بجائے کلمہ غلط ہی۔

تکستہ نقطہ دان آفتاب رویان از پر تو ستار ہائے دندان کوئے قلب ناہید ست کہ مشتری از میان نش برآمدہ و لام لب پاکیزہ گوہر ان جامع دقائق لب ست و با نقال بے و وقیمت یافتہ گویا علیست کہ عین چکنان در میان آن دو لام انقلاب بل یعنی تری دیدہ قطعہ و ہنت چشمہ عین ست و بنیرش دم روح + لاجرم در نظر عقل وجودش عدم ست + آن دو لب بزرگ گل خلد برین اند بران + زان دو لب بلبل دل نغز زنان دمہم ست + راسے محراب نہان گشت محب را از دل + کز تواش برابر و دہان صنم ست + لب بدندان چو گرفتہ بر بودی دل خلق + سین چو بر لب بہ نئی سلب ز روی رقم ست + اللغات ناہید ستارہ زہرہ اور قصہ اسکا ماروت ماروت کے ساتھ معلوم و مشہور مشتری نیز نام ستارہ کہ نجوم میں علامت اسکی یا لام بحسب لغت فراہم آمدن لب بالغم عاقل ہونا

وخالص ہر چیز و مغز بادام و عقل و دل قسمت قصہ بل کی تفسیر مصرعہ کے کہ دی تخراب بالکسر
 طاق و رون مسجرو بالافانہ سلب ربودن معنی ترکیبی شمر مصرعہ کہتے ہیں نقطہ دہان
 آفتاب رویون کا یعنی خنکی صورتیں کہ آفتاب سے روشن اور تابان ہیں اس میں چونکہ
 ستاروں کی طرح ہیں ان کے پر تو سے ایسا روشن ہو رہا ہوگا یا قلب ناہید کا جس میں
 سے مشتری نکلا ہو قلب سے مراد بیچون بیچ جو محل کمال ہر شے کا ہے اور لام لب پاکیزہ گوشت
 جنگی اصل و نژاد پاکیزگی سے ہے جامع باریکیوں عقل و مغز کا ہے کہ سبب انتقال حریف
 بے کے دوجھے ہوا بس گویا ایک نعل ہے کہ سب کی عین یعنی چشم نے ان دونوں لامون
 کے درمیان میں جو دولب ہیں انقلاب بل یعنی تری کا دیکھا کہ سب کی آنکھ ان کے عشق
 میں نارو گر بیان ہے جامع و فائق لب اس سبب سے کہا ہے کہ جو وقت و باریکیان اور
 غر و خلاصہ عقل کا ہے ان میں جمع ہے عرفی شعر بخشد ہزار کشتہ چشم ترا حیات و لعلت لطیفہ
 کہ برون اگر داز عدم + اور بانقصال بے بدین نظر کہ بے کے دو عدد ہیں اور لب بھی دو ہوتے
 ہیں معنی ترکیبی قطعہ یعنی دہن تیرا چشمہ آفتاب کا ہے اور اس کے تحت میں دم روح
 ایو دم جان بخش حضرت روح اند بس ضرور ہے کہ عقل کی نظر میں وجود اس کا عدم ہے اس لیے
 کہ عین اور دم دونوں کے ملنے سے عدم ہوتا ہے اور اس بات کو جان لے کہ وہ لب جو دو
 گلبرگ خلد برین کے ہیں اپنی رنگینی و لطافت میں بس آنھیں دولب پر میل دل کی ویدیا
 نعرہ زن ہے اسے محراب کی جو مقام طاعت کا اور سچہ گاہ ہے تیرے محب کے دل میں چھپ گئی
 اس واسطے کہ تیرے شوق میں اب چشم اسکی ابرو اور دہان صنم پر ہے جب تو نے لب اپنے
 وندان سے کپڑے خلق سے دل خلق کا چھین ہی لیا ظاہر ہے کہ لب پر سین رکھنے سے سلب
 ہوتا ہے چنانچہ تحریر رقم سلب سے میان جبکہ معنی ربودن ہیں اور دانتوں سے لب
 دبانایہ بھی ایک ادا معشوقوں کی ہے اور نیز اشارہ قصد و مستعدی کسی امر کا معنی
 معانی شراہید میں یا علامت مشتری کی ہے جب یہ نکل جائیگی نا بد رہیگا جس کا قلب
 دہان ہے لب لب بخندیس تام لام سے جو بے متصل ہوگی لب ہو جائیگا نعل قلب کی
 رو سے بھی نعل ہے اور دولام اور سین اسکے درمیان میں لب منتقلب بل ہے یعنی تری

معنی معانی قطعہ فطرت کا جب کلمہ عین کے نیچے آئیگا عدم ہوگا بلبل کا دل دولب غلام ہر
 عین محراب کا فطرت اسمین راحب کے دل میں نہان ہو لب پر سین آنے سے رقم سلب
 کی حاصل ہوتی ہے محسنات کلام نقطہ جسکو اعتدال ربیعی و خریفی کہتے ہیں اور نیز مراد
 بدہن اور آفتاب اور پروا اور ستارے اور ناسید و مشعری سب مناسب یکدیگر دہن
 کو چشمہ جو عین ہی اور اسکے نیچے دم روح ثابت کر کے کیسا عدم دہن کا نکالا ہو اور لام و لب
 اور بے اور لعل اور عین اور دیدہ تری باعتبار دیدہ اور لعل علی ہذا القیاس ایسے ہی چشمہ
 عین دم روح اور وجود و عدم متضاد علی ہذا برین اور بران بلبل اور مہدم کیسے خوب
 ہیں آن دولب زان دولب کیسی لطیف تکرار ہی مثل آنکے برگ گل اور لب بلبل غرض
 کہانتیک لکھون الاحتمالات اصل کتاب میں خلد برین بدان لکھا ہی میں نے بران لکھا
 برہایت برین و حفظ درستی معنی متن مطبوعہ میں بجائے بے پے اور دہنت دہنش ہی
 برکی جگہ پر لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش از سر عشق مجازی بگذر کہ عاقبتش شق یعنی چاک دامان ست سیرغ و آتش
 یعنی آشیان برقان عشق حقیقی گیر شق یعنی خانہ پوست را سرنگون ساز کہ مغر معرفت
 آنست قطعہ سر کہ فکرت خوبان بجان درون دارد + معین ست کہ پادرمیان خون دارد +
 ہم جیم زلف چو زنجیر و نون ابروے شعرخ + کسیکہ شد متشوق سر جنون دارد + اللغات
 شق بالغ خانہ کہ از جرم سازند فکرت مثل نصرت کے مصدر ہی پادرمیان خون معرض
 ہلاک میں ہونا متشوق عشق گیر زندہ معنی ترکیبی شر ایدرویش سر عشق مجازی سے کنارہ کر
 کہ عاقبت اسکی شق یعنی چاک دامان ہوا و نصیحت و رسوائی سیرغ کی طرح عشق یعنی
 آشیان قاف عشق حقیقی پر کہ یہ عشق مجازی شق یعنی خانہ پوست ہی اسکو نگون کر کہ سرنگون
 کوٹے سے سولے قلب کے یہ مراد ہی کہ اسکو چھوڑ کے اسکے مقابل کو جو عشق حقیقی ہی اختیار کر
 یہی مغر معرفت کا ہی معنی ترکیبی قطعہ جو سر کہ فکر خوبون کی اسکے سر میں گہمی ہی مقرر ہی
 بات ہی کہ وہ قدم ہلاک و خون میں زکے ہوے ہی اور جو شخص جیم زلف ہچو زنجیر اور نون
 ابروے شوخ پر عشق پذیر زندہ ہوا بیشک اسکا سر جنون کا سر ہی یا خیال سودا جنون کا

رکھتا ہے معنی معامے نشر عشق کا عین ہو اور انجام اسکا شق اگر عشق کے سر سے
 نہ گزرے گا شق پانچ پہلا جز عشق کا عشق ہی دوسرا قاف جب عشق قاف پر رکھا جائیگا
 عشق ہوگا قشع کو سنگون کرنے سے بھی عشقی حاصل ہوتا ہے معنی معامے قطعہ خوبان
 کے اول آخر خون ہی بیچ میں با بفرلہ پا جو معامین ایک ہیں جیم و نون جمع ہونے سے خون
 ہوتا ہے محسنات کلام شق اور قاف دونوں میں ایہام چاک و دامن چاک میں ایہام
 کہ دامن میں ویسے بھی چاک ہوتا ہے پوست مفر متفاد ز بغیر میں جیم اور نیز خون میں جیم
 کیسی مناسبت ہے الاختلاف متن مطبوعہ میں عشق کے بجائے رش شوخ کی جگہ شوق
 غلط لکھا ہے۔

مکتبہ ایدرویش اگرچہ نون ابروے خوبان چون کمان بر بالائے عین فتان و میم دہان
 خندان و الف قامت روان نشان نغمائے مناسبت چشم از ان بردار کہ امن دل حاصل
 از انست و ہر چند نقطہ خال بردیدہ ہزار حال میناید دل ازوے خالی دار تا خل و طیب
 حضرت ذوالجلال گردی شغوی خال چون شد بروے عین حیان + عین یعنی نشان
 پوشش دان + ز ابرویت نقش حاجت ابرہ اداست + حاجت حاجب جمال مہکت
 فل مد چشم را کہ غرہ تیز + دہرت مشع دل بخون آمیز + ہست میم دہان طام و طلال + خود
 ملامت نند میم بہ خال + از درازی قد بر امید + کہ قداز قطع طول داد نوید + اللغات
 فتان بر وزن منان دزد و شیطان وزر گرفتہ انگیز روان یعنی روند و صاحب رفتار
 شجاع نعمت منان بڑا احسان کرنے والا خل بالکسر و الفم دوست عین بالفتح ابرو پوش
 حاجب ابرو و دربان شمع بالفتح آ میخنت قد بالفتح و تشدید دال دراز شگافتن و دراز بیدن
 بالاوقات معنی ترکیبی شر ایدرویش اگرچہ نون ابرو و خون کا کمان کی طرح بالائے عین فتان
 فتنہ انگیز اور میم دہان خندان اور الف قامت روان نغمائے حضرت منان سے ہوا سیکے
 کہ حسن اور طیب خلق بڑی دولت و نعمت ہی لیکن تو آنکھ اپنی اس سے اٹھا ہی لے
 اسواسطے کہ امن دل کی اسی میں ہی اور ہر چند نقطہ خال کا جو دیدہ محبوب پر ہی ہزار
 حال گو ناگون تجکو دکھاتا ہی لیکن تو دل کو اس کے خیال سے موزور خالی کر توخل یعنی دوست

اور محبوب حضرت ذوالجلال کا ہونے سے ترکیبی شبنوی خال جور سے سین پر عیان ہی تو اسکو
 تین جان جو ابرو نشان پوشش کا ہی یعنی باعث غفلت اور غشاوہ کا اور ابرو سے اگرچہ
 نقش تیری حاجت کا ادا ہی یعنی حاجت پوری ہوتی ہی اسی حاجت کو تو حاجب اور مانع جمال
 صفا کا جان کہ ہاں صفا کا تجھے دیکھنے کو نہیں ملے گا حاجب کے معنے مانع اور دربان دونوں کے
 ہیں چشم معشوق پر فریفتہ مت ہو کہ اپنے غمزدہ تندرست سے تجکو شمع دل بخون آمیز و یکی ای
 چشم خون آمیز جو بندہ محاورہ میں لال لال آنسوؤں سے زلزلہ لگتے ہیں اور میم دہن تنگ
 کا جو بظاہر خوب و خوشما ہی یہ میرا سر ملام و ملال ہی دیکھ لے فال دیکھنے کے وقت جو سر صغہ میم
 ہوتا ہی تو اسکو ملالت و ملامت کا نشان جانتے ہیں اور دراز قدر محبوب پر بھی مت جا اس سے
 بھی اُمید قطع کر اس واسطے کہ قدر خود قطع درازی کی خوشخبری سنارہا ہی پھر ایسی شے سے کیا اُمید
 معنے معامے نثر نون ابرو اور عین نقان اور میم دہان اور الف قامت سے نما حاصل
 ہوتا ہی اور جب اس سے چشم یعنی عین اٹھا لینے تو امن قلب حاصل ہوگا دیدہ سے
 ارادہ عین کا ہی اور جب خال کہ مراد نقطہ سے ہی اس پر رکھا جائیگا عین ہوگا جسکے ہزار عدد
 ہوں خال کا دل الف جب خالی کیا جائیگا خل رہیگا معنے معامے شبنوی عین پر جو خال
 عیان ہوگا عین ہوگا یعنی ابرو حاجت حاجب تعریف یکدگر شمع مقلوب چشم کا جیم جیم معامین
 ایک ہی قدر تجھیں محسنات کلام نون کمان عین میم الف سب مناسب باہم گر اور
 انہیں کے مناسب ابرو عین دہان قامت ملال ملام ملامت میم سب میں سر کلہ میم
 الاحتمال متن مطبوعہ میں بجائے نمایاں بردار کی جگہ بردار جیب کی جگہ جیب صفاست
 کے بجائے صفات تیز کے بجائے تیر شمع کی جگہ شمع بقال کو بقال غلط لکھا ہی۔

نکتہ دامن زلف یعنی ہیچ ہیچ ست کہ جز فل یعنی شکستن و رخنہ دل ازو ہے حاصل
 نیاید و فرقی کیسوے داغیست کہ جز بہ شکل سوے پر یان سوختہ نگر و اند نظم زلف
 را ازون بود ثوب زفاف + لیک در قلبش زہرہ ہر مصاف + طرہ برہ روی طاری نہا
 ہر طیفن دل زو مستفاد + از کلالہ بر رخ لالہ ست کا ف + از پے چشم بدان ستر عاف +
 صدف بین از بعد صد عین آشکار + یعنی آبدقنہ او صد ہزار + اللغات الف کے معنے

خود مصرح نے لکھ دیے ایسے ہی فل کے فرق بالفتح ہندی مانگ زلف فرستادن عروس بخانہ شوہر اور یہی معنی زفاف بالکسر کے ہیں کلامہ بضم وکاف موی مجد و پچیدہ و قمیص و بکاف حرمی نیز صلیغ بالضم وغین مجہ ہندی کنپٹی اور وہ بال پچیدہ جو اسی جگہ لٹکے ہوں صد وغین بالضم دونوں کنپٹیاں اور نیز صد وغین کہ سو ہزار ہوئے معنی ترکیبی شردامن زلف کالف ہی یعنی پیچ در پیچ جیسی کہ ہوتی ہے بس اس سے سوائے فل یعنی شکست اور رخنے دل کے کچھ حاصل نہیں اور مانگ کیسویں ایک داغ ہے کہ بصورت بریان کے سوختہ کرتی ہے یعنی جیسے کوئی چیز بریان ہوتی ہے ویسے ہی دل عاشق کو یہ بریان کر دیتی ہے اسکے سوا اور کچھ اسکا حاصل نہیں ہے معنی ترکیبی نظم یعنی اگرچہ زلف کازف سے لباس زفاف کا ہی ہے لباس وغیرہ سے آراستہ ہے جیسے عروس کو آراستہ کر کے شوہر کے گھر بھیجتے ہیں گویا وطن بنی ہوئی ہے لیکن سامان جنگ کا بھی جوڑہ ہے اسکے قلب میں موجود کہ وہ لام ہی یعنی زرہ مطلب یہ کہ ہر وقت مصاف پر آمادہ ہے بس ایسے سے ڈنا بچنا چاہیے طرہ کو دیکھ کہ اتنے کیسے علانیہ راہ پر طراری کی صورت ظاہر کی ہے جس سے ہر طینے طعن دل مستفاد ہوتی ہے کہ جو کوئی اسکا مبتلا ہوگا طعن و تشنیع میں پڑے گا اور کلامہ سے نوح لالہ پر کاف ہی جو بمعنی بازدارندہ کے ہے مشعر اس بات پر کہ چشم بدون کے واسطے یہ پردہ پاکدامنی کا ہے اور اکثر زلف چہرہ پر آجانے سے چہرہ چھپ جاتا ہے صدغ کو دیکھ جو صدغ سے لٹکی ہوئی ہے یعنی کنپٹی سے کہ وہ زلف ہی جس میں صدغ کے بعد وغین ہی جبکہ ہزار عدد ہیں بس سو ہزار کے لاکھ چوے یعنی اس صدغ میں لاکھوں فقے ہیں کچھ ایسے ویسے نہیں ہیں معنی معمارے شردامن زلف کالف ظاہر اور زلف کالغ قلب فل لفظ کیسو کے دو جز ہیں ایک کے تصحیف کی یعنی داغ کہ کاف گان معامین ایک ہے جسکا اشارہ داغیت ہی دوسرا سوے معصوف شوی بمعنی بریان جسکا اشارہ سوختہ ہے اور بریان جو کہ کے اور سود و لون میں تصحیف اور نقش ہے اسی واسطے لفظ فرق و شکل مذکور فرمائے ہیں معنی معمارے نظم زلف کے اول آخر زف اور قلب اسکا لام بمعنی زرہ روے طراری ظاہر ہے اور طرہ میں رہا پر رکھا ہوا اور طرہ کا قلب ہر طلالہ کے رخ پر کاف لانے سے کلامہ ہوتا ہے صد کا لفظ وغین پر ایسے صد وغین

ہوتا ہی صد کے معنی سوا ورنین کے عدد ہزار جو صد ہزار ہو اسی لاکھ محسنات
 کلام صدغ اور صدغین کیسے خوب ہیں صد کے معنی سو غین کے ہزار یوں بھی صد ہزار ہوا
 اور اگر صدغین تثنیہ تھم رائین تو د صدغ ہو گا یعنی دو لاکھ اور جو سو غین کہیں تب بھی لاکھ ہو گا
 زلف زون زفان مصاف کاف عفاف طرہ طرار ہر طعن لالہ کالہ صدغ صدغین صدغ ہزار
 کیسے پاکیزہ الفاظ ہیں جن میں سرکہ حرف واحد بھی ہوا و اشتقاق اور تجنیس اور
 موازنہ بھی الاختلاف اصل کتاب میں بجائے بزبان پریریویان لکھا ہوا فافم
 متن مطبوعہ میں بزبان کی جگہ پریریویان نگر داند کے بجائے نکزاید غلط ہے۔

نکتہ نون چاہ زرخ را گویند و زخ دفع را یعنی از نون در میان زرخ کہ چاہ خطرست از
 اطراف او چشم را دفع باید کرد کہ محل پایے لغز نظرست رباعی از باغ جمال آن مہر
 فریب + گفتم کہ برم بری بس از بار شکیب + انگشت نہاد مہر بخدا نش گفت + سبب
 الف منہ کہ باشد آسیب + اللغات نون چاہ کو بھی کہتے ہیں زرخ بالفق و تشدید با مال
 کرنا اور دور پھینکنا کسی چیز کا ترجمہ پھل بار بوجہ اور پھل معنی ترکیبی شرمم کہتے ہیں
 نون چاہ زرخ کو کہتے ہیں اور زرخ دفع اور دور کو بس لرخ سے یہ اشارہ ہے کہ یہ نون چاہ دفع
 نہایت محل خطر ہے اسکے اطراف سے چشم کو دور رکھنا چاہیے کس واسطے کہ یہ ٹھکانا نظر کے
 پائون پھیلنے کا ہے ایسا نہو پھیلنے کے کنوے میں گر جائے جس سے ٹکنا دشوار معنی ترکیبی
 رباعی میں لے کہ کہ اُس مہر فریب کے باغ جمال سے پھل اٹھاؤن صبر تو بہت ہو گا اسکا
 بوجہ کب تک اٹھاؤن یہ خیال کر کے میں نے انگشت اسکے سبب زرخدان پر رکھی تو اُس نے
 کہا کہ سبب پر الف رکھتا ہے کیا نہیں جانتا کہ سبب پر الف رکھنے سے آسیب ہوتا ہے
 معنی معامے شرخ کے اطراف سے زرخ حاصل ہوتا ہے نون داخل ہونے سے
 زرخ ہو جائیگا معنی معامے رباعی سبب پر الف لانے سے آسیب ہوتا ہے
 محسنات کلام براد بار نوحے از تجنیس اور برم میں بر نہر خدان میں صورت
 بر کی اور برج یعنی استعلا کے ہی لفظ ہر وہاہ کا برعایت بر کے کیسا پختہ رسیدہ ہو کہ
 رنگت اور چنگی میوہ کی انہیں سے ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے زرخ کے

شرح غلط ہے۔

نکستہ الف قامت ناز پروردہ نازنینان میلیست در قمہ منار طول امل ورشته میان نازگان
 الفیست در مین یعنی خیال دروغ و حیل مثنوی قامت چون الف بنیر قبا + بسکے بر ہم زرد
 بنائے بقا + از میان در دل کمر سر مو + رگ جان بسکے پی راز ہر سو + اللغات میل بالکسر
 میل سر مو میل آہنیں جراح و کمال قمہ بالفم و تشدید نیم سر ہر چیز و گروہ منار بالفستخ
 علامت و نشانہاے منارہ واحد بر ہم زدن لوٹ پوٹ کرنا معنی ترکیبی نشر الف قامت
 ناز پروردہ نازنینون کا ایک میل ہی قمہ منار طول امل مین جس سے کچھ حاصل نہیں اور
 رشتہ میان نازگون کا ایک الف ہی مین یعنی خیال دروغ و حیل مین معنی ترکیبی
 مثنوی قامت حسینون کا جو مثل الف کے راست و مستقیم نیچے قبا کے ہی خوب بنائے
 بقا کا برہم کر نیوالا ہی اور کمر کا بیان یہ ہی کہ دل کمر کا سر مو ہی جو رگ جان عاشقون کو
 ہر طرف سے پیچا ہر مین ڈالتا ہی سر مو کھنے سے نہایت ہی اندامی کمر کی ظاہر معنی
 معامے نشر لفظ قمہ مین الف آنے سے قامت ہوتا ہی اور معمول کہ تا وقت مین ہا ہوجاتی
 ہی اور مین مین الف داخل ہونے سے میان ہوتا ہی معنی معامے مثنوی بقا کے
 در ہم ہونے سے قبا ہوتا ہی سر لفظ مو کا میم ہی اور دل کمر کا اور اطراف کمر کے رگ مقلوب
 جو اسکو لپیٹے ہوئے ہی محسنات کلام قامت کے لئے لفظ ناز کیسا پروردہ ہی
 نازنینان مین بھی ناز موجود میان اور کمر مرادون کمر مین ایہام باعتبار معنی ٹپکنے کے
 الا حلا و شارح نے لکھا قلب لفظ کمر کا رک اور جب لفظ رک کا پہنچ کھائیگا کمر اذ قدیم
 تاخر سے ہی کمر ہوگا انتہی شارح نے جانے کہاں سے یہ لوٹا پوٹی ہے معنی پیدا کی عبارت
 مصرع مین تو ہی نہیں شاید در دل کمر و از ہر سو سے پیدا کی ہی سودل کمر مصرع نے
 اسلئے کہا ہی کہ کمر کا دل سر مو ہی یعنی بیچون بیچ اسکا نہ یہ کہ قلب اسکا جو بے معنی
 الفاظ نکلتے ہیں جن سے معنی ترکیبی سے ربط نہیں اور ہر سو سے وہی اول خبر کہ وہی
 طرف ہیں مع قلب مقصود ہی جو رگ حاصل ہوتا ہی اور یوں تو مرگ کمر کمر کم رگ
 گرم رک بہت لفظ نکلتے ہیں بامعنی و بے معنی خلاف ربط معنی ترکیبی کے اور عالا کمر مصرع نے

اپنی تقریب میں میم کو الگ رکھا ہے سرمو کمر اور کاف ورے کے قلب سے رگ الگ رکھا ہے اور
یہ میم سمیت اپنی کاریگری کر رہے ہیں میں تو مصرح کے کلام اور ایما و اشارات کا پیر و ہون
و بس متن مطبوعہ میں طول امل کے بجائے طوال اور میں کی جگہ میں غلط ہے۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ سرین سمن بران فون یعنی ماہی ساق سیمن درد امن دارد
اگر پردہ از روی وسے برداری رین کہ تدریشہ غلبہ گناہست دامنگیر گرد و دندان طع
از روی ہر کین تازی یعنی سیرابی نم فیض بے پایان یا بی قطعہ گرچہ سرین خوبان سرین
بیکرا نسبت بہر کو سر سرے داشت پاد کشید از وسے + بالاسے دلبران رادرزیر پا
دوسا قست + چون لام الف کہ ہر کس پا پیچ دید از وسے + اللغات سرین ہندی
سیونی ترین مکرنا اور رنگ و چرک اور غالب ہونا گناہ کا کسی سراور ضیث و زشت
نفس ہونا و بالکسر ایسی چیز میں پڑنا جس سے نکلنا میر نو ستری سرداری پا پیچ جیسے کہ
بعض آدمی اور جانور کے پانوں میں پانوں پڑ جاتا ہے جسکو کوچہ کہتے ہیں اور اکثر گھانا
ہی جیسے شکل لام الف کی خط نسخ میں ہوتی ہے وہ ہونا کالائے تریگی نثر ایدر ویش
اگرچہ سرین سمن بروں کا فون یعنی ماہی ساق سیمن کی دامن میں رکھتا ہے یعنی سرین
کے ذیل میں ساقی بھی ہے اگر تو اسکی روسے پردہ اٹھا بیگا رین کہ کسی چیز میں پھنس جانا
اور اندیشہ غلبہ گناہ کا ہے ضرورتاً دامنگیر ہو جائیگا اور تجکو روک لیگا اور دندان طع کے
اسپر مت حملے بلکہ اٹھالے تو رے یعنی سیرابی نم فیض بے پایان کی پائے مٹھے تریگی
قطعہ اگرچہ سرین خوبون کے سرین بیکران ہیں لیکن جس نے سر سری و سرداری کا
رکھا اسنے قدم اس سے ہٹایا ہر گز اسپر نہیں بڑھایا اور یہ جو بالا اور قد دلبروں کا ہے اسکے
نیچے دوساق بھی ہیں مثل لام الف کہ جیسے ہر کسی نے پا پیچ دیکھا اور منٹھے کے بل گرا بس
ان دوساق کی تشبیہ اس لام الف مقرا منی سے نہیں ہتی بلکہ سیدے لام الف سے
جسکی یہ صورت ہوا مٹھے معامے نثر دامن سرین کا فون اور فون ماہی جو اسکے
دامن میں ہی پردہ لفظ سرین کا سین ہی جب سین اٹھا لیا جائیگا رین رہیگا جسکے
مٹھے لغات میں مرقوم ہوے اور جو دندان طع کے جو سین ہی اس میں موجود ہیں

اٹھالیے جائینگے زے رہیگا اور سے یعنی سیرانی معنی معامے قطعہ سرین جو بے کنارہ
 ہونے کے سرین ہوگا اور جب سرین سے پانوں نکال لینگے جو نون ہی سری رہیگا بالا میں
 با پا ہی اور اسکے یعنی پا کے نیچے لاکہ مثل دو ساق کے ہی محسنات کلام درد میں ارد
 اور دامگیر کیسا ابلغ ہی سرین سیکر ان میں کیا ہی لطف ہی یعنی بے کنارہ اور پھر ایسے ہی
 سرے داشت اور پا در کشید بالا کیسا لطیف ہی یعنی بالکے ساتھ ہی مطلب یہ کہ با پا ہی
 اور اسکے ساتھ لا دو ساق اور اس کی رعایت سے پایچ اور ہذا القیاس **الاختلاف**
 متن مطبوعہ میں بے پایاں کی جگہ پایاں اور دلبران کے بجائے دلیران غلط ہے۔

نکلتے امر در کہ تیر نظر ہائے مختلف چون الف از پیش رو دور افتد مرد بر آید و اگر میم
 چشمش الیف آن الف شود نفوذ با صد اول نظر بازان بوی اُم یعنی قصد نمایند و در
 آخرش رد کنند قطعہ امر مرد را نباشد ہیج اصل + گر نباشد از دلیلے پائے بست +
 جمع امر مرد شد یعنی چو شمع + مرد آن امر کہ با جمعی نشست + **اللغات** امر و جوان
 بے ریش و شاخ بے برگ اما رد و مرد جمع الیف یار و دوست و ہجو نظر بازان عاشقان
 حبسکی ہندی گور نیوالا دلیل دال مراد ہف پائے بست پشتہ دیوار اور بنائے دیوار
 مرد کی ہندی مرا یعنی سیغہ واحد غائب معنی ترکیبی نشر امر اگر تیر مختلف نظرون کے
 مانند الف کے اسکے پیش رو سے دور پڑینگے مزد مرد نکے گا کہ نظر بازوں سے بچا رہیگا
 اور اگر میم اسکی چشم کا الیف الف کا ہو گیا اور دونوں مل گئے پھر تو خدا کی پناہ اول تو نظر باز
 ام یعنی قصد اسکا کرتے ہیں اور آخر میں رد کر دیتے ہیں معنی ترکیبی قطعہ امر دے
 کسی کام کی کچھ اصل نہیں ہوتی جب تک کہ کوئی دال و دلیل اسکی بنیاد اور پشتہ
 کی طرح اسکا مددگار نہوا سوا سٹے کہ وہ نیک و بد کو خوب نہیں جانتا جمع امر کی مرد ہی
 اس سے یہ ایما ہو کہ جو امر شمع کی طرح جماعت میں بیٹھا بس وہ مردہ ہو کسی کام کا نہ رہا
 معنی معامے نشر امر کے پیش رو سے جب الف تیر نظر کا دور پڑے گا مرد ہوگا اوچو
 میم اسکا الیف الف کا ہوگا ام حاصل ہوگا اول میں آخر میں رد ہوگا کہ یہ دو جسم
 امر دے ہیں معنی معامے قطعہ امر میں دال کو پا بست کرنے سے امر دھوتا ہی

امرد کی جمع مرد ہی نہیں اگر امر و شمع جمع کی بیجا تو مرد ہی ای مردہ نہ زندہ پس مرد بفتح میم و مرد
بضم میم جمع اور مرد بضم میم بضمغہ ماضی تجنیس تام امر و تجنیس زائد محسناست کلام
تشبیہ الف کی دو رہنے میں کیسی ظاہر ہو کہ الف کسی سے ملتا نہیں ہوا بتداین جمع اور شمع
اور اصل اور ہائے نیست اور الیف والیف سب مرعات و مناسبات ہیں الاختلاف
قن مطبوعہ میں مرد کی جگہ مر اور بوسے کے بعد لفظ ام نہیں لکھا۔

آئینہ اہل صباحت ازین رو کہ باد جوانی و کودکی در سردارند از صبا کہ عاشق سست روی
پوشند و سرد دنیا و دنیا ما بخت حت کہ در آخر سست بر تعجیل و تراشیدن برگ دلیل سست
کہ عاشق بعد از تاحی صبا کہ میلست بزودی میل برگ وصال از گلبن جمال ایشان تراش
کنند رباعی گفتم بہ می گیر جان و بنار و دگفتا نہ چشم عاقبت گفتا کو + بادل گفتم چہ التست
این دل گفت + نیکوے و کوست اول و آخر و + اللغات صباحت بفتح خوبی و جمال
صبا بفتح باد شرقی صبا بکسر کو دے و بفتح و ہزہ بازی کرنا لڑکون کے ساتھ صبا بفتح و
تشدید باد عاشق ہونا تراش طبع و امید و افتخار و آرایش حت بالفتح و تشدید یختین برگ
از رخت و اسب پیر رفتار و شتر مرغ و نیز روئے ترکیبی نشر اہل صباحت کہ حسیلوگ
زین اس سبب سے کہ باد جوانی اور کودکی کی ای غرور و ناز سر میں رکھتے ہیں صبا
سے کہ عاشق ہی منہ چھپاتے ہیں اور انکو خیال میں نہیں لاتے لیکن حت جو آخر میں ہی
اور تعجیل اور تراشیدن برگ پر دلیل یہ بتاتا ہی کہ عاشق بعد تمام ہونے صبا سے یعنی عشق
کامل کی بھلہ ہی خواہش برگ وصال کی انکے گلبن جمال سے آراستہ کرتا ہی اور لذت
وصال کو پاتا ہی پھر وہ نفرت اور بیزاری انگلی نہیں رہتی معنی ترکیبی رباعی اس
رباعی میں غلطی الفاظ کی معلوم ہوتی ہی نہ کوئی معما معلوم ہوتا ہی بعد تحقیق لکھو نگارش
کے معنی نہ مجکو کبھی پسند ہوئے نہ ہیں لہذا ویسے ہی چھوڑتا ہوں معنی معماے نشر
صباحت میں صبا بمعنی باد اور کودکی اور عشق بازی سبب معنی میں ہی جیسا کہ باد اور جوانی
اور کودکی مہر زح نے کہا ہی اور حت اسکے آخر موجود کہ مجموعہ دونوں کا صباحت ہوتا ہی
معنی معماے رباعی اسکا عند معنی ترکیبی میں جو لکھا ہی یہاں ہی ہی الاختلاف قن مطبوعہ

مین بجایے صبا صیا غلط ہے۔

نکتہ صاحب حسن لطیفی چون ملتی شود اندوی خوب خود ملالت بیند اما بہ بیند کہ جمیعت
محاسن عاقبت و حیات عافیت اکنون دست میدہد و لفظ ملتی رونماے این معنی است
یعنی اولش بر ملت یعنی ملاستیم و آخرش بر جمی یعنی جمع کردن حیات دلالت دارد
رباعی امر کہ میان فتنہ و خوف خطر + مرد دست بزریر الف تیز نظر + با نام نکو چو ملتی شد
نامش + با ملت حسن خلق شد زندہ سیر + اللغات لایح ہمک سود و مکن و چاہ شور
ملتی صاحب لمحی محاسن نکو یہاں جمع حسن بر خلاف قیاس و ریش ملت بالکسر دین و بالفتح
خاکستر گرم و خاک گرم معنی ترکیبی نشر کوئی صاحب حسن ملتی جب ملتی یعنی صاحب
ریش ہوتا ہے تو وہ اپنی صورت دیکھ کے آپ ملالت دیکھتا ہے کہ وہ صفا و نزاکت صورت
مین نہیں پاتا جسکو دیکھ کے خوش ہوتا تھا لیکن اسکو یہ دیکھنا چاہیے کہ جمیعت
محاسن عاقبت اور زندگی عافیت کی اسی وقت مین حاصل ہوتی ہے خود لفظ ملتی سکی
صورت دکھا رہا ہے کہ اسکے اول مین ملت یعنی ملالت ہے اور آخر مین جمی یعنی جمع کرنے
حیات پر دلالت رکھتا ہے معنی ترکیبی قطعہ امر کہ در میان فتنہ و خوف خطر کے
مرد ہی نیچے الف تیز نظر کے کہ ہر کسی کی نظر آسپہر پڑتی ہے جس سے ہر قسم کے فتنہ کا خون ہے
اگر نیک نامی کے ساتھ اس وقت سے نکل کے ملتی کے نام کو پہونچا اور دالوسی والا
کہلایا تو وہ ملت حسن خلق کے ساتھ زندہ سیر ہوا اس واسطے کہ امر دین مرد ہے اور
ملتی مین جمی معنی معامے نشر لفظ ملت کو جمی پر لانے سے ملتی ہوتا ہے عاقبت عافیت
تصحیف معنی معامے رباعی لفظ امر دین مرکز نیچے الف کے ہے لفظ زندہ مراد
جمی کا ہے جب جمی لفظ ملت سے ملیگا ملتی ہوگا محسنات کلام محاسن مین ایہاں ہے
با اعتبار مینے ریش لطیفی ملتی نوع تجنیس الاختلاف متن مطبوعہ مین ملتی کو ملتی
عافیت کی جگہ بھی عاقبت پھر ملتی کو ملتی ایسے ہی تیسرے مصرعہ مین غلط لکھا ہے۔

نکتہ لام زلف در ابتداے لمحی اگر چہ نشان تامی دور ماہ حسن رخسار ست از رو
معنی زہرے در پیش حیہ چشم فتنہ انظار ست شعر بیدل آمد جسے زہرہم نظر ہشیہ دل شد

چو گشت ریش آورد اللغات تحبہ بالکسر موے ریش لام زرہ تحبہ بالفتح و تشدید یا مارگزیدہ
جبکہ بالغم و تشدید تن مردم وغیرہ و بالکسر بلا حجبہ بفتح و تشدید یا طفل معنی ترکیبی نشر لام
رلف کا اسوقت میں کہ ابتدا لمحہ یعنی دائرہ کی ہوتی ہے اگرچہ اس بات کا نشانہ ہو کہ دورہ
ماہ حسن رخسار کا تمام ہوا اس واسطے کہ دورہ ماہ کا تیس دن میں تمام ہوتا ہے اور لام کے بھی
تیس عدد ہیں لیکن از روے معنی کے یہ لام ایک زندہ ہی سامنے حیا اور بلافتہ نظر کی یا ماتم
فتنہ نظر کی یعنی نظر کی بلا اور ان کے قیاس سے محفوظ رہتا ہے معنی ترکیبی شعر میں تیر نظر سے بے دل
ہوتا ہے اور اس پر تیر نظر کے پڑتے ہیں اور جب ریش نکال لاتا ہے تو شیر دل ہو جاتا ہے
معنی مخالف نشر لام کے تیس عدد ہیں جب سامنے حیا کے آئینہ لمحہ ہو گا حجبہ تصحیف ہر
معنی مخالف شعر میں بیدل ہے یعنی بے اسکا دل ہے اور ظاہر ریش کا قلب شیر
محسنات کلام لفظ تمام کیسا مناسب ماہ کے ہے ایسے ہی از روے مناسب رخسار
آمد اور آورد بھی علیٰ ہذا الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے لام نام اور زرہ کی جگہ زرہ ہی
اور بجائے کشت کت غلط ہے نہ بعد حیا کے لفظ جشم کا ہے۔

نکتہ رقیبان حسن بہت طبعی کہ دارند اول اظہار رقی و عبودیت نمایند و آخر بسبب
سگ سیرتہ ازان معنی رجوع نمودہ خصم دامنگیر شوند و لفظ رقیبان گہبان این معنی بہت
کہ رقی در اول تحریر دارد و باکہ راجع است دامنگیر نیز قطعہ در لغت جمع گرد نیست رقب +
بہ سنان نیز شد الف مانند یعنی آن بہ کہ گردن رقب + بہ سنان بما قبت شود پیوند اللغات
رقیب گہبان اور ایک معشوق کے دو عاشق کہ ایک دوسرے کے گہبان ہوتے ہیں
رجوع بضمین باز گشتن رقب جمع رقیب رقب گرد نہا معنی ترکیبی نشر رقیب حسن کے
جو اپنی اپنی طبع شخص حسین میں رکھتے ہیں اول تو بڑے رقی و بندگی ظاہر کرتے ہیں
آخر بسبب سگ سیرتی کے اس بندگی و عبودیت سے پھر کر دشمن دامنگیر ہو جاتے ہیں
چنانچہ لفظ رقبانی گہبان اس بات کا ہے کہ جب اسکو لکھو تو پہلے رقی تحریر میں آتا ہے
اور باکہ معنی راجع کے ہے اس رقی کی دامنگیر بھی ہوتی ہے معنی ترکیبی قطعہ لغت
کی رو سے رقبہ یعنی گردن کے جمع رقب ہے اور الف بصورت سنان کے مطلب یہ کہ

بہتر ہے کہ گردن رقبہ کی انجام کار سنان کی ہم پیوند ہوتی رہے ورنہ گردن بڑھا بڑھا کے کیسے بھلے
 طعن و تشنیع کے مارتے ہیں اور جھگڑے نکالتے ہیں **معنی معما** شہر رقبہ کے اول میں بق
 اور آخر میں باوجود **معنی معما** قطعہ رقبہ میں رقبہ بھنے گردن کے ہی جب سنان
 الف سے ہم پیوند ہوگی رقبہ ہوگا محسنات کلام خصم دامگیر بر عایت سگ سیرتی
 کیسا خوب ہوا ایسے ہی لفظ رقبہ و نگہبان این معنی **الاحتلاف** متن مطبوعہ میں بجائے
 رقبہ رقبہ غلط ہے۔

حکایت یکے از نظر بازان را چشم پر روی بدخوی افتاده بود و بندہ خوی بلابوئی اوشده ہر دم
 از منع رقبہان نم دل بردیدہ ظاہر کردی و ہر زمان از جمع عاشقان جم یعنی پری پیمانہ عمر پیش کشم
 آوردی روزی قصہ غصہ حال را با یکی از اہل کمال باز نمود گفت ندانی کہ ہر کہ متعشق شود صد
 سورت منفس پیش آید و ہر کہ شاہد راد دل دہدہ دل از دنیا لاش مشاہدہ ناید قطعہ پیر
 جمیل راست کند ہی زحیم زلف + زان میل خلق در عقب او مجد دست + مشتاق را کہ صد ہوس
 از پئے یکے + از مشیت رونہ پیو اگر یک دگر مد دست + اللغات نظر باز عشق باز منع بالفتح
 بازداشتن قصہ اندوہ گلوگر متعشق عشق و ز زندہ منفس کند و تیرہ تجد از سر نو کوئی کام کر نہ والا
معنی ترکیبی شہر ایک نظر بان کی آنکہ ایک بدخوی صورت پر پری پیمانہ اور اسکی خوبلا جو کابندہ
 ہو گیا تھا ہر دم رقبہوں کے منع کرنے سے نم دل کو دیدہ پر ظاہر کرتا تھا کہ میرے دل میں یہ نم بھری
 ہی مطلب یہ کہ رونا تھا اور ہر وقت جمع عاشقوں سے جم یعنی پیمانہ عمر کو پیش چشم بھرا ہوا دیکھتا تھا
 کہ اب کوئی مارے ڈالتا ہی آئیدن قصہ غصہ حال کا ایک اہل کمال سے ظاہر کیا کہ روز تو جو کہ ہوتا تھا
 وہ ہوتا تھا آج یہ ہوا اُسے کہا کہ تو نہیں جانتا جو کوئی عشق اختیار کرتا ہی اور متعشق ہوتا ہی سو تو
 منفس اسکو پیش آتی ہیں اور جو کوئی شاہد کو دل دیتا ہی وہ دل پیچھے اسکے مشاہدہ کرتا ہی **معنی**
ترکیبی قطعہ جمیل کے سر پر ایک کندہ زلف سے ہی اس سبب سے میل خلق کا اُسکے
 پیچھے مجدد اور ہر دم تازہ ہی اور اُس کندہ کے کشش میں کھنچا جاتا ہی مشتاق کسی کا جو سیکڑون
 ہوسنین ایک کی خاطر دل میں رکھتا ہی وہ کسی کی مشیت سے منہ نہیں پھیرتا اگر ایک ہو جب کیا
 اور سو ہون تب کیا **معنی معما** شہر چشم مراد عین جب عین لفظ بد پر آئینا عید ہوگا

جو اشارہ لفظ بندہ سے ہی یا با معامین کیسان ہیں تم کا دل من جب دیدہ پر جو مراد عین کا ہی
 آئین کا منع ہوگا لفظ ہم جب پیش چشم آئین کا جو عین ہی جمع ہو جائیگا متعشق میں مد سے مقصود
 قاف ہی جسکے سو عدد ہیں باقی صورت اسکی صورت منفس جو پیش قاف ہی صورت سے
 مراد نقش ہی اش کا دل شا اور دہ کا دل ہر جس سے شا ہر ہوتا ہی جو جو تصحیف قصہ قصہ
 تجنیس مفرق معنی معامے قطعہ میل کے سر پر جم ہونے سے جمیل ہوتا ہی مشتاق کے
 اول مشت ہی اور چر الف مفہوم یک کا بعد اسکے قاف سو عدد والا محسنات کلام نظر چشم
 رو دل دیدہ صورت سب مناسبات شا ہر مشاہدہ اشتقاق دل دیدہ و دنبالہ سرکہہ دال
 ایسے ہی ضد صورت اور جمع اور ہم وغیرہم الاختلاف متن مطبوعہ میں دیدہ کی جگہ بریدہ
 اور جمع کو جمع اور جمع کو جمع منفس کو منفس مد کو مد و گر کو اگر غلط لکھا ہی۔

فصل المباشرة

لکھتے کثرت مباشرت ببدی احوال منتہی شود و لفظ مباشرت مباشرتیں معنی سست کہ
 ما قبلش شریست و دوام و ملی بنور دیدن بساط نشاط متامدی میشود و لفظ و ملی برین معنی
 منطوبیست کہ آخرش ملی سست شعر نفی ریاست ارنہود و مباشرت + لفظ مباشرت زچہ گوید
 مباشرت + اللغات مباشرت جماع کرنا مباشرت ہم میم و کسر شین اختیار کنندہ اور کسی
 کام میں گھسنے والاشرت بالکسر و التشدید حرص و نشاط جوانی و بد شدن و ملی جماع اور پائمال کرنا
 شتا و دی بضم میم و فتح فوقانی و کسر ال و لا متطوی بالفتح و دیدہ شونہ و ہم میم شونہ ملی بتشدید یا بچپان
 و نورونیت اور وہ موضع جہان کا قصد ہوزت بالفتح و ہتر معنی ترکیبی شریست کی کثرت
 بلا حوالی پر منتہی ہوتی ہی اس بات میں خود لفظ مباشرت کا گھسا ہی اسوا سب سے کہ اسکا انجام
 شمرہ ہی اور اسکے معنی بد ہونے کے اور ہمیشہ کی و ملی یہ بساط نشاط لپٹنے پر درازی کرنیوالی
 ہی کہ یہ امر لفظ و ملی میں لپٹا اور پیچیدہ ہی یعنی ملی جسکے معنی بچپان کے ہیں یعنی دوام و ملی
 سے توت باہ اور و ملی کی ملی ہو جاتی ہی باقی نہیں رہتی معنی ترکیبی شعر اگر مباشرت
 میں معنی ریاست کے نہوتے تو لفظ مباشرت کا جو کہ رہا ہی مباشرت یہ کیسے کہتا بس

معلوم ہوا کہ کثرت مباشرت سے ریاست و معاشرت میں بھی خلل عظیم پیدا ہوتا ہے مباشرت
 ای سرداری مباشرت معنی معامے نشر مباشرت کے آخری شرت اور وطنی کے آخری وطنی ظاہر بساط
 نشاط تصحیف معنی معامے نشر مباشرت کو تحلیل کرنے سے مباشرت و رت ہو چکا
 کلام مباشرت اور مباشر اور وطنی منظوی دونوں میں صنعت اشتقاقی ایسے ہی شرت
 مباشرت سے اور وطنی وطنی سے الاختلاف متن مطبوعہ میں تبدیلی کو بیدی غلط ہے
 نکتہ الف جماع علم آلت تناسل و عین علامت سیر چشمہ توالدست ہر کہ این عین و الف ان
 جماع دور وادجم یعنی پادشاہ وقت خود با شرف قطعہ میان لفظ جماع ست جمع آبجیات
 جمع نالہ دل ہر کہ آب ریخت رسید جماع را عربان گفته انداریضے + بوی ہر انکہ بہ پیچید
 بیخ خود بہ بریدہ اللغات تناسل از یکدیگر زادن توالدہم بدین معنی و مجموع آلت تناسل
 یا توالد ذکر مرد + معنی ترکیبی نشر الف جماع کا علم آلت تناسل کا ہی اور عین علامت
 سیر چشمہ توالد کی ہی جو کوئی اس عین و الف کو جماع سے دور کھینکا پادشاہ اور جم و وقت کا
 ہی یعنی جم کرنے میں توالد تناسل ضرور ہی اور توالد تناسل میں بہت جھگڑے اور آئین
 اسلیے کہ خیال داری جگر خواری ہی اور مجر دو تنہا اپنے وقت کا پادشاہ شعرا و گرفتار
 پائے بند خیال + دگر آسودگی بند خیال + معنی ترکیبی قطعہ لفظ جماع کے درمیان میں
 آبجیات جمع ہی پس جسے اس آبجیات کو بٹویا وہ عجم دل کو پہونچا یعنی نالہ دل کو عرب کے
 لوگ جماع کو از کہتے ہیں لاجرم جو اسمیں لپٹا اور کثرت اسکا شائق ہوا اُسے اپنی جڑ
 کاٹی معنی معامے نشر لفظ جماع سے جب الف و عین دور ہو گا جم رہینگا معنی
 معامے قطعہ جماع کا اول آخر جمع ہی جسکا قلب عجم اور درمیان میں اسکے جسکو
 آب حیات کہا ہی اور جماع کو عرب ار یعنی ارہ کے بھی کہتے ہیں جو جڑ کاٹنے والا ہی
 محسنات کلام جماع جمع عجم تینوں میں عین ایسے ہی علامت عربان الاختلاف متن
 مطبوعہ میں عجم کی جگہ غنچ غلط ہے۔

نکتہ جم پری پیمانہ است و عجم سریع السیر را گویند اشارت ست بدانکہ جماع کہ
 اولش پری پیمانہ عمر ست و فوت محنت چون بگردانی نشان نگونساری اوانی زندگانی

اور صحت سیر عمر جوانی باشد و بعض نازک پوست و عاصب قاطع باشد دلیل قاطع سنت کہ
 چون بضاع را اعاده کنی پوست نازک خود را بصبب سیلان آب تیغ شہوت عاصب گزری
 قطعہ صورت نیک اگر چہ نیک آید و چشم + لیک کین قلبی از و حاصل شود + وضع بعض
 از جمیع بعض آمدہ است + لیک از تفریق عصب دل شود + اللغات جم اور عاج کے
 معنی خود مصدر نے لکھ دیے او انی بفتح جمع ناظر فہ بعض اور عاصب انکے معنی بھی مصدر
 نے تحریر فرما دیے بضاع بالکسر و ضاد معجمہ جامع کرنا و فرج زن و نکاح و کابین و طلاق
 حسب بفتح تین نیچے کرنا پانی نہر و دریا کا نیک بالفتح جامع اور نام حقیقی جامع کا عربی میں ہی ہوا
 بفتح بالفتح جمع کرنا اور روان ہونا پانی کا اور سورخ مشک بفتح بالفتح جامع کرنا اور فرج
 زن و گوشت پارہ عصب بالفتح و صاد مطہ بریدن معنی ترکیبی نشر مصدر کہتے ہیں جم کے
 معنی پری پیمانہ اور عاج سریع السیر اندونون لفظون سے اشارہ اسبات کا ہے کہ جامع
 کا اول جم ہو جس سے پری پیمانہ عمر اور فوت صحت کی ہے یعنی عمر گھٹتی ہو اور صحت فوت
 ہوتی ہو اور جو جامع کو لوٹو تو اس سے نگوں ساری طرف زندگانی اور صحت سیر عمر و
 جوانی کی ہے کہ عمر و جوانی دونوں بہت جلدی گزر جاتی ہیں مطلب یہ کہ تکرار و کثرت جامع
 بڑے نقصان کی چیز ہے دوسری صورت پر کہتے ہیں کہ بعض نازک پوست ہے اور عاصب
 قاطع بس بضاع کو جو بعضی جامع کے ہے اگر لوٹ لوٹ کے کرتا ہے اپنے پوست نازک کو جیسا کہ
 جوانی میں بہار ہوتا ہے گرتے پانی سیلان آب تیغ سے قطع کرتا ہے گرتے پانی کی قید اسلیے ہے
 کہ اسمین شدت اور قوت بہا دینے کی بہت ہوتی ہے بلکہ جو شے اس کے نیچے ہوا گھٹ کر چنک دیتا
 ہے معنی ترکیبی قطعہ صورت نیک کی جو بعضی جامع کے ہے اگر چہ بصورت نیک بعضی
 خوب کے نظر میں آتی ہے لیکن کین قلبی اس سے حاصل ہوتا ہے یعنی اول جوش جوانی
 میں تو کثرت اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب دل بھر جاتا ہے تو اس سے نفرت اور کینہ دلی
 پیدا ہوتا ہے اور وضع بعض کی جو بعضی فرج کے ہے جمع بعض یعنی گوشت پارون سے ہوتی ہے
 لیکن جو تفریق کرو ان گوشت پارون میں اور اسمین تعویہ عصب دل کی ہے جس سے دل
 قطع ہوتا ہے اور تفرقہ پڑتا ہے معنی معامے نشر جامع کے اول جم موجود اور جامع کا

قلب معالج بضع کے اول بضر ظاہر اور جو بضاع کا اعداد و گرنیکے عاصب ہو گا صا د مناد معامیل یک
ہیں بمعنی معماے قطعہ نیک نیک تجنیس تام اور نیک کا قلب کین بضرع بعن تجنیس اور
قلب اسکا عصب ضا صا دمعا میں ایک ہیں محسنات کللام وضع بضرع جمع کیسے لفظ جمع کے
ہیں جمع تفریق با ہم مناسب مسب سیلان آب تیغ برعایت یکدیگر سیلان مین ایہام ہی
کہ جریان آب ومنی دونوں کو کہتے ہیں الاختلاف متن مطبوعه مین فوت کو قوت عاصب
کو عصائیت مسب کو منصب پھر غاصب کو عاصب از جمع کی جگہ از جمعیث بضرع کے بجاء
اول غلط ہے۔

نکتہ لوطی بہ پیشوائی لام لوط بمعنی حب شہوت است و لوطی در عقب دارد و اگر ازین عمل
منصرف و منقلب شود و طول و فضل از حق پیش او آید و زانی و واضع الف آلت است
در درون زنی اگر ازین شغل باز گردد و ناز و نعمتش از عقب بیرون آید قطع مہم زن تو اسے
لواطت بروی حد طہارت کہ بنگری ز نگونسار میش نشان تپاول و الف بدامن زن
نیز در زنانہ رسائی کہ باندت دل نزو زکا بہ خارج محل و اللغات لوطی کے معنی مہم رحم نے
لکھ دیے علی بالفتح نور دیدن و نور و منصرف بمعنی میم و کسر را از عالی بہ عالی گردنہ منقلب
واژون شوندہ طول بالفہم درازی و دراز ہونا بالفتح احسان رکھنا اور بڑھانا زانی حرام
جامع کرنیوا لا تپاول گردنکشی و تکبر کرنا اور گردن اٹھانا دیکھنے کے وقت نزو بالفتح و تشدید ز
مرد نیز فہم وزیرک و حسرت زکا بالفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنی ترکیبی شری لوطی جسکا پیشوا لام
لوط کا ہوا و یہ پیر و استکا بمعنی حب شہوت کے ہر لوطی عقب میں رکھتا ہو پس اگر اپنے
حمل سے پھر جاوے اور منقلب ہو جائے تو دس احسان و فضل حق تعالیٰ سے اُسکے حاصل
آئین اور زانی کہ وہ آلت اپنا کسی عورت غیر کے درون میں رکھتا ہو اگر اس شغل سے
ملوث جائے اُسکے پیچے دس ناز و نعمت ظاہر ہوں معنی ترکیبی قطع مہم رحم کہتے ہیں
خبردار لو لواطت کا روے حد طہارت پر قائم مت کر اور طہارت کو لواطت مت بنا کہ
لواطت کو نگونسار کرنے سے تپاول دیکھیا اور زنا کے واسطے دامن زن میں الف
بھی مت لگا کہ دل نزو زکا کا تیرے واسطے بسبب خارج محل کے لینے جب خارج محل کے کھائیگا

اور باز رہنے کی سختی اٹھائیگا تو تیرا دل نروز کا پائیگا اور ضرور ہی زنا و جماع کے باز رہنے سے نروز کا کوترتی ہوتی ہی مغنے معماے شرجب لام پیشوا و ملی کا ہوگا لوطی ہو جائیگا لوطی مین لوط کے قلب سے طول ہوتا ہی اور یادس عدد والی اسکے ساتھ جسکا ایما ہی وہ طول پیش او آید زانی مین الف در درون زنی واضح اور یادس عدد والی اور زنا کے لوٹنے سے ناز ہوتا ہی اور زانی سے بھی لفظ ناز نکلتا ہی مغنے معماے قطعہ طہارت کی لفظ کی ایک حد مین طا ہی دوسرے مین تاجسکا مجموع طت ہو واجب لواطت کا لھا سپر آئیگا لواطت ہو جائیگا اور لواطت سرنگون تظاول دا من لفظ زن کا فن ہی جوب الف اسکے دا من مین آئیگا زنا ہوگا اور زن کو قلب کرنے سے نر ہوتا ہی محسنات کلام لام لوط کی پیشوائی لوطی مین ظاہر اور انفراد و انقلاب و نگو سناری اسکے مناسب کہ جب وجعلنا علیہا سافلہا کے انکی زمین کا تختہ لوط دیا گیا تھا الاختلاف شارح لکھتے ہیں زانی کے منقلب ہونے سے نیاز ہوتا ہی اور جو یا مسائی ساقط ہونا ز ہوتا ہی انتہی مہررح نے نہ کوئی اشارہ لفظ نیاز کا کیا ہی نہ اسقاط یا کا بلکہ چون ازین شغل باز گردد کہا ہو کہ وہ شغل زنا ہی جو لوٹانے سے ناز ہوتا ہی بے تکلف نہ اسقاط کی ضرورت نہ خلاف ایما مہررح کے اور لکھا ہی لفظ زن کا جب خاص سے کہ بصورت الف کے ہی مقارن ہوگا زنا ہوگا یہ صورت بھی بے ایما و اشارہ مہررح کے ہی البتہ محسنات کلام سے ہی نہ معما متن مطبوعہ مین پیشوائی کی جگہ پیش والی منصرف کو متصرف بخار کے بجائے بخار لکھا ہی۔

نکتہ اجزائے زنا دلیل نیست برانکہ ازوے حقن بر حبس نفس باید کرد زیرا کہ زنا حقن را گویند و نام زوجه نشان آنست کہ با وی صلت قلب و تخفیف و عاے شہوت جائز است از انکہ جن زوجه را حل دہی ہو چور و تخفیف از وی حاصل آید قطعہ باز گردان نقطہ را از حرام + باتنفس گردشست آشنا + در دلیل بایست انزال را + باز گردان تا قوی نی لازنا + اللغات حقن بالفتح باز رکھنا اور روکنا بول اور اسکے مثل کا اور خون کسی کا نگاہ رکھنا اور زنا بمعنی حقن بمعنی کوتاہ و تنگ و بانوارندہ بول و خون صلت بالکسر پیوستن و عطا دادن تخفیف سبک کردن و عا بالکسر و مد ہمزہ باران و ظروف ہجو و عادت

و حوض فرارِ تفتنِ زیر کی و دانائی مغنی ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں کہ خود اجزائے زنا کی دلیل اس بات پر ہے کہ زنا سے حقنِ مجسِ نفس پر کرنا چاہیے اس واسطے کہ زنا خود حقن کو کہتے ہیں یعنی بازداشتن اور نامِ زوجہ کا نشان اسکا ہے کہ اسکے ساتھ پیوستگی اور سبک کرنا طرفِ شہوت کا جائز ہے اس سبب سے کہ جب زوجہ سے دل لگائیگا جو زنا اور تخفیفِ اُس سے حاصل ہوگی پسے خوگری اور عادتِ پزیری مغنی ترکیبی قطعہ ای مخاطب اپنے نطفہ کو حرام سے باز رکھ اگر تفتن اور زیر کی سے تیرا دل آشنا ہے اور جو اسپر تو دلیل چاہتا ہے تو انزال کو ٹوٹا اور دیکھ تو لا زنا ہوتا ہے یا نہیں مغنی معانی شرمصرح حقنِ مجنسی تام زوجہ کا قلب بچور ہے مغنی معانی قطعہ نطفہ کو ٹوٹانے سے تفتن حاصل ہوتا ہے اور انزال کو ٹوٹانے سے لا زنا محسناتِ کلام دل دہی کیا ہی خوب ہے کہ قلب کرنے اور دل لگانے دونوں کو شامل ایسے ہی ملت قلب پیوستگی دلی اور قلب کو الاختلاف متن مطبوعہ میں حقن کو حقن دو جگہ غلط لکھا ہے ایسے ہی وفا کو دعا بچور کو بچور دلت کو لب۔

حکایت یکے از غراب را کہ طراوتِ فروجاہت از رویش مبتا بعت صیانتِ آب پشتِ ظاہر بود گفتندش بدین صورت کہ از میانِ نشوانِ کنارہ گرفتہ نشانِ بر جلالتِ تو چون صورتِ بند و بدین صفت کہ از زنانِ در زمانِ شہوتِ شبابِ آبِ اصلا ب را بازداشتہ فرقِ میانِ تو وزنِ چگونہ توان کرد گفت ندانید کہ مردی را مرد میتوان گفت کہ پاک دامن بود بلکہ ہر کہ از زنانِ کنارہ نگیرد و کنار جوید زن بود قطعہ چون الف ہر کو مجروح شد نہاہ + بہ بود از جمعِ شہوتِ رانندگان + ہست شہوتِ بردل تو شہ ازان + بندم - گرد و بندگیِ بندگان + اللغاتِ غراب جمعِ غراب ہرے معجمِ مرد بے زن و غریب زن بے مرد غوا الف و الکسر از جندیِ مند دل و جاہتِ خوبصورتیِ صیانتِ نگہداشتِ آبِ پشتِ آبِ منی نشوانِ بالکسرِ زنانِ رجلیتِ مردی اصلا ب جمعِ صلبِ بالفمِ سخت و استخوانِ پشتِ تباہِ جماع مغنی ترکیبی شرم ایک کو غراب سے جوئے زن تھا اور طراوتِ آب و فروجاہت کی اسکے منہ سے بوجہ پیروی نگہداشتِ آبِ پشت کے ظاہر تھی یعنی آبِ پشت کو

بہا تانہ تھا سب اُس میں جمع تھا لوگوں نے کہا کہ بحالت ایسی صورت کے جو عورتیں خود
 تیری خواہاں ہیں اور تو نے اُسے کنارہ پکڑا ہی تیری مردی اور رجلیت کا نشان کیسے شوٹ
 پکڑے اور کیسے تجکو مرد جانیں اور اس کے ساتھ کہ تو نے زمانہ شہوت شباب میں آبا صلاب
 عورتوں سے باز رکھا ہی تھو میں اور عورت میں کیسے فرق کریں کہ اتھ نہیں جانتے مرد اُس
 مرد کو کنا چاہیے کہ پاک دامن ہو بلکہ جو کوئی زنانہ یعنی عورتوں سے کنارہ نہ ڈھونڈھے
 اور کنارہ اختیار کرے وہ زن ہی معنی ترکیبی قطعہ الف کی طرح جو کوئی مجرباہ سے ہوا وہ
 جملہ شہوت راندوں سے بہتر ہی اور یہ شہوت جو تیرے دل پر شاہ ہو رہی ہی اس سبب
 سے ہے کہ تو بندہ بندگی بندوں کا ہو جائے یعنی غلام عورتوں کا معنی معامے شرع
 و جاہت اور آب پشت جمع ہونے سے غراب ہوتا ہی لہذا ان کا میان وا و ہی جب وا و
 کنارہ کریگا نشان رہیگا بصورت نشان شباب سے جو آب باز رکھا جائیگا شب رہیگا یعنی
 مرد جوان مردی کا دامن یا ہی جب پاک ہوگا مرد رہیگا زنانہ کنارہ الف نون ہی جب
 اس کنارہ سے کنارہ نہ کریگا بلکہ اسکی کنارہ ڈھونڈھے گا زن ہوگا چنانچہ لفظ زن
 کا اسکے کنارہ میں رکھا ہی معنی معامے قطعہ باہ کا لفظ جو الف سے مجرد ہوگا بہ
 رہیگا لفظ شہوت میں و ت قلب لفظ تو کا ہی جب و ت پر لفظ شہ آئیگا شہوت
 ہوگا محسنات کلام رعایت طراوت اور آب اور پشت و رو کا تضاد ظاہر ہوگا
 ظاہر کہ مشتق ظہر سے ہی یعنی پشت مناسب اسکے زنانہ زمانہ فوسے تجنیس
 شباب اصلا ب سے بھی آب نکلتا ہی بندہ بندگی بندگان نیز فوسے تجنیس زنانہ
 الاختلاف شارح اس فقرہ کے معامین یعنی ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنارہ
 جوید زن بود انتہی کلمہ نگیرد تحلیل یا فستہ بد و جزیکے کرد و یکے نہ چون فون کہ جز
 اول نکر دست از زنان گرفتہ شود زنامی ماند و کنارہ کلمہ زنا لفظ زن ست
 فقرہ کی عبارت اور اسکو غور و مطابق کرنا چاہیے پھر جو کچھ ہو متن مطبوعہ میں بجائے
 زنان زنا رانگان کو رندگان گرد و کو کردہ غلط لکھا ہی۔

الباب الثامن فی فوائد المتفرقات

وفیه فصول

فصل فی اسنان العبر وفصل فی الحیات والممات

مکتبہ دہان طفل گویا غنچہ ایست در شبنم نشر لطف پرورده شدہ کو این خوردہ یاب کہ فای طفل در میان طل واقع شدہ و بدن کودک کوی کو نیست کہ از نشاط بازی پاکلوب کو بنگر کہ دک کو فتن ست در پایش ظاہر رباعی ایام صبا کہ موسم عیش و مصفاست + درخت و طیب تازگی شکل صباست + کو یار کہ چشمہ بہم برقدش + خود لفظ صبا ز ماد چشمہ برپاست اللغات طل بالفتح و تشدید شبنم و باران ۲ ہستہ صبا بالکسر کو دک و بالفتح باد شمرتی معنی ترکیبی نشر دہان طفل کا گویا ایک غنچہ ہو شبنم نشر لطف مین پلا ہو کہ یا با ترکیبی معلوم کر کہ فاطل کی طل کے در میان مین واقع ہوئی اور بدن کودک کا گویا ایک کو پڑیئے گیند کہ نشاط بازی سے پاکوب ہو کہ دیکھ لے دک کہ بمعنی کو فتن کے ہو اسکے پانون مین ظاہر معنی ترکیبی رباعی ایام صبا کے کہ موسم عیش و مصفا کا ہو سرعت اور طیب اور تازگی مین مثل صبا کے ہین اب کہتے ہین کہ مین آن یارون عزیزینے ایام صبا کو ڈھونڈھتا ہون وہ کہان ہین اگر طین تو آنکھین انکے قدمون پر رکھون لیکن جو دیکھتا ہون تو خود صبا صا دے چشمہ برپا ہوئیئے خود صبا اُس زمان صبا کی عزت و تعظیم کر رہی ہو معنی معمارے نشر طل کے در میان مین فالانے سے طفل ہوتا ہو اور فای بمعنی دہن کے بھی ہو اور لفظ کو جب لفظ دک کا پانون بنے گا نو دک ہوگا معنی معمارے رباعی صبا بکسر صبا بفتح تجنیس تام صبا مین صا د بصورت چشمہ باہر شکل پاجسکا یا چشمہ برپاست ہو محسنات کلام لفظ فامین ایہام ہو کہ بمعنی دہن کے بھی ہو اور علی ہذا پاکلوب صبا صفا بھی تجنیس کی قسم ہین لفظ گویا دہان کے ساتھ کیسا خوب ہو الاختلاف متن

مطبوعہ میں بجائے نشر بسیر بجائے طیب طینت غلط ہے۔

نکتہ ایدرویش صفا و مذہب سرچشمہ آب حیات در اول عمر ست چون ازان بگذشت تلخ
مرگ ست در لفظ عمر بنگر کہ اولش عین معین ست و آخرش مرگ ثلثان مرگ ست بمبین
رباعی در دل شرف ست طفل را از دولت + و در دل شیخ و شاب حرف علت + امر دمرش
ہال دولت عالیت + سبب + چو کشید سب کشد و آنکہ لٹ + اللغات مذہب شیرینی
مغین بالفتح آب روان و نام چشمہ بہشت ثلثان دو حصے معین بالفم آشکارا علامت
شرف کی ہی نجوم میں سبب لغت میں بروت سبب بالفتح و تشدید بادشام دادن و بریدن
و نیزہ زدن معنی ترکیبی نشر معر جگتہ ہیں اول عمر اپنے طفلی میں تو ایسی شیرینی و صفا ہی
جیسی آب حیات میں اور جب اس سے گزرا اور تجاوز کیا تو طفلی مرگ کی ہی دیکھ لے لفظ عمر میں
عین کہ چشمہ ہی اسکے اول میں ما معین موجود ہی اور آخر میں مرہی وجود و حصے مرگ کے ہیں
یعنی مجملہ تین حرف مرگ کے دو حرف ظاہر و آشکار معنی ترکیبی رباعی دیکھ لے طفل
کے دل میں فاشرف دولت و اقبال کی موجود ہی اور شیخ و شاب کہ بعد طفولیت کے
یہ دو درجے ہیں دونوں میں حرف علت کہ شیخ میں یا اور شاب میں الف ہی گویا دونوں
کے پیچھے علت لگی ہی ان جبوقت میں کہ طفل امر دہی ہی بے ریش اسوقت میں حکم اسکا
بسبب دال دولت کے کہ وہ حسن و خوبی ہی امر اسکا عالی ہی کہ ہر کوئی بچان و دل راننا ہی
اور جب اسنے موچھین تانین تو پھر گالیان اور لاتین کھاتا ہی معنی معامے نشر عمر کے اول
میں عین اور آخر میں مرعیان معنی معامے رباعی طفل کے دل میں فاشرف دولت
کی موجود اور شیخ و شاب کے دل میں یا و الف حروف علت امر دین لفظ امر کا ظاہر
سبب کے اول سے سبب اور آخر سے علت حاصل ہی محسنات کلام صفا و مذہب
چشمہ آب حیات معین م تلخی مرگ سبب مناسب یکدیگر و نیز بعض متضاد امر و تخیل ناقص
خواہ زائد الاختلاف متن مطبوعہ میں لٹ کی جگہ لب غلط ہے۔

نکتہ جوان بیخ نہال شادمانی در آب زندگانی دار در لفظ شاب بنگر کہ اصلش آبست
و پیر قدم لغزان عمر بروی افسردگی مشرب عیش دارد ترکیب شیخ شامل کن کہ زیر قدمش

بخشت قطعہ جوان را سراہ چو راے جوان + بود آنکہ سراہ بہ پیشش جو لیست + سر پر پے بین کہ
 ایشان ضعیف + بزیر پے پاے ہر رہر ویست + اللغات شباب بہ تشدید با جوان شیخ
 بالفتح پیر معنی ترکیبی نثر جوان کے نہال شادمانی کی جڑ آب زندگانی میں ہی جس سے
 وہ ہر دم تر و تازہ اور شاداب ہی دیکھ لفظ شباب کی اصل آب ہی اور پیر کی عمر کا قدم
 ڈالنا کا کہانتا ہوا روے افسردگی مشرب پر ہی ذرا شیخ کی ترکیب میں تامل کر کہ اس کے
 قدم کے نیچے بخ ہی معنی ترکیبی قطعہ جوان کا سراہا ہی جیسے راے جوان جس سے
 ہزاروں خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور ہر راے پر بالا اور فائق اور ان جو اسمیں ہی یہ کہتا ہے
 کہ جملہ ہر ایک کے سامنے جو ہیں ای ناچیز و حقیر اور پیر کے سر کو دیکھ کہ پے ہی اسکی راے
 بسبب ضعف کے نیچے قدم پاؤں ہر رہر و کے ہی یعنی خوار و پائمال معنی معامے
 نثر شباب کی جڑ آب پر ظاہر اور شیخ کا قدم بخ پر خود عیان معنی معامے قطعہ
 جوان میں لفظ جو آن کے سامنے پیر کا سر پے اور رے نیچے پے کے محسنات کلام
 آب زندگانی کیسا ابلغ ہو کہ آب حیات اور کل شی جی من الماعودون کو شامل
 بخ کی رعایت سے کا پنا اور افسردگی اور مشرب ایراد کیا ہی جوان کے سر کو راے
 جوان کہنا موافق زید عدل کے کیا ہی بلیغ ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں پیر کی جگہ دبیر خان
 کو افغان راے کو آری غلط لکھا ہے۔

نکتہ شباب را کہ شب افروختن آتش ہواست در ویست آثاران دشمع اندازش
 روشن ست و شیخوخت را شے کہ بریانی سوداست در سرست علامت آن از دم کا سر
 جلد ویش ظاہر نظم شباب ایام خوبی راست اسباب + ز موعے چون شب و رخسار
 چون آب + چون شمع و گل در آتش آب اندوخت + ز شب بر آب از انرو آتش افروخت
 ز مستی آتشے دلند اطفال + کہ اطفال کہ داید تا بسی سال + جوان را بعد از ان باید بعد
 آہ + جو ادسوز حسرت تا بہ پنجاہ شیخ از صورت سین ماندر شست + بذل سر دے
 چون گردید پابست + دل پیر از وجودش در کمانست + وجود پیر یب دل از انست
 کمان پشت پیران را بسے کشت + بیا بین لفظ پیر را کمان پشت + کمان در پشت

پیرے لازیابین + پیش صورت تیراز عصابین + بدین تیر و گمان چرخ کشتہ + پسے
 خاک کے کہ در خاک او فکندہ + اللغات شباب بفتح جوائی شیخوت پیرے سودا خط معلوم
 مکا سر بفتح جہریان چہرہ اور بدن کی لطفا بالکسر بوجہ نا آگ کا جو البفتحین سوز دل داندہ
 وود سیعہ نایمان ریب بفتح شک و گمان معنی ترکیبی نثر شباب کی لفظ میں جو شب ہی
 بمعنی برافروختن آتش در شب از ہوا کہ وہ شباب کی صورت میں عیان او آثار اسکے اسکی
 شمع عذار سے روشن دیکھو جوائی کے رخسار مثل شمع کے کیسے چمکتے دکتے ہوتے ہیں
 اور شیخوت کے سر میں شیخ کے معنی بریانی ہیں اور بریانی بھی سودا کی کہ اس وقت میں
 محرق ہو جاتا ہے اور اسکی علامتیں جہریان و شکنین جلد چہرہ سے ظاہر ہو سردی و بیس
 سے ہو جاتی ہیں معنی ترکیبی نظم شباب ایام خوبی کا سامان و اسباب ہے کہ موجوں شب
 سیاہ اور رخسار چون آب رخسندہ اور پرتاب ہوتے ہیں اور شباب نے شمع اور گل
 کی طرح آگ میں آب جمع کیا ہے آگ شمع کی ظاہر اور گل کی سرخ رنگی آب جمع کرنا رونق
 اور رخسندگی پانا جیسی شباب میں ہوتی ہے بس اسی سبب سے شباب نے شب
 سے روے آب پر آگ بھڑکائی ہے اور لٹکے مستی سے ایسی ایک آگ یعنی حرارت اور
 تیزی تندی اپنے بیج میں رکھتے ہیں کہ جب کا اطفالیس برس کو پہنچتا ہے جو کہ طفلی سے
 اس مدت تک ایام ترقی کے ہیں اس واسطے قید تیس برس کی لگائی ہے بعد تیس برس کے
 ترقی نہیں ہوتی ایام قیام و تنزل کے ہیں لہذا جوان کو اس ترقی کے جانے اور تنزل کے
 آنے پر سیکڑوں آہوں کے ساتھ پچاس برس تک ہوا و سوز و اندوہ کرنا چاہیئے اس
 حسرت میں کہ کیسا عزیز وقت گزر گیا اور اس ناچیز وقت سے کام پڑا بعد اس پچاس
 برس کے جب شیخ ہوا اور صورت شین سے بھین کی سی ہی شصت میں پھنسا یعنی ساٹھ
 برس کا ہوا تو دل سردی سے بچ کی طرح جگیا کہ چلنا پھرنا حرکت کرنا دشوار ہوا اس وقت
 میں دل پیر کا اپنے وجود سے شک و گمان میں ہوتا ہے کہ دیکھئے رہتا ہوں یا نہیں اسی
 سبب سے وجود پیر کا ریب دل ہی اور بھی پشت پیر کی گمان کی طرح ہو جاتی ہے کہ اس
 گمان نے بہت سے بوڑھوں کو مارا ہے یعنی اس وقت میں بہت مر جاتے ہیں اور وہ

کمان یا تاجکوتاؤن نامعلوم ہو کہ پیری کمان پر پشت ہو اور وہ حرف یای ہی سر میں کہ ترکی میں یای
کمان کو کہتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ پیری میں حرفن یا تو کمان ہو ا دیا کے سامنے جو صورت تیر کی ہی
وہ پیر کا عصا ہی پس اس تیر و کمان سے چرخ کشندہ نے بہت خاکی خاک ز ا د خاک میں ملائے
ہیں مطلب یہ کہ جب پیر تیر و کمان ہو جاتا ہی تو پھر خاک ہی میں ملتا ہی معنی معامے نشر
شباب کا روشب ہی اور شیخوخت کا شوشب کے معنی آتش افروختن اور شوش کے معنی
بریان کردن معنی معامے نظم آب پر شب آنے سے شباب ہوتا ہی پھر شباب آب
و آتش میں جمع ہی شب آتش آب آب لفظ اطفال لام سے ملحق ہو گا اطفال حاصل
ہو گا اور لام کے تیس عدد ہیں جس کا اشارہ سی سال ہی لفظ جوا جو فن پر آئیگا کہ بچہ سے
ایا ہی جو ان حاصل ہو گا لفظ بخ جو حرف شین کا پابست ہو گا شیخ ہو گا اور نیز سین شین
معا میں ایک ہیں اور سین کے ساتھ عدد اسد واسطے صورت سین کا اشارہ ہو اور جب
لفظ پیر کا قلب ہو گا ریب ہو جا بیگا با و پابھی معا میں واحد ہیں لفظ پیری میں یا کمان ہی
پھر کہا یا کمان ہی موافق معنی ترکی کے اور سامنے یا کے الف تیر محسنات کلام آتش ہوا
رو عذار شمع روشن آتار افروختن بریاتی سواد سر شمع گل آتش آب وغیرہ سب
مرامات و مناسبات چرخ کے لفظ میں ایام ہی یعنی چرخ کمان الا اختلاف متن مطبوعہ
میں بجائے سودا سود جلد کا بدل خوبی کی جگہ جوانی دل پیر کے بجائے پر بیابین کے ٹھکانے
بیابین غلط ہی۔

نکتہ اجزائے طفلی طفلی لطیف ست کہ بہ تنعم خو گرفتہ و صورت جوانی از نمو غفلت خواہست
آشفته و اثنائے کولت ہو لیست در تنگ دل نہفتہ و ہیئت پیری تیر لیست از شست
رفتہ قنوی طفل ز پاکی و صفادان طفل + قطرہ از فیض سحاب ازل + از شب و از
آب شود در شباب + مشرب او تیرہ و عذیش عذاب + کھل شود چشمہ ہائے جواش +
بستہ درون گل و لائے بلاش + مشرب شیخ از اثر شین شین + بخ شدہ ز افسردگی
مرگ ہیں + اللغات تنعم خوش عیش ہونا خو گرفتن عادت پکڑنا نمو بختمین یا لیدگی
و انفرایش کولت بختمین دو مو ہونا ہندی ادو بیسی طفل بختمین ہنگام چاشت

معنی ترکیبی شر اجزا طفلی کے ایک ظل لطیف ہیں تنم و خوش بختی سے سعادت پذیر اور صورت جوانی کی کہ اس میں بالیدگی اور افزائش غفلت کی ہوتی ہے ایک خواب پریشان ہے اور آشنا کھولت کا ہمیں دو بویہ ہوتا ہے ایک ہول ہے تک دل میں چھپا ہوا اور ہیئت پیری کی ایک تیرہ از شست رفتہ معنی ترکیبی مثنوی طفلی کو بسبب پاکی و صفا کے طفل جان سینہ وقت پاشت جو زمان ترقی آفتاب کا ہے اور یہ جان کہ یہ طفل ایک قطرہ فیض سحاب ازل کا ہے اور جب طفل شباب کو پہنچتا ہے تو مشرب اسکا شب اور آب جسے شباب کو پہنچتا ہے تیرہ اور عذاب ہو جاتا ہے بسبب فکر اور تردد دنیا کے اور جب کھل اور دو بویہ ہوا کہ چشمہ آئینے ہے ہوا کا کھل جاتا ہے وہ کل و لاسے بلا معنی اسکو ڈالتا چھپتا ہے اور جب شیخ ہوا تو از شستی و شین شین سے رخ ہو جاتا ہے اور افسردہ اور سرد پھر آگے سوا مرگ کے اور کیا ہے مرگ ہے کو دیکھتا ہے معنی معاملے نشر طفلی میں لفظ ظل ظاہر اور یہ جو کہا ہے طفلی ست لطیف اس سے یہ اشارہ بھی ہے کہ طفلی کا لطیف بھی ہو سکتا ہے جوانی و خوابی تصحیف کھولت کا میانہ ہول ہے اور کان و تا مقلوب نگ پیری و تیری کی ایک ہیئت ہے معنی معاملے مثنوی طفل و طفل تجنیس شب و آب مل کے شباب کھل کا اول آخر گل ہوا ہوا آئینے درون میں ہونے سے کھل ہوگا اور شین جو کلمہ رخ سے ملیگا شیخ ہوگا محسنات کلام طفلی اور طفلی اور لطیف کیسے لطف ہیں ایسے ہی ہے ہوا اور لاسے بلا اور شین شین بلکہ یہ دو فن تجنیس تام تیر از شست رفتہ کیسا خوب ہے کہ شست دراصل ساتھ کو بھی کہتے ہیں الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے تنم تنیم اور نو کو نو نہ غلط لکھا ہے تیرہ عذاب میں وا و حلف نہیں۔

نکتہ ایدر ویش آفتاب عمر مردم از سال یکم تا دہم کہ در حساب الف تا یا باشد ای یعنی ما ہیست کہ ہر سال فردا روز افزون ست و دل او یا یعنی کما نیست کہ سہم مشتری سعادت مقرون ست و از یا تا کا ف یکتا و یگانہ ایست در قوت و بلاغت و قلب او کے ست یعنی پادشاہست بر سر یہ فراغت و از کا ف تا لام کلیست در چین نشو و نما کہ ازل او جز لک یعنی ضرب شوکت خار و تیزی جفا نیا ید و از لام

تا میم چون لم ہر سرفی دیگران بل مصلح دنیوی مشغول ست اما دلش از مل شہوت
 مل یعنی طول ست و از میم تا نون اگر چه گرفتار من و ما ست اما دردش ہی از آب
 زندگانی نخواست و از نون تا سین بس یعنی خشکی و برگ خشکی بر و بار عرش و رحین میهن ست
 و دلش میگوید کہ سن تو ہمین ست مثنوی طفل از اندیشہاے مختلت + پاک آمد سال
 اول چون الف + مرغ طبعش چون بسال ده رسد + آشیان در عیش همچون یا بندہ بسال
 دارد از دعوی ولاف + اقلع و سرکشی مانند کاف + سال سی پوشد زره مانند لام +
 از جدال و جبل پابند مرام + همچو ہمیش از جہالت در چہل + بسکہ باشد در معیشت
 تنگدل + چون بہ پنجہ در رسد مانند نون + زیر شست غم شود از روز بون + چون ز شست
 افتاد در دام خطر + همچو سینش رخنہ گشت از غم جگر + در شد از ہفتاد چشمش بہرہ بین +
 علم مردن شد بر دین الیقین + بعد ہفتاد از بہشتادی رسید + حد اقلیم فنا را فاش دید +
 وز نو در چشم او بنید کشاد + تنگ بنید عالمش چون چشم صاد + کرد از صد در بدن سیمرخ
 جان + قاف قبر اول منازل را بجان + در لغت صد منع باشد ای سپر + یعنی از صد عمر را
 نبود گذر + بر صد از عمر آنکہ یک نقطہ فرود + صد عمرش از ہلاکت رو نمود + اللغات
 عیش بالفتح زندگی عیش بالضم و تشدید شین آشیان اقلع بالکسر و الاستاد و قوی
 و استوار گشتن فاش ظاہر و آشکار اور اکثر لغات کے معنی کی مصرح نے تفسیر و تفسیر
 کردی ہی حاجت تکرار کی نہیں معنی ترکیبی شراید رویش آفتاب عمر لوگون گاہی حال
 ہی کہ یکم سال سے دہم تک کہ حساب ابجد میں الف سے یا تک ہوا ای ہی یعنی چاند
 کہ ہر سال نور اسکا بڑھتا ہی اور روز افزون اور اسی ای کا قلب یا ہی یعنی زمان کہ سہام
 مشتری سعادت سے مقرون بیان سہام سے مراد سہم السعادت ہی کہ منشا دولت
 و اقبال صاحب طالع کا ہی اور یا سے کاف تک کہ دس برس سے بیس برس تک ہو
 یک ہی یعنی قوت و بلاغت میں یکتا و یگانہ اور یک کا قلب کے ای باد شاہ تخت
 فراغت کا اور کاف سے لام تک جو بیس سے تیس برس ہوے ایک گل پہچن نشوونما
 میں اس واسطے کہ یہ ایام افزائش و بالیدگی کے ہیں اور گل کا قلب لک کہ سوا ضرب

نوک خار اور تیزی جفا کی اس سے ظاہر نہیں ہوتا اس لیے کہ ایام جوانی کے بہن اس وقت بہن
 تیزی و تندہی و ظلم و جفا ہی سوچتی ہی من بعد لام سے میم تک کہ تیس سے چالیس برس
 کم کی طرح اور ونگے سرفی پر بعلت و لم مصالح دنیوی کے مشغول ہی لیکن دل اس کا مل کہ
 مل شہوت سے ملوں ہی یعنی خواہشیں کا پیغی جو حاصل نہیں ہوتیں مول ہوتا ہی دوسرا
 مل بانفع و تشدید لام ہی پھر میم سے لون تک کہ چالیس برس سے چاس برس ہوئے
 میں ہی اس وقت میں اگرچہ گرفتار من و ما کا ہی مگر اسکے دل سے کوئی غم و تازگی زندگی کی پیدا
 نہیں ہوتی اور لون سے سین تک کہ چاس سے ساٹھ برس ہوئے لیس ہی یعنی خشکی
 اور برگ خشکی کی اٹھاتا ہی اور بار عمر کا آسکو حین میں ہی یعنی ظاہر مرنے کے وقت کو نزدیک
 جانتا ہی حین بانفع نزدیک آنا اور نزدیک ہونا وقت ہلاک کا اور سن کا قلب سن
 یعنی نا امید ہی سے کہتا ہی کہ سن تیرا ہی ہی جو ختم ہوا معنی ترکیبی شہوی طفل کہ لا یعقل
 وہ بے شعور ہوتا ہی اول سال میں تو اندیشوں مختلف سے پاک صاف مثل اصف
 کے رہتا ہی اور جب مرغ اسکی طبیعت کا دیں برس کو پہونچتا ہی تو یا کی طرح آشیان عیش
 میں رکھتا ہی یعنی مثل حرف یا کے جو عیش میں موجود ہی اور دس عدد اسکے اور آشیان
 اس سبب سے کہ عیش بدون یا کے عیش ہی یعنی آشیانہ اور جو بیس برس کا ہوا تو دعو
 و لاف سے بڑی قوت و استواری اسکو مانند کاف کے جسکے بیس عدد ہیں پیدا ہوتی ہی
 اور سرکشیدہ ہونا کاف کا پیدا و ہویدا ہی اور ظاہر کہ یہ وقت جوانی زمان غرور و سرشی
 ہوتا ہی اور ہر گاہ تیسواں سال ہوا تو لام کی طرح جو تیس عدد رکھتا ہی زہ پوش ہوتا ہی
 اور جدال اور جمل سے پابند اپنے مقصد و مرام کا بنتا ہی جیسے حاصل ہو لام و مرام
 و یون کے آخرام بمعنی قصہ و میت کے ہی اور چالیسویں برس میں یہ کیفیت کہ میم کی طرح
 جو چالیس عدد والا ہی وجہ معیشت میں جہالت سے تنگدل رہتا ہی اور تنگدلی میم کی
 اس سے زیادہ اور کیا کہ مشہ بہ دہان تنگ معشوق کا ہی اور جب پنجاہ کو پہونچتا ہی تو
 مانند لون جسکے چاس عدد ہیں یعنی ماہی کی شست غم خواہ جال خواہ کانٹے میں پھنس
 راو زبون ہوتا ہی زبون میں زاموائی خط لنع کے بصورت خار شکار ماہی کے ہو گزرا صورت نہرا

بعد اسکے نون اور نون حرف نفی کا بھی ہی سبب غم ضعف قوت یا غم خیال داری کے اور جب سال
 شصت سے دام خطر میں پڑا تو سین کی طرح جسکے ساٹھ عدد ہیں مگر پر خنہ ہو گیا اور رخنے
 سین کے اُسکے دندانے اور پھر جو ہفتاد سے چشم اُسکی کہ چشم سے عین مراد ہی جسکے ستر عدد
 ہیں بہرہ بین ہو سے بس علم مرد نکا اُسکو عین الیقین ہوا گویا اب آپکو مرد ہی جانتے لگا
 علم میں بھی بعد عین کے لم حرف نفی کا موجود ہی بعد ہفتاد کے بر تقدیر اگر ہشتاد کو پہونچا
 پھر خود اقلیم فنا کو جو فہی اُسی عدد والی فاش اور ظاہر دیکھتا ہی جس میں کچھ خفا ہی نہیں
 اس واسطے کہ فنا میں بعد فنا کے حرف نفی کا ہی شعر مردن اور اس سے بڑھے اگر نو سے
 اُسکی چشم نے جس سے صاد مراد ہی نہ تھے عدد والا کشادہ کیی پھر وہ مثل چشم صاد کے عالم
 پر تنگ ہو جاتا ہی اور سب پر ناگوار ہوتا ہی اور اگر صد کو پہونچا تو سیرغ جان نے اپنے
 بدن کو قاف قبر پہلی منزل اُس جہان کا جانا یعنی خود اپنا بدن قبر ہو جاتا ہی اور قاف
 کے سبب عدد ہیں اب کہتے ہیں کہ یہ صد حد عمر کی ہی اس واسطے کہ لغت میں صد کے معنی منع
 کے ہیں آگے عمر کا گذر نہیں ہی بر تقدیر اگر کسی نے صد پر ایک نقطہ بڑھایا تو وہ صد حد
 عمر کی ہی یعنی ہلاکت جو صد زندگی کی ہی معنی معامے شرو و شوی اس نکتہ کی شرو و شوی
 میں جو معنی معانی تھے خود مصراع نے اور نیز میں نے جہان ضرورت سمجھی لکھ دیے بس معنی
 شکیلی کے شامل معنی معانی بھی تحریر میں تامل فرمائیں اور اخذ کر لیں محسنات کلام
 آفتاب سر برعایت ماہ و نیز نور و روز اور برعایت کمان سہام و شتری جسکا فائدہ قوس ہی
 اور سعادت اور برعایت کے پادشاہ و سریر گل کی رعایت سے چمن چمن کے مناسب
 نشو و نما اور علی ہذا لم ولم تجنیس تام ایسے ہی مل و مل بمناسبت من و ما کے لفظ اما اور
 مردین لفظ ہر بار مراد ف اور برگ انکے مناسب مع لفظ بر کے جو اسمین ہی اور نظم میں
 ترتیب حروف اور انکے اعداد نون میں ایہام یعنی ما ہی و حرف جدال و جہالت و جمل
 و جمل سر کلمہ جیم اور بعض تصحیف فاش میں لفظ فا اور انکے سوا جو ڈھونڈ بھیگا سوا بیگا
 الاختلاف اصل کتاب میں اور نیز شائع کے معنی میں علم مردن شد الخ اس مصرع کے
 آخر میں علم الیقین ہی میں نے علم الیقین کی جگہ عین الیقین اختیار کیا ہی نظر لفظ بہرہ کے

جو چشم کی لفظ سے برعایت ستر کے مصور ح نے لکھا ہے سو اسکے مزنیہ علم یقینی تو سب کو حاصل ہی
لیکن بحالت ہفتاد و سب الکی کہ وہ علم یقین عین یقین ہو جاتا ہے گویا اس حالت کو اپنے بچپن
دیکھتا ہے کہ مردہ ہوں اور شایع نے لکھا حبس کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر کو اول منزل آخرت تو سب
ہی جانتے ہیں پھر مرتبہ مد کے ساتھ کیسا خصوصیت رکھتا ہے اور اسکے جواب لکھے ہیں انتہی
میں کہتا ہوں مصور ح کے کلام سے یہ سوال جواب ہی مندرج ہیں اس واسطے کہ شعر میں لفظ
بدن کا داخل ہے یعنی بدن کو رنج و محن سے قبر اور اول منزل اُس جہان کی جانے لگتا ہے اسی
مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کرد یعنی جبل کے نہ فعل کے متن مطبوعہ میں نخواست
کی جگہ بجا نسبت اور بجائے عین جبیں اور سن کے ٹھکانے شین بنید کی جگہ بی غلط لکھا ہے
حکایت پرے مسن را کہ چون لفظ مسن زبرد ہانش بہ سم دندان سر رخہ چون سین
پیدا بود و بناے قاشش چون لون از انخا پرسیدند کہ سراپاے طول عمرت چند ست گفت
سی و نہ سال گفتند با قامت چون دال ناراست از دروغ میل روغت چراست گفت
میدانید کہ معمر عمر چا زاد اند کہ زیر چل گذر اند شعر از خرافت شد خرد خریط آفت دید زان +
فرخ انکو چون خرف گردید برگشت از جهان + اللغات مسن بالفم و کسرین مشرد
پیر سال خورد انخا خمیدہ ہونا تو رخ بہانہ دھونڈھنا خرافت بالفم کلام پریشان و بہرودہ
اور حقیقہ نام ایک شخص کا ہو کہ اُس پر بیان عاشق تھیں اور وہ اس قسم کی باتیں کرتا تھا
کہ لوگ تعجب کرتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے اسی واسطے جوابات کہ قابل اعتبار نہو عرب
اُسکو کہتے ہیں ہذا احادیث الخرافۃ خرف بفتح تین تباہ ہونا عقل کا کلان سالی سے و بفتح
خا و کسر را مرد تباہ عقل کلان سال معنی ترکیبی نہرا یک بوڑھے مسن سے کہ مثل لفظ
مسن کے اُسکے دہن کے نیچے تین دانتوں سے ٹپن رخنے مثل سین کے ظاہر تھے اور بنا
اُسکے قامت کی انخا و خمیدگی سی مثل لون کے تھی پوچھا کہ سراپا تیرے طول عمر کا کتنا ہے
یعنی ابتدا اور انتہا تیرے عمر کی کس قدر ہے کہا اُن تیس برس کہا قد تو تیرا دال کی طرح کڑا
ناراست ہے پھر دروغ سے رغبت بروغ کی تھو کیون ہی جو جھوٹ چیلے کرتا ہے اور اپنی
حالت پر غور نہیں کرتا کہا جانتے ہو معمر جسے کیفیت عمر کی اُٹھائی ہے عمر اسی کو جانتا ہے

ہو چاہے نیچے ہی معنی ترکیبی شعر خرافات کے سبب سے جب خرد خربو گئی اور آفت اس کی
 دیکھی تو ایسے وقت میں فرخ و مبارک وہی شخص ہی کہ جو خرف یعنی تباہ عقل ہوتی ہے
 جہان سے لوٹ گیا معنی معامے شرمسین میں منیم مشابہ بدہان سمہ دندان سینین ہر خنہ
 دندانہ سینین اور خود حرف سینین اسمین موجود قاتمت خمیدہ کی تشبیہ نون سے ہو بس
 میم اور سینین اور نون مجبور تنیون کا بھی مسن ہو الفظ روغ پر جو دال میل کر گئی دروغ
 ہو گا اور جب لفظ عمر کا زیر چلن ہو گا جو میم ہی معر حاصل ہو گا معنی معامے شعر خرد
 آفت کی ترکیب سے خرافات حاصل ہوتا ہے اور لفظ خرف کا جو برگشتہ ہو گا فرخ ہو جائیگا
 محسنات کلام سن بمعنی دندان جو مسن میں ہی اور دہان اور دندان اور سمہ رخنہ اور
 سینین سب برعایت ایک دوسرے کے ہیں ایسے ہی بنا اور انحنامین نانا نار است برعایت
 دال کے کج اور برعایت دروغ کے بمعنی جھوٹ کیسا الفظ ہی خرد میں بھی خرموجود اور فرخ
 میں بہ قلب اور خرف میں بغیر قلب الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے مسن من طبع کے بدو
 عطف شعر میں فرخ کی جگہ فرح غلط ہو ایسے ہی گذرانہ گذرانہ۔

فصل فی الحیات والممات والدنیا والعقبی

نکتہ ایدرویش اگرچہ حیوۃ را مورت حیوۃ یعنی عطا است در سر و پایش نظر کن کہ بر حث
 یعنی تو سن سر یج السیر گذار است و اگرچہ موت صورت موت دارد کہ اوانت آغشگی حث
 و بلاست در اطرافش بنگر کہ مت یعنی نزع از چاہ جاہ دنیا است قطعہ زندگی زندگیست
 کے اور از پے زندگی بیدار باشد حال او + مردہ را یک تلخی آمد پیش رو + لیک دہ
 شادی ست درد نبال او + اللغات حیوۃ زندگی حیوۃ کی تفسیر معر رحلے کردی موت
 بالفتح کسی چیز کا پانی میں گھسنا اور بھگونا آدانت قرض دینا اور وعدہ پر کوئی چیز بیچنا اور
 بدلہ دینا تنوع بالفتح گھسنا کسی چیز کا اپنی جگہ سے زندگی بالفتح او پر کی لکڑی اُن دو لکڑیوں سے
 جنکو باہم رگڑ کے آگ نکالتے ہیں اور نیچے والی کو زندہ کہتے ہیں اور یہی نام او پر نیچے
 کے سنگ حقائق کے ہیں معنی ترکیبی شعر ایدرویش اگرچہ حیوۃ کی صورت حیوۃ یعنی

عطا کی ہو لیکن تو اسکے سروپا میں نظر کر کہ حث یعنی تو سن سربیع السیر گزارا ہے ہی اور موت اگرچہ صورت موت کی رکھتی ہے جو ادانت یعنی دام داری آغشتگی اور آلودگی حیرت و ہلاکتی ہے اسکے اطراف کو دیکھ کہ مت یعنی نزع جو اپنی جگہ سے کھینچا ہے اسکے اطراف میں موجود اور اسکا کھینچنا چاہہ دنیا سے ہی اور واقعی اس چاہ کے ڈوبے ہو و نکو موت ہی کھینچتی نکالتی ہے معنی ترکیبی قطعہ زندگی ایک زندگی اور اسکے پیچھے کی یعنی داغ پھر بھلا زندگی حال بیدار کب ہوتا ہے دیکھو مردہ کو تو ایک ہی تلخی ہے اسکے پیش رو ہوتی ہے لیکن دس شادیان اسکے پیچھے ہیں اور زندہ کسی وقت داغ سے خالی نہیں معنی معائنہ شریحہ و حیوۃ موت و موث تجنیس حیوۃ کے اول آخرت موت کا اول آخرت معنی معائنہ قطعہ زندگی اگر کی ہو گا زندگی ہو گا نظم مردہ میں دہ کے پیش رو مرہی تحسنات کلام چاہ وہاں تصحیف یکدگر پی اور پیش اور دنبال مراد و متفاد الاختلاف متن مطبوعہ میں حیوۃ بصورت حیات کے لکھا ہے اگرچہ معنی ترکیبی میں کچھ قباحت نہیں لیکن معنی معنائی میں نقص ہوتا ہے کہ تجنیس فوت ہوتی ہے اسی واسطے مصرعے صورت حیوۃ کہا ہے اور گزارا کی جگہ کو اور چاہہ دنیا کی جگہ از چاہہ و کیات اور زندگی کی جگہ زندگی غلط لکھا ہے۔

نکتہ از اول معیشت اگرچہ کلمہ مصاحبت و اجتماع ہمیں سنت آخرت بنکر کہ باشت و تفرقہ قرین سنت ہے اگرچہ سراپا ہے اجل ال یعنی از حربہ زد سنت بنظر قلب در وی نگر کہ بجائے دل از آفت زمین سنت قطعہ ہر کہ در دنیا جلیل سنت از عل + پیش حق بعد از اجل باشد اجل + و انکہ او بر ظلم و ظلمت بود میر + دلجو گر دچراغ غش زود میر اللغات معیشت بالغ زندگی و اسباب گذران دنیا جمع معنی ہمراہ شت بالغ و تشدید پریشانی و پرانندگی ال کی تفسیر مصرع نے کردی تاج پناہ بردن اجل بفتقین آخر وقت زندگانی و بہ تشدید لام بزرگ تر جلیل معنی بزرگ میر سردار و پادشاہ و امرا ز مردن معنی ترکیبی شرف معیشت کے اول سے اگرچہ مع کلمہ مصاحبت و اجتماع کا مبین اور ظاہر ہے لیکن اسکے آخر کو تو دیکھ کہ شت اور تفرقہ کا مصاحب اور قرین ہے اور اگرچہ سراپا اجل کا ال

یعنی حربہ سے کسی کو مارنا لیکن جب اسکو قلب کرو تو قلب اسکا لجا ہی جو پناہ دل کی آفت
 آفت زمانہ سے ہی حاصل یہ کہ زندگی میں پریشانیان ہیں اور مرنے میں پناہ آفت زمانہ
 سے معنی ترکیبی قطعہ جو کوئی اپنے عمل صالح سے دنیا میں بزرگ و جلیل ہی وہ بعد اجل
 اور مرنے کے خدا کے سامنے نہایت بزرگ ہوگا اور جو ظلم و ظلمت کا سردار بنے گا اور ظلم
 کرے گا جو کہ المظلوم ظلمۃ فی القبر فرمایا ہی اسکی قبر کا چراغ جو ایمان ہی بہت جلدی کچھ جائیگا
 معنی معامے نشر اول معیشت کا مع ہی جب باشت ہوگا معیشت ہوگا مصراعہ رحمت
 جو باشت و تفرقہ کہا ہی مع با کے بنظر ایما یا معیشت کی ہی ورنہ یار ہی جاتی ہی اور با و یا
 معامین ایک ہی اور اول آخر اجل کا ال اور قلب اجل کا لجا معنی معامے قطعہ اجل اجل
 اور میر میر تجنیس تام محسنات کلام جلیل و اجل اور ظلم و ظلمت مشتقات سے ہیں اجل
 اور لحد اور میر مناسب یکد گیر اور علی ہذا الاختلاف شائع نے لکھا انظرو معیشت ترکیب
 یافتہ است از معی کہ مرکب است از مع کہ معنی ہمراہ است و یاے متکلم وشت کہ معنی
 پریشانی است انتہی اور میں نے وہ صورت جو صدر میں مرقوم ہی میری سمجھ میں یا کو یا
 متکلم ٹھہرانا خلاص ایما مصراعہ رح کے ہی جو باشت و تفرقہ کہا ہی آگے اختیار ہی اور اصل
 کتاب میں پہلا مصرعہ بلفظ خلیل ہی میں نے اسکو جلیل بنایا ہی برہایت اجل کے متن مطبوعہ
 میں ہشت کو شب زمین کی جگہ زمین غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ولادت رسول موت است در باب کہ مولود و را کہ اولش موت ہی است
 و آخرش حدیث شعر شائبہ المعنی لموتنا من عداۃ + ان المعنی منبۃ کا حصۃ +
 اللغات ولادت بکسر زادن رسول بیک مولود بصیغہ اسم مفعول زائیدہ شدہ
 معنی بالفہم امید با جمع فیتہ عداۃ بالکسر مدت و طیار ی و اما دگی کسی چیز کی و ساخت و سنان
 فیتہ بالفہم و تختانی مفتوح آرزو و مقصود و بفتح میم و کسوف و تختانی مشد و مفتوح
 موت و مرگ معنی ترکیبی نشر ایدرویش ولادت یعنی پیدایش بیک موت کی ہی
 یعنی پیدا ہوتے ہی بیک موت پیغام اجل سنا دیا ہی دیکھ مولود کو کہ اول اسکی
 موت بید ہی کہ وہ لفظ مو ہی اور آخر اسکی حد لحد کی کہ وہ دال ہی معنی ترکیبی شعر

جوان ہوئیں آرزوئیں واسطے ہماری موت کے سامان اور طیاری سے بیشک بنی خود فیہ ہی
بیدریغے دونوں ایک شکل کے جب کہ فیہ کو بید کیا جائے معنی معما کے شرموت کی حد
تا ہی بید ہونے سے مورہیگا ایسے ہی مولود کے اول موہی اور حد لحد کی دال جو آخر مولود
کے ہی معنی معما سے فیہ بید منی ہی یہ تصحیف اور مشدد مخفف معامین ایک ہیں
الاختلاف اصل کتاب شرح اوزیر متن مطبوعہ دونوں میں من عدلہ اور لا حد لکھا ہے
اور شارح نے عدلہ کے معنی آمادہ شدہ کے لکھے لیکن لغت میں یہ معنی عدلہ کے ہیں نہ عدلہ کے
اور لہ سے کوئی فائدہ ظاہر معلوم نہیں ہوتا بس میرے نزدیک من عدلہ اور لا حد ہی آگے
اپنی رائے کا تب غلط نویس ہیئت لفظ کی مسخ کر دیتے ہیں۔

نکتہ دنیا کہ دنی پر زہر دار خمیست کہ درو علت بر علت ست و سیرا پائے عقبہ اگر چہ عی
و آرزو کیست اما بواسطہ قاف و بے سر بلندی در میان دارد قطعہ اگر چہ عین حیوۃ
ست مطلع عاجل + زمین او بگسل دیدہ کش اجل ز قفا ست + بصورت ارا الف
اجل ست تیغ فراق + ولی ز تفرقہ او جلاے جان پیدا ست + اللغات دن بالفتح
و تشدید لغن خم عی بالکسر در ماندگی اور در ماندہ ہونا قب بالفتح و تشدید بار کیس و
پادشاہ و خلیفہ و شیخ و میان دوالیہ و دوسروں جلا بالفتح و المد کھر چنا اور گھر سے نکالینا
اور نکل جانا اجل بالمد و کسر جیم جہان اور جس چیز میں حملت ہو اور غذا اسکی ماحل
معنی ترکیبی شردنیا کہ ایک دن پر زہر رکھتی ہی ایک خم ہی علت بر علت یعنی اول
علت تو یہ کہ خم ہی جو اکثر شراب کا کھلاتا ہی اسکے بعد و حرف علت ایک یا دوسرا
الف بس سر اسر علت ہی علت ہی اور عقبی اگر چہ سیرا پائے اسکاعی و آزدگی ہی لیکن
قاف و بے جسکا مجموع قب ہی اسکے واسطے سے سر بلندی بھی اسکو حاصل ہی معنی
ترکیبی قطعہ اگر چہ عین حیات کی مطلع عاجل کی ہی کہ جہان حیات شروع ہونی کسات ہی
شتاب و بے حملتی بھی نمود ہوئی اسواسطے تو اسکی عین سے آنکھیں اٹھالے کہ اسکے
پیچھے اجل لگی ہی اور ظاہر میں اگر چہ الف اجل کا بصورت تیغ فراق کے ہی جس سے
جدائی عزیز و اقارب کی ہو جاتی ہی لیکن جو اسمین تفرقہ کرو تو جلا جان کی اس سے ظاہر ہی

کہ دنیا کی جملہ آلودگیوں سے چھٹ جاتا ہے معنی معامے شردنیا کے اول لفظ دن اور آخر
میں یا والٹ دو حرف علت موجود ہے سر یا عقبی کا ہی اسکے درمیان میں قاف و بے جو
قب ہو لانے سے عقبی ہوتا ہے معنی معامے قطعہ مطلع عاجل کا عین جب اس سے آگے
اٹھا لینے اجل رہیگا اور اجل کا قلب جلا و محسنات کلام علت بر علت باعتبار حروف
علت اور نیز معنی سقم و بیماری کے کیسا خوب ہی دنیا کو خم کننا کیسی بلاغت ہے کہ دنیا بصورت
نعم کے ہے بھی علت بر علت حسن تکرار الاختلاف اصل کتاب میں اور متن مطبوعہ میں
دنیا کہ دنی بر زیر دار دیکھا ہی میں نے اسکو پر زہر سمجھا بنایا ہی اسواسطے کہ خلاف
معنی معامی کے ہی یعنی دنیا بر زیر دن بکمان ہی بلکہ محض بے معنی اور خمی کی جگہ حمی تیسرے مصرعہ
میں از بجائے ار اجل بجائے اجل غلط ہے۔

نکتہ ایدرویش شادی دنیا چیز سیست کہ درد دلش در میان سیست و غم آخرت را
ہزار من بیکران بر کران سیست پا بر سر دنیا نہ کہ حاصل باد و ہوا سیست دست درد دل
عقبی بزن کہ نتیجہ اش دیدار خدا سیست قطعہ میوہ کام دلت خام کند ہر جہان + لفظ دنیا
بندر در دل او آمد خام + آخرت اویش از نالہ آخ سیست زمرگ + آخرت رت کند از
فضل حق و نعمت عام + اللغات نتیجہ نکال ہوا اور تراشا ہوا مشتق تیج سے بمعنی
تراشیدن نے بکسر و تشدید یا نا پختہ و خام آخ افسوس و غم رت بالفتح و تشدید متری
معنی ترکیبی شرا ایدرویش شادی دنیا کی ایک ایسی شے ہے جسکے درمیان میں درد
دل ہی اور غم آخرت کا البتہ اس میں ہزار من بیکران اسکے گران پرہین حاصل یہ کہ دنیا
کی کیسی ہی شادی ہو درد دل سے خالی نہیں اور غم آخرت کا ہزارون من و احسان
سے بھرا ہی دنیا کے سر پر پائون رکھ کہ بالکل باد و ہوا ہی اور دار عقبی میں ہاتھ ڈال
کہ اسکا نتیجہ اور حاصل دیدار خدا کا ہی معنی ترکیبی قطعہ تیرے مقصد دل کا جو میوہ ہی
اسکو ہر و محبت جہان کی خام کر دیگی اگرچہ ہر جہان کی خام میوون کو پکاتا ہی تو دنیا کے
لفظ کو تو دیکھ کہ اسکے دل میں خام موجود ہی پھر اسکے ہر سے کیسے بختہ ہوگا بقول سعدی
ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + اور لفظ آخرت کو دیکھ اگرچہ اسکے اول میں لفظ آخ

یعنی افسوس و غم شہرگ کے سبب سے لگا ہوا ہے لیکن آخر میں تہمتی ورت موجود ہے خدا کے فضل اور اس کی نعمت عام کے وسیلہ سے بس تو اسی کی طرف رجوع ہوئے معامے نشر لفظ شادی کے ادھر ادھر سے شے نکلتا ہے اور بیچ میں لفظ اد جب کا مقلوب دال بعضی درد لفظ غم میں ہیں جسکے ہر اہر دہین اور میم من کا کنارہ پر دنیا کا سر دال ہے جب پا جو بصورت با کے ہے اس پر آئیگا باد ہوگا رہا لون اسکا اشارہ نہ ہی امر نہادن کا دست مراد فید کا ہے جب دار میں داخل ہوگا دیدار ہوگا معنے معامے قطعہ دنیا کا دل نی ہے بمعنے خام آخرت کے اول آخ ہے اور آخر میں رت آخرت تہمتیں محسنات کلام بیکران اور بر کران کیسے متضاد ہیں نہر کی لفظ میں اہیام ہے۔

مکتبہ ہر کہ بدل شمار آخرت را اعتقاد کند سکینہ دل بنید و آنکہ حساب قیامت را راست دانند باز ہم زبانہائے کامل شنو و دریاب کہ اصل شمار را مش دل ست و از حساب قیامت شمار حاصل قطعہ از حق بیدار آمدن جان حق ست + امروز بروز حشر ایمان حق ست + حق ساخت زہر خلق میزان حساب + دریاب کہ در حساب میزان حق ست + اللغات سکینہ بالفتح آرام و آہستگی اور اس معنے میں بکسر و تشدید کا ت بھی آیا ہے شمار آخرت جو مشر کے دن ذرہ ذرہ نیکی بدی کا ہوگا معنے ترکیبی نشر جو کوئی بدل شمار آخرت کا اعتقاد کریگا سکینہ و آرام دل کا دیکھیگا اور جو کوئی حساب قیامت کو سچ جانے کا کل زبانوں سے تنائے کامل سنے گا دیکھ لو اصل شمار کا را مش دل ہے اور حساب قیامت سے شمار حاصل معنے ترکیبی قطعہ قیامت کے دن جان کا دوبارہ بدن میں آنا حکم حق تعالیٰ سے حق ہے اور ان حشر کے دن پر ایمان لانا حق ہے اور حق تعالیٰ نے واسطے وزن اعمال مخلوق کے میزان بنائی ہے وہ بھی حق ہے اس واسطے کہ حق و میزان دونوں ایک حساب میں ہیں معنے معامے نشر لفظ شمار کا قلب را مش ہے اور قیامت و ثنائیک حساب میں بیچے مساوی اندر دیکھ پا سنو کیا ون ہیں معنے معامے رباعی حق و حق تہمتیں تمام اور میزان اور حق ہم عدد دینے دونوں کے ایک سو آٹھ محسنات کلام تکرار لفظ حق کی کیسے مستحسن ہے آخرت اور قیامت اور حساب و شمار اور حشر جان و ایمان میزان سب

مرعات و مناسبات الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے سکینہ شکستہ ثنا کو شاغلط لکھا ہے۔

انکسہ ایدرویش اصل شجرہ دار فنا از الف نہا نیست از بار و برگ راحت مصنون و فنس
 او فن ست و فسون و بار او دار نیست از عذاب ذلت و ہون و لدا و الاخرۃ خیر للذین
 یتقون قطعہ جو مطلع ملا باقیست ملاقی نیست مفرقانی دنیا تر اہم نہ بود بمعین ہر علوم
 آنکہ دید لوم جہان بنا سے خانہ خاکیش غیر کینہ نبود اللغات شجرہ درخت فنس ثنا خوا
 فنس بالفتح و تشدید لون حال و گو نہ ہون بالفتح آرام و بضم خواری ملا باقی عالم باقی تفریق
 و تشدید لاجائے قرار گزین محققین تشدید و بگزار جائے گذشتن معنی ترکیبی تشرایرویش ہر شجرہ دار فنا کی
 کہ الف سے ہوا و ریافت ایک ایسا تہال ہو جو برگ و بار راحت سے محفوظ چنانچہ ظاہر کہ الف نقطے اور
 اعراب نہیں رکھتا اور حروف کے ہی برگ و بار ہیں اور شاخیں اس شجرہ فنا کی فن و
 فسون اور بار اسکا ایک دار ہو عذاب ذلت و خواری سے اور دار آخرت بہتر ہو واسطے
 ان لوگوں کے جو پرہیزگار ہیں معنی ترکیبی قطعہ جو مطلع ملا باقی کا تجھو ملاقی نہیں رہے
 جو لوگ کہ شریف اور بزرگ عالم باقی کے ہیں انکا دروازہ تیرے سامنے کشادہ نہیں
 اس سبب سے یہ قرار گاہ فانی دنیا کا تیرے نزدیک از بس بزرگ و عزیز رہی
 اور مراورہ گذرا ورجسے عین ہر علوم سے لوم جہان کو دیکھا یعنی جسپر آفتاب علوم کا
 جبین مذمت اس جہان کی لکھی ہو چکا اور اس آنکھ سے اُسے اس جہان کو دیکھا اُسکے
 سامنے بنا خاکی اسکے سوائے کینہ کی نہوئی یعنی اُسے اسکی بنا سے ہمیشہ کینہ ہی رکھا
 کبھی محبت نہ کی معنی معماے نثر دار فنا کی اصل الف کا ہونا ظاہر اور فن کہ معنی شاخ
 کے ہی وہ بھی موجود اور بار اسکا دار مذلت و ہون اور موافق اشارہ دار الاخرۃ خیر
 کے یعنی آخرت خیر ہی یہ کہ خیر صیغہ تفضیل کا ہی اصل اسکی اخیل اور اشارہ یتقون کے
 بموجب کہ یے تے ہی اخیل کی یے کو تے سے بدل کر کے قلب مکائی کیا جائیگا آخرت
 ہوگا اور مردودہ مقصورہ معامین و احد ہیں معنی معماے قطعہ لفظ ملا کوئی کا ملاقی
 کرنے سے ملاقی ہوتا ہی جیسا کہ ایما باقی کا ہی اور جب لوم کو عین کے ساتھ دیکھا جائیگا

علوم ہوگا جب خانہ کی خاکی ہوگی اور بنا اسکی جو نہ ہو اسپر کی آئیگا کینہ ہو جائیگا جیسے کہ نہاے
خانہ خاکیش سے آیا ہو محسنات کلام دار کی نظمیں ایہام ہو کہ معنی درخت کے بھی ہو
اصل شجرہ دار فنا از الف کیسا بدیع ہو کہ لفظ اصل میں بھی الف ہو اور اصل فنا کی بھی الف
ایسے ہی فنن اور فن و فسون اور بارودار یعنی درخت با ہم مناسب سوال کے اور مناسبات
و مرعات قائل الاختلاف اصل کتاب اور ایک وقت میں دو سرا مصرع یوں لکھا ہوا
مفر فانی دنیا تر امیر نمود + اور میں نے مفر کو مفر اور میر کو میر لکھا تا موافق اشارہ مفر فانی کے
یعنے مفر فانی نہیں ہو میر ہو جائے اور فانی جگہ دو سرا میم آجائے اور میر لغت میں نہیں
اب معنی ترکیبی اور معانی سے مطابق کر کے غلط صحیح دریافت کر لیں اپنے ذہن سلیم کو کام فرمائیں نہ
کاتب کی کتابت غلط پر کار بند ہوں۔

نکتہ ایدریش ہر کہ دار فنا را زیر و زبر سازد لذت افراد بداند و ہر کہ درد دنیا با قتل کفایت
بساند عاقبت دلش از لقائے خدا بنازد قطعہ زفن بگذرد چون الف باش یکتا کہ اسبت
درہ علامت فنا + ہر پرکار لا کرد قاف وجود + خطے کش کہ از حق بیابے لقاراء اللغات
انفرادتہا ہونا لقابکسر یعنی دیدار قن بالفتح و تشدید نون ہنر و داؤ سے ترکیبی نشر
ایدریش جو کوئی دار فنا کو زیر و زبر اور لوٹ پوٹ کر یگا یعنی اسکو بگاڑ کے مجبور اور بے تعلق
ہوگا وہ لذت افراد کی جانیگا اور جو کوئی دنیا کے اقل کفایت پر قناعت کرے گا آخر دل
اسکا لقائے الہی سے فاخر اور نازان ہوگا معنی ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہیں داؤ بیچ
تو چھوڑ دے اور فن فریب سے علیحدہ ہو کے الف کی طرح یکتا ہو جا کہ راہ فنا کی علامت
یہی ہو اور پرکار سے گرد اپنے قاف وجود کے ایک خط کھینچ تو حق سے بقا تجکو حاصل ہوئے
الائی تشبیہ پر کار سے کیا ہی خوب ہوا و زیر یہ مطلب بھی ہو کہ فقر اذ کر کے وقت اپنے قلب
سے حرف لا کو کھینچ کر اور گرد اپنے کھینچے ہوئے لا کے ایک حلقہ سا گرد اپنے نفی کا بنا لیتے ہیں
اور آپکو اور جملہ عالم کو نیست و منفی سمجھ لیتے ہیں اور پھر الا اللہ کے ساتھ ضرب قلب پر
لگا کے اثبات ذات پاک خداے تعالیٰ کا کرتے ہیں اسطرح پر کار کی طرح گھومتے ہیں اور
نفی غیر کی اور اثبات حق کا کرتے نہیں معنی معامے نشر دار فنا کو زیر و زبر کرنے سے

انفراد ہوتا ہے اور اقل کا قلب لقا معے معاے قطعہ فنا سے جب فن چھوڑ دیا جائیگا الف رہیگا جو کیتا ہے اور گرد حروف قاف کے جو خط لاسے کھینچیں گے لقا حاصل ہوگا محسنات کلام زیر و زبر کی سیا خوب ہو لوٹ پوٹ کرنا بھی اور زیر و زبر مکان ہی بناتے ہیں اور سوا اسکے الاختلاف شاح نے جانے یہ کیا لکھد یا کہ دل و قلب کلمہ اقل قاف سمیت انتہی یہ تو معما ہی پورا ہے جس کا قلب لقا ہے جیسا کہ تحریر ہوا۔

نکتہ ایدر ویش از الف ازل تا دال ابد نشان درد دل سست و بر چہرہ دنیا و آخرت کرد این درد ظاہر و حاصل حضور دل خود را از دست دہ کہ علت نامے ازل و ابد حروف دل تست مثنوی نقدی ز دل تو بآنے کرم + بردا من عالم سست و آدم + و ز نامے تراب و نون گردون + مقصود تن تو بود مضمون + از دال معاد و میم مبدا + حاصل دم آدم سست پیدا + از اول و آخر آدمی وار + بگذر نفس و دم نگہدار + اللغات ازل بفتحتین وہ زمانہ جسکی ابتدا نہیں ہے ابدا بفتحتین وہ زمانہ جسکی انتہا نہیں اور ہمیشہ علت غائی مراد اس امر سے جو مقصود کسی کام کرنے سے اور سبب بدین وجہ کہ اس سے مقصود کی طرف تو مسل کرتے ہیں اور یہ چار قسم ہے یا تو سبب مسبب میں داخل ہے یا خارج اگر داخل بقوت ہے اسکو علت مادی کہتے ہیں جیسے چوب یا سریہ اور اگر داخل بالفعل اسکو علت صوری جیسے صورت تحت کی اور اگر خارج ہو اور سبب موجب ہے اسکو فاعلی جیسے بخار و اگر ایجاد کسی کے واسطے ہے علت غائی جیسے جلوس تحت اسس علت غائی ظہور میں سبب سے موخر ہے لیکن ذہن و تغفل میں سبب سے مقدم ہے نقد بالفتح کھرا کر نادر م و دینار کا اور دینا اور زر و سیم مسکوک مجازا دل و ذات و فی الحال و پسر مضمون در میان کیا ہوا ماخوذ ضمن بالکسر سے معنی شریکینی شراید ویش الف ازل سے جسکی ابتدا نہیں دال ابد تک جسکی انتہا نہیں نشان درد دل کا ہے یعنی سبب درد ہی درد ہی اور دنیا و آخرت کے چہرہ پر گرد اس درد کی ظاہر پس تو اپنے حضور دل کے حاصل کو مت کھو اس واسطے کہ علت غائی جو اصل مقصود سبب علتوں میں ہے وہ حروف تیرے ہی دل کے ہیں پس تو اپنے دل کو ہر وقت حضور

حق میں حاضر رکھ نہ معلومات کی طرف اس واسطے کہ جملہ معلول تیرے ہی واسطے ہیں اور سب
 میں تو ہی مقصود اصلی ہے معنی ترکیبی شنوی مصرح کہتے ہیں کہ اسی مخاطب تو آپکو
 سمجھتا نہیں میں کون ہوں تو تو بھو اسے دلقد کر صناعی آدم کے وہ مکرم ہی کہ تیرے
 خزانہ دل سے درساں نقد دامن عالم اور آدم پر پڑا ہی جنگی ماہیت و حقیقت کوئی
 پانہیں سکتا ع کہ کس نکشود و کشاید حکمت این معمارا خیال تو کرتاے تراب یعنی
 روئے خاک سے نون گردون تک جو فترا گردون کی ہر سادے مخلوق تیرے ہی تن اور ذات
 کے واسطے ہی اصل مقصود انکی خلقت سے تو ہی تھا کہ انہیں چھپا ہوا تھا مثل مضمون کے
 الفاظ میں اور دال معاد سے میم مبداء تک جو ابتدا و ابتدا ہی دم آدم ہی کا ظاہر طور حال
 اور مقصود ہی جو تو ہی ہی بس تجکو لازم کہ تو اپنی ابتدا و انتہا کا غور و خیال کر کے دم بھر تو ادھر
 متوجہ ہو اور اپنے دم کا خیال رکھ بیکار و ضایع نہ ہونے دے کہ آدمیت کی یہی بات ہے معنی
 ہمما سے تشریح ازل کا الف اور آخر ابدال جسکا مجموعہ اور ابدال یعنی درجہ و دنیا کا دال
 اور آخر کا الف جسکا مجموعہ ہر دال یعنی درجہ و دنیا کی فایت دال اور ازل کی حد لام جس کی ترکیب سے
 ازل حاصل ہوتا ہے معنی معما شنوی یک نقدا یا ایک حرف مکرم سے ہی کہ میم ہی جو دامن
 عالم و آدم پر موجود تاسے تراب و نون گردون سے تن حاصل ہوتا ہے اور دال معاد اور میم مبداء سے
 دم نظر آدمی کا اول الف آخر یا ہی جب اسے درگزر کھینکے دم رہیگا محسنات کلام ازل اور
 ابدال دنیا و آخرت اور تراب و گردون اور معاد و مبداء نفس دم اور انکے سوا سب مراعات
 و مناسبات ہیں اور قابل لحاظ الاختلاف متن مطبوعہ میں عالم کو عام غلط لکھا ہے۔
 مکتبہ ایدریش بہشت را کہ پایانش ست و تفرقہ بود چون پا ازوے در کشی بہ بود و جیم را
 کہ در میانش حی یعنی جمعیت باشد اگر پیرامون او کر دی جم یعنی آسائش یعنی قطعہ بہشت
 کہ در آخرش شت بود بہت راہ باشد سراپاے او + جنم کہ در گردش آسائش ست +
 کشا منج دل ز اجزائے او + اللغات شت پریشانی تفرقہ جدائی پا در کشیدن پیچے کو ہٹانا
 منج بالفتح راہ یعنی ترکیبی شریعت سے مقصود جنت ہی نہیں ہی بلکہ دنیا کے آرام و آسائش
 کی چیز بن ایسے ہی جیم سے مکروہات دنیوی بس مصرح کہتے ہیں ایدریش بہشت سے

جسکا پایاں شست و تفرقہ ہی قدم ہٹالے تو بہتر وہی اور جمیع سے کہ اسکے درمیان میں جی ہی
 لینے جمعیت اگر اسکے آس پاس پھر لگا تو آسائش دیکھیا اور ظاہر ہی بہت سے حصہ آرام
 و آسائش دنیا کی پریشانی و جدائی میں ڈالتی ہی مارا مارا پھرتا ہی اور قناعت میں جو قبضہ
 پسند کے ہوا اختیار کر کے بجا طرح بیٹھا رہتا ہی اور اسکے سبب سے جو کمزوریات تنگی اور تنگدستی
 کے پیش آتے ہیں گوارا کرتا ہی اور خوش رہتا ہی چنانچہ حقیقت الجنۃ بآلھا کھارہ اسی سے
 مقصود ہی معنی ترکیبی قطعہ جس بہشت کے کہ آخر میں شست ہی وہ ایک بت ہی سراپا
 کہ تیری راہ مارتا ہی اور راہ سے بیراہ کرتا ہی اور جنم گرد آسکے جم لینے آسائش ہی آہستگی
 اجزا سے اپنی منہج و راہ دل کو کھولی اور اسی راہ پر چل کہ بہشت اتنی میں ہی اس واسطے
 کہ آخر آسائش ہی تو بہشت ہی معنی معامے شہر بہشت کا سر بہ ہی اور پانوں شست
 جب پانوں اس سے نکال لینے بہ رہیگا جمیع کے آس پاس سے جم حاصل ہوتا ہی اور
 درمیان میں جی ہی معنی معامے قطعہ بہشت کا سراپا بت ہی اور جنم کا قلب منہج
 محسنات کلام پایانش درمیان ش آسائش کیسے الفاظ ہموزن ہیں پایاں میں بھی پا
 موجود پایاں و درمیان متنا و جمعیت و جی مراد و اور علاوہ ازیں الاختلاف
 متن مطبوعہ میں شست کی جگہ شب دونوں ٹھکانے اجزا کے بجائے اجرا غلط ہی۔

حکایت صاحب دلے را پر سید مذکہ نفیر بہشت نفیر از عالم کبیر در عالم صغیر کہ انسان سست
 چیست گفت دل کامل درویشان سست کہ از بہشت نشان سست بلکہ ایوان بہشت کو
 از قلب ایشان دریاب کہ چون جیم در جنازہ بہ کلید ہدایت مفتوح کنی جنان شود کہ دل سست
 و چون جیم گوشہ جنان را بکسر ریاضت گوشمال دہی جنان شود کہ بہشت ہائے با فضا سست
 قطعہ دل عارف چہ گہر پریشان سست + ارفع از جنت و کشادہ تر سست + لاجرم شرف
 جنان زیر سست + و ز شرف گوشہ جنان زبر سست + اللغات نفیر تازہ و اکبار و معنی نزد
 عالم کبیر عامی جہان عالم صغیر جسم انسان و انسان اس واسطے کہ جو کچہ عالم کبیر میں موجود ہی
 نفیر اسکا انسان اور جسم انسان میں بھی موجود چنانچہ روح پادشاہ عقل وزیر و مسد نفیض
 و تہ و رحم اور حیا و علم نیک و بد لوگ ملک کے دماغ آسمان اور چشم گوش و مغزین اور زبان

سبب سیاه استخوان کوه مونیات رکتین نہرین آرفع بلند تر جنان بکسر جنبت و بفتح دل معنی
 ترکیبی شر ایک صاحب دل سے پوچھا کہ نظیر بہشت نصیر کا عالم صغیر میں کائنات ہی ہی کیا ہی
 کہا دل کامل درویشوں کا کہ نشان بہشت کا ہی بلکہ سارا ایوان بہشت کا ایک گوشہ انکہ
 قلب کا ہی جو کیفیت کہ اس ایک گوشہ میں ہی وہ سارے بہشت میں نہیں ہی دیکھ توجب
 جیم در جنان کو کلید ہدایت سے مفتوح کرے گی جنان ہو گا کہ دل ہی اور جو کسر ریاضت سے
 گوشمالی دیگا جنان ہو گا جو بہشت با فضا ہی معنی ترکیبی قطعہ دل عارف کا در اعلا یک پریشان
 ہی تو کیا ہی اور کیسا ہی بلند ترا و کشادہ تر جنبت سے ہی اور جمعیت میں جانے کیا کچھ ہی
 اسی سبب سے دیکھ تو شرفہ جنبت کو کہ جنان ہی زیر ہی و شرف سے گوشہ جنان کا کہ دل
 ہی زیر ہی معنی معمارے شر نظیر نصیر تعریف لفظ جنان اگر بفتح جیم کے ہو گا دل ہی اور بکسر
 جیم جنبت دونوں تینیس تام معنی معمارے قطعہ عارف پریشان ارفع ہی شرفہ شرف
 تینیس زائد باقی وہی جنان مفتوح دل اور جنان کمسور جنبت محسنات کلام نظیر نصیر
 صغیر ہونڈ درویشان نشان ایشان سب میں کلمہ شان بکسر ریاضت اس سبب سے
 کہ کسر بمعنی شکستن کے ہی اور شکستگی ریاضت کو لازم علی ہذا مفتوح الاختلاف متن مطبوعہ
 میں با فضا کی جگہ با فضا نکل اور ارفع کے بجائے رفع غلط ہی۔

فصل فی النصیحة

نگتہ ایدر ویش ہر تسلیم بر قدم نہ تا سلیمت دانند گردن منا ہی بز ن تا در سر منازل
 ما ہی شوی تاج کبر از سر نہ تا برو احسان آگہی یابی دیدہ از اعمال خود بردار تا با مال نامنا ہی
 رسی چشم رعایت از کسے مدار تا را رایت بلند یابی دندان مسالت از غیر یکن تاملت
 از غیب بر سر روی فاجر مبین تا اجر یابی دہان در محامد خلق مکشای تا حامد حق باشی
 سینہ ملک بہ تیغ وقت بہ شکاف تا مالک شوی دل از مصلح دنیوی بردار تا مصلح
 شوی پہلوا زہال تہی کن تا با جمل عقل ہم پہلو شوی پشت از خلق باز گیر تا خلق صیب
 حق گردی قدم ریاضت بردار تا بریاض رضوان برسی کمیت ترک تازی را پے کن

تاکمی میدان قراست گردی پادسرا دمن را در ہم شکن تا ہام سپاہ ہمت شوی گوشہ عورت
 مگذار تا زلت نہ بینی جامہ مفاخرت بیرون کن تا خلعت فاخر تصوف یابی جیب ترمہ پارہ ساز تا
 مرد گردی سر تواضع بر قدم بگنجان دار کہ تقدیم آنست تاج ترک بر سر صدر ریاست نہ کہ تصدیر
 را این نشانہ آنست معنی ترکیبی و معنائی مع معنی لغات اسن نکتہ کے آخر کو فی نظم
 نہیں ہو اور معنی بھی اسکے ترکیبی معنائی اکٹھے لکھوں اور مسمیٰ میں معنی ضروری لغات کے
 مضر حرکتہ ہیں اید و لیش سمر تسلیم کا جو تا ہی سب کے قدم پر رکھ تو تسلیم تجکو جانین اور تسلیم
 کی تا تسلیم کے قدم پر آنے سے کہ میم پہلویت ہوتا ہی تسلیم کے معنی اطاعت و انقیاد منا ہی کی گزشتہ
 تو اپنے منال کا ایک ماہ بنے منا ہی کی گزشتہ فون ہی جب اسکو گرا دینگے ماہی رہیگا اور
 تیری منزلیں بھی مثل ماہ کے ہن چنانچہ اول منزل قبر و سری بدر بعثت کے میدان حشر اور
 پھر حساب گاہ اور صراط وغیرہم تلح کبر و فرور کا سر سے اتار تو بر و احسان پاسے کبر کا تلح کا ف
 اسکو اٹار لینے سے برہتا ہی جو بعض نکوئی و احسان کے ہی دیدہ اپنے اعمال سے اٹھالے
 تو مال بید کو پہونچے دیدہ اعمال کا عین ہی جب اسکو اٹھا لینگے امال رہ جائیگا بعضی اسید ہا
 چشم رعایت کی کسی سے مت رکھ تو رعایت بلند پائیگا چشم رعایت کی بھی عین ہی جب عین
 نہ رکھینگے رعایت رہیگا رعایت بلند ہونا عالی رتبہ ہونا دندان مسالت کہ فیروز اکھیر فیض سوا
 خدا کے غیر کے سامنے مت گو گڑا اور سوال نہ کر کہ غیب سے تجکو مال ملے دندان مسالت کی
 سین ہی جب یہ دندان نہ پہینگے مال رہیگا گویا مال تیرے لیے موجود ہی اور قیاری ہی ہے
 مسالت سوال کرنا رو فاجر بدکار کا مت دیکھ تو خدا سے اجر پائے فاجر کا منہ فاجر ہی جب
 اسکو نہ کھینگے اجر رہیگا اجر بدلا اور فردوری دہان محمد فیض مخلوق کی تریفون میں دہن
 مت کھول تو حامد حق کا ہوئے دہن حامد کا میم ہی جب میم نہوگا حامد رہیگا حامد تفریفین
 حامد تفریف کرنے والا سینہ ملک کا تیغ وقت سے کہ الوقت سیف فرمایا ہی پھاڑ تو مالک
 بنجائے ملک کا سینہ لام ہی جب اسکے اور میم کے درمیان میں تیغ الف کی لائیئے مالک
 ہو جائیگا دل دنیا کے مصلح سے اٹھالے تو تو خود مصلح ہو جائیگا دل مصلح کا الف ہی اسکے
 اٹھا لینے سے مصلح ہوتا ہی یعنی اصلاح کنندہ پہلو جمال سے خالی کر لینے لکھنے

تو جل عقل کا ہم پہلو ہوگا پہلو جہاں کا باہی جب اس سے پہلو تھی کرینگے جل رہیگا جو معرب
کل کا ہی بجنے گل یا سمین و گل سرخ و جاہ و پوششہا پشت خلق سے پھیر لے تو خل و حبیب
حق کا ہوئے پشت خلق کی قاف ہی جب اسکو پھیر لینگے خل رہیگا بمعنی دوست قدم ریاضت
کا اٹھا تو ریاض رضوان کو پونچے منے ترکیبی کی دوسے قدم اٹھانے سے مقصود تیز رو ہونا
اور منے معانی کی رو سے گزرتا ریاضت کی جو اسکا قدم ہی جب نہ سہی ریاض رہ جائے گا
ریاض جمع رونقہ کیت ترک تازی کے کو فہمین مار یعنی ظلم و غارت مت کر تو کمی سینے دلاور
میدان فراست کا ہوئے کیت جب بے پے ہوگا کہ وہ بے ہی کمی رہیگا فراست بفتح گھوڑون
کے معاملہ اور پہچانے میں ہو شیار ہونا بس باہام ہی برعایت لفظ کیت کے پا و سر لفظ
من و ما کا دو ہم توڑ تو ہام و سر دار سپاہ ہمت کا ہوئے پا لفظ من کا لون ہی اور سر لفظ ما کا ہم
جب اس پا و سر کو لفظ ہم میں توڑینگے ہام ہوگا جیسا کہ اشارہ درہم شکن کا ہی ہام بمعنی
سحرار گوشہ عزت کو مت چھوڑ تو زلت ندیکے زلت کے معنی ڈگ جانا گوشہ عزت کا عین
ہی اگر اسکو چھوڑ دیگا زلت رہیگا جامہ مفاخرت کا اٹار تو خلعت فاخر بقون کا پائے مفاخرت
کا اول آخر مت ہی بیچ میں فاخر معلوم ہوتا ہی کہ مت بمعنی کسی جامہ کے ہی حبیب فردو
سرکشی کے ٹکڑے کرتا فرد ہوئے حبیب فرد کی تا ہی جب پارہ ہو جا ئیگی مرد رہیگا سر
تواضع کا سب کے قدم پر رکھ کہ تقدم ہی ہی تواضع کا ستر تا ہی قدم پر آنے سے تقدم ہوگا تقدم
کے معنی پیش ہونا تاج ترک کا سر پر صدر ریاضت کے رکھ یعنی ریاضت میں جو بالائے بالا
شی ہی اسکو ترک کر کہ تصدیر کا نشان ہی ہی تاج ترک کا تا ہی صدر کے سر پر رکھنے سے تصدیر
ہوتا ہی تصدیر پیشگاہ میں بیٹھنا جیسا کہ معمول امرا و سلاطین کا ہی الاختلاف متن
مطبوعہ میں بجائے ماہی ناہی اور بجائے حبیب حبیب اور مگذار کو نگزار غلط لکھا ہی۔

نکتمے اے درویش دستار لام الف لاف از سر بنیداز کہ علامت شرف پائی شیرازہ
الف و وال انما طراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم بکشاے کہ در جہریدہ عنقا مثبت گردی پای
توسن نفس را بعین اربعین عبادت منعل دار تا چشم بر کر ایفہ خواب غفلت
شوق جیم جہاد بر مرہ یعنی قوت نفس سنگین دل زن کہ جہرہ شوق حق افروختہ گزشتہ

حقاق میم والہ ماومن از گردن حماقت بنہ تاحقت قوت ونصرت بخشید باسترہ صا دہ صلح
 سرخفا تراش کہ صفای قلندری از روے پاکے یابی بہ چوگان لام حال کوی سمو است میم
 مدور را بر باے تا سلوات میدان توحید بینی موزہ طای طلب از پاے اختلاط نا کسان
 بیرون کن اگر اختلاط وضع جنان انجنان میجوئی بنابے عین فم الشعبان انتفاع کنج دنیا از پارا لگن
 اگر انتفاع خرابی بقار دین میطلبی گرہ با می ہمایان بہت از سر بہت بکشائے تا نامت
 میان خلق ظاہر شود نہال دندان سین فحوت امل بہ تیر لا بر کن تا فلاح تہم حسن عمل حاصل کنی
 اللغات علامت شرف کی فایہ سقیم بیمار کراے بالفہم گرہ اسپان اربعین چلہ متعل نعل کوفتہ
 اگر البتہ کین اگر نا خواب کردن مرہ بالکسر صفا و قوت و کمال عقل حمرہ بالفہم انکرو آتش
 حقایق بالفہم و بالفہم وہ آبلے کہ آدمی کے بدن پر نکل آتے ہیں پاکھی معروف و واسترہ ستوت
 بالفہم خرسندی و تسلی توحید ایک کرنا اور خدا عزوجل کو ایک جاننا اختلاط آمیختن اور شوریدہ
 اور تباہ ہونا جنان بکسر حبت حنان بفتح و تشدید نون بخشا یندہ و آرزو کنندہ کسی چیز کا اور
 نام خداے تعالیٰ فہم بفتح و تخفیف و تشدید میم دہر سہ حرکت نیرد ہین شعبان بالفہم اژدہا و فکر بہا
 بیابان اتفاق نیست ہونا بہت بکسر با و فتح با بخشیدن فلاح نکوئی و کشکاری معنی
 ترکیبی شد ستار لام الف کی جولاف کے سر پر بندھی ہی گر ادے تو علامت شرف کی
 پاکے شیرازہ الف و دال کا اطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم سے کھول تا تو دفتر عناق میں گھا جا
 یعنی سب کہیں کہ ایسے آدمی عناق ہیں پاؤں کراے تو سن سرکش نفس کا عین اربعین
 یعنی چلون عبادت سے نعل دار کر تو چشم کر یعنی خواب غفلت پر باندھے جیسے کہ عامل لوگ
 افسون پڑھنے خواب کسی کے باندھتے ہیں چہماق جیم جہاد کی مرہ یعنی قوت نفس سنگین دل
 پر لگنا تاجرہ شوق حق کا فروختہ ہوئے یعنی شوق حق کا تیرے دل میں پیدا ہوئے حقایق میم
 والہ ماومن کا گردن حماقت سے الگ کر تو حق تجکو قوت ونصرت بخشے یہ پھوڑا تیرے گردن کا ہی
 ماومن نہیں ہی استرہ صا دہ صلح سے سرخفا کا تراش کہ صفا قلندری روے پاکھی سے پاکھی
 کے معنی استرہ کے بھی ہیں اور قلندر چار ابرو کا صفا یا بھی کرتے ہیں چوگان لام حال سے کہ
 کج بصورت چوگان کے ہی گیند مدور سموات کو جو بصورت میم کے ہی لیجا تو سلوات یعنی خرسندی

و تسلی میدان توحید کی دیکھی جسکے سامنے یہ سموات کیا چیز ہیں موزہ طلے طلب کا پاؤں اختلاط
 ناکسون سے نکال ڈال اگر حنان سے اختلاط نہ جان کا طالب ہو بنا عین فم الثقبان یعنی
 وہیں اثر ہوا انتفاع کا رخ دنیا کو گرا دے اگر چاہتا ہے کہ فانی در انتفاع بقائے دین کی نہونے پائے
 گرہ ہر جہت کے سر ہمیں بخشش سے کھول تو نام تیرا میان خلق غلام ہو اور نہال دندان سین
 فصحت اہل کا تیرا لے اکھیر تو فلاح ت ای نکوئی تخم حسن عمل کی بجگو حاصل ہو تیرا ہر آن قوت
 اور قدرت کے معنی میں ہی اول سے لا الہ الا اللہ اور نیز اس بات سے بھی اشارہ ہے کہ تشہد
 کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے ہیں کہ تیر دیدہ شیطان کو ہوتی ہے مغنی معامے شر
 لان کے سر سے جو دستار لاکر ادا دینگے علامت شرف کی رہی انکی شیرازہ کتاب کا دو طرف
 ہوتا ہے اعتقاد کے بھی ایک طرف الف ایک طرف دال ہے جب یہ شیرازہ کھول دینگے
 بصورت عقدا کے رہیگا لفظ کرا کو جو عین سے منسل کرینگے کراع ہوگا لفظ مرہ پر جیم لانے سے
 جبرہ ہوتا ہے لفظ حاق سے جب لفظ ما الگ کیا جائیگا حقت رہیگا بتائے خطاب کلمہ جفا کو
 اگر صا و صل سے تراشیں گے صفا حاصل ہوگا سموات کے میم کو جو بصورت گیند کے رہی
 چوگان لام سے لیجا ئینگے سلوات ہو جائیگا اختلاط کی طائفال ڈالنے سے اختلاط ہوتا ہے حنان
 حنان تصحیف انتفاع کی عین گرانے سے انتفا رہتا ہے لفظ ہیماں میں ہے موجود ہر نیچے
 اول میں ہا پھر میم بعد میم کے یا جسکا مجموعہ ہی ہوا باقی ماندہ کے قلب سے نام ہاتھ
 آتا ہے فصحت کے دندان سین جو لے سے ٹوٹے جائینگے فلاح ت ہوگا محسنات کلام
 لام الف لان کا لایسی ہی صورت رابعین کہ را ما قبل کو بعین کے ملانے سے ہوتی ہے اور
 اربعین کیسے خوب الفاظ ہیں علی ہذا حاق و حاق تجنیس زائد پاک کی کا لفظ مناسب
 استرہ کے موزہ کو طاظر انا کیسا خوب ہے ہیماں سے ہے کیا ہی خوب نگالی ہو فلاح ت
 میں ایہام یعنی نلوئی و کشتکار ی اسی رعایت سے لفظ تخم اور حاصل ہے
 الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے کراع اور منغل مشعل اور حاق چاق اور
 بنا بہ بنا غلط ہے۔

تکتمہ اے درویش دامن دواج تجرید بدست کرتا جید باشی سر از بستر غفلت بر دار

ثابت شہوت بر زمین ماند غزا سر مخالفت بیرون آتا سر افقت ترا بسر روی برساند روی
 دل از در خلائی بگردان تاروی وری آن بر تو تجلی کند دم از قدم صدق دور مدار تا دعوی
 قدم داری از تو راست آید پشت مطامع بشکن تا معیار آئینہ صفا نگاہ بینی لب از
 عین لعب پرداز و باب چشمہ شریعت تر ساز تا لباب طریقت دریایی پا از میان محبان
 بیرون منہ تا اسیر محن نگردی دست از لفظ سدید باز مگیر تا سدر طریقی نہ بینی آستین بر سر
 سراب قیعہ دنیا افشان کہ کمال این ست ارہ مسکنت بکش کہ مکت و ثبات نہال
 اقبال آنست نیزہ خلافت بیند از کہ خلف خلیفہ حق باشی کمان حق را قربان ساز کہ لائق
 قرب حق شوی دند ان توسن نفس بر کن تا دامنگیر تو نگردد یعنی تو لا بحق کن پشت تو ہما
 بشکن تا ہمہ زیر دست تو شوند یعنی تو کل بر خدا کن حلقہ از سر متابعت در گوشش نفس کن
 تا منفس و عزیز گردی ہر از روی ہر بر جبین روح نہ تا مروح شوی ارہ از سین سکینت
 بر نای کینت نہ تا نایت ستائے سبحانی شود پردہ ازدال درایت بر روی ریاضہ تارایت
 دریائے عرفان شود اللغات دواج بالضم یا لا پوش و بتشدید و انیز تجرید برہنہ کرنا
 زمین کا گیاه سے اور تلواریاں سے کھینچنا اور آراستہ کرنا درخت کا اور پوست نکالنا
 جید بالفتح و تشدید یا سے مکسورہ نیکو و سرہ مطامع جمع مطمع جائے طمع لباب بالضم خالص
 ہر چیز محن بکسر میم و فتح حاجت سخت سدید راست و درست و حکم و استوار شد فتح و تشدید
 دال مانع و حائل دید دست سراب بفتحین و صو کا قیعہ بیابانہا کم آستین آل سراب مسکنت
 خواری مکت بضم میم بمعنی قدرت و توانگری بالفتح خطا خلافت بکسر جھگڑا و مخالفت خلف بفتحین
 فرزند صالح خلق بفتحین خشم و خشم گرفتن تو لا بفتح اول و ثانی و لام مشدد محبت و امید و
 برگشتن مروج بالفتح شادمان رأیت ای راے تو در آیت بکسر دانستن معنی ترکیب و تشریح
 ایدرویش دامن دراج یعنی لباس تجرید کا ہاتھ میں لا توجید ہوئے سر بستر غفلت سے
 اٹھالے تو بت شہوت کا زمین پر رہ جائے مغز سر مخالفت سے نکال تو سر افقت تجوید روی
 کو پہنچائے لوے دل کو در خلائی سے پھر تو وری اسکی جو فریبی ہی مراد خوبی سے تجرید جلوہ
 کرے دم قدم صدق سے دور مت رکھ صادق بنارہ تو دعوی شیرے قدم دار کا راست

ٹھہرے پشت مطامع کی توڑ تو معیار آئینہ صفا کی دیکھے لب عین لعب سے خالی کرا اور آب
 چشمہ شریعت سے تر کر تو لباب طریقت پائے پانون در میان حیان دلی سے مت نکال تو اسیر
 محسن کا ہوئے ہاتھ لفظ سدید سے مت لوٹا تو سد طریق سامنے آئے یعنی محکم استوار کار کے
 ہاتھ میں ہاتھ دے کہ وہ مرشدناہب ہی تا سدر راہ و مانع سے تجھ کو بچائے رہے استین ہر سرباب
 قیہ دنیا پر جھاڑ لینے اس دنیا کو جو ایک دھوکا ہو کہ ہی کچھ اور نظر آتی ہی کچھ اور دراصل کچھ بین
 ترک کر کہ ہی کمال ہو ارہ مسکنت کا کھینچ کہ کنت اور ثبات نہال اقبال کی ہی ہی جھنڈا خلافت
 کا گرا دے تا خلف خلیفہ حق کا ہوئے کمان حق کو قرباں کر کہ لائق قرب حق کے ہوئے یعنی
 خشم غضب سے باز آ کہ اس سے قرب حق حاصل ہو ورنہ ان تو سن نفس کے اٹھ کر تو تیرا
 دامن گیر نہو یعنی خدا سے محبت کر پشت جمل توہمات کی توڑ تو سب تیرے زیر دست ہو بین
 یعنی خدا پر توکل کر اور یہ تو ہم چھوڑ دے کہ اس سے نفع ہوگا اس سے فائدہ پہونچے گا حلقہ سر
 متابعت سے نفس کے کان میں ڈال تو منفس اور عزیز ہو یعنی نفس کو اپنا مطیع کر نہ آب
 جسکا مطیع ہو جائے ہر روے ہر وجہ سے روح کی پیشانی پر لگا تو مروح اور شادمان ہو
 ارہ سین سکینٹ کا ناے کینٹ پر رکھ تو ناے تیری سناے سبحانی ہو جائے اور وشنی سبحانی
 پر دہ دال درایت کا روے ریا پر رکھ تو راے تیری مددیا عرفان کی ہو جائے معنی معامے
 تشر وامن لفظ دواج کا حرف جیم ہی اور دست مراد فید جب ید دواج کے دامن کو پکڑے گا
 جید ہوگا بستر سے جو لفظ سر کا کہ بستر میں موجود ہی اٹھا لیا جائیگا بت رہ جائیگا لفظ مخالفت
 کا سرخ ہی یعنی مغرب اسکو نکال دینگے بس الفت باقی رہیگا روی کا مقلوب وری
 جسکے منے فر بھی ہیں اور خوبی لفظ قدم کا قدم دم ہی جب معیار کی مع پار آئے گی ہوگی سائنہ
 حاصل ہوگا لعب کو جو عین سے خالی کریں گے لب رہیگا اور لب کو آب شریعت سے تر کریں گے
 لباب ہوگا با محبان میں با ہی جب محبان سے یہ پا نکال لینگے محن ہوگا سیدیدین بیدار دست
 پس ید کھینچ لینے سے سدر ہیگا استین کا مراد فکم اور سر دنیا کا دال جب استین
 سر دنیا پر جھاڑینگے دال جاتا رہیگا ال رہیگا پھر کم دال ملے کمال ہو جائیگا سکنت میں
 ارہ سین ہی جب سیر کھینچ لیا جائیگا کنت ہو جائیگا خلافت میں نیزہ الف ہی جب اسکو

خلف رہیگا نون خلق کا کمان ہی اسکو قربان یعنی دور کرنے سے حق رہتا ہی کلمہ توسن میں لفظ
سن یعنی دندان کہ دامن تو میں واقع ہوا جب اسکو توڑ دینگے تو باقی رہیگا اور اس کو کوئی
اشارہ تو نگر دے کہ یعنی تو نہ ہو جائے اور نہ حرف نفی جس سے مراد لا ہی جب یہ لا تو باقی مانو
توسن سے ملتی ہوگا تو لا ہوگا پشت تو ہمہا کی الف ہی جب اسکو توڑ دینگے تو ہمہ رہیگا جو عبارت
میں موجود ہی اور تو ہمہ یعنی خطاب و ہمہ حرف سود مراد ف توکل جو بصورت توکل ہی جسکو
کہا ہی توکل برخدا کن توکل ہو جائیگا متابعت کا سریم ہی بصورت حلقہ بس نفیس کے کاغذ
ڈالنے سے منفیس ہو جائیگا یعنی عزیز ہر دے ہر کی حسب صورت ہمہ ہی جب جبین روح پر
رکھینگے روح ہوگی یعنی شادمان ہر متجنیس لفظ نا پر جب سین رکھا جائیگا سنا ہوگا روس
ریا پر جب دال دایت کا پردہ رکھینگے دریا ہوگا محسنات کلام تجربہ دین بھی یہ موجود
ایسے ہی بستر میں برقع اور سر اور سروری با ہم مناسب شریعت میں اہیام ہی کہ یعنی
جوسے بزرگ کے بھی ہی خلا ف اور خلا ف اور خلیفہ حق میں کیسی بلاغت ہی کہ خلیفہ حق میں
درمیان روافض اور فواصب اور اہل سنت کے خلا ف بھی ہی اسبوسطے لفظ خلا ف
اور خلیفہ حق ایراد فرمایا ہی الاختلاف متن مطبوعہ میں بجائے جید چند اور سروری
سر دی اوروری وراے اور سکینت سکنت اور ثابت نایت اور سناے ثلث غلط لکھا
اور دعوی قدم داری کے بعد از تو راست آید یہ عبارت بھی متن میں نہیں ہی۔

نکتہ ایدرویش دراری دراشک را دیا ساز کہ از یاری باری گو ہر باری ابروینی
عین عناصر را بنور روحانیت بنیا گردان کہ ہیندہ عصر گردی بنیش جنان را پیدا کن کہ
دانش عرفان رسی ناز از راز اکل کن تا نائل فضائل جاودانی یابی مخازی خلق را
مخفی کن کہ درازی عمرت آشکارا گرد بنائے قوی شہوتے را ویران کن تا جو ارکعبہ حقیقی
قرآن بینی ابنیمہ دنیوی را بنیا دکن تا از آیت عمارت اخروی نشان یابی مجاز عقل
را مجنون عشق کن تا در ناز و نغم حقیقت رسی تر سبب نازدہم را رسوائے بلا سنا تا توان
دعوی محبت شوی بنائے محابار با نفس محکم کن تا ابا نماید عین خود را بخود بینی خورم کن
تا مرد نہ بنید مخیم عشاق را خانہ ساز کہ این مقام ملائم بزرگ نسبت از کوی جاہ جوی گوشت گیر

کہ منصب شہی اینست شنوی فقرجوی کوه غم بردل کنار + پس بین فرشی از ہر کنار +
 ترک جوے در تک بحر فنا + ہچوے کن نقطہ ہستی رہا + تو بہ خواہی تو ہی کن در خصال +
 صورت تو بہ تو بہ دبان در مثال + سر جوئی چشم بر احسان رب + روی ساز و آرزو در طلب +
 اگر توکل بادت توکل حال + با حق افکن جوے این صورت کمال + و در جا داری امید اندر
 بلا + اجر دل دان فیض دیدار خدا + خوف خواہی از جلال ذوالجلال + خطلب با فای فرقت
 در وصال + شوق خواہی شوق کن از غم سینہ را + پس بین زو باب وحدت دل کشا +
 صدق جوئی صد کہ در تفصیل بود + ہچو قاف اور در اجمال از وجود + عشق جوئی حاجی آسا بقراط
 در طلب بر شوق النفس چشم دار + عقل خواہی چشم نہ بر امر قفل + تا بر فیض از نصیرت عقل کل +
 علم جوے نفی علمت از یقین + عین بین بر حرف نفی از علم دین + وقت خواہی تقوی دل سیکر ان +
 جوی تا وقت تو گرد خوش از ان + حال جوی چون الف بگذر زخم + تا شوے در حل شکہما علم +
 بسط خواہی چون بط از بحر خطر + هر سلوت بردل آویر گذر + فیض جوی محو ساز از ضیق دل +
 نقطہ لوح وجود آب و گل + قرب جوی ہچو فنا در طلب + در پس قاف قناعت جوے رب +
 جذبہ خواہی در چہ درد و بلا + قربت ذب جو جو یوسف از خطا + داروت باید ز حضرت بردوام +
 چون الف در ورد شہما جو قیام + سگر خواہی صافی کاس ادب + در سراد تا زحق یابی طرب +
 صحو جوی صحبت از بت دور دار + تا ز وجہ وے شود طرفیت یار + کشف خواہی شین شہوت
 را عیان + دگفت آو تا شوی ز اہل عیان + و در خواہی وا و وحدت رونود + محو کن وا و
 دوائی را از وجود + چشم یک بین شق عاشق شد ز دوست + دیدہ کو دو ہی بیند ز دوست +
 اللغات تداری جمع درمی بالفم و بالکسر و تشدید یا کوکب رخشنده باری پیداکندہ انتہاک
 خمر ہر سہ حرکت و بفتین آخر روز شرح ہونے آفتاب تک و گرد و غبار جنان بافتح جان و دل
 عرفان بالکسر شناختن نائل عطا و صواب تجازی جا ہماے رسوائی ماخذ خزی سے جوار
 بالکسر ہمسائی قرآن بالکسر نزدیک ہونا کسی چیز کا کسی چیز سے انبیہ جمع بنا تجاری بفتح
 جا ہماے جاری شدن و را ہماے روان شدن مخنون جنون زدہ نما بالفم اول مروت
 و اعانت و صلح اور چھوڑ دینا رد بفتح تین در چشم تخیم بفتح جاے خیمہ زدن بسط بالفم قراخی

و گستردن سلوت خرسندی و تسلی و صحو ہو شیاری اور ہشمار ہونا عیان یکسر دیدن بچشم و بعد الفتح
اندو گین ہونا و بالکسر تو گھر ہونا شق و تشدید قاف سرخ مین ڈالنا کسی کو اور مشکل ہونا
کام کا معنی ترکیبی نشر ایردیش دراری در اشک کو دیا بناینے نہایت کثرت سے برسا اور
برہا کہ باری یعنی خداے تعالیٰ سے یاری و مدد گوہر باری ابرو کی دیکھے یعنی عیسیٰ گریہ و زاری
کر گیا ویسی ہی آبرو پائیگا اپنے عنامری کی آنکھ نور روحانیت یعنی باطنی سے روشن و بینا کر کہ بینند
حصہ کو ہوئے یعنی ہمہ تر سے تجو بینندہ جانین بصیرت دلکی پیدا کر کہ علم عرفان کو پہونچے اور خدا کا
پہچاننے والا ہو جائے ناز آرزو کی زاکوئل کر لینے نکل بناتب نائل عطاے فضائل کو پائے اور وہ
فضائل جو اودان بہن مخازی یعنی جو معنی کہ رسوائی خلق کے ہوں انکو غنی کر اور چھپا کہ دلاری
تیری عمر کی تجکو ظاہر ہو اوی حیات طیبہ سرمدی بنا قوی شہوتی کو ویران کر تو ہمسائگی کدچہ حقیقی کا
قرآن دیکھے اور اس سے نزدیک ہو جائے اور مقربوں کے مقام کو پہونچے دنیا کی بناؤں کی بنیاد
متکثر تو آیت عمارت اخروی سے نشان پائے اور انکو فائز ہوئے جو مجاز و بے اصل
باتین عقل کی بہن انکو عشق کا مجنون بنا تو ناز و نعم حقیقت کو پہونچے یعنی اسکی لذت
و خوش عیشی سے محفوظ ہو تیرا وہم تجکو ڈراتا اور مصیبت عشق سے بچاتا ہی تو اسکو بلا
مین ڈال کے خوب رسوا کر تو دعویٰ محبت مین قوی اور تو انا ہو جائے بنا محابا کے نفیس سے
محکم و مضبوط کر یعنی مروت و صلح جیسی مصلحتا دشمن سے کر لیتے بہن تاسختی نرمی مین ابا و انکار
نہ کرنے پائے عین خرد کو خود بینی سے خوش مت کرتا رمد اور در چشم ندیکھے کہ خود بینی ہی مدد
ہو جائیگی جس جگہ کہ عشاق نے اپنا خیمہ کھڑا کیا ہی وہاں تو اپنا گھر بنا کہ مناسب بزرگوں
کے ہی مقام ہی جاہ جوئی کے کوچہ مین قدم مت رکھ اس سے گوشہ پکڑ کہ منصب نشی ہی رہی
معنی ترکیبی شنوی اگر طالب فقر کا ہو تو غم کے قاف یعنی ہاڑ دل پر تعینات کر کہ کسی وقت
علم و نہون جیسے متعین لوگ پیچا نہیں چھوڑتے پھر فرشتی کو دیکھ کہ تیرے ہی گرد رہیگی
کبھی جدا نہوگی اور اگر طلب ترک دنیا کی ہی تو بحر فنا کے تک و قعر مین رے کی طرح اپنے
نقطہ ہستی کو چھوڑ دے یعنی جیسے کہ رے مین نقطہ نہیں ہی تو بھی اپنے نقطہ ہستی کو چھوڑ دے
اور اگر تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو مقام تو بہ کا روزی ہو جو گناہوں کو میٹ دیتی ہی تو بھی و خوبی

اپنی خصلتوں میں پیدا کر اور خوش خصال ہوا سوا سب سے کہ صورت تو بہ کی مثال نہیں تو بہ ہی دیکھ لے اور جو مہر ڈھونڈتا ہے تو احسان رب پر آنکھ لگائے رہا اور صورت سامان اور آرزو کی برہمن ڈھونڈ رہے نکوئی اور احسان میں اور اگر توکل کا طلبگار ہے تو توکل حال اپنے خدا پر بڑے الدے اور اسی کے بحر وسہ پر چھوڑ دے اور اسی صورت کو ڈھونڈ رہی توکل کا کمال ہے اور اگر صفت رجا کی چاہتا ہے اور امید رجا کی رکھتا ہے تو کیسی ہے بلا ہو یہی جانے رہا کہ انجام اسکا فیض دیدار خدا کا ہے اپنی امید سے برگشتہ ہوا اور جو خواہاں ہے کہ جلال حضرت ذوالجلال سے خوف کی صفت کے ساتھ موصوف ہوں تو اگرچہ وصال میں ہو لیکن خوفائے فرقت کی ڈھونڈ مچنے جیسے فرقت میں آہ و نالے کیا کرتا تھا واپس ہے وصال میں کر کہ مبادا اسکے استغناء سے جو صفت معشوقوں کی ہے محروم نہ کر دیا جائوں اور اگر اسکے شوق کا شائق ہے تو غم سے سینہ کو شوق کرا اور غم سینہ میں بھر کے بس اسی شوق کو سمجھ لے کہ گویا باب دل کشا وحدت کا کھل گیا ہے صدق اگر چاہتا ہے تو لفظ صدق کی صفت اختیار کر کہ اسکی اجمال و تفصیل دونوں یکساں ہیں یعنی مفصل بھی صد ہے اور مجمل بھی صد کہ وہ قاف ہے صد عدد والا بس تو بھی اپنی اجمال و تفصیل میں تخلف مت کر جو مجمل کہے وہی مفصل کہے اور اسی لفظ صدق سے صفت صدق کی سیکھ لے اور اگر مرتبہ عشق کو ڈھونڈتا ہے تو حاجی کی طرح بے قرار رہا اور جسکی جستجو میں شوق النفس پر پہنچے وہ ایذا و سختیاں جنکا تحمل لوگوں کو دشوار ہوا پھر آنکھ لگا اور منتظرہ حاجی سے تشبیہ بنظر احتمال و برداشت تکالیف شاقہ کے ہے کہ جسکے وہ تحمل ہوتے ہیں اور اگر عقل کی خواہش ہے تو امر قیل پر چشم رکھ تب تو اس رتبہ کو پہونچا کہ عقل کل جسا کا وہ امر قیل لایا ہوا ہے تیرے دل سے فیض حاصل کرے اور قیل سے مطلب یہ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیل کے ساتھ امر ہوا ہے ہم لوگوں سے کہہ دینے کو علم ڈھونڈتا ہے وہ یہی علم تو ہے کہ تیرے علم کی نفی ہے یقین سے اسکو حاصل کر اور اپنے علم کی نفی کر دیکھ لے علم میں عین حرف نفی پر جو علم ہی رکھی ہوئی ہے بس یہ اشارت ہے کہ سوائے علم دین کے سب کی نفی کر اور اگر وقت کا طالب ہے کہ مجبوءہ وقت حاصل ہو جو وقت میں محسوب ہوتا ہے نہ بیکار و ضائع تو تقویٰ بیکران ڈھونڈ رہا ہے اس سے

وقت تیرا خوش ہوگا قابل حساب و شمار کے اور اگر حال کی طلب ہو کہ کا ملین کا سا حال
 نیکو نصیب ہو تو الف کی طرح راست و مستقیم بے پیچ و خم ہو جا تو اور وہی حل مشکلات
 میں علم اور مشہور ہو جائیگا اور جو بسط کا خواستگار ہی تو بے فکر و خطر کھر پر خطر سے ہر
 خرسندی کی دل پر لگا اور گذر جا پھر بسط ہی بسط پیش آئیگی رع در پس ہر گریہ آخر خذہ
 ایست فیض چاہتا ہی تو پیچھے وجود آب و گل کا ایک نقطہ ہی لینے دل تیرا اس سے
 ضیق کو مٹا ڈال پھر اُس کا فیض دیکھ کہ کیسی فتوح و کشود حاصل ہوتی ہی ساری ضیق
 اسی کی ہی اور جو قرب حق کا ڈھونڈھتا ہی تو عبقا کی طرح قاف قناعت کے پیچھے اپنے
 رب کو ڈھونڈھ لے کہ موجود ہی جذبہ چاہتا ہی تو یوسف کے مثل چاہ درد و بلا میں قرب
 ذب کا ڈھونڈھ لینے رنج و تردد اور محنت تعب اور خطا سے دوری و تجاوز اختیار کر پھر
 جذبہ کے جذب کو دیکھ کیا نہیں جانتا یوسف کو کیسا اُس چاہ سے نکالا اور کیسے چاہ و مرتبہ
 ظاہر و باطن کو پہونچایا اور اگر دروغی کی جو دل پر عاشقان حقیقی کے وارد ہوتے ہیں نیکو
 خواہش ہی کہ حضرت ذوالجلال سے ہمیشہ تیرے دل پر وارد ہوں تو الف کی طرح درد
 شب میں جو مراد پھلی راتوں سے ہی قیام ڈھونڈھ اور کھڑا رہ کہ وہ وقت نہ رول
 واردات کا ہی اور اگر مستی ڈھونڈھتا ہی جیسے مست جام الہیت کے مست و بخود ہو جاتے ہیں
 توصات صاف پیالے ادب کے جن سے مراد احکام شریعت کے ہیں پی اور سر میں اپنے
 ان کا کیف و سرور جاتا دیکھ کیسا لطف و طرب خداے تعالیٰ سے پاتا ہی جو لینے ہو شیری
 چاہتا ہی تو صحبت بہت سے جو غیر خداے تعالیٰ کا ہی آپکود و درگاہ اور کنارہ کش رہ تو وجہ
 اسکی ہر طرف سے تیری یار ہو جیسا کہ فرمایا اینما تو لو افشہ وجسا لله لینے جد حرم پیروگ
 اگر ذات خدا کی ہی پس ہو شیری ہی ہی کہ کسی وقت اُس سے غافل نہوے اور جو
 کشف چاہتا ہی تو شہین شہوت کی عنان اپنے کف میں لا تو تو اہل عیان سے ہو جائیگا جو
 ہر چیز کو چشم دیکھتے ہیں اور اُن کے سامنے بیجا و حائل عیان ہی اور اگر طلب و جد کی ہی اور
 واو و صرت لے جو مقدمہ و جد کا ہی نہم دکھایا تو فوراً واو وئی کو جو د میں ہی جو کر دے
 اور کیتائی و یک بینی اختیار کر پھر وہ ہر طرف سے حاصل ہوگا عاشق کی شق چشم یک بین ہی

کہ وہ اپنے دوست کے سوا خیر کو نہ دیکھتا ہے نہ جانتا ہے اور جو دیدہ کہ دو دیکھتا ہے وہ عدویٰ
 معنی معامے نہ اگر دراری سے لفظ در کو لکھ دیا کریں گے یعنی یا سے بدل لینگے یاری ہو جائیگا
 اور یاری و باری تصحیف یکدیگر اور جب عین بنا مر کی بیٹا ہوگی یعنی یہ لفظ نا کے عصر رہیگا
 لفظ پیدا کے دو جز ہیں پے اور واجب پے دا سے بدل جائیگا یعنی بجائے بے بنیش کے دا
 تو دانش ہو جائیگا بے پے معامین ایک ہیں اور کلمہ ناز کے بھی دو جز ایک نا دوسرا ز ا
 جب زائل سے بدل جائیگا نائل ہوگا مخازی کے بھی دو جز ایک مخ دوسرا زی جب مخ کو
 نے کریں گے اور نے سے باعتبار تراض و تراض مراد ہی بس در کو ازی پر لانے سے دلزی ہوگا جیسا کہ
 آیا ہے مخازی خلق را مخفی کن یعنی مخانی کی مخ کو نے کہ لفظ قوی کے بھی دو جز ایک ق و ف
 دوسرا وی جب وی موافق اشارہ و میاں کے جو بتاتا ہے کہ وی راں ہی راں سے بدل جائیگا
 قرآن ہو جائیگا انبیہ کی بن با و لون ہیں جب اسکی بنیاد نہ رکھیں گے آیت رہیگا جو بحالت
 وقف آہ ہو جاتا ہے جیسا کہ انبیہ سے باقی رہیگا مخانہ کے بھی دو جز مخ اور آ جب مخ کو لون
 کریں گے ناز ہوگا جیسا کہ ہماری ناز مقل را مخنون کن یعنی مجاز عقل کی مخ کو لون کر ترسانہ
 میں لفظ رس موجود ہے جب اسکو واسے بدل لینگے تو آئندہ ہو جائیگا اسکا ایما لفظ رسوا ہی
 یعنی رس و ا ہی محاسبہ جو مخ حکم کا کم کریں گے ابا رہیگا اسکا اشارہ یہی لفظ حکم ہی یعنی مخ کم کر
 مخیم کی خے کو جب نہ کریں گے یعنی لاکہ نہ اسکا ترجمہ ہی اور میم باقی ماندہ میں لائیں گے ملائم ہوگا
 جسکا اشارہ خانہ ساز ہی یعنی فا کو نہ ای لا بنا کوے میں جب کو کو شہ فرض کریں گے شہی ہوگا
 موافق رمز گوشتہ گیر یعنی کو کو شہ فرض کراور کان گان تو معامین ایک ہیں معنی معامے
 مشغولی فقر میں دل فقر کا قاف بمعنی کوہ ہے اور گرد اسکے فر ترک کے دو لون کنارون سے
 تک حاصل ہوتا ہے اور قمر میں اسکے جو پتہ پتہ ہی رہے بے نقطہ والی موجود توبہ اور توبہ
 یعنی تو ضمیر اور بہ بمعنی بہتر دو لون تبنیس تام چشم سے مراد صا جب لفظ بر پر آئیگا صبر ہوگا
 توکل اور توکل تصحیف ہوگا راسمین بھی تو ضمیر اور کل بمعنی ہمہ رجا کا قلب اجر ہی لفظ خوب
 حرف نا کو طلب کر لیا حرف ہوگا شوق کا اول آخر شوق ہی اور وحدت کا باب یعنی اول حرف
 واو جب شقی میں دروازہ واو کا ہوگا شوق ہو جائیگا صا جامالی قاف ہی صمد عدد و الا

اور صد تفصیلی لفظ صد جب صد تفصیلی کے بعد صد اجالی آئیگا صدق ہوگا چشم مراد عین کی ہی
لفظ شوق پر رکھنے سے عشق ہوتا ہی عقل میں چشم جو ارادہ عین سے ہی قل پر رکھا ہوا ہی جب
عین کو کلمہ نفی پر کہ بیان لم مقصود ہی رکھینگے علم حاصل ہوگا تقویٰ کا کنارہ یا ہی جب بیکران
کر کے مقلوب کرینگے جیسا کہ ایما لفظ گرد سے ہی وقت ہوگا اور حرف الف کو حل میں
لانے سے حال ہوتا ہی مہر سلوت ای افتاب سلوت میں جو سین ہی کہ نجوم میں علامت
شمس کی ہی جب بط کے دل میں ملائیگے بسط ہوگا ضیق قلب فیض کا مگر ضیق سے ایک
نقطہ محو کرنے کے ساتھ جیسا کہ اشارہ محو ساز کا ہی اور نقطہ از ضیق دل کا لفظ رب کا جو
پچھے قاف کے آئیگا قرب ہو جائیگا لفظ چہ میں جو قربت ذب کی ہوگی جذبہ حاصل ہوگا اور
ذب یعنی تردد و خشک لمبی ورد میں الف آنے سے وارد ہوتا ہی کاس صاف حرف کاف
بلا سین کہ باتا کی طرح کا بھی کہتے ہیں جب لفظ سر میں آئیگا سکر ہو جائیگا محبت میں لفظ بت
کا موجود اسکو دور کرنے سے مع رہتا ہی اور جو وا و وجہ کی اسکی یار ہوگی محو حاصل ہوگا شین
شہوت کا کف میں لانے سے کشف ہوتا ہی وا و دوئی دوسرے وا وجود سے اشعار ہی کہ
اسکو محو کرنے سے وجد ہوتا ہی چشم سے ارادہ عین کا ہی جب یہ عین یک بین ہوگا کہ وہ
یک بھی الف ہی پس عا ہوگا اور عا جو شوق پر آئیگا عاشق حاصل ہوگا ایسے ہی دیدہ سے
بھی مراد عین ہی جب یہ عین دو کو دیکھینگا عدو ہو جائیگا محسنات کلام درویش میں در
اور دراری اور دراشتک اور عیا اور گوہر اور مناسب انکے آبروزائل نائل فضائل
ہو زن اور برعایت کعبہ قرآن کہ حج و عمرہ ملانے کو بھی کہتے ہیں مجاز و حقیقت متضاد کما
و کنا رجنیس مفرقی تو بھی لفظ توبہ کے ساتھ کیسا بہتر ہی مبرہن صورت بربر احسان میں
بر رب مقلوب بر بطلب میں برابر انکے سوا اور بہت سبب منالغ بدائع سے ہیں
الاحتلاف شارح نے لفظ دراری کو درازی ٹھہرایا ہی یاری کو بازی پھر بازی تعریف باری
قرآن کا معنا انون نے یون نکالا ہی کہ ویران کا لفظ تحلیل ہوا دو جز سے ایک وی دوسرا
ران و لفظ وی کہ در قوی ست چون تبدیل یا بد بلفظ ران قرآن میشود انتہی یعنی اس
معا کو قوی سے نکالا ہی اور قوی کی وی کو بعضی ران کے لیکر قرآن کیا ہی اب خیال کیجئے

کہ جب بنیاد اسکی ویران سے ہوگی تو ویران میں وی بھی موجود رہے اور وی بجائے
 ران کے ہو اور لفظ ران کے جمع ہوئے اور کاف کا ٹھکانا نہیں پس ضرور ہی کہ قوی میں وی
 بمقتی ران اور قات موجود ہی ہو لیسے ہی انبیہ کا معا بنیاد سے اس کے بھی دو جز کیے ہیں
 بن و یاد پھر لکھا انبیہ میں اگر بادون ہوگا ایہ رہیگا تم کلامہ میں نے اس کو بھی انبیہ سے
 لیا ہی ان کا لفظ بنیاد کو تحلیل کرتا بیکار رہی یا خمیں اور لفظ مجنون کہ بھی دو چہنہ
 کے معج و نون جب مجاز کا لفظ معج اسکے نون سے تبدیل ہوگا نازر ہیگا انتہی عجب تریہ کہ مجنون
 میں نون موجود اور معج بھی نون سے بدلا جائے پھر ناز کے لیے آ ز کا لفظ کہاں سے آئیگا آخر یہی کہ
 مجاز کی معج کو موافق ایا مجنونست کے ناسے بدل کے نلڈ کیا ہی علی ہذا لفظ رسوا کے دو ٹکڑے
 رہیں اور واجب تر سندہ کا لفظ رسوا ہوگا بھرا ہی لاکہ اس سے نون مفتوح مراد ہی
 یعنی نہ تو اندہ ہو جائیگا یہ بھی ناک کے سے پھر میں انتہی میں نے تو ترسانندہ کے لفظ
 رسوا کو واسے بدل کے تو اندہ کیا ہی کہ سیدھی بات ہی اور یہ کہ گوشہ کے لفظ کے دو ٹکڑے
 ایک کھدو سرانندہ جو کلمہ کو ی میں کلمہ کو منقلب بہ شہ ہوگا شہی ہوگا لیکن جب گوشہ کی کو
 گوشہ سے منقلب کیا ہی تو شہی کی یا کہاں سے آئی انتہی میں نے کو ی جاہ جوی سے کوئے
 کے کو گوشہ سے بدلا ہی تا یا حاصل ہوا اختلاف متن مطبوعہ میں بجائے درازی کو فحازی
 محاذ کو محازی ابا کو اما اجمال کو اجمال میں کی جگہ بہ بین شقیق کے بجائے ضیف ذب کو ہمت
 تمام کا مقام بت کو تب حنان بجائے حیان غلط لکھا ہی۔

فصل فی خاتمۃ الکتاب

نکتہ بندہ فتاحی اگرچہ در افتتاح این نسخہ فت و تفرقہ بسیار کشید اما بواسطہ الف
 قلم امیدوارست کہ عاقبت نامش زندہ ماند رہا معی نقوش بتان معنی پیدا است از
 بیانم + ہر بیت من نظر کن بیت در میان اودہ + در دودہ قلم ماند چون سبع زندہ نامم +
 بنگر کہ ہست بچی زندہ میان دودہ + اللغات فتاحی تخلص شاعر افتتاح کھولنا
 شروع گرفت بافت بالفتح و تشدید تاریزہ ریزہ کنار وئی کا تفرقہ پریشانی دہ سیضے دس

دودہ ہوا و معروف بمعنی خاندان و خویش و تبار و دود چراغ پچی نام مصرح معنی
 ترکیبی شرمصرح کہتے ہیں اگرچہ میں نے کہ تخلص میرا فتاحی ہو اس کتاب کی افتتاح
 میں فت اور تفرقہ بہت اٹھایا یعنی اس طرز و انداز پر جو اسکو شروع کیا اسکی بناء ہے
 اور انجام کو پہونچانے میں بڑی دقت و پریشانی مجکو پڑی لیکن کچھ پروا نہیں یہ امید
 تو مجکو قوی ہو کہ بواسطہ الف قلم کے آخر میں میرا نام زندہ رہے معنی ترکیبی رباعی
 نقش بتان معنی کے میرے بیان سے ظاہر ہیں ہر بیت کو میری دیکھ ایک بیت ہو اور
 ایسے بت کہ اسکے درمیان میں غور کرو تو دس اور میں یعنی اگرچہ حسن و خوبی میں ہر بیت
 ایک معشوقی پُر ادا ہو مگر خیال کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بت میں سوا اسکی
 خوبیوں کے دس خوبیاں اور جو مراد کثرت سے ہو نہ عدد معین بھرے ہوئے ہیں دودہ قلم
 یعنی خاندان قلم میں کہ مراد تالیفات و تصنیفات سابق و حال سے ہو نام میرا شیخ کی طرح
 زندہ اور روشن رہے دیکھ لے نام میرا بھی ہو جسکے معنی زندہ اور وہ درمیان دودہ کے
 اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ مصرح کی عمر اسوقت میں بیس برس کی تھی معنی معاملے نثر
 فتاحی کا اول جزفت ہو بمعنی پریشانی و تفرقہ اور آخری بمعنی زندہ اور الف و نون میں
 واسطہ چنانچہ ظاہر ہوئے معاملے رباعی بیان اور بتان تصنیف بیت کا اول آخریت ہو
 اور بیچ میں اسکے پانچ عدد والی جیسکا اشارہ ہو میان اودہ دودہ اور دودہ تینیس تمام
 یہی میں دودہ اول آخر کی دونوں یا ہیں جو حساب ابجد میں دودہ ہیں محسنات کلام
 فتاحی افتتاح صنعت اشتقاق عاقبت نامش کیسا خوب ہو کہ عاقبت بمعنی آخر کے
 ہو اور سی بھی آخر میں واقع ہوا ہو لفظ دودہ برعایت شیخ کے اور زندہ ہونا نسبت
 بھیجی کے کہنے ابلغ ہیں اور باعتبار معنی خاندان کے دودہ میں ایہام بھی ہوا اختلاف
 متن مطبوعہ میں بھی کی جگہ یہ صورت پچی لکھی ہے۔

مکتبہ سوادین شہستان شے ست خبر افشان کہ در سایہ اش محذرات معانی ستان
 حفتہ اند شعر شہستانی چنان زیبا ست نزد ہر مخدانی ہ کہ تاریخ تمام اوشدہ زیبا
 شہستانی اللغات شہستان وہ گھر جس میں رات کو رہیں محذرات بعنیم و فتح خا

و تشدید ذال معلوم زمان پر دہ نشین ستان بکسر وہ شخص جو پشت پر یعنی چٹ سوتا ہو
 معنی ترکیبی نثر سواد اس شبستان کی ایک شب عنبر فشان ہی جسکے سایہ میں پرور نہیں
 معانی کی آرام سے ستان یعنی چٹ پڑی سوتی ہیں عنبر سے بیان عنبر حبشی مراد ہی کہ سیاہ
 ہوتا ہو اور رات کو عنبر وغیرہ کی بتیان جلتی بھی ہیں معنی ترکیبی شعر یہ شبستان ایسا زیبا ہو
 ہر سخندان کے نزدیک کہ تاریخ تمام بھی زیبا شبستان ہی نکلی تفواً معلوم ہوتا ہو کہ اسم سمی
 ہی ہو معنی معمارے نثر شب کے سایہ میں جب بلفظ ستان سوئیگا شبستان ہو جائیگا
 معنی معمارے شعر مرثیہ اسمین ہی یعنی زیبا شبستان جسکے عدد شارح نے
 آٹھ سو تینتالیس لکھے ہیں محسنات کلام سواد شب عنبر سایہ سب مناسب یکدیگر
 نکتہ ایدرویش باوے و سابق دراختراع و اجتماع این نکات و دقائق جرات این اقل
 خلاق ست ہر گاہ عقل مقدم بیان باوے و سابق این شبستان را بچشم خیانت و اسے تصرف در امانت
 مبنی و ماتی شود عادی و سارق باشد قطعہ فضل جو دستار سبق پر سرحد کس نہد بہر ملین ماضی ست
 و قصب فضل جدا ہر کہ بواوین قصید گمشدہ ہزار ہا کرد و آں قصب غصب بہر و ذروہ اللغات بادی
 آواز کندہ وافر بندہ سابق پیشی و پیشہ سنی کرنیوالا اختراع نئی چیز نکالنا اور بھاڑنا اجتماع
 جمع کرنا موافقت کرنا اقل کمتر تقدیم پیش ہونا مبنی خبر دہندہ ماضی سخت گرم عادی
 دشمن او سے گزرنے والا سارق و در سبق بالغ پیش ہونا قصب بفتح قین جامہ تارک
 از کتان غصب بالغ کوئی چیز کسی سے چھین لینا معنی ترکیبی نثر معصوم کہتے ہیں ایدرویش
 ان نکات و دقائق کے جمع کرنے اور نئی طرز نکالنے میں ابتدا و پیشی اور جرات و ہمت اس
 اقل و کمتر خلاق کی ہی یعنی یہ طرز نئی میں ہی نے نکالی ہو اور ابتدا اسکی بھی سے ہوئی ہیں ہی
 اسکا اختراع اور میں ہی اسکا بادی ہوں اب اگر کسی وقت میں عقل جو ہر بات میں پیش
 ہو جاتی ہو اس شبستان کے بیان میں جو اس بادی و سابق نے لکھا ہی چشم خیانت سے
 کیے پیرائے تصرف در امانت سے خبر دینے والی اور سخت گرم جوش ہوئی تو وہ عادی اور
 سارق ہی یعنی اگر کوئی خیانت اور تصرف کی میری طرف نسبت کرے تو میرا دشمن اور
 پورہ میں نے کسی کی امانت میں اپنے تصرف کو نہیں چھوڑا ہی نہ کسی کے تصرف کا متعلق ہوں ۔

بلکہ خود ایسا جیسا کہ قطعہ میں لکھے ہیں معنی ترکیبی قطعہ معروضہ کہتے ہیں کہ فضل جو دستار
پیشی کے میٹروں آویں کے سر پر رکھتا ہے یعنی جب کوئی پیشی، وسبقت اور اون پر پاتا رہی
و فضل اس کے سر پر ایک دستار فضیلت کی رکھتا ہے میں وہ شخص ہوں کہ قصب فضل سے
میرے سر پر سودستار ہیں یعنی سیکڑوں پھر میرے حق میں کوئی نسبت تشریف کی کہہ سکتا ہے
اگر کوئی میرے اس قصب کو لیجائے اور چرالے اور سوگونہ اور ہزار گونہ تشریف آسمین کرے
اور بنائے تا ہم خرد کے نزدیک وہ قصب قصب ہی ٹھہرے گا اس کا ہونا معنی معانی نشر
چشم سے ارادہ عین کا ہے جب عین خیانت سے بادی کو دیکھا جائیگا عادی ہوگا اور سابق کو اگر
راے تشریف سے ساری ہوگا معنی معانی قطعہ دستار مراد سب کے ہی جب اسکو
مدد کے سر پر جو مراد قاف سے ہے کہیں گے سبق ہو جائیگا عاشق مراد صوب جب لفظ ص
کہ اس سے بھی قاف مقصود ہے صوب کے سر پر آئیگا قصب حاصل ہوگا اور جب مدد کہ
حرف قاف ہی عین سے تبدیل ہوگا قصب قصب ہو جائیگا یعنی سو کے ہزار الاختلاف
متن مطبوعہ میں بجائے عقل فصل بینی کی جگہ منی اور ماحق کو ماحق اور مدد کس کے جملے
صدق کس غلط ہے۔

لکھتے ایدر ویش سواد شعر و شاعری شبستان سیست کہ در شان او جز پست منزل نہ سازد
و سر چشمہ خیال او در دل لائیسٹ کہ چرخ و افروغی عیش در تہ ندارد قلم از خیال دروغ
بردار کہ در خیل صدیقان رسی قدم از سوداے سواد بی فروغ در کش تا سودا صدیقان
بینی رباعی خواہی کہ شود سداک کلامت منظم + بر نظم دہان بندہ بست محکم + داسے کہ
گرفت سود علم از عالم + انکوز سواد شعر برداشت قلم + اللغات سواد گردن از شہر
شان بالفتح کار و حال اور وہ زمین پہاڑ میں جان درخت وغیرہ لگائے جائیں لاسے
کل سیاہ کہ گرفت کاف کدا میہ ہے معنی ترکیبی نشر اے در ویش سواد شعر و شاعری کا
ایسا ایک شبستان ہے جسکی زمین میں سوادے پست اور فرومایہ کے کوئی گھر نہیں بناتا
جیسا کہ کہا ہے الشعر اسفل العلوم اور وہ سر چشمہ کہ اس کے خیال کا ہی اس کے دل میں ایسی
لاے ہے کہ جسکی تہ میں سوادے رخ ادا فروغی عیش کے اور کچھ نہیں ہے تو اپنے قلم کو

اور رخ سے اٹھالے تو صدیقوں کے خیال میں پہونچے اور قدم سودا سودا بیفر رخ سے ہٹالے
تو وہ سود جو صدیقوں کو حاصل ہوتا ہی وہی توجہی دیکھے گا جیسا کہ فرمایا ہی موم ینفع الصادقین
صدقا قہور معنی ترکیبی رباعی اگر چاہتا ہی کہ سلک تیرے کلام کے آراستہ اور منظم ہوئے
تو نظم پر ایسا دہان بند لگا جسکی بندش محکم و استوار ہو کہ وہ راستی ہی توجہا نشا ہر کہ عالم میں
سے کسی غیب سود و فائدہ علم کا حاصل کیا جسے کہ سودا شعر سے قدم اٹھالیا یعنی شعر لکھا نہ جوٹ
کی شامت سے جیسا کہ کہا ہی احسنہا اکذبہا سودا کو پہونچا معنی معامے شربستان کے
اول آخر شان ہی اور اسی شان میں پست کہ باوہا معامین واحد ہی خیال کے دو جز میں
ایک نے دوسرے ال پہلے کا قلب بخ جو خیال کی تہ میں چھپا نہوا ہی دوسرے کا قلب لائے خیال
میں الف بمنزلہ قلم کے ہی جب اٹھالیا جائیگا خیال ہوگا سودا کا قدم الف ہی جب اسکو کھینچ لینے
سود پر گیا معنی معامے قطعہ میم کہ از روئے تشبیہ کے دہن ہی نظم پر لگانے سے منظم ہوتا ہی
سودا کا الف بصورت قلم کے ہی جب یہ قلم اٹھالینگے سود پر گیا محسنات کلام شعری
شبستان اور شان سرگھہ شین سودا دنا سب شب سودا سودا سودا میں سرگھہ سود دہان بند
ایک قسم عمل بھی ہوتا ہی مثل زبان بند و چشم بند کے علم عالم اشتقاق الاختلاف شارح
نے اس نکتہ میں سوائے ایک معامہ شربستان کے اور کوئی معامہ نہیں لکھا متن مطبوعہ میں شان کے
بعد انہیں لکھا چاہیے تھا پست کو پشت اور صدیقان کے بعد سی چھوڑ دیا یہ بھی ضروری تھا
یہ پستی میں یا یہ سب بظاہر۔

مناجات اکہی در اندم کہ خاتمہ شربستان حیات ما یہ دیباچہ مطلع صبح حیات رسد و نم حشرت
بریدہ ماجلوہ دہر شین شربت شہادت ایان از لب بای بیان وسین سیماے سعادت
جاودان از تہای تہن عریان والف اُلفت احسان از فون نفس بے سامان ما دور مد ار
قطعہ اگرچہ شربستان دیوان ما ناید سر شینش از شین شرب شب ظلمت از وی اور دور دار
ستان انگش از قبول نظر المذات مناجات بضم میم کسی سے را کہنا اکہی منادی ہی بخزف
حرف نداویاے منظم ہے ای معبود من شین شربت مراد سخت ظلمت شب جسکی نسبت فرمایا
ومن شمر خاسق اذا وقب یعنی پناہ نہ لگتا ہوں سخت تاریکی شب سے جسوقت کہ گھر آتی ہی

معنی ترکیبی شرمسارم اپنے حق میں دعا کر کے کہتے ہیں کہ اے معبود میرے جس وقت میں کہ میرے
شبستان حیات کا خاتمہ دیا جائے صبح ہمارے کو پہنچے یعنی شب حیات میری ختم ہوئے
اور صبح ہمارے کو شریعت ہوئے حیات کو شب بلحاظ خواہ غفلت کے کہا ہے اور ہمارے کو صبح
بخیال بیدار ہو جانے اور چونک جانے کے اور اس وقت میں ہم حسرت میری آنکھوں میں
جلوہ نما ہو تو اس وقت میں شین شہادت ایمان کا میرے بیان کی بے کے لب سے
اور سین سر پر سعادۂ جاودان کا تن عریان سے اور آلف آلف احسان کا ہمارے
تو ن نفس بے سامان سے دور مت رکھنا اور محروم و محرومت کرنا معنی ترکیبی قطعہ
یعنی اگرچہ دیوان یعنی دفتر ہماری ذات کا بسبب گناہوں کے ایک شبستان
تیرہ و تاریک ہے کہ جس کا سر شین ہی شین شر کو جتا رہا ہے کہ اس میں شر ہی شر ہے لیکن
تو شب ظلمت کو اس سے علحدہ اور دور رکھ اور پھر نظر قبول سے اس کی خریداری کر کے
مقبول فرما اور اپنی بارگاہ عالی سے مردود مت کر معنی معامے شین شہادت
اور بے بیان اور شین سعادۂ اور تائے تن اور آلف احسان اور نو ن نفس
سب کا مجموعہ شبستان ہی معنی معامے قطعہ شبستان کا سر شین اور شر کا سر ہی
شین سرا و شریعت شبستان سے جب لفظ شب کو دور رکھینگے ستان رہیگا حسب
ایمان مضمون ۳۔

خاتمہ الشرح

میں فدا ہوں میں فدا ہوں نہیں فدا جس سے ہر اک شان نے پایا نشان شان تیری دیکھ کر دم خرد سب فدائی کی فدائی ہو گئے تو بھی رحمت وہ بھی رحمت پائے تو ہی نے دی عقل اور طبع رسا	تیری شان پاک پر رب اعلا شان تیری شان پر قربان ہی کتی ہو دل سے کہ اللہ اللہ تو نے رحمت سے کیا پیدا تعین ہکو ہیں رحمت پر رحمت کے صلے پھر بتائی طبع کو اک راہ راست	کیسی ہی اللہ اکبر تیری شان جس کو کیے شان تیری شان ہی کبریائی اور بڑائی ہو گئے رحمت عالم ہی فرمایا بھین تو ہی نے مجھ کو دل دانا دیا تاکہ مسکے جدا اور دغ و ہمت
--	--	--

طبع جسکی ہی کمی سے شیر خوار
 ہو گئی یہ شرح مجھ سے بے تعب
 وہ شبستان جبکا اک گوشہ کو
 تیو شیدا و روشنی کی روشنی
 گو شبستان پر ہر اک روشن چرخ
 اور دلو لالبا ب کو لب لباب
 نکتے ہیں روح القدس یہ طبع زاد
 آشنا اب در یک دانہ کے
 ہر اک فن میں اسکی ایک فنی
 کسکی ایسی فکر کسکی ایسی عقل
 ایک حضرت بول اٹھے بیباختہ
 ملک نظم و نثر کے انکو سر سے
 خاتمہ میں طبع کے مین نے ادا
 ایسے محل لغوی تقریر سے
 ہیں جو عالم میں سخنور نامجو
 وہ سخن جز لغوا و زہدیان نہیں
 کھول گوش ہوش ای بطل نبوش
 ناہ کو مت خاک سے اپنی چھپا
 عبد قلات اور ہی بکلی میں فرق
 مفت تو نے با ندغری ہی ہے ہوا
 ایسی بے تحقیق باتیں خوش نہیں
 لوٹ لے ہر شخص جسکو بے تعب
 مجھے چل سکتا ہی یہ کذب و غل

نان اسکی کب ہو روغن دوچار
 متن اسکی ہو شبستان نکات
 مشرقستان کو تو اسکا محضر ہو
 شاہدان معنوی جلوہ نما
 جسکے روغن کو سمجھ پیہر داغ
 ہین مہمابا اشارات مبین
 میری القاسم ہین بے پائی نزاہ
 کون ہی اسکا سخنو کون ہی
 یوں کوئی کرتا ہے ما و منی
 یہ بیضا خیر موتی ہے یہی
 ہی یہ نسخہ ساختہ پر داختم
 اور فتاحی تخلص بے کلام
 کر دیا اسکو بعد حسن و ادا
 بولے کیا تو نے نجانا ای فتا
 میرے ہی القاسم پائی آبرو
 تھا تاجا بل عارفانہ وہ مرا
 بہدہ اتنا نگر جوش و خروش
 تو نے بے تحقیق لکھا خاتمہ
 کیسا مین جیسا مین غرب و شرق
 مین علم عالم مین دو نوئے علم
 دلپذیر و دلنشیں دلکش نہیں
 ماکرہ عیسیٰ کا عیسیٰ ہی کو تھا
 گاؤں تیرا نام مین میرانی مثل

تیری ہی توفیق سے ایسے رب
 اور گلستان ہر گلستان لغات
 ہو شبستان اور نکات منجلی
 زلف شب کے رخ پہ رخ مثل بنیا
 مغز ہر رخ سخن ہی یہ کتاب
 مثل ماہ عید و مثل ماہ بین
 ہین یگانہ معنی بیگانہ کے
 عون ایزد سے کہ یہ عون ہی
 کسکا کٹھ اور کسکی صورت کسکی شکل
 باد عیسیٰ غیر عیسیٰ ہے یہی
 عبد قلات ایک فاضل کا کٹھ
 خاص مسکن اور موطن بلگرام
 چونکہ روح القدس اس تقریر سے
 حسن و قبح سب کا ہی مجھ پر کھلا
 جسپہ میرے فیض کا جریان نہیں
 ورنہ مین مجھ سے سخنور ہو چھپا
 مہر کو ابرو کے نیچے مت دیا
 اور مصنف کا نہ دیکھا خاتمہ
 گر تخلص ایک ہی تو کیا ہوا
 اپنی اپنی ذات سے ای کی رقم
 خوان لیا تو نہیں یہ ای عجیب
 اور کسپر یہ در نعمت کھلا
 اصل دان مین ہوں ہر اک اور کلام

واہ واہ ایسے غلط پرواہ واہ یا اکی میں نے لکھی ہی یہ شرح شرح میری اسکی ہو شمع بیان وہ عیان ہو جائیں بے جوہر بیان یک سرناخن نہ پیچھے کوہستے حرف گیری سے اسے یار بچا کیونکہ متن اسکی ہو عرفا کی قبول منزل اول کی پیش کیے جو سیر اُسکا قدیم مرتے دم کلاؤ نہیں چین سے ہوئے وہ میری ہکناہ بہر حضرت بہر حسنین و بقول	بس تجید اس رو کو دے ہاتھ اٹھا شوق ہو ہر دل ہو اور ہوگی طرح متن کے جوہرین مضامین کو جیسے شب میں شمع سے زخاں سیر ہو ہرگز نہ اسکی سیر سے حرف گیری کا نہ حرف اسپر لگا ہر بُرا کذب سے اور ہوسے بعض دلیل راہ ایمان ہونہ غیر گور ہو ایسی عروس دنوانہ اور میں ہو جاؤں اُسکا یادگار بس کرا باطناب سے بس التجید وردر کھ ہر دم ہی ذکر جلیل انت ربی انت حسنی والوکیل	اپنے حق میں مانگ لے حق سے دعا ہر شبستان ایک قصہ لستان نازک و باریکہ از بس بچو مو شوق کا ہر دم قدم بڑھتا ہے یہ نظر بند نظر ہو غیر سے اہل دل کو بھی یہ ہو دے قبول پاک لایقنی و چلہ نوسے نام پر تیرے خدا ہو جاؤ نہیں میں کروں اک نازا وہ ہونیا ہو اکی اتجا میری قبول چھوڑ دے باقی لدُنیا پر مزید

منت بالخیر و انظر نسفہ ہذا المسبی بہ چراغ ایمان کہ اسم تاریخی ہی در شرح شبستان نکات
و گلستان نکات مصنفہ حضرت محمد یحییٰ فتاحی عفر امد لہ بتاریخ بسبت و پنجم ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ
دفنہ دوم بدست عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان سائن حافظ آباد عرف پیل بھیت



قصیدہ در مدح شراح و تقریظ شرح از جانب معزالنخان شاگلو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل طبع ہی کیوں نہج سحر سے نازان
کس بہار چمن فیض بہشت پیدا ہی تو
کس نسیم چمن روح فزائے تیرے
کیا کسی گل سے تری ہو گئی ہو سرگوشی
وجہ کیا ہو کہ ترا ج فلک پر ہی دماغ
کیوں ہی اور کس لیے یہ نغمہ سرائی تیری
قمری و ناختم و طوطی و ہر مرغ چمن
سر و شمشاد صنوبر بہن چمن میں جتنے
سب کے سب ہو گئے سُن سُنکے ترانہ تیرا
سنبل و سبزو و شرن بھی ہوئے ہیں بخود
تیرے انداز و روش سے ہوا محکوم معلوم
کس کا مدح تو ہی کون ہی تیرا حمد ورج
کسکی تعریف میں ہو ایسی ترانہ سنجی
میں بھی سنکر ہوا مشتاق یہ نغمہ تیرا
نام ہی لے کہ تسلی مری خاطر کی ہو
بولا نام نکا تو لینا ہی پڑی بے ادبی
اور کہا اتنی خبر تیرے کو نہیں ہو افسوس
وہ ہی حمد ورج بہن میرے جو ہیں تیرے استاد
کیسے استاد کہ ہیں جتنے یہاں کے استاد
کیسے شراح ہیں کہ ہیں جتنے جہان کے شراح

کس گلستان کی ہوا ہے ہی تو ایسا شاندار
پھول جھڑتے ہیں ترے نغمہ سے بہستان بہستان
غنیہ دل کو بنایا گل باغ رضوان
شلبخ گلبن پہ ہوا یا کہ نشیم اس آن
کیا سبب ہی کہ ہی نخت تری صورت سے عیان
چھپا نایئے رنگ سے خندان خندان
تیری گل بانگ کو سنکر ہوا اک اک حیران
بھی سکتے ہیں ہوئے جسے سنتی تیری فغان
لالہ و یاسمن و سوسن و ورد و ریان
چشم حیران کی طرح رہ گئی زر گس حیران
قصہ حاجت میں کسی کے ہی ترانہ سامان
مدح میں کسکے تو اس درجہ ہو ہی حیران
جسکے سننے سے ہوا پیر فلک بھی بھقان
صبر کی تاب نہیں کچھ تو بتا سکا نشان
اور ہود و در مرے دل سے یہ سارا طبعان
پر میں تو شیخ کی صنعت میں کو گنا اعلان
وہ تو مشہور زمانہ میں ہیں شل سبحان
مصدر فیض و کرم مورد فضل رحمان
بن کے شاگرد سبق پڑھکے ہوئے فخر نشان
ان ہی کا شرح و بیان آگاہ ہوا اور زبان

<p>کیسے نام کہ مقابل نہیں اُنکے حسان کیسے موصوف کہ وصال ہیں سب خود کا اور عزیز کو بھی ثابت ہے کہ ہیں ہیبت زبان انہیں اُنکے قلم ہے کہ ہی تیغ بران ہاں نہ دفت ہیں ملحدی ہیں کہ سبحان زمان اُنکی آویخت میں تقریر سے عاجز زبان ہاں نہ چرخ بھی منکر رہے جسکو چران</p>	<p>کیسے نام کہ برابر نہیں ہر اُنکے ظہیر کیسے مدوح کہ ملوح ہوا دے اعلیٰ دنیا اقلیم سخن میں ہی لقب سیف اللہ فتح حاصل ہوئی ہی ملک سخن پر اُنکو اُسے اوصاف یہ شارح کے بتاؤں تجکو انکی تہذیب میں تحریر سے قاصر ہی قلم لوح میں اُنکے پڑھوں مطلع ثانی آیا</p>
<p>جسکی تقریر سے ہی بند زبان سلمان اور استاد اس استاد کا پیک یزدان تاکہ ہو جائے خبردار ہر اک پیر و جوان</p>	<p>جسکی تحریر سے نادم ہے عرب کا حسان جسکا شاگرد ہوا دے اساعطار و سادیر نام بھی اب کروں تو شیخ میں اُسکا ظاہر</p>
<p>بحر حیرت میں ہوے غرق سبھی خرد و دلالت اُسنے سو جان سے کیا جو ہر دل کو قربان مثل ہوا اُنکا تو ہو بازے کوئی مثل کہان یوں تو کہنے کو ہر اک جانتا ہی ہوں سبحان خام کاری میں ہماری نہیں کچھ شک لگان نہ کہ دعویٰ ہو فقط اودنہ ہوا سپر بیان ایک دو کلمہ تقریظ کروں اور بیان ہیں سوا اُنکے سخن فہم و سخن سنج جہان لائے شارح یہ کہان سے کہ نہتہ ہم چران معنی لکھ کر کے کیسے معنی آسان شرح سے اُنکی ہوے گل کی طر سب خزان</p>	<p>عین معنی سے معنی وہ کیے ہیں روشن دیکھا جس اہل ہنر نے یہ دلا ویز بیان لکھے جب شرح کوئی ایسی تو ہو کیوں قبول جان سکی ہی بھلا کہ میں یوم کس بل ہی داب کو نگلیان دان تو نہیں کہا سب نے یہ ق اُنکے مانند کوئی ہو تو لکھے ایسے رموز نام نامی کا تو ظہار کیا حرف بحرف جتنے شاعر ہیں بیان اور ہیں کامل جتنے ق دیکھ کر شرح کو سب بولے کہ معنی ایسے نکتے حل کر کے کیسے معانی تحریر غنی نکتوں کے تھے نہ بند سرا پا خاموش</p>

شرح لکھی ہو کہ اعجاز دکھائے جس پر
 کیسی یہ شرح لکھی جسکے ہر اک نکتہ پر
 ایسا ناظم و ناظر نہیں ہو گا کوئی
 سخت مشکل تھے معنی جو کیے مل یکسر
 آب معنی کے حسد سے ہو گھر آب میں غرق
 بحر مود آج سخن کے یہ گہر ہیں جنگو
 ہو گا آف ذرہ جسے فن منتما سے مذاق
 حبان و دل دیکے اگر لے کوئی اسکو طالب
 دامن چرخ اگر صفحہ کا غنیمت جاسے ق
 اور سیاہی شب یلدا کی بہم ہو تب بھی
 جس گڑھی شارح علام نے کی ختم یہ شرح ق
 شور حسین کا یہ اٹھا کہ فلک تک پہنچا
 دیکھ کر حسن معانی و جمال الفاظ
 نام شارح نے بھی ماتن کی طرح دور کئے
 اسکی توصیف کی توضیح ہو تحریر عبث
 خامہ و دست کو اب روکے ایضاً خیال
 بس دعا کے لیے ہاتھ اپنے معز اندر ٹھا
 اپنے محبوب کے صدمے میں اکہی فردا

خوب و احسنت کے گویا ہوسے سعدی
 شایق اس فن کے ہوئے جانے دل سے
 جو بات ہوا تھی وہ ہی قاطع بر
 جملہ اُردو میں کہ آسان ہوا اردو کی
 آتش رشک سے جل کر ہوا انگر مر جا
 دیکھ کر چرخ پہ ہیں دیدہ انجم حیران
 سودل و جاننے وہ اس شرح کا ہو گا خواہان
 تو بھی بلکہ میں ہو دو نو کے یہفت و ازان
 خامہ بھی ہو پے تحریر اگر کا ہکشان
 وصف لکھنے کے لیے ہوئے نہ کافی سامان
 جسکے ہر حرف پہ سب اہل سخن ہیں قربان
 بولے قدسی بھی کہ کتنے ہیں اسے سحر بیان
 واہد کرتے ہیں فردوس میں حور و غلمان
 شرح کے شمع شبستان چراغ ایمان
 کیونکہ مشہور مثل ہی کہ عیان زامہ بیان
 تو کمان مدح کمان شرح کی تقریظ کمان
 کہ اجابت ہی ترے جنبش لب کی نگران
 دینا مدارح کو مدوح کو فردوس مکان

اور پانی رہے یہ شرح بھی انوار قبول

ہر اور ماہ رہن چرخ یہ جیتک تابان

خاتمہ طبع - الحمد للہ کتاب چراغ ایمان شرح اردو شبستان لکات حضرت محمد یحییٰ قاسمی از قضاہ تانہ جناب
 عبدالحی خان صاحب مرحوم ساکن بلی بھیت ملتان منشی نو لکھنوی کھنویں بہر پستی منشی برکات زائر صاحب
 ہاک طبع بہ نام بابونہر لال صاحب بھارت گورنمنٹ پبلیکیشنز لاہور نے جون ۱۹۸۷ء میں طبع ہوا اور شائع ہوا

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
شجرہ معرفت محشی غنیات ثنوی		کیمیای حکمت - حصہ اول	
مولانا اردو مترجمہ سید غلام حیدر صاحب	۲۰	شرائف علم و ادب -	
شان رحمت منظوم عبرت انگیز		تہذیب الاخلاق - مولفہ مولوی	
ادب و پند مضمون عمدہ	۱	نظم الحق -	
رسالہ شرافت مولفہ منشی نادر حسین		پیراہن یوسفی - اردو ترجمہ ثنوی	
عزیز نگاری -		مولانا اردو مترجمہ شعربہ شعرا و	
کثر الاسرار - ترجمہ اردو نظم ثنوی		حاشیہ پر اردو میں حاصل مطلب	
شاہ بد علی قلندر قدس سرہ ہوزن		ہر شعر کا معنی فوائد تصوف کا دل و جگر	
ثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	پچھپ	میں تفصیل ذیل -	
چشمہ فیض - نظم ترجمہ اردو پند نامہ	لکھ پ	جلد اول - ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳ -	
خطار کلام عارف کامل حضرت شیخ	لکھ پ	جلد دوم - ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶ -	
فہرہ الدین قدس سرہ از مولوی		بوستان معرفت شرح اردو ثنوی	
عبد الغفور خان بہادر -		مولوی اردو - جدید الطبع و جدید تصنیف	
ثنوی الکلام - معروف بہ خواجہ		مصنفہ حضرت مولوی عبد المجید خان	
بصفتہ حضرت محدث طبر صاحب		مولفہ ریاض تحقیق شرح اردو و سنہ	
کشف الاسرار - اردو ترجمہ	عہ پ	دفتر اول -	
مترجمہ راجہ راجیو سنگھ	۱۲	ایضاً - دفتر دوم -	
اصغر -	عہ پ	ایضاً - دفتر سوم -	
بذائق العارفین - ترجمہ جبار طویل	۱۴	ایضاً - دفتر چہارم -	
عربی پر جبار جلد کامل اردو و جلد کاغذ	عہ پ	ایضاً - دفتر پنجم -	
سید ولایتی -	عہ پ	ایضاً - دفتر ششم -	
ایضاً حلیہ تہذیب کاغذ سہمی -	۲۰	مطابق ضی - مصنفہ قاضی محمد رفی	

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلشن سروری - نظم بین تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۵ روپے	رسالہ (۱) و ہمراہ حق (۲) رسالہ مرغوب لعلی	
اکسیر ہدایت - ترجمہ اردو و کیا اسکا		از حضرت شمس تبریز (۳) شنوی ہونامی قلندر (۴) شنوی	
جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد۔	۵ روپے	بے سزا عطا (۵) شنوی چشم بکشا (۶) پر نیم نامہ	
نصیحت نامہ - اسم با سنی مترجمہ		شاہ ولی (۷) شنوی اللہ نام جید	
فشی دبی پر شاہ صاحب۔	۵ روپے	(۸) بھجن از حضرت شاہ عبد الصمد	
ترجمہ رشحات - مترجمہ مولانا ابوالحسن		(۹) الف بے وجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین	
فرید آبادی کاغذ سفید۔	۵ روپے	(۱۱) شنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲)	
تہذیب حسانی مولفہ حکیم احسان علی		رموز الحقیقت (۱۳) ترجمہ بند عارف	۹ روپے
مجموعہ توحید - از شاہ عبد الصمد		اردو ترجمہ ریاض و عنوان شرح گلستان	
عرفین مست خان شال چار سالہ		فارسی بشرح مشہور و معروف از تصنیف	
(۱۴) الف بے وجہن (۱۵) بھجن (۱۶)		مولانا ریاض علی مروج در سن تدیس	
شنوی اللہ نام جید (۱۷) پر نیم نامہ		طلبہ ہر کہ جسکا ترجمہ مولانا ابوالحسن	
شاہ ولی۔		صاحب فرید آبادی نے عبارت فصیح	
تحفۃ العاشقین - رموز تصوف		اردو و نسخہ مایا۔	۹ روپے
از شاہ عبد الصمد قدس سرہ۔	۱۶ روپے	پنجم نامہ وحید - مصنفہ فشی	
اسرار الحروف ہندی - از فتح علی		واحد علی وحید۔	۱۶ روپے
شاہ قادری بطور تصوف۔	۱۳ روپے	مجموعہ تصوف تصنیف خاتون گاہ	
سیر راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ		شیخ برہان صاحب۔	۲ روپے
الک مطبعہ ارب خان صاحب میرزہ		مخزن الانوار - ترجمہ گنج الاسرار	
		مولوی محمد یوسف علی شاہ۔	۸ روپے
		بودہ پکاش مصنفہ فشی شودیاں سنگھ	۵ روپے